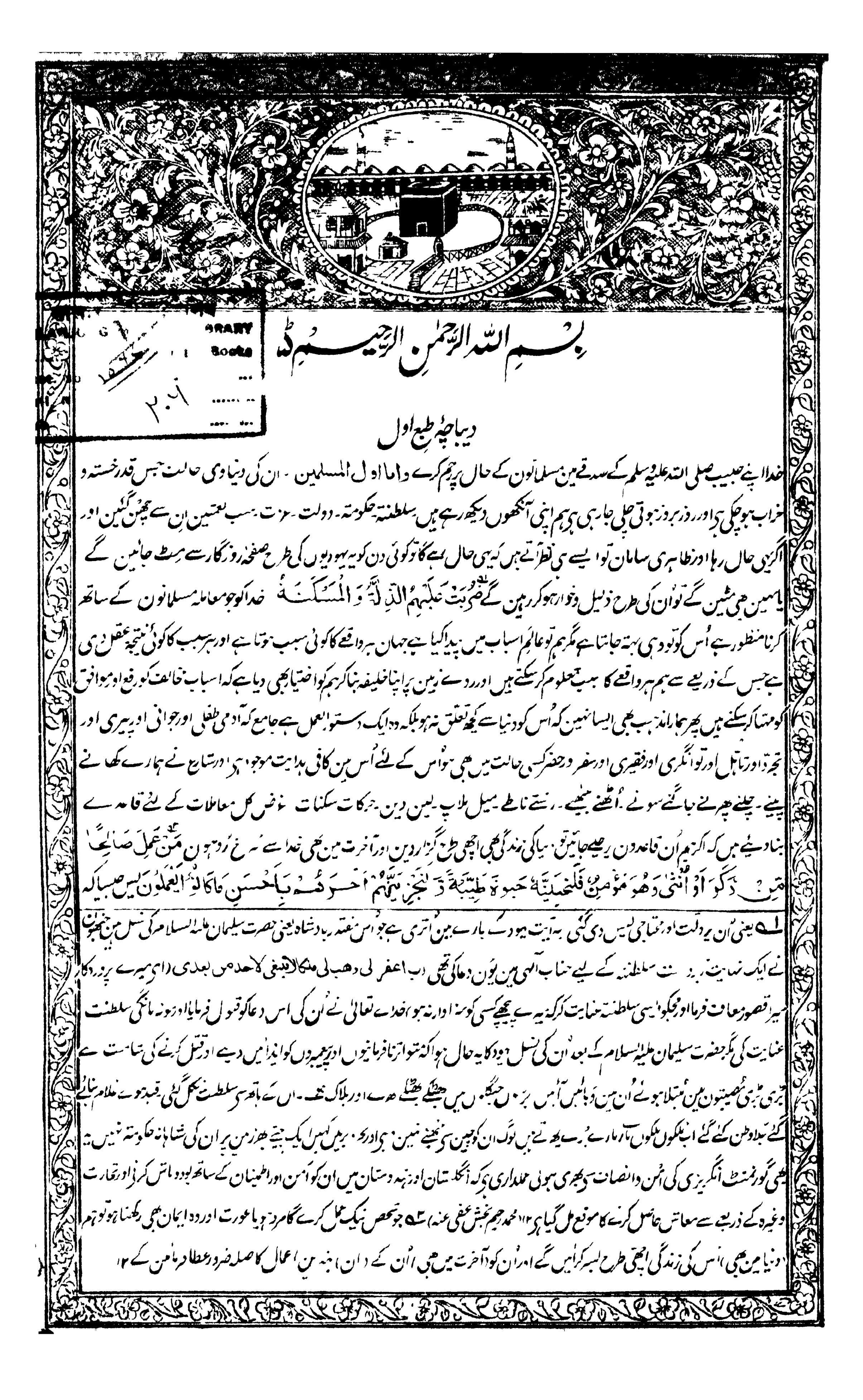


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع اول

خدا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مین مسلمانون کے حال پر رحم کرے وأما اول المسلمین - ان کی دنیاوی حالت جس قدر خستہ و خراب ہو چکی ہے اور روز بروز ہوتی چلی جا رہی ہے ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں سلطنۃ حکومۃ - دولت - عزت - سب نعمتین ان سے چھن گئین اور اگر یہی حال رہا اور ظاہری سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہیں کہ یہی حال رہے گا تو کوئی دن کو یہ یہودیوں کی طرح صفحۂ روزگار سے مٹ جائین گے یا مین بھی مٹین گے تو ان کی طرح ذلیل و خوار ہو کر رہین گے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ[1] خدا کو جو معاملہ مسلمانون کے ساتھ کرنا منظور ہے اُس کو تو وہی بہتر جانتا ہے مگر ہم تو عالم اسباب میں پیدا کیا ہے جہان ہر واقعے کا کوئی سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کا کوئی نتیجہ عقل ہی ہے جس کے ذریعے سے ہم ہر واقعے کا سبب معلوم کر سکتے ہیں اور روے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر ہم کو اختیار بھی دیا ہے کہ اسباب مخالف کو رفع اور موافق کو مہیا کر سکتے ہیں پھر ہمارا مذہب بھی ایسا نہین کہ اُس کو دنیا سے کچھ تعلق نہ ہو بلکہ وہ ایک دستور العمل ہے جامع کہ آدمی طفلی اور جوانی اور پیری اور تجرد اور تاہل اور توانگری اور فقیری اور سفر و حضر کسی حالت میں بھی ہو اُس کے لئے اُس مین کافی ہدایت موجود ہے اور شارع نے ہمارے کھانے پینے - چلنے پھرنے جاگنے سونے - اُٹھنے بیٹھنے - رشتے ناطے - میل ملاپ - لین دین - حرکات سکنات غرض کل معاملات کے لئے قاعدے بنا دیئے ہیں کہ اگر ہم اُن قاعدون پر چلے جائین تو دنیا کی زندگی بھی اچھی طرح گزاردین اور آخرت مین بھی خدا سے سرخ رو ہون مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ[2] پس حیاله

[1] یعنی ان پر ذلت اور محتاجی لیس دی گئی یہ آیت یہود کے بارے مین اتری ہے جو اس مقدر بادشاہ یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھے جنھون نے ایک نہایت زبردست سلطنۃ کے لیے جناب الٰہی مین یون دعا کی تھی رب اغفر لی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی (اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور مجکو ایسی سلطنۃ عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو نہ اوارنہ ہو) خدا تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قبول فرمایا اور ویسی ہی مانگی سلطنت عنایت کی مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ان کی نسل کا یہ حال ہوا کہ متواتر نافرمانیون اور پیغمبرون کو ایذائیں دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتون مین مبتلا ہوئے ان مین و باہم آپس برس جنگون میں جھٹلے بھٹلے ہوے اور ہلاک ہوے - ان کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی قید ہوے غلام بنائے گئے جلا وطن کئے گئے اب ملکون ملکون مارے مارے پھرتے ہیں لوگ ان کو چین سے بیٹھنے نہین دیتے اور کہین کہین ایک آدھ جتھے جھزمنی پر ان کی شاہانہ حکومۃ نہین ہے بھی گورنمنٹ انگریزی کی امن و انصاف سے بھری ہوئی عملداری ہے کہ انگلستان اور ہندوستان میں ان کو امن اور اطمینان کے ساتھ بود و باش کرنے اور تجارت وغیرہ کے ذریعے سے معاش حاصل کرنے کا موقع مل گیا ہے ۱۲ محمد رحیم بخش عفی عنہ)

[2] جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم دنیا مین بھی اُس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور اُن کو آخرت میں بھی اُن کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائین گے ۱۲

مین اپنی کسی کتاب مین لکھ چکا ہون ہم مسلمانون کے لئے دین کو دنیا سے جدا کرنا ایسا ہی جیسا کوئی شخص چاہے کہ عرض کو جوہر سے لازم کو ملزوم سے۔ روح کو جاندار سے۔ بو کو گل سے۔ نور کو آفتاب سے اور ناخن کو گوشت سے جدا کرے۔ اگر ہم مسلمانون کی دنیاوی حالت خراب ہے تو ممکن نہیں کہ دنیا کی لپیٹ مین ہمارا دین درست رہا ہو۔ ہم مسلمان بمنزلہ ایک عمارت کے ہیں جو ستون دین پر قایم کی گئی۔ اب اگر وہ عمارت گرنے کو ہو رہی ہے تو ضرور ہے کہ ستون بودا پڑ گیا ہے۔ محال عقل ہے کہ سبب واحد سے دو متضاد نتیجے پیدا ہوں۔ ہو نہیں سکتا کہ مذہب ہی ایک وقت ہماری قوت اور توانائی کا باعث ہو جیسا کہ قرون اولیٰ کے مسلمان اور پھر وہی مذہب دوسرے وقت ہم کو ایسا کمزور اور ناتوان کر دے جیسے کہ ہم اب ہیں۔ پس ہو نہ ہو ضرور دہن او ضعف اور فتور اور خلل ہمارے دین و مذہب میں بھی آگیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں سے تو بحث نہیں مگر ہند کے مسلمانون کی تو ہم کہتے ہین کہ ان کو دیکھ کر بے اختیار یہ بات مونہ سے نکل جاتی ہے "کہ مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب"۔ وہ اسلام جس نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ مین تکیل کے عوض زمام سلطنت پکڑا دی تھی اب وہی اسلام ہے کہ شتر بے مہار کی طرح آوارہ دشت غربت ہے۔ وہ اسلام جس نے اہل عرب کو تہذیب و شایستگی کا استاد منوا دیا تھا اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں بر سر عروج ہیں اس کو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں۔ وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دنیا مین امن و صلح کاری اور سازگاری اور الفت و اتحاد قائم کرنے کے لئے رواج پایا تھا اب وہی اسلام ہے کہ اس کے پیرو آپس ہی میں لڑے مرتے ہیں۔ ہندوستان میں ضعف اسلام کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی آسمانی کتاب یعنی قرآن جو اصل دین ہے۔ زبان عربی میں ہے جو اس ملک کی بولی نہیں اوّل تو کوئی سی بھی اجنبی زبان ہو اس کا سیکھنا دقّت سے خالی نہیں ہوتا اور پھر عربی کہ بُعد مسافت کی وجہ سے اہل عرب کے ساتھ اختلاط نہیں اور خود عربی دوسری زبانوں کے مقابلے میں ہے بھی مشکل اور اس کے اشکال کی ایک اونیٰ سی شناخت یہ ہے کہ مثلاً فارسی میں مذکر اور مؤنث کے فرق سے فعل کا صیغہ نہیں بدلتا۔ ایک مرد کو بھی کہتے ہیں **آمد** اور ایک عورت کو بھی کہتے ہین **آمد** مگر عربی میں مرد کو جَاءَ اور عورت کو جَاءَت اسی طرح فارسی میں تثنیہ نہیں دو کو کہتے ہیں **آمدند** اور دو سے زیادہ کو بھی کہتے ہیں **آمدند** مگر عربی میں دو کو اگر مرد ہوں تو کہیں گے جَاءَا اور عورتیں ہوں تو جَاءَتَا دو سے زیادہ مرد ہوں تو جَاءُوا عورتیں ہوں تو جِئْنَ دیکھو اسی ذرا سے تفاوت سے عربی میں فعل کی ہر گردان کے تیرہ۱۳ صیغے ہین اور فارسی میں صرف چھ۶ ہم زبانوں میں تو کوئی محاکمہ کر نہیں رہے کہ اس بات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرین اور بیان کرین بھی تو بہتوں کی سمجھ میں نہ آئے مگر اسی ایک مثال سے اتنا تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ عربی اور فارسی میں فعلوں کی گردان کے اعتبار سے تیرہ۱۳ اور چھ۶ کی نسبت ہے عربی کچھ تو اپنی ذاتی موشگافیوں کی وجہ سے مشکل تھی اور رہا سہا اس کو مشکل کیا لوگوں کی بے تدبیریوں نے کہ انھوں نے صرف و نحو کے قواعد ایسے پیچیدہ اور کثرت سے بنائے کہ انھیں کے سیکھنے اور سمجھنے میں عمر تحصیل تمام اور پھر بھی خامی باقی۔ نتیجہ یہ ہوا اور اس کے سوا ہونا بھی کیا تھا کہ صرف و نحو پڑھنی تو اس غرض سے شروع کی کہ اس کے ذریعے سے عربی عبارت پڑھنے سمجھنے کا ملکہ ہو جائے گا مگر صرف و نحو کی بھول بھلیاں سے نکلنا نصیب نہ ہوا۔ غرض صرف و نحو آلہ اور ذریعہ ہونے کی جگہ خود مقصود بالذات ہو گئی اور اصل مطلب فوت۔ میں نے کسی موقع پر اس کی مثال بھی بیان کی ہے کہ آج کل کے صرفیوں نحویوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کو اجرام فلکی میں عجائبات قدرت الٰہی کا دیکھنا منظور تھا اور اس نے اس کے لئے دوربین لگائی مگر وہ دوربین کے کیل پرزوں کی بناوٹ اور ترکیب میں ایسا محو ہوا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے بھی نہ پایا۔ عربی زبان اجنبی سہی فی نفسہ مشکل سہی اس کی صرف و نحو کا ایک انبار سہی اور اہل عرب کے ساتھ بُعد مسافت کی وجہ سے مغایرت بھی سہی مگر یہ سب باتیں اور اتنی ہی اور ایک طرف۔ اور معاش کی ضرورت ایک طرف۔ یعنی کہیں اگر معاش کا انحصار عربی پر ہوتا تو دیکھتے کہ نیئے تعال تک حلق

میں بول رہے ہیں۔ عربی زبان اجنبی تو ہے مگراز بسکہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور جیسی فی نفسہ مشکل ہے ویسی ہی فی نفسہ عمدہ اور مزے کی بھی ہے اور سیکڑوں برس مسلمان ہندوستان پر حکمراں رہے ہیں۔ عربی کے ہزارہا الفاظ اُردو کے روزمرہ میں ایسے داخل ہو گئے ہیں جس طرح کھانے میں نمک کہ وہ نہ ہوں تو اُردو پھیکی پھیکی بدمزہ لگے۔ اُردو کی تو خبر نہیں مگر ہماری دلّی ہی کے بڑے نامی گرامی شاعر **اسد اللہ خاں غالب** ایسی فارسی لکھا کرتے تھے کہ اُس میں عربی کا لفظ نہیں آنے پاتا تھا مگر وہ فارسی اُنھیں کی ایجاد تھی اور اُس کو وہی سمجھتے بھی ہوں گے اگر کوئی غالب کی فارسی کی طرح کی اُردو لکھنا چاہے اور اِس کا التزام کرے کہ عربی کا کوئی لفظ نہ آنے پائے تو وہ اُردو بھی ایسی ہی اُردو ہوگی کہ پشاور سے کلکتے تک اور کشمیر سے بمبئی تک تو اس کو کوئی سمجھنے کا نہیں۔ اور دلّی لکھنو کے لوگ اُس کی داد بھی دیں گے ٹھیٹھ اُردو سے ہماری مراد ہے۔ صفحے دو صفحے جس میں تصنّع اور تکلف نہ معلوم ہو ورنہ سطر دو سطر تو ہر کوئی لکھ سکتا ہے **یانی بلاد و** ٹھیٹھ اُردو ہے جس میں عربی فارسی کا کوئی لفظ نہیں اور بامحاورہ اور فصیح بھی ہے مگر اس میں کمال ہی کیا ہے۔ اُردو کے کسی ادیب کے کلام میں سے کیف ما اتّفق ایک لمبا سا مضمون لو اور اُس کو ٹھیٹھ اُردو میں ادا کر دو اور فصاحت کے ساتھ ادا کر دو تو جانیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ ہم کو عربی کے سیکھنے میں ایک طرف چند مشکلیں ہیں تو دوسری طرف یہ بہت بڑی آسانی بھی ہے کہ اُس کے ہزارہا الفاظ ہمارے روزمرہ میں داخل ہیں۔ مگر اس مشکل کا کوئی بھی علاج نہیں کہ عربی پر ہماری معاش کا انحصار نہیں۔ ہم انگریزی سے عربی کا مقابلہ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ وہ اشکال میں عربی سے کہیں بڑھی ہوئی ہے اب چند روز انگریزی کے چند الفاظ پوسٹ کارڈ۔ منی آڈر۔ ریلوے اسٹیشن۔ سکول۔ کالج وغیرہ اُردو میں داخل ہو گئے ہیں یہ تو کسی گنتی میں نہیں۔ یوں اُردو کا سارا کتاب خانہ چھان مارو کہیں انگریزی کا نام و نشان نہ پاؤ گے اس سے بڑھ کر اجنبیت کیا ہوگی۔ اس کے علاوہ انگریزی ہمارے مخارج پر ثقیل ہے اس میں کثرت سے **ٹے** اور **ڈال** اور ابتدا بسکون ہے۔ باایں ہمہ چونکہ انگریزی عملداری کی وجہ سے انگریزی پر معاش کا انحصار ہو گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس وقت پڑھے لکھوں کی مردم شماری کی جائے تو مثلاً سو انگریزی داں نکلیں گے تو اُن کے مقابلے میں بہت سی بہت ایک یا دو عربی داں۔ اور ایک یا دو بھی ہم نے ڈرتے ڈرتے لیے ورنہ ایک بھی نہیں آدھا بھی نہیں تہائی بھی نہیں۔ چوتھائی بھی نہیں۔ اچھا تو مسلمانوں نے چھ سو برس اس ملک میں حکمرانی کی اور گو اُنھوں نے عربی پر زور نہ بھی دیا ہو تاہم عربی کا مسلمانوں کی مذہبی زبان ہونا ہی کیا کم تھا۔ اور انگریزی کو تو حکومت کی طرف سے جو کچھ مدد پہنچی ہے ۱۸۵۷ء کے ادھر ہی ادھر پہنچی ہے تو کہاں چھ سو برس اور کہاں پوری پچاس بھی نہیں اس پر بھی انگریزی اس قدر جلد ترقی کر گئی اور عربی یوں دیکھتے دیکھتے ہندوستان سے ناپید ہو گئی۔ یہ کیوں؟ یہ وہی انحصار معاش۔ بیچاری عربی کے پاس سوائے اِس کے کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور رکھا ہی کیا تھا۔ لوگ مذہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں **شعر** شب چو عقد نماز بربندم۔ چہ خورد بامداد فرزندم۔ زبانی دعووں اور لن ترانیوں کے تو ہم قائل نہیں۔ یُوں تو ایک ایک مسلمان مُونہ سے ایسا مذہبی جوش ظاہر کرتا ہے کہ گویا وہ اِس چودھویں صدی کا عمر بن خطابؓ یا خالدؓ بن ولید ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان میں عربی کی روک تھام کرنے والے کون ہیں؟ چار و ناچار ماننا پڑے گا کہ مسلمان۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں نے عربی کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ چار و ناچار ماننا پڑے گا کہ اس کو مٹنے دیا۔ ناپید ہونے دیا۔ دین کا اور معاش کا اگر ذرا مقابلہ مسلمانوں نے معاش کا پاس کیا اور دین کا نہ کیا۔ سچ فرمایا ہے۔ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ [۵] پس عربی کو تو ہندوستان سے رخصت ہوا سمجھو لیکن مصیبت یہ ہے کہ عربی کے ساتھ ساتھ دین بھی رخصت ہوتا نظر آتا ہے۔ **کچھ شک نہیں** کہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم تمام افرادِ بنی آدم کی طرف بھیجے گئے۔

[۵] اے پیغمبر تم کو جلدی کرنی نہیں چاہیے مگر تم بنی آدم کچھ ہو ہی جلد باز اسی لیے دنیا کو (جو سردست موجود ہے) دوست رکھتے اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۱۲

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ[1] اور دین اسلام تمام افراد بنی آدم کا دین ہونا چاہیئے عرب کے ہوں یا عجم کے اور ایسا دین عام جو کسی قوم اور کسی ملک کا پابند نہیں وہ کسی زبان کا پابند کیوں ہو۔ لیکن خدا کی حکمت اسی کی مقتضی ہوئی اور اس کا وعدہ بھی تھا کہ اہل عرب جن کی حالت بعثت کے وقت تمام اقوام روے زمین میں ردی تھی انھیں کو سب سے پہلے ٹھیک کیا جائے اور وہ دوسروں کے لئے نیکی اور تہذیب اور شایستگی کا نمونہ بنیں آفتاب ہدایت عرب سے نکلے اور سارا جہان اس کے نور سے مستفیض ہو اس مصلحت سے قرآن عربی زبان میں نازل ہوا یعنی جو کچھ سکھانا سمجھانا تھا خدا نے اپنے پیغمبر کو اور پیغمبر نے اپنے ملک کے لوگوں کو عربی میں سکھایا سمجھایا۔ دین کی بعض باتوں کی بنیاد ایسے ہی عقائد پر ہے جو عقل انسانی کی پوری پوری گرفت سے باہر ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہی کہ خدا ہی۔ سو دنیا کے کارخانے پر نظر کرنے سے اتنا تو سمجھ میں آتا ہی کہ اس انتظام کے ساتھ اس عظیم الشان کارخانے کا کوئی بنانے والا ضرور ہے۔ اور وہ قادر مطلق ہی حکیم ہی علیم ہی۔ غرض تمام صفات کمال کا جامع ہی۔ بس اس کے سوا نہ کسی فرد بشر نے جانا اور نہ جان سکتا ہی۔ کہ وہ کیا ہی۔ اور کیسا ہی۔ پھر ہم ہی جیسا ایک آدمی دعوی کرتا ہی۔ کہ مجکو خدا سے ایک خاص طرح کی خصوصیت ہی اور میں اس سے باتیں کرتا ہوں۔ مجکو اس نے یہ حکم دے کر تم لوگوں کی طرف بھیجا ہی۔ ناچار لوگ اس سے دلیل مانگتے ہیں۔ اور وہ اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کے حکم سے معجزے یعنی ان ہونی باتیں کر دکھاتا ہی۔ کچھ تو مان کر ایمان لاتے اور کچھ جادو یا نظر بندی بتا کر یا ناحق کی ضد سے انکار پر جمے رہتے ہیں۔ لیکن معجزہ کیسا ہی عجیب کیوں نہ ہو انھیں پر اثر ڈال سکتا ہی جنھوں نے اس کو واقع ہوتے دیکھا اور واقع ہوئے پیچھے یا پیغمبر کے انتقال فرمائے پیچھے ایک تاریخی واقعہ ہو جاتا ہی اور کچھ عرصے کے بعد افسانہ سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کتنی ہی چھان بین کرو جس کو عین الیقین کہتے ہیں وہ تو شکی طبیعتوں کو ہوتا ہوا تا نہیں۔ یہ فضیلت ہمارے پیغمبر صاحب ہی کے حصے کی تھی کہ ان کو خدا نے قرآن ایسا زبردست معجزہ دیا جو ابد الآباد تک پرانا اور مضمحل نہیں ہو سکتا۔ وہ جیسا نزول قرآن کے وقت موثر تھا ویسا ہی اب ہی۔ اور ویسا ہی ہمیشہ رہے گا۔ ہم جو مسلمانوں میں سے عربی کے اٹھ جانے کا اتنا افسوس کرتے ہیں تو اسی معجزے کے لحاظ سے۔ عربی جانو تو اس معجزے کی قدر پہچانو۔ کوئی شخص جو اسلام کے بارے میں منصفانہ راے قائم کرنی چاہتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ کسی راے کے قائم کرنے سے پہلے ان وقتوں کی تاریخ پڑھے۔ خاص کر عرب کی جب اس کی نظر تاریخ پر احاطہ کرے تب اسلام کی تعلیم کو دیکھے۔ اگر وہ تحقیقات کا یہ طریق اختیار کریگا تو میں تو نہیں سمجھتا کہ وہ بے اختیار لا اله الا الله محمد رسول الله[2] نہ بول اٹھے اور مسلمان نہ ہو جائے بلکہ تاریخ بھی کیوں پڑھے نرا قرآن پڑھے کہ جہاں تک دین و مذہب کو تعلق ہے اسی میں سب کچھ ہے لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ[3]۔ مگر ہاں شرط ضروری یہ ہے کہ قرآن پڑھتے وقت خالی الذہن ہو۔ جو کچھ اس نے اسلام کی نسبت سن رکھا ہی دل سے نکال دے اور اس اسلام کو دیکھے جو قرآن میں ہے نہ اس اسلام کو جو بعض مسلمانوں میں پھیلا یا ہی۔ (بدنام کنندہ نکونامے چند) مگر لوگوں کا تو حال یہ ہی کہ کسی کو دل سے حق کی جستجو نہیں الا ماشاء الله اور شاذ و نادر ہے جی تو شغلے کے طور پر شور و شغب اور طبع آزمائی کے لئے۔ غیر تو میں کیا قرآن پڑھیں گی جب کہ ہم مسلمان ہی جیسا پڑھنا چاہیئے نہیں پڑھتے

بہرکیف بعثت کے وقت اہل عرب میں جہاں ہزاروں عیب تھے ان میں چند صفتیں ہی تھیں از انجملہ یہ کہ وہ بڑے فصیح تھے لوگوں میں ہر جگہ ایک وقت خاص میں کسی خاص بات کا چرچا ہوا کرتا ہے۔ کبھی وہ ایک خاص وضع کی عمارتوں کے بنانے پر متوجہ ہوتے کبھی ایک خاص وضع کا لباس ان میں رواج پاتا کبھی ان کو دو او دمن کا شوق ہوتا۔ کبھی ان میں شعر و سخن کی ترنگ ابھرتی۔ اسی طرح بعثت کے وقت اہل عرب میں زبان آوری کو کمال سمجھا جاتا تھا۔ اور شجاعت۔ سخاوت۔ سیر چشمی۔ مہمان نوازی۔ حسب و نسب حسن و جمال سب کمالات

---

[1] [2] خدا کے سوا کوئی معبود نہیں محمد پیغمبر خدا ہیں [3] (دنیا کی) تر و خشک (چیزیں سب ہی تو) کتاب ابح (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں ۱۲

اُس کے آگے گرد تھے۔ گھر کی لونڈی غلام دیہاتی گنوار برمحل ایسے برجستہ شعر کہتے کہ آج اچھے سے اچھا ادیب اُن کو لگا نہیں کھا سکتا۔ زبان نے دلوں پر اپنا ایسا تسلط بٹھایا تھا کہ شاعر قبیلوں کو قبیلوں سے لڑا مارتے اور ہزاروں کے خون کرا دیتے میلے ٹھیلے مشاعرے کے اکھاڑے ہوا کرتے تھے جن میں بڑے بڑے نامور شاعر اپنے اپنے قصیدے سناتے۔ اور اُن میں سے جو چوٹی کے ہوتے بڑے فخر کے ساتھ خانۂ کعبہ کے دروازے پر لٹکائے جاتے چنانچہ سبعۂ معلّقہ جو ادبِ عربی کی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے وہ بھی سات شاعروں کے سات قصیدے ہیں اور اسی واسطے معلّقہ کہلاتے ہیں کہ خانۂ کعبہ کے دروازے پر لٹکائے گئے تھے۔ ہم لوگوں کو تو سپہ گری سے کچھ مناسبت ہی نہیں اور یوں ہی ذری ظہور کچھ تھی بھی تو حکامِ وقت نے ہتھیار لے کر اُس کو بھی سلب کر لیا تو اب کس کی مثال دیں کہ اہلِ عرب کا نقشہ تمھاری نظروں میں پھر جائے۔ ہاں تم نے دیکھے ہوں تو کابل کی طرف کے پٹھان البتہ سپاہی ہیں۔ بس ایسے ہی سپاہی اہلِ عرب بھی تھے۔ کابلیوں سے تن و توش میں کم۔ مگر دلیری و جرأت میں وہ زیادہ سپاہیانہ شیخی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اُن کو نہ صرف اپنی بہادری پر ناز تھا کہ کبھی کسی بادشاہ کی رعیت ہو کر رہے ہی نہیں بلکہ کسی بات میں کسی کو اپنا ہمسر اور مدِ مقابل نہیں گنتے تھے وہ شریف تھے اُن کی نظر میں اَور لوگ کمینے۔ وہ عزت دار تھے اور اُن کی نظر میں اَور لوگ ذلیل۔ وہ زبان آور تھے اور دوسرے لوگ اُنکی نظروں میں گونگے بے زبان جن کو بولنے اور بات کرنے تک کا سلیقہ نہیں اور اسی لئے وہ دوسروں کو عجم کہتے تھے جس کے معنے ہی گونگے کے ہیں۔ تو فرماؤ ایسے لوگوں کے روبرو کوئی شخص پیغمبر ہونے کا دعوےٰ کرے اور وہ مانگیں معجزہ تو وہ اُن لوگوں کو کس قسم کا معجزہ دکھائے کہ یہ چون نہ کر سکیں۔ وہ معجزہ نہیں تھا مگر بہادری کا جواب بہادری اور فصاحت کا جواب فصاحت۔ سو بہادری کے متعلق تو پیغمبر صاحب صلعم نے کھلے خزانے پکار کر کہہ دیا تھا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا[1] اور اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ[2] اور اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ[3] رہی فصاحت اس کا جواب دندان شکن تھا قرآن کہ اُن سے بار بار کہا جاتا تھا کہ قرآن جیسی فصیح و بلیغ دس سورتیں لاؤ۔ دس نہیں ایک۔ اور تمھاری تو کیا حقیقت ہے اگر دنیا بھر کے جن و انس بھی اس پر کمربستہ ہوں تو قیامت تک نہ لا سکیں گے۔ الله الله یا وہ دم دعویٰ کہ کسی اَور کو بولنا ہی نہیں آتا یا قرآن کو سن کر ایسی چپ سادھی کہ گویا کسی کے مونہ میں زبان ہی نہ تھی مسلمانوں سے لڑتے اور مسلمانوں کی بیخ کنی کرتے رہے اور آخر کار ذلیل ہوئے خوار ہوئے جلاوطن ہوئے اور بہتیرے جان سے گئے مگر اتنا نہ ہو سکا کہ ایک چھوٹی سی سورت بنا کر میدان میں آتے قرآن جیسے کلام کا بنانا مقدورِ بشر ہوتا تو قرآن کو اشتہار پائے تیرہ سو برس ہوتے تو کیا بات ہے اس عرصے میں کہیں نہ کہیں سے تو مخالف آواز آتی پر آتی۔ اور خیر اب تک نہیں ہوا تو یار باقی صحبت باقی آگے کو سہی۔ جو لوگ بڑی بڑی موٹی کتابیں اسلام کی تردید میں لکھتے ہیں وہ اپنی ساری قوت ساری فرصت اسی میں کیوں نہیں صرف کرتے۔ پس ہند کے مسلمانوں نے اپنے تئیں زبان عربی سے محروم کر کے اپنے ایمان

---

[1] (مسلمانو!) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ (ایک نہ ایک دن) اُن کو ملک کی خلافت (یعنی سلطنت) ضرور عنایت کرے گا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دین کو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اُس کو اُن کے لئے جما کر رہے گا اور خوف (و خطر) جو اُن کو (لاحق) ہے اس کے بعد (عنقریب ہی) اُن کو (اس کے) بدلے میں امن دے گا ۱۲ [2] تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک کو چاروں طرف سے دباتے (اور فتح کرتے) چلے آتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ لوگ غالب ہیں (یا مسلمان) [3] یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کوئی دن جاتا ہے کہ (ان کا) گروہ شکست کھائے گا اور (مسلمانوں کے مقابلے میں) پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگیں گے ۱۲

کو ضعیف کر لیا۔ اِن کے پاس بھی معجزے ہیں مگر وہی از قبیلِ واقعاتِ تاریخی جو شکّی طبیعتوں کو کسی طرح مطمئن نہیں کر سکتے اور نہ اپنے ہی گروہ کو تقلید کی پستی سے نکال کر اجتہاد کے عرش پر چڑھا سکتے ہیں۔ اور ممالک دور دراز کی غیر قوموں سے تو اِس کی توقّع ہی رکھنا فضول ہے۔ ملک چین کے واقعات کی نسبت **لِی ہنگ چنگ**ع کی شہادت ہماری نظر میں کیا وقعت رکھ سکتی ہے جب کہ ہم اُس شخص کے نام تک سے واقف نہیں۔ کیا یہی حال چینی بودھ مذہب کے معتقد کا نہ ہوگا۔ اگر اُس کے رُوبرو مثلاً عمر کا نام لیا جائے۔ اِس کے علاوہ شنیدہ کے بُود مانند دیدہ ایک ایسا سچّا کلیہ ہے کہ انسانی فطرت اُس کی مصدق ہے۔ اسلام میں دیدہ تو یہی ایک قرآنی معجزہ تھا کہ عربی نہ جاننے کی وجہ سے وہ بھی شنیدہ ہوگیا۔ پس معجزوں کے اعتبار سے دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت ہی کیا باقی رہ گئی اور افسوس ہے کہ اسلام کی یہ توہین (اور میں توہین کے سوا اِس کو کسی اَور لفظ سے تعبیر کر نہیں سکتا) ہم مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی سے ہوئی۔ مگر ہوئی اور اب اس کی تلافی عقلاً محال نہیں تو عادۃً ضرور محال ہے لیکن عربی کے نہ جاننے سے دین کو جو نقصان پہنچا سو پہنچا۔ یہ کیسی خرابی کی بات ہے کہ مُسلمانوں کی دنیاوی حالت بھی اسی کی وجہ سے بگڑ گئی اور بگڑتی چلی جاتی ہے۔ اور بڑا خوف ہے کہ کہیں اِن کے دین کو بھی اپنے ساتھ نہ لے ڈوبے۔ اَب مُسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اصل دین کی تو خبر نہیں اور خبر ہو تو کہاں سے ہو۔ دین ٹھیرا قرآن اور وہ عربی اور یہ عربی کے نابلد جو دین دار ہیں اُن کے دین کی بھی بس یہ حقیقت ہے کہ کہیں کسی مولوی سے کچھ سُن سنا لیا اُس کو پلّے باندھا اور اُس چوہے کی طرح جو ہلدی کی ایک گرہ پا کر اپنے تئیں پنساری سمجھنے لگا تھا دین دار بن بیٹھے۔ یا بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح اگلی بھیڑ کے پیچھے ہو لیے۔ وہ اگلی بھیڑ کنوئیں میں گرے تو اور کسی کے کھیت میں جا پڑے تو۔ وہ پیوں کہو کہ خدا کو اپنے کرم سے ظلمت کدۂ ہند کا نورِ اسلام سے منور کرنا منظور تھا کہ اُس کے ایک خاص الخاص بندے اُس کے مقبول بندے مولانا **شاہ ولی اللہ** صاحب قدس سرہ العزیز دِلّی میں پیدا ہوئے اور اُنھوں نے اور اُن کے خاندان نے ہند میں اسلام کی قریب قریب ویسی ہی خدمتیں کیں جیسی عرب میں قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے یعنی صحابہ نے تابعین نے تبع تابعین نے آئمہ مجتہدین نے کی تھیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام جتنا کچھ بھی ہے اور جیسا کچھ بھی ہے اِسی خاندان عالی شان کا طفیل ہے۔ اِن بزرگوں نے اسلام کی اشاعت میں وہ کیا جو دینِ حق کا دل دادہ قوم کا مصلح ہمدرد خیر خواہ کر سکتا ہے۔ دین کی کتابوں کے درس دیئے ترجمے کئے وعظ کیے تصنیفیں کیں جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاءً حَسَنًا ہو نہیں سکتا تھا کہ اِن کو ترجمۂ قرآن کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ زبان عربی کا اشکال مسلمانوں کا اور ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ اب سے سوا سو ڈیڑھ سو برس پہلے کے مسلمانوں کا، قصورِ ہمت۔ اُن کا عربی سے حرمان اُن کو اچھی طرح سے معلوم تھا۔ چنانچہ قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ وہ ہے جو ۱۱۵۱ہجری میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے کیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بزرگ زمانے کے حالات پر کیسی وسیع نظر رکھتے تھے کہ ۱۱۵۱ھ باپ نے فارسی ترجمہ کی ضرورت معلوم کی پھر سو نہیں دو سو نہیں صرف پچپن۵۵ برس بعد اُن کے بیٹے **شاہ عبد القادر** صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ عام مُسلمان فارسی بھی کم سمجھتے ہیں کہ ۱۲۰۵ھ میں اُنھوں نے اُردو ترجمہ کیا جو موضح القرآن کے نام سے مشہور ہے اور اُردو کا بہتر سے بہتر ترجمہ سمجھا جاتا ہے اور وہ فی الواقع اپنے وقت میں بہتر سے بہتر تھا بھی۔ اِس سے کہ ۱۱۵۱ھ میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فارسی ترجمہ کیا اور ۱۲۰۵ھ میں مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ نے اُردو صاف ظاہر ہے کہ ۱۲۰۵ھ ہی میں فارسی کا رواج اتنا کم ہو چلا تھا کہ مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کو قرآن کا اُردو ترجمہ کرنا پڑا تو اب ۱۳۱۴ھ میں فارسی کا کیا حال ہوا ہوگا بے شک عربی کی طرح فارسی معدوم نہیں

ع یہ شخص چین میں فغفورِ چین کے بعد اوّل درجے کا آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر اور اچھا بدلہ عنایت کرے ۱۲

ہوئی مگر یہ بیچاری بھی مہمانِ چند روزہ ہے۔ اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمے ماند۔ الحاصل جس غرض سے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فارسی ترجمہ کیا تھا کہ مسلمان فارسی کثرت سے سمجھتے ہیں اسی ذریعے سے اِن کو قرآن کے مطالب سمجھائے جائیں وہ غرض توفوت ہوگئی یا عنقریب فوت ہونے والی ہے کہ نہ فارسی دان مسلمان رہیں گے اور نہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ترجمے کو کوئی سمجھے گا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[ع۱] لیکن گو زمانے کے انقلاب نے مولانا شاہ ولی صاحبؒ کے ترجمے کو بیکار سا کر دیا۔ مگر ترجمہ تو حقیقت میں ایسا مستند ہے کہ جو شخص قرآن کے لفظ لفظ میں تدبر کرے وہی اُس کی قدر جان سکتا ہے۔ فی الحقیقت قرآن کے مترجم ہونے کے لئے جتنی باتیں درکار ہیں ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ میں علیٰ وجہ الکمال پائی جاتی تھیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مولانا صاحب کی نظر تفاسیر و احادیث اور دین کی کتابوں پر ایسی وسیع ہے کہ بس اُنھیں کا حصہ تھا۔ اب کوئی ایک عمر صرف کرے تو اُس کو یہ بات نصیب ہو اور وہ بھی شاید۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک آیت بلکہ ہر ایک لفظ کی نسبت مفسرین کے جتنے اقوال ہیں وہ سب اُن کے پیش نظر ہیں اور وہ اُن میں جس کو راجح پاتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ جب ایک خاندان کے ایک جھوڑ تین ترجمے لوگوں کو مل گئے۔ ایک فارسی مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا اکٹھے دو دو اردو ایک شاہ عبد القادر صاحبؒ کا اور ایک شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا تو اب ہر ایک کو ترجمے کا حوصلہ ہو گیا مگر خاندان شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے سوا کوئی شخص مترجم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا وہ ہرگز قرآن کا مترجم نہیں بلکہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کا مترجم ہے کہ انھیں ترجموں میں اُس نے کچھ ردّ و بدل تقدیم و تاخیر کر کے جدید ترجمہ کا نام کر دیا ہے یہی ترجمے در ترجمے ہی کی غلطی اور بے احتیاطی تو تھی جس نے پہلی آسمانی کتابوں کا اعتبار اُٹھا دیا اور دین میں ایسا رخنہ ڈالا کہ قیامت تک بند ہونے والا نہیں ایک شخص نے مجھ سے تذکرۃً بیان کیا کہ فلاں مترجم نے اُردو قرآن کا ترجمہ کیا تھا اُس کی انگریزی بھی ہو گئی ہے۔ میں تو یہ سُن کر کانپ اُٹھا کہ کہیں میرے اس ترجمے کے ساتھ کوئی صاحب یہ سلوک نہ کر بیٹھیں۔ اور میں اس تقریب سے سب کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ میں نے اسی ڈر سے اِس ترجمے کی رجسٹری کرائی ہے کہ کوئی صاحب کسی زبان میں اس ترجمہ کا ترجمہ نہ فرمائیں ورنہ دنیا کے علاوہ خدا کے رُو برو اُن کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔ ایک زبان کے مطلب کو دوسری زبان میں ادا کرنے کا نام ہے ترجمہ۔ ترجمے کے معنے بتانے آسان ہیں مگر ترجمہ کرنا مشکل۔ میں بہت پہلے سے ترجمے کی اشکال سے واقف ہوں اور مجھکو ایک زبان سے دوسری زبان میں مختلف طور کی کتابوں اور تحریروں کے ترجمہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ کوئی میرے دل سے پُوچھے کہ میں ترجمے کو کیسا خیال کرتا ہوں میں نے کتابیں تصنیف بھی کی ہیں مگر ترجمے سے آدھی زحمت بھی تصنیف میں نہیں اُٹھانی پڑی مصنّف کو صرف مضمون کی پابندی ہے اور مترجم کو مضمون کی الگ اور ایک چھوڑ دو دو زبانوں کی الگ۔ بیڑی دونوں کے پانوں میں ہے مگر بیڑی کے علاوہ مترجم کی دونوں مشکیں بھی کسی ہوئی ہیں اور اُس کے گلے میں طوق بھی ہے۔ قرآن کی وہ آیت وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ[۱] کوئی ہزاروں دفعہ پڑھی ہوگی مگر جب تک میں نے قرآن کا یہ ترجمہ نہیں کیا مجھکو تو اختلافِ السنہ کی قدر کماینبغی معلوم ہوئی نہیں۔ اختلافِ السنہ یہی نہیں ہے کہ مثلاً اہلِ عرب آسمان کو سما کہتے ہیں۔ زمین کو ارض۔ پانی کو ما۔ آگ کو نار اگر اسی میں اختلافِ اَلسنہ کا انحصار ہو تو یہ کچھ ایسی بڑی بات نہیں لغت کی ایک کتاب یاد کر لینے سے آدمی دوسری زبان سیکھ لے سکتا ہے۔ نہیں اختلافِ لغت کے علاوہ صیغوں کا اختلاف ہے۔ تذکیر و تانیث کا اختلاف ہے۔ تثنیہ و جمع کا اختلاف ہے۔ روابط کا اختلاف ہے۔ محاورات

[۱] اور آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری بولیوں اور تمھاری رنگتوں کا مختلف ہونا۔ (یہ بھی) اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ۱۲۔

[ع۱] ہم تو اللہ ہی کے ہیں (ہم کو جس حال میں چاہے رکھے) اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (تو وہ ہمارے صبر کا ہم کو اجر دے گا) ۱۲

کا اختلاف ہے۔ اشتراک کا اختلاف ہے۔ ترتیب الفاظ کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض اختلافات ایسے ہیں جن کا رفع کرنا مترجم کے اختیار سے خارج ہے۔ مثلاً محاورات کا اختلاف کہ مترجم زبان کا محکوم ہے نہ حاکم کہ اپنی طرف سے محاورات تصنیف کرے۔ اشتراک کا اختلاف تھوڑی سی تشریح کا محتاج ہے اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہر ایک زبان میں کوئی کوئی لفظ کئی کئی معنوں میں مشترک ہوتا ہے۔ اگرچہ کلام میں ایک خاص معنی مراد ہوتے ہیں مگر اشتراک کی وجہ سے دوسرے معنی بھی سننے والے کے خیال میں آجاتے ہیں اور یہ انتقال ذہن ایک خاص لطف پیدا کرتا ہے۔ اور اسی پر شاعری کے بڑے حصے کا مدار ہے۔ تم نے ان ملیاں سنی ہوں گی۔ ان سے اشتراک کا مطلب بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گا مثلاً پوچھتے ہیں کہ روٹی کیوں جلی۔ گھوڑا کیوں بگڑا۔ اور پان کیوں گلا۔ اب دیکھو کہ روٹی اور گھوڑا اور پان تین بے جوڑ باتیں ہیں اور اسی لیے ان باتوں کو ان ملی کہتے ہیں کہ ان میں میل نہیں۔ پوچھنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں صرف ایک لفظ ایسا کہو جو روٹی کے جلنے اور گھوڑے کے بگڑنے اور پان کے گلنے کی وجہ بتلا سکے۔ اس ان ملی کا جواب ہے نہ پھیرنے سے اردو میں پھیرنا تین قسم کا پھیرنا ہے۔ ایک روٹی کا پھیرنا کہ روٹی توے پر ڈالی جب وہ دونوں طرف سے کسی قدر پک گئی تو اس کو توے سے اتار چولھے کے ایک بازو سے لگا کھڑا کر دیا۔ اور اس کو پھیرتے یعنی گھماتے رہے کہ جلنے نہ پائے دوسرا گھوڑے کا پھیرنا کہ اس کو کاواہ دیا جائے یا یہ کہ چابک سوار یا اور کوئی اس کو چکر دے لائے۔ تیسرا پھیرنا پان کا پھیرنا کہ تبولی اس کو روز الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے کہ پان پان سے لگ کر گلنے نہ پائے تو یہ تین قسم کا پھیرنا ہوا جس کے واسطے اردو میں ایک لفظ ہے کہ وہ ان ملی کا جواب ہو سکتا ہے مگر اردو کے سوا کسی دوسری زبان میں پھیرنے کے مقابل کوئی ایک لفظ جامع نہیں۔ غرض یہ ایک مشکل ہے جو مترجم کے کئے کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ ہم کو محاورات کے اختلاف کی بھی کچھ تصریح کرنی چاہیئے مگر دیباچہ ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تاہم ترتیب الفاظ سے ہم درگزر نہیں کر سکتے یہی تو بڑی وجہ ہے جس نے ہم کو ترجمہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔ لیکن تم اس کو دو ہی باتوں میں سمجھ لو گے مثلاً عربی میں فارسی کی طرح پہلے مضاف لاتے ہیں اور پھر مضاف الیہ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا غلام زید مگر اردو میں بالکل اس کا الٹا ہے زید کا غلام مطلب تو غلام زید کا سے بھی سمجھا جاتا ہے مگر زید کا غلام فصیح اردو ہے اور غلام زید کا غیر فصیح اسی طرح عربی میں فعل۔ فاعل اور مفعول دونوں پر مقدم ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور اردو میں فعل کو مؤخر لانا پڑتا ہے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا کا لفظی ترجمہ ہے مارا زید نے عمرو کو مگر غیر فصیح اور فصیح اردو ترجمہ زید نے عمرو کو مارا جب تین لفظوں کے جملے میں ترتیب الفاظ کا یہ اختلاف ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ بڑے جملے میں جس کے ساتھ متعلقات کا دم چھلا بھی لگا ہوتا ہے اگر اصل عبارت عربی کی ترتیب کا لحاظ کیا جائے تو اردو کی عبارت کا کیا حال ہوگا۔ یہ ہے وہ بڑی کمی جو مولانا شاہ **رفیع الدین** صاحب کے ترجمے میں تو سراپا ہے اور مولانا شاہ **عبد القادر** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمے میں بکثرت پائی جاتی ہے اور یوں زبان کے ردّ و بدل کو تو سو برس کی مدت بھی کم نہیں۔ لوگوں کا عام خیال تو یہ ہے کہ انگریزی عملداری میں زبان اردو تنزل کر رہی ہے مگر یہ خیال غلط اور ابلہ فریب ہے۔ عربی فارسی کی نسبت ایسا خیال کیا جائے تو بجا ہے مگر اردو تو تنزل کی جگہ پہلے سے بہت ترقی کر گئی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے اور اس کی موٹی سی دلیل یہ ہے کہ لوگ عموماً اردو میں خط و کتابت کرنے لگے ہیں۔ اسد اللہ خان غالب جو فارسی کے مسلم الثبوت استاد تھے وہ تک تو اردو پر اترے پڑے تھے۔ ان کی اردوئے معلی اس بات کی گواہ ہے جس میں ان کے وہ خطوط جمع ہیں جو انھوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں اور آشناؤں کو از خود بے کسی کی فرمائش کے لکھے تھے صدہا اخبار جاری ہیں اور سب اردو۔ ہر علم اور ہر فن کی ہزارہا کتابیں اردو میں ترجمہ اور تصنیف ہوگئیں اور ہو رہی ہیں۔ سرکاری کچہریوں

میں اُردو ہی- قانون اصل میں انگریزی ہو مگر لوگوں کی آگاہی کے لیئے اُردو میں مشتہر کیا جاتا ہی- کیا یہ سب باتیں اُردو کی ترقی کی دلیل نہیں ہاں اُردو کی شاعری کی شان البتہ بدل گئی ہی اِس کو کچھ اُردو کا کوئی تنزل سمجھ لے تو یہ اُس کے اپنے مُونہ کی کہن ہی ذٰلِکَ[1] قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ بہرکیف اُردو نے بہت ترقی کی ہی اور ترقی کے معنی کیا ہیں کہ وہ وسیع ہوتی جاتی ہی ہر ایک طرح کے خیالات اُس کے ذریعے سے ادا ہوسکتے ہیں وہ پہلے سے بہت زیادہ آراستہ اور شستہ ہوگئی ہی- مولانا شاہ عبد القادرؒ اور مولانا شاہ رفیع الدینؒ کے ترجمے زبان کے پرانے ہونے کی وجہ سے ایسے اکھڑے اکھڑے نہیں معلوم ہوتے جیسے بے ترتیبیِ الفاظ کی وجہ سے- یہ نہیں کہ اِن بزرگوں کو بے ترتیبیِ الفاظ کا علم نہیں ہوا یا ان کے وقت میں ایسی بے ترتیب اُردو فصیح سمجھی جاتی تھی- نہیں یہ لوگ بجاے خود اُردو کے لیئے سند تھے مگر بات یہ ہی کہ ایک طرف ترتیبِ الفاظِ قرآن کا پاس اور دوسری طرف اُردو کی فصاحت- اِن کی دین داری نے اجازت نہ دی کہ ترتیب الفاظِ قرآن کے مقابلے میں اُردو کی فصاحت کا پاس کریں- ترتیبِ الفاظِ قرآن کا پاس اپنے اُوپر لازم تو کیا یہاں تک کہ وہ عَلَى السَّمَآءِ کا ترجمہ آسمان پر کی جگہ اوپر آسمان کے اور فِي الْاَرْضِ کا ترجمہ زمین میں کی جگہ بیچ زمین کے کرتے ہیں مگر مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ کا ترجمہ سے آسمان تک زمین تو نہیں کرسکتے ترجمہ تو ترجمہ کثرت سے عربی کے پڑھنے نے اُن کے مذاقِ اُردو پر یہ اثر کیا تھا کہ باوجودیکہ ترجمہ نہیں مگر الفاظ کی بے ترتیبی اُن کی اپنی اُردو میں بھی ہی اِس وقت ہمارے سامنے مطبعِ فاروقی کا چھپا ہوا ایک قرآنِ مترجم موجود ہی جو ۱۲۹۴ھ میں چھپا تھا اور اُس میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے تینوں ترجمے بین السطور ہیں- شروع میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ترجمۂ موسومۂ فتح الرحمٰن کا دیباچہ ہی اُس کے حاشیہ پر مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے ترجمۂ موسومۂ موضح القرآن کا دیباچہ ہی ہم مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے دیباچے کی عبارت اِس جگہ نقل کرتے ہیں کیونکہ اُنھیں کا ترجمہ بامحاورہ سمجھا جاتا ہی- اور مولانا شاہ رفیع الدینؒ کے ترجمے کے مقابلے میں وہ ایسا ہی ہی وہ فرماتے ہیں "آلہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویائی کی اپنے نام کر اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کر اور اُمت میں کیا اپنے رسولِ مقبول کی جو اشرف الانبیاء اور نبی الرحمۃ جس کی شفاعت سے اُمیدوار ہیں ہم کہ پاویں دو جہاں کی نعمت آلہی اِس نبی اُمت پرور کو اپنی رحمتِ کامل سے درجات اعلیٰ نصیب کر جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت اُن پر ہمیشہ افزوں رکھ دُنیا اور آخرت میں" ہم نے یہ عبارت بہت احتیاط سے نقل کی ہی اگر اِس میں کوئی لفظ بدل گیا یا آگے پیچھے ہوگیا ہی یا رہ گیا ہی تو ہم پر اس کا الزام نہیں یہ نمونہ ہی مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کی آزاد طبع زاد اُردو کا اِسی پر قیاس کرنا چاہیئے اِن کے ترجمے کو جس میں چار و ناچار پابندی کرنی پڑتی ہی- اگرچہ ہم دیباچہ کی "زبان کو گویائی" اور "اپنے نام کر" اور "اپنے کلام کر" کی خوبیوں کو نہ سمجھیں مگر با ایں ہمہ ترجمہ اپنے وقت میں اور اپنی شان میں بے نظیر تھا- لیکن اُس کی بے ترتیبی اور اُس کے انقباض نے عوام کو وہ فائدہ نہ ہونے دیا جس کی مترجم نے توقع کی تھی- لوگ اِس کو بمجبوری پڑھتے ہیں- اِس لیئے کہ اِس سے بہتر اَور کوئی ترجمہ نہیں مگر جیسا کہ چاہیئے خوش نہیں ہوتے اور اکثر جگہ سے تو سمجھتے بھی نہیں شوق سے پڑھنا شروع کرتے اور اُکتا کر چھوڑ دیتے ہیں مُسلمان ایسے کہاں کے کلامِ آلہی کے دل دادہ تھے وہ جو بیٹھے ہیں اُونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ترجمہ ہونا چاہیئے تھا سلیس شگفتہ مطلب خیز- بامحاورہ کہ ایک بار نظر ڈالو تو چھوڑنے کو جی نہ چاہے- صفحے کے صفحے اور ورق کے ورق پڑھتے چلے جاؤ اور طبیعت نہ گھبرائے- اصلِ قرآن کی سی فصاحت کا تو آنا محال ہی مگر مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا يُتْرَكُ كُلُّهٗ[2]- جہاں تک ہوسکے اور جتنا ہوسکے- اب قرآن کی اور موجودہ ترجموں کی مثال یہ ہی کہ جیسے ایک حد درجے کا حسین آدمی ہی- مگر اُس کا لباس

---

[1] یہ اُن کے مُونہ کی کہن ہی ۱۲ [2] جو چیز تمام و کمال حاصل نہ ہوسکے اُس کو بالکل ہی چھوڑ دینا بھی نہیں چاہیئے ۱۲-

اُس کے حُسن کے شایاں نہیں۔ لوگ تو مدتوں سے اچھے ترجمے کی تلاش میں ہیں مگر کام فی نفسہ ایسا مہتم بالشان ہو کہ اُس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ہر ایک کا حوصلہ نہیں پڑتا۔

یہ کام حقیقت میں اُن مولویوں کے کرنے کا تھا جنھوں نے اپنا وقتِ عزیز وقفِ خدمتِ دین کر رکھا ہو۔ دینیات کا درس دیتے وعظ فرماتے اور فتوے لکھتے ہیں۔ مگر اُن میں سے بعض تو اِس کام کے سرانجام کرنے کی لیاقت ہی نہیں رکھتے۔ بعض جن کو لیاقت ہی وقلیل ماہم اپنے مشاغل کے آگے اِس کو ضروری نہیں سمجھتے لیکن تیس تیس پینتیس پینتیس برس سے تو ترجمے کے لیے لوگوں نے میری جان کھا رکھی ہو اور یہ انھیں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیوں میرے دَرپے ہیں۔ میرا حال یہ ہو کہ دہلی کالج میں اعلیٰ درجے تک عربی کی تعلیم پائی اور جن چیزوں کی کالج میں کمی تھی اُن کو کالج کے باہر اپنے طور پر تمام کیا۔ پڑھا سب کچھ مگر طبیعت میں زبان کا خلقی مذاق تھا۔ امتحان ہوتا تو سند ریاضی۔ تاریخ وغیرہ کی کمی کو ادب عربی تلافی کرتا رہتا۔ باوجودیکہ اُن دنوں شہر کے علماء کالج کے طلبہ کو لیاقت کے اعتبار سے وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے اور لوگوں کو کالج کی طرف سے مذہبی بدگمانی بھی تھی اور والد مرحوم کو جو بڑے پکے دین دار تھے مجھے اُن وقتوں کا سا مولوی بنانا منظور تھا تاہم مجھے اَب معلوم ہوا کہ کیوں میری طبیعت میں زبان کا مذاق رکھا گیا تھا اور باوجود چند در چند مزاحمتوں کے کیوں مَیں کالج میں داخل ہوا تھا۔ بات یہ ہو اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا هَيَّاَ اَسْبَابَهٗ[1]۔ خدا کو مجھ سے اپنے کلام پاک کی خدمت کرانی منظور تھی اور مجھکو اس وقت سے اِس کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔ جب میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ کہ مَیں ایسی خدمت کر سکوں گا۔ یہ خدا ہی کا کام تھا کہ اُس نے زبان کا مذاق میری طبیعت میں رکھا۔ میرے ہم جماعت جن میں بعض مجھ سے ذہن میں کم تھے۔ ریاضی کے مسائل کو مجھ سے بہت بہتر سمجھتے تھے اور میرا یہ حال تھا کہ ریاضی کا نام آیا اور مجھکو لرزہ چڑھا۔ اِس کے برخلاف میرے ہم جماعت جن میں سے بعض کا حافظہ مجھ سے قوی تھا اور وہ محنت بھی مجھ سے زیادہ کرتے تھے اُن کو عربی کی عبارت یاد نہیں ہوتی تھی اور مجھکو سیکڑوں شعر اور نثر کے ورق کے ورق ازبر۔ یہ خدا ہی کا کام تھا کہ مَیں کالج میں داخل ہوا۔ نہ کالج میں داخل ہوتا۔ نہ عربی کا مذاق ترقی پکڑتا۔ کیونکہ سلسلۂ نظامی میں ادب کا نام ہی نہ تھا کالج سے نکل کر پیٹ کے دھندے میں اَلَک گیا۔ لیکن اس حالت میں بھی مطالعے سے بے تعلقِ محض نہیں رہا۔ مگر کتاب بھی دیکھتا تو ادب کی یا حدیث کی کہ وہ بھی ادب کی جان ہی یا شاذ و نادر تاریخ۔ اِسی ادبی مذاق کا نتیجہ تھا۔ کہ مَیں طالب العلمی کے زمانے سے قرآن کا گرویدہ ہوں اُس وقت بھی دین داری ہی کے تقاضے سے نہیں بلکہ زبانِ عربی کی لذت کی وجہ سے مجھکو قرآن کے رکوع کے رکوع اور سورتیں کی سورتیں زبانی یاد تھیں اور امتحان میں جب کبھی کسی لغت یا محاورے کے لیے استشہاد کی ضرورت پڑتی مجھے اچھی طرح خیال ہو کہ اکثر مجھکو قرآن کی سند برمحل یاد آجاتی تھی۔ خیر وہ بھی ایک وقت تھا جس کو گزرے ہوئے مدتیں ہوگئیں۔ یہ اب کوئی پندرہ برس کا مذکور ہو کہ میں حیدرآباد میں تھا کام کی یہ کثرت کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں اتفاق سے ایک دوست بیمار پڑے اور مَیں برابر کئی مہینے حیدرآباد میں ٹھہر کر اُن کی بیمارداری کرتا رہا۔ ایسے اوقات میں طبیعتوں کو رجوع الی اللہ تو ہوتا ہی ہو مَیں بھی اکثر قرآن کی تلاوت کیا کرتا۔ تلاوت کرتے کرتے بھولی بسری سُورتیں بھی پھر ذہن پر چڑھ گئیں اور کچھ نئی سُورتیں یاد کرلیں اِن سب کا مجموعہ قرآن کا ایک اچھا خاصہ حصہ ہو گیا۔ تب خیال آیا کہ لاؤ قرآن کو پُورا کرلوں خدا کے فضل سے چھ مہینے سے کم ہی کم میں سارا قرآن حفظ ہو گیا لوگ چھ مہینے کا نام سُن کر تعجب کرتے تھے مگر میں تو اپنے مذاقِ عربی سے واقف تھا مَیں نے نہ تو کبھی اس مدت پر تعجب کیا اور نہ کبھی اپنے حافظے کو معمولی سے زیادہ اچھا سمجھا پھر ترکِ خدمت کرکے خانہ

[1] اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں ۱۲ ؎ خدا جب کچھ کرنا چاہتا ہو تو اُس کے اسباب مہیا کر دیتا ہو ۱۲۔

نشین ہوا تو کتاب بینی کا شغل بڑھ گیا - مگر کتابیں وہی ادب کی یا حدیث یا شاذ و نادر تاریخ - یہاں تک حدیث کی وہ عمدہ کتاب تیسیر الوصول
الی جامع الاصول فی احادیث الرسول دیکھنے کا اتفاق ہوا - صاحب کتاب نے صحاح ستہ کے دریا کو اِس کتاب کے کوزے میں بند کیا ہی
یہ خیال تو دل میں جما ہوا تھا ہی کہ مسلمانوں کو دینیات کے ترجموں کی سخت ضرورت ہی - اور لوگوں نے حدیث کی بعض کتابوں کے متفرق ترجمے
کیئے بھی ہیں مگر اچھے نہیں سب سے اختیار جی میں آیا کہ لاؤ تیسیر کا ترجمہ کریں کہ اِس کا ترجمہ ہوئے پیچھے صحاح کے ترجمے کی ضرورت باقی نہیں
رہے گی - چنانچہ ایک ربع کا ترجمہ پورا ہو بھی گیا - اگرچہ ہنوز اُس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی - تیسیر کے پہلے ربع میں واقع ہوئی کتاب التفسیر
اور اُس میں تھیں قرآن کی آیتیں چار و ناچار اُن کا بھی اپنے طور پر ترجمہ کرنا پڑا میں قرآن کے ترجمے کی ضرورت کو مدتوں سے سمجھا بیٹھا تھا
مگر ایسی جرأت کرتے ہوئے جی ڈرتا تھا کہ خدا کا کلام ہی اور دینِ اسلام کا دار مدار اسی پر ہی اِس کے ترجمے کو بڑی لیاقت اور بڑی معلومات
چاہیئے - لیکن سوچا کہ لیاقت اور معلومات والے تو اِس طرف متوجہ نہیں اور زمانے کا رنگ ایسا آ کر پڑا ہی کہ اِس قسم کے لوگ روز بروز دنیا کے پردے
سے اُٹھتے چلے جاتے ہیں - نئی پود ھ تیار نہیں ہوتی اور پُرانی کہاں تک وفا کرے جو مرتا ہی کوئی اُس کا جانشین نہیں ہوتا اور وہ دن کھائی
دے رہا ہی کہ جیسی تھوڑی بہت بُری بھلی لیاقت اپنے میں ہی اُس کا بھی خاتمہ ہی ہی - تو جب میں نے تیسیر میں سے کتاب التفسیر کا ترجمہ کیا اور
اُس کے ضمن میں آیاتِ قرآنی کا - تو ایک دم سے میری رائے بدل گئی اور میں نے کہا آیاتِ قرآنی جیسی حدیث میں ویسے قرآن میں حدیث
میں آیاتِ قرآنی کا ترجمہ کروں اور قرآن کا نہ کروں تو میری وہی مَثَل ہوگی کہ گڑ کھاؤں اور گلگلوں سے پرہیز - اِس خیال نے ایسا آ کر دبایا
کہ میں نے تیسیر کا ترجمہ تو کیا موقوف اور بسم اللہ کر کے **قرآن** کا ترجمہ شروع کر دیا - اپنی چھاچھ کو کون کھٹا کہا کرتا ہی - ہر کس را عقلِ خود بکمال
میں تو اپنے ترجمے کی تعریف کروں ہی گا - مگر اپنے مونہ میاں مٹھو کا طعنہ کون سُنے میں تو بس اتنا ہی کہتا ہوں کہ میں نے ترجمے کے عیب و
صواب ترجمے کی مشکلات - کلامِ الٰہی کی عظمت اِن سب باتوں کو اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر خالصاً لوجہ اللہ ترجمے کے لیئے قلم اُٹھایا - اور وقت اور
محنت اور زر کے صرف کرنے میں کسی طرح کا دریغ نہیں کیا - اب جس کا کلام ہی اُس کے کرم کی اُمیدواری ہی کہ اِس خدمت کو محض اپنے فضل
سے قبول فرمائے اور اِس کو مجھ نالائق کا عملِ صالح سمجھ کر میرے گناہوں کا جن کی کوئی حد و انتہا نہیں کفارہ کرے **آمین** ترجمے کے حق میں یہ
ایک فالِ نیک تھی کہ حُسنِ اتفاق سے مولوی **ابو عبد الرحمن محمد** صاحب ہاتھ آ گئے اور وہ شروع سے آخر تک میرے شریک بلکہ
ایک اعتبار سے شریکِ غالب اور مددگار رہے ہم دونوں آمنے سامنے بیٹھتے - بیچ میں میز حائل ہوتی - میرے ہاتھ میں قرآن مجید اور کبھی میں نے
حفظ پر اعتماد کیا تو قرآن بھی نہ سہی - مولوی محمد صاحب کے گرد اگرد تراجم اور تفاسیر اور کتبِ لغت میں ایک جملے یا ایک آیت کا ترجمہ جیسا
الفاظِ قرآن سے سمجھتا تھا بولتا اور مولوی محمد صاحب اُس کو قلمبند کرتے اور پھر مجھ میں اور مولوی محمد صاحب میں بحث ہوتی اور اختلاف کی صورت
میں تراجم اور تفاسیر اور لغت کی طرف رجوع کیا جاتا - اسی طرح پر سارے قرآن کا ترجمہ کیا گیا - پس یہ ترجمہ براسہ قرآن کا ترجمہ ہی نہ دوسرے
ترجموں کی طرح کسی ترجمے کا ترجمہ - اِس کا ماخذ قرآن کے الفاظ ہیں نہ کسی مفسر یا مترجم کے - پھر ہم دونوں نے ترجمے پر نظرِ ثانی کی مولوی
محمد صاحب ترجمہ پڑھتے اور میں عبارت کی سلاست اور الفاظ کی نشست کا دھیان رکھتا اور ترجمے کو الفاظِ قرآن سے ملاتا اور پھر ہم دونوں
میں پہلے کی طرح بحث ہوتی - اکثر ایسا ہوا ہی کہ بحث میں رنجش بھی ہو جاتی تھی مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی ہم دونوں نے کبھی مناظرے

لہ مرحوم مولوی ابو عبد الرحمن صاحب متوطن پنجاب بڑے لائق اور سمجھ دار عالم تھے حدیث و تفسیر میں بہت اچھی مہارت رکھتے تھے اِن کو ادبِ عربی میں جناب
شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی مترجم القرآن کی شاگردی کا فخر حاصل تھا ۱۲ (محمد رحیم بخش)

کی حد سے تجاوز نہیں کیا۔ ابھی اختلاف کر رہے تھے۔ ابھی متفق ہو گئے۔ ابھی لڑے ابھی ملے۔ ایسی کاوش کے ساتھ ترجمہ اور نظرِ ثانی کرنے پر بھی ہم نے ڈھنڈورا پیٹا کہ لوگ ترجمے کو دیکھیں اور نکتہ چینی کریں مگر کسی نے ہامی نہ بھری اور یوں کوئی اڑتی ہوئی سُن بھاگا اور چلتی ہوئی سی ایک بات کہہ دی تو گو ہم نے اُس کو بھی رد نہیں کیا مگر دل کی ہوس پوری نہ ہوئی۔ ترجمے کی کاپیاں عام جگہ میں پڑھی اور مقابلہ کی جاتی تھیں اور بہت لوگوں کو معلوم ہوا کہ نیا ترجمہ چھپ رہا ہے مگر کوئی رخ ہی نہ دے تو کیا کیا جائے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ صرف سورۂ بقرہ اور کچھ سورۂ آلِ عمران کے لیے مولوی حافظ **عبد الوہاب** صاحب کی شمولیت سے جلسے ہوئے اور بڑی تفتیش کے ساتھ ترجمہ دیکھا گیا۔ مگر مشکل یہ آکر پڑی کہ مولوی عبد الوہاب صاحب آنکھوں سے معذور اور وہ ایک ایک لفظ کے لیے تمام تفاسیر اور تراجم لفظ لفظ پڑھوا کر سنتے تھے اور آدھے دن کی پوری محنت میں ایک رکوع بھی تمام نہیں ہوتا تھا اگر اسی طرح پر نظرِ ثانی کو چلنے دیا جاتا تو مجکو اپنی زندگی میں ترجمے کے تمام ہونے کی توقع نہ تھی بمجبوری اس طرز کو موقوف کیا پھر بھی جو ڈھنگ سورۂ بقرہ کے ترجمہ کا پڑ گیا تھا اُس کو آخر تک نباہا۔ ایک مولوی **فتح محمد خاں** صاحب جالندھری نے نئے ترجمے کا نام سنا اور پھڑک اُٹھے اور باصرار مسوّدہ منگوایا۔ میں نے اُن کو

---

[۵۱] لیا ہم اُس الزبردستی کلمہ طیبہ رہتے ہیں اور تم ہو کہ اُس کو ناپسند کیے چلے جاتے ہو ۱۲ [۵۲] حافظ صاحب بھی جنابِ مترجم کے مستفیدوں کے زمرے میں شامل ہیں ۱۲ محمد رحیم بخش [۵۳] مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندھری ایک زمانہ دراز تک ہمارے مولانا شمس العلماء کی لیاقتِ علمی کے غائبانہ معتقد رہے اور اُن کے علوم و زبان سے برسوں مستفید ہوا کیے کبھی کبھی یہاں بھی تشریف لاتے اور اپنے وطن میں بھی بہت دنوں تک جناب مولانا کا فیضِ استفادہ ظاہر کرتے اور عقیدتمندانہ تحریروں سے اس کا ثبوت دیتے رہے حتیٰ کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کے ہاں صاحبزادی پیدا ہوئی تو انھوں نے اپنی اُس قدیم عقیدتمندی کی وجہ سے ولیدہ کا نام مولانا سے تجویز کرایا اور مولانا کے تجویز کیے ہوئے نام سے مسماۃ کو فخرِ شہرت بھی دی۔ ہمارے مولانا کی طبیعت چونکہ سپاس پسند اور فطرۃً رحمدل واقع ہوئی ہے آپ بھی مولوی فتح محمد خاں صاحب کی اس شکر گزاری پر طرح طرح سے اُن کے ساتھ سلوک کرتے رہے یہاں تک کہ ایک موقع پر جب کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کی ہونہار صاحبزادی نے لکھنا سیکھا اور اُس نے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ حرف مولوی فتح محمد خاں صاحب نے مولانا کے پاس بھیجے تو آپ نے خوش ہو کر تبرکاً و انعاماً سونے کی ایک خوبصورت انگوٹھی بھیجی اور پھر مولوی فتح محمد خاں صاحب کی طلب و استبداد پر چار سو یا شاید تین سو روپے قرضِ حسن دیے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ - روپیہ کا قرض دینا تھا کہ دونوں صاحبوں میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو گیا ایک مدت کے بعد مولانا نے روپے کا مطالبہ کیا۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب کانوں میں تیل ڈال کر چلے بیٹھ گئے۔ اُدھر سے روپے کے ادا کرنے پر پہلو تہی دیکھی گئی تو مولانا نے تقاضے میں سختی کی۔ آخر کار بہزار دقت کچھ روپیہ وصول ہوا اور کچھ باقی ہو گیا جو اب تک بھی باقی ہے۔ اس پر مولوی فتح محمد خاں صاحب بالکل ہتے سے اکھڑ گئے اور مولانا کے مقابلے میں شاید اس خیال سے کہ مولانا کے ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں ضعف پیدا ہو اور اس سے اُن کو کچھ نقصان پہنچے قرآن کا ایک نیا ترجمہ کر کے چھپوا دیا۔ ترجمے کے عیب و صواب پر تو ہم اس وقت ریمارک کرنے بیٹھے نہیں اور نہ اُس کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں اہلِ انصاف دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر خود موازنہ کر لیں مگر اتنا کہے بدون تو رہ نہیں سکتے اور یہ بالکل واقعی اور نفس الامری بات ہے کہ ترجمہ جیسا کچھ بھی ہے اور جتنا کچھ بھی ہے یہ ہمارے مولانا ہی کے اُس خرمنِ علوم کا ایک ذرے کا کرشمہ ہے جسے مدتوں مولوی فتح محمد خاں صاحب ارادتمندانہ حاصل کرتے رہے اور ہمیں توقع ہے کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کو بھی اس سے انکار نہ ہو گا ہمیں اس مقام پر اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر جب ہم نے بعض لوگوں کو کہتے سنا کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب لانا کے دیباچے کی اس عبارت سے استشہاد کرتے ہیں کہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی کے ترجمۃ القرآن میں ایک خاص طرح کا نقص تھا جس کو میں نے دور کیا اور میرا ترجمہ نقائص سے پاک ہے تو ہم کو لوگوں کے اس وہم کا رفع اور مولانا کی دیانت کا ظاہر کرنا منظور رہا کہ باوجود یکہ ترجمہ ہوتے وقت جس قدر لوگ شریکِ ترجمہ تھے سب مولانا کے تلامذہ اور مستفیدین میں تھے اگر مولانا نے حقِ دیانت ظاہر کرنے کے لیے ہر ایک کی خدمت کا الگ الگ ذکر فرمایا اور شکر فرمایا اس سے مولوی فتح محمد خاں صاحب اپنے دعوے کو مدلل کر نہیں سکتے اور کریں گے تو ناحق کریں گا لوگ ۱۲ محمد رحیم بخش

لکھا کہ ارادتمندانہ نہیں بلکہ مخاصمانہ اور معترضانہ نظر سے دیکھیں اور انھوں نے اسی نظر سے دیکھا اور تمام تر دیکھا اور خوب دیکھا اُس وقت تک ہم نے ترجمے کی عبارۃ کی خوبی کے پیچھے اصل مطلب کا تو نہیں مگر ترتیبِ الفاظ کا اور خود الفاظ کا بھی جس قدر خیال کرنا ممکن تھا نہیں کیا تھا مولوی فتح محمد خاں نے ہم کو روکا اور بجا روکا اور ہم نے سارے ترجمے کو پھر تیسری بار دیکھا اس وقت تک ہمارا ترجمہ بطور ایک کتاب کے علیحدہ لکھا ہوا تھا۔ اب کاپی لکھنے کی نوبت آئی تو جہاں جہاں حک و اصلاح[2] کی وجہ سے زیادہ مشکوک ہو گیا تھا مولوی محمد صاحب نے کاتب کے لیے اس کو نقل کیا۔ نقل کرتے وقت جو اشتباہات واقع ہوتے وہ وہ ان کو میرے روبرو پیش کرتے اور یہ چوتھی نظر ہوئی مگر بالاستیعاب نہیں اب یہ تجویز درپیش ہوئی کہ ترجمہ کس پیرایے میں چھپے کبھی خیال آیا کہ مقابلِ متن۔ کسی نے کہا کہ صفحے کے اعلیٰ حصے میں متن اور اسفل میں ترجمہ لیکن معلوم تھا کہ جو مسلمان پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ ذرا سی تبدیل و تجدید سے بھی بھاگتے ہیں اور صرف ایسا ترجمہ لینا چاہتے ہیں جو بین السطور ہو۔ چنانچہ نقشِ اول کے لئے یہی طرز اختیار کیا گیا۔ اور اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اوپر متن اور نیچے ترجمہ ہونے سے اصل و ترجمہ کے الفاظ کی کمی و بیشی کھل پڑی۔ اس نوبت میں حکیم مولوی عبد اللہ صاحب[1] سے بڑی مدد ملی کہ ان کی طالب العلمی جدید العہد ہے اور الفاظ کی جامعیت و مانعیت پر ان کی نظر خوب پڑتی ہے۔ ترجمے پر ہماری یہ پانچویں نظر ہوئی اور پچھلی سب نظروں سے اس میں زیادہ کاوش کرنی پڑی پھر ایک چھٹی نظر مختتم پروف کی تھی۔ اس طریقِ عمل سے ظاہر ہے کہ یوں کہنے کو تو ہم نے ڈھائی برس ترجمہ پر صرف کیے مگر ایک حساب سے رات دن اسی کے پیچھے پڑے رہے۔ تو وہ ڈھائی برس نہیں ہیں بلکہ پانچ یا شاید اس سے بھی زیادہ اور لوگ تو صرف نظرِ ثانی کو کافی سمجھا کرتے ہیں ہم نے چھ بار ترجمے کو دیکھا اور پڑتالا ہے اس پر بھی ترجمے میں اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہو اور ضرور رہ گئی ہوگی تو میں بھی بندہ بشر ہوں لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ[3] شعر لَا يَقُلْ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ اِنَّمَا ✦ يُلَامُ الْفَتٰى فِيْ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الْاَمْرِ[4] ✦ اگرچہ یہ ترجمہ میرے نام سے شائع کیا جاتا ہے۔ مگر میں نے تو سارا حال پوست کندہ ظاہر کر دیا ہے حقیقت میں یہ ترجمہ مولویوں کی ایک جماعت کا ترجمہ ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ جتنے آدمی اس ترجمے میں شریک تھے زبانِ اردو کے اعتبار سے میں سب میں پیش پیش تھا اور کچھ یوں ہی سا ادبِ عربی میں۔ سو ویسی ہی اور لوگوں کی دینی معلومات مجھ سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہ لوگ مشاہیر علما میں سے تو نہیں ہیں اور مشاہیر میں ہوتے تو ہمارے ہتے ہی کیسے چڑھتے مگر اس میں شک نہیں کہ سب کے سب بجائے خود عالم ہیں۔ عالموں سے بہتر کام دیں اور عالموں کے سے ناز بے جا نہ کریں۔ مانا کہ ہم میں سے کوئی بھی جید عالم نہیں۔ مگر اس میں نہ مبالغہ ہے نہ خود ستائی کہ ہم سب مل کر ایک ایسے جیّد عالم کے قائم مقام ہیں کہ سارے ہندوستان میں اس جامعیت کا کوئی ایک آدھ ہی ہوگا۔ ترجمے کے لیے جتنی معلومات درکار ہے ہم سب کی مجموعی معلومات جو پہلے سے تھی اور بہت کچھ مطالعۂ تفاسیر و احادیث و کتبِ لغت سے فی الوقت بڑھائی گئی کافی ہے۔ اس ترجمے میں بعض خصوصیتیں بھی ہیں جن سے ترجمے کے پڑھنے والوں کو آگاہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اول تو ہم نے اپنے نزدیک بڑی بات یہ کی کہ پیغمبروں کی نسبت تُو تڑاق یا اُن کی نسبت مفرد ضمیروں کا استعمال گو وہ خدا ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو زبان کے اعتبار سے سامع پر گراں گزرتا تھا ہم نے اس طریقے کو بدل دیا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ کا ترجمہ اور لوگ کرتے ہیں "ہم نے تجکو بھیجا" اور ہم نے کیا "ہم نے تم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا"۔ اسی طرح لفظ قَالَ خدا کی طرف بھی منسوب ہے اور بندوں کی طرف بھی اور فرشتوں کی طرف بھی۔ اور شیطان کی طرف بھی غرض جو قائل ہے اس کی نسبت عربی میں قَالَ ہی کہا جائے گا ہم نے مناسبِ مقام کہیں فرمایا کہیں عرض کیا کہیں دعا کی ترجمہ کیا دوسرے ہم نے اپنی طرف سے جابجا عبارتیں زیادہ کی ہیں اور امتیاز کے لیے اُن کو خطوطِ ہلالی میں محصور کر دیا ہے مگر ہم نے جو عبارت

---

[1] یہ صاحب بھی حضرتِ مترجم کے تلامذہ میں ہیں ۱۲ [2] خصوصاً زیادہ اصلاح کی وجہ سے چھاپے کی کتابت میں ۱۲ [3] نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۱۲

[4] سنو! جس کی جی میں آئے کہے آدمی تو اُسی کام میں ملامت کیا جا سکتا ہے جو اس کے کرنے کا ہو ۱۲

اپنی طرف سے زیادہ کی ہی اُس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم نے ترجمے کو تفسیر بنا دیا ہی- نہیں ترجمہ ترجمہ ہی ہی- اور ایسی ہی ضرورت دیکھی ہی تو کہیں
توضیحِ مطلب کے لیے- کہیں محذوف یا مقدّر کے اظہار کے لیئے- کہیں تسلسلِ کلام کے لیئے- کہیں کلامِ سابق و لاحق کا تعلّق دکھانے کے
لیئے اور کہیں تحسینِ ترجمے کے لیئے بھی عبارت بڑھائی ہی- اصل غرض یہ رہی ہی کہ ترجمے کا پڑھنے والا قرآن کا نفسِ مطلب بخوبی سمجھ لے اور جہاں
خطوطِ ہلالی سے بھی کام نہیں نکلا تو ہم نے حاشیے پر فائدے لکھے ہیں- سمجھنے والا سمجھ گیا ہوگا کہ خطوطِ ہلالی کا التزام کرنے سے ہم نے اپنے
اوپر ایک قید اَور بڑھالی اور ہم کو یہ دیکھنا پڑا کہ نرا ترجمہ پڑھیں یا خطوطِ ہلالی کی عبارت کو ملا کر پڑھیں دونوں صورتوں میں حتے المقدور عبارت
پایۂ سلاست سے ساقط نہ ہو اور اِس کا نباہ کچھ آسان کام نہ تھا- سب کچھ تو ہوا مگر اس کا کیا علاج ہی کہ عموماً مُسلمان قرآن کے مطلب سمجھنے کا قصد
ہی نہیں کرتے- ان میں سے جو قرآن پڑھتے بھی ہیں وہ مُونہ سے الفاظِ قرآن کے ادا کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں اور اُن کا خیال یہ ہی کہ قرآن
اسی غرض سے نازل ہوا کہ اُس کے الفاظ جس سے جتنی دفعہ ہو سکے طوطے کی طرح کہہ لیئے جائیں اُن کو مفہوم سے کچھ غرض و مطلب ہی نہیں
پھر اِس خیال کو ترقّی کرتے دیکھا کہ ایک بُوڑھا آدمی موٹے حرفوں کا ضخیم قرآن لیے ہوئے نمازِ صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں روشنی کا منتظر
بیٹھا ہی آخر جب آفتاب نکلنے کو ہوا یا نکل آیا اُس نے احتیاط سے قرآن کو رحل پر پھیلایا عینک لگائی- کچھ آپ تنا کچھ رحل کو سرکایا اور جب منظر
ٹھیک ہو گیا تو اُس نے قرآن پڑھا جتنا خدا کو اُس سے پڑھوانا منظور تھا پھر اٹک اٹک کر اور لفظوں کو دوہرا دوہرا کر مولوی شاہ عبدالقادر
صاحبؒ کے ترجمے کے چند رکوع پڑھے مگر سمجھنے کے قصد سے نہیں بلکہ جس ارادت اور عقیدت سے اُس نے قرآن پڑھا تھا اُسی ارادت اور عقیدت
سے اُس نے ترجمہ پڑھا اور دعا مانگ قرآن کو تہ کر بغل میں داب لکڑی ٹیکتا ہوا گھر کا رستہ لیا ایسے لوگوں کو اور افسوس کہ اکثر ایسے ہی ہیں نہ
کسی جدید ترجمے کی ضرورت ہی اور نہ وہ مولنا شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمے میں اور اِس میں فرق کریں گے- اِس ترجمے کی خصوصیتوں
میں سے ایک خصوصیت یہ ہی کہ یہ ترجمہ عربی اور اُردو کے اختلاف کو پورا پورا ظاہر کرتا ہی اور اگر کوئی شخص اُردو کی عربی کرنے کی مہارت کرنی چاہے
تو اُس کو چاہیئے کہ ہمارے ترجمے سے مثلاً ایک جملہ لے اور اُس کی عربی کرے اور پھر قرآن کی عربی سے ملائے ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ قرآن کی سی
عربی لکھنے پر قادر ہو جائے گا کہ یہ تو محالِ عقل ہی مگر ہاں اُس کو اتنا سلیقہ آ جائے گا کہ الفاظ اُردو میں کس جگہ رکھے جاتے ہیں اور عربی میں اُن
کو کہاں لے جانا پڑتا ہی- اور یہی ترجمے کا گُر ہی- اِس ترجمے کی آخری خصوصیت یہ ہی کہ ہم نے مضامینِ قرآن کی ایک فہرست بنائی ہی یہ کام مقدار
میں تو کم تھا مگر اشکال میں بہت- قرآن ایسا منتظم کلام ہی کہ اُس کا کوئی لفظ بے کار نہیں- فہرست نہیں ہی مگر ایک طرح کا خلاصہ اور خلاصہ بے حذف
و زوائد ہو نہیں سکتا- اور قرآن میں زوائد کا نام نہیں تاہم زمانے کی ضرورتوں پر نظر کر کے ہم نے ایک فہرست بنائی- مجکو تو اِس فہرست میں
صرف اِتنا ہی دخل ہی کہ مَیں نے اِس کا ڈھانچ کھڑا کر دیا- اور باقی جو کچھ ہی حافظ مولوی محمد صاحب[1] شاہجہانپوری کے فکر کا نتیجہ ہی- جس ربط و ضبط
کے ساتھ اُنھوں نے اِس فہرست کو بنایا ہی وہ اُنھیں کا حصہ تھا اور اُنھیں سے ہو سکتا تھا- مترجم کو اور خاص کر عربی کے مترجم کو اور عربی میں سے
بھی کلامِ الٰہی کے مترجم کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اور سب کو جمع کیا جائے تو بجائے خود ایک کتابِ ضخیم ہی مگر ہم نے اتّفاقی طور پر اِس کا
خیال کرنے سے چند مشکلات کی ایک فہرست بنالی ہی- جس کو نمونے کے طور پر اِس دیباچے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہی- لوگوں سے داد پانے
کے خیال کو تو مَیں نے دل میں آنے ہی نہیں دیا- اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ مگر جو صاحب مترجم کو ملامت کریں کتاب کی ضخامت اور اِن مشکلات
کے انبار پر نظر کر لیں آیت دو آیت نہیں بلکہ صفحے دو صفحے ورق دو ورق کا ترجمہ کر کے دیکھیں پھر بعد کو بات سو بات- ترجمے پر ہماری کوششوں
کا خاتمہ نہیں ہو گیا اگر خدا کو منظور ہی اور حیاتِ مستعار باقی ہی تو ہم نے کلامِ الٰہی کی خدمت کے اَور مفید پیرائے بھی سوچ رکھے ہیں اور میرے

[1] یہ بھی مولانا کے شاگرد ہیں ۱۲-

ہمارے مولوی حافظ محمد شاہجہانپوری نے محنتِ شاقہ اُٹھا کر اُس کا مواد بھی جمع کیا ہے صرف تکمیل اور ترتیب باقی ہے۔ واللہ الموفق والمستعان وعلیہ الثقۃ والتکلان

نمونے کے طور پر بعض مشکلات کی فہرست جو مترجم کو پیش آئیں

پارہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال
١٦	طٰہٰ	حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ	اُن کی رسّیاں اور لاٹھیاں	ضمیروں کے لحاظ سے اس کا ترجمہ اُن کی رسّیاں اور اُن کی لاٹھیاں چاہیے تھا مگر محاورے کے لحاظ سے ایک ضمیر کا ترجمہ نہیں کیا گیا
״	״	لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا	تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے	اس میں لنا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
״	״	فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ	پھر دریا کا جیسا کچھ ریلا اُن پر آیا سو آیا	محاورے کے لحاظ سے ایک ہُم کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔
״	״	لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي	میری ڈاڑھی اور سر کے بال تو پکڑو نہیں۔	اس میں وَلَا بِرَأْسِی کی یائے متکلم اور لا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا
١٧	انبیاء	وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ	اور بہروں کو ڈرایا جائے تو وہ سرے سے کسی کی پکار ہی نہیں سنتے	محاورے کے لحاظ سے اِذا کا ترجمہ نہیں کیا گیا
״	״	لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ	ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے فہمِ سلیم عطا کی تھی	اس میں رشدہ کی ضمیر کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
״	״	أَجِئْتَنَا	کیا تو ہمارے پاس	محاورے کے لحاظ سے

پارہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال
١٧	انبیاء	بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ	سچی بات لے کر آیا ہے یا دل لگی کرتا ہے	انت کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور نہ من اللّٰعبین کا ترجمہ دل لگی کرنے والوں میں سے کیا گیا
״	״	عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ	آدمیوں کے سامنے	محاورے کے لحاظ سے اعین کا لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا
٢٠	نمل	تُكِنُّ صُدُورُهُمْ	لوگوں کے دلوں میں مخفی ہیں	نسبتِ فاعلیت کو محاورے کے لحاظ سے بدلا ہے
״	״	وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ	اور جیسے جیسے کام تم (برے بھلے) سب لوگ کر رہے ہو اے پیغمبر تمھارا پروردگار اُن سے غافل نہیں۔	اس میں کاف کے مخاطب پیغمبر صاحب ہیں اور تعملون کے مخاطب سب لوگ اور ضمیر واحد اور جمع کا بھی فرق ہے۔ ہم نے سب باتوں کو نباہا ہے اگرچہ رعایتِ الفاظ کی وجہ سے عبارت کی عمدگی نہیں رہی اگر ربک کا ترجمہ فقط خدا کیا جاتا تو نہایت صاف ہوتا یعنی لوگو! خدا تمھارے کردار سے بے خبر نہیں۔
״	عنکبوت	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ	جن لوگوں نے خدا کے سوا اور دوسرے دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں	اس میں دوسری مثل کا ترجمہ اچھی طرح نہیں آسکتا بعض جگہ ہم نے [illegible] بھی ہے

پاره	سورت	آیت	ترجمه	کیفیت اشکال
۲۰	عنکبوت	كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ	اُن کی مثال مکڑی کی سی ہے	
۲۱	عنکبوت	وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ	اور ہم یہ چند مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان فرماتے ہیں	اس میں نضربہا کی ضمیر ہا کا ترجمہ اچھی طرح نہیں آسکتا۔
″	روم	وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ	مگر وہ لوگ (کفر و شرک کرکے) آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے	محاورے کے لحاظ سے ترجمے میں اوپر کا لفظ بڑھانا پڑا۔
″	″	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا	تو (اے پیغمبر) تم ایک (خدا) کے ہو کر (اس) کے دین کی طرف اپنا رخ کیے رہو	محاورے کے لحاظ سے لام کا ترجمہ طرف کیا گیا
″	سجدہ	لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا	تو دنیا ہی میں ہر شخص کو (ایسی) سوجھ عنایت کرتے (کہ وہ سیدھے رستے آجاتا)	ہا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
″	احزاب	وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ	اور نہ تم لوگوں کی بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا	اُمہات جمع ہی تو مائیں ترجمہ کرنا چاہیے تھا مگر مائیں بنایا اردو کے محاورے میں اچھا نہیں اس لیے ماں بنایا ترجمہ کیا گیا
″	″	وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ	اور خدا نے (اپنی مدد) سے مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی	اس آیت میں لازم معنوں کے سوا لفظی معنے اچھے نہیں بنتے

پاره	سورت	آیت	ترجمه	کیفیت اشکال
۲۱	احزاب	لَاٰتَوْهَا	تو (یہ بے تامل) فساد برپا کرنے	اس کا لفظی ترجمہ کسی طرح اچھا نہیں ہوسکتا۔
″	″	وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا	اور اگر بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس یہی نہ کہ دنیا میں چند روز (اور) رس بس لوگے	اس میں محاورے کے لحاظ سے تُمَتَّعُوْنَ کا ترجمہ صیغہ مجہول کے ساتھ اچھا نہیں ہوسکتا اس لیے بصیغہ معروف کیا گیا
″	″	قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی (کرنی) چاہے تو کون ایسا (سورما) ہے جو تم کو اس (کی پکڑ) سے بچا سکے یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہے)	آخیر جملے کو ماقبل سے بے تعلق کرکے اس کی جزا محذوف نکالنے کی ضرورت پڑی کیونکہ یعصمکم کے متعلق نہیں ہوسکتا اس لیے کہ واللہ یعصمک من الناس یعصمنی من الماء وغیرہ محاورے غالباً کسی چیز کے ضرر سے بچانے کے موقع پر بولے گئے ہیں اور اس قسم محذوفات قرآن میں بکثرت ہیں
۲۲	قاطر	اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ	وہ چاہے تو تم (سب) کو (زمین کے پردے سے اٹھا) لے جائے۔	ایسے موقع پر حرف شرط اِنْ وغیرہ کا ترجمہ ہمارے محاورے میں اچھا نہیں رہتا۔
۲۸	تحریم	اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	اپنی عصمت کو محفوظ رکھا	فرج کا ترجمہ تادباً عصمت کیا گیا۔

یہ چند مشکلیں جو واقع میں مشتے نمونہ از خروارے ہیں دوسرے مترجموں کو بھی پیش آئی ہیں اُنھوں نے کہیں ہمارے مطابق کہیں اپنے طور پر اُن کو رفع کیا ہے غرض مترجم اپنی زبان کی پابندی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تصرف کیے بدون اچھا ترجمہ کر نہیں سکتا +

ترجمہ مرتب ہو چکا اور چھپنے کی نوبتہ آئی تو میرا ارادہ ہوا کہ ترجمہ کسی صاحبِ مطبع کو دیدوں کہ وہ آپ ہی چھپوالے اور آپ ہی نکاسی بھی کرلے کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے یہاں نہ تو نکاسی ہی کا کوئی ذریعہ ہے اور نہ میں چھاپے خانے ہی کے دردِسر کی برداشت کرسکتا ہوں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کسی صاحبِ مطبع نے اِس کی ہامی نہیں بھری آخرکار مجھ ہی کو چھپوانا اور مجھ ہی کو روپیہ لگانا پڑا۔ شروع شروع میں مجھے تردّد ہوا کہ ترجمۃ القرآن چھپواؤں تو کس قدر کاپیاں چھپواؤں کوئی رائے دیتا تھا آٹھ ہزار جلدیں چھپواؤ کوئی کہتا تھا چار ہزار مگر میں زیادہ تعداد کا گھان چھپواتے ہوئے ہچکچاتا اور خیال کرتا تھا کہ آٹھ ہزار جلدیں لے گا کون۔ لوگ پہلے ہی سے بِدکے ہوئے ہیں نئے ترجمے سے بھنّائیں تو عجب نہیں چنانچہ میں نے خدا پر بھروسا کرکے پہلے ایڈیشن کی صرف چار ہزار جلدیں چھپوالیں لیکن میں خدا کے شکر سے کسی طرح عُہدہ برا ہو نہیں سکتا کہ اُس نے میرے ترجمہ میں نہیں بلکہ اپنے کلامِ پاک کے ترجمے میں اِس قدر خیر و برکۃ اور توسیع دی اور اُس کو مقبولیۃِ عام کا ایسا گراں بہا خلعت عنایت فرمایا کہ چھپتے کے ساتھ جس نے سُنا ہاتھوں ہاتھ منگایا اور جس نے دیکھا فوراً آنکھوں سے لگایا میرے ترجمۃ القرآن کے پہلے گھان کو چھپے ہوئے مَسَا کرکے بارہ برس ہوئے ہوں گے حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس قلیل عرصے میں اٹھتالیس ہزار سے اوپر اوپر جلدیں چھپیں اور پینتیس[٣٥] ہزار سے اونچے اونچے اشاعۃ پا چکیں اور نہ معلوم میری آنکھوں کے سامنے اَور کتنی چھپیں گی اور کتنی اشاعۃ پائیں گی کیونکہ لوگوں کی خواہش ابھی تک ویسی ہی تازہ بلکہ روزافزوں ہے۔ ہر طرف سے مانگ برابر چلی آرہی ہے اور فرمائشوں کا تار بندھا ہوا ہے نکاسی کی یہ کیفیت ہے کہ نہ تو اِس کے لیئے کوئی دوکان ہے نہ اخبار ہے۔ نہ اشتہاروں کی کثرۃ ہے نہ تبادلے کا دستور ہے نہ قیمت میں کبھی کچھ رعایۃ و تخفیف کی جاتی ہے۔ تاجروں کو کچھ کمیشن دی جاتی ہے مگر بڑے مضایقے کے ساتھ باوجود اِن تمام باتوں کے جو نکاسی کی سدِّ راہ ہیں ہر برس کی نکاسی کا اندازہ تین ہزار کے قریب تک پونہچتا ہے اور یہ کچھ کم نکاسی نہیں ہے اور میں اِسی کو مقبولیۃِ عام کی بڑی دلیل سمجھتا ہوں سنہ ١٣٢٥ ہجری میں جو میرا ترجمۃ القرآن نظامی پریس دہلی میں چھپا تھا میں نے اُس کے دیباچے میں ایک نقشہ بھی لگادیا تھا جس سے میرے ترجمۃ القرآن کی تعدادِ طبع اور تعدادِ نکاسی دونوں باتیں نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُس نقشے کو یہاں بھی نقل کردوں تاکہ لوگوں کو یقین ہوجائے کہ طبع اور نکاسی کی تعداد میں مبالغے کو ذرّہ بھر بھی دخل نہیں دیا گیا۔

دفعہ	قرآن یا حمائل	نام مطبع	تعداد	تقطیع	نکاسی
١	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری	للعہ مار ہزار	٢٢-٢٩ دو صفحہ	کل ہدیہ ہوگئے
٢	حمائل ترجمہ بین السطور	انصاری	للعہ مار ہزار	١٠-٢١ آٹھ صفحہ	کل ہدیہ ہوگئیں
٣	ایضاً	انصاری و فاروقی	سمہ اکا ہزار	١٨-٢١ آٹھ صفحہ	معہ مار ہدیہ ہوگئیں
٤	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری و فاروقی	للعہ مار ہزار	٢٢-٢٩ دو صفحہ	سمہ ہدیہ ہوئے
٥	قرآن ترجمہ بین السطور	لکھنؤ	للعہ مار ہزار	٢٢-٢٩ چو صفحہ	سب ہدیہ ہوگئے
٦	حمائل ترجمہ بالمقابل	نظامی دہلی	للعہ مار ہزار	١٧-٢٧ آٹھ صفحہ	سب ہدیہ ہوگئیں
٧	قرآن ترجمہ بالمقابل	قاسمی دہلی	للعہ مار ہزار	٢٢-٢٩ چو صفحہ	اعہ ہدیہ ہوئے
٨	قرآن ترجمہ بین السطور	نظامی دہلی	اعہ ما ہزار	٢٢-٢٩ دو صفحہ	اعہ ہدیہ ہوگئے
٩	حمائل ترجمہ بین السطور	؍؍	للعہ مار ہزار	١٨-٢١ آٹھ صفحہ	سب ہدیہ ہوگئیں
١٠	قرآن ترجمہ بین السطور	شمسی پریس دہلی	سمہ اکا ہزار	٢٢-٢٩ چو صفحہ	شروع

اِس نقشے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس گھان کے متعلق ہم یہ دیباچہ لکھ رہے ہیں سب سے پچھلا دسواں گھان ہے جو اپنی بعض خصوصیتوں کی وجہ سے سابق کے تمام گھانوں میں ممتاز ہے۔ یوں تو ہر مابعد کا گھان کسی نہ کسی نوعیتِ خاص کے لحاظ سے اپنے ماقبل کے گھان پر کھلا تفوق رکھتا ہے مگر یہ کہنا اُن تمام خصائص کو جامع اور حاوی ہے جو سابق کے گھانوں میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں اِسی وجہ سے ہم نے اس گھان کا نام **جامع المصاحف** رکھا اور اسی اعتبار سے ہم نے اس کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کیا۔ سب سے بڑی خصوصیت جس نے اس گھان کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کر دیا ہے یہ ہے کہ اس کے اوّل میں ترجمۃ القرآن کی ایک مبسوط اور مفصّل فرہنگ لگائی گئی ہے۔ یہ فرہنگ نہایت مفید اور ترجمہ پڑھنے والے کے لئے انتہا سے زیادہ کارآمد ہے۔ اس میں بلحاظِ حروفِ تہجی ترتیب وار اُردو کے اُن روزمرّہ اور محاورات خاص کی عام فہم تشریح کی گئی ہے جو زبانِ دہلی کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن کو باہر کے باشندے آسانی کے ساتھ نہیں سمجھ سکتے۔ سچ یہ ہے کہ ترجمۃ القرآن میں یہ ایک بڑی فروگذاشت تھی جس کو خدا نے اس وقت پورا کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

اس گھان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ کے متعلق جس قدر تفسیر یا فوائد قرآن کے حواشی پر درج ہیں خواہ وہ کتنے ہی طول طویل تھے اُسی صفحے میں بے کم و کاست ختم کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی سابق کے تمام گھانوں میں سب جگہ نہیں بلکہ اول و آخر کے چند پاروں میں کہ مسائل و احکام کے مواقع یہی ہیں فوائد کی کثرت اور حاشیے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ایک ایک صفحے کے فوائد کی طوالت یعنی تین تین چار چار صفحوں تک برابر چلی گئی ہے جس سے پڑھنے والے کی طبیعت ضرور ملول ہوتی ہے اس اڈیشن میں اس طرز کو قطعاً اُڑا دیا گیا اور ہر صفحے کے فوائد بے اس کے کہ متن میں کچھ تغیر و تبدل کیا گیا ہو یا حواشی کو گھٹا بڑھا کر صفحے کو ناموزوں چھوڑا گیا ہو نہایت خوبی اور عمدگی سے اُسی صفحے میں ختم کر دیئے گئے ہیں اس گھان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین قرآن کی مفصّل و مطوّل فہرست کے علاوہ ایک اور فہرست بھی لگائی گئی ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں اور ترجمہ پڑھنے والوں دونوں کو یکساں مفید ہے اور جس سے پاروں سورتوں رکوعوں آیتوں کی تعداد فرداً فرداً اور جمعاً جمعاً نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے یعنی اس فہرست کا مطالعہ کرنے والا بے دھڑک بتا سکتا ہے کہ فلاں پارے یا سورۃ کی اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں اور فلاں پارہ فلاں صفحے سے اور فلاں سورۃ فلاں صفحے سے شروع ہوتی ہے۔ آخر میں میزان لگا کر یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ سارے قرآن میں اتنے پارے ہیں اتنی سورتیں ہیں اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں ان تمام امور کے علاوہ اس فہرست میں ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جس سے قرآن مجید کی سورتوں کی موجودہ ترتیب کے علاوہ ترتیب نزول کا سلسلہ بھی معلوم ہوتا ہے یعنی اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ قرآن کی کون سورۃ کس کے بعد نازل ہوئی مثلاً قرآن کی موجودہ ترتیب میں سب سے پہلے سورۂ فاتحہ پھر بقر پھر آل عمران پھر نسا، وغیرہ وغیرہ ہے اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ نزول کے اعتبار سے پہلا نمبر سورۂ علق کا ہے دوسرا نون کا تیسرا المزمّل کا چوتھا المدثر کا وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ الغرض یہ گھان اپنی نوعیتِ خاص میں انتہا درجہ کا دلچسپ انتہا درجہ کا مفید انتہا درجہ کا خوشنما اور ان تمام گھانوں کا جامع ہے جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں فللہ الحمد۔

العبد المذنب المفتقر الی اللہ الصمد محمد نذیر احمد۔ وفقہ اللہ التزوّد لغد

مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست

حصۂ اول عقائد

باب (۱) اللہ جلّ شانہ کی ذات وصفات

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحہ ۱	الحمد للہ تا یوم الدین
البقرہ ۱۳	الم تعلم ان اللہ علی 〃 ولا نصیر
〃 ۱۴	ذالله 〃 فیکون
〃 ۱۶	قل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم
〃 ۱۹	الٰھکم 〃 الرحیم
〃 ۳۴	اللہ لا الٰہ 〃 العظیم
ال عمران ۱	اللہ لا الٰہ 〃 الحکیم
〃 ۳	قل اللھم مالک 〃 حساب
النساء ۱۱	اللہ لا الٰہ 〃 حدیثا
الانعام ۲	قل لمن ما 〃 الحکیم الخبیر
〃 ۸	ثم ردوا 〃 الحاسبین
〃 ۱۲و۱۳	ان اللہ فالق 〃 الخبیر
الاعراف ۲۰	قل یاایھا الناس 〃 یمیت
التوبہ ۱۶	فقل حسبی اللہ 〃 العظیم
یونس ۶	الا ان 〃 یتبعون
ہود ۱۰	وللہ غیب 〃 تعملون
الرعد ۲	وان ربک 〃 مآب

*اس باب میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور توحید کی آیتیں داخل کی گئی ہیں مگر بعض صفات جو مزید اہتمام کے لائق تھیں گو ضمناً یہاں بھی آ گئی تھیں اُن کو پھر علیحدہ ذکر کیا تو اُن صفات کی آیتیں بالاصالت تو وہیں مذکور رہیں گی اگرچہ بعض ضمناً یہاں بھی آ گئیں پس کل صفات کی آیتیں جو اس فہرست میں درج ہیں ان سب بابوں کے ملانے سے پوری ہوں گی ۱۲

ف ان ہندسوں سے سورت کے رکوع مراد ہیں ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الرعد ۲	واللہ یحکم تا الحساب
الحجر ۲	ولقد جعلنا 〃 الوارثون
〃 ۴	نبئ 〃 الالیم
النحل ۱۱	وللہ 〃 قدیر
بنی اسرائیل	قل الحمد للہ 〃 تکبیرا
مریم ۴	وما نتنزل 〃 وما بینھما
طہ ۱	تنزیلا ممن خلق 〃 الحسنیٰ
〃 ۲	ربنا الذی 〃 یشقیٰ
〃 ۶	یعلم 〃 القیوم
〃 ۶	فتعالی اللہ الملک الحق
الحج ۸ و ۹	والذین ہاجروا 〃 لکفور
〃 ۱۰	ہو مولاکم 〃 النصیر
المؤمنون	وما کنا عن الخلق غافلین
〃 ۵	وھو الذی 〃 والنھار
〃 ۵	قل لمن 〃 تسحرون
〃 ۶	افحسبتم 〃 الکریم
النور ۵	اللہ نور 〃 ایتاء الزکوٰۃ
〃 ۶	الم تر 〃 المصیر
الفرقان	تبارک 〃 تقدیرا
〃 ۵	ذلک 〃 خبیرا
الشعراء ۵	رب العالمین 〃 یوم الدین
النمل ۲	الا یسجدوا 〃 العظیم
القصص	وربک 〃 تشکرون
〃 ۹	لا الٰہ 〃 ترجعون
العنکبوت ۲	وما 〃 نصیر
الروم ۱	لا یخلف اللہ وعدہ
〃 ۲	اللہ یبدؤ 〃 ترجعون
〃 ۳	ومن آیاتہ 〃 الحکیم
〃 ۴	اللہ الذی 〃 یحییکم
لقمان ۳	للہ 〃 خبیر
السجدہ ۱	ذلک عالم 〃 الافئدۃ
السبا ۱	الحمد للہ 〃 الغفور
〃 ۲	وربک علی کل شیء حفیظ
〃 ۳	ولا تنفع 〃 العلی

سورت مع رکوع	آیت
فاطر ۱	الحمد للہ تا الامور
یٰس ۵	فسبحان الذی 〃 ترجعون
الصافات ۱	ان الٰھکم 〃 المشارق
〃 ۵	سبحان ربک 〃 یصفون
ص ۵	وما من 〃 الغفار
الزمر ۱	ان اللہ 〃 الامور
〃	اللہ خالق 〃 الارض
〃 ۷	وما قدروا 〃 یشرکون
المؤمن ۱	تنزیل الکتاب 〃 المصیر
〃 ۲	لہ العلی 〃 العرش
〃 ۳	یعلم 〃 البصیر
〃 ۷	ہو الحی 〃 العالمین
〃	ہو الذی 〃 فیکون
حٰم السجدہ ۵	لذو مغفرۃ 〃 الیم
〃 ۶	وما ربک بظلام للعبید
〃 ۶	اولم یکف بربک 〃 محیط
الشوریٰ ۱	تکاد السمٰوٰت 〃 الرحیم
〃 ۱	فاللہ 〃 قدیر
〃 ۲	فاطر 〃 علیم
〃 ۲	وھو القوی العزیز
〃 ۳ و ۴	وللہ 〃 نصیر
〃 ۵	للہ ملک 〃 حکیم
〃 ۵	الا الی اللہ تصیر الامور
زخرف ۷	قل ان کان 〃 یصفون
〃 ۷	ہو الذی 〃 ترجعون
الدخان ۱	ربکم ورب آبائکم الاولین
الجاثیہ ۴	فللہ الحمد 〃 الحکیم
الفتح ۲	وللہ ملک 〃 رحیما
الذاریات ۳	وما خلقت 〃 المتین
النجم ۳	وانہ ہو اضحک 〃 الاولیٰ
القمر ۳	ملیک مقتدر
الرحمٰن ۲	کل من علیہا 〃 شان
〃	تبارک 〃 والاکرام
الحدید ۱	سبح 〃 الصدور

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۳	ھو اللہ الذی تا الحکیم
الجمعۃ ۱	یسبح 〃 الحکیم
التغابن ۱	یسبح 〃 الصدور
الطلاق ۲	اللہ الذی 〃 علما
الجن ۱	انہ تعالیٰ 〃 ولدا
〃 ۲	عالم الغیب 〃 عددا
المزمل ۱	رب المشرق 〃 الاجر
البروج ۱	ان بطش 〃 یرید
الاعلیٰ ۱	سبح اسم ربک الاعلیٰ 〃 احویٰ
التین ۱	الیس اللہ باحکم الحاکمین
الاخلاص	قل ھو اللہ 〃 کفوا احد
الناس ۱	قل اعوذ برب 〃 الٰہ الناس

باب (۲) علم

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۳	وھو بکل شیء علیم
〃 ۴	انی اعلم 〃 تکتمون
〃 ۵	وما اللہ بغافل عما تعملون
〃 ۹	ان اللہ 〃 یعملون
〃 ۱۱	واللہ بصیر بما یعملون
〃 ۳۰	ان اللہ 〃 الحکیم
ال عمران ۱	ان اللہ 〃 السماء
〃 ۳	قل ان تخفوا 〃 الارض
الانعام ۱	یعلم 〃 تکسبون
〃 ۷	وعندہ 〃 مبین
〃 ۹	وسع ربی کل شیء علما
یونس ۷	وما تکون 〃 مبین
ہود ۱	الا حین 〃 مبین
〃 ۱۰	وللہ غیب 〃 تعملون
رعد ۲	اللہ یعلم 〃 بالنہار
〃	یعلم ما تکسب کل نفس
الحجر ۲	ولقد 〃 المستاخرین
النحل ۳	واللہ 〃 تعلنون
الکہف ۴	لہ غیب 〃 اسمع
طہ ۱	وان تجہر 〃 اخفی

سورت مع رکوع	آیت
طٰہٰ ٦	يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم
الحج ٩	الم تعلم تا يسير
النحل ٦-٧	وان ربك ، مبين
لقمان ٣	ان الله عليم بذات الصدور
″ ٤	ان الله عنده ، خبير
السبا ١	يعلم ما ، يعرج فيها
″ ١	قل بلى ، مبين
فاطر ٢	وما تحمل ، ليسير
″ ٥	ان الله عالم ، الصدور
المؤمن ١	ربنا ، علما
″ ٢	يعلم ، البصير
حم السجدة ٦	اليه يرد ، بعلمه
محمد ٢	والله يعلم متقلبكم ومثوٰكم
ق ١	قد علمنا ، منهم
″ ٢	ولقد ، الوريد
الحديد ١	يعلم ، بصير
المجادلة ٢	الم تعلم ، عليم
التغابن ١	يعلم ما في ، الصدور
الطلاق ٢	وان الله ، علما
الملك ١	واسروا ، الخبير
الجن ٢	عالم الغيب ، عددا

باب (٣) حلم

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٣٠	ولعلموا ، حليم
يونس ٢	ولو يعجل ، اجلهم فنذر
النحل ٨	ولو يؤاخذ ، مسمى
الكهف ٨	وربك الغفور ، العذاب
الفاطر ٥	ولو يؤاخذ ، بصيرا

باب (٤) عفو ومغفرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٤	فتلقى ، الرحيم
″ ٩	وانا التواب الرحيم
″ ٢١	ان الله غفور رحيم
″ ٢٣	علم الله ، عفا عنكم
آل عمران ٤	قل ان كنتم ، رحيم
النساء ٥	ان الله ، غفورا
″ ٧	ويغفر ، يشاء
″ ١٦	ومن يعمل ، رحيما

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ٦	كتب تا رحيم
الرعد ١	وان ربك ، ظلمهم
الحجر ٤	نبئ ، الرحيم
طٰہٰ ٤	واني لغفار لمن تاب
الاحزاب ٩	انا عرضنا ، رحيما
الزمر ٤	من جاء بالصدق ، عملوا
″ ٦	قل يعبادي ، الرحيم
المؤمن ١	تنزيل الكتاب ، التوب
الشورىٰ ٣	وهو الذي ، السيات
″ ٤	ما اصابكم ، عن كثير
النجم ٢	ان ربك واسع المغفرة

باب (٥) رافت ورحمت

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحة ١	الحمد ، الرحيم
البقرة ٤	فتلقى ، الرحيم
″ ١٣	والله يختص ، العظيم
″ ١٧	وما كان ، رحيم
″ ٢٣	واذا سالك ، دعان
″ ٢٥	والله رءوف بالعباد
″ ٣٣	ولولا ، العالمين
″ ٤٠	لا يكلف الله نفسا الا وسعها
النساء ٥	ان الله كان بكم رحيما
″ ٢١	ما يفعل ، امنتم
الانعام ٢	كتب ربكم على نفسه الرحمة
″ ١٨	فقل ربكم ، واسعة
الاعراف ١٩	ورحمتي وسعت كل شيء
هود ٦	ان ربي قريب مجيب
″ ٨	ان ربي رحيم ودود
يوسف ٧	نصيب ، المحسنين
″ ١٠	ولا تايئسوا ، الكافرون
″ ١٠	هو ارحم الراحمين
الرعد ٢	له معقبات ، بانفسهم
الحجر ٤	نبئ عبادي ، الرحيم
″ ٤	ومن يقنط ، الضالون
النحل ٢	وان تعدوا ، رحيم
الكهف ٨	واما الجدار ، من ربك
المؤمنون ٦	فاغفر لنا ، خير الراحمين
الاحزاب ٦	هو الذي ، رحيما

سورت مع رکوع	آیت
الصافات ٣	ولقد تا العظيم
ص ٤	ووهبنا ، رحمة منا
الزمر ٦	قل يعبادي ، الرحيم
المؤمن ١	ربنا وسعت ، سبيلك
″ ٦	وقال ربكم ادعوني استجب لكم
الشورىٰ ٢	الله لطيف بعباده
″ ٣	ويستجيب ، الحميد
الزخرف ٣	ولولا ، زخرفا
الحديد ١	هو الذي ، رحيم

باب (٦) قدرت اور ملک وملکوت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢	ولو شاء الله ، قدير
″ ١٣	الم تعلم ، الارض
″ ١٤	ولله المشرق ، فيكون
″ ١٨	اينما تكونوا ، قدير
″ ٢٠	ان القوة لله جميعا
″ ٣٢	والله يؤتي ، عليم
″ ٣٣	ولكن الله يفعل ما يريد
آل عمران ٣	اللهم مالك الملك ، حساب
المائدة ١٦	لله ملك ، قدير
الانعام ١	وهو الله ، الارض
″ ٢	وله ما سكن ، النهار
هود ٥	ما من دابة ، بناصيتها
″ ٩	ان ربك فعال لما يريد
يوسف ٣	والله غالب على امره
″ ٥	ان الحكم الا لله
الرعد ٢	وهو شديد المحال
النحل ٥	انما قولنا ، فيكون
مريم ٤	له ما بين ، ذلك
طٰہٰ ١	له ما في ، الثرى
″ ٦	فتعالى الله الملك الحق
الحج ٨	ذلك بان ، بصير
الروم ٣	ومن ايته ان تقوم ، العزيز الحكيم
السجدة ٣	اولم يهد لهم ، يبصرون
فاطر ٣	ان يشا ، بعزيز
″ ٥	ان الله يمسك ، من بعده
يٰس ٥	الذي جعل لكم ، ترجعون
الصافات ١	رب ، المشارق

سورت مع رکوع	آیت
ص ٥	الله الواحد تا العزيز الغفار
الزخرف ٧	وهو الذي في السماء اله ، ترجعون
الفتح ١	ولله جنود ، حكيما
ق ٣	ولقد خلقنا ، لغوب
القمر ٣	وما امرنا ، بالبصر
″ ٣	ان المتقين ، مقتدر
التغابن ١	له الملك ، قدير
الطلاق ٢	الله الذي ، قدير
الملك ١	تبارك ، للشياطين
المدثر ١	وما يعلم جنود ربك الا هو
الناس ١	ملك الناس

باب (٧) خالقیت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٣	كيف تكفرون ، سموات
″ ١٤	بديع السموات ، فيكون
آل عمران ١	هو الذي ، يشاء
″ ٥	قال كذلك الله ، فيكون
النساء ١	يا ايها الناس ، ونساء
الانعام ١	هو الذي خلقكم من طين
″ ١٢ و ١٣	ان الله فالق ، خالق كل شيء
يونس ١	ان ربكم ، ايام
″ ١	انه يبدؤا الخلق ثم يعيده
الحجر ٢	ولقد جعلنا ، الوارثون
″ ٩	ان ربك هو الخلاق العليم
النحل ١	خلق السموات ، لا تعلمون
المؤمنون ١	ولقد خلقنا ، بطونها
النور ٦	والله خلق ، قدير
الفرقان ١	وخلق كل شيء فقدره تقديرا
العنكبوت ٢	اولم يروا ، قدير
الروم ٦	الله الذي ، القدير
السجدة ١	الذي احسن ، الافئدة
يٰس ٥	قل يحييها ، ترجعون
الصافات ١	انا زينا ، مارد
″ ٣	والله خلقكم وما تعملون
الزمر ١	خلق السموات ، ثلاث
الشورىٰ ٢	جعل لكم ، يذرؤكم فيه
″ ٥	يخلق ما ، قدير
ق ٣	ولقد خلقنا ، لغوب

سورت مع رکوع	آیت
الذاریات ۲	والسماء تا زوجین
التغابن ۱	خلق ″ صورکم
الملک ۱	الذی خلق ″ للشیاطین

باب (۸) ربوبیت و رزاقیت

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحہ ۱	الحمد للہ رب العالمین
الانعام ۲	وہو یطعم ولا یطعم
ہود ۱	وما من دابۃ ″ رزقہا
الرعد ۲	قل من رب ″ اللہ
الحجر ۲	وانبتنا ″ بخازنین
بنی اسرائیل ۲	کلا نمد ″ محظورا
مریم ۴	رب السموات والارض وما بینہما
النور ۵	واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب
الشعراء ۵	الذی ″ یشفین
العنکبوت ۶	وکاین من ″ العلیم
″ ۶	اللہ یبسط ″ علیم
الروم ۴	اللہ الذی ″ رزقکم
السبا ۳	قل من یرزقکم ″ اللہ
المؤمن ۲	وینزل لکم من السماء رزقا
الشوریٰ ۲	اللہ لطیف ″ العزیز
الذاریات ۱	وفی السماء رزقکم وما توعدون
″ ۳	ان اللہ ″ المتین
الجمعۃ ۲	واللہ خیر الرازقین
القریش ۱	لایلاف ″ جوع

باب (۹) غنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۴	وقالوا اتخذ اللہ ″ قانتون
″ ۲۶	واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب
″ ۳۲	واللہ یوتی ″ علیم
″ ۳۷	واعلموا ″ حمید
آل عمران ۱۰	ومن کفر ″ العالمین
النساء ۱۹	وان تکفروا ″ حمیدا
الانعام ۱۶	وربک ″ قوما آخرین
التوبۃ ۶	ویستبدل ″ قدیر
ابراہیم ۲	ان تکفروا ″ حمید
الحجر ۲	وان من ″ معلوم
العنکبوت ۱	ومن جاہد ″ العالمین
الفاطر ۳	یا ایہا الناس انتم ″ جدید
الزمر ۱	ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم
المؤمن ۱	ذو الطول
الشوریٰ ۲	لہ مقالید تا یقدر
النجم ۱	وانہ ہو اغنی واقنی
الحدید ۳	ومن یتول ″ الحمید

باب (۱۰) قدردانی اور عدل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	وما کان ″ رحیم
″ ۱۸	فاذکرونی اذکرکم
″ ۱۹	ولا تقولوا ″ تشعرون
″ ۱۹	ان الصفا ″ شاکر علیم
″ ۳۲	من ذا الذی ″ کثیرۃ
″ ۳۶	مثل الذین ″ علیم
النساء ۶	ان اللہ لا ″ عظیما
″ ۲۱	ما یفعل ″ علیما
″ ۲۴	فاما الذین ″ فضلہ
الانعام ۲۰	من جاء بالحسنۃ ″ لا یظلمون
یونس ۳	للذین احسنوا ″ بمثلہا
النحل ۱۳	من عمل صالحا ″ یعملون
الکہف ۱۲	انا لا نضیع اجر من احسن عملا
الانبیاء ۷	فمن یعمل ″ کاتبون
النور ۵	لیجزیہم ″ فضلہ
القصص ۹	من جاء بالحسنۃ ″ یعملون
العنکبوت ۱	والذین آمنوا ″ یعملون
السبا ۵	من آمن ″ عملوا
الفاطر ۴	ان الذین ″ شکور
الصافات ۲	وما تجزون الا ما کنتم تعملون
الزمر ۴	ذلک جزاء ″ یعملون
حم السجدۃ ۶	وما ربک بظلام للعبید
الشوریٰ ۳	ومن یقترف ″ شکور
″ ۳	ویستجیب ″ فضلہ
الحدید ۲	من الذی ″ کریم
التغابن ۲	ان تقرضوا ″ الحکیم

باب (۱۱) مسئلہ تقدیر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	ان الذین کفروا ″ غشاوۃ
″ ۳	ان اللہ ″ خاسرون
″ ۱۲	وما ہم بضارین ″ باذن اللہ
البقرۃ ۱۷	یہدی تا مستقیم
″ ۳۳	ولو شاء ″ یرید
آل عمران ۳	تؤتی الملک ″ حساب
″ ۱۵	وما کان ″ مؤجلا
″ ۱۶	قل ان الامر ″ مضاجعہم
النساء ۱۱	ان تصبہم ″ فمن اللہ
الانعام ۱	ہو الذی ″ عندہ
″ ۲	وان یمسسک ″ قدیر
″ ۳	ومنہم ″ لا یؤمنوا بہا
″ ۴	ولو شاء اللہ ″ مستقیم
″ ۷	ہو الذی ″ اجل مسمی
″ ۱۵	فمن یرد ″ لا یؤمنون
الانعام ۱۸	سیقول الذین ″ اجمعین
الاعراف ۴	فمن اظلم ″ کافرین
″ ۲۲	من یہد اللہ ″ لا یسمعون
″ ۲۳	من یضلل ″ یعمہون
الانفال ۲	فلم تقتلوہم ″ حسنا
″ ۳	ولو علم ″ معرضون
″ ۳	واعلموا ″ قلبہ
″ ۵	اذ انتم بالعدوۃ الدنیا ″ مفعولا
″ ۸	ہو الذی ایدک ″ حکیم
التوبۃ ۱۲	وطبع ″ لا یعلمون
یونس ۱	ان ربکم ″ یدبر الامر
″ ۵	ومنہم من یستمع ″ یظلمون
″ ۵	قل لا املک ″ یستقدمون
″ ۱۰	ان الذین حقت ″ لا یعقلون
ہود ۱	کل فی کتاب مبین
″ ۳	ولا ینفعکم ″ یغویکم
″ ۱۰	ولو شاء ″ واحدۃ
یوسف ۹	نرفع درجات من نشاء
الرعد ۲	وکل شیء عندہ بمقدار
″ ۳	اللہ یبسط ″ یقدر
″ ۴	ولو ان قرآنا ″ الناس جمیعا
″ ۶	لکل اجل ″ لا معقب لحکمہ
ابراہیم ۴	یثبت ″ ما یشاء
الحجر ۱	ما اہلکنا ″ یستاخرون
النحل ۱	ولو شاء لہدٰکم اجمعین
″ ۱۰	واللہ فضل ″ الرزق
النحل ۱۳	ولو شاء تا یشاء
″ ۱۴	من کفر باللہ ″ الغافلون
بنی اسرائیل ۲	وکل انسان ″ عنقہ
″ ۲	واذا اردنا ″ تدمیرا
″ ۵	واذا قرأت ″ وقرا
الکہف ۲	من یہد اللہ ″ مرشدا
″ ۴	ما لہم من دونہ ″ احدا
″ ۴	ولا تطع من ″ ذکرنا
″ ۸	ومن اظلم ″ ابدا
مریم ۴	وما نتنزل ″ ما بینہما
″ ۶	الم تر انا ″ ازا
الحج ۲	وکذلک انزلناہ ″ یرید
″ ۲	ومن یہن ″ یشاء
المؤمنون ۳	ما تسبق ″ یستاخرون
النور ۵	یہدی اللہ ″ من نور
″ ۶	الم تر ″ النہار
الشعراء ۵	الذی خلقنی ″ یحیین
″ ۱۱	ولو نزلناہ ″ منظرون
النمل ۱	ان الذین ″ یعمہون
″ ۶	وما من غائبۃ ″ مبین
القصص ۷	وربک یخلق ″ عما یشرکون
الروم ۴	فمن یہدی من اضل اللہ
″ ۴	واذا اذقنا ″ یقدر
السجدۃ ۱	یدبر الامر من السماء الی الارض
″ ۲	ولو تری اذ المجرمون ″ تعملون
السبا ۱	والاصغر ″ مبین
الفاطر ۱	ما یفتح ″ الاہو
″ ۲	وما یعمر ″ کتاب
یٰس ۱	لقد حق ″ تنذرہم لا یؤمنون
″ ۱	وکل شیء ″ مبین
الزمر ۳	ذلک ہدی ″ ہاد
″ ۴	من یضلل ″ مضل
المؤمن ۷	ہو الذی خلقکم ″ فیکون
حم السجدۃ ۳	وقیضنا ″ وما خلفہم
″ ۶	وما تخرج ″ بعلمہ
الشوریٰ ۱	ولو شاء ″ رحمتہ
″ ۲	اللہ یجتبی ″ ینیب
″ ۵	وللہ ملک ″ قدیر

سورت مع رکوع	آیت
الزخرف ٣	نحن قسمنا تا سخریا
الجاثیۃ ٣	افرأیت ٫ بعد اللہ
الحجرات ١	یاایہا الذین ٫ العصیان / اٰمنوا جاءکم
النجم ٣	افرأیت الذی ٫ غشّٰی
القمر ٣	اناکل ٫ بالبصر
٫ ٣	وکل صغیر وکبیر مستطر
الحدید ٣	ما اصاب ٫ یسیر
التغابن ٢	ما اصاب ٫ باذن اللہ
المدثر ٢	انہ تذکرۃ ٫ اللہ
الدہر ٢	ان ہذہ ٫ رحمۃ
النبأ ٢	وکل شیء احصینٰہ کتابا
القریش ١	لایلاف ٫ خوف

باب (٢) احسانات الٰہی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ٣	یاایہا الناس ٫ رزقا لکم
٫ ٫	کیف ٫ امواتا
٫ ٦	یابنی اسرائیل ٫ العالمین
٫ ٦ و ٧	واذ نجینٰکم ٫ ماسالتم
٫ ٣٤	اللہ ولی الذین ٫ النور
اٰل عمران ١١	واذکروا ٫ تہتدون
٫ ١٧	لقد من ٫ مبین
المائدۃ ١	حرمت ٫ دینا
٫ ٢	یاایہا الذین اٰمنوا ٫ تشکرون
٫ ٢	یاایہا الذین اٰمنوا اذکروا ٫ عنکم
الانعام ١١	وہو الذی ٫ فرشا
الاعراف ٢	ولقد مکنٰکم ٫ الصاغرین
٫ ٣	یابنی اٰدم ٫ ریشا
٫ ٤	قل من ٫ الزرق
الانفال ٢	اذ تستغیثون ٫ بنان
٫ ٣	واذکروا ٫ تشکرون
٫ ٨	ہوالذی ٫ بینہم
یونس ١	ہوالذی ٫ والحساب
٫ ٢	ہوالذی ٫ والبحر
٫ ٫	یاایہا الناس ٫ یشکرون
ہود ٦	ہوانشاکم ٫ مجیب
ابراہیم ٥	اللہ الذی خلق ٫ کفار
النحل ١	والانعام خلقنا ٫ تعلمون

سورت مع رکوع	آیت
النحل ٢	ہوالذی تا لغفور رحیم
٫ ٧	ومابکم ٫ تجئرون
٫ ٨	واللہ انزل ٫ للناس
٫ ١٠	واللہ جعل لکم ٫ من الطیبٰت
٫ ١١	واللہ اخرجکم ٫ تشکرون
٫ ١١	واللہ جعل لکم ٫ تسلمون
٫ ١٢	ونزلنا ٫ للمسلمین
بنی اسرائیل ٧	ربکم الذی ٫ رحیما
٫ ٧	ولقد کرمنا ٫ تفضیلا
الحج ٩ و ١٠	الم تر ان اللہ ٫ لکفور
٫ ١٠	ہواجتبٰکم ٫ قبل
المؤمنون ١	ولقد خلقنا فوقکم ٫ تحملون
الفرقان ٥	وہوالذی ٫ کفورا
٫ ٥	وہوالذی خلق ٫ صہرا
النمل ٦	وان ربک ٫ یشکرون
القصص ٧	ومن رحمتہ ٫ تشکرون
العنکبوت ٧	اولم یروا انا ٫ من حولہم
لقمان ٣	الم تروا ان ٫ باطنۃ
٫ ٤	الم تر ان الفلک ٫ بنعمۃ اللہ
السجدۃ ١	وجعل لکم ٫ تشکرون
٫ ٣	اولم یروا انا نسوق ٫ انفسہم
الفاطر ١	یاایہا الناس اذکروا ٫ والارض
٫ ٢	ومن کل تاکلون ٫ تشکرون
٫ ٥	ہوالذی ٫ العرض
٫ ٥	ان اللہ ٫ غفورا
یٰس ٣	احیینٰہا ٫ لایعلمون
٫ ٣	واٰیۃ لہم انا ٫ حین
٫ ٥	اولم یروا ٫ یشکرون
الزمر ١	خلق ٫ یرضہ لکم
المؤمن ٧	اللہ الذی ٫ رب العالمین
٫ ٩	اللہ الذی جعل ٫ اٰیاتہ
الشوریٰ ٤	وما اصابکم ٫ بما کسبوا
الزخرف ١	اللہ الذی جعل لکم ٫ مقرنین
الجاثیۃ ٢ / الفتح ١	اللہ الذی / ہوالذی ٫ ایمانا مع ایمانہم
٫ ٣	وعدکم اللہ ٫ بہا
الرحمٰن ١	الرحمٰن علم ٫ کالاعلام ٫ تکذبان
الواقعۃ ٢	افرأیتم ماتمنون ٫ للمقوین
الحدید ٣	وانزلنا ٫ للناس
الجمعۃ ١	ہوالذی ٫ مبین

سورت مع رکوع	آیت
الملک ١	ولقد زینا تا للشیاطین
٫ ٢	ہوالذی جعل ٫ رزقہ
٫ ٢	ہوالذی انشاکم ٫ فی الارض
الحاقۃ ١	انالما ٫ الجاریۃ
الدہر ١	ہل اتٰی ٫ بصیرا
المرسلات ١	الم نخلقکم ٫ فراتا
النبأ ١	الم نجعل الارض ٫ الفافا
النازعات ١	رفع سمکہا ٫ لانعامکم
عبس ١	فلینظر ٫ لانعامکم
الانفطار ١	یاایہا الانسان ٫ رکبک
البلد ١	الم نجعل ٫ المیمنۃ
التین ١	لقد ٫ تقویم
العلق ١	الذی خلق ٫ لم یعلم
القریش ١	لایلاف ٫ خوف

باب (٣) بندوں کی جانچ اور ان کو نصیحت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ١٧	وما جعلنا القبلۃ ٫ عقبیہ
٫ ١٩	ولنبلونکم ٫ الصابرین
اٰل عمران ١٤	ولیعلم اللہ ٫ الصابرین
٫ ١٦	ثم ٫ لیبتلیکم
٫ ١٨	ولا یحسبن ٫ الطیب
٫ ١٩	لتبلون ٫ الامور
المائدۃ ٧	ولو شاء اللہ ٫ الحکم
الانعام ٥	ولقد ارسلنا ٫ مبلسون
٫ ٦	وکذلک ٫ من بیننا
٫ ٢٠	ہوالذی ٫ فیما اٰتٰکم
الاعراف ١٢	وما ارسلنا ٫ لایشعرون
٫ ١٦	ولقد اخذنا ٫ والدم
٫ ٢١	اذ تاتیہم ٫ نبلوہم
٫ ٢١	وبلونٰہم ٫ یرجعون
٫ ٢٣	والذین کذبوا ٫ متین
التوبۃ ٢	ام حسبتم ٫ ولیجۃ
یونس ٢	فنذر ٫ یعمہون
الرعد ٥	ولقد استہزئ ٫ اخذتہم
بنی اسرائیل ٦	وما جعلنا ٫ القراٰن
طٰہٰ ٨	ولا تمدن ٫ فیہ
الانبیاء ٣	ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ٧	وان ادری لعلہ فتنۃ لکم
الحج ٦	وکاین تا اخذتہا
المؤمنون ٤	فذرہم ٫ لایشعرون
٫ ٤	ولقد ٫ فما استکانوا
الفرقان ٢	وجعلنا بعضکم ٫ اتصبرون
النمل ٣	فلما ٫ ام اکفر
العنکبوت ١	احسب الناس ٫ الکاذبین
الروم ٥	ظہر الفساد ٫ یرجعون
السجدۃ ٢	ولنذیقنہم ٫ لعلہم یرجعون
الصافات ٣	قال یابنی انی اریٰ ٫ المبین
الزخرف ٧	فذرہم ٫ یوعدون
محمد ١	ولو یشاء اللہ ٫ ببعض
٫ ٤	ولنبلونکم ٫ اخبارکم
الجن ١	وان لو استقاموا ٫ فیہ
الطارق ١	انہم ٫ رویدا
الفجر ١	فاما الانسان ٫ اہانن

باب (٤) خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ٢٠	ان فی خلق ٫ یعقلون
٫ ٣٥	الم تر ٫ کفر
اٰل عمران ٢	شہد اللہ ٫ واولوا العلم
الانعام ١	الحمد للہ ٫ یعدلون
٫ ٢	قل اغیر اللہ ٫ الخبیر
٫ ٤	قل ارأیتکم ٫ تشرکون
٫ ٨	قل من ینجیکم ٫ تشرکون
الانعام ٩	انی وجہت ٫ الارض
٫ ١٢	ان اللہ فالق ٫ یؤمنون
الاعراف ٧	ان ربکم ٫ بامرہ
٫ ٧	وہوالذی ٫ یشکرون
٫ ٢٣	اولم ینظروا ٫ یؤمنون
یونس ١	ان ربکم ٫ یتقون
٫ ٣	ہوالذی یسیرکم ٫ بغیر الحق
٫ ٤	قل من یرزقکم ٫ تصرفون
٫ ٧	ہوالذی ٫ یسمعون
٫ ١٠	قل انظروا ٫ یؤمنون
یوسف ١٢	وکاین ٫ معرضون
الرعد ١	اللہ الذی ٫ یعقلون

سورت مع رکوع	آیت
الرعد ۲	ہوالذی تا المحال
ابراہیم ۵	اللہ الذی " کفار
النحل ۲	ہوالذی انزل " تذکرون
" ۷	ولہ مافی السموات " یشرکون
" ۸ و ۹	واللہ نزل " قدیر
" ۱۰	واللہ فضل " یجحدون
" ۱۰	واللہ جعل " لاتعلمون
" ۱۱	واللہ اخرجکم " الکافرون
بنی اسرائیل ۲	وجعلنا اللیل " تفصیلا
" ۵	قل لوکان معہ " سبیلا
" ۷	ربکم الذی یزجی " کفورا
الکہف ۱	ام حسبت " عجبا
طٰہٰ ۲	الذی جعل لکم " النہی
الانبیاء ۲	لوکان فیہما " فاعبدون
" ۳	اولم یرالذین کفروا " یسبحون
المؤمنون ۵	وہوالذی انشاکم " افلاتعقلون
" ۵	قل لمن الارض " تسحرون
" ۵	مااتخذ اللہ " لیشرکون
النور ۶	الم تران اللہ " مستقیم
الفرقان	الم ترالی ربک " ربک قدیرا
" ۶	تبارک الذی " شکورا
الشعراء ۱	اولم یروا " مؤمنین
" ۲	قال فرعون وما " تعقلون
النمل ۵	ءاللہ خیر " ایان یبعثون
" ۷	الم یروا انا جعلنا " یؤمنون
العنکبوت ۴	خلق اللہ " لآیۃ للمؤمنین
" ۶	ولئن سالتہم من خلق " لایعقلون
الروم ۳	ومن آیاتہ ان خلقکم " بامرہ
" ۴	واذا مس الناس " بہ یشرکون
" ۴	اولم " یؤمنون
" ۵	ومن آیاتہ " فضلہ
" ۵	اللہ الذی یرسل " لمبلسین
" ۶	اللہ الذی خلقکم " یشاء
لقمان ۱	خلق السموات " من دونہ
" ۳	ولئن سالتہم " الحمد للہ
" ۳	الم تران اللہ " العلی الکبیر
" ۴	الم تر " کفور
السجدۃ ۳	اولم " یبصرون
الفاطر ۲	واللہ خلقکم " قطمیر

سورت مع رکوع	آیت
الفاطر ۴	الم تران اللہ تا کذلک
یٰس ۳	وآیۃ لہم الارض " المبین
الزمر ۱	لواراد اللہ " تصرفون
" ۲	الم تران اللہ " لاولی الالباب
" ۵	اللہ یتوفی الانفس " یتفکرون
المؤمن ۷	اللہ الذی جعل لکم اللیل " رب العالمین
" ۷	ہوالذی خلقکم " فیکون
" ۹	اللہ الذی " تنکرون
حم السجدۃ ۵	ومن آیاتہ " القمر
الشوریٰ ۳	ومن آیتہ " دابۃ
" ۴	ومن آیتہ " الشکور
الزخرف ۱	ولئن سالتہم " مقرنین
" ۷	ولئن سالتہم " یؤفکون
الجاثیۃ ۱	ان فی السموات " یعقلون
" ۲	اللہ الذی " یتفکرون
قٓ ۱	افلم ینظروا " میتا
الذاریات ۱	وفی الارض " تبصرون
الواقعۃ ۲	نحن خلقنا " الخالقون
" ۲	افرایتم ما " الزارعون
" ۲	افرایتم الماء " المنزلون
" ۲	افرایتم النار " المنشئون
الملک ۱	تبارک الذی " للشیاطین
" ۲	اولم یروا " بصیر
" ۲	ہوالذی انشا " فی الارض
المرسلات ۱	الم نخلقکم " فراتا
الغاشیۃ ۱	افلا ینظرون " سطحت

باب (۱۵) اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۱۰	ما المسیح " السمیع العلیم
الانعام ۴	قل ارایتکم " تشرکون
" ۵	قل ارایتم ان اخذ " یصدفون
" ۹	قل اندعو " ولایضرنا
" ۹	اذ قال لابیہ " والارض
" ۱۲	وجعلوا " وخلقہم
الاعراف ۲۳	ایشرکون " فلاتنظرون
" ۲۴	والذین تدعون " لایبصرون

سورت مع رکوع	آیت
یونس ۴	قل من یرزقکم تا یفعلون
" ۷	الا ان للہ " یخرصون
ہود ۹	فما اغنت " تتبیب
یوسف ۵	یا صاحبی " للہ
الرعد ۲	والذین یدعون " القہار
" ۵	افمن ہو " القول
النحل ۲	افمن یخلق " افلاتذکرون
" ۲	والذین یدعون " یبعثون
" ۱۰	ضرب اللہ مثلاً عبدا " مستقیم
بنی اسرائیل ۶	قل ادعوا " عذابہ
الکہف ۲	ہؤلاء " کذبا
" ۷	مااشہدتہم " عضدا
مریم ۳	اذ قال لابیہ " شیئاً
الانبیاء ۲	ام اتخذوا " ینشرون
" ۴	ام لہم " یصحبون
" ۵	افتعبدون من دون اللہ " تعقلون
الحج ۲	ومن الناس " العشیر
" ۱۰	یا ایہا الناس ضرب مثل " المطلوب
الفرقان ۱	واتخذوا من دونہ " نشورا
النمل ۵	قل لایعلم " یبعثون
القصص ۷	قل ارایتم ان جعل اللہ علیکم اللیل " افلاتبصرون
الروم ۴	اللہ الذی خلقکم " یشرکون
لقمان ۱	ہذا خلق اللہ " مبین
السبا ۳	قل ادعوا الذین " ظہیر
الفاطر ۲	والذین تدعون " استجابوا لکم
" ۵	قل ارایتم شرکاءکم " غرورا
یٰس ۲	ءاتخذ " لاینقذون
" ۵	لایستطیعون " محضرون
الزمر ۴	ولئن سالتہم " قل حسبی اللہ
الاحقاف ۱	قل ارایتم " غافلون
الملک ۲	قل ارایتم ان اصبح " معین

حصہ دوم
آنحضرت اور آپ کے معاصرین
باب آپ کا خلق حیا توکل

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۷	فبما رحمۃ تا وشاورہم فی الامر
المائدۃ ۳	یا اہل الکتاب " کثیر
التوبۃ ۶	الاتنصروہ " معنا
" ۸	ومنہم الذین " منکم
" ۱۶	لقد جاءکم " علیہ توکلت
الانبیاء ۷	وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
الشعراء ۱	لعلک باخع " خاضعین
الاحزاب ۷	لاتدخلوا " منکم
الفاطر ۲	فلا تذہب " حسرات
القلم ۱	وانک لعلی خلق عظیم

باب (۲) آپ کا انکسار اور تدین

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۵	وما محمد " علی اعقابکم
" ۱۶	وما کان لنبی ان یغل
الانعام ۴	وان کان کبر " الجاہلین
" ۵	قل لااقول " الیّ
" ۷	قل انی نہیت " المہتدین
الاعراف ۲۳	یسئلونک " یؤمنون
یونس ۵	قل لااملک " اللہ
الحجر ۶	لاتمدن " للمؤمنین
الانبیاء ۷	وان ادری اقریب " ام بعید
الاحزاب ۸	یسئلک الناس " قریبا
الاحقاف ۱	وما ادری " مبین
الجن ۲	قل انی " ورسالاتہ
" ۲	قل ان ادری " من رسول

باب (۳) آپ کا لوگوں سے بے غرض رہنا

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	قل لااسئلکم " للعالمین
یوسف ۱۱	وما اکثر الناس " للعالمین
المؤمنون ۴	ام تسئلہم خرجا
الفرقان ۵	قل ما اسئلکم " سبیلا
السبا ۶	فما سالتکم " علی اللہ
صٓ ۵	قل ما اسئلکم " المتکلفین

سورت مع رکوع	آیت
الشوریٰ ۳	قل لا اسئلکم تا القربیٰ
الطور ۲	ام تسئلہم ″ مثقلون

باب (۴) آپ کا اور آپ کے اقارب کا مکلف بہ شرع ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	ولئن اتبعت ″ الظالمین
النساء ۱۱	فقاتل ″ نفسک
المائدۃ ۱۰	یا ایہا الرسول ″ من الناس
الانعام ۲	قل انی امرت ″ عظیم
الاعراف ۲۴	واذکر ″ الغافلین
التوبۃ ۱۴	ما کان للنبی ″ الجحیم
یونس ۱۰	فان کنت ″ الخاسرین
″ ۱۱	وامرت ″ یحکم اللہ
ہود ۱۰	فاستقم ″ المحسنین
″ ۱۰	فاعبدہ ″ تعملون
بنی اسرائیل	ولا ″ نصیر
″ ۵	اقم الصلوٰۃ ″ نافلۃ لک
مریم ۴	رب السموات ″ للعبادۃ
طٰہٰ ۸	فاصبر ″ علیہا
الشعراء ۱۱	فلا تدع ″ من المومنین
العنکبوت ۵	اتل ما ″ الصلوٰۃ
الروم ۵	فاقم وجہک للدین القیم
الاحزاب ۴	یا ایہا النبی ″ خبیرا
الاحزاب ۶	لا یحل لک ″ یمینک
الزمر ۷	ولقد اوحی ″ الشاکرین
الشوریٰ ۲	فاستقم ″ بینکم
الطور ۲	واصبر لحکم ″ النجوم
المزمل ۱	یا ایہا المزمل ″ جمیلا
المدثر ۱	یا ایہا المدثر ″ فاصبر
الدہر ۲	انا نحن ″ طویلا
الانشراح ۱	الم نشرح لک ″ فارغب
الکوثر ۱	انا اعطیناک ″ وانحر
النصر ۱	اذا جاء ″ استغفرہ

باب ۵ آپ کے زلات اور اُس پر فرمان الٰہی ※

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۳	لیس لک ″ اولیعذبہم
النساء ۱۶	انا انزلنا ″ اثیما

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۹	ما کان للنبی تا واتقوا اللہ
التوبۃ ۷	عفا اللہ ″ الکاذبین
″ ۱۱	ولا تصل ″ قبرہ
النحل ۱۶	وان عاقبتم ″ الصابرین
الاحزاب ۵	واذ تقول للذی ″ ان تخشاہ
التحریم ۱	یا ایہا النبی ″ ابکارا
عبس ۱	عبس ″ تلہیٰ

باب (۶) خدای تعالے نے پیغمبر صاحب کو مخاطب فرما دے کر جو ارشاد فرمایا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۴	انا ارسلناک ″ نصیرا
″ ۱۷	قد نریٰ ″ الحرام
″ ۱۷	ولئن اتیت ″ الممترین
آل عمران ۱	نزل علیک الکتاب بالحق
″ ۲	فان حاجوک ″ بالعباد
″ ۵	ذلک من ″ یختصمون
″ ۶	الحق من ″ الکاذبین
″ ۱۷	فبما رحمۃ ″ المتوکلین
″ ۲۰	لا یغرنک ″ المہاد
النساء ۱۱	فقاتل ″ المومنین
″ ۱۶	انا انزلنا الیک ″ خوانا اثیما
″ ۱۷	ولولا فضل اللہ ″ عظیما
المائدۃ ۳	ولا تزال ″ المحسنین
″ ۶	یا ایہا الرسول ″ بالمومنین
″ ۷	وانزلنا ″ ذنوبہم
″ ۱۰	یا ایہا الرسول ″ الکافرین
الانعام ۶	وانذر بہ ″ الظالمین
″ ۶	واذا جاءک ″ رحیم
″ ۷	قل انی نہیت ″ بالظالمین

لہ اس عنوان کی تفصیل جامع نہیں طوالت کے خوف سے کچھ خطابات چھوڑ بھی دیئے ہیں اس حصے کے تمام عنوانوں کو جو دیکھو گے تو چھوٹے ہوئے خطابات پر بھی تمہاری نظر پڑ جاے گی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۸	وکذب بہ تا کسبت
″ ۱۰	فبہدٰہم ″ للعالمین
″ ۱۳	اتبع ما ″ بغیر علم
″ ۱۴	فلا تکونن ″ بالمہتدین
الاعراف ۱	کتاب ″ للمومنین
″ ۲۴	خذ العفو ″ سمیع علیم
الانفال ۹	یا ایہا النبی ″ القتال
التوبۃ ۱۳	خذ من ″ علیم
″ ۱۶	فان تولوا ″ العظیم
یونس ۵	وان کذبوک ″ تعملون
″ ۱۰	فان کنت ″ الممترین
″ ۱۱	واتبع ″ الحاکمین
ہود ۴	تلک من ″ للمتقین
″ ۱۰	وکلا ″ تعملون
یوسف ۱۱	ذلک من ″ للعالمین
الرعد ۵ و ۹	الذین آتیناہم ″ باذن اللہ
الحجر ۶	فاصفح ″ الیقین
النحل ۱۶	ثم اوحینا ″ حنیفا
بنی اسرائیل ۴	واذ قلنا ″ القرآن
″ ۹	اقم ″ محمودا
″ ۱۰	ولئن شئنا ″ کبیرا
″ ۱۲	ولا تجہر ″ سبیلا
الکہف ۱	فلعلک ″ اسفا
″ ۴	ولا تقولن ″ رشدا
″ ۴	واتل ″ فرطا
طٰہٰ ۱	ما انزلنا ″ یخشیٰ
″ ۵	کذلک ″ ذکرا
″ ۶	ولا تعجل ″ علما
المومنون ۶	وقل رب اما ″ یحضرون
النور ۹	فاذا استاذنوک ″ رحیم
الفرقان ۵	ولو شئنا ″ جہادا کبیرا
″ ۵	وما ارسلناک ″ بحمدہ
الشعراء ۱۱	فلا تدع ″ الساجدین
النحل ۶	ان ربک یقضی ″ مسلمون
القصص ۶	انک لا تہدی ″ بالمہتدین
″ ۹	ان الذی فرض ″ آخر
الروم ۴	فآت ذا القربیٰ ″ المفلحون
″ ۶	فاصبر ان ″ لا یوقنون

سورت مع رکوع	آیت
السجدۃ ۳	فاعرض عنہم تا منتظرون
الاحزاب ۱	یا ایہا النبی ″ وکیلا
″ ۶	یا ایہا النبی انا ″ وکیلا
″ ۶	یا ایہا النبی انا احللنا ″ رقیبا
الفاطر ۳	وما انت بمسمع ″ نکیر
صٓ ۲	اصبر ″ واذکر
الزمر ۱	انزلنا الیک ″ الدین
″ ۲	افانت تنقذ من فی النار
″ ۴	انا انزلنا ″ بوکیل
المومن ۶	فاصبر ″ البصیر
حٰم السجدۃ ۵	ادفع بالتی ″ العلیم
الشوریٰ ۵	وکذلک ″ الامور
الزخرف ۴	افانت ″ یعبدون
″ ۷	فاصفح ″ فسوف تعلمون
الدخان ۳	فانما یسرناہ ″ مرتقبون
الجاثیۃ ۲	ثم جعلناک ″ المتقین
الاحقاف ۴	فاصبر ″ لہم
محمد ۲	فاعلم ″ المومنات
الفتح ۱	انا فتحنا ″ عزیزا
″ ۱	انا ارسلناک ″ نذیرا
قٓ ۳	فاصبر ″ واستمع
″ ۳	نحن اعلم ″ وعید
الذاریات ۳	فتول ″ المومنین
القمر ۱	فتول عنہم
القلم ۱	ما انت بنعمۃ ″ مبین
″ ۲	فذرنی ″ لمجنون
المزمل ۱	یا ایہا المزمل ″ مہلہم قلیلا
المدثر ۱	یا ایہا المدثر ″ فاصبر
القیامۃ ۱	لا تحرک ″ بیانہ
الدہر ۲	انا نحن ″ طویلا
التکویر ۱	وما صاحبکم ″ بضنین
الاعلیٰ ۱	سبح ″ للیسریٰ
البلد ۱	وانت حل بہذا البلد
الضحیٰ ۱	ما ودعک ″ فحدث
الانشراح ۱	الم نشرح ″ فارغب
العلق ۱	اقرأ ″ لم یعلم
″ ۱	کلا لا تطعہ واسجد واقترب
الکوثر ۱	انا ″ الابتر

※ وہ باتیں جس میں اپنی خطا اور غلطی ثابت ہوتی ہو اور اُن سے اپنی کسر شان ہوتی ہو یا اُنسے اپنا قصوروار قابل عتاب ہونا ثابت ہوتا ہو لوگون کے سامنے بے تکلف بیان کرنا اور سب کے اوپر علی الاعلان ظاہر کرنا سچائی اور حقانیت کے دلائل سے ہیں چنانچہ اس باب میں اسی قسم کی باتیں مذکور ہیں۔

سورت مع رکوع	آیت
النصر ۱	اذا تا توابا

باب (۷) کفار کی ایذا رسانی اور آپ کو تسکین دی جاتی

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۴	ومن اظلم 〃 عظیم
آل عمران ۱۸	ولا یحزنک 〃 الیم
〃 ۱۹	فان کذبوک 〃 المنیر
الانعام ۱	ولقد استہزئ 〃 یستہزؤن
〃 ۴	ولقد نعلم 〃 المرسلین
الانفال ۴	واذ یمکر 〃 الماکرین
التوبة ۲	الا تقاتلون 〃 مرة
〃 ۶	اذ اخرجہ 〃 معنا
〃 ۸	ومنہم الذین 〃 الیم
یونس ۷	ولا یحزنک 〃 العلیم
ہود ۲	فلعلک 〃 وکیل
〃 ۱۰	وکلا 〃 منتظرون
النحل ۱۶	واصبر وہم محسنون
طٰہٰ ۸	ولولا کلمة 〃 ترضیٰ
الانبیاء ۳	وما جعلنا 〃 فہم خالدون
الحج ۶	وان یکذبوک 〃 نکیر
الفرقان ۳	وکذلک جعلنا 〃 نصیرا
الشعراء ۱	لعلک 〃 خاضعین
النمل ۶	ولا تحزن 〃 یمکرون
الاحزاب ۶	ودع اذٰہم 〃 وکیلا
الفاطر ۱	وان یکذبوک 〃 الامور
یٰس ۵	واتخذوا 〃 یعلنون
ص ۲	اصبر 〃 اواب
المؤمن ۱	ما یجادل 〃 النار
〃 ۸	فبئس مثوی 〃 یرجعون
الذاریات ۳	کذلک ما 〃 المؤمنین
الممتحنة ۱	یخرجون 〃 ربکم
القلم ۱	نٓ والقلم 〃 مبین
〃 ۲	وان یکاد 〃 للعالمین
الضحیٰ ۱	والضحیٰ 〃 فاغنیٰ
العلق ۱	ارایت الذی ینہیٰ 〃 واقترب
الکوثر ۱	ان شانئک ہو الابتر
اللہب ۱	تبت 〃 مسد

باب (۸) معاندین اسلام کی سرکشی اور ہٹ دھرمی

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲	ومن الناس تا یعمہون
〃 ۹	واذا لقوا 〃 تعقلون
〃 ۱۱	بئسما اشتروا 〃 عبادہ
〃 ۱۳	یاایہا الذین امنوا لا تقولوا 〃 العظیم
〃 ۱۳	ودّ کثیر 〃 الحق
〃 ۱۴	ومن اظلم 〃 خرابہا
〃 ۱۷	ولئن 〃 قبلتک
〃 ۲۵	ومن الناس 〃 جہنم
〃 ۲۶	ولیسخرون 〃 بینہم
آل عمران ۲	وما اختلف 〃 بینہم
〃 ۸	وقالت طائفة 〃 ربکم
〃 ۱۰	قل یااہل 〃 شہداء
النساء ۷	الم تر 〃 قلیلا
〃 ۸	الم تر 〃 سعیرا
المائدة ۲	اذ ہمّ 〃 عنکم
〃 ۱۱	لتجدن 〃 اشرکوا
الانعام ۳	وان یروا 〃 ینئون عنہ
〃 ۱۳ و ۱۴	ولا تسبوا 〃 یفترون
〃 ۱۴	وان الشیاطین 〃 لیجادلوکم
〃 ۱۵	وکذلک 〃 یشعرون
الانفال ۴	واذ یمکر 〃 یخرجوک
〃 ۷	الذین عاہدت 〃 یتقون
التوبة ۲	کیف وان 〃 المعتدون
〃 ۶ و ۷	لو کان 〃 یسخطون
بنی اسرائیل ۸	وان کادوا 〃 قلیلا
〃 ۸	وان کادوا 〃 منہا
الکہف ۸	ویجادل الذین 〃 ہزوا
الانبیاء ۳	واذا راک 〃 الہتکم
الحج ۹	واذا تتلیٰ 〃 ایاتنا
النور ۲	ان الذین یحبون 〃 لا تعلمون
الفرقان ۴	واذا راوک 〃 علیہا
لقمان ۱	ومن الناس 〃 وقرا
الصافات ۱	بل عجبت 〃 مبین
الصافات ۲	ویقولون 〃 مجنون
ص ۱	صٓ والقرآن 〃 شقاق
〃 ۱	ءَ انزل علیہ الذکر من بیننا
المؤمن ۶	ان الذین یجادلون 〃 باللہ
حٰم السجدة ۴	وقال الذین 〃 تغلبون
الشوریٰ ۲	وما تفرقوا 〃 بینہم
الزخرف ۳	وقالوا لولا 〃 ربک
المجادلة ۲	الم تر الی 〃 بہ اللہ
الممتحنة ۱	یخرجون 〃 ربکم
〃 ۱	ان یثقفوکم 〃 تکفرون
المنافقون ۱	ہم العدو 〃
القلم ۲	وان یکاد 〃 لمجنون
البینة ۱	وما تفرق 〃 البینة

باب (۹) اہل کتاب اور مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۵	ولا تشتروا 〃 تعلمون
〃 ۹	واذا خلا 〃 تعقلون
〃 ۱۱	ولما جاءہم 〃 کفروا بہ
〃 ۱۳	من بعد ما 〃 الحق
〃 ۱۷	وان الذین 〃 ربہم
〃 ۱۷	ان الذین اتیناہم 〃 یعلمون
آل عمران ۹	کیف یہدی 〃 الظالمین
〃 ۱۰	قل یااہل الکتاب لم تصدون 〃 شہداء
الانعام ۱۴	والذین اتیناہم 〃 بالحق
الرعد ۵	الذین اتیناہم 〃 الیک
〃 ۶	ویقول الذین 〃 الکتاب
القصص ۶	وقالوا ان 〃 ارضنا

باب (۱۰) اہل کتاب وغیرہ کا طمع دنیا سے دین کو چھوڑنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۵	ولا تشتروا 〃 تعلمون
〃 ۹	افتطمعون 〃 یکسبون
البقرة ۲۱	ان الذین تا بعید
آل عمران ۱۹	واذ اخذ اللہ 〃 قلیلا
الاعراف ۲۱	وقطعناہم 〃 یاخذوہ
التوبة ۵	یا۔ ان کثیرا 〃 سبیل اللہ
القصص ۶	وقالوا 〃 ارضنا

باب (۱۱) مخالفین کے عقائد باطلہ و خصائل رذیلہ کا ذکر

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲	ومن الناس 〃 یعمہون
〃 ۳	وما یضل بہ 〃 للارض
〃 ۹	افتطمعون 〃 خالدون
〃 ۱۱ و ۱۲	ولقد اتینا 〃 کانوا یعلمون
〃 ۱۳ و ۱۴	وقالوا لن یدخل 〃 ہو الہدیٰ
〃 ۱۶	وقالوا کونوا 〃 مسلمون
〃 ۱۶	ام تقولون 〃 تعملون
〃 ۲۰	ومن الناس 〃 کحب اللہ
〃 ۲۱	واذا قیل 〃 یہتدون
〃 ۲۱	ان الذین یکتمون 〃 بعید
〃 ۲۵	ومن الناس 〃 جہنم
〃 ۲۶	زین للذین 〃 باذنہ
آل عمران ۳	الم تر 〃 لا ریب فیہ
〃 ۷	یااہل الکتاب لم 〃 امنوا
〃 ۸	ومن اہل الکتاب من 〃 وہم یعلمون
〃 ۱۰	کل الطعام 〃 الظالمون
〃 ۱۷	یاایہا الذین امنوا 〃 ویمیت
آل عمران ۱۷	وقیل لہم 〃 صادقین
〃 ۱۹	لقد سمع 〃 صادقین
النساء ۹	الم تر الی 〃 بلیغا
〃 ۱۰	یا۔ منکم 〃 فوزا عظیما
〃 ۱۲	فما لکم فی المنافقین 〃 سوار
〃 ۱۸	ان یدعون من 〃 یمنیہم
〃 ۲۰ و ۲۱	ان الذین امنوا 〃 لئواء
النساء ۲۲	فیما نقضہم 〃 عظیما
〃 ۲۳ و ۲۴	یااہل الکتاب لا تغلوا 〃 المقربون
المائدة ۶	الذین یسارعون 〃 بالمؤمنین
〃 ۹	یاایہا الذین امنوا 〃 سیاتہم
〃 ۱۰	قل یااہل الکتاب 〃 السبیل
الانعام ۱	وما تاتیہم 〃 یستہزؤن
〃 ۳	ومنہم من 〃 یشعرون

۵ اس فہرست مین یا سے اشارہ طرف یاایہا الذین امنوا یا کفروا وغیرہ کے ہے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۳	وقالواان تا مبعوثین	الحج ۹	ولیعبدون تا کفروا	الصف ۱	واذاقال عیسیٰ تا الکافرون	ہود ۱	ام یقولون تا مسلمون
۸ ″	وکذب بہ قومک ″ کسبت	النور ۶	ویقولون اٰمنا ″ ہم الظالمون	الجمعۃ ۱	قل یٰ ″ تعلمون	الرعد ۱	وان تعجب ″ ہاد
۱۱ ″	وماقدروا ″ یلعبون	۷ ″	واقسموا باللہ ″ تعلمون	المنافقون ۱	اذاجاءک ″ لایعلمون	۴ ″	ویقول الذین ″ اناب
۱۲ و ۱۳ ″	وجعلوا للہ ″ علیم	الفرقان ۴	ارایت من اتخذ ″ اضل	التغابن ۱	زعم ″ لیسیر	۶ ″	ولقدارسلنا ″ علم الکتاب
۱۳ و ۱۴ ″	ولاتسبوا الذین ″ مفصلا	۵ ″	ولیعبدون ″ ظہیرا	القلم ۱	فلاتطع المکذبین ″ الخرطوم	الحجر ۱	وقالوا یاایہا الذی ″ مسحورون
۱۶ ″	وجعلوا ″ مہتدین	النمل ۵	قل لایعلم ″ عمون	۲ ″	افنجعل ″ صادقین	النحل ۱	اتی امر اللہ فلاتستعجلوہ
۱۸ ″	سیقول ″ حرم نہا	العنکبوت ۱	ومن الناس من یقول ″ الکاذبون	المعارج ۲	فماللذین ″ یوعدون	۳ ″	واذاقیل لہم ″ یزرون
الاعراف ۳	واذافعلوا ″ من الرزق	۷ ″	فاذارکبوا ″ مثوی للکافرین	المدثر ۱	ذرنی ومن ″ عنیدا	۵ ″	وقال الذین ″ المبین
الانفال ۴ و ۵	واذاتتلیٰ ″ سنۃ الاولین	الروم ۴	ضرب اللہ ″ بغیر علم	التطفیف ۱	ومایکذب ″ یکسبون	۱۴ ″	واذابدلنا آیۃ ″ مبین
التوبۃ ۵	وقالت الیہود ″ سبیل اللہ	الاحزاب ۲	واذیقول المنافقون ″ الاقلیلا	باب (۱۲) مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جواب		بنی اسرائیل ۵	نحن اعلم بما ″ قریبا
۶ و ۷ ″	لوکان عرضا ″ لیسخطون	السبا ۳	قل ادعوا ″ تستقدمون			۶ ″	ومامنعنا ″ کبیرا
۸ و ۹ ″	یحلفون باللہ ″ الفاسقون	۴ ″	وقال الذین ″ یدیہ			۱۰ ″	ویسئلونک عن ″ قلیلا
۱۰ و ۱۱ ″	یحلفون ″ لایفقہون	الفاطر ۵	واقسموا ″ تحویلا	البقرۃ ۳	ان اللہ ″ الخاسرون	۱۰ و ۱۱ ″	وقالوا لن نؤمن ″ بصیرا
۱۲ ″	یعتذرون الیکم ″ الدوائر	یٰس ۳	واذاقیل لہم اتقوا ″ یخصمون	۱۳ ″	ماننسخ ″ والارض	۱۱ ″	ذلک جزاؤہم ″ قتورا
۱۳ ″	وممن حولکم ″ عظیم	الصافات ۵	فاستفتہم ″ سبحان اللہ عما یصفون	۱۴ ″	وقال الذین لا ″ یوقنون	الکہف ۹	ویجادل ″ ہزوا
۱۳ ″	والذین اتخذوا ″ لکاذبون	۵ ″	وان کانوا لیقولون ″ یعلمون	۱۶ ″	قل اتحاجوننا ″ یعملون	مریم ۵	ویقول الانسان ″ شیئا
۱۹ ″	واذاماانزلت ″ انصرفوا	الزمر ۱	والذین اتخذوا ″ القہار	۱۷ ″	سیقول ″ مستقیم	طٰہٰ ۸	وقالوا لولا ″ الاولیٰ
یونس ۲	ولیعبدون ″ یشرکون	۵ ″	اتخذوا ″ یستبشرون	۱۸ ″	لئلایکون ″ منہم	الانبیاء ۱	اقترب للناس ″ مسرفین
۳ ″	حتی اذاکنتم ″ تعلمون	حم السجدۃ ۱ و ۲	کتاب فصلت ″ العالمین	ال عمران ۶	ان تولوا ″ بانامسلمون	۳ ″	واذاراٰک ″ ینظرون
۵ ″	ومنہم من یستمع ″ لایبصرون	الشوریٰ ۱	ام اتخذوا ″ قدیر	۷ ″	قل یااہل الکتاب ″ المشرکین	الحج ۶	ویستعجلونک بالعذاب ″ المصیر
۶ ″	قل ارءیتم ″ تفترون	۳ ″	ام لہم شرکاء ″ الیم	۱۰ ″	کل الطعام ″ اٰمنا	المؤمنون ۴	افلم یدبروا القول ″ خیر
ہود ۱	الا انہم ″ یعلنون	الزخرف ۱	وجعلوا لہ ″ مبین	۱۰ ″	قل یااہل الکتاب ″ عما تعملون	۵ ″	بل قالوا مثل ماقال ″ علیٰ بعض
یوسف ۲	ومایؤمن ″ مشرکون	۲ ″	ام اتخذ ″ المکذبین	۹ ″	الذین قالوا ″ صادقین	الفرقان ۱ و ۲	وقال الذین کفروا ان ہذا ″ فتنۃ
الرعد ۵	وجعلوا ″ من القول	الدخان ۱	لاالہ الاہو ″ منتقمون	النساء ۲۲	یسئلک ″ بغیر حق	۳ ″	وقال الذین لایرجون ″ عتوا کبیرا
ابراہیم ۵	الم تر الی الذین ″ سبیلہ	۲ ″	ان ہی ″ صادقین	المائدۃ ۱۴	واذاقیل ″ لایہتدون	۴ ″	وقال الذین کفروا ″ تفسیرا
النحل ۵	واقسموا باللہ ″ کاذبین	الجاثیۃ ۳	افرءیت ″ لایعلمون	الانعام ۱	ولونزلنا علیک ″ یلبسون	۵ ″	واذاقیل لہم اسجدوا ″ نفورا
۷ ″	وقال اللہ لاتتخذوا ″ مفرطون	الاحقاف ۲	وقال الذین ″ مصدق	۴ ″	وقالوا لولا ″ لایعلمون	الشعراء ۱۱	ولونزلناہ ″ مؤمنین
بنی اسرائیل ۴	افاصفٰکم ربکم ″ عظیما	۲ ″	والذی قال ″ خاسرین	۴ ″	قل ارءیتکم ″ تشرکون	۱۱ ″	وماتنزلت بہ الشیاطین ″ لمعزولون
۵ ″	واذاقرأت ″ قریبا	محمد ۲	ومنہم من ″ سیحبط اعمالہم	۷ ″	قل انی علیٰ ″ تعلمون	۱۱ ″	ہل انبئکم ″ مالایفعلون
۷ ″	ربکم الذی ″ تبیعا	الفتح ۲	سیقول المخلفون ″ قلیلا	۱۱ ″	وماقدروا ″ یلعبون	النمل ۶	وقال الذین کفروا ءاذا کنا ″ یشکرون
الکہف ۱	الحمد للہ ″ کذبا	الحجرات ۲	قالت الاعراب ″ صادقین	۱۵ ″	واذاجاءتہم ″ رسالتہ		
مریم ۵	افرءیت الذی ″ یاتینا فردا	الذاریات ۱	انکم لفی ″ الدین	۱۸ ″	سیقول الذین ″ حرم ہذا	القصص ۵	فلماجاءہم الحق ″ الظالمین
۵ ″	واتخذوا ″ ضدا	النجم ۱ و ۲	افرءیتم ″ اہتدیٰ	الاعراف ۴	واذالم ″ ترحمون	۶ ″	وقالوا ان نتبع ″ لایعلمون
۶ ″	وقالوا اتخذ ″ ہدا	۳ ″	افرءیت ″ رب الشعریٰ	یونس ۱	اکان للناس ″ مبین	العنکبوت ۵ و ۶	وقالوا لولا ″ بالکافرین
الانبیاء ۱	مایاتیہم ″ یبصرون	القمر ۱	وان یروا ″ عنہم	۲ ″	واذاتتلیٰ ″ المجرمون	الروم ۶	ولقد ضربنا ″ حق
۲ ″	ام اتخذوا ″ جہنم	الواقعۃ ۳	تنزیل من رب العالمین ″ صادقین	۳ ″	ویقولون ″ المنتظرین	لقمان ۳	ومن الناس من یجادل ″ السعیر
الحج ۱	ومن الناس من یجادل ″ مرید	المجادلۃ ۲	الم تر ″ امرہم	۵ ″	ویقولون ″ تستعجلون		
۲ ″	ومن الناس ″ العشیر	الممتحنۃ ۲	یاایہا الذین اٰمنوا ″ القبور	ہود ۱	ولئن قلت ″ یستہزءون	السجدۃ ۱	وقالوا ءاذا ضللنا ″ ترجعون

سورت مع رکوع	آیت
السجدۃ ۳	ویقولون متی ہذا الفتح تا ینظرون
السبا ۱	وقال الذین 〃 عبد منیب
〃 ۳	قل ادعوا 〃 تستقدمون
〃 ۵ و ۶	واذا تتلی علیہم اٰیاتنا 〃 الیّ
یٰس ۳	ویقولون متی 〃 یخصمون
〃 ۵	وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ
الصافات ۱	ان الٰہکم لواحد 〃 اخرون
〃 ۲	ویقولون ائنا 〃 الالیم
〃 ۵	افبعذابنا 〃 فسوف یبصرون
صٓ ۱	وعجبوا 〃 الاسباب
〃 ۲	وقالوا ربنا 〃 الحساب
الشوریٰ ۲	وما اختلفتم 〃 انیب
〃 ۳	ام یقولون 〃 بکلماتہ
الزخرف ۳	ولما جاءہم 〃 یجمعون
〃 ۶	ولما ضرب 〃 یخلفون
الدخان ۲	ان ہٰؤلاء 〃 اجمعین
الجاثیۃ ۳	واذا تتلی 〃 لا یعلمون
الاحقاف ۱	واذا تتلی 〃 الظالمین
〃 ۲	والذی 〃 والانس
قٓ ۱	بل عجبوا 〃 خلق جدید
الطور ۲	فذکر 〃 ینصرون
الواقعہ ۲	وکانوا یقولون 〃 یوم معلوم
المجادلۃ ۲	ویقولون فی 〃 بئس المصیر
الملک ۲	ویقولون 〃 مبین
〃 ۲	قل 〃 معین
المدثر ۲	فما لہم 〃 تذکرۃ
القیامۃ ۱	ایحسب 〃 بالقیامۃ
النباء ۱	عم 〃 الفافا
النازعات ۱	یقولون 〃 بالساہرۃ
〃 ۲	یسئلونک 〃 یخشاہا
التکویر ۱	انہ لقول 〃 للعالمین
التطفیف ۱	وما یکذب 〃 یکسبون
الکافرون ۱	قل 〃 دین

باب (۱۳) صحابہ کی دین داری اور اُن کی مدح

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	وکذٰلک جعلناکم 〃 الناس
〃 ۳۷	للفقراء 〃 الحافا
آل عمران ۱۲	کنتم تا باللّٰہ
〃 ۱۸	الذین استجابوا 〃 عظیم
التوبۃ ۱۰	المطوعین 〃 جہنم
〃 ۱۱	واذا انزلت 〃 العظیم
〃 ۱۲	الذین اذا ما 〃 ینفقون
۱۲ و ۱۳	ومن الاعراب من یؤمن 〃 العظیم
〃 ۱۴	لقد تاب اللّٰہ 〃 علیہم
النحل ۱۴	ثم ان ربک 〃 رحیم
الحج ۶	اذن للذین 〃 المنکر
〃 ۸	والذین ہاجروا 〃 حسنا
النور ۳	ولا یاتل 〃 لکم
الشعراء ۱۱	فی الساجدین
الاحزاب ۳	ولما رای 〃 تبدیلا
الفتح ۱	ان الذین 〃 عظیما
〃 ۳	لقد رضی اللّٰہ 〃 یاخذونہا
〃 ۳	فانزل اللّٰہ 〃 علیما
〃 ۴	محمد رسول اللّٰہ 〃 عظیما
الحشر ۱	للفقراء 〃 رحیم

باب (۱۴) اسلام کی حقیقت اور آپ کی نبوۃ کے دلائل اور کتب سابقہ کی پیشین گوئیان

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	وان الذین اوتوا 〃 ربہم
〃 ۱۷	الذین اٰتینا 〃 یعلمون
آل عمران ۲	قد کان لکم 〃 الابصار
〃 ۶	فمن حاجک 〃 الکاذبین
〃 ۱۴	قد خلت 〃 المکذبین
النساء ۲۳	انا اوحینا 〃 شہیدا
الانعام ۱ و ۲	ولقد استہزئ 〃 المکذبین
〃 ۳	الذین اٰتینا 〃 لا یؤمنون
〃 ۱۳	وکذٰلک نصرف 〃 یعلمون
الاعراف ۱۹	الرسول النبی 〃 الخبائث
〃 ۲۳	اولم یتفکروا 〃 مبین
یونس ۲	قل لو شاء 〃 تعقلون
ہود ۲	افمن کان 〃 یؤمنون
یوسف ۱۲	وما ارسلنا 〃 یؤمنون
الرعد ۶	ویقول الذین تا علم الکتاب
طٰہٰ ۸	وقالوا 〃 الاولیٰ
المؤمنون ۴	افلم یدبروا القول 〃 تنکرون
القصص ۵	وما کنت بجانب الغربی 〃 یتذکرون
السبا ۶	قل انما اعظکم 〃 شہید
صٓ ۵	قل ہو نبؤا 〃 یختصمون
حٰم السجدۃ ۵	ما یقال 〃 للرسول
الزخرف ۴	وسئل 〃 یعبدون
الفتح ۴	محمد رسول اللّٰہ 〃 الانجیل
الطور ۲	فذکر 〃 المکیدون
الصف ۱	واذ قال 〃 احمد

باب (۱۵) قرآن مجید کے بعض حالات واوصاف

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	ذٰلک الکتاب 〃 المفلحون
〃 ۱۲	فانہ نزلہ 〃 للمؤمنین
〃 ۲۳	شہر رمضان 〃 الفرقان
آل عمران ۱	نزل علیک 〃 الفرقان
〃 ۱	ہو الذی انزل 〃 ربنا
〃 ۱۴	ہٰذا بیان 〃 للمتقین
المائدۃ ۳	قد جاءکم 〃 مستقیم
〃 ۷	وانزلنا الیک 〃 علیہ
الانعام ۲	واوحی 〃 بلغ
〃 ۱۰	ان ہو الا ذکری 〃 للعالمین
〃 ۱۱	وہٰذا کتاب 〃 یؤمنون
〃 ۲۰	وہٰذا کتاب 〃 رحمۃ
الاعراف ۱	کتاب 〃 للمؤمنین
یونس ۶	یا ایہا الناس 〃 یجمعون
ہود ۱۰	وکلا نقص 〃 للمؤمنین
یوسف ۱	انا انزلناہ 〃 تعقلون
〃 ۱۲	لقد کان 〃 یؤمنون
الرعد ۴	ولو ان 〃 الموتیٰ
ابراہیم ۱	کتاب 〃 الحمید
〃 ۷	ہٰذا بلاغ 〃 الالباب
النحل ۸	وما انزلنا 〃 یؤمنون
〃 ۱۲	ونزلنا علیک 〃 للمسلمین
بنی اسرائیل ۱	ان ہٰذا القرآن 〃 الیما
〃 ۵	وننزل من 〃 خسارا
الکہف ۸	ولقد صرفنا 〃 مثل
مریم ۶	فانما یسرناہ تا لدا
طٰہٰ ۱	ما انزلنا 〃 العلیٰ
〃 ۶	وکذٰلک انزلناہ 〃 للمتقین
الفرقان ۱	تبارک الذی 〃 نذیرا
الشعراء ۱۱	وانہ لتنزیل 〃 مؤمنین
النمل ۱	تلک اٰیات الکتاب 〃 للمؤمنین
القصص ۶	ولقد وصلنا 〃 یتذکرون
العنکبوت ۴	وتلک الامثال 〃 العالمون
السجدۃ ۱	تنزیل الکتاب 〃 یہتدون
یٰس ۱	تنزیل العزیز 〃 غافلون
〃 ۵	ان ہو الا ذکر 〃 الکافرین
صٓ ۱	والقرآن ذی الذکر
〃 ۳	کتاب انزلنا 〃 الالباب
الزمر ۳	اللّٰہ نزل احسن 〃 ہاد
〃 ۳	ولقد ضربنا للناس 〃 یتقون
حٰم السجدۃ ۱	تنزیل 〃 نذیرا
〃 ۵	ان الذین 〃 حمید
〃 ۵	ولو جعلناہ 〃 مکان بعید
الشوریٰ ۱	وکذٰلک 〃 یوم الجمع
الزخرف ۱	انا جعلناہ 〃 مسرفین
〃 ۴	وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون
الدخان ۱	والکتاب المبین 〃 رحمۃ من ربک
〃 ۳	فانما یسرناہ 〃 یتذکرون
الجاثیہ ۲	ہٰذا بصائر 〃 للمحسنین
القمر ۱	ولقد جاء 〃 النذر
〃 ۱	ولقد یسرنا 〃 مدکر
الواقعۃ ۳	انہ لقرآن 〃 العالمین
الحشر ۳	لو انزلنا 〃 یتفکرون
الطلاق ۲	قد انزل 〃 النور
الحاقۃ ۲	انہ لقول 〃 الیقین
القیامۃ ۱	لا تحرک 〃 بیانہ
الدہر ۲	انا نحن نزلنا 〃 سبیلا
عبس ۱	کلا انہا 〃 بررۃ
التکویر ۱	انہ لقول 〃 مستقیم
البروج ۱	بل ہو 〃 محفوظ
الطارق ۱	انہ لقول 〃 بالہزل
القدر ۱	انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
البینۃ ۱	لم یکن 〃 قیمۃ

باب (۱۶) قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وان کنتم تا صادقین
آل عمران ۵	ذلک من 〃 یختصمون
النساء ۱۱	افلایتدبرون 〃 کثیرا
الانعام ۱۴	والذین آتیناہم 〃 بالحق
یونس ۴	وماکان ہذا 〃 من دون اللہ
ہود ۲	ام یقولون 〃 بعلم اللہ
〃 ۴	تلک من 〃 قبل ہذا
یوسف ۱۱	ذلک من 〃 یمکرون
بنی اسرائیل ۱	قل لئن اجتمعت 〃 ظہیرا
الشعراء ۱۱	وانہ لفی زبر 〃 علماء بنی اسرائیل
القصص ۵	قل فاتوا بکتاب 〃 اتبعہ
العنکبوت ۵	وکذلک انزلنا 〃 الاالظلمون
السبا ۱	ویری 〃 الحق
الاحقاف ۱	قل 〃 فآمن واستکبرتم
الطور ۲	ام یقولون 〃 صادقین
الحاقۃ ۲	فلااقسم 〃 لحق الیقین

باب[1] (۱۷) قرآن مجید کی پیشین گوئیاں

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وان کنتم 〃 کافرین
〃 ۱۴	ومن اظلم 〃 خزی
آل عمران ۲	قل للذین کفروا ستغلبون
〃 ۱۲	لن یضروکم 〃 المسکنۃ
〃 ۱۴	ولاتہنوا 〃 مؤمنین
〃 ۶	سنلقی 〃 الرعب
النساء ۱۱	عسی اللہ 〃 کفروا
المائدۃ ۸	فعسی اللہ 〃 نادمین
〃 ۸	یا۔من یرتد 〃 لائم
〃 ۱۰	واللہ 〃 الناس

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۴	ان الذین تا یغلبون
〃 ۵	قل للذین 〃 النصیر
〃 ۸	ولایحسبن 〃 لایعجزون
〃 ۸	وان یریدوا 〃 اللہ
التوبۃ ۲	قاتلوہم 〃 قلوبہم
〃 ۴	یاایہاالذین آمنوا 〃 ان شاء
〃 ۵	یریدون 〃 المشرکون
〃 ۶	الاتنفروا 〃 خبیثا
〃 ۷	یحلفون 〃 یجمحون
〃 ۱۳	وممن حولکم 〃 عظیم
الرعد ۴	ولایزال 〃 المیعاد
الحجر ۱	انانحن نزلنا 〃 لحافظون
النحل ۶	والذین ہاجروا 〃 حسنۃ
بنی اسرائیل ۱	عسی ربکم 〃 عدنا
〃 ۶	واذقلنا 〃 للناس
النور ۷	وعداللہ الذین 〃 الفاسقون
النمل ۷	وقل الحمد 〃 فتعرفونہا
القصص ۹	ان الذین فرض 〃 معاد
الروم ۱	غلبت الروم 〃 لایعلمون
السجدۃ ۲	ولنذیقنہم من 〃 الاکبر
الصافات ۵	ولقد سبقت 〃 فسوف یبصرون
حم السجدۃ ۶	سنریہم 〃 الحق
محمد ۱	یاایہاالذین 〃 اشالہا
〃 ۱	فلاتہنوا 〃 الاعلون
الفتح ۲	قل للمخلفین 〃 یسلمون
〃 ۳	واخری 〃 قدیرا
〃 ۴	لقد صدق 〃 لاتخافون
الطور ۲	فانک باعیننا 〃
القمر ۳	سیہزم 〃 الدبر
المجادلۃ ۳	ان الذین 〃 عزیز
الصف ۱	یریدون 〃 المشرکون
القلم ۱	سنسمہ علی الخرطوم
العلق ۱	کلالئن 〃 الزبانیۃ

باب (۱۸) آپ کے زمانے کے غزوات

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۲	قدکان لکم تا الابصار
〃 ۱۳	واذغدوت 〃 خائبین
〃 ۱۴	اذہمت 〃 تنظرون
〃 ۱۶	ولقد صدقکم 〃 غفور حلیم
〃 ۱۷	اولما 〃 اجرالمؤمنین
〃 ۱۸	الذین استجابوا 〃 مؤمنین
الانفال ۱	کما اخرجک 〃 کیدالکافرین
〃 ۵	وماانزلنا 〃 الامور
〃 ۶	واذزین 〃 عزیز حکیم
التوبہ ۴	لقد نصرکم 〃 الکافرین
〃 ۶ و ۷	لوکان عرضا 〃 راغبون
〃 ۱۱	فرح 〃 الخالفین
〃 ۱۲	وجاء المعذرون 〃 الفاسقین
الاحزاب ۲ و ۳	یا۔اذکروا 〃 قدیرا
الفتح ۱ و ۲	انافتحنا 〃 بورا
الحشر ۱	ہوالذی 〃 قدیر

باب (۱۹) ازواج مطہرات اور اُن کے خاص آداب

سورت مع رکوع	آیت
النور ۳	والطیبات 〃 کریم
الاحزاب ۱	وازواجہ امہاتہم
〃 ۴	یاایہاالنبی قل 〃 خبیرا
〃 ۵	واذتقول الذی 〃 علیما
〃 ۶	یاایہاالنبی انااحللنا 〃 رقیبا
〃 ۷	واذاسالتموہن 〃 عظیما
التحریم ۱	واذاسر 〃 ابکارا

حصۂ سوم

بابت احکام قرآن مجید و معتقدات و عبادات و اخلاق وغیرہ

باب (۱) اوامر[2]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	یاایہاالناس اعبدواربکم } تا تعلمون
〃 ۵	اذکروانعمتی 〃 راجعون
〃 ۶	واتقوایوما 〃 ینصرون
〃 ۱۳	ودکثیر 〃 قدیر
〃 ۱۳	واقیموا 〃 بصیر
〃 ۱۴	الذین آتیناہم 〃 بہ
〃 ۱۵	واذجعلنا 〃 السجود
〃 ۱۶	قولوا آمنا 〃 مسلمون
〃 ۱۸	ولکل وجہۃ 〃 فاستبقواالخیرات
〃 ۱۸	وحیث ماکنتم 〃 فاذکرونی
〃 ۱۹	یا۔استعینوا 〃 لاتشعرون
〃 ۱۹	ولنبلونکم 〃 المہتدون
〃 ۱۹	ان الصفا 〃 علیم
〃 ۲۱	یا۔کلوا 〃 تعبدون
〃 ۲۲	لیس البر 〃 المتقون
〃 ۲۲	کتب علیکم القصاص 〃 الیم
〃 ۲۲	کتب علیکم 〃 المتقین
〃 ۲۳	یا۔کتب علیکم 〃 والفرقان
〃 ۲۳	واذاسالک 〃 یرشدون
〃 ۲۳	احل لکم 〃 اللیل
〃 ۲۴	ولیس البر 〃 تفلحون
〃 ۲۴	وقاتلوافی 〃 المحسنین
〃 ۲۴	واتمواالحج 〃 شدیدالعقاب
〃 ۲۵	یا۔ادخلوا 〃 کافۃ
〃 ۲۶	کتب علیکم 〃 تعلمون
〃 ۲۸	ویسئلونک 〃 المؤمنین
〃 ۳۰	واعلموا 〃 حلیم
〃 ۳۱	وان طلقتموہن 〃 للتقوی
〃 ۳۱	حافظوا 〃 تعلمون
〃 ۳۲	من ذاالذی 〃 کثیرۃ
〃 ۳۴	یاانفقوا 〃 شفاعۃ

[1] اِس باب میں وہی پیشین گوئیاں لی گئی ہیں جن کا وقوع ہوچکا ہے۔ وہ پیغمبر صاحب کے وقت میں پیشین گوئیاں تھیں اور بعدالوقوع تاریخی واقعات ہوگئیں۔ قرآن میں ایسی بہت پیشین گوئیاں ہیں خصوصاً وہ جو قیامت کے متعلق ہیں یا جن کے وقوع کا انتظار کیا جاتا ہے ایسی پیشین گوئیوں کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اِس لئے کہ اُن سے اِستدلال ہو نہیں سکتا۔ ۱۲

[2] اوامر و نواہی کے بابوں میں وہ باتیں مذکور ہیں جن کے ساتھ کاربند ہونا یا اُن سے بچنا باری تعالیٰ کا مقصود ہے قرآن میں اکثر اوامر و نواہی ملے جُلے ہیں جن کا ایک دوسرے سے جدا کرنا آیات کا دشوار کردینا ہے پس بعض آیات قرآنی جیسی ہیں اوامر و نواہی دونوں میں نقل کردی گئی ہیں ۱۲

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۶	مثل الذین تا حلیم	الانعام ۸	واذا رایت تا غیرہ	مریم ۴	واذ تتلی تا بکیا	الزمر ۱	انا انزلنا تا لہ الدین
〃 ۳۶	ومثل الذین 〃 بصیر	〃 ۸	وما علی 〃 یتقون	طٰہٰ ۱	انثی 〃 لذکری	〃 〃	وان تشکروا یرضہ لکم
〃 ۳۷ و ۳۸	یا۔ انفقوا 〃 یحزنون	〃 ۹	قل اندعو 〃 تحشرون	〃 ۸	ولولا کلمۃ 〃 للتقوی	〃 〃	امن 〃 الالباب
〃 ۳۹	یاایہاالذین آمنوا 〃 علیم	〃 ۱۴	وذروا ظاہر الاثم وباطنہ	الانبیاء ۷	وتقطعوا 〃 کاتبون	〃 ۲	قل یعبادی 〃 بغیر حساب
آل عمران ۴	قل ان کنتم 〃 ویغفر لکم ذنوبکم	〃 ۱۹	واوفوا 〃 یتقون	الحج ۴	واحلت لکم 〃 مشرکین بہ	〃 〃	لہم من 〃 فاتقون
〃 ۴	قل اطیعوا 〃 الکافرین	الاعراف ۱	اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم	〃 ۵	وبشر المخبتین 〃 ینفقون	〃 〃	والذین اجتنبوا 〃 الالباب
〃 ۱۰	لن تنالوا 〃 علیم	〃 ۳	قل امر ربی 〃 الدین	〃 ۱۰	یا۔ ارکعوا 〃 جہادہ	〃 ۴	قل حسبی 〃 المتوکلون
〃 ۱۰	قل 〃 المشرکین	〃 ۷	ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ	〃 〃	وجاہدوا 〃 باللہ	〃 ۶	قل یعبادی 〃 من ربکم
〃 ۱۰	وللہ 〃 سبیلا	〃 ۷	ولا تفسدوا 〃 المحسنین	المؤمنون ۱	قد افلح 〃 وارثون	المؤمن ۳	ہو الذی 〃 ولو کرہ الکافرون
〃 ۱۱	یا۔ اتقوا اللہ 〃 فانقذکم منہا	〃 ۲۳	اولم ینظروا 〃 یؤمنون	النور ۲	لولا اذ 〃 مبین	〃 ۶	وقال ربکم 〃 داخرین
〃 ۱۱	ولتکن منکم 〃 المفلحون	〃 ۲۴	خذ العفو 〃 علیم	〃 ۲	لولا اذ سمعتموہ قلتم 〃 عظیم	حم السجدۃ ۱	قل انما 〃 استغفروہ
〃 ۱۴	واتقوا اللہ 〃 المکذبین	〃 ۲۴	واذا قرئ 〃 یسجدون	〃 ۳	ولیعفوا 〃 رحیم	〃 ۵	ومن احسن 〃 عظیم
〃 ۱۷	ولئن قتلتم 〃 مایجمعون	الانفال ۳	یا۔ استجیبوا 〃 تشکرون	〃 ۴	وقل 〃 جیوبہن	〃 ۵	من آیاتہ 〃 تعبدون
〃 ۱۷	وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون	〃 ۸	واعدوا 〃 لاتظلمون	〃 ۴	وتوبوا 〃 تفلحون	الشوریٰ ۲	اللہ یجتبی 〃 ینیب
〃 ۱۹	وان تصبروا 〃 الامور	التوبۃ ۶	انفروا 〃 تعلمون	〃 〃	وانکحوا 〃 آتاکم	〃 ۵	استجیبوا 〃 من اللہ
〃 ۲۰	ان فی خلق السموات 〃 الثواب	〃 ۱۳	والذین 〃 یحب المطہرین	〃 ۷	واقیموا 〃 ترحمون	الزخرف ۱	وجعل لکم 〃 لمنقلبون
〃 ۲۰	یا۔ اصبروا 〃 تفلحون	〃 ۱۵	یا۔ اتقوا 〃 الصادقین	الفرقان ۲	اتصبرون 〃 بصیرا	الاحقاف ۲	ووصینا 〃 المسلمین
النساء ۱	یاایہاالناس 〃 رقیبا	〃 ۱۵	ماکان 〃 یحذرون	〃 ۵	ولو شئنا 〃 کبیرا	محمدؐ ۱	والذین قتلوا 〃 لہم
〃 ۵	ولا تتمنوا 〃 علیما	〃 ۱۶	یا۔ قاتلوا 〃 المتقین	〃 〃	وتوکل 〃 بحمدہ	〃 ۳	طاعۃ 〃 خیر لہم
〃 ۶	واعبدوا اللہ 〃 ایمانکم	یونس ۱	ان ربکم 〃 افلا تذکرون	〃 〃	وعباد الرحمن 〃 بما صبروا	〃 〃	افلا 〃 اقفالہا
〃 ۸	ان اللہ یأمرکم 〃 یعظکم بہ	ہود ۱	وان استغفروا 〃 فضلہ	النمل ۳	ومن شکر فانما یشکر لنفسہ	〃 ۴	یا۔ اطیعوا 〃 اعمالکم
〃 ۸	یا۔ اطیعوا 〃 تاویلا	〃 ۱۰	وان کلا 〃 معک	القصص ۸	وابتغ 〃 الیک	الفتح ۱	لتؤمنوا 〃 اصیلا
〃 ۹	وما ارسلنا 〃 تسلیما	〃 ۱۰	واقم الصلوۃ 〃 المحسنین	الروم ۴	ضرب لکم 〃 فرحون	الحجرات ۱	وان طائفتان 〃 ترحمون
〃 ۱۰	یاایہاالذین آمنوا 〃 عظیما	〃 ۱۰	فلولا کان 〃 منہم	لقمان ۲	ولقد آتینا 〃 غنی حمید	الذاریات ۳	من کل شیء 〃 نذیر مبین
〃 ۱۱	من یشفع 〃 نصیب منہا	یوسف ۵	ان الحکم 〃 لایعلمون	〃 ۲	واتبع 〃 الیّ	〃 ۳	وما خلقت 〃 لیعبدون
〃 ۱۱	واذا حییتم 〃 ردوہا	〃 ۸	علیہ فلیتوکل المتوکلون	〃 〃	یابنی 〃 الامور	النجم ۳	افمن 〃 واعبدوا
〃 ۱۳	لایستوی 〃 عظیما	〃 ۸	انہ من یتق 〃 المحسنین	〃 〃	ولقد آتینا 〃 من صوتک	الرحمن ۱	واقیموا 〃 المیزان
〃 ۱۷	من امر 〃 عظیما	الرعد ۳	الذین یوفون 〃 عقبی الدار	〃 ۴	یاایہاالناس 〃 شیئا	الواقعۃ ۲	فسبح 〃 العظیم
〃 ۱۹	ولقد وصینا 〃 اللہ	ابراہیم ۲	واذ تاذن 〃 لشدید	الاحزاب ۳	لقد کان 〃 کثیرا	الحدید ۱	آمنوا 〃 مؤمنین
〃 ۲۰	یا۔ کونوا 〃 خبیرا	〃 ۵	قل 〃 خلال	〃 ۶	یا۔ اذکروا 〃 اصیلا	〃 ۲	الم یان 〃 نورہم
المائدۃ ۱	یاایہاالذین آمنوا اوفوا بالعقود	النحل ۱۳	ان اللہ یامر 〃 القربی	〃 ۹	یا۔ اتقوا 〃 عظیما	〃 ۳	سابقوا 〃 جنۃ
〃 ۱	وتعاونوا علی البر والتقوی	〃 ۱۳	واوفوا 〃 عاہدتم	السبا ۲	اعملوا 〃 الشکور	〃 ۳	لقد ارسلنا 〃 بالغیب
〃 ۲	یا۔ کونوا قوامین 〃 واتقوا اللہ	〃 〃	ولنجزین 〃 یعملون	〃 ۵	قل 〃 الرازقین	〃 ۴	یا۔ اتقوا 〃 رحیم
〃 ۲	وعد اللہ 〃 عظیم	〃 〃	فاذا قرأت 〃 الرجیم	الفاطر ۲	من کان 〃 یرفعہ	المجادلۃ ۱	یا۔ اذا قیل 〃 خبیر
〃 ۲	یا۔ اذکروا 〃 مؤمنون	بنی اسرائیل ۳	وقضی ربک 〃 میسورا	〃 ۳	انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	الحشر ۱	وما آتکم 〃 العقاب
〃 ۶	یا اتقوا اللہ 〃 تفلحون	〃 ۱۲	وقل الحمد للہ 〃 وکبرہ تکبیرا	〃 ۳	ان الذین یتلون 〃 تبور	〃 〃	ومن یوق 〃 المفلحون
〃 ۱۲	لایؤاخذکم 〃 تشکرون	الکہف ۱۲	قل انما 〃 احدا	یٰسٓ ۱	نکتب ما قدموا وآثارہم	〃 ۲	والذین 〃 رحیم
〃 ۱۴	یا۔ علیکم انفسکم 〃 اہتدیتم	مریم ۴	واذکر فی الکتاب اسمعیل 〃 مرضیا	الصافات ۲	لمثل ہذا فلیعمل العاملون	〃 ۳	یا۔ اتقوا اللہ 〃 تعملون

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آبت
الممتحنۃ ۱	لقدکان تا والیوم الآخر	البقرۃ ۱۸	ولاتکفرون	آل عمران ۱۱	ولاتفرقوا	الانفال ۳	یا۔ لاتخونوا تا تعلمون
الصف ۱	ان اللہ یحب 〃 مرصوص	〃 ۱۹	ولاتقولوا 〃 لاتشعرون	〃 〃	ولاتکونوا تا عظیم	〃 ۶	واطیعوا اللہ 〃 الصابرین
〃 ۲	یا۔ ہل ادلکم 〃 خیرلکم	〃 〃	ان الذین یکتمون 〃 اللاعنون	〃 ۱۴	یا۔ لاتاکلوا 〃 مضاعفۃ	〃 〃	ولاتکونوا 〃 سبیل اللہ
〃 〃	یاایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ	〃 〃	ولاتتبعوا 〃 لاتعلمون	〃 ۱۶	یا۔ ان تطیعوا 〃 خاسرین	التوبۃ ۵	والذین یکنزون 〃 الیم
الجمعۃ ۲	واذکروا 〃 تفلحون	〃 〃	واذا قیل 〃 ولایہتدون	〃 ۱۷	یا۔ لاتکونوا 〃 یمیت	یونس ۶	واذا مس 〃 مسہ
المنافقون ۲	وانفقوا 〃 الصالحین	〃 〃	ان الذین 〃 بعید	〃 ۱۸	ولایحسبن الذین یبخلون 〃 خبیر	〃 〃	قل ارایتم ما 〃 القیامۃ
التغابن ۱	ومن یؤمن 〃 العظیم	〃 ۲۲	ذالک تخفیف 〃 الیم	النساء ۱	ان الذین یاکلون 〃 سعیرا	ہود ۱	الرٰ کتاب 〃 الا اللہ
〃 ۲	ما اصاب 〃 الحکیم	〃 〃	کتب علیکم 〃 غفور رحیم	〃 ۵	یا۔ لاتاکلوا 〃 رحیما	〃 ۲	ولئن 〃 فخور
الطلاق ۱	واشہدوا 〃 حسبہ	〃 ۲۳	ولاتباشروہن 〃 یتقون	〃 〃	ولاتتمنوا 〃 اکتسبن	〃 〃	من کان 〃 یضعف
〃 ۲	وعد اللہ لہم 〃 آمنوا	〃 〃	ولاتاکلوا 〃 تعلمون	〃 ۶	ان اللہ لایحب 〃 قرینا	〃 〃	لعنۃ اللہ 〃 کافرون
التحریم ۱	یا قوا انفسکم واہلیکم نارا	〃 ۲۴	ولاتعتدوا 〃 ولامعتدین	〃 ۷ و ۸	ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ	〃 〃	ولاتنقصوا 〃 مفسدین
〃 ۲	یاتوبوا الی اللہ توبۃ نصوحا	〃 〃	ولاتقاتلوہم 〃 فیہ	〃 ۷	الم تر الی 〃 مبینا	〃 ۱۰	ولاتطغوا 〃 لاتنصرون
〃 〃	یاایہا النبی 〃 علیہم	〃 〃	ولاتلقوا 〃 التہلکۃ	〃 ۹	یریدون ان 〃 صدودا	یوسف ۱۰	ولاتیئسوا 〃 الکافرون
المزمل ۲	ان ربک 〃 رحیم	〃 ۲۶	ومن یبدل 〃 العقاب	〃 ۱۱	ومن یشفع 〃 کفل منہا	الرعد ۳	والذین ینقضون 〃 الدار
الدہر ۱	ان الابرار 〃 قمطریرا	〃 〃	زین 〃 آمنوا	〃 ۱۳	وماکان 〃 مؤمنا	ابراہیم ۱	یستحبون 〃 بعید
النازعات ۲	فاذا جاءت 〃 الماوی	〃 ۲۷	ومن یرتدد 〃 خالدون	〃 〃	ومن یقتل 〃 عظیما	〃 ۲	واذ تاذن 〃 لشدید
التطفیف ۱	ان الابرار 〃 المتنافسون	〃 〃	یسئلونک 〃 نفعہما	〃 ۱۵	ولاتہنوا فی ابتغاء القوم	النحل ۳	الٰہکم 〃 المستکبرین
الاعلیٰ ۱	سبح اسم ربک الاعلیٰ	〃 〃	ولاتنکحوا 〃 اعجبکم	〃 ۱۶	ومن یکسب خطیئۃ 〃 مبینا	〃 ۷	وقال اللہ لا 〃 تتقون
الفجر ۱	فاما الانسان 〃 المسکین	〃 ۲۸	ویسئلونک 〃 المتطہرین	〃 ۲۰	فلاتتبعوا 〃 خبیرا	〃 ۱۳	وینہی 〃 تذکرون
البلد ۱	لقد 〃 بالمرحمۃ	〃 〃	ولاتجعلوا 〃 الناس	〃 〃	وقد نزل 〃 مثلہم	〃 〃	ولاتنقضوا 〃 تفعلون
اللیل ۱	ان سعیکم 〃 للیسریٰ	〃 〃	ولایحل لہن 〃 الآخر	〃 ۲۱	لایحب اللہ الجہر 〃 ظلم	〃 〃	ولاتتخذوا 〃 عظیم
الضحیٰ ۱	الم یجدک 〃 فحدث	〃 ۲۹	ولایحل لکم 〃 حدود اللہ	المائدۃ ۱	یا۔ لاتحلوا 〃 البیت الحرام	〃 ۱۴	من کفر 〃 الکافرین
البینۃ ۱	وما تفرق الذین 〃 القیمۃ	〃 〃	ولاتمسکوہن 〃 نفسہ	〃 〃	ولایجرمنکم 〃 تعتدوا	〃 ۱۵	ولاتقولوا 〃 لایفلحون
〃 〃	جزاؤہم 〃 ربہ	〃 〃	ولاتتخذوا 〃 ہزوا	〃 〃	ولاتعاونوا 〃 العقاب	بنی اسرائیل ۲	لاتجعل 〃 مخذولا
العصر ۱	والعصر 〃 بالصبر	〃 ۳۱	ولاتنسوا الفضل بینکم	〃 ۲	ولایجرمنکم 〃 ان لاتعدلوا	〃 ۳	وآت ذا القربیٰ 〃 بصیرا
القریش ۱	تمام سورۂ قریش	〃 ۳۶	الذین 〃 یحزنون	〃 ۷	فلاتخشوا 〃 الکافرون	〃 ۴	ولاتقتلوا 〃 اشدہ
باب (۳) نواہی		〃 〃	یاایہا الذین 〃 الناس	〃 〃	ومن لم یحکم 〃 الفاسقون	〃 〃	ولاتقف 〃 مدحورا
		〃 ۳۷	ولاتیمموا 〃 فیہ	〃 ۱۲	یا۔ لاتحرموا 〃 المعتدین	الکہف ۴	ولاتقولن 〃 فرطا
البقرۃ ۳	فلاتجعلوا للہ اندادا	〃 ۳۸	الذین یاکلون 〃 حرم الربوا	〃 〃	یا۔ انما الخمر 〃 منتہون	〃 ۸	ومن اظلم 〃 یداہ
〃 ۵	ولاتکونوا 〃 تعلمون	〃 ۳۹	ولایاب 〃 اللہ	〃 ۱۳	قل لایستوی 〃 تفلحون	مریم ۱	ولم یکن 〃 عصیا
〃 〃	اتامرون 〃 تعقلون	〃 〃	ولایبخس منہ شیئا	الانعام ۳	ومن اظلم 〃 الظالمون	〃 ۴	اضاعوا 〃 غیا
〃 ۱۲	من کان 〃 للکافرین	〃 〃	ولایاب الشہداء اذا ما دعوا	〃 ۸	واذا رایت 〃 الظالمین	طٰہٰ ۶	وقد خاب 〃 ظلما
〃 〃	اوکلما 〃 لایؤمنون	〃 〃	ولاتسئموا ان تکتبوہ	〃 ۱۱	ومن اظلم 〃 انزل اللہ	〃 ۸	ولاتمدن 〃 الدنیا
〃 〃	نبذ فریق 〃 لایعلمون	〃 〃	ولایضار کاتب ولاشہید	〃 ۱۷	کلوا واشربوا 〃 المسرفین	الحج ۲	ومن الناس 〃 البعید
〃 〃	ولماجاءہم 〃 لوکانوا یعلمون	〃 〃	ولاتکتموا 〃 قلبہ	〃 ۱۹	قل تعالوا 〃 تتقون	〃 〃	من کان یظن 〃 یغیظ
〃 ۱۴	ومن اظلم 〃 خرابہا	آل عمران ۳	لایتخذ 〃 تقاۃ	الاعراف ۴	قل من حرم 〃 لاتعلمون	〃 ۳	ان الذین کفروا 〃 الیم
〃 ۱۶	ومن اظلم 〃 من اللہ	〃 ۷	ولاتتخذ 〃 اللہ	〃 ۷	ولاتفسدوا 〃 اصلاحہا	〃 ۵	ان اللہ لا 〃 کفور
〃 〃	ومن حیث 〃 واخشونی	〃 〃	یااہل الکتاب 〃 تعلمون	〃 ۲۲	وللہ الاسماء 〃 یعلمون	المؤمنون ۱	قد افلح 〃 خالدون

سورت مع رکوع	آیت
المؤمنون ۶	ومن یدع تا الکافرون
النور ۲	لکل امرئ ″ مبین
″ ۲	اذ تلقونه ″ مؤمنین
″ ″	ان الذین یحبون ″ الآخرة
″ ۳	ولاتتبعوا ″ المنکر
″ ″	ان الذین یرمون ″ عظیم
″ ۴	یا۔ لاتدخلوا ″ یؤذن لکم
″ ۴	ولاتکرہوا فتیاتکم علی البغاء
″ ۷	ومن کفر ″ الفاسقون
″ ۹	لاتجعلوا ″ الیم
الفرقان ۲	ومن یظلم ″ کبیرا
″ ۶	والذین لایدعون ″ اثاما
″ ″	والذین لایشہدون ″ کراما
الشعراء ۱۱	والشعراء ″ یہیمون
″ ″	وانہم یقولون ″ مالایفعلون
″ ″	وسیعلم ″ ینقلبون
النمل ۴	اتاتون الفاحشة ″ تجہلون
القصص ۵	ومن اضل ″ الظالمین
″ ۸	ان اللہ لایحب الفرحین
″ ″	ولاتبغ ″ المفسدین
العنکبوت ۱	وان جاہداک ″ تطعہما
″ ″	ومن الناس من ″ کعذاب اللہ
الروم ″	ولاتکونوا من ″ شیعا
″ ″	واذا اذقنا ″ یؤمنون
″ ″	من اتیتم من ربا ″ عنداللہ
لقمان ۲	لاتشرک ″ عظیم
″ ۳	ومن الناس من یجادل ″ السعیر
″ ۴	فلاتغرنکم ″ الغرور
السجدة ۲	ومن اظلم ″ منتقمون
الاحزاب ۱	ماجعل اللہ ″ رحیما
″ ۵	وما کان لمؤمن ″ مبینا
″ ۷	ان الذین یؤذون ″ مبینا
الفاطر ۲	والذین یمکرون ″ یبور
ص ۲	ولاتتبع الہوی ″ یوم الحساب
الزمر ۱	والذین اتخذوا ″ کفار
″ ″	ولایرضی لعبادہ الکفر
″ ″	واذا مس الانسان ″ النار

سورت مع رکوع	آیت
الزمر ۱	هل یستوی تا لایعلمون
″ ۳	افمن شرح اللہ ″ مبین
″ ۵	فاذا مس ″ یعلمون
″ ۶	قل یعبادی ″ رحمة اللہ
″ ″	ویوم القیامة ″ للمتکبرین
″ ۷	لئن اشرکت ″ الخاسرین
المؤمن ۲	یعلم ″ الصدور
″ ۴	ان الذین یجادلون ″ جبار
حم السجدة ۱	وویل للمشرکین ″ کافرون
″ ۵	لاتسجدوا للشمس ولا للقمر
الشوری ۵	وانا اذا ″ کفور
الزخرف ۴	ومن یعش ″ قرین
الجاثیه ۱	ویل ″ مبین
″ ۳	افرایت من اتخذ الٰہه ہواہ
الاحقاف ۱	ومن اضل ″ غافلون
محمد ۱	الذین کفروا ″ اعمالہم
″ ۳	ان تفسدوا ″ ارحامکم
″ ″	ذلک بانہم ″ اعمالہم
″ ۴	ان الذین ″ السلم
″ ″	ہا انتم ″ امثالکم
الحجرات ۲	یا۔ لایسخر ″ تواب رحیم
ق ۲	کل کفار ″ الشدید
الذاریات ۳	ولاتجعلوا ″ مبین
النجم ۲	من تولی ″ الدنیا
″ ″	فلاتزکوا انفسکم
الرحمن ۱	ولاتخسروا المیزان
الواقعة ۱	کانوا قبل ″ العظیم
″ ۳	ا۔ لقران ″ تکذبون
الحدید ۳	لکیلا ″ الحمید
المجادلة ۲	یا۔ اذا تناجیتم ″ تحشرون
″ ۳	تولوا ″ علیہم
″ ″	ویحلفون ″ یعلمون
الممتحنة ۲	لایشرکن ″ معروف
″ ″	یا۔ لاتتولوا ″ القبور
الصف ۱	یا۔ لم تقولون ″ تقولوا مالاتفعلون
الجمعة ۱	مثل الذین ″ الظالمین
القلم ۱	ان ربک ″ الاولین
″ ″	انابلوناہم ″ لوکانوا یعلمون

سورت مع رکوع	آیت
الحاقة ۱	انه کان لا تا المسکین
المعارج ۱	من ادبر ″ منوعا
الجن ۱	وان المساجد ″ احدا
القیامة ۲	فلاصدق ″ یتمطی
المرسلات ۲	واذا قیل ″ یؤمنون
النازعات ۲	من طغی ″ الجحیم ہی الماوی
التطفیف ۱	ویل ″ یخسرون
″ ″	ومایکذب بہ ″ یکسبون
″ ″	ان الذین اجرموا ″ یضحکون
البروج ۱	ان الذین فتنوا ″ الحریق
الفجر ۱	فاما الانسان ″ جما
اللیل ۱	واما من ″ تردی
″ ″	الاشقی ″ تولی
الضحی ۱	فاما ″ تنہر
العلق ۱	یطغی ″ صلی
الہمزة ۱	ویل ″ عدود
الماعون ۱	یکذب ″ الماعون

باب (۳) اخلاق وحسن معاملات

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۲	فمن عفی ″ الیم
″ ۲۳	ولاتاکلوا ″ تعلمون
″ ۲۴	ولاتعتدوا ″ المعتدین
″ ″	فمن اعتدی ″ المتقین
″ ۲۷	قل اصلاح ″ المصلح
″ ۳۰	والوالدات ″ بصیر
″ ۳۱	وان تعفوا ″ بینکم
″ ۳۹	یا۔ اذا تداینتم ″ تعملون علیم
النساء ۱	واٰتوا الیتامیٰ ″ سہدا
″ ۵	یا۔ تاکلوا ″ منکم
″ ″	والذین عقدت ″ نصیبہم
″ ″	وان خفتم ″ خبیرا
″ ″	وبالوالدین ″ فخورا
″ ۸	ان اللہ یامرکم ″ اہلہا
″ ۱۱	من یشفع ″ کفل منہا
″ ″	واذا حییتم ″ ردوہا
″ ۱۹	والصلح خیر
″ ۲۰	یا۔ کونوا ″ خبیرا
″ ۲۱	لایحب اللہ ″ قدیرا
المائدة ۱	یاایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود
″ ۱	ولایجرمنکم ″ ان تعتدوا

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۹	وبالوالدین تا ذا قربی
الاعراف ۲۴	خذ العفو ″ علیم
الانفال ۱	واصلحوا ذات بینکم
″ ۳	وتخونوا ″ تعلمون
″ ۶	ولاتنازعوا ″ ریحکم
النحل ۱۳	ان اللہ یامر ″ تفعلون
″ ۱۶	وان عاقبتم ″ الصابرین
بنی اسرائیل ۳	وماتعرضن ″ میسورا
″ ۴	واوفوا ″ تاویلا
″ ″	ولاتمش فی ″ مکروہا
مریم ۳	انه کان صدیقا
″ ۴	انه کان صادق الوعد
الحج ۸	ومن عاقب ″ لعفو غفور
المؤمنون ۱	والذین ″ معرضون
″ ″	والذین ہم لامانتہم ″ راعون
″ ۶	ادفع ″ السیئة
النور ۲	لولا اذ ″ مبین
″ ″	ولولا ″ مؤمنین
″ ۳	ولایاتل ″ غفور رحیم
″ ″	ان الذین ″ عظیم
″ ۴	یا۔ لاتدخلوا ″ تکتمون
″ ۸	یا۔ لیستاذنکم ″ تعقلون
الفرقان ۶	یمشون ″ سلاما
″ ″	والذین لایشہدون ″ کراما
الشعراء ۱۱	وانہم یقولون مالایفعلون
القصص ۹	لایریدون علوا فی الارض ولافسادا
لقمان ۲	ولاتصعر ″ الحمیر
الاحزاب ۱	ادعوہم ″ موالیکم
″ ۷	والذین یؤذون ″ مبینا
حم السجدة ۵	ولاتستوی ″ حمیم
الشوری ۴	واذا ما غضبوا ہم یغفرون
″ ″	وامرہم شوری بینہم
″ ″	وجزاء ″ الامور
الحجرات	انما المؤمنون ″ ترحمون
″ ۲	یا۔ لایسخر ″ خبیر
النجم ۲	ہو اعلم بمن اتقی
الرحمن ۱	الاتطغوا ″ تخسروا المیزان
التغابن ۲	وان تعفوا ″ رحیم

سورت مع رکوع	آیت
الطلاق ۱	وأتمروا بينكم بمعروف
المدثر ۱	ولاتمنن تستكثر
التطفيف ۱	ويل تا يخسرون
الضحىٰ ۱	فاما 〃 تنهر
الهمزة ۱	ويل لكل همزة لمزة
الماعون ۱	ويمنعون الماعون

باب (۴) حقوق العباد

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۲	واتى 〃 القربىٰ
〃	كتب عليكم 〃 المتقين
〃 ۳	والوالدات 〃 مثل ذلك
النساء ۵	والذين عقدت 〃 نصيبهم
〃 ۶	وبالوالدين 〃 ايمانكم
〃 ۸	يا- اطيعوا 〃 منكم
النحل ۱۳	وايتاء ذي القربىٰ
بنی اسرائیل ۳	وبالوالدين 〃 غفورا
〃 〃	وآت 〃 ابن السبيل
〃 〃	واما تعرضن 〃 ميسورا
مريم ۱	وبرا بوالديه
〃 ۴	وكان يأمر 〃 الزكواة
طٰهٰ ۸	وأمر 〃 بالصلوٰة
النور ۳	ولايأتل 〃 القربىٰ
العنكبوت ۱	ووصينا 〃 حسنا
الروم ۴	فآت 〃 المفلحون
لقمان ۲	ووصينا 〃 معروفا
الاحزاب ۱	واولوا 〃 مسطورا
الاحقاف ۲	ووصينا 〃 شهرا
محمد ۳	فهل عسيتم 〃 ارحامكم
الحجرات ۱	انما المؤمنون اخوة
التحريم ۱	يا- قوا انفسكم واهليكم نارا
البلد ۱	يتيما ذا مقربة

باب (۵) حقوق زوجین و حسن معاشرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۳	هن لباس لكم وانتم لباس لهن
〃 ۲۸	نساؤكم 〃 لانفسكم
〃 ۲۹	فامساك 〃 شيئا
〃 〃	ولاتمسكوهن 〃 لنفسه

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۳۰	وعلى المولود له تا عليها
النساء ۱	فان خفتم 〃 مريئا
〃 ۳	ولاتعضلوهن 〃 غليظا
〃 ۶	الرجال 〃 خبيرا
〃 ۱۹	وان امرأة 〃 خير
〃 〃	ولن تستطيعوا 〃 حكيما
التغابن ۲	وان تعفوا 〃 رحيم
الطلاق ۱	اسكنوهن 〃 آتاها

باب (۶) عورتوں اور غلاموں اور ضعیفوں اور یتیموں اور مسکینوں وغیرہ کی رعایت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۲	واتى 〃 الرقاب
〃 ۲۹	الطلاق 〃 شيئا
〃 〃	ولاتمسكوهن 〃 نفسه
〃 ۳۰	واذا طلقتم 〃 بالمعروف
〃 ۳۱	وللمطلقات 〃 المتقين
〃 ۳۶	قول معروف 〃 الاذىٰ
〃 ۳۸	وان كان ذو عسرة 〃 تعلمون
〃 ۳۹	فان كان الذي 〃 بالعدل
النساء ۱	وآتوا اليتامىٰ 〃 في اليتامىٰ
〃 〃	فان خفتم 〃 نحلة
〃 ۲	ولا تؤتوا 〃 بالمعروف
〃 〃	واذا حضر 〃 معروفا
〃 〃	وليخش 〃 سعيرا
〃 ۳	يا- لايحل 〃 غليظا
〃 ۴	فمن ماملكت 〃 بالمعروف
〃 〃	فعليهن نصف 〃 العذاب
〃 ۶	واليتامىٰ 〃 ايمانكم
〃 ۱۹	وما يتلىٰ 〃 به عليما
〃	فلا تميلوا 〃 كالمعلقة
بنی اسرائیل ۴	ولاتقربوا مال اليتيم 〃 اشده
النور ۳	ولا يأتل 〃 المساكين
〃 ۴	وانكحوا 〃 امائكم
〃 〃	والذين يبتغون 〃 الدنيا
الروم ۴	فآت ذا 〃 المفلحون
الاحزاب ۶	فمتعوهن 〃 جميلا

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۱	واليتامىٰ تا منكم
الطلاق ۱	لاتخرجوهن 〃 مبينة
〃	اسكنوهن 〃 اجورهن
الفجر ۱	كلا بل لاتكرمون 〃 المسكين
البلد ۱	فك 〃 متربة
الضحىٰ ۱	فاما 〃 تنهر
الماعون ۱	يدع 〃 المسكين

باب (۷) آداب مجلس وملاقات

سورت مع رکوع	آیت
النساء ۱۱	واذا حييتم 〃 ردوها
النور ۴	يا- لاتدخلوا 〃 عليهم
〃 ۸	فاذا دخلتم 〃 طيبة
〃 ۹	واذا كانوا 〃 يستاذنوه
العنكبوت ۳	وتاتون في ناديكم المنكر
الاحزاب ۷	ولكن اذا 〃 لحديث
الحجرات ۱	يا- لاترفعوا 〃 بالقول
〃	ان الذين ينادونك 〃 خيرا لهم
المجادلة ۲	يا- اذا قيل لكم 〃 فانشزوا

باب (۸) رسول کا ادب

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۳	ولا تولوا عنه وانتم تسمعون
〃	يا- استجيبوا 〃 دعاكم
التوبة ۱۵	ما كان لاهل المدينة 〃 نفسه
النور ۹	انما المؤمنون 〃 عذاب اليم
الاحزاب ۱	النبي اولىٰ 〃 انفسهم
〃 ۷	يا- لاتدخلوا 〃 عظيما
〃	ان الله وملٰئكته 〃 مهينا
〃 ۹	يا- لاتكونوا كالذين آذوا موسىٰ
الحجرات ۱	يا- لاتقدموا 〃 غفور رحيم

باب (۹) انتظام ملکی وسیاست

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۲	يا- كتب عليكم 〃 تتقون

ل۱ے اس حصے میں جو چوبیسواں باب ہے اُس کو بھی اسی کا ایک جزو سمجھنا چاہیے ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۴	وقاتلوا تا اعتدىٰ عليكم
〃 ۲۹	يا- اذا تداينتم 〃 بالعدل
〃 〃	واستشهدوا شهيدين 〃 الشهداء
آل عمران ۱۲	يا- لاتتخذوا 〃 خبالا
〃 ۱۷	وشاورهم في الامر
النساء ۸	واذا حكمتم 〃 بالعدل
〃 〃	واولي الامر منكم 〃 واليوم الآخر
〃 ۱۱	واذا جاءهم 〃 منهم
النساء ۱۳	ومن قتل 〃 حكيما
المائدة ۲	ولايجرمنكم 〃 تعملون
〃 ۵	انما جزاؤا 〃 رحيم
〃 ۶	والسارق 〃 حكيم
〃 ۷	ان النفس 〃 قصاص
〃 ۱۴	يا- شهادة بينكم 〃 واسمعوا
الانعام ۱۹	واذا قلتم 〃 قربىٰ
التوبة ۴	قاتلوا 〃 صاغرون
النحل ۱۳	والبغي 〃 عذاب عظيم
النور ۱	الزانية 〃 المؤمنين
〃 〃	والذين يرمون 〃 ان كان من الصادقين
〃 ۹	واذا كانوا 〃 شئت منهم
الاحزاب ۸	لئن لم ينته 〃 تبديلا
ص ۲	يا داود 〃 سبيل الله
الشورىٰ ۲	وامرت 〃 بينكم
〃 ۴	وامرهم شورىٰ بينهم
محمد ۳	فهل عسيتم 〃 ارحامكم
الحجرات ۱	يا- ان جاءكم 〃 نادمين
〃	وان طائفتان 〃 المقسطين

باب (۱۰) اہل کتاب کی مدح اور خاص خاص آیتیں

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۸	ومن اهل الكتاب 〃 يؤده اليك
〃 ۲۰	وان من اهل 〃 ربهم
النساء ۲۲	لكن الراسخون 〃 عظيما
المائدة ۱	وطعام الذين 〃 قبلكم
〃 ۹	ولو ان اهل 〃 مقتصدة
〃 ۱۱	ولتجدن 〃 المحسنين
الاعراف ۲۰	ومن قوم 〃 يعدلون

سورت مع رکوع	آیت
القصص ۶	الذین آتینا تا الجاہلین
العنکبوت ۵	ولا تجادلوا ، مسلمون
الحدید ۴	وجعلنا فی ، رحمۃ

باب (۱۱) کفار کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۳	ود کثیر ، قدیر
النساء ۹	اولئک ، بلیغا
المائدۃ ۳	ولا تزال ، المحسنین
الاعراف ۲۴	خذ العفو ، الرحیم
یونس ۱۱	قل یا ایہا الناس ، الحاکمین
الحجر ۶	فاصفح الصفح الجمیل
،	فاصدع ، المشرکین
النحل ۱۶	ادع الی ، احسن
بنی اسرائیل ۹	قل کل ، سبیلا
الکہف ۳	فلا تمار ، احدا
طٰہٰ ۸	قل کل ، اہتدیٰ
الانبیاء ۷	قل انما ، حین
الحج ۹	ولکل امۃ ، تختلفون
المومنون ۶	ادفع ، یحضرون
الفرقان ۶	وعباد الرحمٰن ، سلاما
النمل ۷	انما امرت ، المنذرین
القصص ۶	ویدرؤن ، الجاہلین
العنکبوت ۵	ولا تجادلوا ، مسلمون
، ۶	قل کفی ، الخاسرون
السبا ۳	قل من یرزقکم ، الحکیم
یٰس ۲	ومالی لا اعبد ، فاسمعون
الزمر ۲	قل اللہ اعبد ، من دونہ
المؤمن ۵	ویا قوم مالی ، بالعباد
، ۷	قل انی نہیت ، العالمین
حٰم السجدۃ ۶	قل ارئیتم ، بعید
الشوریٰ ۲	فلذلک ، المصیر
الزخرف ۷	فاصفح ، سلام
الجاثیۃ ۲	قل للذین ، ایام اللہ
الاحقاف ۱	قل ارئیتم ، واستکبرتم
المزمل ۱	واصبر ، جمیلا
الاعلیٰ ۱	فذکر ان نفعت الذکریٰ
الغاشیۃ ۱	فذکر ، بمصیطر

باب (۱۲) کلمات رقاق مواعظ اور دنیا سے بے رغبتی اور گزشتگان کے حال سے عبرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۱	ولتجدنہم ، یعملون
، ۲۶	زین ، الدنیا
، ،	ام حسبتم ، متی نصر اللہ
، ۲۸	وقدموا ، المؤمنین
، ۳۰	واعلموا ، حلیم
آل عمران ۲	ان الذین ، شیئا
، ۹	زین ، بالعباد
، ۳	یوم تجد ، نفسہ
، ۱۴	یا۔ امنوا ، الکذبین
، ۱۷	ولئن قتلتم ، تحشرون
، ۱۹	کل نفس ، الغرور
النساء ۱۱	قل متاع ، مشیدۃ
الانعام ۴	وما الحیوۃ ، تعقلون
، ۷	وہو الذی ، تعملون
، ۲۰	ولا تکسب ، تختلفون
الاعراف ۴	ولکل امۃ ، یستقدمون
، ۱۲	افامن ، الخاسرون
، ۱۳	اولم یہد ، بذنوبہم
، ۲۳	اولم ینظروا ، یؤمنون
الانفال ۳	واعلموا ، عظیم
التوبۃ ۶	ارضیتم ، قلیل
یونس ۲	ولقد اہلکنا ، تعملون
، ۳	یا ایہا الناس ، یتفکرون
، ۶	قل بفضل اللہ ، یجمعون
ہود ۱	لیبلوکم ، عملا
، ۲	من کان ، یعملون
، ۹	ذلک من ، ففی الجنۃ
یوسف ۱۲	لقد کان فی ، لاولی الالباب
الرعد ۳	وفرحوا ، متاع
، ۵	افمن ہو ، وجعلوا للہ شرکاء
ابراہیم ۱	وذکرہم بایام اللہ ، صبار شکور
النحل ۱۳	ولا تشتروا ، باق
، ۱۵	ان الذین ، عذاب الیم
بنی اسرائیل	ان احسنتم تا فلما
، ۲	من اہتدیٰ ، اخریٰ
، ،	وکم اہلکنا ، بصیرا
، ،	من کان یرید ، تفضیلا
، ۶	ان عذاب ، محذورا
الکہف ۱	انا جعلنا ، جرزا
مریم ۵	اذا تتلیٰ ، رئیا
، ،	والباقیات ، مردا
، ۶	وکم اہلکنا ، رکزا
طٰہٰ ۳	منہا خلقناکم ، اخریٰ
، ۷	ومن اعرض ، النہیٰ
الانبیاء ۱	اقترب ، معرضون
، ۲	وکم قصمنا ، خامدین
، ۲	وما خلقنا ، لاعبین
، ۳	کل نفس ، ترجعون
، ۴	ولئن مستہم ، ظالمین
الحج ۶	فکاین من ، الصدور
المومنون ۲	ان فی ذلک ، مبتلین
، ۶	قال کم ، ترجعون
الفرقان	ولقد اتوا علی ، نشورا
، ۶	والذین اذا ذکروا ، عمیانا
الشعراء ۴	ان فی ذلک لآیۃ وما ، الرحیم
القصص ۶	وکم اہلکنا ، الوارثین
، ۶ و ۷	وما اوتیتم ، المحضرین
، ۸	واتبغ ، الیک
، ،	وقال الذین ، الصابرون
العنکبوت ۱	احسب ، العالمین
، ۶	یا عبادی الذین ، علیم
، ۷	وما ہذہ ، کانوا یعلمون
الروم ۱	یعلمون ظاہرا ، یستہزؤن
لقمان ۴	یا ایہا الناس ، الغرور
السجدۃ ۳	اولم یہد ، یسمعون
الاحزاب ۲	قل لن ینفعکم ، نصیرا
السباء ۴ و ۵	وقالوا نحن ، محضرون
الفاطر ۱	یا ایہا الناس ان ، اصحاب السعیر } وعد اللہ
، ۳	یا ایہا الناس ، المصیر
یٰس ۲	ومالی ، ترجعون
یٰس ۲	یا حسرۃ تا محضرون
صٓ ۱	کم اہلکنا ، مناص
الزمر ۲	الم تر ان ، الالباب
المؤمن ۳	افلم یسیروا ، العقاب
، ۵	یا قوم ، حساب
، ۹	افلم یسیروا ، الکافرون
حٰم السجدۃ ۶	من عمل ، للعبید
الشوریٰ ۳	من کان یرید ، نصیب
، ۴	وما انتم ، نصیر
، ،	فما اوتیتم ، ابقیٰ
الزخرف ۳	ولولا ان یکون الناس ، للمتقین
الجاثیۃ ۱	ویل لکل ، عظیم
، ۲	من عمل ، ترجعون
، ۲ و ۳	ام حسب ، یظلمون
الجاثیۃ ۴	وقیل ، یستعتبون
الاحقاف ۲	ولکل درجات ، مما عملوا
، ،	ویوم ، تفسقون
، ۳ و ۴	ولقد مکناہم ، یرجعون
، ۴	کانہم یوم ، نہار
محمد ۲	والذین کفروا ، ناصر لہم
، ۴	انما الحیوۃ ، امثالکم
الفتح ۲	ومن یتول ، الیما
ق ۲	ولقد خلقنا ، تحید
، ۳	وکم اہلکنا ، شہید
الذاریات ۲	وترکنا ، فاسقین
، ،	ومن کل ، نذیر مبین
، ۳	وما خلقت ، المتین
النجم ۲	وللہ ما ، اتقیٰ
، ۳	ان لا تزر ، المنتہیٰ
القمر ۱	ولقد ترکناہا ، نذر
، ۳	ولقد اہلکنا ، مدکر
الرحمٰن ۲	کل من ، والاکرام
، ،	سنفرغ ، بسلطان
، ۳	ہل جزاء ، الاحسان
الواقعۃ ۲	نحن قدرنا ، تعلمون
، ،	نحن جعلنا ، تذکرۃ
، ۳	فلولا اذا ، العظیم
الحدید ۱	وما لکم ، الارض

سورت مع رکوع	آیت
الحدید ۲	ینادونهم تا النار
〃 ۲	الم یان 〃 تعقلون
〃 ۳	اعلموا 〃 الغرور
الحشر ۳	یااتقوا اللہ 〃 یتفکرون
الجمعۃ ۲	واذاراوا 〃 الرازقین
المنافقون ۲	یالاتلهکم 〃 تعلمون
التغابن ۲	انما اموالکم 〃 اجر عظیم
الطلاق ۱	ومن یتق اللہ 〃 قدرا
الملک ۱	خلق الموت 〃 عملا
〃 ۲	ءامنتم 〃 تحشرون
〃 ۲	قل ارایتم ان اهلکنی 〃 معین
المعارج ۱	ان عذاب 〃 مامون
〃 ۲	ایطمع 〃 مسبوقین
المزمل ۱	فکیف 〃 سبیلا
〃 ۲	وماتقدموا 〃 اجر
المدثر ۲	انها لاحدی 〃 رهینة
القیامۃ ۱	یقول الانسان 〃 معاذیره
〃 〃	کلابل تحبون 〃 المساق
〃 ۲	ایحسب 〃 الموتی
الدهر ۱	هل اتی 〃 کفورا
〃 ۲	ان هؤلاء 〃 سبیلا
النبا ۲	ذلک الیوم 〃 ترابا
النازعات ۱	ان فی 〃 یخشی
〃 ۳	کانهم یوم 〃 ضحٰها
عبس ۱	قتل الانسان 〃 الفجرة
الانفطار ۱	یاایها الناس 〃 للہ
الانشقاق ۱	یاایها الناس 〃 فملاقیه
〃 ۱	انه کان 〃 طبق
البروج ۱	ان بطش 〃 لشدید
الطارق ۱	ان کل 〃 ناصر
الاعلیٰ ۱	قد افلح 〃 ابقیٰ
الفجر ۱	تاکلون 〃 جما
〃 ۱	یومئذ 〃 لحیاتی
البلد ۱	لقد خلقنا 〃 یره احد
الشمس ۱	قد افلح 〃 دسّٰها
العادیات ۱	ان الانسان لربه 〃 لخبیر
التکاثر ۱	الهٰکم 〃 عن النعیم
الهمزة ۱	جمع 〃 الحطمة

باب (۳) ادعیہ

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحۃ ۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
〃 〃	الحمد للہ تا الضالین
البقرۃ ۵	رب اجعل 〃 الآخر
〃 〃	ربنا تقبل 〃 الحکیم
〃 ۲۵	ربنا آتنا 〃 النار
〃 ۴۰	غفرانک 〃 المصیر
〃 〃	ربنا لاتؤاخذنا 〃 الکافرین
آل عمران ۱	ربنا لا 〃 فیه
〃 ۲	ربنا اننا 〃 النار
〃 ۳	اللهم مالک 〃 حساب
〃 ۵	ربنا آمنا 〃 الشاهدین
〃 〃	ربنا اغفر 〃 الکافرین
〃 ۲۰	ربنا ماخلقت 〃 المیعاد
المائدۃ ۵	اللهم ربنا 〃 الرازقین
الاعراف ۱۱	ربنا افتح 〃 الفاتحین
〃 ۱۴	ربنا افرغ 〃 مسلمین
〃 ۱۸	رب اغفر 〃 الرحمین
〃 ۱۹	انت ولینا 〃 الیک
التوبۃ ۱۶	حسبی اللہ 〃 العظیم
یونس ۹	ربنا لا 〃 الکافرین
〃 〃	ربنا اطمس 〃 الالیم
ہود ۴	بسم اللہ 〃 رحیم
〃 〃	رب انی 〃 الخاسرین
یوسف ۱۱	فاطر 〃 الصالحین
ابراہیم ۶	رب اجعل 〃 یقوم الحساب
بنی اسرائیل ۳	رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا
〃 ۹	رب ادخلنی 〃 نصیرا
الکہف ۱	ربنا آتنا 〃 رشدا
مریم ۱	رب انی 〃 رضیا
طٰہٰ ۲	رب اشرح 〃 امری
〃 ۶	رب زدنی علماً
الانبیاء ۶	انی مسنی 〃 الراحمین
〃 〃	لاالٰه 〃 الظالمین
〃 〃	رب لاتذرنی 〃 الوارثین
〃 ۷	رب احکم بالحق۔
المؤمنون ۲	رب 〃 کذبون
المؤمنون ۲	رب انزلنی تا المنزلین
〃 ۶	رب اما 〃 الظالمین
〃 〃	رب اعوذبک 〃 یحضرون
〃 〃	ربنا آمنا 〃 الراحمین
〃 〃	رب اغفر 〃 الراحمین
الفرقان ۶	ربنا اصرف 〃 جهنم
〃 〃	ربنا هب 〃 اماما
الشعراء ۵	رب هب لی 〃 یبعثون
〃 ۶	فافتح 〃 المؤمنین
〃 ۹	رب نجنی 〃 یعملون
النمل ۲	رب اوزعنی 〃 الصالحین
〃 ۳	رب انی 〃 العالمین
〃 ۵	الحمد للہ 〃 اصطفیٰ
القصص ۲	رب انی 〃 للمجرمین
〃 〃	رب 〃 الظالمین
〃 ۳	رب انی 〃 فقیر
العنکبوت ۳	رب 〃 المفسدین
الصافات ۳	رب 〃 الصالحین
ص ۳	رب اغفر 〃 الوهاب
الزمر ۵	اللهم 〃 یختلفون
المؤمن ۱	ربنا وسعت 〃 العظیم
الاحقاف ۲	رب اوزعنی 〃 المسلمین
القمر ۱	رب انی مغلوب فانتصر
الحشر ۲	ربنا اغفر 〃 رحیم
الممتحنۃ ۱	ربنا علیک 〃 الحکیم
التحریم ۲	ربنا اتمم 〃 قدیر
〃 〃	رب ابن 〃 الظالمین
القلم ۱	سبحان 〃 الظالمین
نوح ۲	ولاتزد 〃 ضلالا
〃 〃	رب لا 〃 تبارا
الفلق ۱	اعوذ 〃 حسد
الناس ۱	اعوذ 〃 الجنة والناس

باب (۴) مومنون کی مدح اور خصلتیں اور اُن کا فلاح یافتہ ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	للمتقین 〃 المفلحون
البقرۃ ۵	الخاشعین تا راجعون
〃 ۱۴	الذین آتیناهم 〃 به
〃 ۱۵	للطائفین 〃 السجود
〃 ۱۶	ونحن له مخلصون 〃
〃 ۱۹	الصابرین 〃 المهتدون
〃 ۲۰	والذین آمنوا 〃 للہ
〃 ۲۲	ولکن البر 〃 المتقون
〃 ۲۴	ولکن البر 〃 اتقیٰ
〃 ۲۵	ومن الناس من یشری 〃 اللہ
〃 ۴۰	آمن الرسول 〃 الکافرین
آل عمران ۲	للذین اتقوا 〃 بالاسحار
〃 ۱۱	ولتکن 〃 المفلحون
〃 ۱۲	کنتم خیر 〃 باللہ
〃 ۱۴	للمتقین 〃 العالمین
〃 ۲۰	اولی الالباب 〃 حسن الثواب
الانعام ۶	الذین یدعون 〃 وجهه
〃 ۹	الذین آمنوا 〃 المهتدون
〃 ۱۱	والذین یؤمنون 〃 یحافظون
الاعراف ۲۴	ان الذین 〃 مبصرون
الانفال ۱	انما المؤمنون 〃 کریم
التوبۃ ۳	انما یعمر 〃 اجر عظیم
〃 ۹	والمؤمنون 〃 سیرحمهم اللہ
〃 ۱۳	فیه رجال 〃 المطهرین
〃 ۱۴	ان اللہ 〃 المؤمنون
ہود ۲	ان الذین آمنوا 〃 خالدون
الرعد ۳	انما یتذکر 〃 عقبی الدار
〃 ۴	من اناب 〃 حسن مآب
النحل ۴	للذین احسنوا 〃 الحسنة
〃 ۶	الذین صبروا 〃 یتوکلون
〃 ۱۶	ان اللہ مع 〃 محسنون
بنی اسرائیل ۱۲	ان الذین اوتوا 〃 خشوعا
طٰہٰ ۳	وذلک جزاء من تزکیٰ
الانبیاء ۲	لایسبقونه 〃 مشفقون
〃 ۴	المتقین الذین 〃 مشفقون
〃 ۶	کانوا یسارعون 〃 خاشعین
الحج ۳	ان اللہ یدخل 〃 الحمید
〃 ۵	وبشر المخبتین 〃 ینفقون
〃 ۶	الذین ان 〃 المنکر

سورت مع رکوع	آیت
المؤمنون ۱	قد افلح تا خالدون
″ ۴	ان الذین ہم ″ سابقون
النور ۵	لیسبح لہ ″ فضلہ
″ ۷	انما کان قول ″ الفائزون
″ ۹	انما المؤمنون ″ یؤمنون باللہ ورسولہ
الفرقان ۶	وعباد الرحمٰن ″ حسنت مستقرا ومقاما
النمل ۱	الذین یقیمون ″ یوقنون
القصص ۶	صبروا ″ الجاہلین
″ ۹	تلک الدار ″ للمتقین
العنکبوت ۶	والذین اٰمنوا ″ یتوکلون
″ ۷	والذین جاہدوا ″ المحسنین
لقمان ۱	للمحسنین ″ المفلحون
″ ۳	ومن یسلم ″ الوثقٰی
السجدۃ ۲	انما یؤمن ″ یعملون
″ ۳	وجعلنا منہم ″ یوقنون
الاحزاب ۵	ان المسلمین ″ اجرا عظیما
السبا ۱	عبد منیب
الفاطر ۳	انما یخشون ″ الصلوٰۃ
″ ۴	ان الذین یتلون ″ یتور
″ ″	ثم اورثنا ″ الکبیر
یٰسٓ ۱	من اتبع ″ کریم
الزمر ۱	ام من ہو ″ الالباب
″ ۲	والذین اجتنبوا ″ الالباب
″ ۳	افمن شرح ″ ربہ
″ ″	الذین یخشون ″ یشاء
حٰم السجدۃ ۴	ان الذین قالوا ″ استقاموا
″ ۵	ومن احسن ″ المسلمین
الشورٰی ۳	والذین اٰمنوا ″ الحق
″ ۳	عن عبادہ ″ الصالحات
″ ۴	صبار شکور
″ ″	للذین اٰمنوا ″ ینتصرون
محمد ۱	والذین ″ بالہم
الحجرات ۱	حبب الیکم ″ الراشدون
قٓ ۳	لکل اواب ″ منیب
″ ۳	من یخاف وعید
الذاریات ۱	انہم کانوا ″ المحروم
النجم ۲	الذین یجتنبون ″ اللمم
الرحمٰن ۳	ولمن خاف ″ جنتان
المجادلۃ ۳	لاتجد تا المفلحون
الحشر ۱	ینبغون ″ الصادقون
″ ″	یحبون ″ رحیم
الملک ۱	ان الذین ″ کبیر
المعارج ۱	المصلین ″ مکرمون
القیامۃ ۱	النفس اللوامۃ ″
الدہر ۱	یوفون ″ حریرا
النازعات ۲	من خاف ″ الماوٰی
الاعلٰی ۱	قد افلح ″ فصلّٰی
اللیل ۱	الاتقٰی ″ یرضٰی
البینۃ ۱	من خشی ربہ ″
العصر ۱	الذین ″ بالصبر

مسائل

باب (۵) مسائل صلوٰۃ و طہارت و مسجد وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۵	وارکعوا ″ مع الراکعین
″ ۱۴	ومن اظلم ″ خرابہا
″ ۱۵	واتخذوا ″ السجود
″ ۱۸	ومن حیث ″ شطرہ
″ ۳۱	حافظوا ″ تعلمون
النساء ۷	یا- لاتقربوا ″ غفورا
″ ۱۵	واذا ضربتم ″ موقوتا
المائدۃ ۲	یا- اذا قمتم ″ تشکرون
الاعراف ۳	یا بنی اٰدم خذوا ″ مسجد
ہود ۱۰	واقم ″ اللیل
بنی اسرائیل ۹	اقم الصلوٰۃ ″ نافلۃ لک
″ ۱۲	ولاتجہر ″ سبیلا
طٰہٰ ۱	واقم الصلوٰۃ لذکری
″ ۸	وسبح ″ النہار
الحج ۱۱	ومساجد ″ کثیرا
المؤمنون ۱	الذین ہم ″ خاشعون
″ ۱	والذین ہم علٰی ″ یحافظون
النور ۵	فی بیوت ″ الصلوٰۃ
″ ۷	واقیموا ″ ترحمون
العنکبوت ۵	واقم ″ تصنعون
الروم ۲	فسبحان ″ تظہرون
قٓ ۳	وسبح تا السجود
الذاریات ۱	کانوا ″ یہجعون
الطور ۲	وسبح ″ النجوم
الجمعۃ ۲	یا- اذا نودی ″ فی الارض
المزمل ۱	قم اللیل ″ علیہ
المدثر ۱	وثیابک فطہر
الدہر ۲	واذکر ″ طویلا
الاعلٰی ۱	وذکر ″ فصلّٰی
الماعون ۱	فویل ″ یراءون

باب (۱۶) مسائل زکوٰۃ و صدقات و بیان مصارف

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۶	قل ما انفقتم ″ ابن السبیل
″ ۳۷	یا- انفقوا ″ فیہ
″ ″	ان تبدوا ″ خیر لکم
″ ۳۷ و ۳۸	وما تنفقوا ″ یحزنون
الانعام ۱۷	واٰتوا حقہ یوم حصادہ
التوبۃ ۸	انما الصدقات ″ حکیم
النور ۷	واٰتوا الزکوٰۃ ″ ترحمون
الفرقان ۶	والذین اذا ″ قواما
الروم ۴	وما اٰتیتم ″ المضعفون
الدہر ۱	ویطعمون ″ شکورا

باب (۱۷) مسائل صیام و اعتکاف و بیان لیلۃ القدر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	ان طہرا ″ العاکفین
″ ۲۳	یا- کتب ″ تشکرون
″ ″	احل لکم ″ اللیل
″ ″	ولاتباشروہن ″ المساجد
الدخان ۱	انا انزلناہ ″ عندنا
القدر ۱	انا انزلناہ ″ الفجر

باب (۱۸) مسائل حج و بیان خانہ کعبہ و شہر مکہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	واذ جعلنا ″ العلیم
البقرۃ ۱۹	ان الصفا تا بہما
″ ۲۴	ولاتقاتلوہم ″ فیہ
″ ۲۴ و ۲۵	واتموا ″ تحشرون
اٰل عمران ۱۰	ان اول ″ سبیلا
المائدۃ ۱	غیر محلی الصید وانتم حرم
″ ۱۳	یا- لاتقتلوا ″ القلائد
الحج ۳ و ۴	والمسجد الحرام ″ المحسنین
النمل ۷	ہذہ البلدۃ ″ حرمہا
القصص ۶	اولم نمکن ″ لدنا
التین ۱	ہٰذا البلد الامین

باب (۱۹) نذر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۷	او نذرتم ″ یعلمہ
النحل ۷	ویجعلون ″ تفترون
الحج ۴	ولیوفوا نذورہم
الدہر ۱	یوفون بالنذر

باب (۲۰) مسائل جہاد و احکام اموال غنیمت[1] و فیٔ و اسیر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۴	وقاتلوا فی ″ المتقین
″ ۲۷	یسئلونک عن الشہر الحرام ″ القتل
النساء ۱۰	یا- خذوا ″ جمیعا
″ ۱۰	وما لکم ″ ضعیفا
″ ۱۰	فان تولوا ″ سلطانا مبینا
″ ۱۴	یا- اذا ضربتم ″ خبیرا
الانفال ۱	یسئلونک عن ″ الرسول
″ ۲	فاضربوا ″ رسولہ
″ ″	یا- اذا لقیتم ″ المصیر
″ ۵	وقاتلوہم ″ للہ
″ ″	واعلموا ″ السبیل
″ ۶	یا- اذا لقیتم ″ محیط

[1] لوٹ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اِس کو غنیمت کہتے ہیں اور ایک وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے جیسا کہ بنی نضیر یہودیوں سے ملا تھا اس کو اصطلاح شرع میں فیٔ کہتے ہیں جس کا ترجمہ ہم نے مفت کیا ہے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۸	فما تثقفنھم تا الخائنین
" ۸	واعدوا " السمیع العلیم
" ۹	ماکان للنبی " رحیم
" ۱۰	ان الذین امنوا " کبیر
التوبۃ ۱	براءۃ من " المتقین
" ۲	فان تابوا " ینتھون
" ۴	یا۔ انما المشرکون " صاغرون
" ۵	ان عدۃ " الکافرین
" ۶	انفروا " تعلمون
" ۱۰	یا ایھا النبی " ینالوا
النحل ۱۶	وان عاقبتم " الصابرین
الحج ۶	اذن للذین " ربنا اللہ
الاحزاب ۳	فمنھم " تبدیلا
محمد ۱	فاذا لقیتم " اوزارھا
الحشر ۱	ماقطعتم " رحیم
الممتحنۃ ۲	یا۔ اذا جاءکم " مؤمنون

باب (۲۱) کافروں کے ساتھ ربط واتحاد

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۳	لا یتخذ " تقاۃ
النساء ۱۲	فلا تتخذوا " قومھم
" ۲۱	یا۔ لا تتخذوا " مبینا
المائدۃ ۸	یا۔ لا تتخذوا " دائرۃ
" ۹	یا لا تتخذوا " یعقلون
" ۱۱	تری کثیرا " فاسقون
التوبۃ ۳	یا۔ لا تتخذوا " الفاسقین
المجادلۃ ۳	الم تر الی " یعلمون
"	لا تجد قوما " عشیرتھم
الممتحنۃ ۱	یا۔ لا تتخذوا " الحق
"	لا ینھاکم " الظالمون
" ۲	یا۔ لا تتولوا " القبور

باب (۲۲) بیع وتجارت وکسب

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۵	لیس علیکم جناح " من ربکم
" ۳۸	واحل اللہ البیع وحرم الربوا
" ۳۹	یا۔ اذا تداینتم " تعملون علیم

سورت مع رکوع	آیت
النساء ۵	یا۔ لا تاکلوا تا تراض منکم
النور ۵	تجارۃ ولا بیع
الجمعۃ ۲	فاذا قضیت " فضل اللہ
المزمل ۲	وآخرون " فضل اللہ

باب (۲۳) حلال وحرام از قسم ماکول ومشروب

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۱	یا ایھا الناس " مبین
" ۲۱	یا۔ کلوا " رحیم
المائدۃ ۱	احلت لکم " حرم
"	حرمت علیکم " حل لکم
" ۱۲	یا۔ انما الخمر " تفلحون
الانعام ۱۴	فکلوا " لفسق
" ۱۷و۱۸	ومن الانعام " غفور رحیم
الاعراف ۱۹	یحل لھم " الخبائث
النحل ۱۵	فکلوا مما " تفلحون
الحج ۴	واحلت لکم " علیکم

باب (۲۴) نکاح وطلاق وعدت ومہر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۷	ولا تنکحوا " اعجبکم
" ۲۹و۳۰	والمطلقات " لا تعلمون
" ۳۰	والذین یتوفون " اجلہ
" ۳۱	لا جناح " بصیر
النساء ۱	وان خفتم " مریئا
" ۳	ولا تعضلوھن " غلیظا
" ۳و۴	ولا تنکحوا ما نکح " اخدان
" ۱۹	ویستفتونک " بالقسط
النور ۱	الزانی لا ینکح " المؤمنین
" ۳	الخبیثات " للطیبات
القصص ۳	قال انی ارید " حجج
" ۵	کلیلا " وطرا
" ۶	یا۔ اذا نکحتم " جمیلا
الممتحنۃ ۲	لا ھن " لھن
"	ولا تمسکوا بعصم الکوافر
الطلاق ۱	یا ایھا النبی " عدل منکم
" ۱	واللائی " اتھا

باب (۲۵) لعان

سورت مع رکوع	آیت
النور ۱	والذین یرمون { غضب اللہ علیھا / ان کان من الصدقین }

باب (۲۶) ایلاء وظہار

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۸	للذین یؤلون " رحیم
الاحزاب ۱	ما جعل ازواجکم " امھاتکم
المجادلۃ ۱	الذین یظاھرون " الیم

باب (۲۷) قسم اور اس کا کفارہ

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۱۲	لا یؤاخذکم " واحفظوا ایمانکم
التحریم ۱	قد فرض " الحکیم

باب (۲۸) پردہ

سورت مع رکوع	آیت
النور ۴	یا لا تدخلوا " تفعلون
" ۸	یا۔ یستاذنکم " سمیع علیم
الاحزاب ۷	واذا سالتموھن " شھیدا
" ۸	یا ایھا النبی " جلابیبھن

باب (۲۹) میراث ووصیت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۲	کتب علیکم اذا " رحیم
" ۳۱	والذین یتوفون " اخراج
النساء ۱	للرجال " معروفا
" ۲	یوصیکم " علیم حلیم
" ۵	ولکل جعلنا " نصیبھم
" ۴	قل اللہ یفتیکم " علیما
المائدۃ ۱۴	یا۔ شھادۃ " اسمعوا
الانفال ۱۰	واولوا " علیم

حصہ چہارم قصص

باب (۱) ابلیس کا ذکر

آدم ع اور بی بی حوا کا قصہ اور ان کے ساتھ ابلیس کا ماجرا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	واذ قال ربک للملئکۃ تا خالدون
" ۱۲	واتبعوا " السحر
" ۲۱	خطوات الشیطان " تعلمون
" ۳۷	الشیطان " الفحشاء
آل عمران ۱۴	ان اللہ " آدم
النساء ۱۸	شیطانا " غرورا
الاعراف ۲	ثم قلنا " تخرجون
"	فوسوس " مبین
" ۳	لا یفتننکم " یؤمنون
" ۲۴	خلقکم " الیھا
الانفال ۶	واذ زین " العقاب
یوسف ۱	ان الشیطان " مبین
" ۵	فانساہ " سنین
الحجر ۲	وحفظناھا " مبین
" ۳	الا ابلیس " مقسوم
" ۳	واذ قال ربک " ابلیس
النحل ۸	فزین " اعمالھم
" ۱۴	انہ لیس " مشرکون
بنی اسرائیل ۶	ان الشیطان " مبینا
" ۷	قال اسجد " وکیلا
"	واذ قلنا " قلیلا
الکہف ۷	کان من " عضدا
طٰہٰ ۶و۷	ولقد عھدنا " اعمیٰ
الحج ۱	کل شیطان " السعیر
" ۷	اذا تمنی " امنیتہ
النور ۳	ومن یتبع " المنکر
الفرقان ۳	وکان الشیطان " خذولا
الشعراء ۱۱	وما تنزلت " لمعزولون
"	بل انبئکم " کاذبون
السبا ۲	ولقد صدق " حفیظ
الفاطر ۱	ان الشیطان " السعیر
الصافات ۱	وحفظا " ثاقب
ص ۵	اذ قال " ابلیس
حم السجدۃ ۳	وقیضنا " خلفھم
" ۵	واما ینزغنک " العلیم
الزخرف ۴	شیطانا " مھتدون
محمد ۳	ان الذین " املی لھم
المجادلۃ ۳	استحوذ " الخاسرون

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۲	کمثل الشیطان تا ظالمین
الناس ۱	شر الوسواس تا الجنۃ

باب (۲) ہابیل وقابیل

سورت مع رکوع	آیت
المائدہ ۵	واتل علیہم تا النادمین

باب (۳) حضرت نوحؑ کا قصہ اور اُن کی اپنی قوم کے ساتھ گفتگو

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۴	ان اللہ تا ونوحاً
الانعام ۱۰	ونوحاً تا ہدی اللہ
الاعراف ۸	لقد ارسلنا تا عمین
یونس ۸	واتل علیہم تا المنذرین
ہود ۳و۴	ولقد ارسلنا تا الیم
ابراہیم ۲و۳	الم یاتکم تا عذاب غلیظ
بنی اسرائیل ۱	انہ کان تا شکورا
الانبیاء ۶	ونوحا تا اجمعین
المؤمنون ۲	ولقد ارسلنا نوحا تا المنزلین
الفرقان ۴	وقوم نوح تا الیما
الشعراء ۶	کذبت قوم نوح تا الباقین
العنکبوت ۲	ولقد ارسلنا نوحا تا للعالمین
الصافات ۳	ولقد نادٰنا تا لابراہیم
الذاریات ۲	وقوم نوح تا فاسقین
النجم ۳	وقوم تا اطغیٰ
القمر ۱	کذبت قبلہم تا کفر
الحدید ۴	ولقد ارسلنا تا فاسقون
التحریم ۲	امرأۃ نوح تا الداخلین
الحاقۃ ۱	انا لما تا الجاریۃ
نوح ۱و۲	انا ارسلنا تا تبارا

باب (۴) حضرت ابراہیمؑ

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۵و۱۶	واذ ابتلیٰ تا انتم مسلمون
” ۱۶	ملۃ ابراہیم تا الی ابراہیم
” ۳۵	الم تر تا کفر
”	واذ قال ابراہیم تا حکیم
آل عمران ۷	فی ابراہیم تا المشرکین
النساء ۱۸	واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا
الانعام ۹و۱۰	واذ قال ابراہیم تا ہدی اللہ
التوبہ ۱۴	وماکان استغفار تا حلیم
ہود ۷	ولقد جاءت تا مردود
یوسف ۱	کما اتمہا تا ابراہیم
ابراہیم ۶	واذ قال ابراہیم تا الحساب
الحجر ۴	عن ضیف تا الغابرین
النحل ۱۶	ان ابراہیم تا المشرکین
مریم ۳	واذکر فی الکتاب ابراہیم تا جعلنا نبیا
الانبیاء ۵	ولقد آتینا تا لنا عابدین
الحج ۴	واذ بوانا تا عمیق
الشعراء ۵	نبا ابراہیم تا یبعثون
العنکبوت ۲و۳	وابراہیم اذ تا لمن الصالحین
” ۴	ولما جاءت تا الغابرین
الصافات ۳	لابراہیم تا مبین
ص ۴	عبادنا تا لمن المصطفین الاخیار
الزخرف ۳	اذ قال تا یرجعون
الذاریات ۲	ہل اتٰک تا مجرمین
الحدید ۴	ولقد ارسلنا تا فاسقون
الممتحنۃ ۱	ابراہیم تا شیٔ

باب (۵) حضرت اسمٰعیلؑ

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۵	وعہدنا تا الحکیم
” ۱۶	نعبد تا اسمٰعیل
الانعام ۱۰	اسمٰعیل تا ہدی اللہ
مریم ۴	واذکر فی الکتاب اسمٰعیل تا مرضیا
الانبیاء ۶	واسمٰعیل تا الصابرین
الصافات ۳	بغلام حلیم تا ذبح عظیم
ص ۴	واذکر اسمٰعیل تا الاخیار

باب (۶) حضرت لوطؑ

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	ولوطا تا ہدی اللہ
الاعراف ۱۰	ولوطا تا المجرمین
ہود ۷	فی قوم لوط تا عند ربک
الحجر ۴	قالوا انا ارسلنا تا للمؤمنین
الانبیاء ۵	ولوطا تا الصالحین
الشعراء ۹	کذبت قوم تا المنذرین
النمل ۴	ولوطا تا المنذرین
العنکبوت ۳	ولوطا تا المفسدین
” ۴	ولما جاءت تا یعقلون
الصافات ۵	وان لوطا تا تعقلون
الذاریات	قوم مجرمین تا الالیم
النجم ۳	والمؤتفکۃ تا غشی
القمر ۲	کذبت قوم لوط تا مستقر نذر
التحریم ۲	وامرأۃ لوط تا الداخلین

باب (۷) حضرت اسحٰقؑ

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۶	نعبد تا اسحٰق
الانعام ۱۰	اسحٰق تا ہدی اللہ
یوسف ۱	کما اتمہا تا اسحٰق
الانبیاء ۵	ووہبنا لہ تا عابدین
الصافات ۳	وبشرناہ تا مبین
ص ۴	واسحٰق تا المصطفین الاخیار

باب (۸) حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور اُن کے بھائی

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۶	ووصّٰی بہا تا مسلمون
آل عمران ۱۰	کل الطعام تا التوراۃ
الانعام ۱۰	ویعقوب تا ہدی اللہ
یوسف تا ۱۲	اذ قال یوسف تا الصالحین
الانبیاء ۵	یعقوب تا عابدین
ص ۴	ویعقوب تا المصطفین الاخیار
المؤمن ۴	ولقد جاءکم تا رسولا

باب (۹) حضرت ہودؑ اور قوم عاد

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۹	والیٰ عاد تا مؤمنین
ہود ۵	والی تا ہود
ابراہیم ۲و۳	الم یاتکم تا عذاب غلیظ
الفرقان ۴	وعادا تا تتبیرا
الشعراء ۷	کذبت عاد تا فاہلکناہم
العنکبوت ۴	وعادا تا مستبصرین
حٰم السجدہ ۲	صاعقۃ تا یبصرون
الاحقاف ۳	واذکر تا یستہزءون
الذاریات ۲	وفی عاد تا کالرمیم
النجم ۳	وانہ اہلک عادا الاولیٰ
القمر ۱	کذبت عاد تا منقعر
الحاقۃ ۱	کذبت تا باقیۃ
الفجر ۱	الم تر تا سوط عذاب

باب (۱۰) حضرت صالحؑ اور قوم ثمود

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۱۰	والیٰ ثمود تا الناصحین
ہود ۶	والیٰ ثمود تا لثمود
ابراہیم ۲و۳	الم یاتکم تا عذاب غلیظ
الحجر ۶	ولقد کذب تا یکسبون
الفرقان ۴	وثمود تا تتبیرا
الشعراء ۸	کذبت ثمود تا العذاب
النمل ۴	ولقد ارسلنا تا مطر المنذرین
العنکبوت ۴	وثمود تا مستبصرین
حٰم السجدہ ۲	وثمود تا کافرون
” ۲	واما ثمود تا یتقون
الذاریات ۲	وفی ثمود تا منتصرین
النجم ۳	وثمود فما ابقیٰ
القمر ۲	کذبت ثمود تا المحتظر
الحاقۃ ۱	کذبت تا بالطاغیۃ
الفجر ۱	وثمود تا سوط عذاب
الشمس	کذبت تا عقبٰہا

باب (۱۱) حضرت شعیبؑ اور اہل مدین اور اصحاب ایکہ

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۱۱	والی مدین تا کافرین
ہود ۸	والی مدین تا بعدت مدین
الحجر ۵	وان کان اصحاب تا مبین
الشعراء ۱۰	کذب اصحاب تا یوم عظیم
العنکبوت ۴	والی مدین تا جاثمین

باب (۱۲) حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۲	ماتتلوا تا ماکفر سلیمان
〃 ۳۳	وقتل 〃 یشاء
النساء ۲۳	وسلیمان 〃 زبورا
المائدۃ ۱۱	لعن 〃 داؤد
الانعام ۱۰	وداؤد 〃 ہدی اللہ
الانبیاء ۶	وداؤد 〃 حافظین
النمل ۲ و ۳	ولقد اتینا داؤد 〃 رب العالمین
السبا ۲	ولقد اتینا داؤد 〃 المہین
صٓ ۲	واذکر عبدنا ایوب 〃 الحساب
〃 ۳	ووہبنا لداؤد 〃 حسن مآب

باب (۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام اور فرعون اور ہامان اور بنی اسرائیل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶ و ۷	یٰبنی اسرائیل 〃 یعتدون
〃 ۸ و ۹	واذ اتخذنا 〃 ولعلہم یعلمون
〃 ۱۰ و ۱۱	واذ اخذنا 〃 بالرسل
〃 ۱۱	ولقد جاءکم 〃 بکفرہم
〃 ۱۳	سئل 〃 قبل
〃 ۱۶	وما اوتی موسیٰ
〃 ۳۲ و ۳۳	الم تر الی 〃 مما یشاء
النساء ۲۲	وقد سالوا 〃 عظیما
〃 ۲۳	وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
المائدۃ ۳	ولقد اخذ اللہ 〃 قلیلا منہم
〃 ۴	واذ قال موسیٰ 〃 الفاسقین
〃 ۵	کتبنا علی بنی اسرائیل 〃 یسرفون
〃 ۷	وکتبنا 〃 قصاص
〃 ۱۰	لقد اخذنا 〃 یعملون
〃 ۱۱	لعن 〃 یفعلون
الانعام ۱۰	وموسیٰ 〃 ہدی اللہ
〃 ۱۸	وعلی الذین ہادوا 〃 ببغیہم
〃 ۱۹	ثم اتینا 〃 یؤمنون
〃 ۲۰	ان الذین 〃 یفعلون
الاعراف ۱۳ و ۱۴	ثم بعثنا تا المفلحون
〃 ۲۰ و ۲۱	ومن قوم 〃 متقون
الانفال ۷	کداب 〃 ظالمین
یونس ۹ و ۱۰	ثم بعثنا 〃 یختلفون
ہود ۹	ولقد ارسلنا 〃 المرفود
〃 ۱۰	ولقد اتینا 〃 مریب
ابراہیم ۱	ولقد ارسلنا 〃 عظیم
〃 ۲	وقال موسیٰ 〃 حمید
النحل ۱۶	انما جعل 〃 فیہ
بنی اسرائیل	واتینا موسیٰ 〃 تتبیرا
〃 ۱۲	ولقد اتینا 〃 لفیفا
الکہف ۹ و ۱۰	واذ قال موسیٰ — ذلک تاویل صبرا
مریم ۴	واذکر 〃 ہارون نبیا
طٰہٰ ۱ و ۵	وہل اتٰک 〃 شیٔ علما
الانبیاء ۴	ولقد اتینا 〃 مشفقون
المؤمنون ۳	ثم ارسلنا 〃 یہتدون
الفرقان ۴	ولقد اتینا 〃 تدمیرا
الشعراء ۲ و ۴	واذ نادیٰ 〃 اغرقنا الاخرین
النمل ۱	واذ قال موسیٰ 〃 المفسدین
القصص ۱ و ۵	نتلوا علیک 〃 کافرون
العنکبوت ۴	وقارون 〃 اغرقنا
السجدۃ ۳	ولقد اتینا 〃 یوقنون
الاحزاب ۹	یٰا 〃 لاتکونوا 〃 وجیہا
الصافات ۴	ولقد مننا علی موسیٰ 〃 المؤمنین
المؤمن ۳ و ۵	ولقد ارسلنا 〃 سوء العذاب
الزخرف ۵	ولقد ارسلنا 〃 مثلا للاخرین
الدخان ۱ و ۲	ولقد فتنا 〃 بلاء مبین
الجاثیۃ	ولقد اتینا 〃 یختلفون
الذاریات ۲	وفی موسیٰ 〃 ملیم
القمر ۳	ولقد جاء 〃 مقتدر
الصف ۱	واذ قال موسیٰ 〃 الفاسقین
الجمعۃ ۱	مثل الذین 〃 صادقین
التحریم ۲	امراۃ فرعون 〃 الظالمین
الحاقۃ ۱	وجاء فرعون 〃 رابیۃ
المزمل ۱	کما ارسلنا 〃 وبیلا
النازعات	ہل اتٰک 〃 الاعلیٰ
الفجر ۱	وفرعون 〃 سوط عذاب

باب (۱۴) قارون

سورت مع رکوع	آیت
القصص	ان قارون تا لایفلح الکافرون
العنکبوت ۴	وقارون 〃 خسفنا بہ الارض
المؤمن ۳	ولقد ارسلنا 〃 ساحر کذاب

باب (۱۵) حضرت یونس علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	یونس 〃 ہدی اللہ
یونس ۱۰	فلولا 〃 حین
الانبیاء ۶	وذا النون 〃 المؤمنین
الصافات ۵	وان یونس 〃 الی حین
القلم ۲	کصاحب الحوت 〃 الصالحین

باب (۱۶) حضرت ادریس علیہ السلام[۵۱]

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	والیاس 〃 ہدی اللہ
مریم ۴	واذکر فی الکتاب ادریس — علیا
الانبیاء ۶	وادریس 〃 الصابرین
الصافات ۴	وان الیاس 〃 المؤمنین

باب (۱۷) حضرت ایوب علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	وایوب 〃 ہدی اللہ
الانبیاء ۶	وایوب 〃 للعابدین
صٓ ۴	واذکر عبدنا 〃 اوّاب

باب (۱۸) حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
اٰل عمران ۴	ہنالک 〃 الابکار
الانعام ۱۰	وزکریا 〃 ہدی اللہ
مریم ۱	ذکر رحمت 〃 حیا
الانبیاء ۶	وزکریا 〃 خاشعین

باب (۱۹) حضرت الیسع علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	والیسع 〃 ہدی اللہ
صٓ ۴	والیسع تا الاخیار

۵۱ بعض کہتے ہیں الیاس بھی ان ہی کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں وہ دوسرے ہیں ۱۲

باب (۲۰) حضرت ذوالکفل علیہ السلام[۵۲]

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۶	وذا الکفل 〃 الصابرین
صٓ ۴	وذا الکفل 〃 الاخیار

باب (۲۱) حضرت عزیر علیہ السلام[۵۳]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۵	اوکالذی 〃 قدیر
التوبۃ ۵	وقالت الیہود 〃 ابن اللہ

باب (۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۱	واتینا عیسیٰ 〃 القدس
〃 ۱۶	وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ
اٰل عمران ۴	اذ قالت امراۃ 〃 حساب
۵ و ۶	واذ قالت الملٰئکۃ 〃 فیکون
النساء ۲۲	وقولہم علی 〃 شہیدا
〃 ۲۳	انما المسیح 〃 روح منہ
المائدۃ ۷	وقفینا علیٰ 〃 للمتقین
〃 ۱۰	وقال المسیح 〃 من انصار
〃 〃	ما المسیح 〃 الطعام
〃 ۱۱	لعن 〃 ابن مریم
۱۵ و ۱۶	اذ قال اللہ 〃 الحکیم
الانعام ۱۰	وعیسیٰ 〃 ہدی اللہ
التوبۃ ۵	وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ
مریم ۲	واذکر فی الکتاب مریم 〃 حیا
الانبیاء ۶	والتی احصنت 〃 للعالمین
المؤمنون ۲	وجعلنا 〃 معین
الزخرف ۶	ان ہو 〃 مستقیم
الحدید ۴	وقفینا بعیسیٰ 〃 فاسقون
الصف ۱	واذ قال عیسیٰ 〃 احمد

۵۲ بعض کہتے ہیں یہ حضرت زکریا ہی کا دوسرا نام ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت الیاس کا اور بعض کہتے ہیں یہ حضرت یوشع ہیں ۱۲

۵۳ ان صاحب کے بارے میں بہت اختلاف ہے کہ یہ کون بزرگ تھے مگر زیادہ تر مشہور یہی ہے کہ حضرت عزیر تھے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الصف ۲	کما قال عیسیٰ تا ظاہرین
التحریم ۲	و مریم ۔ القانتین

باب ۲۳ حضرت لقمان ع

سورت مع رکوع	آیت
لقمان ۲	ولقد اتینا ۔ الحمید

باب ۲۴ حضرت ذو القرنین

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۱۱	ویسئلونک ۔ وعد ربی حقا

باب ۲۵ قوم سبا

سورت مع رکوع	آیت
النمل ۲و۳	فقال انی ۔ العالمین
السبا ۲	لقد کان لسبا ۔ حفیظ

باب ۲۶ اصحاب اخدود

سورت مع رکوع	آیت
البروج ۱	قتل ۔ الکبیر

باب ۲۷ اصحاب کہف اور رقیم

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۱و۲	ام حسبت ۔ فیہم احدا
۔ ۴	ولبثوا ۔ تسعا

باب ۲۸ حبیب نجار اور اہل انطاکیہ

سورت مع رکوع	آیت
یٰس ۲	وضرب لہم ۔ خامدون

باب ۲۹ ہاروت وماروت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۲	وما انزل ۔ ولا ینفعہم

باب ۳۰ باغ والوں کے دو قصے

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۵	واضرب لہم ۔ منتصرا
القلم ۱	اصحاب الجنۃ ۔ راغبون

باب ۳۱ اصحاب رس

سورت مع رکوع	آیت
الفرقان ۴	واصحاب الرس ۔ تتبیرا
ق ۱	کذبت ۔ وعید

باب ۳۲ اصحاب فیل

سورت مع رکوع	آیت
الفیل ۱	الم تر ۔ ماکول

حصۂ پنجم عالم معاد

باب ۱ قیامت کی ضرورت اور مر کر جینے کا ثبوت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۹	واذ قتلتم ۔ تعقلون
۔ ۳۵	او کالذی ۔ عزیز حکیم
الاعراف ۳	کما بداکم تعودون
۔ ۷	حتی اذا اقلت ۔ تذکرون
النحل ۵	واقسموا ۔ فیکون
	وما امر ۔ قدیر
بنی اسرائیل ۱۱	ذلک جزاؤہم ۔ فیہ
الکہف ۳	وکذلک اعثرنا ۔ فیہا
مریم ۵	ویقول الانسان ۔ شیئا
طٰہٰ ۱	ان الساعۃ آتیۃ ۔ تسعیٰ
الانبیاء ۷	کما بدانا ۔ فاعلین
الحج ۱	یا ایہا الناس ۔ فی القبور
النمل ۷	الم یروا انا ۔ یؤمنون
العنکبوت ۲	اولم یروا کیف ۔ علی قدیر
الروم ۲	یخرج الحی ۔ تخرجون
۔ ۳	وہو الذی یبدا ۔ حکیم
۔ ۵	فانظر الی آثار رحمۃ اللہ ۔ قدیر
السبا ۱	وقال الذین کفروا لا تاتینا ۔ مبین
الفاطر ۲	واللہ الذی ۔ النشور
یٰس ۳	وآیۃ لہم الارض ۔ یاکلون
۔ ۵	ومن نعمرہ ۔ افلا یعقلون
	اولم یر الانسان ۔ فیکون
الصافات ۱	فاستفتہم اہم ۔ لازب
صٓ ۳	وما خلقنا ۔ کالفجار
الزمر ۵	اللہ یتوفی الانفس ۔ یتفکرون
المؤمن ۶	لخلق ۔ لا یعلمون
حم السجدۃ ۵	ومن آیاتہ ۔ قدیر
الدخان ۲	وما خلقنا ۔ اجمعین
الجاثیۃ ۲	ام حسب ۔ ما کسبت
الاحقاف ۱	ما خلقنا تا معرضون
۔ ۴	اولم یروا ۔ قدیر
ق ۱	افلم ینظروا ۔ جدید
۔ ۱	افعیینا ۔ اول
الذاریات ۱	والذاریات ۔ لواقع
الطور ۱	والطور ۔ یلعبون
الواقعۃ ۲	نحن خلقنا ۔ تذکرون
القیامۃ ۱	ایحسب ۔ بنانہ
۔ ۲	ایحسب ۔ الموتیٰ
المرسلات ۱	والمرسلات ۔ لواقع
النباء ۱	الم نجعل الارض ۔ الفافا
النازعات ۱	ءانتم ۔ ارسٰہا
الطارق ۱	فلینظر ۔ لقادر
التین ۱	لقد خلقنا ۔ الحاکمین

باب ۲ آدمی کی موت

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۹	کل نفس ذائقۃ الموت
النساء ۱۱	اینما تکونوا ۔ مشیدۃ
۔ ۱۴	ان الذین ۔ فیہا
الانعام ۷	وہو القاہر ۔ لا یفرطون
۔ ۱۱	ولو تریٰ ۔ تستکبرون
الاعراف ۴	اذا ۔ کافرین
الانفال ۷	ولو تریٰ اذ ۔ الحریق
النحل ۴	تتوفاہم ۔ الجنۃ بما کنتم تعملون
المؤمنون ۶	حتی اذا جاء ۔ قائلہا
السجدۃ ۱	قل یتوفاکم ۔ ترجعون
الزمر ۳	انک میت وانہم میتون
حم السجدۃ ۴	ان الذین قالوا ۔ رحیم
الدخان ۱	فما ۔ الارض
محمد ۳	فکیف ۔ ادبارہم
ق ۲	وجاءت سکرۃ ۔ تحید
الواقعۃ ۳	فلولا اذا ۔ صادقین
المنافقون ۲	وانفقوا ۔ اجلہا
القیامۃ ۲	کلا اذا بلغت ۔ المساق
الفجر ۱	یا ایتہا ۔ جنتی
التکاثر ۱	حتی ۔ المقابر

باب ۳ موت کے بعد عالم برزخ کا جو معاملہ پیش آتا ہے

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	ولا تقولوا ۔ لا تشعرون
آل عمران ۱۷	لا تحسبن الذین ۔ المؤمنین
النساء ۱۴	ان الذین ۔ فیہا
الانعام ۸	ثم ردوا ۔ الحق
الاعراف ۵	ان الذین ۔ الجنۃ
المؤمنون ۶	ومن ورائہم ۔ یبعثون
السجدۃ ۱	ثم الی ۔ ترجعون
المؤمن ۵	النار یعرضون ۔ عشیا
ق ۱	قد علمنا ۔ منہم

باب ۴ بیان قرب قیامت اور اس کے آثار جیسے خروج یاجوج وماجوج ودابۃ الارض ونزول عیسیٰ علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۱۱	وما امر ۔ اقرب
الکہف ۱۱	فاذا جاء ۔ بعض
الانبیاء ۷	وحرام ۔ ینسلون
النمل ۶	واذا وقع القول ۔ لا یوقنون
الزخرف ۶	وانہ لعلم للساعۃ
الدخان ۱	فارتقب ۔ یغشی الناس
محمد ۲	فہل ینظرون ۔ اشراطہا
النجم ۳	ازفت الآزفۃ ۔ کاشفۃ
القمر ۱	اقتربت ۔ القمر
المعارج ۱	انہم ۔ قریبا

باب ۵ نفخ صور وحیات موتیٰ وحشر وغیرہ حالات جو قیامت میں واقع ہوں گے

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۴	فاللہ یحکم تا یختلفون
〃 ۱۸	اینما تکونوا 〃 جمیعا
〃 ۲۱	ان الذین 〃 لا یزکیھم
〃 ۲۵	بل ینظرون 〃 الامر
آل عمران ۱۱	یوم تبیض 〃 رحمۃ اللہ
النساء ۶	فکیف 〃 حدیثا
الانعام ۴	قد خسر الذین 〃 یزرون
〃	والموتی 〃 یرجعون
〃	وما من دابۃ 〃 یحشرون
〃 ۹	ویوم 〃 والشھادۃ
الاعراف ۳	کما بداکم تعودون
〃 ۶	یوم یاتی 〃 یفترون
التوبۃ ۵	والذین 〃 تکنزون
یونس ۱	الیہ مرجعکم 〃 یکفرون
〃 ۳	للذین احسنوا 〃 یفترون
〃 ۵	ویوم یحشرھم 〃 بینھم
ھود ٠	من اظلم 〃 ربھم
〃 ۹	یقدم 〃 النار
〃	ذلک یوم 〃 ففی الجنۃ
ابراھیم ۷	یوم تبدل الارض 〃 لسانہ
الحجر ۲	ولقد علمنا 〃 یحشرھم
〃 ۱۲	ویوم نبعث من 〃 ھؤلاء
بنی اسرائیل ۵	یوم یدعوکم 〃 قلیلا
〃 ۸	یوم ندعو 〃 سبیلا
〃 ۱۱	ونحشرھم یوم 〃 صما
〃 ۱۲	فاذا جاء 〃 لفیفا
الکھف ۶	ویوم نسیر 〃 احدا
〃 ۷	ویوم یقول نادوا 〃 مصرفا
〃 ۱۱	فاذا جاء 〃 سمعا
مریم ۲	فویل للذین 〃 قضی الامر
〃 ۵	فوربک 〃 جثیا
〃 ۶	ویوم نحشر 〃 وردا
〃	ان کل 〃 فردا
طہ ۵ و ۶	من اعرض 〃 ظلما ولا ھضما
〃 ۷	من اعرض 〃 تمنیٰ
الانبیاء ۳	بل تاتیھم 〃 ھم ینظرون
〃 ۷	لا یحزنھم 〃 فاعلین
الحج ۱۰	ھو سماکم 〃 الناس
المؤمنون ۶	ومن ورائھم 〃 لا یتساءلون

سورت مع رکوع	آیت
الفرقان ۳	یوم یرون تا مھجورا
〃 〃	الذین یحشرون 〃 سبیلا
الشعراء ۵	وازلفت الجنۃ 〃 ابلیس اجمعون
النمل ۷	ویوم نحشر 〃 لا ینطقون
〃	ویوم ینفخ 〃 السحاب
القصص ۶	ویوم ینادیھم 〃 ونزعنا 〃 یفترون
الروم ۲	ویوم تقوم الساعۃ 〃 محضرون
〃 ۳	ومن آیتہ 〃 تخرجون
〃 ۶	ویوم تقوم الساعۃ 〃 یستعتبون
السجدۃ ۱	یدبر الامر 〃 تعدون
یس ۳ و ۴	ویقولون 〃 المجرمون
الصافات ۱ و ۲	قالوا 〃 مستسلمون
ص ۲	وما ینظر ھؤلاء 〃 فواق
الزمر ۷	وما قدروا اللہ 〃 ووضع الکتاب
〃 ۸	وتری الملئکۃ 〃 ربھم
المومن ۲	یوم التلاق 〃 الحساب
الشوریٰ ۵	یوم لا مرد 〃 نکیر
الزخرف ۶	بل ینظرون 〃 المتقین
الدخان ۲	ان یوم 〃 اجمعین
ق ۱	احیینا بہ 〃 الخروج
〃 ۲	ونفخ 〃 لعبید
〃 ۳	ویوم ینادی 〃 [illegible]
الطور ۱	ان عذاب 〃 یلعبون
〃 ۲	یومھم 〃 یصعقون
القمر ۱	یوم یدع 〃 الی الداع
الرحمن ۲	فاذا انشقت 〃 المجرمون
الواقعۃ ۱	اذا وقعت 〃 منبثا
〃 ۲	قل ان الاولین 〃 معلوم
الحدید ۲	یوم تری 〃 المصیر
التغابن	یوم 〃 التغابن
القلم ۲	یوم یکشف 〃 ذلۃ
الحاقۃ	الحاقۃ 〃 ما الحاقۃ
〃	فاذا نفخ 〃 ثمانیۃ
المعارج ۱	بعذاب واقع 〃 حمیما
〃 ۲	یوم یخرجون 〃 ذلۃ

سورت مع رکوع	آیت
المزمل ۱	ان لدینا تا مھیلا
〃 〃	فکیف 〃 بہ
المدثر ۱	فاذا 〃 یسیر
القیامۃ	فاذا برق 〃 المستقر
المرسلات ۱	فاذا النجوم 〃 للمکذبین
النباء ۱	ان یوم 〃 سرابا
〃 ۲	یوم ینظر 〃 یداہ
النازعات ۱	یوم ترجف 〃 خاشعۃ
〃	فانما ھی 〃 بالساھرۃ
〃 ۲	فاذا 〃 ھی الماوی
عبس ۱	فاذا جاءت 〃 الفجرۃ
التکویر ۱	اذا الشمس 〃 احضرت
الانفطار ۱	اذا السماء 〃 اخرجت
〃 〃	یصلونھا 〃 للہ
التطفیف ۱	کلا انھم 〃 تکذبون
الانشقاق	اذا السماء 〃 حقت
الفجر ۱	کلا اذا دکت 〃 جلتی
الزلزال	اذا 〃 شرا یرہ
العادیات ۱	ان الانسان 〃 لخبیر
القارعۃ ۱	القارعۃ 〃 المنفوش

باب ۶ بیان کرب اہل محشر وسختی روز قیامت اور پل صراط

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۱	ولو یری 〃 من النار
المائدۃ ۶	ان الذین کفروا 〃 الیم
الانعام ۴	حتی اذا 〃 یزرون
ابراھیم ۷	ولا تحسبن اللہ 〃 الامثال
مریم ۲	وانذرھم 〃 الحسرۃ
〃 ۵	وان منکم 〃 مقضیا
طہ ۶	وخشعت 〃 ھمسا
الانبیاء ۳	بل تاتیھم 〃 ھم ینظرون
〃 ۷	فاذا ھی شاخصۃ 〃 ظالمین
الحج ۱	ان زلزلۃ 〃 شدید
النور ۵	یخافون یوما 〃 الابصار
الفرقان ۳	ویوم یعض 〃 جاءنی
الروم ۲	ویوم 〃 کافرین

سورت مع رکوع	آیت
السجدۃ ۲	ولو تری اذ المجرمون تا موقنون
السبا ۴	واسروا الندامۃ 〃 کفروا
الصافات ۱	وقالوا 〃 تکذبون
〃 ۲	احشروا 〃 الجحیم
الزمر ۵	ولو ان للذین 〃 یستھزءون
〃 ۶	واتبعوا 〃 مسودۃ
المؤمن ۲	وانذرھم یوم 〃 کاظمین
حم السجدۃ ۴	وقال الذین 〃 الاسفلین
الشوریٰ ۳	تری الظالمین 〃 بھم
〃 ۵	وتری الظالمین 〃 خفی
الزخرف ۴	انھم لیصدونھم 〃 المسرفین
الجاثیۃ ۴	ویوم تقوم 〃 جاثیۃ
الذاریات ۱	یوم ھم 〃 تستعجلون
الطور ۲	فذرھم 〃 ولا ھم ینصرون
القمر ۱	یقول 〃 عسر
〃 ۳	والساعۃ ادھی وامر
الحدید ۲	یوم یقول 〃 بئس المصیر
الملک ۲	فلما راوہ 〃 تدعون
القلم ۲	خاشعۃ 〃 ذلۃ
الحاقۃ ۱	واما من 〃 سلطانیہ
المعارج ۱	یود 〃 ینجیہ
المزمل ۱	فکیف 〃 شیبا
المدثر ۱	فذلک یومئذ 〃 یسیر
القیامۃ ۱	فاذا برق 〃 المستقر
الدھر ۱	یوما 〃 الیوم
المرسلات ۱	ویل یومئذ 〃 فکیدون
النبا ۲	ویقول 〃 ترابا
النازعات ۱	قلوب 〃 خاشعۃ
عبس ۱	یوم یفر 〃 یغنیہ
الطارق ۱	فما لہ من قوۃ ولا ناصر
الغاشیۃ ۱	ھل اتک 〃 ناصبۃ
الفجر ۱	یومئذ 〃 احد
اللیل ۱	وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی
الزلزال	وقال الانسان مالھا
القارعۃ ۱	یوم 〃 المنفوش

باب ۷ مومنین کا قیامت کے دن امن میں ہونا

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۷	ان الذین تا توعدون
الفرقان ۳	اصحاب ″ مقیلا
النمل ۷	من جاء بالحسنۃ ″ آمنون
الروم ۲	فاما ″ یحبرون
الاحزاب ۶	تحیتہم یوم یلقونہ سلام
یٰسٓ ۴	ان اصحاب ″ رب رحیم
حٰمٓ السجدۃ ۴	تتنزل ″ فی الآخرۃ
″ ۵	من یاتی ″ القیامۃ
الزخرف ۷	یاعباد ″ تحبرون
قٓ	وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید
الحدید ۲	یوم تری ″ خالدین
التحریم ۲	یاایہا الذین آمنوا ″ نورہم
المدثر ۲	کل نفس ″ الیمین
الدہر ۱	ویطعمون ″ سرورا
عبس ۱	وجوہ ″ مستبشرۃ
الغاشیۃ ۱	وجوہ ″ عالیۃ
الفجر ۱	یاایتہا النفس ″ جنتی

باب (۸) قیامت مین کسی کا کسی کے کام نہ آنا۔ اور معبودانِ باطل اور شیطانون کا اپنے تابعدارون سے علیحدہ ہوجانا اور اُن کی باہمی گفتگو اور شفاعت کا ذکر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶	واتقوا یوما ″ ینصرون
″ ۲۰	ولویری ″ النار
″ ۳۴	یوم لا ″ وشفاعۃ
″	من ذا الذی ″ باذنہ
الانعام ۸	وذکربہ ″ الیوخذ منہا
″ ۱۱	ولقد جئتمونا ″ تزعمون
″ ۲۰	ولاتکسب تختلفون

سورت مع رکوع	آیت
یونس	مامن تا اذنہ
″ ۳	مالہم من ″ یفترون
ابراہیم ۳ و ۴	وبرزوا ″ عذاب الیم
النحل ۱۲	واذا رءا الذین ″ یفترون
بنی اسرائیل ۹	عسیٰ ″ محمودا
الکہف ۷	ویوم یقول نادوا ″ موبقا
مریم ۵	واتخذوا ″ ضدا
″ ۶	لایملکون ″ عہدا
طٰہٰ ۶	یومئذ لاتنفع ″ قولا
المؤمنون ۶	فاذا نفخ ″ یتساءلون
الفرقان ۲	ویوم یحشر ″ ولانصرا
الشعراء ۵	یوم لاینفع مال ولابنون
القصص ۷	قال الذین حق ″ یہتدون
العنکبوت ۳	وقال انما ″ ناصرین
الروم ۲	ولم یکن لہم من ″ کافرین
لقمان ۴	واخشوا یوما ″ شیئا
السبا ۴	ولوتری اذ الظالمون } اندادا
″ ۵	فالیوم لا ″ ضرا
الفاطر ۲	ویوم القیامۃ ″ بشرککم
″ ۳	ولاتزر وازرۃ ″ ذاقربیٰ
الصافات ۲	مالکم لاتناصرون ″ مشترکون
المؤمن ۲	ماللظالمین ″ یطاع
حٰمٓ السجدۃ ۶	وضل ″ محیص
الشوریٰ ۵	وماکان لہم ″ سبیل
الزخرف ۷	الاخلاء ″ المتقین
″ ۷	ومالک ″ یعلمون
الدخان ۲	یوم لا ″ رحم اللہ
الاحقاف ۱	واذا حشر ″ کافرین
قٓ ۲	قال قرینہ ″ لعبید
النجم ۲	وکم من ″ یرضیٰ
الممتحنۃ ۱	لن تنفعکم ارحامکم واولادکم
الحاقۃ ۱	واما من اوتی ″ حمیم
المعارج	ولایسئل ″ ینجیہ
عبس ۱	یوم یفر ″ نبیہ
الانفطار ۱	یوم لاتملک ″ للہ

باب (۹) قیامت مین مسلمانون اور کافرون اور جھوٹے معبودون وغیرہ کے ساتھ اللہ تعالے کی گفتگو

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۱۵ و ۱۶	یوم یجمع ″ العظیم
الانعام ۳	ویوم نحشرہم ″ مشرکین
″	ولوتری اذ وقفوا علی ربہم تکفرون
″ ۱۱	ولقد جئتمونا ″ تزعمون
″ ۱۵ و ۱۶	ویوم یحشرہم ″ شہدنا علی انفسنا
الاعراف ۱	فلنسئلن ″ غائبین
ابراہیم ۷	فیقول الذین ظلموا } الامثال
النحل ۴	ثم یوم القیمۃ یخزیہم } خالدین
الکہف ۶	وعرضوا ″ موعدا
طٰہٰ ۷	قال لم حشرتنی ″ تنسیٰ
المؤمنون ۶	الم تکن آیاتی ″ لو انکم کنتم تعلمون
الفرقان ۲	ویوم یحشرہم ″ فاذنا انصرا
النمل ۷	حتی اذا جاءوا ″ تعملون
القصص ۷	ویوم ینادیہم ″ فہم لایتساءلون
السجدۃ ۲	ولوتری اذ المجرمون } تعملون
السبا ۵	ویوم یحشرہم جمیعا ″ تکذبون
یٰسٓ ۴	الم اعہد الیکم ″ تکفرون
الصافات ۲	وقفوہم ″ تناصرون
الزمر ۶	بلیٰ قد ″ الکافرین
حٰمٓ السجدۃ ۶	ویوم ینادیہم
الجاثیۃ ۴	الیوم ″ تعملون
قٓ ۲	لقد کنت ″ للعبید
المرسلات ۱	ہٰذا یوم الفصل ″ فکیدون
النبا ۲	لایملکون ″ صوابا

باب (۱۰) حساب وکتاب و وزنِ اعمال وبیان نامۂ اعمال وجزاءِ اعمال

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۰	وما اللہ بغافل عما تعملون
″ ۳۰	ان تخفوا ″ قدیر
آل عمران ۳	یوم تجد ″ بعید
″ ۱۹	وانما ″ یوم القیامۃ
الاعراف ۱	فلنسئلن ″ یظلمون
یونس ۱	ثم یعیدہ ″ یکفرون
ہود ۹	یوم یات ″ مجذوذ
″ ۱۰	وان کلا ″ خبیر
ابراہیم ۷	لیجزی اللہ ″ الحساب
النحل ۱۳	ولتسئلن عما کنتم ″ تعملون
″ ۱۵	یوم تاتی ″ لایظلمون
بنی اسرائیل ۲	ونخرج لہ ″ حسیبا
″ ۸	فمن اوتی ″ کتابہم
الکہف ۶	ووضع الکتاب ″ احدا
″ ۱۲	فلانقیم ″ وزنا
مریم ۲	وانذرہم ″ الامر
الانبیاء ۴	ونضع الموازین ″ حاسبین
الحج ۲	ان الذین ″ شہید
″ ۷	الملک یومئذ ″ مہین
المؤمنون ۶	فمن ثقلت ″ خالدون
النور ۳	ان الذین ″ الحق المبین
″ ۹	ویوم یرجعون ″ علیم
النمل ۷	ویوم ″ ینطقون
″	من جاء ″ تعملون
القصص ۷	ویوم ینادیہم ″ یفترون
العنکبوت ۱	الیّ مرجعکم ″ تعملون
″ ۱	ولیحملن اثقالہم ″ یفترون
الروم ۵	یومئذ ″ فضلہ
لقمان ۲	یابنی انہا ″ لطیف خبیر
السبا ۳	قل لاتسئلون ″ العلیم
یٰسٓ ۴	فاذا ہم جمیع ″ تعملون
″	الیوم نختم ″ ارجلہم
الصافات ۵	ولقد علمت الجنۃ انہم لمحضرون } المخلصین

سورت مع رکوع	آیت
الزمر ۱	ولاتری تا الصدور
" ۲	للذین اٰمنوا " حساب
" ۳	انک میت " تختصمون
" ۷ و ۸	واشرقت الارض " زمرا
" ۸	وقضی " العالمین
المؤمن ۲	یوم التلاق " الحساب
" ۲	انا لننصر " سوء الدار
" ۸	فاذا " المبطلون
حم السجدة ۳	ویوم یحشر " المعتبین
الشوریٰ ۵	مالکم من " نکیر
الزخرف ۲	ستکتب شہادتہم ویسئلون
" ۴	فاستمسک " تسئلون
الجاثیة ۴	کل امة یستعتبون
قٓ ۲ و ۳	وقال قرینہ " غیر بعید
الطور ۱	فویل یومئذ " تعملون
الرحمٰن ۲	سنفرغ لکم ایہا الثقلان
الواقعة ۱	وکنتم ازواجا " کریم
" ۳	فاما ان کان " جحیم
المجادلة	یوم یبعثہم " تمہید
" ۳	یوم القیامة " ابصیر
التغابن ۱	یوم یجمعکم " اصحاب النار
التحریم ۱	یا ایہا الذین کفروا " تعملون
الحاقة ۱	یومئذ تعرضون " فاسلکوه
القیامة ۱	ینبؤا الانسان " وآخر
" "	ووجوه " فاقرة
المرسلات ۱	واذا الرسل " للمکذبین
" ۱	ہذا یوم لاینطقون " فکیدون
النبا ۲	لایملکون " صوابا
النازعات ۲	فاذا جاءت " الجنة ہی الماویٰ
التکویر ۱	واذا الموؤدة " نشرت
التطفیف ۱	یوم یقوم " العالمین
الانشقاق ۱	فاما من " سعیرا
الطارق ۱	یوم تبلی " ناصر
الغاشیة ۱	ان الینا " حسابہم
الزلزال ۱	یومئذ تحدث " شرا یره
العادیات ۱	وحصل " لخبیر
القارعة ۱	فاما من " ہاویة
التکاثر ۱	ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم

باب (۱۱) دوزخ اور اہلِ دوزخ کی حالت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۳	فاتقوا النار تا للکافرین
" ۱۹	انّ الذین " ینظرون
النساء ۸	ان الذین العذاب
" ۲۱	ان المنافقین فی " نصیرا
الاعراف ۴	قال ادخلوا " تکسبون
" ۵	لہم من " الظالمین
" ۶	ونادیٰ اصحاب النار } الکافرین
یونس ۱	لہم شراب " یکفرون
ہود ۹	فاما الذین " یرید
الرعد ۱	واولئک الاغلال خالدون
ابراہیم ۱	ویسقیٰ " غلیظ
الحجر ۳	لہا سبعة " مقسوم
بنی اسرائیل	کلما خبت زدناہم سعیرا
الکہف ۴	انا اعتدنا " ساءت مرتفقا
مریم ۵	ونذر الظالمین فیہا جثیا
طٰہٰ ۳	انہ من یات ربہ " یحییٰ
الانبیاء ۳	لو یعلم الذی " ینصرون
" ۷	انکم وما تعبدون " لایسمعون
الحج ۲	فاما الذین " عذاب الحریق
المؤمنون ۶	تلفح " کالحون
الفرقان ۲	اذا راتہم " کثیرا
" ۶	ان عذابہا " مقاما
العنکبوت ۶	وان جہنم " تعملون
السجدة ۲	کلما ارادوا " تکذبون
الاحزاب	ان اللہ " فی النار
السبا ۴	وجعلنا " کانوا یعملون
الفاطر ۴	والذین کفروا " من عذابہا
الصافات ۲	اذلک خیر " لالی الجحیم
صٓ ۴	وان للطاغین " ازواج
الزمر ۲	لہم من " تحتہم ظلل
" ۳	افمن یتقی " یوم القیامة
" ۸	وسیق الذین " المتکبرین
المؤمن ۸	فسوف " یسجرون
حم السجدة ۴	فلنذیقن الذین تا النار
الزخرف ۷	ان المجرمین " مبلسون
الدخان ۳	ان شجرة " تمترون
الجاثیة ۱	عذاب مہین " جہنم
محمد ۲	کمن ہو " امعاءہم
قٓ ۳	یوم نقول " ہل من مزید
القمر ۳	ان المجرمین " سقر
الرحمٰن ۳	یرسل " تنتصران
"	یطوفون " آن
الواقعة ۲	فی سموم " کریم
"	ثم انکم " الہیم
التحریم ۱	یا قوا " یؤمرون
الملک ۱	وللذین " الغیظ
الحاقة ۱	ثم الجحیم " فاسلکوه
"	ولا طعام الا من غسلین
المعارج ۱	انہا " فاوعیٰ
المزمل ۱	ان لدینا " الیما
المدثر ۱	وما ادراک " بشر
الدہر ۱	انا اعتدنا " سعیرا
المرسلات ۱	انطلقوا " صفر
النبا ۱	ان جہنم " غساقا
"	فذوقوا " عذابا
الغاشیة ۱	نارا حامیة " جوع
البلد ۱	والذین کفروا " مؤصدة
اللیل ۱	فانذرتکم " الاشقیٰ
القارعة ۱	وما ادراک ماہیہ نار حامیة
الہمزة ۱	وما ادراک " ممددة

باب (۱۲) اہلِ دوزخ کے ساتھ گفتگو اور اُن کو ملامت اور اُن کا باہمی جھگڑا

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۴	کلما دخلت " تکسبون
" ۶	ونادیٰ " تحزنون
المؤمنون ۶	الم تکن " تعلمون
الشعراء ۵	قالوا وہم " حمیم
صٓ ۴	ہذا فوج " تخاصم اہل النار
المؤمن ۵	واذ یتحاجون " العباد
" ۸	ثم قیل لہم " تمرحون
الزمر ۸	وقال لہم " الکافرین
الاحقاف ۲	ویوم یعرض " تفسقون
" ۴	ویوم " تکفرون
الملک ۱	کلما القی " لاصحاب السعیر
المدثر ۲	قالوا لم " الیقین

باب (۱۳) اہلِ دوزخ کا واویلا و تمنائی موت اور دنیا کی طرف لوٹ آنے وغیرہ کی درخواست اور اُس کا جواب

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۳	ولوتری اذ " المؤمنین
المؤمنون ۶	ربنا غلبت " لاتکلمون
الفرقان ۲	اذا القوا منہا " کثیرا
الشعراء ۵	قالوا وہم فیہا فنکون من المؤمنین
السجدة ۲	ولوتری اذ " موقنون
الاحزاب ۸	یوم تقلب " کبیرا
الفاطر ۴	وہم یصطرخون " نصیرا
المؤمنون ۲	ان الذین کفروا " العلی الکبیر
" ۵	وقال الذین فی النار } ضلال
الزخرف ۷	ونادوا " ماکثون
الملک ۱	وقالوا لوکنا " لاصحاب السعیر

باب (۱۴) اعراف اور اہلِ اعراف

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۵ و ۶	وبینہما حجاب " تحزنون

باب (۱۵) جنت اور اُس کے نعیم ولذّات وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وبشر تا خالدون
اٰل عمران ۱۴	وسارعوا ” للمتقین
الاعراف ۵	ونزعنا ” حجاب
التوبۃ ۳	الذین اٰمنوا ” عظیم
یونس ۱	ان الذین اٰمنوا ” العالمین
ہود ۹	واما الذین سعدوا ” مجذوذ
الرعد ۳	والذین صبروا ” عقبی الدار
” ۵	مثل الجنۃ ” وظلها
الحجر ۴	ان المتقین ” بمخرجین
النحل ۴	للذین احسنوا ” یشاؤن
الکہف ۴	ان الذین اٰمنوا ” حسنت مرتفقا
” ۱۲	ان الذین اٰمنوا ” حولا
مریم ۴	اولئک ” عشیا
طٰہٰ ۳	ومن یاتہ ” فیها
الحج ۳	ان اللّٰہ ” حریر
” ۸	والذین ہاجروا ” یرضونہ
الفرقان ۲	قل ” خالدین
” ۶	والذین ” ومقاما
العنکبوت ۶	والذین اٰمنوا ” العاملین
الروم ۲	فی روضۃ یحبرون
السجدۃ ۲	فلا تعلم نفس ” یعملون
”	جنات المأوی ” یعملون
الاحزاب	اعدلہم ” کریما
السبا ۵	من اٰمن ” اٰمنون
الفاطر ۴	ثم اورثنا ” لغوب
یٰس ۴	ان اصحاب الجنۃ ” رب رحیم
الصافات ۲	اولئک لہم ” بمعذبین
صٓ ۴	وان للمتقین ” نفاد
الزمر ۲	الذین اتقوا ” الانہار
” ۴	لہم ما یشاؤن ” المحسنین
” ۶	وینجی اللّٰہ ” یحزنون
” ۸	وسیق الذین ” نشاء
المؤمن ۵	یرزقون ” حساب
حٰم السجدۃ ۱	لہم اجر غیر ممنون
” ۴	ولکم فیها تا رحیم
الشوری ۳	والذین اٰمنوا ” ربہم
الزخرف ۷	یٰعباد ” تاکلون
الدخان ۳	ان المتقین ” الاولی
محمد ۲	مثل الجنۃ ” ربہم
قٓ ۳	ادخلوها ” مزید
الذاریات ۱	ان المتقین ” ربہم
الطور ۱	ان المتقین ” البر الرحیم
القمر ۳	ان المتقین ” مقتدر
الرحمٰن ۳	ولمن خاف ” عبقری حسان
الواقعۃ ۱	علی سرر ” مرفوعۃ
” ۳	واما ان کان ” نعیم
الحدید ۳	وجنۃ ” والارض
الصف ۲	دید خلکم ” العظیم
الطلاق ۲	ومن یؤمن ” رزقا
الحاقۃ ۱	فاما من اوتی ” الخالیۃ
المدثر ۲	عن المجرمین ” یوم الدین
الدہر ۱	ان المتقین ” تفجیرا
” ”	وجزاہم بما صبروا ” مشکورا
المرسلات ۲	ان المتقین ” تعملون
النبا ۲	ان المتقین ” حسابا
التطفیف	ان الابرار ” المقربون
” ”	فالیوم ” ینظرون
الغاشیۃ ۱	فی جنۃ ” مبثوثۃ
البینۃ ۱	جزاؤہم عند ربہم ” رضوا عنہ

باب (۱۶) انہار جنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	تجری من تحتها الانہار
الحجر ۴	فی جنات وعیون
الزمر ۲	غرف ” الانہار
محمد ۲	مثل الجنۃ ” مصفی
الرحمٰن ۳	فیهما عینان تجریان
”	فیهما عینان نضاختان
الدہر ۱	عینا یشرب ” تفجیرا
”	عینا فیها ” سلسبیلا
التطفیف ۱	عینا تا المقربون
الغاشیۃ ۱	فیها عین جاریۃ

باب (۱۷) حور وخدّام جنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	ولہم فیها ازواج مطہرۃ
یٰس ۴	ان اصحاب الجنۃ ” متکئون
الصافات ۲	یطاف علیہم ” بیض مکنون
صٓ ۴	وعندہم ” اتراب
الدخان ۳	وزوجناہم بحور عین
الطور ۱	ویطوف ” مکنون
الرحمٰن ۳	فیهن قاصرات ” والمرجان
”	فیهن خیرات ” جان
الواقعۃ ۱	یطوف ” کاس من معین
”	وحور ” مکنون
”	انا انشانٰہن تا لاصحاب الیمین
الدہر	ویطوف ” منثورا
النبا ۲	وکواعب اترابا

باب (۱۸) ہمیشگی دوزخ وجنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وہم فیها خالدون
” ۹	بلی من کسب ” خالدون
” ۱۹	خالدین ” ینظرون
” ۲۰	وما ہم ” النار
المائدۃ ۶	یریدون ان ” مقیم
التوبۃ ۳	لہم فیها ” ابدا
ہود ۵	خالدین ” مجذوذ
الحجر ۴	وما ہم منها بمخرجین
الکہف ۱	ماکثین فیہ ابدا
الصافات ۲	افما نحن بمیتین ” بمعذبین
المؤمن ۸	ادخلوا ” المتکبرین
حٰم السجدۃ ۱	ان الذین ” ممنون
” ۴	لہم فیها دار الخلد
الشوری ۵	الا ان ” مقیم
الزخرف ۷	وانتم فیها خالدون
” ۷	ان المجرمین ” ماکثون
الدخان ۳	لا یذوقون ” الاولی
الجاثیۃ ۴	فالیوم ” لا یستعتبون
قٓ ۳	من خشی ” ذلک یوم الخلود
النبا ۲	لابثین فیها احقابا
البینۃ ۱	جنات عدن ” ابدا

حصہ ششم متفرقات

باب (۱) مصیبت اور ہلاکت گناہ کے سبب سے آتی ہی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	وما یضل ” الارض
” ۶	واذ قلتم ” تنظرون
” ”	فبدل ” یکسبون
” ۷	وضربت ” یعتدون
” ۸	ولقد علمتم ” خاسئین
اٰل عمران ۲	کداب اٰل ” بذنوبہم
” ۱۲	مثل ما ینفقون ” یظلمون
” ۱۴	قد خلت ” المکذبین
” ۱۶	ان الذین تولوا ” کسبوا
النساء ۹	فکیف ” ایدیہم
” ۱۱	وما اصابک ” نفسک
” ۲۱	ما یفعل اللّٰہ ” اٰمنتم
الانعام ۱	الم یروا ” بذنوبہم
” ۱۶	ذلک ان ” غافلون
الاعراف ۸	فکذبوہ ” عمین
” ۹	فانجیناہ ” مؤمنین
” ۱۰	فعقروا ” المجرمین
” ۱۱	فاخذتہم ” الخاسرین
” ۱۲ و ۱۳	ولو ان ” بذنوبہم
” ۱۶	ولقد اخذنا ” غافلین
” ۲۱	واسئلہم ” خاسئین
الانفال ۷	ذلک بما قدمت ” للعبید
” ۷	ذلک بان اللّٰہ ” ما بانفسہم
التوبۃ ۱۰	فاعقبہم ” یکذبون
”	وما کان اللّٰہ ” تتقون

سورت مع رکوع	آیت
یونس ۲	ولقد تا المجرمین
″ ۵	ان اللہ لا ″ یظلمون
″ ۰	کذلک ″ المعتدین
ہود ۵	ذلک من ″ ظالمۃ
″ ۱۰	وماکان ″ مصلحون
الرعد ۳	ان اللہ ″ بانفسہم
النحل ۴	وماظلمہم اللہ ″ یستہزؤن
″ ۱۳	وتذوقوا السوء ″ عظیم
″ ۱۵	ضرب اللہ ″ یصنعون
بنی اسرائیل	وقضینا ″ تتبیرا
″ ۲	وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا
الحج ۱	ذلک بماقدمت ″ العبید
المؤمنون ۳	ثم ارسلنا ″ لایؤمنون
الفرقان ۴	وکلا ضربنا ″ تتبیرا
″ ۶	قل مایعبأ بکم ″ لزاما
الشعراء ۸	قالوا انما انت ″ العذاب
″ ۱۱	وما اہلکنا من قریۃ ″ ظالمین
القصص ۵	تصبہم ″ ابدیہم
″ ۶	وکم اہلکنا ″ اہلہا ظالمون
العنکبوت ۴	فکلا اخذنا ″ یظلمون
الروم ۵	ظہر الفساد ″ مشرکین
السبا ۲	لقد کان لسبا ″ الکفور
ص ۱	کذبت ″ عقاب
الزمر ۳	کذاب الذین ″ الدنیا
المؤمن ۳	اولم یسیروا ″ فاخذہم اللہ
الشوریٰ ۴	وما اصابکم ″ کثیرا
″	ان یشا ″ ظہرہ
الحشر ۱	ذلک بانہم ″ ورسولہ
الصف ۱	واذ قال ″ الفاسقین
التغابن ۱	الم یاتکم ″ واستغنی اللہ
الحاقۃ ۱	کذبت ثمود ″ رابیۃ
نوح ۲	مما خطیاتہم ″ نارا
الجن ۱	وان لو استقاموا ″ غدقا
الفجر ۱	الم تر کیف ″ بالمرصاد

باب (۲) حسنات کا کفارۂ گناہ ہونا - اسباب مغفرت توبہ - وشرائط قبولیت توبہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	الا الذین تا الرحیم
″ ۳۷	ان تبدوا ″ سیاٰتکم
اٰل عمران ۴	قل ″ رحیم
″ ۲۰	فالذین ہاجروا ″ سیاٰتہم
النساء ۳	انما التوبۃ ″ کفار
″ ۵	ان تجتنبوا ″ سیاٰتکم
″ ۹	ولو انہم ″ رحیما
″ ۱۳	فمن لم یجد ″ من اللہ
″ ۱۶	ومن یعمل ″ رحیما
المائدۃ ۶	فمن تاب ″ یشاء
الانعام ۶	فقل سلام ″ رحیم
الانفال ۳	یا ان تتقوا ″ یغفرلکم
التوبۃ ۱۳	واٰخرون ″ التواب الرحیم
″ ۱۴	لقد تاب ″ الرحیم
ہود ۱۰	واقم ″ السیئات
النحل ۱۴	ثم ان ربک للذین ″ رحیم
″ ۱۵	ثم ان ربک للذین ″ رحیم
مریم ۴	فخلف من بعدہم ″ الجنۃ
طٰہٰ ۴	وانی لغفار ″ اہتدیٰ
الانبیاء ۲	وکم قصمنا ″ خامدین
النور ۴	وتوبوا الی اللہ ″ تفلحون
الفرقان ۶	الا من تاب ″ متابا
النمل ۱	الا من ظلم ثم بدل ″ غفور رحیم
القصص ۷	فاما من تاب ″ المفلحین
العنکبوت ۱	والذین اٰمنوا ″ یعملون
الاحزاب ۹	یا - اتقوا اللہ وقولوا ″ ذنوبکم
محمد ۱	والذین اٰمنوا ″ سیاٰتہم
الحدید ۴	یا - اتقوا اللہ ″ رحیم
الصف ۲	تؤمنون ″ ذنوبکم
التغابن ۱	ومن یؤمن ″ سیاٰتہ
″ ۲	ان تقرضوا ″ لکم
الطلاق	ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیاٰتہ
التحریم ۲	یا - توبوا ″ سیاٰتکم
الملک ۱	ان الذین یخشون ″ کبیر
نوح ۱	ان اعبدوا تا ذنوبکم

باب (۳) بندون کے اعمال لکھے جاتے ہین

سورت مع رکوع	آیت
اٰل عمران ۱۹	لقد سمع اللہ ″ بغیر حق
مریم ۵	افرأیت ″ مایقول
الانبیاء ۷	فمن یعمل ″ کاتبون
المؤمنون ۴	ولدینا ″ بالحق
یٰسٓ ۱	ونکتب ماقدموا واٰثارہم
الزخرف ۲	ام یحسبون ″ یکتبون
الجاثیۃ ۴	ہٰذا کتابنا ″ تعملون
قٓ ۲	ولقد خلقنا ″ عتید
القمر ۳	وکل شیٔ فعلوہ فی الزبر
النبا ۱	وکل شیٔ احصینٰہ کتابا
الانفطار ۱	وان علیکم ″ تفعلون
التطفیف ۱	کلا ان کتاب الفجار ″ مرقوم
″	کلا ان کتاب الابرار ″ المقربون
الطارق ۱	ان کل نفس لما علیہا حافظ

باب (۴) عمومِ دعوۃ اسلام اور بحیثیت اِسلام سب کا یکسان ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۸	ان الذین اٰمنوا ″ یحزنون
النساء ۱۸	لیس بامانیکم ″ نقیرا
الانعام ۲	واوحی ″ بلغ
″	ولا تطردوا ″ بالشاکرین
الاعراف ۲	قل یا ایہا الناس ″ یمیت
النحل ۱۳	من عمل صالحا ″ یعملون
الکہف ۴	واصبر نفسک ″ فلیکفر
الفرقان ۱	تبارک ″ نذیرا
السبا ۳	وما ارسلنک ″ ونذیرا
الحجرات ۲	یا - لایسخر ″ الالقاب
″	یا ایہا الناس ″ اتقاکم
عبس ۱	عبس ″ ذکرہ

باب (۵) دین کی آسانی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۱	یا - کلوا ″ طیبا
″ ۲۳	انما حرم ″ رحیم
″	یا - کتب ″ العسر
″	احل لکم ″ الفجر
″ ۲۴	فمن کان ″ رحیم
″ ۲۷	ویسئلونک ماذا ″ العفو
″ ۲۸	لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم
″ ۴۰	لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا
اٰل عمران ۳	لایتخذ المؤمنون ″ تقاۃ
النساء ۵	یرید اللہ ان یخفف عنکم ″ ضعیفا
″ ۱۴	ان الذین ″ غفورا
المائدۃ ۲	یا - اذا قمتم ″ حرج
الاعراف ۴	یا بنی اٰدم ″ الرزق
التوبۃ ۱۲	لیس علی ″ رحیم
النحل ۱۴	الا من اکرہ ″ بالایمان
الحج ۱۰	وماجعل علیکم فی الدین من حرج
المؤمن ۴	ولا نکلف نفسا الا وسعہا
الاحزاب	ادعوہم ″ قلوبکم
صٓ ۴	وخذ ″ ولاتحنث
الفتح ۲	لیس علی ″ المریض حرج
الطلاق	وان کن ″ اٰتاہا
المزمل ۲	ان ربک ″ ماتیسر منہ

باب (۶) اصول دین میں کل انبیاء کا متفق ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۶	ووصّٰی بہا ″ لہ مسلمون
″ ۲۳	یا - کتب ″ قبلکم
اٰل عمران ۷	قل یا ایہا الکتاب ″ دون اللہ
″ ۹	واذ اخذ ″ الشاہدین
المائدۃ ۷	وقفینا علی ″ التوراۃ
″	وانزلنا علیک ″ علیہ
الانعام ۱۰	اولئک الذین ″ اقتدہ
ہود ۸	قالوا یا شعیب ″ اٰباؤنا
یوسف ۵	واتبعت ″ ویعقوب
النحل ۵	ولقد بعثنا فی ″ الطاغوت

سورت مع رکوع	آیت
البنیاء ۲	ہذا ذکر من معی تا فاعبدون
″ ۶	ان ہذا امتکم ″ فاعبدون
الحج ۱۰	ملۃ ابیکم ابراہیم
المؤمن ۴	یا ایہا الرسل ″ فاتقون
الصافات ۲	وصدق المرسلین
″ ۳	وان من شیعتہ ابراہیم
الشوریٰ ۲	شرع لکم ″ لاتتفرقوا فیہ
الزخرف ۴	وسئل من ″ یعبدون
النجم ۳	افرایت ″ غشی
″ ۴	ہذا نذیر من النذر الاولیٰ
الاعلیٰ ۱	قد افلح ″ موسیٰ

باب (۷) بعض رسوم جاہلیت[۱]

سورت مع رکوع	آیت
النساء ۳	یا۔ لایحل ″ سلف
″ ۱۸	فلیبتکن ″ خلق اللہ
المائدۃ ۱	حرمت ″ بالازلام
″ ۱۲	یا۔ انما الخمر ″ الشیطان
″ ۱۴	ماجعل ″ لایعقلون
الانعام ۱۶	وجعلوا اللہ ″ مہتدین
التوبۃ ۵	انما النسئ ″ الکافرین
بنی اسرائیل ۴	ولاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق
العنکبوت ۷	اولم یروا ″ حولہم
الاحزاب ۱	ماجعل اللہ ″ موالیکم
″ ۴	ولاتبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
التکویر ۱	واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت

باب (۸) ابتدائے عالم

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وہو الذی خلق ″ سموات
یونس ۱	خلق السموات ″ العرش
ہود ۱	وہو الذی ″ الماء
الحجر ۳	ولقد خلقنا ″ السموم
النور ۶	واللہ خلق کل دابۃ ماء

[۱] اس باب کے متعلق بعض آیتین حصۂ دوم کے چھٹے باب مین اور حصۂ سوم کے اس باب مین بھی مذکور ہین جس مین کفار کے عادات وحالات کا ذکر ہی ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
حم السجدۃ ۲	خلق الارض تا العزیز العلیم
قٓ ۳	ولقد خلقنا ″ لغوب
النازعات ۱	بناہا ″ ارساہا

باب (۹) بیان فطرت انسانی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	فاذ قال ″ تکتمون
النساء ۵	وخلق الانسان ضعیفا
″ ۱۹	واحضرت الانفس الشح
″ ″	ولن تستطیعوا ″ کالمعلقۃ
الاعراف ۲۲	واذ اخذ ″ یرجعون
″ ۲۴	خلقکم من ″ یشرکون
یونس ۲	واذا مس ″ مسہ
ہود ۲	ولئن اذقنا ″ کبیر
ابراہیم ۵	ان الانسان لظلوم کفار
النحل ۱	خلق الانسان ″ مبین
بنی اسرائیل ۲	ویدع الانسان ″ عجولا
″ ۹	واذا انعمنا ″ یؤسا
الکہف ۷	ولقد عہدنا ″ عزما
″ ۸	ولقد صرفنا ″ جدلا
الانبیاء ۳	خلق الانسان من عجل
الحج ۲	ومن الناس ″ العشیر
″ ۹	ان الانسان لکفور
الروم ۴	کل حزب ″ یقنطون
″ ۵	ولئن ارسلنا ″ لمبلسین
لقمان ۴	واذ غشیہم ″ کفور
الاحزاب ۹	انا عرضنا ″ رحیما
الزمر ۱	واذا مس ″ عن سبیلہ
″ ۵	واذا مس ″ علم
حم السجدۃ ۶	لایسئم ″ عریض
الشوریٰ ۵	وانا اذا ″ کفور
المعارج ۱	ان الانسان ″ المصلین
القیامۃ ۱	بل الانسان ″ معاذیرہ
″	کلا بل ″ الآخرۃ
عبس ۱	قتل الانسان ما اکفرہ
الفجر ۱	فاما الانسان ″ جما
البلد ۱	لقد خلقنا الانسان فی کبد

سورت مع رکوع	آیت
الشمس ۱	ونفس تا تقوٰہا
اقراء ۱	کلا ان ″ استغنیٰ
العادیات ۱	ان الانسان ″ لشدید

باب (۱۰) ملائکہ اور اُن کی خدمات

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	واذ قال ربک للملئکۃ الکافرین
″ ۱۲	قل من کان ″ للکافرین
″ ″	وما انزل ″ زوجہ
الانعام ۱۱	ولوتریٰ ″ تستکبرون
الاعراف ۲۴	ان الذین عند ″ یسجدون
الرعد ۲	لہ معقبات ″ امر اللہ
النحل ۶	وللہ ″ یؤمرون
مریم ۴	وما نتنزل ″ نسیا
الانبیاء ۲	ولہ ″ لایفترون
″ ″	وقالوا ″ الظلمین
الفرقان ۳	ویوم ″ عسیرا
الشعراء ۱۱	وانہ ″ من المنذرین
السبا ۳	قل ″ الکبیر
الفاطر ۱	الحمد ″ قدیر
الصافات ۵	وامنا ″ المسبحون
المومن ۱	الذین یحملون ″ العظیم
حم السجدۃ ۵	فالذین عند ″ لایسئمون
الشوریٰ ۱	والملئکۃ ″ الارض
الزخرف ۷	ونادوا ″ ماکثون
″ ″	ام یحسبون ″ یکتبون
قٓ ۲	ولقد ″ عتید
″ ″	وجاءت ″ الشدید
النجم ۲	وکم من ″ یرضیٰ
التحریم ۱	یا۔ امنوا ″ یؤمرون
الحاقۃ ۱	وانشقت ″ ثمانیۃ
المدثر ۱	علیہا ″ ملئکۃ
التکویر ۱	انہ لقول ″ امین
الانفطار ۱	ان علیکم ″ تفعلون
القدر ۱	تنزل ″ امر

باب (۱۱) انبیاء اور اُن کے مدارج اور خدمات وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	یتلو ″ یزکیہم
″ ۱۸	رسولا منکم ″ تعلمون
″ ۲۶	کان الناس ″ اختلفوا فیہ
″ ۳۳	تلک الرسل ″ درجات
″ ۴۰	لانفرق بین احد من رسلہ
آل عمران ۵	بکلمۃ منہ ″ مستقیم
″ ۸	ماکان لبشر ″ انتم مسلمون
″ ۱۳	لیس لک ″ من یشاء
″ ۱۵	وما محمد ″ المحسنین
النساء ۲۳	انا اوحینا ″ عزیزا حکیما
المائدۃ ۳	قد جاءکم ″ قدیر
″ ۱۳	ما علی الرسول الا البلاغ
الانعام ۴	ولقد کذبت ″ الجاہلین
″ ۵	وما نرسل ″ یفسقون
″ ۱۳	وما انا علیکم بحفیظ
ہود ۲	لولا انزل ″ وکیل
″ ۸	یا قوم ارأیتم ″ انیب
″ ۴	کذلک ″ متاب
الرعد ۴	ولقد ارسلنا ″ باذن اللہ
ابراہیم ۱	وما ارسلنا ″ یشاء
″ ۲	قالت لہم رسلہم ″ المتوکلون
النحل ۱	ینزل الملئکۃ ″ فاتقون
″ ۶	وما ارسلنا ″ یتفکرون
الکہف ۱	انزل علی ″ ولدا
″ ۱۲	قل انما انا ″ احدا
طٰہٰ ۸	ولو انا ″ نخزیٰ
الانبیاء ۱	وما ارسلنا ″ المسرفین
″ ۷	وما ارسلناک ″ للعالمین
الحج ۷	وما ارسلنا ″ حکیم
النور ۷	اطیعوا الرسول ″ المبین
الفرقان ۲	وما ارسلنا ″ الاسواق
القصص ۵	ولکن رحمۃ ″ یتذکرون
″	ولولا ان ″ المؤمنین
الروم ۵	فانک لا ″ مسلمون
الاحزاب ۶	یا ایہا النبی ″ منیرا
الفاطر ۳	وما انت ″ فیہا نذیر

سورت مع رکوع	آیت
صٓ ۵	ان یوحیٰ تا مبین
الزمر ۲	افمن حق ،، النار
،، ۴	انا انزلنا ،، بوکیل
المومن ۲	یلقی الروح ،، التلاق
،، ۸	وما کان ،، باذن الله
الشوریٰ ۵	فان اعرضوا ،، البلاغ
الزخرف ۶	ان ہو ،، لبنی اسرائیل
الفتح ۱	انا ارسلنا ،، اصیلا
الحدید ۳	لقد ارسلنا ،، بالقسط
الجمعۃ ۱	ابعث ،، یلحقوا بہم
التغابن ۲	فانما علی رسولنا البلاغ المبین
الطلاق ۲	قد انزل ،، النور
الجن ۲	قل انما ،، رسالاتہ
،،	قل ان ادری ،، لدیہم
الغاشیۃ ۱	فذکر ،، کفر
البینۃ ۱	لم یکن ،، قیمۃ

باب (۱۲) قرآن مجید و دیگر کتب سماوی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	ذلک الکتاب لاریب فیہ
،، ،،	والذین یؤمنون بما انزل قبلک
،، ۳	فیعلمون انہ الحق من ربہم
،، ۱۴	اولئک یؤمنون بہ
،، ۱۶	اٰمنا ،، النبیون من ربہم
،، ۴۰	وکتبہ
النساء ۲۰	اٰمنوا ،، بعیدا
طٰہٰ ۱	تنزیلا ممن خلق ،، العلیٰ

باب (۱۳) مسلمانوں کو جو تسکین دی جاتی تھی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۶	زین ،، حساب
اٰل عمران ۲	ولا تہنوا ،، غفور حلیم
الحج ۶	ان الله یدافع ،، ربنا الله
المومن ۶	انا لننصر ،، الحیوۃ الدنیا
المجادلۃ ۲	انما النجویٰ ،، المؤمن

باب (۱۴) جنوں کا ایمان لانا اور اُن کے مقوسے

سورت مع رکوع	آیت
الاحقاف ۴	واذ صرفنا تا مبین
الرحمٰن ۲	سنفرغ ،، تنتصران
الجن ۱	قل اوحی ،، حطبا
،،	وانہ لما قام ،، لبدا

باب (۱۵) معجزات و خوارق عادات

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶	واذ قلتم ،، مشربہم
،، ۸	واذ اخذنا ،، الطور
،،	ولقد علمتم ،، خاسئین
،، ۹	واذ قتلتم ،، تعقلون
،، ۳۲	الم تر الی ،، احیاہم
،،	قال لہم ،، الملائکۃ
،، ۳۵	اوکالذی[۱] ،، لما
،،	واذ قال ،، سعیا
اٰل عمران ۲	قد کان لکم ،، العین
،، ۴	کلما دخل ،، عند الله
،،	فنادتہ ،، رمزا
،، ۵	اذ قالت ،، کہلا
،،	انی اخلق ،، بیوتکم
،، ۱۳	ولقد نصرکم الله ،، مسومین
النساء ۲۲	وقولہم انا قتلنا ،، شبہ لہم
،،	وما قتلوہ ،، الیہ
،،	وان من ،، موتہ
المائدۃ ۹	من لعنہ الله ،، الخنازیر
الاعراف ۱۳	وقال موسیٰ ،، للناظرین
،، ۱۴	قالوا یا موسیٰ ،، وہارون
،، ۱۶	ولقد اخذنا ،، مفصلات
،، ۲۱	واذ نتقنا ،، بقوۃ
الانفال ۱	اذ تستغیثون ،، مردفین
التوبۃ ۴	لقد نصرکم الله ،، الکافرین
،، ۶	الا تنصروہ ،، السفلیٰ
ہود ۴	واوحی الی نوح ،، الظالمین
،، ۶	ہذہ ناقۃ ،، لم تغنوا فیہا
،، ۷	ولقد جاءت ،، حمید مجید
،،	ولما جاءت ،، عند ربک
،، ۸	ویقوم اعملوا ،، یغنوا فیہا
یوسف ۳	وراودتہ التی تا الصادقین
،، ۱۰	عسی ،، جمیعا
،،	اذہبوا ،، بصیرا
،، ۱۱	انی لاجد ،، تعلمون
بنی اسرائیل	سبحان الذی ،، من اٰیاتنا
الکہف ۱	اذ اوی الفتیۃ ،، امدا
،، ۲ و ۳	وتری الشمس ،، رعبا
،، ۴	ولبثوا ،، تسعا
،، ۹	واذ قال موسیٰ لفتاہ ،، عجبا
مریم ۲	واذکر فی الکتاب مریم ،، سویا
،،	فنادیہا ،، جنیا
،،	قالوا کیف ،، حیا
طٰہٰ ۱	قال القہا ،، اخریٰ
،، ۲	قال رب ،، یا موسیٰ
،، ۳	فاذا حبالہم ،، برب ہارون وموسیٰ
،، ۵	قال فاذہب ،، لامساس
الانبیاء ۵	قلنا یا نار ،، الاخسرین
،، ۶	وسخرنا مع داؤد ،، والطیر
،،	ولسلیمان الریح ،، حافظین
الشعراء ۴	فاتبعوہم ،، الاٰخرین
النمل ۱	واذ قال موسیٰ ،، وقومہ
،، ۲	وورث سلیمان ،، قولہا
،،	وتفقد الطیر ،، یرجعون
،، ۳	ارجع الیہم ،، فضل ربی
،، ۴	وکان فی المدینۃ ،، اجمعین
القصص	واوحینا ،، ان وعد الله حق
،، ۴	قال رب ،، الغالبون
العنکبوت ۵	اولم یکفہم ،، تتلیٰ علیہم
الاحزاب ۲	یا ،، اٰمنوا ،، لم تروہا
السبا ۲	ولقد اٰتینا ،، المہین
الصافات ۵	اذ ابق الی ،، یقطین
صٓ ۳	واذکر عبدنا ،، اواب
،، ۴	فسخرنا لہ ،، الاصفاد
،، ۴	ارکض ،، مثلہم معہم
المومن ۳	وقال فرعون ،، الحساب
الدخان ۱	واترک ،، مغرقون
الذاریات ۲	وبشروہ ،، العلیم
النجم ۱	والنجم ،، الکبریٰ
القمر ۱	اقتربت الساعۃ وانشق القمر
،، ۲	ولقد راودوہ تا ونذر
الفیل ۱	الم تر ،، ماکول

باب (۱۶) کفار و فجار کو ایمان نہ لانے اور نافرمانی پر تہدید

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	ان الذین کفروا ،، ینظرون
،، ۲۵	ہل ینظرون ،، الامر
اٰل عمران ۹	ومن یبتغ ،، ناصرین
النساء ۷	یا ایہا الذین اوتوا ،، مفعولا
،، ۱۹	وان تکفروا ،، قدیرا
الانعام ۸	قل ہو القادر ،، تعلمون
،، ۱۶	وربک الغنی ،، الظالمون
،، ۲۰	ہل ینظرون ،، منتظرون
الاعراف ۱	وکم من ،، ظالمین
،، ۶	ہل ینظرون ،، یفترون
الانفال ۲	ان تستفتحوا ،، المومنین
،، ۵	قل للذین ،، الاولین
التوبۃ ۱	واعلموا ،، الکافرین
،، ۳	قل ان کان ،، الفاسقین
،، ۹	وعد الله المنافقین ،، یظلمون
یونس ۱	ان الذین لا یرجون ،، یکسبون
،، ۷	قل ان الذین ،، یکفرون
،، ۱۰	فہل ینتظرون ،، المومنین
ہود ۱	وان تولوا ،، الصدور
،، ۲	ومن اظلم ،، الاخسرون
،، ۷	وماہی من الظالمین ببعید
،، ۱۰	وقل للذین ،، منتظرون
یوسف ۱۲	افامنوا ،، لا یشعرون
الرعد ۲	والذین لم ،، المہاد
،، ۴	ولا یزال ،، المیعاد
،، ۵	لہم عذاب ،، واق
،، ۶	وان ما نرینک ،، الدار
ابراہیم ۳	مثل الذین کفروا ،، بعزیز
،، ۵	تمتعوا فان مصیرکم الی النار
،، ۷	ولا تحسبن ،، الحساب
الحجر ۱	ربما یود ،، یستاخرون
،، ۴	وان عذابی ہو العذاب الالیم

[۱] اس میں خرق عادت طول عمر ہی ہے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الحجر ۶	انا کفیناک تا یعلمون
النحل ۴	قد مکر الذین 〃 تشاقون فیہم
〃 〃	ہل ینظرون 〃 یستہزءون
〃 ۶	افامن الذین 〃 رحیم
〃 ۷	ثم اذا کشف 〃 فسوف تعلمون
بنی اسرائیل ۲	وکم اہلکنا 〃 خبیرا بصیرا
〃 ۷	افامنتم 〃 تبیعا
〃 ۸	وان کادوا لیستفزونک 〃 تحویلا
الکہف ۸	وما منع الناس 〃 قبلا
〃 〃	بل لہم موعد 〃 موعدا
〃 ۱۲	افحسب الذین کفروا 〃 ہزوا
مریم ۶	فلا تعجل علیہم انما نعد لہم عدا
طٰہٰ ۵	من اعرض عنہ 〃 حملا
〃 ۷	ومن اعرض 〃 اعمیٰ
الانبیاء ۲	وکم قصمنا 〃 خامدین
〃 ۳ و ۴	ولقد استہزئ 〃 الظالمین
الحج ۱	ومن الناس من یجادل 〃 الحریق
〃 ۶	وان یکذبوک 〃 فی الصدور
〃 ۷	ولا یزال الذین 〃 عقیم
المؤمنون ۶	وانا علی ان 〃 لقادرون
النور ۷	لا تحسبن الذین 〃 لبئس المصیر
〃 ۹	فلیحذر الذین 〃 الیم
الشعراء ۱	فقد کذبوا 〃 تستہزءون
〃 ۱۱	لا یؤمنون بہ حتی 〃 یمتعون
النمل ۱	ان الذین لا یؤمنون 〃 الاخسرون
〃 ۶	قل سیروا 〃 المجرمین
العنکبوت ۲ و ۳	وما انتم بمعجزین 〃 الیم
〃 ۷	ولیتمتعوا فسوف یعلمون
الروم ۵	ولقد ارسلنا من قبلک 〃 المؤمنین
〃 ۶	فاصبر ان وعد اللہ حق
لقمان ۳	ومن کفر فلا یحزنک 〃 غلیظ
السجدہ ۳	ومن اظلم ممن 〃 منتقمون
السبا ۵	وکذب الذین 〃 نکیر
〃 ۶	ولو تریٰ اذ فزعوا 〃 مریب
الفاطر ۳	وان یکذبوک 〃 نکیر
〃 ۵	فمن کفر 〃 خسارا
〃 〃	فلما جاءہم نذیر 〃 تقدیرا

سورت مع رکوع	آیت
یٰس ۴	ولو نشاء لطمسنا تا یرجعون
الصافات ۵	فکفروا بہ فسوف یعلمون
صٓ ۱ و ۲	جند ما ہنالک 〃 من فواق
〃 ۵	ولتعلمن نباہ بعد حین
الزمر ۳	کذب الذین 〃 لو کانوا یعلمون
〃 ۴	قل یا قوم اعملوا 〃 مقیم
〃 ۵	قد قالہا 〃 بمعجزین
المؤمن ۸	الم تر 〃 یرجعون
〃 ۹	افلم یسیروا 〃 الکافرون
حم السجدہ ۲	فان اعرضوا 〃 ثمود
〃 ۵	ان الذین 〃 بصیر
〃 ۶	ولولا کلمۃ 〃 مریب
الشوریٰ ۲	والذین 〃 شدید
الزخرف ۱	افنضرب عنکم 〃 الاولین
〃 ۷	ام ابرموا 〃 یکتبون
الدخان ۱	فارتقب 〃 منتقمون
〃 ۲	اہم خیر 〃 مجرمین
الاحقاف ۳ و ۴	ولقد مکناہم 〃 یفترون
محمد ۱	والذین کفروا 〃 امثالہا
〃 ۲	فہل ینظرون 〃 ذکراہم
الفتح ۱	ولیعذب 〃 مصیرا
〃 ۳	ولو قاتلکم 〃 تبدیلا
الطور ۱	ان عذاب 〃 تعملون
القمر ۳	اکفارکم 〃 امر
الواقعہ ۲	نحن قدرنا 〃 لا تعلمون
المجادلہ	ان الذین یحادون 〃 شہید
〃 ۳	الم تر الی 〃 خالدون
التغابن ۱	الم یاتکم 〃 حمید
الطلاق ۲	وکاین 〃 شدید
الملک ۲	ءامنتم 〃 نفور
〃 〃	قل ارءیتم ان اصبح 〃 معین
القلم ۱	سنسمہ علی الخرطوم
〃 ۲	افنجعل 〃 مبین
المعارج ۲	فذرہم 〃 کانوا یوعدون
الجن ۲	ومن یعص اللہ 〃 اقل عددا
المزمل ۱	وذرنی 〃 الیما
〃 〃	انا ارسلنا 〃 مفعولا
المدثر ۱	ذرنی 〃 سقر

سورت مع رکوع	آیت
المدثر ۲	فما لہم تا الآخرۃ
المرسلات ۱	الم نہلک 〃 للمکذبین
〃 ۲	کلوا 〃 للمکذبین
الانشقاق ۱	فما لہم 〃 الیم
البروج	بل الذین 〃 محیط
الطارق ۱	انہم یکیدون 〃 رویدا
الغاشیہ ۱	من تولیٰ 〃 حسابہم
الفجر ۱	الم تر 〃 بالمرصاد
العلق ۱	کلا لئن 〃 الزبانیہ

باب (۱۷) امثال اور تشبیہات

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۲	اولئک الذین اشتروا 〃 قاموا
〃 ۹	فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ
〃 ۱۰	اولئک الذین 〃 بالآخرۃ
〃 ۱۱	بئسما 〃 انفسہم
〃 ۲۱	مثل الذین 〃 یعقلون
〃 ۳۶	مثل الذین 〃 حبۃ
〃 〃	[illegible] 〃 تتفکرون
ال عمران ۶	ان مثل 〃 فیکون
〃 ۱۲	مثل ما 〃 فاہلکتہ
الانعام ۴	والذین کذبوا 〃 الظلمات
〃 ۵	ہل یستوی 〃 تتفکرون
〃 ۹	کالذی استہوتہ 〃 الہدی ائتنا
〃 ۱۵	اومن کان 〃 یعملون
الاعراف ۷	والبلد 〃 نکدا
〃 ۲۲	فمثلہ 〃 بایاتنا
〃 〃	اولئک کالانعام بل ہم اضل
الانفال ۳	ان شر الدواب 〃 یعقلون
〃 〃	لما یحییکم
یونس ۳	انما مثل 〃 یتفکرون
〃 ۵	افانت 〃 یعقلون
ہود ۲	مثل 〃 تذکرون
الرعد ۲	الا کباسط 〃 ببالغہ
〃 〃	قل ہل 〃 النور
〃 〃	انزل من 〃 الامثال
〃 ۳	افمن یعلم 〃 اعمیٰ
ابراہیم ۳	مثل الذین کفروا 〃 البعید
〃 ۴	الم تر کیف ضرب اللہ 〃 قرار

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۱۰	ضرب اللہ مثلا عبدا 〃 مستقیم
〃 ۱۳	کالتی نقضت 〃 انکاثا
〃 ۱۵	ضرب اللہ 〃 یصنعون
الکہف ۵	واضرب لہم 〃 منتصرا
〃 ۶	واضرب لہم 〃 الریاح
انبیاء ۴	ولا یسمع الصم الدعاء اذا ما ینذرون
الحج ۴	ومن یشرک باللہ 〃 سحیق
النور ۵	مثل نورہ 〃 الامثال للناس
〃 〃	والذین کفروا 〃 لہ من نور
الفرقان ۴	ان ہم الا کالانعام
النمل ۶	انک لا تسمع 〃 ضلالتہم
العنکبوت ۴	مثل الذین 〃 یعلمون
الروم ۴	ضرب لکم 〃 یعقلون
〃 ۵	فانک لا تسمع الموتیٰ 〃 مسلمون
لقمان ۲	ان انکر الاصوات لصوت الحمیر
الاحزاب ۹	انا عرضنا الامانۃ 〃 جہولا
الفاطر ۲	وما یستوی البحران 〃 اجاج
〃 ۳	وما یستوی الاعمیٰ 〃 القبور
یٰس ۱	انا جعلنا فی 〃 لا یبصرون
الصافات ۲	کانہن بیض مکنون
الزمر ۳	ضرب اللہ 〃 مثلا
المؤمن ۶	وما یستوی 〃 تتذکرون
حم السجدہ ۶	اولئک ینادون 〃 بعید
الزخرف ۴	افانت 〃 ضلال مبین
محمد ۲	والذین کفروا 〃 الانعام
الفتح ۴	کزرع اخرج 〃 الزراع
الحدید ۳	کمثل 〃 حطاما
الجمعہ ۱	مثل الذین 〃 الظالمین
المنافقون ۱	کانہم خشب مسندۃ
التغابن ۱	والنور الذی انزلنا
الطلاق ۲	من الظلمات الی النور
التحریم ۲	ضرب اللہ 〃 القانتین
الملک ۲	افمن یمشی 〃 مستقیم
الحاقہ ۱	کانہم 〃 خاویۃ
المدثر ۲	کانہم 〃 قسورۃ
الدہر ۱	اذا رایتہم 〃 منثورا

تمت

فہرست رکوعات وآیاتِ قرآنی

نمبر شمار پارہ	نام پارہ	پارہ: صفحہ آغاز	پارہ: تعداد رکوع	پارہ: تعداد آیات	نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	سورۃ: صفحہ آغاز	سورۃ: تعداد رکوع	سورۃ: تعداد آیات	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۱	الف لام میم	۵	۱۷	۱۴۸	۱	الفاتحۃ	۴	۱	۷	۱	۱- العلق
〃	〃	۰	۰	۰	۲	البقرۃ	۵	۴۰	۲۸۶	〃	۲- نون
۲	سیقول	۲۵	۱۶	۱۱۱	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۳- المزمل
۳	تلک الرسل	۴۵	۱۷	۱۲۵	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۴- المدثر
〃	〃	۰	۰	۰	۳	آل عمران	۵۵	۲۰	۲۰۰	〃	۵- الفاتحۃ
۴	لن تنالوا	۶۶	۱۴	۱۳۲	۴	النساء	۸۱	۲۴	۱۷۶	〃	۶- تبت
۵	والمحصنٰت	۸۶	۱۷	۱۳۴	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۷- کورت
۶	لا یحب اللہ	۱۰۷	۱۴	۱۱۴	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۸- سبح اسم
〃	〃	۰	۰	۰	۵	المائدۃ	۱۱۲	۱۶	۱۲۰	۲	۹- اللیل
۷	واذا سمعوا	۱۲۸	۱۹	۱۴۰	〃	〃		۰	۰	〃	۱۰- الفجر
〃	〃	۰	۰	۰	۶	الانعام	۱۳۵	۲۰	۱۶۶		۱۱- الضحیٰ
۸	ولو اننا	۱۵۰	۱۷	۱۴۲	〃	〃	۰	۰	〃	〃	۱۲- الم نشرح
〃	〃	۰	۰	۰	۷	الاعراف	۱۶۰	۲۴	۲۰۶	〃	۱۳- والعصر
۹	قال الملاء الذین	۱۷۲	۱۸	۱۵۹	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۱۴- والعادیات
〃	〃	۰	۰	۰	۸	الانفال	۱۸۸	۱۰	۷۵	〃	۱۵- کوثر
۱۰	واعلموا	۱۹۳	۱۶	۱۲۸	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۱۶- تکاثر
〃	〃	۰	۰	۰	۹	التوبۃ	۱۹۸	۱۶	۱۲۹	〃	۱۷- ماعون
۱۱	یعتذرون	۲۱۴	۱۶	۱۵۰	〃	〃		۰	۰	〃	۱۸- کافرون

نمبر شمار پارہ	نام پارہ	پارہ: صفحہ آغاز	پارہ: تعداد رکوع	پارہ: تعداد آیات	نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	سورۃ: صفحہ آغاز	سورۃ: تعداد رکوع	سورۃ: تعداد آیات	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۱۱	یعتذرون	۲۱۴	۰	۰	۱۰	یونس	۲۲۰	۱۱	۱۰۹	۳	۱۹- الفیل
〃	〃	۰	۰	۰	۱۱	ہود	۲۲۴	۱۰	۱۲۳	۳	۲۰- الفلق
۱۲	ومامن دابۃ	۲۳۵	۱۶	۱۷۰	〃	〃		۰	۰	〃	۲۱- الناس
〃	〃	۰	۰	۰	۱۲	یوسف	۲۵۰	۱۲	۱۱۱	〃	۲۲- الاخلاص
۱۳	وما ابرئ نفسی	۲۵۷	۱۹	۱۵۵	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۲۳- النجم
〃	〃	۰	۰	۰	۱۳	الرعد	۲۶۴	۶	۴۳	〃	۲۴- عبس
〃	〃	۰	۰	۰	۱۴	ابراہیم	۲۷۱	۷	۵۲	〃	۲۵- القدر
〃	〃	۰	۰	۰	۵	الحجر	۲۷۸	۶	۹۹	〃	۲۶- والشمس
۱۴	ربما	۲۷۸	۲۲	۲۲۶	〃	〃		۰	۰	〃	۲۷- البروج
〃	〃	۰	۰	۰	۱۶	النحل	۲۸۴	۱۶	۱۲۸	〃	۲۸- التین
۱۵	سبحان الذی	۳۰۰	۲۱	۱۸۵	۱۷	بنی اسرائیل	۳۰۰	۱۲	۱۱۱	۴	۲۹- القریش
〃	〃	۰	۰	۰	۱۸	الکہف	۳۱۳	۱۲	۱۱۰	〃	۳۰- القارعۃ
۱۶	قال الم اقل لک	۳۲۳	۱۶	۲۶۹	〃	〃	۰	۰	۰	〃	۳۱- القیٰمۃ
〃	〃	۰	۰	۰	۱۹	مریم	۳۲۶	۶	۹۸	〃	۳۲- ویل لکل
〃	〃	۰	۰	۰	۲۰	طٰہٰ	۳۳۴	۸	۱۳۵	〃	۳۳- والمرسلات
۱۷	اقترب للناس	۳۴۵	۱۵	۱۹۰	۲۱	الانبیاء	۳۴۵	۷	۱۱۲	〃	۳۴- ق
〃	〃	۰	۰	۰	۲۲	الحج	۳۵۴	۱۰	۷۸	〃	۳۵- البلد
۱۸	قد افلح المؤمنون	۳۶۴	۱۷	۲۰۲	۲۳	المؤمنون	۳۶۴	۶	۱۱۸	〃	۳۶- الطارق

نمبر پاره	نام پاره	صفحه آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	نمبر سورة	نام سورة	صفحه آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۳۷- القمر
۱۸	قد افلح المؤمنون	۳۶۳	·	·	۲۴	النور	۳۷۳	۹	۶۴	۴	۳۸- صٓ
″	″		·	·	۲۵	الفرقان	۳۸۴	۶	۷۷	″	۳۹- الاعراف
۱۹	وقال الذین لا یرجون	۳۸۶	۱۹	۳۴۳	″	″		·	·	″	۴۰- الجن
″	″		·	·	۲۶	الشعراء	۳۹۱	۱۱	۲۲۷	۵	۴۱- یٰسٓ
″	″		·	·	۲۷	النمل	۴۰۲	۷	۹۳	″	۴۲- الفرقان
۲۰	امن خلق السموات	۴۰۸	۱۶	۱۶۶	″	″		·	·	″	۴۳- الفاطر
″	″		·	·	۲۸	القصص	۴۱۱	۹	۸۸	″	۴۴- مریم
″	″		·	·	۲۹	العنکبوت	۴۲۲	۷	۶۹	″	۴۵- طٰهٰ
۲۱	وتل ما اوحی	۴۲۴	۱۹	۱۷۹	″	″		·	·	″	۴۶- الواقعة
″	″		·	·	۳۰	الروم	۴۳۱	۶	۶۰	″	۴۷- الشعراء
″	″		·	·	۳۱	لقمان	۴۳۷	۴	۳۴	″	۴۸- النمل
″	″		·	·	۳۲	السجدة	۴۴۱	۳	۳۰	″	۴۹- القصص
″	″		·	·	۳۳	الاحزاب	۴۴۴	۹	۷۳	″	۵۰- بنی اسرائیل
۲۲	ومن یقنت	۴۴۸	۱۰	۱۶۳	″	″		·	·	″	۵۱- یونس
″	″		·	·	۳۴	السبا	۴۵۴	۶	۵۴	″	۵۲- ہود
″	″		·	·	۳۵	الفاطر	۴۶۱	۵	۴۵	″	۵۳- یوسف
″	″		·	·	۳۶	یٰسٓ	۴۶۰	۵	۸۳	″	۵۴- الحجر
۲۳	ومالی	۴۶۸	۱۴	۳۶۳	″	″		·	·	″	۵۵- الانعام
″	″		·	·	۳۷	والصّٰفّٰت	۴۷۳	۵	۱۸۲	۶	۵۶- الصافات
″	″	۴۷۳	·	·	۳۸	صٓ	۴۸۰	۵	۸۸	″	۵۷- لقمان
″	″		·	·	۳۹	الزمر	۴۸۴	۸	۷۵	″	۵۸- سبا
۲۴	فمن اظلم	۴۹۰	۱۹	۱۷۵	″	″		·	·	″	۵۹- الزمر
″	″		·	·	۴۰	المؤمن	۴۹۶	۹	۸۵	″	۶۰- المؤمن
″	″		·	·	۴۱	حٰمٓ السجدة	۵۰۵	۶	۵۴	″	۶۱- حٰمٓ السجدة
۲۵	الیه یرد	۵۱۱	۲۰	۲۴۴	″			·	·	″	۶۲- شوری

نمبر پاره	نام پاره	صفحه آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	نمبر سورة	نام سورة	صفحه آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۲۵	الیه یرد	۵۱۱	۲۰	۲۴۴	۴۲	الشوری	۵۱۲	۵	۵۳	۵	۶۳- الزخرف
″	″		·	·	۴۳	الزخرف	۵۱۹	۷	۸۹	″	۶۴- الدخان
″	″		·	·	۴۴	الدخان	۵۲۶	۳	۵۹	″	۶۵- الجاثیة
″	″		·	·	۴۵	الجاثیة	۵۲۹	۴	۳۷	″	۶۶- الاحقاف
۲۶	حٰمٓ	۵۳۳	۱۸	۱۹۵	۴۶	الاحقاف	۵۳۳	۴	۳۵	۶	۶۷- الذاریات
″	″		·	·	۴۷	محمد	۵۳۸	۴	۳۸		۶۸- الغاشیة
″	″		·	·	۴۸	الفتح	۵۴۳	۴	۲۹		۶۹- الکهف
″	″		·	·	۴۹	الحجرات	۵۴۸	۲	۱۸		۷۰- النحل
″	″		·	·	۵۰	قٓ	۵۵۱	۳	۴۵	۷	۷۱- نوح
″	″		·	·	۵۱	الذاریات	۵۵۴	۳	۶۰	″	۷۲- ابراہیم
۲۷	قال فما خطبکم	۵۵۵	۲۰	۳۹۹	″	″		·	·	″	۷۳- الانبیاء
″	″		·	·	۵۲	الطور	۵۵۶	۲	۴۹	″	۷۴- المؤمنین
″	″		·	·	۵۳	النجم	۵۶۰	۳	۶۲	″	۷۵- الم السجدة
″	″		·	·	۵۴	القمر	۵۶۳	۳	۵۵	″	۷۶- الطور
″	″		·	·	۵۵	الرحمٰن	۵۶۶	۳	۷۸	″	۷۷- الملک
″	″		·	·	۵۶	الواقعة	۵۶۹	۳	۹۶	″	۷۸- الحاقة
″	″		·	·	۵۷	الحدید	۵۷۳	۴	۲۹	″	۷۹- المعارج
۲۸	قد سمع الله	۵۷۷	۲۰	۱۳۷	۵۸	المجادلة	۵۷۷	۳	۲۲	″	۸۰- النباء
″	″		·	·	۵۹	الحشر	۵۸۱	۳	۲۴	″	۸۱- النازعات
″	″		·	·	۶۰	الممتحنة	۵۸۵	۲	۱۳	″	۸۲- الانفطار
″	″		·	·	۶۱	الصف	۵۸۸	۲	۱۴	″	۸۳- الانشقاق
″	″		·	·	۶۲	الجمعة	۵۸۹	۲	۱۱	″	۸۴- الروم
″	″		·	·	۶۳	المنافقون	۵۹۱	۲	۱۱	″	۸۵- العنکبوت
″	″		·	·	۶۴	التغابن	۵۹۳	۲	۱۸	″	۸۶- التطفیف
″	″		·	·	۶۵	الطلاق	۵۹۵	۲	۱۲	″	۸۷- البقرة

پارہ: نمبر شمار پارہ	نام پارہ	صفحۂ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	سورۃ: نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	صفحۂ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	ترتیب نزول
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	
٢٨	قد سمع اللہ	٥٧٧	٢٠	١٣٧	٦٦	التحریم	٥٩٧	٢	١٢	″	٨٨- الانفال
٢٩	تبارک الذی	٥٩٩	٢٢	٤٣١	٦٧	الملک	٥٩٩	٢	٣٠	″	٨٩- آل عمران
″	″		٠	٠	٦٨	ن	٦٠٢	٢	٥٢	٧	٩٠- الاحزاب
″	″		٠	٠	٦٩	الحاقۃ	٦٠٤	٢	٥٢	″	٩١- الممتحنۃ
″	″		٠	٠	٧٠	المعارج	٦٠٦	٢	٤٤	″	٩٢- النساء
″	″		٠	٠	٧١	نوح	٦٠٩	٢	٢٨	″	٩٣- الزلزال
″	″		٠	٠	٧٢	الجن	٦١٠	٢	٢٨	″	٩٤- الحدید
″	″		٠	٠	٧٣	المزمل	٦١٣	٢	٢٠	٧	٩٥- محمد
″	″		٠	٠	٧٤	المدثر	٦١٤	٢	٥٦	″	٩٦- الرعد
″	″				٧٥	القیامۃ	٦١٧	٢	٤٠	″	٩٧- الرحمٰن
″	″		٠		٧٦	الدہر	٦١٨	٢	٣١	″	٩٨- الدہر
″	″		٠	٠	٧٧	المرسلات	٦٢٠	٢	٥٠	″	٩٩- الطلاق
٣٠	عم یتساءلون	٦٢٢	٣٩	٥٦٤	٧٨	النبا	٦٢٢	٢	٤٠	″	١٠٠- البینۃ
″	″		٠	٠	٧٩	النزعت	٦٢٣	٢	٤٦	″	١٠١- الحشر
″	″		٠	٠	٨٠	عبس	٦٢٥	١	٤٢	″	١٠٢- اذا جاء
″	″		٠	٠	٨١	التکویر	٦٢٦	١	٢٩	″	١٠٣- النور
″	″		٠	٠	٨٢	الانفطار	٦٢٧	١	١٩	″	١٠٤- الحج
″	″		٠	٠	٨٣	التطفیف	٦٢٨	١	٣٦	″	١٠٥- المنافقون
″	″		٠	٠	٨٤	الانشقاق	٦٢٩	١	٢٥	″	١٠٦- المجادلۃ
″	″		٠	٠	٨٥	البروج	٦٣٠	١	٢٢	″	١٠٧- الحجرات
″	″		٠	٠	٨٦	الطارق	٦٣١	١	١٧	″	١٠٨- التحریم
″	″		٠	٠	٨٧	الاعلیٰ	٦٣٢	١	١٩	″	١٠٩- الجمعۃ
″	″		٠	٠	٨٨	الغاشیۃ	″	١	٢٦	″	١١٠- التغابن
″	″		٠	٠	٨٩	الفجر	٦٣٣	١	٣٠	″	١١١- الصف
″	″		٠	٠	٩٠	البلد	٦٣٤	١	٢٠	″	١١٢- الفتح

پارہ: نمبر شمار پارہ	نام پارہ	صفحۂ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	سورۃ: نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	صفحۂ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	ترتیب نزول
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	
٣٠	عم یتساءلون	٦٢٢	٣٩	٥٦٤	٩١	الشمس	٦٣٥	١	١٥	٧	١١٣- المائدۃ
″	″		٠	٠	٩٢	اللیل	٦٣٦	١	٢١	″	١١٤- التوبۃ
″	″		٠	٠	٩٣	الضحیٰ	″	١	١١	″	
″	″		٠	٠	٩٤	الانشراح	٦٣٧	١	٨	″	
″	″		٠	٠	٩٥	التین	″	١	٨	″	
″	″		٠	٠	٩٦	العلق	″	١	٩	″	
″	″		٠	٠	٩٧	القدر	٦٣٨	١	٥	″	
″	″		٠	٠	٩٨	البینۃ	″	١	٨	″	
″	″		٠	٠	٩٩	الزلزال	٦٣٩	١	٨	″	
″	″		٠	٠	١٠٠	العادیات	″	١	١١	″	
″	″		٠	٠	١٠١	القارعۃ	٦٤٠	١	١١	″	
″	″		٠	٠	١٠٢	التکاثر	″	١	٨	″	
″	″		٠	٠	١٠٣	العصر	″	١	٣	″	
″	″		٠	٠	١٠٤	الہمزۃ	٦٤١	١	٩	″	
″	″		٠	٠	١٠٥	الفیل	″	١	٥	″	
″	″		٠	٠	١٠٦	القریش	″	١	٤	″	
″	″		٠	٠	١٠٧	الماعون	٦٤٢	١	٧	″	
″	″		٠	٠	١٠٨	الکوثر	″	١	٣	″	
″	″		٠	٠	١٠٩	الکافرون	″	١	٦	″	
″	″		٠	٠	١١٠	النصر	″	١	٣	″	
″	″		٠	٠	١١١	اللہب	٦٤٢	١	٥	″	
″	″		٠	٠	١١٢	الاخلاص	٦٤٣	١	٤	″	
″	″		٠	٠	١١٣	الفلق	″	١	٥	″	
″	″		٠	٠	١١٤	الناس	″	١	٦	″	
میزان پارہ	٣٠	میزان صفحات	میزان رکوع ٥٥٨	میزان آیات ٦٢٣٧	میزان سور ١١٤		٦٤	٥٥٨	٦٢٣٧	٧	

سورۂ تطفیف تک ۸۶ سورتیں مکے میں اُتری ہیں باقی مدینے میں اور جن سورتوں کے مکی مدنی ہونے میں اختلاف ہے اُن پر یہ + نشان کردیا ہے

فرہنگِ جدید

باب الالف

لفظ	معنی
اَٹکی پڑی	اٹک ہندی لفظ ہی جس کے معنے ہیں روک۔ مزاحمۃ اور اسی سے ہی اٹکاؤ بمعنے رکاؤ جھجک۔ جب ہم بولتے ہیں کہ ہماری کونسی غرض اٹکی پڑی ہی یا ہمارا کوئی کام اٹکا پڑا رہے گا تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہی کہ ہماری کون سی غرض رکی رہیگی یا ہمارا کونسا کام رکا رہے گا۔
ان پڑھ	ناخواندہ۔ ٹھیٹھ۔ اُمّی۔ (از فرہنگ آصفیہ)
اُچک لیجانا	فعل متعدی اُڑا لے جانا۔ بھگا لے جانا جھپٹ لینا۔ اُٹھا کر چل دینا۔ ترجمہ القرآن سے پہلے اور تیسرے معنے متعلق ہیں۔
ادل بدل	تغیر۔ انقلاب اُلٹ پلٹ۔ تفاوت۔ فرق۔
اد بدا کر	اکثر۔ ضرور یا لضرور۔ از روئے تجربہ۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر	یہ ایک مثل ہی جو ادھر نہ اُدھر کے موقع پر بولی جاتی ہی اور دو زبان دو رُو کے معنے میں بھی مستعمل ہوتی ہے اور کبھی بے جوڑ۔ ناقص بے مصرف کے معنے میں بھی (از فرہنگ آصفیہ)
ادلے کا بدلہ	عوض معاوضہ۔ اُلٹا پلٹا۔
اَرکھنا	ترش رو۔ بدمزاج۔ بد اخلاق۔ ناشائستہ۔
اریبوال	آڑا۔ ترچھا
آنکھوں میں کھٹکنا	ناگوار ہونا۔ گراں گزرنا۔ بُرا لگنا
اُبھارنا اُکسانا	اُٹھانا اونچا کرنا۔ بہکانا ورغلانا۔ اغوا کرنا۔
اچھوتی	بغیر چھوئی ہوئی۔ بے ہاتھ لگائی ہوئی۔ نذر و نیاز کی چیز۔
اندھا دھند	بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک بے دیکھے بھالے۔ بے ٹھکانے۔ بے اندازے
اترانا	پھولنا۔ مغرور ہونا۔ اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ علم و دولت پر نازان ہونا۔
اَکسانا	سست ہونا۔ تھک جانا۔ ماندگی معلوم ہونا۔
اٹکل	قیاس تخمینہ۔ آنک جانچ کوت۔ پرکھ۔ شناخت۔
اُجڑا پُجڑا	لٹا کھسا۔ برباد شدہ۔ بے رونق۔ غیر آباد۔ خراب شدہ۔
اونے پونے نکالدینا	کم قیمت پر فروخت کرنا۔ کم نفع پر بیچ ڈالنا۔ قیمت کی کمی بیشی کا لحاظ نکرنا
الا بلا	خراب اور نکمی چیزیں جو لا جاتا ہی۔
اَپاہج	لنگڑا لولا۔ لوتھ۔ بوتھ۔ نکما۔ سست۔ مجہول۔ جو چل پھر نہ سکے (فرہنگ آصفیہ)
اٹل	مضبوط۔ لازوال۔ اپنی جگہ سے نہ ٹلنے والا۔
اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا	خود اپنا نقصان کرنا۔ آپ اپنا بُرا چاہنا۔
آنکھیں کھولنا	ہوشیار رہنا۔ خواب خرگوش سے بیدار ہونا۔ چونچال ہونا۔ چونکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
آس توڑ بیٹھنا	ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔
اُلاہنا دینا	الزام دینا۔ تغافل کرنا۔
اکڑ پھول	شیخی۔ غرور۔ بڑائی۔ تکبر۔
آؤ بھگت	عزت توقیر۔ خاطر۔ مدارات۔

باب الباء العربی

لفظ	معنی
بنانا	احمق بنانا۔ بے وقوف ٹھیرانا۔
بول بالا ہونا	بات اونچی ہونا۔ کلام کا مقبول عام ہونا
بونگی	ٹیڑھی۔ ناموزون۔ بیموقع۔ خلاف عقل۔ (فرہنگ آصفیہ)
بھتنا	ناپاک روح۔ خبیث۔ پلید۔ پریت
بھدا پن	بھونڈا اور بدحیثیت ہونا
بھڑ کا چھتا	بھڑوں کے رہنے کا گھر۔ لڑاکو جھگڑالو۔ فسادی۔ وہ شخص جسے چھیڑ کر پیچھا چھڑانا مشکل ہو (فرہنگ آصفیہ)
بھڑوا	دیوث۔ پھولیا۔ وہ شخص جو عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے ملاتے۔ (فرہنگ آصفیہ)
بھلمنساہت	شرافت۔ انسانیت۔ آدمگری۔
دھنڈا	خشک ڈلا۔ باہم مجتمع شدہ۔
بھنک	دھیمی آواز۔ اُڑتی ہوئی بات۔
بےتکی	بے موقع۔ بے محل۔
بھگتنا	جھیلنا۔ برداشت کرنا۔ سہارنا۔ سہنا۔
بھول بھلیاں	ایک خاص طرح کی عمارت جس میں بہت سے پیچ در پیچ رستے اور ایک دوسرے کے مشابہ دروازے اس طور پر بنائے جاتے ہیں کہ انجان کو جو دفعہ دھوکا ہوتا اور رستے کا پتہ نہین ملتا۔
بھائیں بھائیں کرنا	ویرانہ برسنا۔ کسی مکان یا جگہ کا غیر آبادی کے باعث خوفناک معلوم ہونا۔
بھٹکے بھٹکے پھرنا	بے راہ چلنا۔ سرگشتہ ہونا۔ جا بجا مارے مارے پھرنا۔
بیچ کی رس	متوسط درجے کا۔ بُرا نہ بھلا۔
بڑبڑانا	منہ ہی منہ میں بولنا۔
بات کا بتنگڑ بنانا	چھوٹی سی بات کو بہت بڑھا کر بیان کرنا۔ مبالغہ کرنا۔
بیڑا پار ہونا	مشکل کا آسان ہونا۔ بلا سے خلاصی پانا۔ مراد پر کامیاب ہونا۔
بوچھاڑ پڑنا	چاروں طرف سے اعتراضات کا پُل بندھنا۔ باتوں کا تار بندھنا۔
بھونچال	لرزۂ زمین۔ زلزلہ۔ امن چین۔
بھجبل	زورِ بازو۔ مددگار۔ رفیق۔
بُتے دینا	دھوکے دینا۔ جھانسے دینا۔ ڈھولس دینا۔
بادِ ہوائی	لغو۔ بیہودہ۔ بیمعنے
بھیڑ چال	اوروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے لگنا۔
بے ڈول	بدقطع۔ بدوضع۔ بے ڈھنگا۔
بڑھ چڑھ	غرور۔ تکبر۔ شیخی
بل بوتا	طاقت۔ قوۃ۔ زور۔
بے لاگ لپیٹ	بے غرض۔ صاف۔ کھرا
بھڑتے دینا	دم دینا۔ جھانسے دینا۔ تعریف کرکے کسی بات پر اُبھارنا۔

باب الباء فارسی

لفظ	معنی
پھٹکنا	جانا۔ جا نکلنا۔ مانوس ہونا۔ یہ لفظ اس معنے میں ہمیشہ نہیں کے ساتھ آتا ہی جیسے پاس پھٹکنا۔ گرد نہ پھٹکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
پتھر پڑین	بد دعا ہے جس کے معنے ہیں خدا کا غضب نازل ہو۔ غارت ہو۔ مٹ جائے۔
پھٹکار	لعنت ملامت
پھسلانا	بچوں کو بہلانا۔ دلاسا دینا۔ دم دینا۔ بہکانا۔
پھل پھلاری	مختلف میوے طرح بطرح کے کھانے کی ترکاریان۔
پلے باندھنا	اپنے سر لینا۔ اپنے ذمے لینا۔ حرز جان بنانا۔
پھیر میں آنا	چکر میں آنا۔ الجھیڑے میں پھنسنا۔ گردش میں آنا۔ مصیبت میں پڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
پلک جھپکتے میں حساب لینا	جلد سے جلد حساب لینا۔ بہت تھوڑے وقت میں حساب چکتا کر دینا
پھٹکر	متفرق۔ پھٹکل۔ ریزگاری۔
پلے پر ہونا	حامی و مددگار ہونا۔ حمایت و مدد کرنا۔
پوچھ گچھ	پرسش۔ دریافت تلاش چھان بین۔

لفظ	معنی
پوچھ گچھ	تفتیش۔ پوچھا پاچھی
پاکھنڈ پھیلانا	مکر کا جال بچھانا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
پھسپھسا	بودا۔ نااستوار۔ کمزور۔ پھوس جیسا۔
پزاوہ	آوا۔ بھٹی۔ وہ جگہ جہاں اینٹیں پکتی ہیں۔
بھاجی	حصہ۔ بخرہ۔ کھانے پینے کی چیز کا حصہ
پل پل کر آنا	زور باندھ کر آنا۔ دباؤ ڈالنا

باب التاء العربی

لفظ	معنی
تتو تھمبو	روک تھام۔ دم دلاسا۔ بیچ بچاؤ۔
تکے چلانا	تُکا اصل میں اُس تیر کو کہتے ہیں جس میں بھال یعنی نوک کی جگہ گھنڈی ہوتی ہے محاورے میں تکے چلانے سے مراد ہوتی ہے بے ٹھکانے بات جس طرح بولا کرتے ہیں خوب لے پڑ کی اڑاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
تکیۂ کلام	بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایسے لفظ کو جو اُن کی زبان پر چڑھا ہوتا ہے جا دبے جا ہر ایک بات کے بعد بولا کرتے ہیں اسی کو تکیہ کلام کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
تھان	مزار درگاہ۔ روضہ۔ قبر۔
تتر بتر	متفرق۔ پریشان۔ الگ الگ۔ جدا جدا
تاڑ لینا	بے کسی علامت کے پہچان لینا۔ بھانپنا۔ سمجھ لینا۔
تھہ پتہ	پتا۔ نشان۔ سراغ۔ ٹھکانا
تپانا	گرم کرنا۔ تاؤ دینا۔ سونے روپے وغیرہ کو آگ میں رکھ کر کھرا کھوٹا دیکھنا۔
تارکول	ایک طرح کا روغن ہے سیاہ جو خارشی اونٹوں کے ملنے کے کام میں آتا ہے اور جس میں آگ بہت جلد لگ جاتی ہے۔
تُف	کلمۂ نفرین ہے۔ دور ف۔ لعنت۔ ملامت۔
ترکی بہ ترکی جواب دینا	سوال کے مطابق جواب دینا۔ سختی کے ساتھ سختی نرمی کے ساتھ نرمی برتنا۔

باب التاء الفارسی

لفظ	معنی
ٹامک ٹوئیے مارنا	پریشان و سرگردان پھرنا۔ متحیر ہونا۔ ابراہیم ذوق فرماتے ہیں ؎ تیرا اُدھر مارتا پھرتا ہے ٹامک ٹوئیے۔
ٹونے ٹوٹکے	افسون جادو۔ منتر۔ ٹلکا۔ (ماخوذ فرہنگ آصفیہ)۔
ٹھان لینا	پکا ارادہ کر لینا۔ نیت کرنا۔
ٹھوک بجا کر دیکھنا	اچھی طرح دیکھنا۔ کھوٹا کھرا پرکھنا۔
ٹھکانے لگنا	کامیاب ہونا۔ حسب دلخواہ حاصل ہونا۔ مراد کو پہنچنا۔
ٹینٹ	میل کی گولی جو سخت ہو کر کان کے سوراخ میں اڑ جاتی ہے۔
ٹالے بالے دینا	حیلہ حوالہ کرنا۔ بہانہ بتانا۔ ٹال دینا۔ (از فرہنگ آصفیہ)
ٹکٹکی	نظر جمائے برابر دیکھے جانا۔
ٹیڑھ میڑھ	کجی۔ سیدھے کی ضد۔ خمیدگی۔

باب الجیم العربی

لفظ	معنی
جھپاکا	جلدی سے کوئی کام کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
جھینپنا	شرمانا سا کرنا۔ آنکھ چرانا۔ لجانا۔
جھرنا	ٹپکنا۔ بہنا۔ جاری ہونا۔
جھڑ جھڑانا	جھنجھوڑنا۔ جنبش دینا۔ دھمکانا۔
جھٹ پٹے کا وقت	سورج کے غروب ہونے کا وقت صبح کی تاریکی۔
جھپکی	غوطہ۔ ڈبکی

لفظ	معنی
جان کا لاگو ہو جانا	پیچھے پڑنا گلے کا ہار ہونا۔ جان کا خواہاں ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ) دشمن جانی۔ جان لیوا۔
جتھا	گروہ۔ بھیڑ۔
جائے سہ	بجا درست۔ ٹھیک۔ مناسب۔
جائے ناس	ناس جانا۔ کھوج کھونا۔ ستیاناس ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔
جھٹکے پہ جھٹکے اٹھانا	صدمے جھیلنا۔ مصیبتیں اٹھانا۔
جھوٹا لپاٹیا	حد سے زیادہ جھوٹا۔ لپاڑیا۔ مکار۔ دغاباز۔ (فرہنگ آصفیہ)
جنم	پیدائش۔ آفرینش۔
جھجک	دہشت۔ اندیشہ۔ خوف۔

باب الجیم الفارسی

لفظ	معنی
چپہ بھر	تھوڑی سی جگہ۔
چلہ باندھنا	مراد و منت ماننا۔ کسی مقدس مقام پر یا بزرگ کے مزار پر کلاوہ باندھنا اس نیت سے کہ میری مراد پوری ہوگی تو اس قدر چڑھاوا چڑھاؤں گا۔
چیلے چانٹے	مرید۔ معتقد۔ شاگرد۔ خدمتگار۔
چھوت	ناپاک آدمی کا پرچھاواں۔ پلید کا سایہ۔ ناپاکی۔ (فرہنگ آصفیہ)
چلو	ہاتھ کی مٹھی جس میں پانی یا کوئی پتلی چیز رکھ لیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
چٹان	بڑا سا پتھر۔ چوڑی چکلی سل۔
چٹ کر جانا	کھا جانا۔ اڑا جانا۔
چھدا رکھنا	الزام دینا۔ بہتان لینا
چھدرا اتارنا	گلہ اتارنا۔ بار احسان اتارنا۔
چکنا چور	ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔
چھکے چھوٹنا	گھبرا جانا۔ بے اوسان ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)
چھیڑ چھاڑ	دل لگی۔ ٹھٹھا۔ مخول۔ نوک جھونک۔
چلتر	چال چلن۔ طور طریقہ۔ عادت۔ مزاج۔ چالاکی۔ فطرہ۔ چھل۔ چھل بٹا۔ (فرہنگ آصفیہ)
چھٹ چھٹاؤ	فراق۔ جدائی۔ الگ ہونا۔
چکوتا	فیصلہ۔
چھچھورا	اوچھا۔ چیلا۔ سفلہ۔ سُبک وضع۔ (فرہنگ آصفیہ)
چڑھاوا	نذر۔ بھینٹ۔ نیاز۔
چکما دینا	جھل دینا۔ امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔
چیتنا	بھولی بسری ہوئی بات کو یاد کرنا۔

باب الخاء

لفظ	معنی
خیالی تکے چلانا	ایسی باتوں کی طرف خیال دوڑانا جو وقوع میں نہ آسکیں۔
خیالی پلاؤ پکانا	وہ باتیں ذہن نشین کرنا جو ناممکن الوقوع ہوں۔
خمیازہ	بدلہ تاوان۔
خمیر	گندھے ہوئے آٹے کو سڑا کر پھیلانا۔
خرچ پات	اٹھائی۔ صرف۔

باب الدال

لفظ	معنی
دو ٹوک	صاف۔ الغط۔
دھاک	ڈر خوف۔ دہشت۔ رعب۔
دھاری	سید خط۔ لکیر۔
دھاڑا مارنا	حملہ کرنا۔
دھتکارنا	لعنت ملامت کرنا۔

ڈھرا	رستہ۔ رہگزر۔ شارع عام۔ شاہراہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
دہا	دس دن۔
دھر پکڑنا	جلدی سے پکڑنا۔ ناگہاں ماخوذ کرلینا۔
دبیل	عاجز۔ زیردست۔ ماتحت۔
دُرّہ	تسمہ۔ چمڑے کا چابک جس سے محتسب مارتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
دہاڑنا	چلّانا۔ شور کرنا۔ غل مچانا۔
دن دہاڑے	علانیہ۔ کھلم کھلا۔ سب کے سامنے۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	یہ مثل اُس شخص کے بارے میں کہی جاتی ہے جو بالکل نکما اور بیکار اور آوارہ گرد ہو۔
داؤگھات	موقع۔ قابو۔ کمین۔
دھکڑ پکڑ	اضطراب۔ بےچینی۔ گھبراہٹ۔ تردد۔ پس وپیش۔ (فرہنگ آصفیہ)
دین جانا	گرپڑنا۔ دھنس جانا۔
دوڑ دھوپ	سعی وکوشش۔ تگ ودو۔
دوہاجن	بیاہی ہوئی عورت۔ زن شوہر دیدہ۔
دم کا ناک میں آجانا	زندگی سے بیزار ہونا۔ نہایت تکلیف میں ہونا۔

باب الدال الفارسی

ڈھانچ	خاکہ۔ ڈول۔ ڈھچر۔ (فرہنگ آصفیہ)
ڈھارس	تسلی۔ دلجوئی۔ تسکین۔ خاطر۔ ہمت۔
ڈھلتی پھرتی چھاؤں	ایک مثل ہے جو دنیا کی بے ثباتی پر بولی جاتی ہے یعنی دنیا ایک حالت پر نہیں رہتی کبھی ایک کے پاس ہے کبھی دوسرے کے پاس (فرہنگ آصفیہ)
ڈھکوسلا	دھوکا۔ فریب۔ مہمل وبیہودہ بات۔
ڈانواں ڈول	آوارہ۔ سرگرداں۔ سرگشتہ۔ پریشان۔ (فرہنگ آصفیہ)
ڈکوسنا	نگلنا۔ پینا۔ (حقارت کے موقع پر بولتے ہیں۔)
ڈگڈگا کر پینا	ایک دم بہت سا پانی یا کوئی پتلی چیز پی جانا۔
ڈباؤ	قد آدم سے اونچا پانی۔
[illegible]	اُڑ گیا۔
[illegible]	چھڑکنا

باب الراء

رجھنا	فریفتہ ہونا۔ مائل ہونا۔
رچنا پچنا	خوشگوار۔ گوارا۔ (فرہنگ آصفیہ)
رس بس لو	رچو سمو پھولو پھلو۔ (فرہنگ آصفیہ)
راہ مارنا	رستہ لوٹنا۔ رہزنی کرنا۔
راتب	روزمرہ کی معمولی خوراک۔ روزانہ خوراک۔ روزینہ (فرہنگ آصفیہ)

باب الزاء

زمین کا پیوند کرنا	فنا کردینا۔ زمین میں دفن کرنا۔ گاڑنا۔ خاک میں ملادینا۔
زائچہ	رمل کی شکلیں جو رمال قرعہ ڈال کر لکھتے ہیں۔
زک	ذلت۔ شرمندگی۔

باب السین

سینت سینت کر رکھنا	حفاظت سے رکھنا۔ جوڑ جوڑ کر رکھنا۔ سنگوا کر رکھنا۔
سپاٹ	صاف۔ سلپٹ۔ چورس۔ برابر۔ ہموار (فرہنگ آصفیہ)
سج دھج	بناؤ سنگار۔ زیب وزینت۔ رنگ وروپ۔
سجا سجایا	بنی بنائی آراستہ وپیراستہ موزوں ومرتب۔
سالوٹا ہونا	ہوش وحواس سے درست ہونا چوکس اور چوکنا ہونا تیار اور آمادہ ہونا
سرِ دھرا	سرپرست۔ مربی۔ ولی وارث۔ (فرہنگ آصفیہ)
سدا بہار	ہمیشہ سرسبز رہنے والا۔
سرخ رو بننا	اپنے تئیں باوقار ثابت کرنا۔ عزت میں فرق نہ آنے دینا۔
سڈول	متناسب الاعضا۔ خوبصورت۔ خوش قطع۔ خوش وضع۔
سٹک جانا	کھسک جانا۔ لوگوں کو غافل پاکر نکل جانا۔
سیوا کرنا	پوجا کرنا۔ پرستش کرنا۔
سینہ سپر ہونا	موقعہ سامنے کرکے کھڑا ہونا۔ مقابل ہونا۔
سوجھ بوجھ	عقل وفہم۔ دوراندیشی۔
سر پڑنا	ذمے ہونا۔ مصیبت کا سر پر آنا۔

باب الشین

شگوفہ ہاتھ آنا	کسی نئی عجیب وغریب بات کا ہاتھ آنا۔ کسی فتنہ انگیز یا وحشت خیز بات پر قابو پانا۔
شیخی بگھارنا	بزرگی ظاہر کرنا۔ دون کی لینا۔ اپنی آپ تعریف کرنا۔
شکنجے میں کسنا	سخت تکلیف دینا۔ دق کرنا۔ نہایت تنگ کرنا۔
شدنی	ہونے والی بات۔ ہونہار۔ ممکن۔
شہاب	چمکدار ستارہ جو آسمان سے گرتا نظر آتا ہے۔

باب الصاد

صف بستہ	قطار باندھے ہوئے۔ پرا جمائے ہوئے۔
صلبی بیٹا	سگا اور حقیقی بیٹا جو اپنے نطفے سے پیدا ہوا ہو۔
صوابدید	صلاح۔ مشورہ۔

باب الضاد

ضابط	ہر بات کی حد نگاہ رکھنے والا۔ ہر کام کو ہوشیاری اور انتظام سے کرنے والا۔

باب الطاء

طاق جفت	ایک طرح کا جوا ہے کہ مٹھی میں کوئی چیز چھپا کر پوچھتے ہیں کہ طاق ہے یا جفت یعنی جوڑا ہے یا نہیں یہاں جفت سے جوڑا اور طاق سے مفرد مراد ہے۔
طعنے مہنے	لعنت ملامت۔ بولی ٹھولی چھیڑ چھاڑ طعن وتشنیع۔ آوازے توازے
طوفان کھڑا کرنا	بہتان لگانا۔ تہمت تھوپنا جھوٹا الزام دینا۔

باب الظاء

ظاہر ظہور	کھلم کھلا۔ صاف صاف۔ (فرہنگ آصفیہ)
ظن غالب	گمان قوی۔ احتمال کامل۔

باب العین

عالم بالا	دوسرا جہان۔ یعنی آسمان جہاں فرشتے رہتے ہیں۔
عالم برزخ	اس جہان اور اُس جہان کا درمیانی مقام جہاں مردوں کی روحیں رہتی ہیں۔
عقل پر پتھر پڑنا	عقل ماری جانا۔ عقل پر کوئی آفت پڑنا۔ مختل الحواس ہونا۔ عقل کا زائل ہوجانا۔ حواس میں خلل آنا۔
عہدہ برآ ہونا	فرض منصبی ادا کرنا۔ قول وقرار کو پورا کرنا۔

عین مین	عین و عین۔ ہو بہو۔ ویسا ہی۔ ٹھیک ٹھیک۔ اسے چھپا ڈالنے نکالو (فرہنگ آصفیہ)

باب الغین

غالب آنا	دررہنا۔ جیت جانا۔
غائب غلہ ہو جانا	آنکھوں سے پوشیدہ ہونا۔ چھپ جانا۔ تلپٹ ہو جانا۔
غٹ غٹ پی جانا	کسی پتلی چیز کو جلد جلد پینا۔

باب الفاء

فارغ البال ہونا	بے فکر۔ آسودہ حال ہونا۔
فراخ حوصلگی	عالی ظرفی۔ عالی ہمتی۔
فیرینی	ایک قسم کی پتلی کھیر جو چانولوں کو پیسکر دودھ میں پکائی جاتی ہے۔

باب القاف

قابو چڑھنا	کسی کے بس میں آنا۔ ہتّے چڑھنا۔
قادر مطلق	پوری قدرت رکھنے والا۔
قائل معقول کرنا	بند اور لاجواب کرنا۔
قدرے قلیل	بہت تھوڑا سا۔ ذرا سا۔
قدغن	تاکید۔
قرارداد	تجویز
قریب الفہم	جلد سمجھ میں آنے والی بات
قریب الوقوع	عنقریب واقع ہونے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قریب قریب	لگ بھگ۔ ملتا جلتا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قسما قسمی	دونوں طرف سے عہد و پیمان۔
قصہ پاک ہونا	جھگڑا انفصل ہو جانا۔ دنیا سے اُٹھ جانا۔
قضائے حاجت کرنا	بول و براز سے فارغ ہونا۔
قلعی کھلنا	اصل حالت ظاہر ہونا۔ بھید فاش ہونا۔
قلع قمع کرنا	توڑ پھوڑ کر دھر دینا۔ جڑ بنیاد سے اُکھاڑ پھینکنا۔

باب الکاف العربی

کالا منہ	بددعا کا کلمہ ہے یعنی دور دفان ہو پرے ہو۔ ہٹ جا۔ یہاں تیرا کوئی روادار نہیں۔
کانٹ چھانٹ	جوڑ توڑ۔ کتر بیونت۔
کٹ حجتی کرنا	بات بات میں خواہ مخواہ کھڑ پیچ نکالنا۔ ناحق دلیل کرنا۔
کرتوت	عمل۔ فعل۔ کام۔
کرجگ	عمل کا زمانہ۔
کل جگ	گناہ اور پاپ کا زمانہ۔
کٹے کافر	پورے اور کامل کافر۔
کمیری	کام کرنے والی۔
کل کلان کو	آگے کو۔ آئندہ کو۔
کلیجہ منہ کو آنا	دم گھٹنا۔ طبیعت بولانا۔
کمر باندھنا	کسی کام کے لئے آمادہ اور تیار ہونا۔ پکا اور مستحکم ارادہ کرنا۔
کگارا	دریا کا کنارہ جسے پانی اندر سے خالی کر دے۔
کوبہ کاری	مار پیٹ۔ زد و کوب۔
کنوڈا ہونا	شرمندہ ہونا۔ ممنونِ احسان ہونا۔
کنی کاٹنا	کترا کر جانا۔ ایک طرف ہو کر نکل جانا۔
کہاوت	وہ بات جو مثال دینے کو بار بار زبان پر آئے۔
کھٹ پٹ	ناراضگی۔ شکر رنجی۔ نزاع لڑائی۔
کھچا کھچ	اندر سے باہر تک بھرا ہوا۔
کھدیڑنا	دھتکارنا۔ رگیدنا۔ جلد جلد بھگانا۔
کھڑ پیچ نکالنا	چھیڑ چھاڑ کرنا۔ مخفی عیب کو کھود کھود کر نکالنا۔ ناحق اور بیجا تکرار کرنا
کھلبلی	اضطراب۔ پریشانی۔ بےچینی۔
کھوند مارنا	چھان ڈالنا۔ چپے چپے دیکھ لینا۔
کھینچ گھسیٹنا	نکال باہر کرنا۔ جلد جلد بھگانا۔ دھتکارنا۔
کھڑکھڑانا	چوکنا اور ہوشیار کرنا۔ جھڑکنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔
کھنکھن	وہ آواز جو مٹی کے سوکھے برتن سے نکلتی ہے۔
کھوج جڑ اکھوڑنا	خانہ خراب کرنا۔ کسی مصرف کا نہ رکھنا۔ تباہ و برباد کرنا۔
کھٹکا	فکر و اندیشہ۔ دُبکا۔ ڈر۔ دغدغہ۔
کھسکنا	ٹل جانا۔ ایک طرف ہو جانا۔ ٹالے بالے دیکر نکل جانا
کھسکو	دور ہو۔ دفع ہو۔ پرے ہٹ جاؤ۔ ٹل جاؤ۔
کیا پدی کیا پدی کا شوربا	اُردو کے روزمرہ میں ادنیٰ اور بے وقعت چیز کی نسبت بولا جاتا ہے۔
کیا دھرا اکارت ہونا	ساری کوشش کو ضائع اور رائگاں جانا۔
کوتک	کام۔ فعل۔ بولا کرتے ہیں یہ تمہارے ہی کئے کوتک ہیں یعنے یہ تمہارے ہی کام ہیں۔ محاورے میں ایسے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے جب کہ کسی کام یا فعل میں ناشائستگی اور بدچلنی بھی ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

باب الکاف الفارسی

گھنانا	نفرت کرنا۔ کراہیت کرنا۔
گڈمڈ	غلط۔ ملط۔
گرو	اُستاد۔ بابا۔ پیشوا۔ پیر
گت	حالت۔ کیفیت۔
گتھ جانا	بھڑ جانا۔
گئی کرنا	درگزر کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔
من گھڑت	دل سے بنائی ہوئی بات۔

باب اللام

لتاڑ	بوچھاڑ۔
لیس دینا	لیپ دینا۔
لندے پھندے	بھرے پڑے۔
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے	یہ ایک مشہور مثل ہے۔ یعنی جن کو مار کھانے کی عادت ہوتی ہے اُن پر باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔
لکیر کے فقیر	پیچ کے پابند۔
لگ بھگ	پاس پاس۔ ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔
لچی بات	فحش اور گندی بات۔
من مانی مراد	پسند خاطر۔ خاطر خواہ۔ دل کے موافق۔
مین میکھ	چھان بین۔
مگن	خوش حال۔ خوش وقت۔
مٹھ بھیڑ	آمنے سامنے۔ باہمی ملاقات۔
منہ کہی سنی	اڑتی بات۔ بے سند قول۔
مت	عقل۔ رائے۔

باب النون

نہانے کی حاجت	محاورے میں احتلام کو کہتے ہیں۔
نیوتہ	بیاہ وغیرہ میں تقریب کے موقع پر باین امید کوئی رقم دی جاتی ہے۔

	کہ اتنی ہی یا اس سے زیادہ اپنے موقع پر لیں گے اسی کو محاورے میں نیوتہ کہتے ہیں۔

باب الہاء

ہم پلہ	ہم وزن۔ ایک دوسرے کی برابر جب ایک شخص یا ایک چیز کسی بات میں دوسرے کی برابر ہوتی ہے۔ تو بولا کرتے ہیں یہ اُس کے ہم پلہ ہے۔
ہر جیسے کو تیسا	جیسا اور تیسا دونوں کنایہ ہیں صفات مذمومہ سے فارسی کے محاورے میں جس موقع پر ہر فرعونے را موسیٰ بولتے ہیں اُردو کے محاورے میں اُس موقع پر ہر جیسے کو تیسا بولتے ہیں۔
ہٹ دھرمی	بیجا اصرار۔ خواہ مخواہ کی ضد۔

پیغمبر صاحب اور قرآن مجید کے متعلق چند مفید باتیں

پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ اور وہ متفق علیہ کہاں تک ہے اور غیر متفق علیہ کہاں تک — محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اُدد بن مقوم بن ناحور بن یوج بن یعرب بن یشجب بن نابت بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بن ناحور بن شاروغ بن راعو بن فالغ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس) بن یارد بن مہلیل بن قینان بن یانش بن شیث بن آدم علیہ السلام وعلی الانبیاء منھم

نسب نامہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عدنان تک تو متفق علیہ ہے پھر مختلف فیہ قیدار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک بعد اتفاق۔ اس کے بعد پھر مختلف فیہ پھر نوح علیہ السلام سے آدم تک متفق علیہ۔ جناب سرور کائنات اپنے آپ کو عدنان ہی تک منسوب فرماتے تھے۔

آپ کی والدہ کی طرف سے نسب نامہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف ہے آپ کا نسب نامہ تیسری پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ سے ملجاتا ہے نانی کا نام اُم حبیبہ بنت اسد ہے۔

آپ اپنے والد کے کس قدر انتقال کے بعد پیدا ہوئے

اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ دو ماہ کے بطن مادر میں تھے بعض کم وبیش بعض کہتے ہیں آپ ڈیڑھ سال کے تھے جب انتقال ہوا بعض کہتے ہیں اکیس مہینے کے بعض کہتے ہیں چھ سال کے۔ مگر مذہب راجح یہ ہے کہ آپ ابھی بطن مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد دُنیائے فانی سے رحلت گزین ہوئے۔

تاریخ وماہ ویوم وسن ولادت باسعادت

آپ عام الفیل میں دوشنبہ کے دن بارہویں ربیع الاول سنہ ۴۲ کسریٰ کو دنیا میں ظہور فرما ہوئے ہبوط آدم علیہ السلام سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے۔

مرضعہ کا نام

آپ کو آپکی والدہ سمیت آٹھ عورتوں نے دودھ پلایا۔ والدہ ماجدہ۔ ثویبہ مولاۃ ابی لہب خولہ بنت المنذر پھر ایک عورت سعدیہ غیر حلیمہ نے پھر تین اور عورتوں نے جنکا نام عاتکہ تھا پھر حلیمہ سعدیہ نے

کتنے دن مرضعہ کی تحویل میں رہے

والدہ ماجدہ کے سات روز ثویبہ کے آٹھ روز بیچ کی عورتوں کا حال معلوم نہیں جب حلیمہ آپ کو لے گئی ہیں تو آپ کم وبیش ایک ماہ کے تھے جب عمر شریف دو برس کی ہوئی حلیمہ آپ کو مکے میں لائیں اور آمنہ سے کہا اگر آپ ان کو چند دن اور میرے پاس چھوڑ دیں تو ان کے قویٰ خوب مضبوط ہو جائیں گے

ہلچلی	بھاگ دوڑ۔
ہکا بکا رہ جانا	متحیر اور پریشان ہونا۔
ہوا کا اکھڑ جانا	شیخی کا کرکرا ہونا۔ بات کا بگڑ جانا۔
بات کو ہیٹا کرنا	بات کو پست اور نیچا کرنا۔
ہوس	حد سے زیادہ خواہش آرزو۔ تمنا۔
ہرکارے	نقیب۔ قاصد۔
ہیچر میچر	حیلہ حوالہ۔ کاہلی سستی۔
ہنسی ٹھٹھے	مذاق اڑانا۔ مضحکہ کرنا۔

دیگر یہ کہ آجکل مکے میں وبا بھی ہے اگر میرے پاس رہیں گے تو مکے کی وبا سے بھی محفوظ رہیں گے کاظم قائمبہم اور یہاں رہنے میں مبتلائے وبا ہو جانے کا اندیشہ آمنہ خاتون نے یہ بات منظور کرلی اور حلیمہ آپکو واپس لے آئیں جب سن شریف چار سال کا ہوا تو فرشتوں نے سینۂ مبارک چاک کیا اور اُس میں نور اور رحمت بھر دی اس واقعے کو حلیمہ نے بیٹوں نے دیکھ کر اپنی ماں سے جا کہا جس سے وہ ڈر گئیں اور آپکو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا غرض یہ کہ آپ چار سال سے کچھ کم حلیمہ کی تحویل میں رہے۔

آپ کی والدہ کا کب انتقال ہوا

جب آپ کی عمر شریف چھ برس کی ہوئی تو ایک روز آمنہ خاتون آپ کو لے کر اپنے میکے قبیلہ بنی نجار میں چلی گئیں ایک ماہ وہاں قیام کیا۔ لوٹتیوں کو حضرت آمنہ نے ابواء مقام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئیں تو گویا آپ دو برس اپنی والدہ کی تحویل میں رہے۔

آپ کی طفلی کیوں کر گزری

آپ کی طفلی کے مفصل حالات بہت مبسوط ہیں مختصر یہ کہ آپ بچپن ہی سے نہایت خدا ترس رحیم شجاع متین۔ صادق القول۔ باحیا۔ امین اور ہمہ صفات محمودہ متصف تھے اور جمیع خصائل رذیلہ اور افعال مذمومہ سے متنفر۔ آپ کبھی برہنہ نہیں ہوتے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قریش مرمت کعبۂ مکرمہ کر رہے تھے اور آپ بھی پتھر ڈھو رہے تھے جس سے آپ کا کندھا چھل گیا عباس آپکے چچا نے کہا ازار کندھے پر رکھ لو آپ نہ مانتے تھے پر انہوں نے زبردستی رکھ ہی دی اور آپ برہنہ رہ گئے برہنگی کی وجہ سے آپ اُسی وقت بیہوش ہو گئے۔

آپ کا متکفل کون کون اور کتنی کتنی مدت رہا۔

حلیمہ سعدیہ چار سال والدہ ماجدہ دو سال عبدالمطلب دو سال دو ماہ دس یوم اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ابو طالب آپ کے چچا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور آپ کا سفر شام

آپ نے تین مرتبہ سفر شام کیا پہلے جب آپ تیرہویں برس میں تھے تو ابو طالب نے سفر کا ارادہ کیا آنحضرت نے اُن کے اونٹ کی نکیل تھام لی۔ اور فرمایا کہ چچا مجھے اکیلا کیوں چھوڑ چلے نہ میری ماں ہے نہ باپ ابو طالب کا دل بھر آیا اور سفر میں ساتھ لے گئے راہ میں بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گرجا میں بیٹھا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر علامت نبوت سے تاڑ گیا کہ ابر آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر جھکی پڑتی تھیں یہ دیکھکر بحیرا نے ابو طالب اور اُن کے ساتھیوں کے لیے کھانا پکوایا اور اُن کی دعوت کی اور حضرت کو اپنی گود میں بٹھایا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح دیکھا اور ابو طالب سے آپ کے کل حالات دریافت کئے ابو طالب نے جو جو آپکے احوال بیان کئے وہ بالکل اُس کے موافق تھے جو اُن کی کتابوں میں لکھا تھا۔ بحیرا نے آپ کی مہر نبوت کو بھی دیکھا جو آپ کی پشت پر تھی ابو طالب سے کہا ان کو مکے لیجاؤ کیونکہ یہ لڑکا نبی ہونیوالا ہے۔ یہود اس کو دیکھیں گے تو مجھے ایسا خوف ہے کہ کہیں اس کو مار نہ ڈالیں۔ ابو طالب اپنا مال جھٹ پٹ بیچ کھوچ مکے چلے آئے جب آپ کی عمر بیس برس کی ہوئی تو پھر دوسری مرتبہ سفر کیا اور اس سفر میں ابوبکر صدیق بھی آپکے ہم سفر تھے اس سفر میں پھر بحیرا سے ملاقات ہوئی اس مرتبہ آپ کی نبوت کا خیال اُس کے دل میں اچھی طرح متمکن ہو گیا مگر اس دوسرے سفر میں علماء کا اختلاف ہے جب سن شریف ۲۵ برس

کو پہنچا ابوطالب نے آپ سے کہا میں ایک مفلس آدمی ہوں خدیجہ ہر ایک شخص کو اپنا مالِ تجارت دیکر بھیجتی ہے اگر تم اس سے اپنے واسطے کہوگے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد تم کو منظور کریگی آپ تشریف لے گئے اور حضرت خدیجہ سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضؓ نے جھٹ منظور کر لیا۔ اور کہا اگر تم یہ کام کر دوگے تو تم کو اوروں سے دوگنا دونگی پس آپ اُن کے میسرہ غلام کے ساتھ مالِ تجارت لے کر شام گئے راہ میں آپ کے عجیب غریب خوارق میسرہ نے دیکھے اور نسطورا راہب سے بھی ملاقات ہوئی اس سے بھی آپ کے نبی ہونے کی خبر سنی اور مال میں بھی معمولی نفع سے دوگنا نفع ہوا دوپہر کو دوپہرے وقت آپ مکے میں داخل ہوئے اُس وقت خدیجہ اپنے بالاخانہ پر بیٹھی تھیں آپ کی نورانی صورت دیکھی اور میسرہ سے بھی آپ کا ماجرائے سفر سُنا تو انہوں نے کوشش کی کہ میرا اُن سے نکاح ہو جائے غرضکہ چار سو دینار مہر پر آپ کا نکاح حضرت خدیجہ سے ہو گیا آپ کی عمر اُس وقت ۲۵ برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی ۴۰ سال کی۔

آپ کی پیغمبری کے وقت کیا عمر تھی

جب عمر شریف چالیس سال سات ماہ کی ہوئی۔ آپ غار حرا میں تھے کہ جبریل آپ پر وحی لائے اور وضو کرایا نماز سکھائی۔

آپ نے مکّہ معظمہ سے کب ہجرۃ کی اور کتنے دن مکّے میں رہے

جب آپ نے ہجرۃ کی ہے عمر شریف ۵۳ سال کی تھی اور نبی ہوئے ۱۳ سال ہوئے تھے۔ ۸ ربیع الاول ۱۴ سنہ نبوی یوم دوشنبہ تھا۔

تاریخ و یوم و سنّ وفات

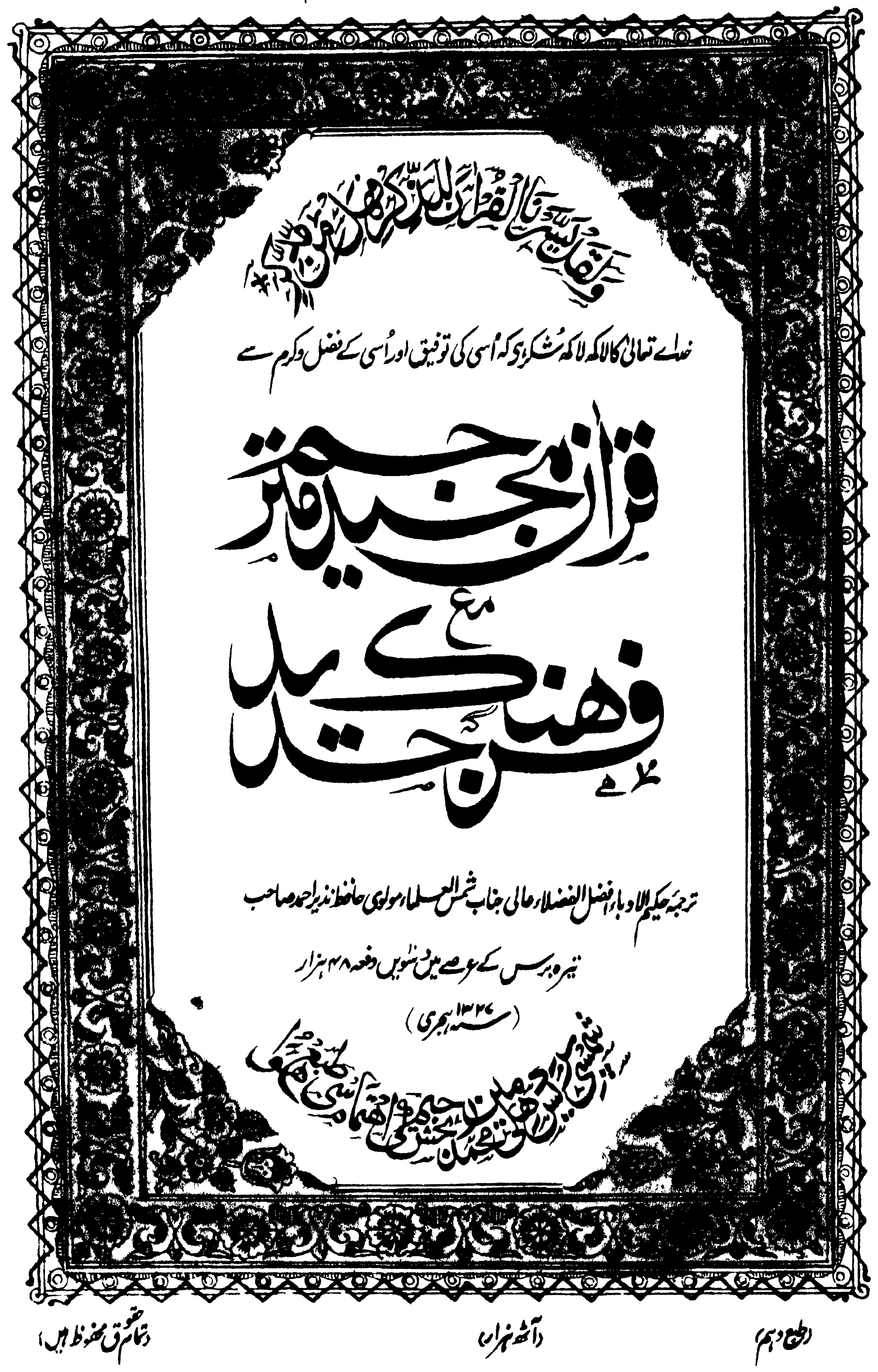
آپنے بعمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری یوم دوشنبہ کو انتقال فرمایا۔

وحی کے محفوظ رہنے کی کیا دلیل ہے

وحی کی حقیقت واضح طور پر معلوم نہیں مگر نزول وحی پیغمبر صاحب پر بہت سخت گزرتا تھا رنگت فق پڑ جاتی تھی۔ اور جسم میں گرانی آجاتی تھی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اونٹنی سے آپ کے بوجھ کا تحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کسی صحابی کی ران پر سر مبارک رکھے ہوئے لیٹے ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اُس صحابی کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کی ران مارے بوجھ کے ٹوٹ جائے گی جسم کی گرانی اور رنگت کے فق ہونے کے علاوہ ایک کیفیت یہ بھی تھی کہ کیسی ہی سخت سردی ہو نزولِ وحی کے وقت آپ پسینے پسینے ہو جاتے تھے۔ ابتدائے زمانہ نزولِ وحی میں تو پیغمبر صاحب کو ڈر بھی لگتا تھا۔ نزول وحی کے وقت جو حالت پیغمبر صاحب پر طاری ہوتی تھی اُس کو اوقات مختلف میں سینکڑوں صحابیوں نے دیکھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ نزول وحی میں کسی طرح کا شبہ نہیں کرتے تھے اور نہیں کر سکتے تھے۔ نزولِ وحی کسی حالت اور کسی وقت اور کسی مقام کا پابند نہ تھا۔ مکّہ۔ مدینہ۔ سفر۔ حضر۔ جلوت۔ خلوت۔ رات۔ دن۔ کل اوقات اور حالات میں نزول وحی ہوا ہے نزول وحی پیغمبر صاحب کی اختیاری بات نہ تھی کبھی وحی متصل آتی تھی اور کبھی مدت دراز تک منقطع انقطاع وحی کے زمانے میں پیغمبر صاحب کی وہ کیفیت ہوتی تھی جس کو ارباب سلوک قبض سے تعبیر کرتے ہیں یعنی دل کی رکاوٹ اور اُلجھن جس کو بے چینی لازم ہے پیغمبر صاحب نزولِ وحی کے وقت الفاظ وحی کے اعادہ فرمانے میں عجلت فرماتے تھے اور ادہر کیفیت نزولِ وحی زائل ہوئی اور آپ کسی پڑھے لکھے صحابی کو بُلا کر وحی کو لکھوا دیتے تھے اور اس کے علاوہ فوراً الفاظ وحی زبان زدِ صحابہ ہو جاتے تھے پیغمبر صاحب کے زمانے میں کتابت کا رواج ابتدائی حالت میں تھا اور خاص کر عرب میں یوں بھی لکھنے کا دستور بہت ہی کم تھا۔ پس وحی کبھی ہرن کی جھلیوں اور کبھی اونٹ کی ہڈیوں اور کبھی کھجور کے پتھوں اور کبھی پتھر کی کتلوں پر لکھی جاتی تھی اور اصحاب میں سے جن کو زیادہ شوق تھا وہ بطور خود وحی کو جمع بھی کرتے جاتے تھے لیکن بالاستیعاب نہیں بلکہ جس کو جو کچھ ہم پہونچا بقدر دست داد فرصت جمع کر لیا پیغمبر صاحب کی زندگی میں پورے قرآن کا کسی ایک شخص کے پاس جمع ہونا ثابت نہیں مگر ہاں جماعت صحابہ میں پورا قرآن موجود تھا کچھ لوگوں کے سینوں میں کچھ جھلیوں اور ہڈیوں اور پتھوں میں۔ ایک یہ بات لحاظ کے قابل ہے کہ انسان کے حواس ظاہری و باطنی زیادہ استعمال کرنے سے زیادہ قوی ہوتے ہیں اُس زمانے کے لوگ از بسکہ پڑھے لکھے نہ تھے قوتِ حافظہ کو زیادہ کام میں لاتے تھے جوں جوں کتابت کا رواج ہوتا گیا قوتِ حافظہ کو سہارا ملتا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ان وقتوں کے لوگ ویسے قوی الحفظ نہیں ہیں۔ جیسے قرون اولیٰ کے لوگ تھے اور وہ لوگ قرآن کی طرف سے ایسے بے پروا بھی نہ تھے جیسے کہ ہم لوگ ہیں اور چونکہ اہل زبان تھے اور قرآن کی فصاحت اعلیٰ درجے کی فصاحت تھی قرآن کا جملہ جملہ مثل کے طور پر سب کی زبانوں پر چڑھا ہوا تھا سب سے پہلے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو ایک جگہ جمع کیا انکی جمع کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جو لوگوں کے سینوں میں تھا اور جو جھلیوں اور ہڈیوں اور کتلوں اور پتوں پر تھا سب کو ایک جگہ لکھوا لیا اور معلوم رہے کہ سورتوں کے نام اور آیات کی اندرونی ترتیب یہ سب کچھ پیغمبر صاحب ہی اپنی زندگی میں کر گئے تھے جب وحی نازل ہوتی وہ فرمادیا کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھ لو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارا قرآن ایک جا کر کے اُم المومنین حفصہ رضؓ کے پاس رکھوا دیا ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ نے یہ کیا کہ اِس قرآن کی نقلیں کرا کے جگہ جگہ بھیجدیں اور متفرق اور منتشر طور پر جو جس کے پاس تھا اُس کو اُس سے لیکر سدِ اختلاف کے لئے تلف کرا دیا پھر خدا نے اپنے کلام کی حفاظت کا ایسا مستحکم انتظام فرمایا جس کو قرآنی معجزہ کہنا چاہیے کہ ہر ایک زمانے میں ہزاروں الکھوں مسلمانوں کو قرآن کے حفظ کرنے کا شوق رہا ہے اور اب بلا مبالغہ کیفیت یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ تمام روے زمین سے مکتوبی قرآن معدوم ہو جائیں تو کوئی قطعہ زمین ایسا نہیں ہے جہاں حافظ قرآن نہ ہوں اور اُن کی یادداشت سے قرآن نہ لکھ لیا جائے۔ جس قدر قرآن مختلف قطعات زمین میں اس طرح لکھے جائیں اُن میں باہم زیر زبر اور نقطے تک کا بھی فرق نہ ہوگا یہ وہ خصوصیت ہے جو کسی قوم کی کسی کتاب کو اس وقت تک حاصل نہیں ہوئی اور حاصل ہوگی بھی نہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے کتب احادیث و سیر سے لیکر لکھی ہیں۔

سب سے پہلی اور سب سے پچھلی وحی

سب سے پہلی وحی۔ اقراء باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء و ربك الاكرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم يعلم ہے اور سب سے آخر واتقوا يوماً ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون اس کے نزول کے گیارہ اور بروایتے سترہ روز بعد آپ نے انتقال فرمایا +



وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّکِرٍ

خدائے تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُسی کی توفیق اور اُسی کے فضل و کرم سے

قرآن مجید مترجم

مع

فرہنگ جدید

ترجمہ حکیم الادبا، افضل الفضلا، عالی جناب شمس العلما، مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

تیرہ برس کے عرصے میں دسویں دفعہ ۴۸ ہزار

(سنہ ۱۳۲۷ ہجری)

منشی ... رحیمی پریس دہلی میں محمد رحمٰن بخش کے اہتمام سے طبع ہوا

(طبع دہم) (آٹھ ہزار)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار ہے جو) تمام جہان کا پروردگار (ہے) نہایت رحم والا

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ

مہربان روز جزا کا حاکم (اے خدا) ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا

عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو (دین کا)

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

سیدھا رستہ دکھا اُن لوگوں کا رستہ جن پر

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

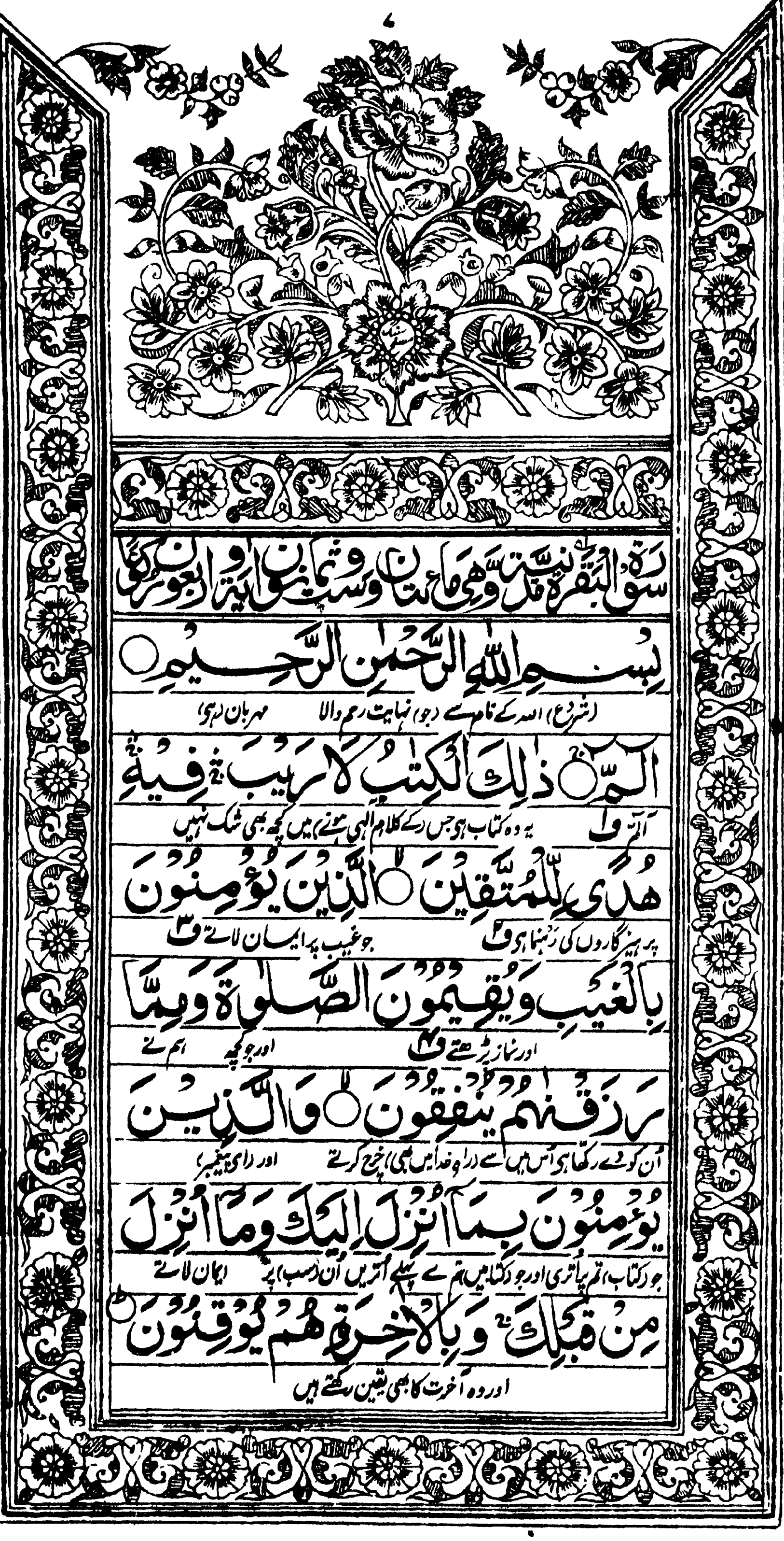
تُو نے (اپنا) فضل کیا نہ اُن کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اور نہ گمراہوں کا

ع ۱

له سورۃ فاتحہ مکے میں اُتری اور اس کی سات آیتیں ہیں ۱۲



سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُونَ آيَةً وَأَرْبَعُونَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

الٓمٓ ف١ یہ وہ کتاب ہے جس (کے کلام الٰہی ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

پرہیزگاروں کی رہنما ہے ف٢ جو غیب پر ایمان لاتے ف٣

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

اور نماز پڑھتے ف٤ اور جو کچھ ہم نے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں بھی) خرچ کرتے اور (اے پیغمبر)

يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ

جو (کتاب) تم پر اُتری اور جو (کتابیں) تم سے پہلے اُتریں اُن (سب) پر ایمان لاتے

مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

منزل ١

ف١ اِس طرح کے حروف جو قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں واقع ہیں مقطعات کہلاتے اور مفرداتِ حروفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اسرارِ وحی میں سے ہیں جن کے معنی خدا نے کسی مصلحت سے بندوں پر ظاہر نہیں کیے بعض مفسرین نے جو معنی تجویز کیے ہیں وہ اُن کی اپنی رائے ہے ١٢

ف٢ یا تو یہ معنی ہیں کہ پرہیزگاروں کو اس سے اور زیادہ ہدایت ہوتی ہے یا یہ کہ جن لوگوں میں پرہیزگار بننے کی صلاحیت ہے اُن کو اس سے ہدایت ہوتی ہے ١٢

ف٣ جس کے ادراک سے انسان عاجز ہو وہ اُس کی نسبت غیب ہے جیسے کہ ذات و صفاتِ خدا اور احوالِ آخرت دوزخ و جنت وغیرہ ١٢

ف٤ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم اور ذکر بہت جگہ آیا ہے اور اُس کو لفظِ اقامت صلوٰۃ سے تعبیر کیا ہے مفسرین نے اِس کے کئی معنے کیے ہیں بعض نے پابندی کے اور بعض نے آداب شرائط کے ساتھ بجالانے کے اور بعض نے مطلق نماز پڑھنے کے اور ہم نے بھی اخیر کے معنی اختیار کیے ہیں اِس واسطے کہ حقیقت میں پڑھنا وہی ہے جو پابندی اور بجا آوریِ شروط کے ساتھ ہو ١٢

عہ سورۂ بقر مدینے میں اُتری اور اس کی دو سو چھیاسی آیتیں ہیں اور چالیس رکوع ١٢



أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی (آخرۃ میں اُن کی) مُرادیں پائیں گے (اے پیغمبر)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

جن لوگوں نے (قبولِ اسلام سے) انکار کیا اُن کے حق میں یکساں ہے کہ تم اُن کو (عذابِ الٰہی سے) ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ تو

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ

ایمان لانے والے ہیں نہیں اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ

اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور (آخرۃ میں) اُن کو بڑا عذاب ہونا ہے اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں

مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝

جو (مونہہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَ

(یہ لوگ اپنے نزدیک) اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں دھوکا دیتے ہیں اور (حقیقت میں) دھوکا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور

مَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُم

(اس بات کو) نہیں سمجھتے ف اُن کے دلوں میں (پہلے ہی سے کفر کا) مرض تھا اب (قرآن نازل کرکے) اللہ نے اُن کا مرض (اور بھی) بڑھا دیا ف اور اُن

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

اُن کے جھوٹ بولنے کی سزا میں عذاب دردناک (ہونا) ہے ف اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ

فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

(تو) کہتے ہیں کہ ہم تو (لوگوں میں) میل جول کرانے والے ہیں اور بس سنو جی! یہی لوگ فسادی ہیں

وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا

لیکن نہیں سمجھتے ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اَور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں

أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝

کہ کیا ہم بھی (اُسی طرح) ایمان لے آئیں جس طرح (اَور) احمق ایمان لے آئے ہیں سنو جی! یہی لوگ احمق ہیں لیکن نہیں جانتے ف

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا

اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاچکے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تو ایمان لاچکے ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (مسلمانوں کو) بناتے ہیں ف (یہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں) اللہ ان کو بناتا ہے ف اور اُن کو ڈھیل دیتا ہے

ف۱ یعنی مثل کے ذریعے سمجھانے کے لیے یوں کہا گیا ہے کہ جس طرح اندھا آدمی کو راہ نکالنا مشکل ہے کبھی ادھر جاتا ہے اور کبھی اُدھر، اسی طرح منافقوں کی حالت ہے انہیں اپنے نفاق کی کبھی کچھ تاویل کرتے کبھی کچھ اور سب بے تکی ۱۲

فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کہ اپنی سرکشی میں پڑے (اندھوں کی طرح) ٹامک ٹوئیے مارا کریں ف۱ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

بِالْهُدٰى۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝

سو نہ تو ان کی تجارت ہی سودمند ہوئی اور نہ راہ راست ہی پر قائم رہے ف۲

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ

ان (منافقوں) کی کہاوت (بھی) اُس شخص کی سی کہاوت ہے جس نے (لوگوں کے) ایک مجمع میں رات کے وقت آگ روشن کی پھر جب اُس (شخص) کے آس پاس

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ

تو اللہ نے اُن (لوگوں) کی آنکھوں کا نور سلب کر لیا اور اُن کو اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ (اب) اُن کو کچھ نہیں سوجھتا بہرے گونگے

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ

اندھے کہ وہ (کسی طرح سے) پھر راہ راست پر نہیں آ سکتے ف۳ یا ان منافقوں کا ایسا حال ہے جیسے آسمانی بارش کہ اُس میں کئی طرح کے اندھیرے اور

رَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

گرج اور بجلی موت کے ڈر سے مارے کڑک کے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں

حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ۝ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ

اور اللہ منکروں کو گھیرے ہوئے ہے کہ اُس کی پکڑ سے کہیں نہیں نکل سکتے قریب ہے کہ بجلی اُن کی نگاہوں کو اُچک لے جائے

اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

جب اُن کے آگے بجلی چمکی تو اُس (کے چاندنے) میں (کچھ) چلے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا

قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو کھڑے (کے کھڑے) رہ گئے اور اگر اللہ چاہے تو (یوں بھی) اُن کے سننے اور دیکھنے کی قوتیں (اُن سے) سلب کر لے بے شک اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ

ہر چیز پر قادر ہے ف۴ لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو

وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا عجب نہیں کہ تم (آخرکار) پرہیزگار (بھی) بن جاؤ ف۵ جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بنایا

فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسا کر اُس سے تمہارے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

کھانے کے پھل پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم تو جانتے (بوجھتے) ہو ف۶

ف۲ یہاں یعنی دین اور تجارت کا ذکر استعارے کے طور پر ہے اور مراد یہ ہے کہ منافقوں کو اختیار کرنی چاہیے تھی ہدایت اور انھوں نے فائدے کی امید غلط پر اختیار کر لی گمراہی اور آخر کار غلط فہمی کا وبال اُن کو بھگتنا پڑا اور یہی سوداگری کا ٹوٹا ہے ۱۲ ف۳ تمثیل کی توضیح اس طرح پر ہے کہ پیغمبر صاحب نے نور ایمان کو پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اُس سے مستفید ہو کر اسلام میں داخل ہوتے گئے منافق نرے بہکان بے بصر اندھے کے اندھے ہی رہے اور ایسا کہ نہ صرف اندھے ہی کہ اندھا آدمی دوسرے کے پکارنے یا آپ پوچھ لینے سے بھی رستے پر آ سکتا ہے مگر جو شخص اپنی کہے نہ دوسرے کی سنے اور ہو اندھا تو اُس کے راہ راست پر آنے کی کیا اُمید کی جا سکتی ہے ف۴ اس مثال میں اسلام کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے کچھ شک نہیں کہ بارش خدا کی رحمت ہے مگر اُس کے ساتھ بجلی اور کڑک کی کچھ زحمتیں بھی ہیں اسی طرح اسلام پر قائم رہنا خالی از زحمت نہیں اور یہ زحمتیں شروع شروع کے مسلمانوں پر بہت زیادہ تھیں کہ اُن کو مشرکوں اور کافروں سے طرح طرح کی ایذائیں پہنچتی تھیں منافقوں سے بسبب ضعف عقیدت اُن ایذاؤں پر تحمل ہو نہیں سکتا تھا مسلمانوں کو کبھی کچھ دنیاوی فائدہ پہنچ گیا اور کسی لڑائی میں فتح پا گئے تو منافقوں کے دل میں تھوڑی دیر کے لیے اسلام کی خوبیاں سما گئیں اور اگر کبھی مسلمانوں کو نقصان پہنچ گیا اور لڑائی میں ہار گئے تو منافق لگے اسلام کی طرف سے بدگمانی کرنے اور بے دل ہونے یہی مشوا فیہ اور قاموا کا مطلب ہے اس کے بعد جو یہ فرمایا کہ اگر اللہ چاہے تو اُن کے سننے اور دیکھنے کی دونوں قوتیں سلب کر لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو تسکین دینی منظور ہے کہ منافق کتنے کافر ہو جائیں تو ہمیں سے اسلام کی ابتدائی حالت کے لیے اِن کا نفاق ہی بہتر ہے کہ کم کھلا دشمنی تو نہیں کر سکتے ۱۲ ف۵ عبادت سے پرہیزگاری کا درجہ بڑھا ہوا ہے اور لعلّ کے معنی اُمید بیان کی جاتی ہے مگر اس میں ایک شائبہ شک کا بھی ہوتا ہے کہ واقع ہو یا نہ ہو لیکن وہ شک کبھی متکلم کی طرف سے ہوتا ہے اور کبھی مقصود ہوتا ہے صرف مخاطب کا امیدوار کرنا جیسے کوئی حاکم کسی کو ادنیٰ خدمت پر مامور کر کے کہہ دیتا ہے کہ اگر تم اس خدمت کو اچھی طرح انجام دو گے تو عجب نہیں جلد تمہاری ترقی کی جائے پس وہ ترقی مشروط ہے حسن خدمت پر بعینہ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور درجہ پرہیزگاری پر پہنچنے کے اُمیدوار رہو ۱۲ ف۶ یعنی اس بات کے سمجھنے کی عقل رکھتے ہو کہ بنی آدم آپ سے آپ نہیں پیدا ہو گئے زمین آسمان آپ سے آپ نہیں بن گئے آسمان سے مینہ آپ سے آپ نہیں برستا مینہ پھلوں کے پیدا کرنے پر آپ سے آپ قادر نہیں اِن تمام تصرفات کو دیکھ کر انسان کا ذہن متقاضی ہوتا ہے کہ اِن تصرفات کا کرنے والا کوئی اللہ ہے اور وہ ذات و صفات سے اکیلا ہے نہ کوئی اُس کا شریک ہے نہ کوئی اُس کا ہمسر کوئی اُس کا معین و مددگار آدمی اپنی فطرۃ سے اِن باتوں کو سمجھتا ہے لیکن بتاؤں کی بھول بھلیوں میں آ کر

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن

اور وہ جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر (قرآن) اُتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہو (اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہیں بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے)

مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۳﴾

اور اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو اسی جیسی ایک سورۃ (تم بھی بنا لاؤ) اور اللہ کے سوا اپنے حمایتیوں کو (بھی) بلا لو ف۱

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

پس اگر (اتنی بات بھی) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو (دوزخ کی) آگ سے ڈرو جس کے ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

آدمی اور پتھر ہوں گے (اور وہ) منکروں کے لیے (دہکائی) تیار ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کو خوش خبری سنا دو کہ اُن کے لیے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی جب

رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ

اُن کو اُن میں کا کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو ہم کو پہلے بھی (کھانے کے لیے) مل چکا ہے

وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا

اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) اُن کو ایک ہی صورت و شکل کے میوے ملا کریں گے ف۲ اور وہاں اُن کے لیے بیبیاں ہوں گی پاک صاف اور وہ اُن (باغوں) میں

خَالِدُونَ ﴿۲۵﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً

ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں (ذرہ بھی) نہیں جھینپتا (چاہے وہ مثال) مچھر کی ہو

فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ

یا اُس سے بھی بڑھ کر (کسی اور حقیر چیز کی) سو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یہ (مثال بالکل) ٹھیک ہے (اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ) اُن کے پروردگار (ہی)

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ

اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس (ذلیل) مثال کے بیان کرنے میں خدا کی کون سی غرض (دل کی پڑی) تھی

بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿۲۶﴾

ایسی ہی مثال سے خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا اور ایسی ہی مثال سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن اس سے گمراہ کرتا (بھی) ہے (تو) بدکاروں ہی کو

الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ

جو پکا کیے پیچھے خدا کا عہد توڑ دیتے ہیں اور جن (تعلقات) کے

اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۲۷﴾

جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا اُن کو قطع کرتے اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ (آخرکار) نقصان اُٹھائیں گے ف۳

ف۱ پیغمبر صاحب اپنی پیغمبری اور قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کے بہت سے دلائل پیش کرتے تھے اُن میں سے یہ دلیل سب سے زیادہ مستحکم تھی کیونکہ جن دنوں قرآن نازل ہوا عرب میں فصاحت و بلاغت کا بڑا چرچا تھا شعر موزوں کر دینا اُن کے نزدیک ایک معمولی سی بات تھی لونڈیاں تک مختلف مضامین میں ایسے برجستہ اشعار کہہ دیا کرتی تھیں کہ آج اچھے سے اچھا ادیب اُن کا مثل نہیں کہہ سکتا تو ایک اَن پڑھ پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ اِس طرح کی ایک ہی سورۃ بنا لاؤ یا بنوا لاؤ بڑی وقعت رکھتا ہے اور یہ ایک ایسا معجزہ ہے کہ تا قیامِ قیامت متجدد و مستمر ہے ۱۲ ف۲ بات یہ ہے کہ جب کسی کو نیا پھل کھانے کو دیا جائے جو اُس نے کبھی دیکھا نہ ہو تو وہ اُس کے کھانے سے رکتا ہے کہ نہیں معلوم کیسا ہے جنتیوں کو جو ایک ہی صورت کے پھل ملیں گے تو وہ اُن کے کھانے میں تامل نہیں کریں گے سمجھتے ہیں کہ ایسا تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں ہاں شاید صورت کے دھوکے میں آ کر چنداں لالچ نہ بھی آئے کہ حلوا چو یک بار خوردند و بس۔ تو چکھنے کے بعد دوسرا مزا ابھرے گا اور اُن کے مل زیادہ خوش ہوں گے کہ خلافِ توقع مزہ ملا ۱۲ ف۳ قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کے لیے جا بجا جانوروں اور دوسری چیزوں کی تمثیلیں مذکور ہیں مثلاً سترھویں پارے میں سورۂ حج کی ایک آیت کا یہ خلاصہ ہے کہ لوگ خدا کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں اگر وہ سب کے سب مل کر چاہیں تو ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور بنانا کیسا مکھی کوئی چیز اُن سے اُچک لے جائے تو چھین بھی نہیں سکتے کیا مکھی اور کیا مکھی کی حقیقت اور مکھی سے بڑھ کر وہ جن کے بس کی مکھی بھی نہیں اِس قسم کی آیتیں سن کر دین لوگ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمانوں کا کیسا خدا ہے کہ ایسی گھنیائی بے حقیقت چیزوں کی مثالیں دیتا ہے خدائے تعالیٰ نے معترضین کی تحمیق کی اور فرمایا کہ یہ احمق مکھی اور مچھر کے نام سے بدکتے ہیں اور مثال کے نتیجے پر نظر نہیں کرتے ایسی ہی باتوں سے ایمان والے نصیحت پکڑتے ہیں اور جو لوگ نافرمان ہیں اور عہدِ فطرۃ یعنی عہدِ الست کو جس کی گواہی اُن کے دل دے رہے ہیں یاد نہیں رکھتے اور تعلقاتِ امن اور صلح کاری جن پر تمدن و معاشرت مبنی ہے قائم نہیں رکھتے اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اُن پر ان مثالوں کا الٹا اثر ہوتا ہے کہ نتیجوں سے قطع نظر کر کے ناحق کی کٹ حجتیاں نکال کھڑی کرتے ہیں۔"

ل ۱ منز

ربع

بکوز

ف انسانی آفرینش کا سلسلہ یہ ہے کہ پہلے کچھ نہ تھا پھر خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کر کے مٹی میں تصرف کیا کہ اُس سے روئیدگی پیدا ہوئی اور مٹی سے ایک انسان کا پتلا بنایا اور روئیدگی زمین کو اُس کی غذا قرار دیا اِس غذا سے بعد تصرفات ہضم وغیرہ نطفہ پیدا ہوا اُس سے سلسلۂ توالد تناسل چلا آیا مرگ۔ اِسکے بعد انجام جس میں ہم بدون نورِ وحی کے نہیں چل سکتے وحی ہم کو یہ بتاتی ہے کہ بعدِ مرگ بھی ایک طرح کی ہستی ہوگی اور ہمارا دل بھی اُس ہستی کے ہونے کو قبول کرتا ہے اُس ہستی کے تفصیلی حالات کا ہم کو ذاتی علم نہیں سلسلۂ آفرینش قرآن میں جا بجا بیان ہوا ہے کہیں ابتدا سے لیا گیا ہے جب کہ زمین و آسمان کچھ بھی نہ تھا کہیں مٹی سے شروع کیا ہے کہیں نطفے سے اگر ابتدا سے لو تو انسان کا داخلِ اموات ہونا اِس اعتبار سے ہے کہ وہ عدمِ محض تھا اور اگر مٹی سے لو تو وہ بے جانِ محض تھا پس مطلب آیت یہ ہے کہ یہ انقلابات جو انسان کی حالت میں ہوئے اور آگے ہونے والے ہیں اور جن کی تصدیق لترکبن طبقا عن طبق سے ہوتی ہے تمہارے عمد اور ارادے سے تو نہیں ہوتے پس جس نے یہ تصرفات کیے وہی خدا ہے جس کا انکار تم نہیں کر سکتے ۱۲ ف تسبیح و تقدیس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تمام عیوب سے بری اور نقصانات سے پاک ہے ترجمے میں یہ معنی اچھی طرح سے نہیں کھلتے تھے اس لیے اصل لفظ رہنے دیئے ہیں ۱۲ ف۳ فرشتوں نے اپنی خدمات تسبیح و تقدیس ظاہر کر کے خلافتِ الٰہی کے لیے اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہا اور انسان ظاہرِ حال سے دھوکے میں آ کر اُس کو مفسد اور خونریز بتایا کیونکہ وہ مٹی سے بنایا گیا تھا اور مٹی اجزائے مختلف الطبائع سے مرکب ہے جو فسیلا ہوگا وہ ضرور دوسروں پر زیادتی کرے گا انسان کی عیب چینی سے فرشتوں کا یہ مطلب تھا کہ وہ خلافتِ الٰہی کے لائق نہیں لیکن فرشتے انسان کی جسمانی ساخت پر اُس کے دلی خیالات کو قیاس کرتے تھے اور اِس قیاس میں ایک طرح اِس دعوے کا شائبہ بھی تھا کہ ہم انسان کے دل کا حال جانتے ہیں حالانکہ دلی خیالات پر مطلع ہونا صرف خدا کا کام ہے تو یہ جتا دیا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو دعوے سے وہی ضمنی دعویٰ مراد ہے جو فرشتوں نے انسان کے دلی خیالات کے علم کا کیا تھا خدا نے فرشتوں کو یوں قائل کیا کہ تم انسان کے دلی خیالات پر سب سے زیادہ بنا لے مطلع ہو تو مخلوقاتِ عالم کے ناموں پر بھی تو مطلع ہوئی مطلع ہو گے وا ذلیس فلیس ۱۲

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ

(لوگو!) کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو اور (تمہارا حال یہ ہے کہ) تم بے جان تھے تو اُس نے تم میں جان ڈالی پھر (وہی) تم کو مارتا ہے پھر

يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ

(وہی) تم کو (قیامت میں دوبارہ) جلائے گا (بھی) پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ف وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی کُل کائنات پیدا کی

جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ

پھر اس کے علاوہ ایک بڑا کام یہ کیا کہ آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دیئے اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي

ہر چیز (کے کنہ) سے واقف ہے اور (اے پیغمبر لوگوں سے اُس وقت کا تذکرہ کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں

الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ

زمین میں (اپنا) ایک نائب بنانے والا ہوں (تو فرشتے) بولے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو (نائب) بناتا ہے جو اس میں خرابیاں پھیلائے اور خونریزیاں کرے

الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ

اور (نائب بنانا ہو تو) ہم کو بنا کہ ہم تیری حمد (و ثنا) کے ساتھ تیری تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں ف۲ (خدا نے) فرمایا میں وہ (مصلحتیں) جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ

جو تم نہیں جانتے۔ اور آدم کو سب (چیزوں) کے نام بتا دیئے پھر اُن چیزوں کو فرشتوں کے روبرو پیش کر کے

فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ قَالُوا

فرمایا کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو ہم کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ ف۳ بولے

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○

تو پاک ذات ہے جو تو نے ہم کو بتا دیا ہے اُس کے سوا ہم کو کچھ معلوم نہیں بے شک تو ہی جاننے والا (اور) مصلحت کا پہچاننے والا ہے

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ

(تب خدا نے) آدم کو حکم دیا کہ اے آدم تم فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دو پھر جب آدم نے فرشتوں کو ان (چیزوں) کے نام بتا دیئے تو (خدا نے فرشتوں

أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

سے کہا) ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمانوں کی اور زمین کی سب مخفی چیزیں ہم کو معلوم ہیں اور جو کچھ تم (اب) ظاہر کرتے ہو (وہ)

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ○ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا

اور جو کچھ تم ہم سے چھپاتے تھے (وہ) ہم کو (سب) معلوم ہے ف۴ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو تو شیطان کے سوا (سب) جھک پڑے

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○ وَقُلْنَا

اُس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا اور نافرمان بن بیٹھا اور ہم نے (آدم سے) کہا

ف۴ اِس قصے سے ہم ایک نصیحت مستنبط کرتے ہیں کہ خدا نے آدمی کو ایک وضعِ خاص کا مخلوق بنایا ہے اُس کی طبیعت میں مختلف جذبات ہیں جن میں اعتدال کا تمام رکھنا محال نہیں تو دشوار ضرور ہے اُس میں شہوت اور غضب کے تقاضے ایسے رکھے گئے ہیں کہ اکثر اوقات عقل پر غالب آ جاتے ہیں غرض فطرتِ انسانی میں معصیت کا رجحان ہے فرشتے جن کو تقربِ بارگاہِ الٰہی کا شرف حاصل ہے اور ارواحِ مجردہ ہیں اُنھوں نے اپنے اوپر خیال کر کے سمجھا ہوگا کہ انسان اپنے میلانِ طبعی کی رو سے خلافتِ الٰہی کے قابل نہیں معلوم ہوتا چنانچہ اُنھوں نے اس خدشے کو حضرتِ رب العزت کے حضور میں ظاہر کر کے مصلحتِ خلقِ انسان پر مطلع ہونا چاہا خدائے تعالیٰ نے فرشتوں پر اُن کا عجز ثابت کر کے اُن سے اقرار کرا لیا کہ اُن کا علم قاصر ہے مگر خدا نے مصلحتِ خلقِ انسان پھر بھی اُن پر ظاہر نہ کی تو جس بات

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ

اے آدم تم اور تمہاری بی بی بہشت میں بسو اور اس میں جہاں کہیں سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ (پیو)

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا

مگر اس درخت (گندم) کے پاس مت پھٹکنا (ایسا کرو گے) تو تم (اپنا) نقصان کرلوگے پس شیطان نے ان کو وہاں سے (بہلا پھسلا کر) اکھاڑ دیا

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

اور (آخرکار) جس مزے میں تھے اس سے ان کو نکلوا چھوڑا اور ہم نے حکم دیا کہ تم (سب) اتر جاؤ۔ تم

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

ایک کے دشمن ایک اور زمین میں تمہارے لئے ایک مدت (خاص) تک ٹھکانا اور (زندگی بسر کرنے کا) ساز سامان ہے

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے چند) الفاظ سیکھ لئے ف۱ اور ان الفاظ کی برکت سے خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی بے شک وہ بڑا

الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى

مہربان ہے (جب) ہم نے حکم دیا کہ تم سب (کے سب) یہاں سے اتر جاؤ تو (ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ) اگر ہماری طرف سے تم لوگوں کے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو اس

فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے (آخرت میں) ان پر نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر ہوں گے۔ اور جو لوگ

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع

نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہوں گے (اور وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ

اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کرچکے ہیں اور تم اس اقرار کو پورا کرو جو (تم نے) ہم سے کیا ہے

اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا

ہم اس اقرار کو پورا کریں گے جو (ہم نے) تم سے کیا ہے اور ہم ہی سے ڈرتے رہو ف۲ اور اس (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے (اب) نازل فرمایا ہے (اور وہ) اس

لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا

جو تمہارے پاس ہے اور (سب سے) پہلے اس کے منکر نہ بنو اور ہماری آیتوں میں (تحریف کرکے ان) کے معاوضے میں تھوڑی قیمت (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل نہ کرو

قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا

اور ہم ہی سے (یعنی ہمارے عذاب سے) ڈرتے رہو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا

اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے حضور میں بوقت ادائے نماز) جھکتے ہیں

ف۱ اگرچہ دعا بندہ کرتا ہی مگر طرز دعا کا دل میں آنا اور زبان سے ادا ہونا خدا کی طرف سے ہو سو وہ کے جو الفاظ آدم کو خدا کی جانب سے تعلیم ہوئے تھے قرآن کے دوسرے مقام پر اس طرح مذکور ہیں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین ۱۲

ف۲ بنی اسرائیل کے لفظی معنی ہیں اسرائیل کے بیٹے اسرائیل نام ہو حضرت یعقوب کا عبرانی میں ایل اللہ کو کہتے ہیں اور اسرا بندہ تو اسرائیل کا لفظی ترجمہ ہوا عبداللہ اور بنی اسرائیل نسل یعقوب یعنی یہودی ان کا حال یہ ہوا کہ متواتر نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذا دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہو ان میں وبائیں آئیں ہزاروں لاکھوں میں بھٹکے پھرے اور ہلاک ہوئے ان کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی قید ہوئے غلام بنائے گئے ان کا معبد یعنی بیت المقدس مسمار کردیا گیا لیکن ان کی کتابوں میں پیشین گوئی تھی کہ سب میں پیغمبر آخر الزماں مبعوث ہوں گے ان کی اطاعت کرنے اور دین اسلام میں داخل ہونے سے وہ اپنی گئی ہوئی عزت پھر حاصل کرسکیں گے سو کمبختوں نے پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مخالفت کی انجام یہ ہوا کہ ملکوں ملکوں مارے مارے پڑے پھرتے ہیں لوگ ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے اور اتنی بڑی زمین میں ایک چپے بھر زمین پر ان کی عملداری حکومت نہیں ۱۲

منزل ۱

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۞ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

ان کے ساتھ تم بھی جھکا کرو کیا تم (دوسرے) لوگوں سے نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

حالانکہ تم کتاب (الٰہی بھی) پڑھتے رہتے ہو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے - اور (مصیبت کی برداشت کے لیے) صبر

وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ

اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز شاق ہے مگر ان پر نہیں جو خاکسار ہیں (اور) جو یہ خیال (پیش نظر) رکھتے ہیں

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا

کہ وہ (آخر کار) اپنے پروردگار سے ملنے والے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ف۱ اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو

الربع ٥ ع ٥

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَاتَّقُوْا

ہم تم پر کر چکے ہیں ف۲ اور اس بات کو بھی کہ ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر ہر طرح کی فوقیت دی تھی اور اس دن (یعنی روز قیامت) سے ڈرو

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ اس کی طرف سے (کسی کی) سفارش قبول ہو

ل ا منز

وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ۞ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

اور نہ اس سے (کسی طرح کا) کچھ معاوضہ لیا جائے اور نہ لوگوں کو (کہیں سے) کچھ مدد پہنچے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَ

جو تم کو (بڑی) بری تکلیفیں پہنچاتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو حلال کرتے اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۞ وَ

تمہاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رہنے دیتے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہارے صبر کی) (بڑی سخت)

اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۞

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ (کر ٹکڑے ٹکڑے کر) دیا پھر ہم نے تم کو تو نجات دی اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں (یعنی ایک چلے) کا وعدہ کیا پھر تم ان کے (پیچھے) رہ گئے پیچھے (پرستش کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۞ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞

اور تم (آپ) اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے پھر اس کے بعد بھی ہم نے تم سے درگزر کی تاکہ تم شکر کرو

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞ وَاِذْ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عنایت فرمائی اور قانون فیصل (یعنی شریعت) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب

ف۱ صبر ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اس کو اختیار کر لیتا ہے دنیا کی تکلیفیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں اور یہی حال نماز کا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سن رکھو کہ یاد الٰہی سے دل تسلی پاتے ہیں) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی عادت تھی کہ جب آپ کو کسی طرح کی تشویش لاحق حال ہوتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے مگر جن لوگوں کو خدا کا اور عاقبت کا خیال نہیں ان کو نماز کی پابندی بھی بجائے خود ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف۲ ان احسانوں میں سب سے بڑا احسان یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں دنیا کی بادشاہت کے ساتھ دین کی سلطنت بھی تھی یعنی پیغمبری ف۳ فرعون لقب تھا بادشاہ مصر کا جس کی جگہ اب خدیو مصر ہے لیکن خدیو سلطان روم کا ماتحت ہے اور فرعون بادشاہ خود مختار تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک مشہور قصہ ہے جو بتشریح و بسط سورۂ یوسف میں مذکور ہے انھوں نے بنی اسرائیل کو مصر میں لے جا کر آباد کیا اور ان کی نسل مصر میں پھیلی ان دنوں کے فرعون بنی اسرائیل سے حسد رکھتے تھے اور ملک مصر میں پردیسیوں کا بسنا ان کو ناگوار تھا اور چونکہ خود برسر حکومت تھے بیچارے بنی اسرائیل کو طرح طرح کے عذاب دیتے ان سے ذلیل ذلیل خدمتیں لیتے اور ان کی عورتوں کو بے حرمت کرتے تھے جب بنی اسرائیل کی مصیبت حد سے گزری خدا کو ان کی حالت پر رحم آیا اور ان کی خلاصی کے سامان شروع ہوئے اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ (جب خدا کو کوئی کام کرنا منظور ہوتا ہے تو اس کے سامان مہیا کر دیتا ہے) ان دنوں نجوم کا بڑا چرچا تھا اور نجومیوں کو تعبیر خواب کا بھی ملکہ ہوتا تھا فرعون نے ایک خواب وحشت ناک دیکھا جو زوال سلطنت کی پیشین گوئی تھی نجومیوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے اس سے سلطنت کو خطر ہے فرعون نے حکم عام دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو فوراً قتل کر دیا جائے اسی شورش میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور تعجب یہ ہے کہ خدا نے ان کو فرعون سے پرورش کرایا اور یہ قصہ مفصلاً کئی جگہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ ف۴ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو چھپ چھپا کے پچھلی رات مصر سے لے کر نکلے فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے ان کا تعاقب کیا صبح ہوتے ہوتے ایسے موقع پر جا لیا کہ ابھی دریا سے عبور کرنے پائے تھے بنی اسرائیل کے حق میں یہ بڑی ضیق کا وقت تھا پیچھے دشمن آگے دریا کشتی وغیرہ پاس نہیں خدا نے ایسے وقت میں بنی اسرائیل کی مدد کی اور حضرت موسیٰ نے دریا پر اپنی لاٹھی ماری دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل سوکھے نکل گئے فرعون پیچھا کئے چلا آتا تھا جب دریا کے بیچوں بیچ آیا دریا کے ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے فرعون اور اس کا تمام لشکر ڈوب گیا ۱۲

قال

وَلَ حضرت موسیٰؑ کو خدا نے تعالیٰ نے توریت دینے کے لیئے کوہِ طور پر بلوا بھیجا تھا کہ ایک مہینے پہاڑ پر آکر پھر خدا نے ایک مہینے کا ایک چلہ کردیا شاید یہ چلہ اُس طرح کا ہو جیسے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نزولِ وحی سے پہلے غارِ حرا میں بیٹھ کر یادِ الٰہی کیا کرتے تھے بہرکیف موسیٰؑ جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا گئے تھے بنی اسرائیل نے ہارونؑ کی ایک نہ سُنی اور سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی ایک مورت بنا کر لگے پوجنے موسیٰؑ نے واپس آکر یہ حال دیکھا اور سخت برہم ہوئے اور خدا کے حکم سے گوسالہ پرستی کا کفارہ یہ تجویز کیا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں چنانچہ کچھ لوگ اس طرح پر قتل ہوئے بھی لیکن موسیٰؑ اور ہارونؑ نے بارگاہِ خداوندی میں زاری کی اور بقیۃ السیف کا کفارہ معاف کرا لیا ١٢ +

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِٱتِّخَاذِكُمُ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے (کی پرستش) کے اختیار کرنے سے اپنے اوپر (بڑا ہی) ظلم کیا

ٱلْعِجْلَ فَتُوبُوٓا۟ إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَٱقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

تو (اب) اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو اور (وہ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں سے) اپنے تئیں ہلاک کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے اُس کے نزدیک تمہارے

عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ۝ وَإِذْ

پھر (جب تمہاری طرف سے تعمیل حکم کی آمادگی ظاہر ہوئی تو) خدا نے تمہاری توبہ قبول کرلی بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے وَلَ اور (وہ وقت

قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ

تم نے (یعنی تمہارے بڑوں نے موسیٰ سے) کہا تھا کہ اے موسیٰ جب تک ہم خدا کو ظاہر میں دیکھ لیں ہم تو کسی طرح تمہارا یقین کرنے والے ہیں نہیں (کہ خدا ہی تم سے

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور تم دیکھا کیے۔ پھر تمہارے مرے پیچھے ہم نے تم کو جلا یا اُٹھایا کہ شاید تم شکر کرو وَلَ

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ وَٱلسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا۟ مِن

اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تم پر مَن و سلویٰ بھی اُتارا (اور اجازت دی کہ) ہم نے جو تم کو

طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

(یہ عمدہ اور) پاکیزہ روزیاں دی ہیں (شوق سے) کھاؤ اور اُن لوگوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا لیکن (کچھ) اپنا ہی کھوتے رہے وَلَ

وَإِذْ قُلْنَا ٱدْخُلُوا۟ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةَ فَكُلُوا۟ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو اجازت دی کہ اس گانوں (اریحا) میں جاؤ اور اُس میں جہاں چاہو بافراغت کھاؤ (پیو) اور

ٱدْخُلُوا۟ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا۟ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَٰيَٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ

دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور مُونھ سے حِطَّۃٌ کہتے جانا تو ہم تم کو تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور جو (ہمارا حکم اچھی طرح بجا لائیں گے

ٱلْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ قَوْلًا غَيْرَ ٱلَّذِى قِيلَ لَهُمْ

(ثواب) دیں گے (سو الگ) تو جو لوگ (اُن میں) شریر تھے دعائے (استغفار) جو اُن کو بتائی گئی تھی اُس کو بدل کر دوسری (بات) بولنے لگے

فَأَنزَلْنَا عَلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رِجْزًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ ۝

تو ہم نے اُن شریروں پر اُن کی نافرمانی کی سزا میں آسمان سے عذاب نازل کیا وَلَ

وَإِذِ ٱسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ ۖ

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیئے پانی کی درخواست کی تو ہم نے فرمایا کہ (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو

فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ

(لاٹھی کا مارنا تھا) کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) سب لوگوں نے (اپنا) اپنا گھاٹ معلوم کرلیا

وَلَ اس کا مذکور سورۂ اعراف پارہ ٩ رکوع ٩ میں بھی ہے وہاں دیکھنا چاہیئے ١٢

وَلَ موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو خدا نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ قوم عمالقہ سے لڑوگے تو ہم تم کو فتح دیں گے اور ملکِ شام میں تمہاری سلطنت قائم کر دیں گے ہر چند موسیٰؑ نے سمجھایا اُن کی ہمت نہ پڑی اس نافرمانی کی خدا نے اُن کو سزا دی اور چالیس برس تک جنگل میں بھٹکتے پھرے چالیس برس کی مدت روز کا چلنا بڑی مصیبتیں جھیلیں اس پر بھی حضرت موسیٰؑ کی دعا کی برکت سے خدا نے بنی اسرائیل پر چند در چند مہربانیاں کیں دھوپ سے بچاؤ کے لیئے ابر سایہ کرتا کھانے کے لیئے مَن اور سلویٰ اُتارات کو جو اوس پڑتی ترنجبین کی طرح کی کوئی چیز میٹھی جنگلی درختوں کے پتوں پر جم جاتی وہی مَن تھی اُس کو کھرچ لاتے اور شیر بنی کی جگہ کھاتے اور سلویٰ بٹیر کی قسم کا ایک جانور تھا رات کو جہاں بنی اسرائیل کا پڑاؤ پڑتا بیجانور آپ سے آپ آس پاس جمع ہو جاتے یہ اُن کو بھون کر کباب بناتے مگر حکم یہ تھا کہ کل کے لیئے ذخیرہ نہ کرو اُن لوگوں سے صبر نہ ہو سکا اور لگے سینت سینت کر رکھنے آخر کار مَن و سلویٰ کا اُترنا بند ہو گیا ١٢ وَلَ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں تو بنی اسرائیل کو ملکِ شام کی سرحد میں داخل ہونا نصیب ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی اسی سرگشتگی کی حالت میں وفات پا گئے اُن کے بعد پیغمبر ہوئے حضرت یوشع بن نون وہ بنی اسرائیل کو فتح شام کے وعدے یاد دلا کر قوم عمالقہ سے جہاد کرنے پر آمادہ کرتے رہتے تھے چنانچہ بنی اسرائیل نے علاقہ کنعان کے چند شہر فتح بھی کیئے مگر بنی اسرائیل پر یہ شامت سوار تھی کہ وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتے تھے تھوڑی سی فتح ہوئی پر اپنی معمولی شرارتیں کرنے لگے حکم تھا کہ جب پہلا شہر فتح کرو تو اُس میں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے اور استغفار پڑھتے ہوئے داخل ہونا جس سے شکر گزاری و احسان مندی ظاہر ہو چنانچہ پہلا شہر جو اُنھوں نے فتح کیا اریحا تھا اُس میں داخل ہوئے تو لگے سجدے کی جگہ بچوں کی طرح گھٹنیوں چلنے اور استغفار کے لیئے اُن کو لفظ حِطَّۃٌ بتایا گیا تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ گناہ دور ہوں اُس کے عوض حنطۃ کہنے لگے جس کے معنے ہیں گیہوں غرض حکمِ خدا کا استخفاف کیا

كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

(اور اذنِ عام ہوگیا کہ) اللہ کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ ہم سے تو ایک کھانے پر نہیں رہا جاتا تو آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کیجیے

يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَ

کہ زمین سے جو چیزیں اُگتی ہیں یعنی ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور

عَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي

مسور اور پیاز (منّ و سلوی کی جگہ) ہمارے لیے پیدا کرے (موسیٰ نے) کہا کہ جو چیز بہتر ہے کیا تم اُس کے بدلے میں ایسی چیزیں لینی چاہتے ہو جو گھٹیا ہیں

هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

(اچھا تو) کسی شہر میں اُتر پڑو کہ جو مانگتے ہو (وہاں) تم کو ملے گا اور ان پر

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا

ذلت اور محتاجی (لیس) دی گئی اور خدا کے غضب میں آگئے یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے

يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ

انکار کرتے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے (اور نیز) یہ اس لیے

بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ

کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ (بڑھ) جاتے تھے ف۱ بے شک مسلمان اور

هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور اچھے کام کرتے رہے تو اُن کو (اُن کے کیے) کا اجر اُن کے پروردگار کے ہاں ملے گا اور اُن پر نہ کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے ف۲ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات کی تعمیل کا) اقرار لیا اور طور (پہاڑ) کو اٹھا کر تمھارے اوپر

الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

(اور فرمایا کہ یہ کتاب تو لو) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے (اُس کو) یاد رکھو تاکہ تم

تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ

پرہیزگار بن جاؤ پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر تم پر خدا کا فضل

ف۱ یہود پر اتنی ساری بوچھاڑیں پڑ رہی ہیں کہ اُنھوں نے ملک شام پر جہاد کرنے سے انکار کیا اور حضرت موسیٰ کا کہنا نہ مانا اس نافرمانی کے وبال میں اُن کو چالیس برس تک جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھرنا پڑا تاہم حضرت موسیٰ کی دعا سے اُن کو کھانے کے لیے منّ و سلوی ملتا تھا چند مرتبہ ان کو پانی کی ضرورت ہوئی تو معجزے کے طور پر حضرت موسیٰ نے پانی کی سوتیں پتھروں سے بہا بہا دیں مگر بنی اسرائیل منّ و سلوی کھاتے کھاتے اُکتا گئے تھے حضرت موسیٰ سے اصرار کرتے کہ ہم کو پیداوار اراضی کی سب چیزیں کیوں نہیں ملتیں وہ فرماتے کہ ان چیزوں کو تمھارا دل چاہتا ہے تو چلو کنعان پر چڑھائی کرو اور کوئی شہر فتح کر کے اُس میں اُتر پڑو یہاں جنگل میں پیداوار اراضی کہاں دھری ہے منّ و سلوی کو بھی جو بے مشقت ملتا ہے بس غنیمت سمجھو آخر کار حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے کنعانیوں پر جہاد کیا اور پھر فتح و شکست کا سلسلہ قائم ہوا شرارت اور نافرمانی تو بنی اسرائیل کی جبلت میں تھی رہی پیغمبروں کو قتل کر ڈالتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سلطنت اور عزت بنی اسرائیل سے سلب ہو گئی اور اس وقت تک اسی غضب میں گرفتار ہیں اور قیامت تک رہیں گے فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

ف۲ یہود چونکہ پیغمبروں کی اولاد تھے خواہی نخواہی خدا کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتے تھے کبھی کہتے تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ (ہم اللہ کے فرزند اور اُس کے چہیتے ہیں) کبھی کہتے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ - گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھونے کی (بھی) تو نہیں اور کبھی کہتے تھے لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا (یہودیوں کے سوا جنت میں کوئی جانے ہی کا نہیں) اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِس دعوی غلط کو رد کر دیا کہ کسی فرقے کی تخصیص نہیں خصوصیت اگر ہے تو ایمان کی ہے اور نیک کام کرنے کی جس پر تمام شریعتوں کا اجماع ہے جب تک حضرت موسیٰ کی شریعت جاری رہی یہود خدا کے ہاں مقبول تھے پھر نصاریٰ اب مسلمان اپنے اپنے وقت میں جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لایا اُس نے ثواب پایا صابئین کی نسبت کہ یہ کون تھے اور کب تھے اور کہاں تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے تفاسیر میں اِس قدر اقوال منقول ہیں کہ سب کا تذکرہ کرنا موجب طوالت ہے لیکن جو بات ان اقوال سے مستنبط ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ صابئین فلسفیانہ عقائد کے لوگ تھے بعض موحد بعض مشرک ۱۲

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

اور اُس کی مہر نہ ہوتی تو تم (بڑے) گھاٹے میں آگئے ہوتے ف اور البتہ اُن لوگوں (کے انجام) کو تو تم جان ہی چکے ہو

الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

جنھوں نے تم میں سے ہفتے کے دن (کا ادب اُٹھا دینے) میں زیادتی کی تو ہم نے اُن سے کہا بندر بن جاؤ (کہ جہاں جاؤ) دھتکارے (جاؤ)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِذْ

پس ہم نے اِس واقعے کو اُن لوگوں کے لیئے جو اس (واقعے کے) وقت موجود تھے اور اُن لوگوں کے لیے جو اس (واقعے) کے بعد آنے والے تھے عبرت

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم سے فرماتا ہی کہ ایک گاے حلال کرو وہ لگے کہنے کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

(موسیٰ نے) کہا خدا مجھکو اپنی پناہ میں رکھے کہ میں ایسا نادان بنوں وہ بولے اپنے پروردگار سے ہمارے لیئے درخواست کرو

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌ بَيْنَ

کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ (گاے) کیسی ہو (موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہی کہ وہ گاے نہ بُوڑھی ہو اور نہ بچھیا دونوں میں بیچ کی راس

ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ

پس تمکو جو حکم دیا گیا ہی (اُس کی تعمیل) کر چلو ۔ وہ بولے اپنے پروردگار سے ہمارے لیئے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ اُس کا رنگ کیسا ہو

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ

(موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہی کہ وہ گاے ہو زرد (اور) اُس کا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے وہ بولے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

کہ اپنے پروردگار سے ہمارے لیئے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ (اور) کیا کیا صفتیں رکھتی ہو ہم کو تو اس رنگ کی بہتیری گائیں ایک ہی

لَمُهْتَدُوْنَ ○ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي

ضرور (اُس کا) ٹھیک پتہ لگا لیں گے (موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہی وہ گاے ہو نہ تو کمیری کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی

الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا

صحیح سالم (یک رنگ) اُس میں کسی طرح کا داغ (دھبہ) نہ ہو وہ بولے (ہاں) اب تم ٹھیک (پتہ) لائے غرض اُنھوں نے گاے حلال کی اور ان سے توقع نہ تھی

يَفْعَلُوْنَ ○ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

کہ کریں گے اور (اے بنی اسرائیل) جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور لگے اُس (کے بارے) میں جھگڑنے (کوئی کسی کو قاتل بتاتا کوئی کسی کو) اور جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

پس ہم نے کہا کہ گاے (کے گوشت) کا کوئی ٹکڑا مُردے (کی لاش) کو چھواؤ ف۳ اسی طرح (قیامت میں) اللہ مُردوں کو جلائے گا اور (دنیا میں) تم کو

ف یہودیوں کو توراۃ دی گئی تو اُس کی ضخامت دیکھ کر گھبرائے اور لگے کہنے کہ ہم سے تو اتنے احکام کی تعمیل نہیں ہو سکے گی خدا نے کوہِ طور کو اُن کے سر پر اُدھر لٹکا دیا کہ مانتے ہو تو مانو نہیں ابھی کچلا کیے دیتا ہوں آخر مان گئے ۱۲ ف۲ جس طرح مسلمانوں میں جمعے کا اور عیسائیوں میں اتوار کا دن متبرک اور عبادت کے لیئے خاص ہی یہود کے ہاں ہفتے کا دن مقرر تھا اور منجملہ دوسری باتوں کے یہ بھی حکم تھا کہ ہفتے کے دن شکار نہ کرنا یہ لوگ تو ہمیشہ کے شریر تھے یہ چالاکی کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود رکھے تھے ہفتے کے دن دریا کا پانی گڑھوں میں بھر لیتے اور پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی آجاتیں اگلے دن گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے اور تاویل کرتے کہ یہ جمعے کا کیا ہوا شکار ہی اُن کو خدا نے سزا دی کہ صورتیں مسخ کر کے بندر بنا دیئے اور اُن پر پھٹکار برسنے لگی ۱۲ ف۳ مفسرین نے لکھا ہی کہ یہودیوں میں ایک خون ہو گیا تھا اور اُس کا پتہ نہ چلتا تھا اور اُس کو مارا تھا اُسی کے وارثوں نے اور وہی دعوے دار بنے تھے حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم سے ایک گاے ذبح کرائی اُس کا کوئی ٹکڑا مُردے کو چھوایا مُردے نے تھوڑی دیر کے لیئے زندہ ہوکر قاتل کو بتا دیا یہ تمام قصہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ سے لے کر لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تک مذکور ہی پہلے گاے کے حلال کرنے کا اور پھر قتل کا ۔ گاے کے حلال کرنے میں یہود نے جو کٹ حجتیاں کیں وہ اُن کی معمولی شرارتیں تھیں اور قتلِ نفس میں جس طور پر قاتل کا پتہ لگا وہ ایک معجزہ ہی عظیم الشان ۱۲ ف یعنی جس طرح مذبوح گاے کا ٹکڑا مُردے کو چھوا دینے سے مُردہ جی اُٹھا اور سمجھ میں نہیں آتا کہ ٹکڑے کے چھوا دینے اور اُس کے جی اُٹھنے میں کیا تعلق تھا اسی طرح قیامت کے دن سیکڑوں ہزاروں برس کے مُردوں کا جی اُٹھنا کسی کی سمجھ میں نہیں آتا مگر ہو گا ضرور جیسے بنی اسرائیل کے مُردے کا جی اُٹھنا واقع ہوا تھا اسی سورۃ میں آگے چل کر حضرت ابراہیم کا قصہ مذکور ہی کہ اُنھوں نے بھی پیغمبر ہو کر بہ تقاضائے طبیعتِ بشری احیائے موتیٰ کی نسبت اپنی حیرت ظاہر کی تھی اُن کو بھی خدا نے مرے ہوئے جانور جلا کر اپنا کرشمۂ قدرت دکھا دیا مگر زندگی کا بھید اُن پر بھی نہ ظاہر نہیں کیا بعینہ یہی معاملہ ہوا بنی اسرائیل کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ زندگی کے راز کا سمجھنا انسان کے فہم سے خارج ہی اور اس کی کاوش کرنی بے سود ۱۲

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ

پھر اس کے بعد تمہارے دل (ایسے) سخت ہو گئے کہ گویا وہ پتھر ہیں بلکہ (ان سے بھی) سخت تر اور

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

پتھروں میں تو بعضے ایسے ہی (ہوتے) ہیں کہ اُن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے بھی (ہوتے) ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی (نکلتا ہے)

الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

اور بعض پتھر ایسے بھی (ہوتے) ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف اور جو کچھ تم (لوگ) کر رہے ہو اللہ اُس سے بے خبر نہیں

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

(مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ہو کہ (یہود) تمہاری بات تسلیم کر لیں گے اور (ان کا حال یہ ہے کہ) ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہو گزرے ہیں کہ کلام خدا سنتے تھے

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ

پھر اُس کے سمجھے پیچھے دیدہ و دانستہ اُس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے ف۲ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں

آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ

تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ (توراۃ میں)

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ أَوَ

خدا نے تم پر ظاہر کیا ہے کیا تم مسلمانوں کو اُس کی خبر کیے دیتے ہو کہ (کل کلاں کو) تمہارے پروردگار کے روبرو اسی بات کی سند پکڑ کر تم سے جھگڑیں کیا

لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ○ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ

ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں کہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ (سب کچھ) جانتا ہے۔ اور بعض ان میں اَن پڑھ ہیں

لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ○ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ

جو (مونہہ سے لفظوں کے) بڑبڑا لینے کے سوا کتاب (الٰہی) کے مطلب کو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی تکّے چلایا کرتے ہیں (اور بس) افسوس ہے ان لوگوں پر

يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اپنے ہاتھوں سے تو کتاب لکھیں پھر لوگوں سے کہیں کہ یہ خدا کے ہاں سے (اتری) ہے

لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ

تاکہ اُس کے ذریعے سے تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کریں پس افسوس ہے اُن پر کہ لکھتے ہیں اپنے ہاتھوں (سے) اور (پھر) افسوس ہے

مِّمَّا يَكْسِبُونَ ○ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ

کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھوئے گی (بھی) تو نہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ

کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار لے لیا ہے اور اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا؟ یا

ف۱ پہاڑوں کا دب جانا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں اکثر تو زلزلوں کی وجہ سے بڑے بڑے پہاڑ بیٹھ جاتے ہیں اور جن پہاڑوں سے خود بخود آگ نکلتی رہتی ہے اور آتش فشاں کہلاتے ہیں اُن میں ایسی آفتیں بہت آتی رہتی ہیں اور یوں بھی اندر ہی اندر کسی وجہ سے پہاڑوں کی جڑ کھوکھلی پڑ جاتی ہے اور پہاڑ گر پڑتے ہیں تو یہ دب جانا بیٹھ جانا گر پڑنا سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے کیونکہ اُس نے تمام اجسام میں خاصہ رکھا ہے کہ وزنی چیز نیچے گرتی ہے بھاری جلدی ہلکی دیر سے اسی کا نام ڈرنا ہے کہ خدا کے باندھے ہوئے قاعدے کو توڑ نہیں سکتے ۱۲ ف۲ تحریف کا کچھ کرنے میں لفظوں کا ردو بدل اور معنوں کا۔ پھر دونوں باتیں آ گئیں ۱۲ ف۳ مسلمانوں کو یہ آیتیں سن کر کانپ اٹھنا چاہیے کہ ہم کو بہت سی کیفیت اُن کی قرآن کے ساتھ ہے ۱۲

النصف

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ

بے جانے بوجھے اللہ پر جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے پلّے باندھی برائی اور اپنے گناہ کے پھیر میں آگیا

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ایسے ہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جنت ہی میں رہیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اگلے) بنی اسرائیل (یعنی تمہارے بڑوں) سے

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

محتاجوں کے ساتھ (بھی) اور لوگوں سے اچھی طرح (نرمی کے ساتھ) بات کرنا ف اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر

تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (باقی سب) پھر بیٹھے اور تم لوگ (کچھ ہو ہی) بے پروا (کہ نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے) اور (وہ وقت یاد کرو)

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے شہروں سے اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے (یعنی تمہارے بزرگوں نے)

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اقرار کیا اور تم (اس زمانے کے لوگ بھی اس کا) اقرار کرتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا) پھر وہی تم ہو کہ اپنوں کو مارتے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

اور نیز اپنوں میں سے کچھ لوگوں کے مقابلے میں ناحق اور زبردستی ایک دوسرے کے مددگار بن کر ان کو ان کے شہروں سے دیس نکالا دیتے ہو

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ

اور وہی لوگ اگر (کہیں) قید ہو کر تمہارے پاس (مدد مانگنے کو) آئیں تو تم چندہ بھر کر ان کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ (سرے سے) ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ

تو کیا کتاب (الٰہی) کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا ان کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے

ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى

کہ دنیا کی زندگی میں (ان کی) رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن (دوزخ کے)

اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

بڑے ہی سخت عذاب کی طرف لوٹا دیے جائیں اور جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے یہی ہیں جنھوں نے

ع ۱۱ ۹ ۹

ف دوسرے معنی مفسرین نے یہ بھی سمجھے ہیں لوگوں کو نیکی کی تعلیم کرنا ۱۲

منزل ۱

اشتروا الحيوة الدنيا بالاخرة فلا يخفف عنهم العذاب ولا

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی سو نہ تو (قیامت کے دن) اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور

هم ينصرون ○ ولقد اتينا موسى الكتب وقفينا من بعده

نہ دکھیں اُن کو مدد ہی پہنچے گی - اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عنایت فرمائی اور اُن کے بعد پے درپے (اَور) رسول بھیجے

بالرسل واتينا عيسى ابن مريم البينت وايدنه بروح القدس

اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (بھی) ہم نے کھلے کھلے معجزے عطا فرمائے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے اُن کی تائید کی

افكلما جاءكم رسول بما لا تهوى انفسكم استكبرتم ففريقا

تو کیا (تم) اس قدر شوخ ہو گئے ہو کہ جب تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے پھر بعض کو

كذبتم وفريقا تقتلون ○ وقالوا قلوبنا غلف بل لعنهم

تم نے جھٹلایا اور بعض کو لگے قتل کرنے اور کہتے ہیں ہمارے دل محفوظ ہیں ف (نہیں) بلکہ

الله بكفرهم فقليلا ما يؤمنون ○ ولما جاءهم كتب من عند

ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے اُن کو پھٹکار دیا ہی پس شاذ و نادر ہی ایمان لاتے ہیں اور جب خدا کی طرف سے اُن کے پاس قرآن اترا

الله مصدق لما معهم وكانوا من قبل يستفتحون على الذين

(اور وہ) اُس (کتاب تورات) کی جو اُن کے پاس ہے تصدیق (بھی) کرتا ہے اور اس سے پہلے (اسی) کی توقع پر کافروں کے مقابلے میں اپنی فتح کی دعائیں

كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكفرين ○

مانگا کرتے تھے ف تو جب وہ چیز جس کو بخوبی پہچانے ہوئے تھے آ موجود ہوئی تو لگے اس سے انکار کرنے پس منکروں پر خدا کی پھٹکار

بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله بغيا ان ينزل

کیا ہی برا معاوضہ ہے جس کے بدلے ان لوگوں نے (اپنے نزدیک) اپنی جانوں کو خرید کیا کہ (اتنی سی بات پر کہ)

الله من فضله على من يشاء من عباده فباءو بغضب على غضب

خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے فضل سے وحی بھیجے براہِ سرکشی خدا کی اتاری ہوئی کتاب سے لگے انکار کرنے ف پس غضب در غضب

وللكفرين عذاب مهين ○ واذا قيل لهم امنوا بما انزل الله

اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ (قرآن) جو خدا نے اتارا ہے اس پر ایمان لے آؤ

قالوا نؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق

تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اسی (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اتری غرض اُس کے علاوہ (دوسری کتاب یعنی قرآن) کو نہیں مانتے

مصدقا لما معهم قل فلم تقتلون انبياء الله من قبل ان كنتم

حالانکہ یہ (قرآن) سچا ہے (اور) جو (کتاب) اُن کے پاس ہے اُس کی تصدیق بھی کرتا ہے (اے پیغمبر اُن سے) کہو کہ بھلا اگر تم (یعنی تمہارے بزرگ) ایمان رکھتے

ف لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اور مراد یہ ہے کہ پیغمبر اسلام جو عقائد تعلیم کرتے ہیں ہم ان کو قبول نہیں کرتے کیونکہ ہمارے دل بڑے گہرے اور دور ہیں جیسے کوئی تھیلوں کے اندر کوئی چیز کہ اُس پر کوئی تعلیم اثر نہ کرے اور نہ اُس میں سرایت کرے پس ہم سے اسلام لانے کی توقع رکھنی لا حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دلیل کی تکذیب کی اور فرمایا کہ غلاف نہیں بلکہ اُن پر اللہ کی پھٹکار ہے ۱۲

ف معلوم ہو کہ پیغمبر صاحب آخر الزماں کی پیشین گوئی توراۃ میں لکھی ہوئی موجود تھی اور یہودی پیغمبر صاحب کے منتظر تھے اور مشرکین کے مقابلے میں دعائیں مانگتے تھے کہ کہیں پیغمبر موعود ظاہر ہوں تو ہم اُن کی تائید سے مشرکین پر غالب آئیں ۱۲

ف قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے کل امرئ بما کسب رہین اور کل نفس بما کسبت رہینۃ جس سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک بشر کی جان اعمال کے بدلے میں خدا کے ہاں گرو ہے نیک عمل کے تو جان خلاص ہو یہی حال یہود کا بھی تھا لیکن انھوں نے اپنی جان کی خلاصی کے عوض میں پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ کفر کیا اور اسی کو معاوضہ رہن یعنی ذریعہ نجات سمجھا اور یہ اُن کی سخت غلطی تھی ۱۲

ف یعنی یہود اپنی شرارتوں کی پاداش میں مبتلائے غضب الٰہی تو تھے ہی اب دوسرا غضب اُن پر یہ نازل ہوا کہ پیغمبر صاحب پر قرآن نازل ہوتا دیکھ کر جلے مرے یعنی ایک چھوڑ دوسرے دوہرے غضب میں آ گئے ۱۲

مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُم مُّوسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ

اور تمہارے پاس موسیٰ کھلے (کھلے) نشان لے کر آ ہی چکے تھے اس پر بھی تم ان کے (توراۃ لینے کوہ طور پر) جاتے ہی پیچھے بچھڑے کو (پرستش کے لیے) لے بیٹھے

مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور (ایسا کرنے سے) تم (اپنا ہی) نقصان کر رہے تھے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (یعنی تمہارے بزرگوں) سے پکا قول لیا اور (کوہ) طور کو تم

ٱلطُّورَ خُذُوا۟ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱسْمَعُوا۟ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

(اور حکم دیا کہ یہ کتاب توراۃ) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور (جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو) سنو (اور پلے باندھو) اس کے جواب میں

وَأُشْرِبُوا۟ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ

اور ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑا (یعنی اس کا ادب) ان کے دل میں سرایت کر گیا تھا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم ایمان دار ہو تو تمہارا ایمان تم کو بہت ہی بری

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ عِندَ ٱللَّهِ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا کے ہاں عاقبت کا گھر خاص کر تمہارے ہی لیے ہے

خَالِصَةً مِّن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

دوسرے لوگوں کے لیے نہیں اور تم (اس دعوے میں) سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو (تاکہ جلد بہشت میں جا داخل ہو)

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ۝

مگر ان (اعمال بد) کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے سے (زاد آخرۃ بنا کر) بھیجا ہے یہ کبھی موت کی آرزو نہیں کر سکتے اور اللہ ظالموں کو

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٍ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ يَوَدُّ

اور (اے پیغمبر) البتہ تم پاؤ گے کہ یہ لوگ زندگی پر (سب) لوگوں سے کہیں زیادہ ریجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مشرکین سے بھی (جو قیامت کے قائل نہیں) ف۱ ان میں سے

أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِۦ مِنَ ٱلْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ

ایک ایک چاہتا ہے کہ اے کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو اور حال یہ ہے کہ اتنی مدت جینا بھی ہے تو بھی درازی عمر اس کو عذاب سے نجات دینے والی نہیں

وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ

اور جو کچھ بھی یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو شخص جبرئیل (فرشتے) کا دشمن ہو (ہوا کرے) یہ (قرآن) اسی (فرشتے)

قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

تمہارے دل میں حکم الٰہی سے اتارا ہے اور (قرآن) ان (کتابوں) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو اس کے زمانۂ نزول سے پہلے (موجود) ہیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَجِبْرِيلَ

جو شخص اللہ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور (خاص کر) جبرئیل (فرشتے) کا

وَمِيكَىٰلَ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ۝ وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ءَايَٰتٍۭ

اور میکائیل (فرشتے) کا تو اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس (ایسی) آیتیں بھیجی ہیں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مشرک جو قیامت کو نہیں مانتے ان کا دنیا کی زندگی پر حریص ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جو کچھ ہے یہی دنیا ہے جو دم ہے غنیمت ہے تعجب تو ان لوگوں پر ہے کہ قیامت کے بھی قائل ہیں اور پھر دنیا کی چند روزہ زندگی پر حریص ہیں ۱۲

ف۲ یہودی اور شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ بھی تھی کہ ان کی کتابوں میں نافرمان لوگوں پر جبرئیل کے ہاتھوں عذاب کا نازل ہونا بھی مذکور تھا اور اسی وجہ سے یہود جبرئیل سے خوش نہ تھے اور پیغمبر صاحب قرآن کی نسبت فرماتے تھے کہ خدا کی طرف سے جبرئیل میرے پاس لاتے ہیں تو خدا نے یہود کے اس لغو خیال کی تردید یہ فرمائی اور میکائیل اگرچہ رزق عباد پر مسلط ہیں مگر ان میں اور جبرئیل میں تابع و متبوع کی سی نسبت ہے اور تمام فرشتے خدا کی لشکر ہیں، جو ایک کا دشمن ہو وہ دوسرے کا بھی ہوا ۱۲

ع ۱۰

بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ

(جن کا مطلب) صاف (اور واضح ہے) اور ان سے انکار نہیں کرتے مگر وہی جو نافرمان ہیں کیا (ان یہودیوں نے اس قدر شرارت پر کمر باندھی ہے کہ جب

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

کوئی نہ کوئی فریق اس کو (بالائے طاق) اٹھا کر رکھ دیا کرتا ہے بلکہ ان میں کے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

(اور رسول) اس کتاب (توراۃ) کی جو ان (یہود) کے پاس ہے تصدیق (بھی) کرتے ہیں تو (ان) اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے

الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّبَعُوْا

اللہ کی کتاب (توراۃ) کو (جس میں ان رسول کی پیشین گوئی بھی ہے ایسا) پیٹھ پیچھے پھینکا کہ گویا ان کو کچھ خبر ہی نہیں اور (ان) ڈھکوسلوں کے

مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ

جن کو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا پڑھایا کرتے تھے حالانکہ سلیمان سے کفر کی (یہ) حرکت سرزد نہیں ہوئی بلکہ

الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

کفر کیا تھا تو شیاطین نے کیا تھا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور (اس کے علاوہ ان باتوں میں مشغول ہو گئے)

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا

جو بابل میں ہاروت اور ماروت فرشتوں کو پہنچائی گئی تھیں ف اور وہ (فرشتے بھی جو ان کو پہنچا تھا) کسی کو نہ بتاتے جب تک اس سے یہ نہ

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ

(ذریعہ) آزمائش ہیں تو (اس علم کو بری طرح استعمال کر کے کہیں) کافر نہ ہو جائیو اس پر بھی ان سے ایسی باتیں سیکھتے جن کی وجہ سے

الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

میاں بی بی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ بے حکم خدا وہ ایسی ان باتوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض

يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

یہ لوگ (ان سے) ایسی باتیں سیکھتے جن سے (خود) ان (ہی) کو نقصان پہنچتا اور ان کو کسی طرح کا فائدہ نہ پہنچتا باوجودیکہ جان چکے تھے

مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

وہ آخرۃ میں بے نصیب ہوا اور البتہ (بہت ہی) برا (معاوضہ) ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا ف ۲ کاش ان کو (اتنی) سمجھ ہوتی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا

اور اگر یہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو (جو) ثواب (ان کو) خدا کی درگاہ سے (ملتا وہ) ان کے حق میں اس سے کہیں بہتر تھا ای کاش

يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا

(یہ لوگ) اتنی بات سمجھتے۔ مسلمانو! (پیغمبر کے ساتھ) راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو

ف جس طرح ہم لوگوں میں فالنامے اور تعبیرنامے اور تعویذ گنڈے اور نقش و عملیات اور حاضرات کے بہت سے ناجائز ڈھکوسلے چل پڑے ہیں اسی طرح یہود بھی ایسی لغو باتوں میں بہت مشغول رہا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی کتاب آسمانی توراۃ کی بھی خبر نہیں رکھتے تھے اور ان کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ پیغمبر صاحب کیا کہتے اور کیا تعلیم دیتے ہیں انھوں نے ان ہی ٹونے ٹوٹکوں اور ڈھکوسلوں کو دین سمجھ رکھا تھا ان ڈھکوسلوں کا ماخذ خدا نے بیان فرمادیا کہ سلیمان علیہ السلام کے وقت میں اس کا بہت چرچا پھیل گیا تھا مگر سلیمان کے پھیلانے سے نہیں بلکہ اس زمانے کے شیطانوں کا کام تھا پھر شہر بابل میں منزل ہاروت و ماروت تھے کوئی کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے کوئی کہتا ہے معمولی آدمی تھے نیک۔ فرشتہ سیرت کوئی کہتا ہے بادشاہ تھے چنانچہ ایک قراءۃ لام کے زیر سے ملکین کی بھی ہے کچھ بھی ہوں جس وقت کا یہ قصہ ہے اس وقت وہ آدمی تھے اور ان کو بھی اس طرح کے شعبدے معلوم تھے اور وہ لوگوں کے اصرار سے بتا بھی دیا کرتے تھے خدا نے جادو اور شعبدے سب کی قلعی کھول دی اور اس کو کفر اور بد عقیدگی سے تعبیر فرمایا اور کہہ دیا کہ بے حکم خدا کچھ ہوتا ہوتا نہیں ۱۲ ف۲ یعنی کفر کے عقائد اختیار کر کے اپنی عاقبت تباہ کر لی ۱۲

وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور (دھیان لگا کر) سنتے رہا کرو اور منکروں کے لئے عذاب دردناک ہی ف۱

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ منکر (اسلام) ہیں اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم (مسلمانوں) پر بھلائی (یعنی

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

اور اللہ جس کو چاہتا ہی اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہی اور اللہ بڑا فضل (کرنے) والا ہی

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ

(ای پیغمبر) ہم کوئی آیت منسوخ کر دیں یا (تمہارے) ذہن سے اُس کو اُتار دیں تو اُس سے بہتر یا ویسی ہی نازل (بھی) کر دیتے ہیں (ای پیغمبر) کیا تم کو معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی سلطنت اُسی اللہ کی ہی

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اَمْ تُرِيْدُوْنَ

اور اللہ کے سوا تم مسلمانوں کا نہ کوئی دوست ہی اور نہ کوئی مددگار ف۲ (مسلمانو!) کیا تم یہ چاہتے ہو

اَنْ تَسْـَٔــلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ

کہ جس طرح پہلے (زمانے میں) موسیٰ سے (بیہودہ درخواستیں اور) سوالات کیے گئے تھے (ویسے ہی) تم بھی اپنے رسول سے (بیہودہ درخواستیں اور سوالات

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ○ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا ف۳ (مسلمانو!) اکثر اہل کتاب

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

باوجودیکہ اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہی (پھر بھی) اپنے دلی حسد کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنا دیں

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

تو معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم صادر فرمائے ف۴

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

جو کچھ بھلائی اپنے لئے (ذخیرہ عاقبت کر کے) پہلے سے بھیج دو گے اُس کو خدا کے ہاں (جا کر موجود) پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو دیکھ رہا ہی

بَصِيْرٌ ○ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ

اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاریٰ (کہتے ہیں کہ نصاریٰ) کے سوا جنت میں کوئی نہیں جانے پائے گا

ف۱ پیغمبر صاحب وعظ فرماتے یا دینی تذکرہ کرتے ہوتے تو حاضرین میں مسلمان - یہودی - عیسائی - مشرک سب قسم کے لوگ ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ کسی کو کوئی بات اچھی طرح نہ سن پڑی تو اس کو کہنا پڑتا کہ مکرر فرمائیے یہود جو پیغمبر صاحب کے سخت دشمن تھے وہ رٰعِنا کا ذو معنیین لفظ بولتے تھے اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہم نہیں سمجھے ہماری خاطر سے پھر فرمائیے اور دوسرے معنی ہوتے تھے ای احمق نخوت باز اور اگر عین کو ذرا کھینچ کر کہہ دیا تو معنی ہو گئے ای ہمارے گڈریے یا چرواہے مسلمان جن کے دل میں کسی طرح کا کھوٹ نہ تھا اُن کے ذہن اس طرف منتقل نہ ہوئے یہود کی دیکھا دیکھی وہ بھی رٰعنا کہنے لگے ہو کر اشارہ کنایہ کرنے کا موقع ملا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ تم اس طرح کا لفظ کیوں بولو جس کا ایک محمل بے ادبی ہو رٰعنا نہیں اُنظُرنا کہا کرو کہ اُس کے بھی وہی معنی ہیں کہ ہماری خاطر سے ذرا پھر فرمائیے ف۲ قرآن جب تک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی اُس میں کوئی کوئی آیۃ منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ بھی ہوتی رہتی تھی مخالفین کو اس پر اعتراض تھا اور اب بھی ہی اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ ہم مصالح عباد کو خوب سمجھتے ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ایک حالت کے واسطے ایک حکم مناسب دیا جاتا ہی اور ہم کو اُن کی <u>منزل</u> حالتوں میں تصرف کرنے کا اختیار ہی جس طرح اُن کو تعلیم دینا مناسب سمجھا جاتا ہی وقتاً فوقتاً تعلیم دی جاتی ہی اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ۱۲ ف۳ یہودیوں کی عادت بہت کٹ حجتی کرنے کی تھی چنانچہ قصۂ ذبح گاؤ میں معلوم ہو چکا ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرح کی کرید سے منع فرما دیا اور آیات کی منسوخی کے بارے میں اُس کی وجہ تلاش کرنی یہ بھی ایک قسم کی کرید ہی اور علیٰ ہذا القیاس یہودی حضرت موسیٰ سے بیہودہ درخواستیں بھی کیا کرتے تھے کبھی کہتے ہمیں خدا کو لا دکھاؤ کبھی کہتے ہم منّ و سلویٰ نہیں کھاتے کبھی کہتے کہ دوسری قومیں بتوں کو پوجتی ہیں ہمارے لئے بھی ایک بت بنا دو اسی طرح کی بعض باتیں مسلمانوں سے منقول ہیں مثلاً ذات انواط ایک درخت تھا مشرکین اُس میں ہتھیار باندھا کرتے تھے بعض مسلمانوں نے پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ ویسا ہی کوئی تھان ہم مسلمانوں کا بھی بنا دیجئے تو اس آیۃ میں جہاں بیہودہ سوالات کی مناہی ہو ایسی درخواستوں کی بھی مناہی ہو ۱۲ ف۴ اُدھر حکم سے مراد جہاد کی اجازت ہو کہ جب اہل کتاب اور مشرکوں نے مل کر مسلمانوں کو کفر پر مجبور کرنا شروع کیا اول تو مسلمان طرح دیتے رہے بعضے مزاج کے تیز لڑنے کی آمادگی ظاہر کرتے تو پیغمبر صاحب روک دیتے مگر آخر صبر اور درگزر کی بھی ایک حد ہوتی ہی - جواب ترکی بہ ترکی دینا ہی پڑا ۱۲

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ بَلَىٰ

یہ اُن کے (اپنے) خیالی پلاؤ ہیں ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو بلکہ

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ

واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ف۲ اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اُس کے لیے اُس کا اجر اس کے پروردگار کے ہاں (موجود) ہے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ

اور نہ وہ کسی طرح (آزردہ) خاطر ہوں گے اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کا مذہب کچھ نہیں

شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ

اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کا مذہب کچھ نہیں حالانکہ وہ (دونوں فریق) کتاب (الٰہی) کے پڑھنے والے ہیں

الْكِتَابَ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ

اسی طرح اُن ہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) بھی کہا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام کچھ بھی) نہیں جانتے تو

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○ وَمَنْ أَظْلَمُ

جس بات میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن اللہ ان میں اُس کا فیصلہ کر دے گا اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا

جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کا نام لیے جانے کو منع کرے اور اُن کی بے رونقی کے درپے ہو ف۳

أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

یہ لوگ خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے (ڈرتے) ان کے لیے دنیا میں (بھی)

خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا (بھاری) عذاب ہے ف۴ اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچھم

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ وَقَالُوا اتَّخَذَ

تو جہاں کہیں (قبلے کی طرف) مُونھ کرلو اُدھر ہی کو اللہ کا سامنا ہے بے شک اللہ بڑی گنجائش والا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف۵ اور کہتے ہیں

اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ○

کہ خدا اولاد رکھتا ہے (معاذ اللہ) وہ (اس بکھیڑے) سے پاک ہے بلکہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اُس کے محکوم ہیں

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ

(وہی) موجد ہے آسمان و زمین کا (وہی) اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کی نسبت فرما دیتا ہے کہ ہو اور

فَيَكُونُ ○ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا

وہ ہو جاتا ہے اور (مشرکین عرب) جو (احکام الٰہی کچھ بھی) نہیں جانتے کہتے ہیں خدا خود ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی (کیوں نہیں آتی)

ف۵ مسجد ہو کہیں بھی ہو قبلے کی طرف نماز پڑھ لو خدا قبول کرتا ہے ۱۲

ف۱ خیالی پلاؤ اُردو کا ٹھیٹھ محاورہ ہے گو لفظوں سے الگ ہے ورنہ لفظی ترجمہ من مانی آرزوئیں یا توقعات باطلہ ہونا چاہیے ۱۲ ف۲ اسلم وجہہ کے لفظی معنی تو ہیں اپنا مونھ جھکا دیا لیکن محاورۂ اُردو میں مونھ جھکانے سے اصلی مراد حاصل نہیں ہوتی اس لیے ہم نے محاورے کا ترجمہ اختیار کیا ہے ۱۲ ف۳ اب ہمارے وقتوں میں سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد اپنی مسجد میں دوسرے فرقے کے لوگوں کو نماز نہیں پڑھنے دیتے اُن کو اس آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے اور خاص پیغمبر خدا صلعم کا تو حال یہ تھا کہ نجران کے عیسائی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اُن کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور وہیں اُن کو اُن کے طور پر عبادت کرنے کی اجازت بھی دی ۱۲ ف۴ کفار قریش ابتدائے اسلام میں پیغمبر صاحب اور اُن کے چند اتباع کو جو اُس وقت تک تھے کعبہ میں نماز پڑھنے سے مانع ہوتے تھے پیغمبر صاحب کے رستے میں کانٹے بچھائے پیغمبر صاحب نماز پڑھ رہے ہیں زبردستی آکر لپٹ پڑے اور گلا گھونٹا ایک بار سجدے میں تھے کہ اُونٹ کی اوجھڑی گردن پر رکھ دی اور معمولی تکالیف تو آئے دن ہوتی ہی رہتی تھیں باوجودیکہ پیغمبر صاحب مسلمانوں کو لے کر مکہ چھوڑ مدینے جا بسے تھے اور ہجرت کے چھٹے برس عمرہ کرنے کے لیے مکے جانا چاہا کہ وہ بھی ایک قسم کا حج تھا مکے والوں نے نہ آنے دیا اس آیت میں کفار کے ان ہی ظلموں کی طرف اشارہ ہے اور وہ جو پیشین گوئی کی تھی سو پوری ہو کر رہی آخر کار مکہ فتح ہوا اور خانۂ خدا پر مسلمان قابض ہوگئے کفار بے دل ہو کر بھاگے بھاگے پھرنے لگے ۱۲ ف۵ کفار جو مسلمانوں کو خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے یا آنے سے منع کرتے تھے تو اس سے مسلمانوں کو ضرور بے دلی ہوئی ہوگی کہ خانۂ خدا میں ہم خدا کی عبادت نہ کر سکیں اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی کہ ان کی چند روزہ روک ٹوک سے تم کیوں بے دل ہوتے ہو نماز خانۂ کعبہ پر موقوف نہیں ہے جہاں چاہو خدا کی عبادت کرو تمام روئے زمین مسلمانوں کی

ف مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی طبیعتیں حق پسند واقع ہوئی ہیں اُن کے لیے قرآن اور اُس کی تعلیم اور فصاحت اور پیغمبر اور اُن کا نمونہ زندگی نشانِ کافی ہیں اور جن کے دل میں دھکڑ پکڑ ہو وہ اُن نشانیوں کو دیکھ کر بھی اَوروں کے طالب ہیں کیوں نہ لگے چنانچہ دوسری جگہ اِس کی صراحت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تو تم پر ایمان لانے والے ہیں نہیں مگر ہاں زمین سے پانی کا ایک چشمہ بہا دکھا دو یا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا ہو اور اُس میں نہریں بہتی ہوں یا ہم پر آسمان سے ٹکڑے گرا دو یا خدا اور فرشتوں کو ساتھ لے آؤ یا سونے کا گھر ہو یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کا بھی یقین نہ کریں گے جب تک تم آسمان سے ایک کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھیں ...

آيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ

اسی طرح جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن ہی جیسی باتیں وہ بھی کہا کرتے تھے اُن (سب) کے دل (گویا) ایک ہی طرح کے ہیں

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

جو لوگ یقین (کرنے کی صلاحیت) رکھتے ہیں اُن کو تو ہم (اپنی) نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے ف (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دینِ حق دے کر (مسلمانوں کو)

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ

خوش خبری دینے والا اور (کافروں کو عذابِ آخرت سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور تم سے دوزخیوں کی کچھ باز پرس نہیں ہوگی ف اور (اے پیغمبر) نہ تو

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ

یہود ہی تم سے کبھی رضامند ہوں گے اور نہ نصاریٰ ہی (تم سے راضی ہوں گے) تاوقتیکہ تم اُن ہی کے مذہب کی پیروی (نہ) کرو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ہدایت

وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ

اور (اے پیغمبر) اگر تم اِس کے بعد کہ تمہارے پاس علم (یعنی قرآن) آچکا ہے اِن کی خواہشوں پر چلے تو (پھر) تم کو خدا (کے غضب) سے (بچانے والا)

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ

نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار جن لوگوں کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اُس کو پڑھتے رہتے ہیں جیسا اُس کے پڑھنے کا حق ہے

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ

اور یہی اُس پر ایمان (بھی) لاتے ہیں اور جو اُس سے انکار رکھتے ہیں تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف اے بنی

اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي

اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم نے تم پر کیے ہیں اور یہ کہ ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں پر برتری دی

الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ

اور اُس دن (کے عذاب) سے ڈرو کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ (بھی) کام نہ آئے اور نہ اُس (کی طرف) سے کوئی

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

معاوضہ قبول کیا جائے اور نہ کسی کی سفارش اُس کو فائدہ دے اور نہ لوگوں کو کسی طرف سے مدد پہنچے اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلاؤ)

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَـمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَ

اُن کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انھوں نے اُن کو پورا کر دکھایا (تو خدا نے رضامند ہو کر) فرمایا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنانے والے ہیں

مِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً

میری اولاد میں سے؟ فرمایا ہاں مگر ہمارا یہ اقرار (اُن میں کے) ظالموں (کے حق میں) نہیں ہے ف اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہم نے خانہ کعبہ کو

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

لوگوں کی جگہ ٹھہرایا اور (لوگوں کو حکم دیا کہ) ابراہیم کی (اِسی) جگہ کو نماز کی جگہ مقرر رکھو اور ابراہیم

ابراہیم نے اِن احکام کی تعمیل ایسی خوبی کی کہ خدا نے رضامند ہو کر اُن کو لوگوں کا پیشوا بنایا ابراہیم نے بہ تقاضائے جبلّت چاہا کہ اُن کی نسل بھی انعامِ الٰہی سے محروم نہ رہے خدا نے منظور فرمایا اور صرف ظالموں کو مستثنےٰ کر دیا۔ اسحٰق کی اولاد ہوں یا اسمٰعیل کی ہوں

اِس آدعائی تخصیص کا جواب ہو گیا اِس کے بعد اسمٰعیل ہی کی خدمتوں کا ذکر فرمایا کہ وہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں باپ کے ساتھ شریک تھے باپ بیٹوں نے باُمید قبول اِس عبادت گاہ کو بنایا تھا بناتے جاتے تھے اور خدا سے دعائیں کرتے جاتے

تھے کہ خدا اُن کی اِس خدمت کو قبول کرے اور چونکہ خانۂ کعبہ ایسی جگہ بنایا گیا تھا جہاں کھانے کی کوئی چیز از قسم غلہ و میوہ جات وغیرہ پیدا نہیں ہوتی اُن کی ایک دعا یہ بھی تھی کہ جو لوگ یہاں آئیں اور رہیں خدا اُن کی روزی کا بھی سامان

کرے اور بستی میں امن بھی ہو تاکہ لوگ اطمینان سے عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں چنانچہ اِس دعا کی قبولیت کے آثار اب بھی موجود ہیں اور تا قیامِ قیامت موجود رہیں گے کہ گرد و نواح کی زمین پہاڑ اور ریگستان ہی ہے ...

وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

اور اسمٰعیل سے فرمایا کہ ہمارے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لیے پاک (صاف) رکھو

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

اور (اے پیغمبر ان کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اس (شہر) کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے

الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

جو اللہ اور روزِ آخرۃ پر ایمان لائیں اُن کو پھل (بطور رزق) کھانے کو دے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اور جو (اللہ اور روزِ آخرت کا) منکر ہوگا اُس کو بھی چند روز

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

(فائدہ پہنچاؤں گا) پھر (آخر کار) اُس کو مجبور کر کے عذاب دوزخ میں لے جا داخل کریں گے اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم اور (اُن کے ساتھ) اسمٰعیل (دونوں) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے)

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

بے شک تو ہی (دعا کا) سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا (بندۂ) فرماں بردار بنا اور ہماری نسل میں

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا حکم بردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصور (معاف کر کے) درگزر فرما بے شک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ

مہربان ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک رسول بھیج کہ ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ان کو کتاب (آسمانی) اور عقل (کی باتیں) سکھائے اور ان کے نفوس کی اصلاح کرے بے شک تو ہی بااختیار (اور) صاحب تدبیر ہے

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے انحراف کرے مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو اور بے شک ہم نے اُن کو دنیا میں (بھی) انتخاب کر لیا تھا

فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ

اور آخرۃ میں (بھی) وہ نیکوں (کے زمرے) میں ہوں گے۔ جب اُن سے اُن کے پروردگار نے کہا کہ (ہماری ہی) فرماں برداری کرو

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ

(تو جواب میں) عرض کیا کہ میں سارے جہان کے پروردگار کا (یعنی تیرا ہی) فرماں بردار ہوا اور اسی (طریقے) کی نسبت ابراہیم اپنے بیٹوں کو وصیت کر گئے اور یعقوب (بھی)

يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

کہ بیٹاؔ اللہ نے (تمہارے) اس دین (اسلام) کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے پس تم مسلمان ہی مرنا ۲؎

ف ۱ بُنَی اور بُنَیّ دو لفظ ہیں اور دونوں لفظ قرآن مجید میں کئی جگہ آئے ہیں بُنَیّ خطاب ہے کسی بیٹوں کی طرف اور اس کے لفظی معنی ہیں اے میرے بیٹے مگر اردو کے محاورے میں کسی سے بھی خطاب کرنا ہو تو بیٹا ہی کر کے بولتے ہیں اس لیے ہم نے بُنَیّ کا ترجمہ بیٹا کیا ہے اور بُنَیّ تصغیر کا صیغہ ہے اور مفرد بھی ہے اور تصغیر شفقت کی ہے اور شفقت لفظ بیٹا سے ظاہر ہوتی ہے یوں بُنَیّ اور بَنِیّ دونوں کا ترجمہ بیٹا کیا بَنِیّ کے ترجمے میں جمع چھوٹ گئی ہے اور بُنَیّ میں تصغیر شفقت مگر ترجمہ پڑھنے والے کو یہ فرق معلوم ہے ۱۲ ف ۲ یعنی مرتے دم تک اسی دین اسلام پر قائم رہنا ۱۲

منزل ۱

ع ۱۵ ۸ ۱۵

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ

(اے یہود) بھلا کیا تم (اُس وقت) موجود تھے جب یعقوب کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی (اور) اُس وقت اُنھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے (مرنے کے) پیچھے کس کی عبادت کرو گے

مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَآئِكَ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ

اُنھوں نے جواب دیا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل

وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

اور اسحٰق کے معبود خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں (اے یہود) یہ لوگ تھے کہ (اپنے وقتوں میں) ہو گزرے

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اُن کا کیا اُن کو اور تمھارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گزرے ہیں تم سے اُس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا

اور (یہود اور عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو راہِ راست پر آؤ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو (نہیں) بلکہ ہم ابراہیم کے طریقے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَ

اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے (مسلمانو تم یہود و نصاریٰ کو یہ) جواب دو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور (قرآن) جو ہم پر اترا (اُس پر) اور

مَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَ

(صحیفے) جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب پر اُترے (اُن پر) اور

مَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

موسیٰ اور عیسیٰ کو جو (کتاب) ملی (اُس پر) اور جو اور دوسرے پیغمبروں کو اُن کے پروردگار سے ملا (اُس پر) ہم ان (پیغمبروں) میں کسی ایک میں بھی (کسی طرح کی

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَآ آمَنتُم

اور ہم اسی (ایک خدا) کے فرماں بردار ہیں ف تو اگر تمھاری طرح یہ لوگ بھی اُن ہی چیزوں پر ایمان لے آئیں جن پر تم ایمان لائے ہو

بِهِۦ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ

تو بس راہِ راست پر آگئے اور اگر انحراف کریں تو سمجھو کہ بس وہ (تمھاری) ضد پر ہیں (اور شاید باتیں تو سنائیں) تو (اے پیغمبر) ان کے شر سے خدا تم کو بچائے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

اور وہ (سب کی) سنتا اور (ہر ایک کا حال سے) واقف ہے (مسلمانو! ان لوگوں سے کہو کہ ہم تو اللہ کے رنگ میں رنگے گئے) اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہوگا

وَنَحْنُ لَهُ عَٰبِدُونَ ○ قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ

اور ہم تو اُسی کی عبادت کرتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ (کے بارے) میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا (بھی) پروردگار ہے اور (وہی) تمھارا

أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ○ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ

اور ہم کو ہمارے عمل اور تم کو تمھارے عمل اور ہم خالص اسی کو مانتے ہیں یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

ف یہود مسلمانوں سے کہتے کہ ہم راہِ راست پر ہیں ہمارے دین میں آ داخل ہو اور نصاریٰ کہتے ہم راہِ راست پر ہیں ہمارے دین میں آ جاؤ خدا نے مسلمانوں کی طرف سے اُن کو جواب دیا کہ تم دونوں فرقوں نے اصل دین یعنی توحید کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارا دین اور اعتقاد وہی ہے جو بڑے پکے موحد یعنی ابراہیم کا تھا اور یہی دین اُن کی اولاد موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام کا تھا اور ہم سب کتبِ آسمانی کو مانتے ہیں اور تم کسی کو مانتے ہو اور کسی کو نہیں مانتے منزل ١ جیسے یہودی حضرت عیسیٰ کی نبوت کے قائل نہیں اور انجیل کو نہیں مانتے اور یہودی اور عیسائی دونوں اسلام سے منحرف ہیں اور قرآن کو نہیں مانتے ١٢۔

ف گواہی کے چھپانے سے مراد ہے پیغمبرِ اسلام کی پیشین گوئی کا چھپانا جو اُن کی کتابوں میں موجود تھی اور اب بھی اس کا پتہ چلتا ہے ۱۲ ف۲ پیغمبر صاحب شروع شروع میں بیت المقدس کی طرف مونہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک مدینے میں آنے پیچھے بھی کوئی ۱۵ ڈیڑھ برس کے قریب بیت المقدس ہی کی طرف مونہ کر کے نماز پڑھتے رہے پھر حکم ہوا کہ خانۂ کعبہ کی طرف مونہ کر لیا

الٓمّٓ ۱ — البقرۃ ۲

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب (یہ لوگ) یہودی یا نصرانی تھے

قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهٰدَةً عِنْدَهُ مِنَ

(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (اگلی ہوئی موجود) ہو

اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا

اور وہ اس کو چھپائے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ف یہ لوگ تھے کہ (اپنے وقتوں میں) ہو گزرے

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اُن کا کیا اُن کو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گزرے تم سے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ

جن لوگوں کی عقل ماری گئی ہے وہ تو کہیں ہی گے کہ مسلمان جس قبلے پر (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) اس سے اُن کے (خانۂ کعبہ کی طرف) کس نے پھیر دیا

الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى

(اے پیغمبر تم) یہ جواب دو کہ مشرق اور مغرب (سب) اللہ ہی کا ہے جس کو چاہتا ہے

صِرٰطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا

(دین کا) سیدھا رستہ دکھاتا ہے ف اور مسلمانو! جیسے ہم نے تم کو ایک ٹھیک قبلہ بتا دیا ہے اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کی راس کی امت (بھی) بنایا

شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا

تاکہ اور لوگوں کے مقابلے میں تم گواہ بنو اور تمہارے مقابلے میں (ہمارے) رسول (محمد) گواہ بنیں ف اور (اے پیغمبر)

الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ

جس قبلے پر تم (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) ہم نے اس کو اسی غرض سے قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدلا جائے تو) جو لوگ رسول کی پیروی کریں ان کو

عَلٰى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ

اور قبلے کا بدلا جانا سب ہی پر شاق ہوا مگر اُن لوگوں پر (شاق) نہیں ہوا جن کو اللہ نے (نیک) ہدایت دی (کہ انہوں نے تحویلِ قبلہ کو خوشی خوشی منظور کر لیا)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمٰنَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ

اور خدا ایسا نہیں کہ تم مسلمانوں کے ایمان (کے کام یعنی نماز کو) جو بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہو اختلافِ قبلہ کی وجہ سے ضائع کر دے خدا تو لوگوں پر

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ

(اے پیغمبر تحویلِ قبلہ کے انتظار میں) تمہارا (بار بار) مونہ پھیر پھیر کر آسمان کی طرف دیکھنا ہم ملاحظہ فرما رہے ہیں (اور گھبراؤ نہیں) جو قبلہ تم چاہتے ہو ہم تم کو اسی کی طرف پھیر

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

(اچھا تو اب نماز پڑھتے وقت) مسجدِ محترم (یعنی کعبے) کی طرف کو اپنا مونہ کر لیا کرو اور (مسلمانو تم بھی) جہاں کہیں ہوا کرو اسی کی طرف کو اپنا مونہ کر لیا کرو ف

تو یہ تمہارا اپنا قصور نہیں تو کس کا ہے اور اگر قیامت پر محمول کیا جائے تو بھی مطلب ٹھیک بیٹھتا ہے کہ وہاں ہمارا نمونہ دکھا کر دوسری نافرمان امتوں کو قائل کیا جائے گا کہ تم باوجودیکہ اسی طرح کے آدمی تھے اسی طرح کی عقل رکھتے تھے پیغمبر ان جیسے کیوں نہ بنے اور ہم میں جو کٹ حجتی کرنے والے ہیں ان کو پیغمبر صاحب والے سے قائل کیا جائے گا کہ آخر دونوں فریق کے پیغمبر تو ایک ہی تھے اُن کی تعلیم و تلقین سے سیدھے مسلمانوں کی طرح تم کیوں نہ سیدھے بنے ۱۲ ف کعبہ تو ایک کوٹھا سا ہے اور

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ

اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (توراۃ وغیرہ) دی گئی ہے اُن کو بخوبی معلوم ہے کہ تحویل قبلہ برحق (اور) اُن کے پروردگار کے حکم سے ہے ف۱ اور جو (تدبیریں) یہ

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ

کر رہے ہیں اُس سے بے خبر نہیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (توراۃ وغیرہ) دی گئی ہے اگر تم (دنیا جہان کے) سارے دلائل بھی اُن کے پاس لے آؤ

مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

تو بھی وہ تمہارے قبلے کی پیروی نہ کریں اور نہ تم ہی اُن کے قبلے کی پیروی کرنے والے ہو اور اُن میں کا کوئی (فریق) بھی

قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

دوسرے (فریق) کے قبلے کی پیروی کرنے والا نہیں ف۲ اور تم کو جو علم حاصل ہو چکا ہے اگر اس کے (حاصل ہوئے) پیچھے بھی تم ان (لوگوں) کی خواہشوں پر چلے

اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

تو ایسی صورت میں بے شک تم بھی نافرمانوں میں (شمار) ہوگے جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توراۃ وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَھُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْھُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اسی طرح ہمارے) ان (پیغمبر محمد) کو بھی پہچانتے ہیں ف۳ اور اُن میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی ہیں جو) دیدہ و دانستہ حق (بات) کو چھپا

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ھُوَ

(اے پیغمبر یہ تحویل قبلہ) برحق (اور) تمہارے پروردگار کے حکم سے ہے تو دیکھو تم کہیں شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا اور ہر ایک فریق کے لیے ایک سمت (مقرر) ہے

مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ڲ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ

جدھر کو (نماز میں) وہ اپنا مونہ کرتا ہے تو (مسلمانو! تم اختلاف سمت کی چنداں پروا نہ کر کے) نیکیوں کی طرف لپکو (کہ اوروں سے بڑھ جاؤ) تم کہیں بھی ہو اللہ تم

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۴ اور (اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی) تو (جہاں ہو نماز میں) اپنا مونہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو اور البتہ (یہی نیا قبلہ) برحق (اور) تمہارے پروردگار (کے حکم سے) ہے اور (مسلمانو!) اللہ تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں

تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ

اور (اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی) تو (جہاں ہو نماز میں) اپنا مونہ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

اور (مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو (نماز میں) اسی کی طرف اپنا مونہ کر لو (بار بار حکم دینے سے ایک) غرض یہ ہے کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو تمہیں قائل کرنے کی

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ڎ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ

سند ہاتھ آ جائے مگر ان میں سے جو ناحق کی ہیکڑی کرتے ہیں (وہ تو تم کو الزام دیئے بغیر رہنے کے نہیں) تو تم ان سے نہ ڈرو اور ہمارا ہی ڈر رکھو

ف۱ پچھلی آسمانی کتابوں میں جو پیشین گوئیاں پیغمبر صاحب کی نسبت تھیں اُن میں حضرت کا ایک پتہ یہ بھی تھا کہ وہ ذو القبلتین ہوں گے یعنی دو قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے تو اہل کتاب کو چاہیے تھا کہ تحویل قبلہ کو پیشین گوئی کی تصدیق سمجھ کر بے چون و چرا ایمان لے آتے ۱۲ ف۲ اہل کتاب میں سے یہود کا قبلہ تو بیت المقدس ہے اور نصاریٰ کا سمت مشرق اور ہر ایک فریق اپنے قبلے پر جما ہوا ہے ۱۲ ف۳ یعنی اگلی آسمانی کتابوں میں پیغمبر صاحب کی نسبت ایسی صاف و صریح پیشین گوئیاں ہیں کہ پیغمبر صاحب کے تعین و شناخت میں شک کرنے کی گنجائش نہیں ۱۲ ف۴ قبلے کا بدلا جانا کچھ آسان بات نہ تھی مخالفین نے اس کو پیغمبر صاحب کے تزلزل رائے پر محمول کر کے بات کا بتنگڑ بنا دیا تھا مسلمانوں پر بڑے شد و مد کے ساتھ اعتراض کرتے تھے اور جن مسلمانوں کے عقائد پختے نہ تھے وہ ڈگمگا گئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان اعتراضات کے تین جواب فرمائے اول قبلے کے بدلنے کی بعض مصلحتیں ظاہر فرمادیں پھر توراۃ وغیرہ پچھلی کتابوں کی پیشین گوئیوں سے اس کی تصدیق کی اور آخر کو ایمان کے مقابلے میں اس کو ایسا ہلکا کر دکھایا کہ گویا یہ بات اس قابل ہی نہیں کہ اس پر اتنا زور دیا جائے غایۃ مافی الباب شرط نماز ہے سو آدمی کسی نہ کسی طرف کو تو مونہ کرے ہی گا اگر ایک وقت خاص تک ایک خاص طرف کی پابندی کی اور پھر اُس کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کر لیا تو اس سے رجوع الی اللہ میں کہ اصل نماز ہے کچھ بھی فرق نہیں آتا مسلمان جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی حالت میں مسلمان تھے ویسے ہی کعبے کی طرف جیسے ہی بدل اور کشتی میں ہر طرف ۱۲

منزل ۱

ف اتنی سی دور میں خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم تین دفعہ آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی تین وجہیں بیان فرمائیں ایک یہ کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو مسلمانوں کے قائل کرنے کے لئے سند ہاتھ آجائے اس کی توضیح یہ ہے کہ تحویل قبلہ کا سیقول - ۲ حکم آیا تو کیا مسلمان اور کیا یہود اور کیا مشرکین سب ہی میں ۲۷ ایک کھلبلی سی مچ گئی یہود تو اس بات سے چڑے کہ مسلمانوں نے البقرۃ اُن کا قبلہ چھوڑ دیا مشرکین اس شیخی میں آئے کہ ہمارا قبلہ اختیار کیا ہے تو رفتہ رفتہ ہمارا دین بھی اختیار کر لیں گے مسلمانوں پر چاروں طرف سے بوچھاڑ آنے لگی

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ

اور (دوسری) غرض یہ ہے کہ ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں اور (تیسری) غرض یہ ہے کہ تم (قبلے کے بارے میں) سیدھے رستے آلگو (مسلمانو! یہ احسان بھی ایسا ہی ہے) جیسا

رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَ

تم ہی میں سے ایک رسول بھیجے جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور تمہاری اصلاح کرتے اور تم کو کتاب (یعنی قرآن) اور

الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

عقل (کی باتیں) سکھاتے اور تم کو ایسی ایسی باتیں بتاتے جو (پہلے سے) تم کو معلوم نہ تھیں ف تو تم ہماری یاد میں لگے رہو کہ ہمارے ہاں بھی تمہارا ذکر

وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا

اور ہمارا شکر کرتے رہو اور ہماری ناشکری نہ کرو ف مسلمانو! اگر تم کو کسی طرح کی مشکل پیش آئے تو اُس کے مقابلے کے لئے

بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ

صبر اور نماز سے مدد لو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے ف اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُن کو مرا ہوا نہ کہنا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُم

(وہ مرے نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر (اُن کی زندگی کی حقیقت) تم نہیں سمجھتے اور البتہ ہم تم کو

بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

تھوڑے سے خوف سے اور بھوک سے اور مال اور جان اور پیداوار (اراضی) کی کمی سے آزمائیں گے

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَ

اور (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو (خوشنودیٔ خدا اور شاباش کی) خوش خبری سنا دو یہ لوگ جب اُن پر مصیبت آپڑتی ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے

إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (وہ ہم کو ہمارے صبر کا اجر دے گا) یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی عنایت اور رحمت ہے

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ

اور یہی راہ راست پر ہیں بے شک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی (ٹھیرائی ہوئی) آداب گاہوں میں سے ہیں

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن

تو جو شخص خانۂ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اُس پر اِن دونوں کے درمیان طواف (کے پھیرے) کرنے میں کچھ گناہ نہیں (جیسا کہ بعض نے خیال کیا ہو) بلکہ جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا

خوش دلی سے نیک کام کرے (منجملہ یہ طواف) تو اللہ قدرداں (اور اُس کی نیت کو) خوب جانتا ہے ف وہ جو ہم نے کھلے ہوئے احکام اور (نیز) ہدایت کی باتیں اتاریں

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ

(اور) کتاب (تورات) میں ہم نے لوگوں کو صاف صاف سمجھا دیا اُس کے بعد بھی جو اُن کو چھپاتے ہیں تو یہی لوگ ہیں

ف حج کا دستور اسلام سے پہلے بھی تھا مگر اس میں بہت سی بیہودہ اور ناشائستہ رسمیں شامل ہو گئی تھیں اسلام نے اصلاح کر کے حج کو عبادت کا رنگ خاص دیا حج کے چند ارکان ہیں جیسے احرام باندھنا میدان عرفات میں ٹھیرنا منیٰ میں کنکریاں پھینکنا خانۂ کعبہ کا طواف کرنا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ صفا اور مروہ شہر مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں اسلام سے پہلے جس طرح خانہ کعبہ میں بت رکھے تھے اسی طرح ان دو پہاڑیوں پر بھی دو بت کھڑے کر دیئے تھے اور ان دو پہاڑوں کے درمیان میں دوڑنا اُس واقعے کی یادگار کے تازہ رکھنے کی غرض سے تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو اُس جگہ لا کر بٹھایا تو ہاجرہ پانی کی جستجو میں ان ہی پہاڑیوں کے بیچ میں دوڑی دوڑی پھریں تھیں بتوں کے ہونے کی وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ شبہ ہوا کہ ان پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنا ان بتوں کے طواف کی غرض سے رہا ہو تو عجب نہیں اس خیال سے ان دو پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنے سے

يلعنهم الله ويلعنهم اللعنون ۝ إلا الذين تابوا وأصلحوا و

جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور (دنیا بھر کے) لعنت کرنے والے (بھی) اُن پر لعنت کرتے ہیں مگر جنھوں نے توبہ کی اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلی اور

بيّنوا فأولئك أتوب عليهم وأنا التوّاب الرّحيم ۝ إنّ الذين

(جو کچھ کتاب میں تھا) صاف صاف بیان کردیا تو یہی لوگ ہیں جن کی توبہ ہم قبول کرتے ہیں اور ہم (تو توبہ کے) بڑے قبول کرنے والے مہربان ہیں جو لوگ

كفروا وماتوا وهم كفّار أولئك عليهم لعنة الله والملئكة والنّاس

(جیتے جی دین حق سے) انکار کرتے رہے اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے یہی ہیں جن پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی

أجمعين ۝ خلدين فيها لا يخفّف عنهم العذاب ولا هم ينظرون ۝

سب کی - ہمیشہ (ہمیشہ) اسی (پھٹکار) میں رہیں گے نہ تو اِن (پر) سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اِن کو (عذاب کے بیچ بیچ میں) مہلت ہی ملے

وإلهكم إله واحد لا إله إلّا هو الرّحمن الرّحيم ۝ إنّ في خلق

اور (لوگو!) تمھارا معبود (تو وہی) خدائے واحد ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے بے شک

السّموت والأرض واختلف الّيل والنّهار والفلك الّتي تجري

آسمانوں (کے) اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور جہازوں میں جو

في البحر بما ينفع النّاس وما أنزل الله من السّماء من مّاء فأحيا

لوگوں کے فائدے کی چیزیں (یعنی مال تجارت) سمندر میں لے کر چلتے ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا پھر

به الأرض بعد موتها وبثّ فيها من كلّ دآبّة وتصريف

اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے (یعنی افتادہ رہے) پیچھے پھر زندہ (یعنی شاداب) کرتا ہے اور ہر قسم جانوروں میں جو خدا نے روئے زمین پر پھیلا رکھے (ہیں)

الرّيح والسّحاب المسخّر بين السّماء والأرض لأيت لّقوم يّعقلون ۝

اور بادلوں میں جو (خدا کے حکم سے) آسمان و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں (غرض ان سب چیزوں میں) اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں (قدرتِ خدا کی

ومن النّاس من يّتّخذ من دون الله أندادا يّحبّونهم كحبّ الله

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا (اَوروں کو بھی) شریک (خدا) ٹھیرالیتے (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے ویسی محبت اُن سے رکھتے ہیں

والّذين أمنوا أشدّ حبّا لّله ولو يرى الّذين ظلموا إذ يرون

اور جو ایمان والے ہیں اُن کو (تو سب سے) بڑھ کر خدا کی محبت ہوتی ہے اور جو بات (اِن) ظالموں کو عذاب کے دیکھنے پر سوجھ پڑے گی اے کاش اب سوجھ پڑتی

العذاب أنّ القوّة لله جميعا وّأنّ الله شديد العذاب ۝ إذ تبرّأ

کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور (نیز) یہ کہ اللہ کا عذاب (بھی) سخت ہے (یہ ایسا بُرا وقت ہوگا کہ) اُس وقت

الّذين اتّبعوا من الّذين اتّبعوا ورأوا العذاب وتقطّعت بهم

گرو (اپنے) چیلے چانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب (آنکھوں سے) دیکھ لیں گے اور اُن کے (آپس کے)

منزل ١

ع ۳ ۱۹

الْأَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ

تعلقات (سب) ٹوٹ ٹاٹ جائیں گے اور چیلے بول اٹھیں گے کہ اے کاش ہم کو (ایک دفعہ دنیا میں) پھر لوٹ کر جانا ملے تو جیسے یہ (لوگ آج)

كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ

ہم سے دست بردار ہو گئے (اسی طرح کل کو) ہم بھی ان سے دست بردار ہو جائیں ف یوں اللہ اُن کے اعمال اُن کے آگے لائے گا کہ اُن کو (وہ اعمال) سراسر (موجب حسرت ہوں گے)

بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

اُن کو دوزخ سے نکلنا (نصیب) نہیں ہوگا۔ لوگو! زمین میں جو چیزیں حلال طیب (قسم کی) ہیں اُن میں سے (جو چاہو بے تامل) کھاؤ

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ

اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمھارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمھیں

بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَإِذَا قِيلَ

بدی اور بے حیائی ہی (کے کام کرنے) کو کہے گا اور یہ (چاہے گا) کہ (اپنی طرف سے) بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھو اور جب

لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ

ان (لوگوں) سے کہا جاتا ہے کہ جو (حکم) خدا نے اتارا ہے اُس پر چلو تو جواب دیتے ہیں نہیں جی ہم تو اُسی (طریقے) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ○ وَمَثَلُ الَّذِينَ

بھلا اگر اُن کے باپ دادے کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہِ راست پر چلتے رہے ہوں تو بھی (وہ اُن ہی کی پیروی کیے چلے جائیں گے) ف٢ اور جو لوگ

كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ

کافر ہیں (بت پرستی میں) اُن کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو ایک چیز کے پیچھے پڑا چلا رہا ہے (اور) وہ سنتی (سنائی خاک) نہیں (تو اُس کا چلانا محض (بے سود)

عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے (بوجھتے کچھ بھی) نہیں مسلمانو! ہم نے جو تم کو رزق طیب دے رکھا ہے (اُس کو بے تامل) کھاؤ

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ إِنَّمَا حَرَّمَ

اور اگر تم اللہ ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اُس کا شکر (بھی) کرو اُس نے تو تم پر بس

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ

مرا ہوا (جانور) اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور ذبیحہ وہ (جانور) جس کو خدا کے سوا کسی اَور کی عبادت کے لیے (حلال ہونے کے لیے) نامزد کیا جائے ف٣ تو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

جو بھوک سے بے قرار ہو جائے (اور) عدول حکمی کرنے والا اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو تو اُس پر (ان میں سے کسی چیز کے کھا لینے کا بھی) گناہ نہیں بے شک

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا

جو لوگ اُن احکام کو جو خدا نے (اپنی) کتاب (تورات) میں نازل کیے چھپاتے اور اُس کے بدلے تھوڑا سا (دنیاوی) معاوضہ حاصل کرتے ہیں

ف١ اَلَّذِينَ اتُّبِعُوا کے لفظی معنی ہیں پیروی کرنے والے اور اَلَّذِينَ اتَّبَعُوا کے جن کی پیروی کی جائے۔ لیکن چونکہ اِس جگہ پیشوایانِ کفر اور اُن کے پیرو مراد ہیں اِس لیے ہم نے گرو اور چیلے ترجمہ کیا ١٢

ف٢ مشرکین عرب سائبہ وغیرہ کو حرام سمجھتے تھے تو خدا نے فرما دیا کہ یہ شیطانی اغوا ہے اور یہ لوگ اندھوں کی طرح اپنے بڑوں کے ڈھرے پر چلے جاتے ہیں ورنہ خدا نے تو مرے ہوئے جانور اور خون وغیرہ کے سوا جن کی صراحت آگے آ رہی ہے اَور کچھ حرام نہیں کیا اور لاچاری میں تو مردار بھی حلال ہے ١٢

ف٣ اگرچہ سلسلۂ کلام کے لحاظ سے ہم نے مَا أُهِلَّ کا ترجمہ اُس کے ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہے مگر الفاظِ قرآنی عام ہیں حکمِ حرمت میں اُس کے سب افراد داخل ہیں یعنی کل نذر و نیاز جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر کی جائے حرام ہے واللہ اعلم ١٢

ع ٤

منزل ١

فیملا

قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

یہ لوگ اور کچھ نہیں مگر اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں اور

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

قیامت کے دن خدا ان سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ ان کو (گناہوں کی آلائش سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے یہی لوگ

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ

راہِ راست کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش الٰہی کے بدلے عذاب پس ان کی آتش (دوزخ) کی سہار (دیکھی)

عَلَى النَّارِ ○ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

غضب کی سہار ہے یہ اس لئے کہ کتاب (توراۃ) کو حقیقت میں خدا ہی نے اتارا اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا

فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ○ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ

(اور اس میں ردو بدل کیا یا چھپایا) وہ پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں (مسلمانو!) نیکی یہی نہیں کہ (نماز میں) اپنا مونہہ

الربع ع ۶ ۵

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ (اصل) نیکی تو ان کی ہے جو اللہ اور روزِ آخرت اور

منزل ۱

الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ

فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال (عزیز) اللہ کی محبت پر ف رشتہ داروں

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ

اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا اور (غلامی وغیرہ کی قید سے) لوگوں کی گردنوں کے چھڑانے میں (دیا) ف

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَ

اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب کسی بات کا اقرار کرلیا تو اپنے قول کے پورے

الصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور تنگی میں اور تکلیف میں اور ہاہاچلی کے وقت میں ثابت قدم رہے یہی لوگ ہیں جو

صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

(دعویٰ اسلام میں) سچے نکلے اور یہی ہیں (جن کو) پرہیزگار (کہنا چاہئے) مسلمانو! جو لوگ (تم میں) مارے جائیں ان (کے بارے) میں تم کو

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ

(جان کے) بدلے (جان) کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۳

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ

پھر جس (قاتل) کو اس کے بھائی (طالب قصاص) سے کوئی جزو (قصاص معاف) کر دیا جائے تو (جان کے بدلے خون بہا) وارث مقتول کی طرف

ف۱ حبہ کی ضمیر ہم نے اللہ کی طرف پھیری اور بعض جو مال کو مرجع ٹھیراتے ہیں تو وہ المال علی حبہ کا ترجمہ حرف مال عزیز کریں گے ۱۲

ف۲ جس طرح پر آدمی کی گردن پھنستی ہے ایک غلامی میں دوسرے قرض میں تیسرے قید میں یہاں سب قسمیں مراد ہیں غلام کو مول لے کر آزاد کردے یا کسی کے دیتے کا قرض چکادے یا بدیہ دے کر آدمی قید سے چھڑا دے یا سپاہی اپنے پاس سے دے کر اس کو چھڑالے ۱۲

ف۳ عرب میں یہ دستور تھا کہ کوئی بڑا آدمی کسی ادنیٰ درجے کے آدمی کو مار ڈالتا تو اس سے قصاص نہ لیتے اور بڑا آدمی مارا جاتا تو ایک کے بدلے کئی کئی خون کرتے عوض قصاص میں دنیاوی وجاہت کا پاس رکھتے تھے اسلام نے اس فرق مراتب کو اٹھا دیا آزادوں میں ہو یا غلاموں میں حاصل مطلب یہ ہے کہ جو قاتل ہو قاتل ہی قتل کیا جائے ۱۲

بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

خوش معاملگی کے ساتھ (خونبہا کا) ادا کر دینا یہ (حکم خونبہا) تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھارے حق میں) آسانی اور مہربانی ہی پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي

تو اُس کے لیئے عذاب دردناک ہی ف۱ اور عقلمندو! قصاص (کے قاعدے) میں تمھاری زندگی ہی

الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

(اور اِس غرض سے جاری کیا گیا ہی) تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو ف۲ (مسلمانو!) تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

(اور) وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیئے واجبی طور پر وصیت (کر مرے)

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ

جو (خدا سے) ڈرتے ہیں اُن پر (اُن کے ایمان کا یہ ایک) حق ہی پھر جو وصیت کے سُننے پیچھے اُسے کچھ کا کچھ کر دے تو اُس کا گناہ

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ

اُن ہی لوگوں پر ہی جو وصیت کو بدلیں بے شک اللہ (سب کی) سُنتا اور (سب کچھ) جانتا ہی اور جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے

جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(کسی خاص شخص کی) طرف داری یا (کسی کی) حق تلفی کا اندیشہ ہوا ہو اور وہ وارثوں میں میل کرا دے تو (ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے کا) اس

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

مسلمانو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا تم پر بھی فرض کیا گیا

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تاکہ تم (بہت سے گناہوں سے) بچو (وہ بھی) گنتی کے چند روز (ہیں) اس پر بھی جو شخص تم میں سے

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

بیمار ہو یا سفر میں (ہو) تو دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کر دے) اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہی اُن پر

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

(ایک روزے کا) بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہی اس پر بھی جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہے تو یہ اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہی اور

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

سمجھو تو روزہ رکھنا (بہر حال) تمھارے حق میں بہتر ہی ف۴ (روزوں کا) مہینا رمضان کا ہی جس کے (روزوں کے) بارے میں

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ

خدا کی طرف سے قرآن (میں حکم) نازل ہوا ہی ف۵ (اور قرآن) لوگوں کا رہنما ہی اور (اُس میں) ہدایت اور (حق و باطل میں) تمیز کے کھلے کھلے حکم (موجود)

ف۱ اصل میں تو خون کا بدلہ خون ہی جس کو قصاص کہتے ہیں اور یہ حق ہی وارثان مقتول کا لیکن اگر وارثان مقتول خون سے درگزر کریں اور قاتل کی جان لینی نہ چاہیں یا اُن میں اختلاف ہو بعض قصاص چاہیں اور بعض نہیں تو دونوں صورتوں میں دیت یعنی خونبہا ہی پھر جب دیت کا دینا ٹھیرا تو دینے والے اُس کے ادا کرنے میں مضایقہ نہ کریں اور لینے والے اُس کے مطالبے میں بے جا سختی نہ کریں ۱۲ ف۲ قصاص میں زندگی ہونے کا یہ مطلب ہی کہ اس سے جانوں کی حفاظت ہی کہ قصاص کے ڈر سے لوگ خونریزی سے باز رہیں گے ۱۲ ف۳ چوتھے پارے میں ایک رکوع ہی جس میں وارثوں کے حقوق کی تعیین کر دی گئی ہی اُس کی رُو سے وصیت کے احکام جہاں تک وارثوں سے متعلق ہیں منسوخ ہیں لیکن دوسرے رشتہ داروں کے حق میں وصیت کے احکام بدستور باقی ہیں تو پہلے مرنے والے پر وصیت کرنے کی تاکید ہی کہ حق العباد اُس کی گردن پر رہ نہ جائے پھر جن کو وصیت کی گئی ہی اُن پر قدغن ہی کہ وصیت میں کمی بیشی نہ کریں اور اگر کریں اور کسی کو زیادہ دلوا دیں تو جس کو زیادہ پہنچ جائے اُس کا گناہ بھی وصیت کے بدلنے والے کی گردن پر ہاں مرنے والے سے کسی طرح کی لغزش ہو گئی ہو اور جن کے حق میں وصیت کی گئی ہی اُن کی رضامندی سے ایک بات ٹھہر جائے تو کچھ مضایقہ نہیں ۱۲ ف۴ مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک مسلمان کو فرضی روزہ رکھنا چاہیئے مگر بیمار اور مسافر کو رخصت ہی کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے بعد کو قضا رکھ لے اور یہ دونوں مقدور والے ہوں تو قضا بھی نہ رکھیں بلکہ روزے پیچھے ایک محتاج کا پیٹ بھر دیں اور روزہ قضا بھی رکھیں اور محتاج کا پیٹ بھی بھریں تو نور علیٰ نور کہ روزے کے بدلے روزہ ہوا اور فضیلت رمضان جو فوت ہو گئی تھی اُس کی تلافی کے لیے محتاج کا پیٹ بھر دیا اگرچہ بیماری اور سفر کی حالت میں مقدور والوں کو قضا کے بدلے فدیہ دینے کا اختیار دیا گیا ہی مگر اُن کے لیے بھی روزہ قضا کا رکھنا افضل ہی تاکہ لوگ روزے سے بچنے کے لیے بہانے نہ ڈھونڈیں ۱۲ ف۵ اکثر مفسرین نے اُنزل فیہ القرآن کے یہ معنی کیے ہیں کہ ماہِ رمضان میں قرآن کا اترنا شروع ہوا جیسا کہ پارہ آخر کی سورۂ قدر میں مذکور ہی مگر جو معنی ہم نے اختیار کیے ہیں تفسیر کبیر میں اُن کا ماخذ موجود ہی اور اُن کو بھی حسبِ سیاق مطلب کے [illegible] ۱۲ منہ

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ

تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (زندہ) موجود ہو تو چاہیئے کہ اس مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں (ہو) تو

أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا

دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کرے) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہتا اور (یہ حکم) اس غرض سے (دیا گیا ہے)

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا

(روزوں کی) گنتی پوری کرلو اور تاکہ اللہ نے جو تم کو راہ راست دکھادی ہے (اس نعمت پر) اس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم (اس کا) احسان مانو۔ اور (اے پیغمبر) جب

سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ

ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (ان کو سمجھادو کہ) ہم (ان کے) پاس ہیں جب کبھی کوئی ہم سے دعا کرے تو ہم (ہر ایک) دعا کرنے (والے کی دعا قبول کرتے ہیں)

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ أُحِلَّ لَكُمْ

تو اُن کو چاہیئے کہ ہمارا حکم (بھی) مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے رستے لگ جائیں ف (مسلمانو!)

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ

روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا تمہارے لیے جائز کردیا گیا ہے وہ تمہارے دامن (کی جگہ) ہیں اور تم اُن کی چولی (کی جگہ) ہو ف۲

لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اللہ نے دیکھا کہ تم (چوری چوری اُن کے پاس جانے سے) اپنا (دینی) نقصان کرتے تھے تو اُس نے تمہارا قصور معاف کردیا

وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَ

اور تمہاری خطا سے درگزر (فرمائی) اب (روزوں میں رات کے وقت) اُن سے ہم بستر ہو اور (ہم بستری کا) جو نتیجہ خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے

اشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی دینے لگے ف۳

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ

پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (جب) تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو (رات کو بھی) اُن سے ہم بستر نہ ہونا

فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ

یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں تو اُن کے پاس بھی نہ پھٹکنا اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

تاکہ وہ (خلافِ حکم کرنے سے) بچیں اور آپس میں ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال کو خورد بُرد نہ کرو

وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ

اور نہ مال کو حاکموں پاس (رسائی پیدا کرنے کا) ذریعہ گرداتو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (تھوڑا بہت جو) کچھ دبا سکے اُس کو

ف وہ بے لوگ سیدھے سادے اَن پڑھ تو تھے ہی اور خدا کے بارے میں اُن کو نئے خیالات تعلیم کیے جاتے تھے بعض کو یہ واہمہ گزرا کہ خدا کی بڑی اونچی شان ہے تو چلا چلا کر اس سے دعا میں مانگیں اس آیہ میں اُن کے واہمے کو دور کردیا ہے دعا کی قبولیت کا حال یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو غیب کا حال تو معلوم نہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ دعا کرتا ہے اور فی علم اللہ وہ اُس کے حق میں مضر ہے تو خدا محض اپنے فضل سے اُس کا وہ مطلب نہیں ہونے دیتا ایسی حالت میں جو بندہ خدا سے تعلق رکھتا ہے صبر کرتا ہے اور اُس کو ناکامی کا رنج نہیں ہوتا غرض دعا کی مقبولیت کے دو پیرائے ہیں حصولِ مدعا یا دل کی تسلی ۱۲ ف۲ ایک چیز ایک چیز کو ایسی لازم ہو کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوسکیں تو کپڑے کے ضلع میں اُس لزوم کو ہمارے ہاں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے اسی محاورے کے لحاظ سے لباس کا ترجمہ چولی اور دامن کیا گیا ہے ۱۲ ف۳ اسلام کی یہی تو بڑی عمدگی ہے کہ اُس میں انسان کی بناوٹ کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہے ورنہ واقع میں مرد عورت کے جمع ہونے کا یہی تو رات کا وقت ہے اور دو دن چار دن بھی نہیں مہینے بھر کے روزے رمضان بھر میاں بی بی کو الگ رہنے کا حکم دیا جاتا تو اُس کی تعمیل بہت ہی مشکل تھی ۱۲ ف۴ صبح صادق ہوتی ہے تو اول وقت تاریکی اور روشنی کی دو دھاریاں سی مشرق میں دکھائی دیتی ہیں پھر روشنی غالب آکر تاریکی مٹ جاتی ہے ۱۲

منزل ۱

وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ

جان کر توجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ ف (اے پیغمبر لوگ) تم سے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو تم (ان سے) کہو کہ چاند سے

لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا

لوگوں کے (معاملات اور عبادات مثلاً) حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں ف اور یہ کچھ نیکی (کی بات) نہیں ہے کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ

وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ

بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو پرہیزگاری (اختیار کرے) اور گھروں میں (آؤ تو) اُن کے دروازوں سے (ہو کر) آؤ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفۡلِحُوۡنَ ○ وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ

(اپنی) مراد کو پہنچو ف اور (مسلمانو!) جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے رستے (یعنی دین کی حمایت) میں اُن سے لڑو اور زیادتی نہ کرنا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ○ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَ

اللہ (کسی طرح) زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور (جو لوگ تم سے لڑتے ہیں) اُن کو جہاں پاؤ قتل کرو اور

اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَالۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَ

جہاں سے انھوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) تم بھی اُن کو (وہاں سے) نکال باہر کرو اور فساد (کا برپا رہنا) خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور

لَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوۡكُمۡ فِيۡهِ ۚ فَاِنۡ قٰتَلُوۡكُمۡ

جب تک کافر ادب (اور حرمت) والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں تم بھی اس جگہ اُن سے نہ لڑو لیکن اگر وہ لوگ تم سے لڑیں

فَاقۡتُلُوۡهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ○ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

تو تم بھی اُن کو (بے تامل) قتل کرو ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر باز آئیں تو بلاشبہ اللہ بخشنے والا

رَّحِيۡمٌ ○ وَقٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ لِلّٰهِ ؕ

مہربان ہے اور وہاں تک اُن سے لڑو کہ (ملک میں) فساد (باقی) نہ رہے اور (ایک) خدا کا حکم چلے

فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ○ اَلشَّهۡرُ الۡحَـرَامُ

پھر اگر (فساد سے) باز آجائیں تو اُن پر کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ زیادتی (تو) ظالموں کے سوا کسی پر (جائز ہی) نہیں ف ادب (و حرمت)

بِالشَّهۡرِ الۡحَـرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ فَاعۡتَدُوۡا

ادب (و حرمت) والے مہینے اور (مہینوں کی خصوصیت نہیں بلکہ) ادب کی (تمام) چیزوں میں ادلے کا بدلہ ف تو جو تم پر کسی قسم کی زیادتی کرے

عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

ویسی ہی زیادتی تم بھی اُس پر کرو اور (زیادتی کرنے میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ اُن ہی کا ساتھی ہے

الۡمُتَّقِيۡنَ ○ وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى

جو (اُس سے) ڈرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں

ف ۲۴ اس سے رشوت مراد ہے جو حق کا ناحق کرنے کے لئے رشوت خوار حاکموں کو دی جاتی ہے ۱۲ ف ۲ لوگ پیغمبر صاحب سے چھوٹی بڑی سب ہی طرح کی باتیں پوچھا کرتے تھے چنانچہ کوئی یہ بھی پوچھ بیٹھا کہ حضرت یہ چاند کا گھٹنا بڑھنا چھپنا نکلنا اس میں کیا مصلحت ہے خدا نے جواب دیا کہ چاند سے لوگوں کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں اُن کے معاملات اور عبادات کے اوقات کا ضبط چاند پر موقوف ہے ۱۲ ف ۳ اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عجب عجب رسموں میں مبتلا تھے منجملہ ان کے حج کا احرام باندھے پیچھے گھر آنے کی ضرورت ہوتی تو پچھواڑے سے آتے خدا نے اس حیلہ جوئی [illegible] کی اور فرمایا کہ سرے سے یہ باتیں نیکی میں داخل ہی نہیں اور جس نیکی کی حضرت [illegible] کی طرف تم کو توجہ ہے وہ [illegible] شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ لڑائی کا نزول اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے کوئی نہ کر سکیں اور حکم اللہ کا جاری ہے اگر تابع ہو کر رہیں تو لڑائی کی حاجت نہیں پس اسلام تو دل پر موقوف ہے ورنہ مسلمان کرنا کیا حاصل فقط یہاں سے مسلمانوں کے جہاد کی اصلیت معلوم ہوئی کہ کسی بڑی مجبوری کی حالت میں جہاد کی اجازت ہے اور لڑائی کی صورت میں بھی زیادتی کی مناہی ہے۔ ان احکام کے ہوتے جہاد پر کسی طرح کا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ ف عرب کے لوگ ذیقعدہ۔ ذی الحج محرم رجب ان چار مہینوں کا بڑا ادب رکھتے تھے کہ سارے ملک میں لوٹ مار لڑائی سب بند ہو جاتی اور مسلمان بھی اسی دستور پر چلتے تھے تو کافر ان ہی مہینوں میں مسلمانوں پر چڑھ چڑھ کر آتے اور مسلمان مہینے کے ادب کے لحاظ سے لڑائی کا پہلو بچاتے اللہ نے مسلمانوں کو اجازت دیدی کہ ادب کے ساتھ ادب ہے وہ کسی وقت یا مقام کا ادب نہ کریں تو تم کو بھی ایسا ادب کرنا ضرور نہیں کہ لکھو جواب ترکی بہ ترکی دینے میں مضائقہ کرے ۱۲

ف۱ اس آیت کے معنی میں مفسرین نے بہت کچھ اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اگر جہاد کرنا چھوڑ دو گے تو دشمن تم پر غالب آجائیں گے اور آخرکار تمہاری ہلاکت کا باعث ہوں گے اور
بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد میں اپنا مال نہ خرچ کرو گے تو دشمنوں کے مقابلے میں مغلوب ہو کر تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور بعض یہ معنی بھی کرتے ہیں کہ خدا کی راہ میں خرچ تو کرو مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج ہو جاؤ اور تمہارا محتاج ہونا تمہاری ہلاکت یعنی بربادی کا باعث ہو جیسا کہ پندرھویں پارے کے تیسرے رکوع میں فرماتے ہیں ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا واللہ اعلم ۱۲ ف۲ جس شخص نے حج یا عمرے کی نیت کر لی ہو اور رستے میں دشمن اُس کو روک لیں اور اس وجہ سے وہ خانہ کعبہ تک نہ پہنچ سکے تو اُس پر بالاتفاق قربانی کرنی لازم ہے اب رہی یہ بات کہ وہ قربانی کب اور کہاں کی جائے اس میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے حضرت امام ابوحنیفہ کی یہ رائے ہے کہ حرم میں کی جائے یعنی وہ شخص قربانی کے جانور کو کسی اور شخص کے ہاتھ خانہ کعبہ بھیج دے اور اُس کے قربانی کیے جانے کا حج کی صورت میں یوم نحر یعنی دسویں ذی الحجہ اور عمرے کی صورت میں اور کوئی خاص دن مقرر کرے اور اُس دن یہ شخص اپنی جگہ سر منڈا کر احرام اُتارے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اس قربانی کا حرم میں ہونا کچھ ضرور نہیں جس جگہ وہ شخص رکا گیا ہے وہیں قربانی کر کے احرام اُتارے جیسا کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ پیغمبر صاحب عمرے کی نیت سے تشریف لیے جاتے تھے حدیبیہ میں کافروں نے آپ کو روک دیا تو آپ نے وہیں قربانی کرا کر سب احرام اُتروا دیے ہم نے یہ اختلاف دیکھ کر عام معنی اختیار کر لیے ہیں جو دونوں مذہبوں کے ساتھ لگ سکتے ہیں ف۳ واضح ہو کہ خانہ کعبہ کے ادب کے لحاظ سے شہر مکہ کے گرداگرد چاروں طرف حد بندی سی کر دی گئی ہے اور ان حدود کے اندر شکار کرنا اور از قسم نباتات گھاس پات جھاڑ جھنکاڑ درخت وغیرہ کاٹنا، توڑنا، نوچنا منع ہے اور اس میں مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ سواد مکہ پتھریلی اور پتھریلی زمین ہے جس میں پانی اور سبزہ دونوں کی کمی ہے اس منائی سے زمین کا آباد رکھنا منظور ہے گرداگرد کی اُس حد بندی کے اندر جو زمین واقع ہے وہ حرم کہلاتی ہے اور احرام اصطلاح شرع میں اُسے کہتے ہیں کہ ہر ملک سے مکے جانے والوں کے لیے شارع نے چند مقام معین کر دیے مثلاً اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ اہل نجد کے لیے قرن المنازل اہل یمن کے لیے جس میں ہندوستان بھی شامل ہے یلملم پس جب کوئی شخص حج یا عمرے کی نیت سے ان مقامات

التَّهْلُكَةِ ۚ وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ

ہلاکت میں نہ ڈالو ف۱ اور احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور

وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا

اللہ کے لیے حج اور عمرے (کی نیت کر لی ہو تو اس) کو پورا کرو اور اگر (راہ میں) کہیں گھر جاؤ تو قربانی کرو جیسی کچھ میسر آئے اور

رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

جب تک قربانی اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ جائے اپنا سر نہ منڈاؤ ف۲ پھر جو تم میں بیمار ہو

أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ

یا سر کی طرف سے اُسے کسی طرح کی تکلیف ہو تو (بال اُتروا لینے کا) بدلہ روزے یا خیرات یا قربانی

فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

پھر جب تمہاری خاطر جمع (یعنی عذر رفع) ہو جائے تو جو کوئی عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانا چاہے تو اُس کو (قربانی کرنی ہوگی) جیسی کچھ میسر آئے

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ

اور جس کو (قربانی) میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں (رکھے) اور سات جب واپس آؤ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ

یہ پورا دہا ہوا یہ (حکم) اُس کے لیے ہے جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو ف۳

الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ الْحَجُّ أَشْهُرٌ

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۴ حج کے (تو خاص) مہینے ہیں جو سب کو

مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ

معلوم ہیں ف۵ تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی ٹھان لے تو احرام باندھنے سے آخر تک (حج کے دنوں میں) شہوت کی کوئی بات (کرے) لڑنا نہ

فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ

اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو وہ خدا کو (اُسی وقت) معلوم ہو جائے گا اور (حج کو جانے سے پہلے) زاد راہ بھی لے لیا کرو کہ بہترین

الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ○ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

زاد راہ پرہیز گاری ہے (از انجملہ یہ کہ مانگتے نہیں چڑائے نہیں) اور عقل والو! (دراصل) پرہیز گاری یہ ہے کہ مجھ سے ڈرتے رہو ف۶ (حج کے شغل میں) تم پر

أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا

پروردگار کا فضل (مثلاً تجارت سے کوئی مالی فائدہ) حاصل کرنا چاہو تو (اس میں تم پر) کچھ گناہ نہیں پھر جب عرفات سے لوٹو

اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ

تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں ٹھیر کر خدا کی یاد کرو اور اُس کی یاد (بھی) کرو تو (اُسی طریقے پر) جو خدا نے پیغمبر کے ذریعے سے تم کو بتایا ہے ف۷ اور اس سے

یا ان کی سیدھ پر پہنچے تو غسل یا صرف وضو کر کے نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر تلبیہ یعنی لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک (بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا شریک کوئی نہیں بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تعریف تجھی کو سزاوار ہے اور نعمت اور ملک تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں) کہنا شروع کرے محرم کا لباس صرف دو کپڑے ہیں یعنی چادر اور تہمد جو بغیر سلے ہوئے ہوں مگر عورتوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا بھی جائز ہے احرام باندھے پیچھے چند چیزوں کی منائی ہے مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا سر ڈھکنا خوشبو لگانا، جوں مارنا، شکار کرنا، سر منڈوانا، ناخن یا بال ترشوانا، میاں بی بی کا ہمبستر ہونا، زعفران وغیرہ کسی خوشبودار چیز کا رنگا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ۔ عورت کو سر ڈھکنا درست ہے مگر مونھ پر نقاب ڈالنا منع ہے ۱۲ + من

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

پہلے تو تم (اس سے) گمراہوں میں تھے (یعنی عبادت کے طریقے بھی نہیں جانتے تھے) پھر لازم یہ ہے کہ عرفات سے چلو تو اس جگہ سے (اور) لوگ چلیں تم بھی وہیں سے چلو

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

اور اللہ سے (گناہوں کی) مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ پھر جب اپنے حج کے ارکان تمام کر چکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ

تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کے ذکر میں لگ جاتے تھے (اسی کو چھوڑ کر) اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خدا کی یاد میں مشغول ہو جاؤ پھر لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو

يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَمِنْهُمْ

دعا میں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا میں دے چنانچہ ان کو دنیا میں بھی مل جاتی ہے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں تو ایسے بھی ہیں

مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

جو دعا میں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نعمت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ

اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیو یہی (وہ لوگ) جن کو (آخرت میں) ان کے کئے کا حصہ (یعنی ثواب) ملے گا اور اللہ تو بہت جلد سب کا

الْحِسَابِ ○ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ

حساب کرنے والا ہے اور گنتی کے (ان چند) دنوں میں خدا کو یاد کرتے رہو پھر جو شخص جلدی کرے (اور)

يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَ

دو ہی دن میں (چل کھڑا ہو) اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (یہ رعایت) اس کے لئے ہے جو پرہیزگاری کرے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ

خدا سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ (قیامت کے دن) تم (سب) اُس کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے ف۲ اور (اے پیغمبر) بعض آدمی ایسا (منافق) بھی ہے

قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ

جس کی باتیں تم کو (اس) دنیا کی زندگی میں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی دلی ارادت (اور محبت) پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے حالانکہ وہ (تمہارے) دشمنوں میں (سب سے) زیادہ

الْخِصَامِ ○ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

جھگڑالو ہے اور جب (تمہارے پاس سے) لوٹ کر جاتا ہے تو ملک میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اُس میں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی کو

وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ

اور آدمیوں اور جانوروں کی نسل کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں رکھتا اور جب اُس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو

الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ وَمِنَ النَّاسِ

شیخی دامن گیر ہو کر اُس کو گناہ پر آمادہ کرے پس ایسے (زیاں کار) کو ایسی جہنم کافی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ف۳ اور لوگوں میں سے

منزل ۱

نصف

ف۱ مکے کے رہنے والے عرفات میں جا کر نہیں ٹھیرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اہل حرم کے رہنے والے ہیں حرم کی حد کے باہر کیوں جائیں حالانکہ عرفات میں ٹھیرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ تو اور لوگ تو نویں کو عرفات سے چلتے اور یہ لوگ مزدلفہ حرم سے جہاں ٹھیرتے تھے خدا نے اس غلط فہمی کی اصلاح فرما دی ۱۲

ف۲ عرفات سے چل کر جو طواف کعبہ کرتے ہیں ارکان حج اس طواف کے ساتھ پورے ہو چکتے ہیں لیکن حج تو اسلام کے پہلے سے چلا آتا ہے وہ لوگ حج کے بعد بھی میلہ جمانے رکھتے تھے اور اس میں [illegible] کرتے اور شیخی خورے تو تھے ہی اپنے بزرگوں کی بڑائیاں بیان کرتے قصیدے سناتے اللہ تعالیٰ نے اس عادت کو اسلام میں بھی توڑنا نہیں چاہا کہ خرید و فروخت کے دن ہیں گو لایعنی حرکات کی ممانعت کر دی اور حکم دیا کہ زیادہ دن ٹھیرے رہنے کا اختیار ہے مگر اس قیام میں بھی یاد الٰہی سے غافل ہونا نہیں چاہیے چنانچہ جو لوگ مکے میں ہوتے ہیں وہ منا میں کنکریاں پھینکتے اور ہر ایک نماز کے بعد اور یہاں بھی تکبیر کہتے رہتے ہیں اور تکبیر تو اور ملک والے بھی نماز کے بعد کہتے ہیں گو منیٰ میں نہ ہوں اور لمن اتقیٰ سے مراد یہ ہے کہ یاد الٰہی کرنے والے کے لئے اور پرہیزگار کا مضائقہ نہیں اور جو کسی غرض فاسد سے ٹھیرے تو برے سے اس کا ٹھیرنا ہی خدا کو پسند نہیں جلدی کرے تو اور دیر کرے تو ۱۲

ف۳ شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حال ہے منافق کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور جھگڑے کے وقت کمی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ مار فساد کرے اور منع کرے سے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے ایک شخص اخنس بن شریق تھا اس نے حضرت سے یہی سلوک کئے تھے ۱۲

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

ایسے بھی ہیں جو خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنی جان (تک بھی) دیدیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے (کہ بندوں کے ضعف پر نظر کرکے اُس نے دین میں کسی طرح کی سختی نہیں رکھی)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

مسلمانو! اسلام میں پورے پورے آجاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ

وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف۱ پھر جب کہ تمہارے پاس صاف حکم پہنچ چکے اور اس پر بھی پھسل جاؤ

الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ

تو جان رکھو کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (اُس کی پکڑ سے تم نہیں بچ سکو گے) کیا یہ لوگ اسی کے منتظر ہیں

يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى

کہ اللہ بادلوں کا چھتر لگائے فرشتوں کو ساتھ لیے اِن کے سامنے آموجود ہو اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے (یعنی قیامت آجائے مگر یہ ابھی تو منظور نہیں)

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ سَلْ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ

اور سب کام اللہ ہی کے حوالے ہیں ف۲ (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے اِن کو کتنی کچھ کھلی ہوئی نشانیاں دیں

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور جب کوئی شخص (ایسا نالائق ہو کہ خدا اُس کو ایک نعمت مثلاً کتاب آسمانی دے اور وہ) خدا کی (اُس نعمت کے اپنے پاس آئے پیچھے (اُس کو) بدل ڈالے تو خدا کی

الْعِقَابِ ۝ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

مار بڑی سخت ہے جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں دنیا کی زندگی اُن کو عمدہ کر دکھائی گئی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنی مسلمان اُن کے درجے) قیامت کے دن اُن (کافروں) سے (کہیں) بڑھ چڑھ کر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

بے حساب روزی دے ف۳ (شروع میں سب) لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر (آپس میں لگے اختلاف کرنے تو) اللہ نے پیغمبر بھیجے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

جو (ایمان والوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری دیتے اور (کافروں کو عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور اُن کی معرفت سچی کتابیں بھیجیں تاکہ

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں کتاب الٰہی اُن میں اُن باتوں کا فیصلہ کر دے اور (اس پر بھی لوگوں کا اختلاف بند نہ ہوا کہ) جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہی (لوگ)

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اپنے پاس کھلے کھلے احکام آئے پیچھے آپس کی ضد سے لگے اُن میں اختلاف کرنے تو (آخر کار)

ف۱ بعض یہودی جو اسلام لائے تھے اسلام لائے پیچھے بھی سبت یعنی ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے اور اُونٹ کے گوشت سے جو یہودیوں کے ہاں حرام ہے پرہیز رکھتے اور ابھی بعض ہندو نو مسلموں کو دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ہو جاتے ہیں اور مطلق گوشت خاص کر گائے کے گوشت سے پرہیز رکھتے ہیں یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ مذہب کو آدھا تیتر آدھا بٹیر نہ بناؤ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت منافقوں کے حق میں نازل ہوئی اور اگلی پچھلی آیتوں سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے ۱۲

ف۲ یعنی سب کام اُس کی مرضی اور اجازت سے ہوتے ہیں اسی طرح قیامت بھی جب ہوگی وقت مناسب پر اُسی کی مرضی و اجازت سے ہوگی ۱۲

ف۳ ابھی بعض دولتمند دنیاداروں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ غریب مسلمانوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور اُن پر آوازے کسا کرتے ہیں اُن کو اس آیت سے عبرت پکڑنی چاہیئے ۱۲

۲۵ ع منزل ۱

وقف منزل

لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

وہ راہ حق جس میں لوگ اختلاف کر رہے تھے خدا نے اپنی عنایت سے مسلمانوں کو دکھادی اور اللہ جس کو چاہے

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

راہِ راست دکھائے (مسلمانو!) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ (مزے سے) بہشت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی تک

يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ

تم کو ان لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اُن کو سختیاں (بھی) پہنچیں اور تکلیفیں (بھی) پہنچیں،

وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ

اور جھنجھلائے (بھی) گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور ایمان والے جو اُن کے ساتھ تھے چلّا اُٹھے کہ (آخر) خدا کی مدد (کے آنے) کا کوئی وقت بھی ہے؟

أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا

(ہم نے اُن کی بے قراری دیکھ کر تسلّی دی اور فرمایا) سنبھلو (سنبھلو) اللہ کی مدد (کا وقت) بس قریب (آ لگا) ہے (اے پیغمبر) تم سے (لوگ) پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ

أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

(میں خیرات کے طور پر) جو مال بھی خرچ کرو تو وہ (تمھارے) ماں باپ کا حق ہے اور قریب کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا

وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ

اور مسافروں کا اور تم کوئی سی بھلائی بھی (لوگوں کے ساتھ) کروگے تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے وا (مسلمانو!)

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ

تم پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تم کو ناگوار بھی گزرے گا اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَ

تمھارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمھارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور

أَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ

تم نہیں جانتے (اے پیغمبر مسلمان تم سے) ادب والے مہینوں کی نسبت وٓ یعنی اُن میں لڑائی کرنے کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) تو اُن کو سمجھادو

قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ

کہ ادب والے مہینوں میں لڑنا بڑا گناہ ہے مگر اللہ کی راہ سے روکنا اور خدا کو (جیسا اُس کے ماننے کا حق ہے) نہ ماننا اور ادب والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) میں جانے دینا

الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ

اور (اُن لوگوں کو جو) اُس (مسجد میں رہنے اور اُس میں عبادت کرنے) کے اہل (ہیں یعنی مسلمانوں) کو اُس میں سے نکال دینا (کہ خانۂ خدا میں خدا کی عبادت نہ کرسکیں)

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ

اور (یہ کفار) سدا تم (مسلمانوں) سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اُن کا بس چلے تو تم کو تمھارے دین (اسلام) سے برگشتہ کردیں

وا مصارفِ خیرات کی توصراحت فرمادی اور مقدار کی نسبت لوگوں کی نیت پر چھوڑ دیا کہ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا ۱۲

وٓ بات یہ ہے کہ مسلمان ادب کے مہینوں میں لڑنے سے پرہیز رکھتے تھے کیونکہ ان مہینوں میں لڑائی منع تھی۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ادب کے ساتھ ادب ہے کافروں کا تو یہ حال ہے کہ نہ وہ ادب کے مہینوں کا ادب رکھتے ہیں اور نہ مسجد حرام کا اور وہ مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے بھی مانع ہوتے تھے اور کسی مسلمان کو مسجد حرام میں دیکھ پاتے تو اسے نکال دیتے اور ملک میں فساد مچاتے رہتے تو خدا نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جب تم پر کافر ایسی زیادتیاں کرتے ہیں تو تم ادب والے مہینوں کے لحاظ سے اپنے بچاؤ میں کیوں مضائقہ کرو ۱۲

منزل ۱

ع ۲۶ ۱۰

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو قوم میں اپنے دین سے برگشتہ ہوگا اور کفر ہی کی حالت میں مرجائے گا تو ایسے لوگوں کا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

کیا کرایا (کیا) دنیا اور (کیا) آخرت (دونوں) میں اکارت اور یہی ہیں دوزخی (اور) وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرتیں ف بھی کیں اور جہاد بھی کئے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہی ہیں جو خدا کی رحمت کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (تو ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے (کچھ) فائدے بھی ہیں

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۗ

مگر ان کے فائدے سے ان کا گناہ (اور نقصان) بڑھ کر ہے اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو (ان کو) سمجھادو کہ جتنا تمھاری حاجت سے زیادہ ہو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِى الدُّنْيَا وَ

اسی طرح اللہ (اپنے احکام) تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو ف۲ اور

الْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں ان کو سمجھادو کہ (جس میں) اُن (یتیموں) کی بہبودی (ہو وہی) بہتر ہے اور اگر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَآءَ

اُن سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہیں (کوئی غیر نہیں) اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے (الگ پہچانتا ہے) اور اگر

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى

خدا چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا بے شک اللہ زبردست (اور) حکمت ہے ف۳ اور (مسلمانو!) مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو

يُؤْمِنَّ ۗ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ

اور شرک کرنے والی عورت کیسی ہی تم کو بھلی (کیوں نہ) لگے اُس سے مسلمان لونڈی بہتر اور

لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۗ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تم کو کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) لگے اُس سے مسلمان غلام بہتر

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

یہ مشرک (مرد و زن) لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

منزل ۱

ف۱ ہجرت کے لغوی معنی چھوڑ دینے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں وطن کا چھوڑنا مراد ہے کہ پیغمبر صاحب اور اُن کے وقت کے مسلمان کافروں کے ڈر سے اپنے اپنے وطن چھوڑ کر مدینے میں آ رہے تھے پھر خدا نے۔ کیا کہ مسلمانوں نے پیغمبر صاحب کی زندگی میں مکہ فتح کر لیا اور تمام جزیرۂ عرب میں مسلمانوں کا راج ہو گیا لوگوں کو دین کی آزادی نصیب ہوئی ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی ہندوستان میں گو نصاریٰ کی عملداری ہے مگر کسی پر مذہبی سختی اور روک ٹوک نہیں عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اسی لیے ہم مسلمانوں پر مذہب کی رُو سے ہجرت فرض نہیں اور یوں کوئی اپنی خوشی ترک وطن کر کے مکے مدینے جا رہے تو ہجرت میں بھی جائے گی

ف۲ یعنی دنیا کو بھی سامنا ہے اور آخرت کا بھی سوچ کرنا ہے آدمی کو چاہیے کہ اچھی طرح سمجھ بوجھ کر خرچ کا انتظام کرے خدا کی راہ کا خرچ ہو یا اپنی دنیا کی ضرورتوں کا ۱۲

ف۳ یتیموں کے مال کی حفاظت کے لئے احتیاط کا حکم تھا نیز قرآن میں ایک جگہ وعید ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق ناروا خورد برد کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں تو جو لوگ زیادہ احتیاط والے تھے انھوں نے یتیموں کا کھانا پینا سب الگ کر دیا کہ ایسا نہ ہو ان کی کوئی چیز ہمارے خرچ میں آجائے خدا نے سمجھا دیا کہ اصلی غرض یتیم کی اصلاح حالت ہے جس میں اس کا فائدہ ہو مگر اُس کے کھانے پینے کو چھوت مت سمجھو۔

إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

اور (اے پیغمبرؐ) تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (اُن کو) کہہ دو کہ وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ

اور جب تک پاک نہ ہولیں اُن کے پاس نہ جاؤ پھر جب نہا دھولیں تو جس طرف سے اللہ نے تم کو بتایا ہے اُن پاس آؤ

أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (نیز) صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

تمہاری بیبیاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ ف۱ اور اپنے لئے آئندہ (یعنی عاقبت) کا بھی بندوبست رکھو

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ تم کو اُس کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبرؐ) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ف۲ اور (مسلمانو!)

اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ

اپنی (بیہودہ) قسموں (کے حیلے سے) خدا کو (یعنی اُس کے نام کو) لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع (مت) ٹھہراؤ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ

اور اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ف۳ تمہاری قسموں میں جو لغو (قسمیں) ہیں اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ

اُن (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کرے گا جو تمہارے دلی ارادے سے ہوں اور اللہ بخشنے والا (اور) بردبار ہے ف۴ جو لوگ

يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ

اپنی بیبیوں پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں اُن کو چار مہینے کی مہلت ہے پھر (اس مدت میں) اگر رجوع کریں تو اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کی ٹھان لیں تو (بھی) اللہ سنتا اور جانتا ہے ف۵

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو تین دفعہ کپڑوں کے آنے تک روکے رکھیں

أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَ

اور اگر اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتی ہیں تو جو کچھ بھی (بچے کی قسم سے) خدا نے اُن کے پیٹ میں پیدا کر رکھا ہے اُس کا چھپانا اُن کو جائز نہیں اور

ع ۵ ۲۷ ۱۱

ف۱ عورت کھیتی ہے اور مرد کاشتکار اور نطفہ بیج تو جس طرح کاشتکار بیج کی حفاظت کرتا ہے کہ بیج کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور زمین میں ڈالتا ہے جہاں اُگے ایسی ہی حفاظت مرد کو کرنی چاہئے اور وہ نہیں ہے مگر اسی طریقے میں جو سب کو معلوم ہے ۱۲ ف۲ آئندہ کا بندوبست کرنے سے ایک مطلب تو وہ ہے جو ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیاداری کے کاموں میں اتنے مصروف نہ ہو کہ دین کے کاموں میں خلل کرنے اور اس میں ایک اشارہ اس بات کا بھی پایا جاتا ہے کہ عورتوں کے ساتھ اس نیت سے ہم بستر ہو کہ خدا اولاد دے اور وہ دنیا میں تمہارے کام آئے اور خدا اُن کو نیک کرے تو آخرت میں بھی ان کی استغفار وغیرہ سے ماں باپ کو نفع پہنچے ۱۲

ف۳ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک کام شرعاً ممدوح اور موجب ثواب ہے اور آدمی غصے میں اس کے نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھتا اور ایسی قسم کا نباہ کرنا چاہتا ہے اُسے قرب آرزوئے سعدی کا ... دوستان ... جہل است ... کفارہ یمین سہل ۱۲

منزل ۱

ف۴ لا یعنی قسم سے وہ قسم مراد ہے جو بغیر قصد و ارادے کے تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکل جاتی ہے جیسے بعض لوگ باتوں کے سلسلے میں بے ارادہ قسم واللہ باللہ کہہ دیا کرتے ہیں اگرچہ اس طرح کی قسموں کا کفارہ تو نہیں ہے مگر خدا نے اُس کو لغو فرمایا ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ لغو سے محترز رہے قد افلح کے شروع پارے میں مومن کی چند صفتیں مذکور ہیں اُن میں ایک صفت وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ بھی ہے کفارہ نہ ہو مگر خدا کے نام پاک کی بے توقیری تو لغو قسموں میں ضرور پائی جاتی ہے اعاذنا اللہ منہا وسائر المعاصی ۱۲

ف۵ قسم کے سلسلے میں ایک خاص طرح کی قسم کا تذکرہ فرمایا جس کو اصطلاح شرع میں ایلاء کہتے ہیں کہ مرد نے عورت کے پاس جانے کی قسم کھائی تو اُس کو چار مہینے کی مہلت ہے اس کے بعد رجوع کرے یا چار و ناچار طلاق دے ۱۲

ف۶ حدیث کی رو سے دوسرے شوہر کے ساتھ ہمبستری کا ہونا بھی ضرور ہے ۱۲

الْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا

اور اُن کے شوہر اُن کو اچھی طرح رکھنا چاہیں تو وہ اس اثنا میں اُن کو (اپنی زوجیت میں) واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں

إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ

اور جیسے (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے ویسے ہی دستور کے مطابق عورتوں کا (حق مردوں پر) ہے ہاں مردوں کو

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ

عورتوں پر فوقیت ہے اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ طلاق (جس کے بعد رجوع بھی ہو سکتا ہے وہ) تو دو ہی طلاقیں ہیں جو دو دفعہ (کر کے) دی جائیں

بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ

(دو طلاقوں کے بعد یا تو) دستور کے مطابق (زوجیت میں) رکھنا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو

شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

ہاں اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت خاوند کے ہاتھ سے رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ

اور عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کے عوض) کچھ دے نکلے تو اس میں دونوں پر کچھ گناہ نہیں یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں تو ان سے (آگے) مت بڑھو اور جو

يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں سے آگے بڑھ جائیں تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ اب اگر عورت کو تیسری بار طلاق دیدی تو

تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ

اس کے بعد جب تک عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ف اُس کے لئے حلال نہیں (ہو سکتی)، ہاں اگر دوسرا شوہر (ہم بستر ہو کر) اُس کو طلاق دیدے تو دونوں (میاں بی بی)

عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

کو (پھر) ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو کہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں پر قائم رہ سکیں گے اور یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں

يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ

جن کو اُن لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو (مصالح خانہ داری کو) سمجھتے ہیں اور جب تم نے عورتوں کو (دو بار) طلاق دیدی اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آئی

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

تو (دو باتوں میں سے) ایک بات اختیار کرو یا تو (رجوع کر کے) دستور کے مطابق اُن کو زوجیت میں رکھو یا (تیسری طلاق دے کر) اُن کو اچھی طرح رخصت کر دو اور

ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا

ایذا دہی کے لئے اُن کو (اپنی زوجیت میں) نہ رکھنا کہ (بعد کو اُن پر) لگو زیادتی کرنے اور جو ایسا کرے گا (تو وہ کچھ) اپنا ہی نقصان کرے گا اور

آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ

اللہ کے احکام کو ہنسی (کھیل) نہ سمجھو اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں اُن کو یاد کرو اور (اس کا) یہ (احسان بھی یاد کرو) کہ اس نے تم پر

ف حلالہ یعنی دوسرے شوہر کے ساتھ ہم بستری کا ہونا بھی ضروری ہے ۱۲

منزل ۱

الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

کتاب اور عقل کی باتیں اتاریں (اور منظور یہ ہے) کہ تم کو ان کے ذریعے سے نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

جانتا ہے۔ اور جب تم عورتوں کو (تین بار) طلاق دیدو اور وہ اپنی (عدت کی) مدت پوری کرلیں

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ

اور جائز طور پر آپس میں (کسی) ان کی مرضی مل جائے تو اُن کو (دوسرے) شوہروں کے ساتھ نکاح کرلینے سے نہ روکو یہ نصیحت اُن کو کی جاتی ہے

بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

جو تم میں اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتا ہو یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی

وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

اور بڑی صفائی کی بات ہے اور (خانہ داری کی مصلحتوں کو) اللہ (ہی خوب) جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ف۱ (اور جو شخص (بی بی کو طلاق دینے کے پیچھے

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى

پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اُس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

جس کا وہ بچہ ہے (یعنی باپ) اُس پر دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے (نان ونفقے کے ٹھیرا دیں) کسی کو تکلیف نہ دی جائے مگر

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَ

وہیں تک کہ اُس کی گنجائش ہو ماں کو اُس کے بچے کی وجہ سے نقصان پونہچایا جائے اور نہ اُس کو جس کا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اُس کے بچے کی وجہ سے کسی طرح کا نقصان پونہچایا جائے اور

عَلَي الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

(دودھ پلانے کا نان ونفقہ جیسا اصلی باپ پر ویسا) اُس کے وارث پر بھی اگر (وقت سے پہلے ماں باپ) دونوں اپنی مرضی

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے) دودھ پلوانا چاہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

(تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم نے دستور کے مطابق (اُن کو) دینا کیا تھا اُن کے حوالے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

جانے رہو کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۲ اور تم میں جو لوگ مرجائیں

وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

اور بیبیاں چھوڑ مریں تو (عورتوں کو چاہیئے کہ) چار مہینے اور دس دن اپنے تئیں روکے رہیں

---

۲۹ ع ۳ الثلثۃ ۱۴

ف۱ عرب کے لوگوں نے طلاق کا کھیل بنا رکھا تھا طلاق دینے پر آمادہ ہوتے تو ایک دم سے سیکڑوں طلاقیں دینے چلے جاتے یا طلاق دی اور رجوع کرلیا پھر طلاق دی پھر رجوع کرلیا پھر اُن میں جب جاہلانہ حمیت کی کچھ انتہا نہ تھی اور مصالح خانہ داری پر نظر نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں طلاق کے معاملے کو ایسا سلجھا دیا کہ اس سے بہتر سلجھانا ممکن نہیں طلاق کے بارے میں اپنی ناپسندگی بھی ظاہر فرمادی اور مجبوری دینی پڑے تو اس کے قاعدے بتا دیئے اور خانہ داری کی مصلحتیں بھی سمجھا دیں ۱۲

ف۲ عورتوں کو طلاق ہونے پیچھے دودھ پیتے بچوں کی مشکل پڑ جاتی ہے میاں بی بی میں تو طلاق سے پیدا ہوگئی عداوت ایک دوسرے کی ضد سے اولاد کی شفقت میں بھی کمی آجاتی ہے اس صورت میں ایسا انتظام کرنا کہ مفارقت ہونے پیچھے میاں بی بی ایک دوسرے کو نقصان نہ پونہچا سکیں اور نہ اولاد کی مٹی خوار ہو ان ہی حکموں کی تعمیل سے ہوسکتا ہے جو خدا نے ان آیتوں میں بیان فرمائے ہیں چنانچہ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ کے دونوں معنے ہوسکتے ہیں کہ نہ اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو نقصان کا پونہچنا مناسب ہے اور نہ ماں باپ کی باہمی کشمکش سے اولاد کو نقصان پونہچنا۔ واسطے پھر اولاد کا دودھ پلوانا ماں سے یا کسی دایہ سے یہ بھی ماں باپ کی مرضی اور صلاح پر رکھا ہے اور دودھ پلائی کے حق کی پوری حفاظت کردی کہ جتنے دنوں ماں دودھ پلائے اُس کو اُس کا حق جو دستور کے مطابق ٹھیرا ہو بے عذر حوالے کردیا جائے ۱۲۔

منزل ۱

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

پھر جب اپنی (عدت کی) مدت پوری کر لیں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں اُس کا تم دوارثان میت پر کچھ الزام نہیں

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم

اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اُس کی خبر ہے ف۱ اور اگر تم کسی بات کی آڑ میں (ان) عورتوں کو نکاح کا پیام دو

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا

ان (عورتوں کے ساتھ نکاح کر لینے کا) خیال آئے گا (سو مضائقہ کی بات نہیں) مگر ان سے نکاح کا ٹھہراؤ چھپکے سے بھی نہ کرنا ہاں

مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ

جائز طور پر بات کہہ گزرو تو کچھ حرج کی بات نہیں) اور جب تک میعاد مقرر (یعنی عدت) اختتام کو نہ پہنچ لے عقد نکاح کی بات پکی نہ کر بیٹھنا

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ

اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہارے جی میں ہے اللہ (اُس کو) جانتا ہے تو اُس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جانے رہو کہ

اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

اللہ بخشنے والا بُردبار ہے اگر تم نے

مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى

عورتوں کو ہاتھ نہ لگایا ہو (اور ان کا مہر ٹھہرایا ہو اور اس سے پہلے اُن کو طلاق دیدو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہاں ایسی عورتوں کے ساتھ کچھ سلوک کر دو

الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى

مقدور والے پر اپنی حیثیت کے قدر (سلوک کرنا لازم ہے) اور بے مقدور پر اپنی حیثیت کے قدر (اور) سلوک (جو کچھ بھی ہو) دستور کے مطابق

الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ

جن کا شیوہ احسان کرنے کا ہے اُن پر (ایسی عورتوں کا یہ بھی ایک طرح کا حق ہے) اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے عورتوں کو طلاق دیدو اور

فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ

اُن کا مہر ٹھہرا چکے ہو تو جو تم نے ٹھہرایا تھا اس کا آدھا (دینا آئے گا) مگر یہ کہ (عورتیں) چھوڑ بیٹھیں یا (مرد)

يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ

جس کے ہاتھ میں عقد نکاح (کا جوڑے رکھنا یا توڑ دینا) ہے (اپنا حق) چھوڑ دے (یعنی پورا مہر دینے پر راضی ہو) اور (اپنا حق) چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری سے زیادہ

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ حَافِظُوا

اور آپس کی بُرائی کو مت بھولو ف۲ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۳

ف۱ یعنی نکاح ثانی کی تمہید کے طور پر بناؤ سنگار زینت وغیرہ جائز طریقے سے جو کچھ کریں تو اس میں تم پر کسی طرح کا گناہ نہیں کہ اُن کو زیادہ دن تک گھر بیٹھ رہنے پر مجبور نہ کرو جیسا کہ عرب کے زمانہ جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

ف۲ بڑائی اسی میں ہے کہ آدمی کشمکش کے وقت دب جائے اور اپنا حق سارا یا تھوڑا چھوڑ دے ۱۲

ف۳ طلاق اور مہر کے متعلق چار صورتیں ہیں اول تو یہ کہ صورت کہ مہر کا ٹھہراؤ ہو کر نکاح ہوا میاں بی بی ایک ساتھ رہے اس کے بعد طلاق دی تو مہر دینا پڑیگا دوسری صورت مہر کے ٹھہراؤ بغیر نکاح ہوا اور میاں بی بی ایک ساتھ رہے اور اُس کے بعد طلاق دی تو مہر مثل لازم آئے گا یعنی جو اُس عورت کی قوم میں رواج ہو تیسری صورت مہر کا ٹھہراؤ ہوا نکاح ہوا میاں بی بی جمع نہیں ہونے کہ طلاق دیدی اس صورت میں آدھا مہر ہو چوتھی صورت مہر کا ٹھہراؤ نہیں ہوا اور میاں بی بی کے جمع ہونے کی نوبت بھی نہیں آئی اور طلاق دیدی تو مہر کچھ نہیں۔ یہ صورت سب میں کم ہے اور قریب قریب ایسی اگر واقع ہوتی ہے تو جیسے ان دنوں میں لوگ منگنیاں کر کے چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ اگرچہ نکاح نہیں بلکہ تمہید نکاح ہے لیکن اسی بات سے بھی کسی قدر عورت کی سبکی ہوتی ہے جس کا معاوضہ جوڑے وغیرہ سے سلوک کر دینا ہے مہر نہیں اور ایسا خیال ہوتا تھا کہ ایسی طلاق سے عورت کی حق تلفی ہوتی ہے اور مرد بے مروتی کا ملزم اور عورت کی حق تلفی کا گنہگار ہو فرمادیا کہ اس قسم کا معاہدہ ایسی نوبت نہیں پہنچتا کہ مرد پر کچھ الزام آئے یا عورت کو اس سے کچھ نقصان پہنچے۔ آخیر کی دو صورتیں اس جگہ ذکر فرمائیں اور پہلی صورت سورۃ النساء میں مذکور ہے اور دوسری صورت کا حکم حدیث میں ہے یہ حکم طلاق کے متعلق ہیں اور جس عورت کا شوہر مر جائے اُس کو ان چار صورتوں میں پورا مہر یا مہر مثل ملے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور یہاں سے معلوم ہوا کہ نکاح بے ٹھہراؤ مہر کے بھی ہو جاتا ہے نکاح ہونے پیچھے یا آپس میں راضی رضا ہو کر ٹھہرا لیں گے یا حاکم مہر مثل ٹھہرا دے گا ۱۲

ع ۳۰ ۱۴

عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ فَاِنْ

(مسلمانو تمام) نمازوں کا (عموماً) اور بیچ کی نماز کا (خصوصاً) لحاظ رکھو اور (نماز میں) اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو ف۱ پھر اگر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ

تم کو (دشمن کا) ڈر ہو (اور ارکان نماز پورے پورے نہ بجا لاسکو) تو پیدل یا سوار (جس حالت میں ہو جیسی کچھ بن پڑے نماز ادا کر لو) پھر جب تم

مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ

کہ تم اُس کو پہلے نہیں جانتے تھے اُسی طریقے سے اللہ کو یاد کرو۔ اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور بیبیاں چھوڑ مریں

اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

تو اپنی بیبیوں کے حق میں ایک برس تک کے سلوک (یعنی نان و نفقے) اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر مریں

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر عورتیں (از خود گھر سے) نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں میں سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں

مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۲ اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُن کے ساتھ (مہر کے علاوہ بھی) دستور کے مطابق جوڑے وغیرہ

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

کہ پرہیزگاروں پر اُن کا یہ بھی ایک طرح کا حق ہے۔ اسی طرح اللہ تم لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام مفصل طول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (ان

ع ۷ ۱۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

(اے پیغمبر) کیا تم ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر کے مارے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں ہی تھے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

پھر خدا نے اُن کو حکم دیا کہ مر رہو (اور وہ مر گئے) پھر (خدا نے) اُن کو جلا اُٹھایا بے شک اللہ تو لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے ف۳ اور مسلمانو! خدا کی راہ میں (خدا کے دشمنوں یعنی کافروں سے) لڑو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

جانے رہو کہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف۴ کون ہے جو اللہ کو خوش دلی کے ساتھ قرض دے

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠

کہ خدا اس (کے قرض) کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور اللہ (لوگوں کو) تنگدست بھی کرتا ہے اور کشائش بھی دیتا ہے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ

اور اُسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے ف۵ (اے پیغمبر) کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی کہ ایک زمانے میں انھوں نے

ف۱ احادیث سے ثابت ہے کہ بیچ کی نماز سے عصر کی نماز مراد ہے اور چونکہ یہ وقت دنیا کے کاروبار میں مشغول رہنے کا ہے اس وجہ سے اس نماز کی بڑی تاکید اور بڑی فضیلت ہے اور نمازِ عصر کو بیچ کی نماز اس لئے فرمایا کہ صبح اور ظہر دو نمازیں دن کی اس سے پہلے ہیں اور مغرب و عشا رات کی دو نمازیں اس کے بعد ۱۲

ف۲ ایسی ہی صورت کے لئے ایک آیت پہلے گزر چکی ہے جس میں چار مہینے دس دن عدت کے ٹھیرے ہیں۔ وہ اب اگرچہ تلاوت میں مقدم ہے مگر اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے اور چار مہینے دس دن کی تعیین سے برس بھر کی مدت منسوخ ہو گئی اور اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ عورت ایک برس تک ترکہ شوہر متوفی سے نان و نفقہ پائے اور شوہر کے گھر سے کوئی اس کو نکالے نہیں اگر وہ از خود عدت پوری کئے بغیر نکل پڑے اور شاید دوسرے نکاح کے لئے آمادگی کرنے لگے اور ایسی صورت میں وارثان شوہر متوفی اس کا نان و نفقہ بند کر دیں گے تو ان لوگوں پر نان و نفقے کے بند کر دینے اور اس عورت کی آمادگی نکاح ثانی کرنے سے کسی طرح کا گناہ عائد نہیں ہوتا ۱۲

ف۳ اس آیت میں تعلیم ہے تقدیر پر رضا کر رہنے کی کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگ وبا کے ڈر سے گھر چھوڑ بھاگے تھے جہاں بھاگ کر گئے اُسی جگہ وبا نے اُن کو آ دبایا اور سب مر گئے پھر ایک مدت کے بعد حزقیل پیغمبر اُدھر سے ہو کر گزرے اور اُنھوں نے دعا کی خدا نے اُن کو پھر جلا اُٹھایا ۱۲

ف۴ یعنی جو لوگ جہاد کرنے میں عذر تراشتے ہیں اللہ اُن کے عذرات کو سنتا اور اُن کی نیتوں کو جانتا ہے ۱۲

ف۵ خدا کو قرض دینے سے یہ مراد ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اُس کو قرض سے تعبیر کیا حسن کے لفظی معنی تو ہیں اچھا اور مراد ہی معنی ہم نے خوش دلی کے لکھے ہیں اور عرف میں قرض حسن بے سودی قرضے کو کہتے ہیں لیکن یہاں قرضًا حسنًا بولا جاتا ہے ۱۲

موسیٰ

مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

موسیٰ کے بعد اپنے (وقت کے) پیغمبر (سموئیل) سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے کہ ہم (اُس کے ساتھ ہو کر) اللہ کی راہ میں جہاد کریں

قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا

(پیغمبر نے) کہا اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو بولے

نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا

کہ ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے تو نکالے جا چکے تو ہمارے لیئے اب کونسا عذر ہے کہ خدا کی راہ میں نہ لڑیں۔ پھر جب

كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝

اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں سے معدودے چند کے سوا باقی سب پھر بیٹھے اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے ف۱

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا

اور اُن کے پیغمبر نے اُن سے کہا کہ اللہ نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا (اس پر) لگے کہنے

اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ

کہ اُس کو ہم پر کیونکر حکومت مل سکتی ہے حالانکہ اُس سے تو حکومت کے ہم ہی زیادہ حقدار ہیں کہ اُس کو تو

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً

مال (دولت کے اعتبار) سے بھی کچھ ایسی فارغ البالی نصیب نہیں (پیغمبر نے) کہا کہ اللہ نے تم پر (حکمرانی کے لئے) اسی کو پسند فرمایا ہے اور مال میں نہیں تو

فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

علم (میں) اور جسم میں اس کو (بڑی) فراخی دی ہے ف۲ اور اللہ اپنا ملک جس کو چاہے دے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا اور سب حال سے واقف ہے

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ

اور اُن کے پیغمبر نے اُن سے کہا کہ طالوت کو (اس جانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے دل پر وردگار کی (بھیجی ہوئی) تسلی (یعنی تورات) ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ

اور (نیز) موسیٰ اور ہارون کی یادگار (تبرکات) میں سے بچی کھچی چیزیں (بھی اُس میں) ہیں (وہ بے تردد) تمہارے پاس آ جائے گا اور فرشتے اُس کو اُٹھا لائیں گے

الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہی ایک بات تمہارے لیئے نشانِ (کافی) ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ

پھر جب طالوت فوجوں کو (اپنی قوم کی) سمیت (اپنی قوم کی) روانہ ہوا تو (اس نے اپنے ہمراہیوں سے) کہا کہ (رستے میں) ایک نہر پڑے گی اللہ اس نہر سے تمہاری (یعنی تمہارے صبر کی) جانچ کرنے والا ہے

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا

تو جو سیر ہو کر اُس کا پانی پی لے گا وہ میرا نہیں اور جو اُس کو نہیں پیئے گا وہ ہمارا ہے مگر (ہاں)

وقف لازم

ف۱ حضرت موسیٰ کے بعد چند روز بنی اسرائیل کی حالت اچھی رہی کہ وہ ملک کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر تھے بے چین ایک وضع پر قائم نہیں رہتے تھے قدیمی شرارتیں پھر شروع کیں۔ خدا نے دشمنوں کو اُن پر غلبہ دیا اور اُن کے مخالف جالوت بادشاہ نے اُن کو بہت دق کیا اُس وقت سموئیل پیغمبر تھے بنی اسرائیل نے اُن کی طرف رجوع کیا۔ باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ ف۲ علم کی فراخی یہ کہ مثلاً لڑائی کے فن سے خوب واقف ہے اور جسم کی فراخی یہ کہ بڑا توانا و قد آور ہے ۱۲

ف۳ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے پاس ایک صندوق تھا اُس میں تورات کا ایک نسخہ تھا موسیٰ علیہ السلام کا عصا من کا مرتبان ہارون علیہ السلام کا جبہ لڑائی میں اُس صندوق کو تبرکاً آگے رکھتے تھے جالوت نے بنی اسرائیل کو دھر دبایا تو صندوق بھی اُن سے چھین لیا گیا اب جو طالوت کی ماتحتی میں لڑائی ٹھیری تو اُدھر جالوت والوں نے اُس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر اُن کے لشکر کی طرف ہانک دیا کہ یہی مادہ فساد ہے بنی اسرائیل نے اُس صندوق کا پہنچ جانا بہت غنیمت سمجھا اور یہ اُن کے حق میں فال نیک ہوئی اور اُن کی ہمتیں قوی ہو گئیں اور یہ خدا کا احسان تھا کہ فرشتے اُس صندوق کو بنی اسرائیل کی طرف گھسیٹ لائے ۱۲ +

ع ۲۲ ۶ ۱۶

منزل

ع

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ

اپنے ہاتھ سے کوئی ایک (آدھ) چلو بھر لے (اور پی لے تو مضائقہ نہیں) لیکن ان لوگوں میں سے معدودے چند کے سوا سبھی نے تو اس (نہر) میں سے (سیر ہو کر) پی لیا

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

پھر جب طالوت اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو جن لوگوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی، لگے کہنے کہ ہم میں تو

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ

جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کا آج دم ہی نہیں (اس پر) وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ ان کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے بول اٹھے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ

اکثر (ایسا ہوا ہے کہ) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے اور اللہ

الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلے میں آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کے دہانے) کھول دے

صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ

اور (معرکۂ جنگ میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے پھر ان لوگوں نے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

اللہ کے حکم سے دشمنوں کو بھگا دیا اور جالوت کو داؤد نے قتل کیا اور اُن کو خدا نے سلطنت دی اور (انتظامی) عقل (عطا فرمائی) اور

عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

جو (علم و ہنر) اُس کی مرضی میں آیا ان کو سکھا دیا ف اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو (کرسی حکومت پر سے) نہ ہٹاتا رہے تو ملک کا (انتظام) درہم برہم ہو جائے

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

لیکن اللہ دنیا جہان کے لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے (اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم برحق

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ تِلْكَ الرُّسُلُ

تم کو (جبریل حاملِ وحی کے ذریعے سے) پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو۔ یہ پیغمبر (جو) ہم نے (بھیجے)

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دی ان میں سے کوئی تو ایسے ہیں جن کے ساتھ (خود) اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے (اور طرح پر) بلند کیے

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اور مریم کے فرزند عیسیٰ کو ہم نے کھلے کھلے معجزے دیئے اور روح القدس (یعنی جبریل) سے اُن کی تائید کی اور اگر خدا چاہتا

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

تو جو لوگ اُن (پیغمبروں) کے بعد ہوئے اپنے پاس کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے

لٓ منزل

ف طالوت کے لشکر میں داؤد علیہ السّلام بھی تھے۔ انھوں نے جالوت کو مارا۔ طالوت نے اپنی بیٹی اُن سے بیاہ دی۔ اس سلسلے سے طالوت کے بعد داؤد علیہ السّلام بادشاہ ہوئے قرآن کے دوسرے مقامات میں اس کا بھی مذکور ہے کہ داؤد علیہ السّلام کو زرہ بنانی بھی آتی تھی۔ اور جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے تھے عجب نہیں حکمت اور علم میں اسی کی طرف اشارہ ہو۔

۱۳ الجزء الثالث

وقف لازم

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُم مَّنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ

لیکن (تاہم) لوگوں نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض وہ تھے جو ایمان لائے اور بعض وہ تھے جو کافر ہوئے اور اگر خدا چاہتا

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ

تو (یہ لوگ) آپس میں نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ف۱ مسلمانو!

اٰمَنُوٓا اَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُم مِّن قَبْلِ اَن يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

ہمارے دیے ہوئے میں سے (کچھ نیک راہ میں بھی) خرچ کرو مگر اس سے پہلے کہ وہ دن آموجود ہو یعنی قیامت جس میں نہ (خرید) فروخت ہوگی

فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكٰفِرُونَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ۝ اَللّٰهُ

اور نہ یاری (آشنائی) اور نہ سفارش ف۲ اور جو (راہ خدا میں خرچ نہ کر کے نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں وہ لوگ خود (اپنا) نقصان کرتے ہیں۔ اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ

(وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے ف۲

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا

جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ (سب) معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر

بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

جتنی وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) آسمان زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے ف۳ اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ

اور وہ (بڑا) عالی شان (اور) عظمت والا ہے دین میں زبردستی کا کچھ کام نہیں ف۴ گمراہی سے ہدایت (الگ) ظاہر ہو چکی ہے

الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

تو جو شخص بتوں (جھوٹے معبودوں) کو نہ مانے اور اللہ (ہی) پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط رسی پکڑ رکھی ہے

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ

جو ٹوٹنے والی نہیں (اور اس کا بیڑا پار ہے) اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اللہ ایمان والوں کا حامی (و مددگار) ہے

الَّذِينَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا

کہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں

اَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ

ان کے حمایتی شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں یہی لوگ

ع ۵ ۱

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا چاہتا تو تمام بنی آدم کی طبائع ایک ہی طرح کی ہوتیں تو ان میں اختلاف بھی نہ ہوتا ۱۲ لیکن اس نے حق و باطل دو چیزیں بنائیں آدمی کو حق و باطل کی تمیز اور تمیز کے علاوہ اختیار کہ حق کا رستہ اختیار کرے یا باطل کا آدمی کا با اختیار پیدا کرنا خدا کا فعل ہے اور حق و باطل کی تمیز کرنا اور ایک کو لینا اور دوسرے کو چھوڑنا آدمی کا ۱۲

ف۲ سفارش سے یہ معنی ہیں کہ سفارش کرنے والا حاکم کو محکوم کے وہ حقوق یاد دلاتا ہے جو اس کو بھول گئے ہیں یا معلوم نہیں سو خدا تو بھول چوک اور لاعلمی کے عیب سے بری ہے اس کی سرکار میں سفارش کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس پر بھی خدا ہی کی طرف سے اظہار رحمت اور سفارش کرنے والے کی طرف سے اظہار ہمدردی اور گناہ گار کی تسلی کے لئے فرشتوں اور پیغمبروں اور نیک بندوں کو سفارش کی اجازت ہے گا ۱۲

ف۳ مراد یہ ہے کہ خدا ہی پایہ تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا تمام جہان میں شاہانہ حکومت کر رہا ہے آسمان زمین سارا جہان اسی کی حکومت کے علاقے میں ہے ۱۲

ف۴ خدا تو کھلے لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں اور لوگ ہیں کہ ناحق اسلام پر تہمت لگاتے ہیں کہ بزور شمشیر پھیلایا گیا اگر کسی بادشاہ نے دین کو ملک گیری کا حیلہ بنا کر ایسا کیا بھی ہو تو دین پر کیا الزام ۱۲

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ

دوزخی ہیں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے (اے پیغمبر) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس وجہ سے

رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ

کہ خدا نے اُس کو سلطنت دے رکھی تھی (غرور میں آکر) ابراہیم سے اُن کے پروردگار کے بارے میں لگا حجت کرنے جب ابراہیم نے (اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو

اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ

کہ میں (بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ف۱ ابراہیم نے کہا (کہ اچھا) اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے

فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

آپ اس کو مغرب سے نکالیں (تو جانیں) اس پر وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (اور پھر بھی وہ ایمان نہ لایا) اور اللہ ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ

یا (اے پیغمبر کیا تم نے) مثلاً اُن (بزرگ کے حال) پر نظر نہیں کی جو ایک بستی پر سے ہو کر گزرے اور وہ (بستی اجڑی پڑی تھی کہ) اپنی چھتوں پر ڈھی پڑی تھی

قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

ف۲ (دیکھ کر تعجب سے) لگے کہنے اللہ اس (بستی) کو اس کے مرے (یعنی اس قدر اجڑے) پیچھے کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا اس پر اللہ نے اُس کو سو برس تک مردہ رکھا

بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ

پھر اُن کو جلا اُٹھایا (اور) پوچھا تم (اس حالت میں) کتنی مدت رہے کہا ایک دن رہا ہوں گا یا ایک دن سے بھی کم فرمایا (نہیں) بلکہ

لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ

تم سو برس (اسی حالت میں) رہے اب اپنے کھانے اور اپنے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ کوئی بھی باسی نہیں اور اپنے گدھے کی طرف (بھی) نظر کرو جس پر تم سوار تھے

اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور (تمہارے اتنے دنوں مردہ رکھنے اور پھر جلا اٹھانے سے مقصود یہ ہے کہ) ہم تم کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں اور گدھے کی ہڈیوں کی طرف دیکھو

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

(اور) پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر جب اُن (بزرگ) پر (قدرت الٰہی کا یہ کرشمہ) ظاہر ہوا تو بول اُٹھے کہ اب میں یقین (کامل) کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ

قادر ہے ف۳ اور (اے پیغمبر اُس واقعے کو بھی یاد کرو کہ) جب ابراہیم نے (خدا سے) درخواست کی کہ اے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھ کو (بھی تو) دکھا کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا (خدا نے) فرمایا کیا تم (ہماری اس قدرت پر) ایمان نہیں رکھتے

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ

عرض کیا کیوں نہیں (تیرے فرمانے سے یقین تو ہے) مگر (ایک نظر) دیکھنا بھی چاہتا ہوں تاکہ میرا دل پورا اطمینان ہو جائے فرمایا تو (اچھا) چار پرند لو اور انکو اپنے پاس منگوا (اور) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو

اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ

پھر ایک ایک پہاڑی پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر اُن کو بلاؤ تو وہ آپ سے آپ تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے (یہ نمونہ قدرت دیکھو)

ع ۳۴ / ۲

ف۱ یہ بات اُس کافر بادشاہ نے اس سے کہی کہ وہ جس کو چاہتا بے گناہ مروا دیتا اور جس خونی مستوجب القتل کو چاہتا چھوڑ دیتا یا داد و دہش سے مفلسوں کو مالدار کر دیتا۔ ف۲ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے پرانے مکانات کی چھتیں گرتی ہیں پھر آخرکار در و دیوار اُن پر آگرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُجڑی پڑی تھی۔ ف۳ مفسروں نے بستی اور شخص کی تعیین میں اختلاف کیا ہے ایک قول یہ ہے کہ بخت نصر بیت المقدس کو آگ لگا کر اور شہر کو اجاڑ کر بنی اسرائیل کو پکڑ لے گیا تھا عزیر علیہ السلام اُس ویرانی کے وقت میں بیت المقدس پر سے ہو کر گزرے اور ظاہر حال پر نظر کر کے اُن کو ناامیدی ہوئی کہ ع "ایسے اجڑے بھی کہیں بستے ہیں" اللہ نے اُن کو اپنا نمونہ قدرت دکھایا کہ سو برس تک مرے پڑے رہے پھر زندہ کیا تو بیت المقدس اتنے عرصہ میں پھر آباد ہو گیا تھا۔ اور اُن کے گدھے کو خدا نے اُن کی آنکھوں دیکھتے جلا اُٹھایا خدا نے اُن کے کھانے پینے کی حفاظت کی کہ وہ باسا تک نہیں۔ عزیز علیہ السلام کو صرف یہ حیرت تھی کہ خدا خلافِ عادت قدرتوں کو کیونکر نافذ کرتا ہے اور وہ بادشاہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سے بحث کی تھی اُس کو سرے سے نہ کی قدرت ہی کا انکار تھا عزیر علیہ السلام کو انکار نہ تھا بلکہ تعجب تھا انکار اور تعجب میں بڑا فرق ہے مگر ہیں ملتے جلتے ہوئے اسی واسطے خدا نے دونوں قصّے ایک ہی جگہ یکے بعد دیگرے بیان فرمائے اور عزیر کے قصے میں کاف تشبیہ سے تمیز کیا کہ اُس بادشاہ کی سی بدعقیدتی نہیں ہے مگر ہے اُسی کے لگ بھگ اور یہ جو عزیر نے باوجودیکہ سو برس مرے پڑے رہے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم بتایا تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ واقع میں مرگئے تھے اُن کو دیر کا احساس ہی نہ تھا۔ اور یہی حال تو قیامت میں ہو گا کہ کافر دنیا اور عالم برزخ میں رہنے کی مدت کو اتنا ہی تھوڑا بتائیں گے کہ گرمہ غفلت شعار آدمی زندگی میں نہیں سمجھتا ۱۲

منزل ۱

۳۵ ع ۳ ۴

وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

اور جان لے رہو کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۱ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ

اُن کی (خیرات کی) مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں پیدا ہوئیں ہر بال میں سو دانے

حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ

اور اللہ برکت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا (اور ہر ایک چیز کے حال سے) واقف ہے جو لوگ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا

اپنے (مال) اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کیے پیچھے (کسی طرح کا) احسان نہیں جتاتے اور نہ (لینے والے کو کسی طرح کی)

وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ایذا دیتے ہیں اُن کو (اُن کے دیئے کا ثواب اُن کے پروردگار کے ہاں ملے گا اور (آخرت میں) نہ تو اُن پر (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہوں گے

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

نرمی سے جواب دیدینا اور (سائل کے اصرار سے) درگزر کرنا اُس خیرات سے بہت بہتر ہے جس کے (دیئے) پیچھے (سائل کو کسی طرح کی) ایذا ہو اور اللہ بے نیاز (اور)

حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى

بُردبار ہے ف۲ مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے سے

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ

اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور آخرت کا یقین نہیں رکھتا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ

تو اُس کی (خیرات کی) مثال چٹان کی سی ہے کہ اُس پر کچھ تھوڑی سی مٹی (پڑی) ہے پھر اُس پر برسا زور کا مینہ اور اُس کو سپاٹ کر کے بہا گیا

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

(اسی طرح قیامت میں) ریاکاروں کو اُس (خیرات) میں سے جو اُنھوں نے کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ اُن لوگوں کو جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا

اور جو لوگ خدا کی رضا جوئی کے لیے اور اپنی نیت ثابت رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں

مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

اُن کی مثال ایک باغ کی سی ہے (واقع ہے ف۳) جو اُونچے پر اُس پر پڑا زور کا مینہ تو وہ اپنا دوچند پھل لایا

فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ

اور اگر اُس پر زور کا مینہ نہ (بھی) پڑا تو اُس کو ہلکی پھوار (بھی) بس کرتی ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ (اُس کو) دیکھ رہا ہے بھلا تم میں سے کوئی بھی اِس بات کو پسند کرے گا

ف۱ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو نمونۂ قدرت تو دکھایا مگر زندگی کا بھید نہ بتایا وہی قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي (یعنی روح ایک امر ربی ہے) ف۲ بے نیاز ہے یعنی اُس کو ایسی خیرات کی پروا نہیں جو احسان جتا کر دی جائے اور بُردبار ہے کہ لوگ دے کر احسان جتاتے اور سائل کو ایذائیں دیتے ہیں اور وہ برداشت کرتا ہے ۱۲ ف۳ درخت نشیب میں ہوں اور جڑوں میں پانی جمع رہے تو جڑیں گل جاتی ہیں اور درخت بڑھنے پھولنے پھلنے نہیں پاتا اس لیے اونچے پر واقع ہونے کی قید لگائی ۱۲

منزل ۱

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہ کھجوروں اور انگوروں کا اُس کا ایک باغ ہو اُس کے تلے نہریں (بہتی) بہ رہی ہوں

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ۚ

ہر طرح کے پھل اُس کو وہاں میسر اور بڑھاپے نے اُس کو آلیا اور اُس کے ننھے ننھے چھوٹے ناتواں بچے ہیں

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

اب اُس (باغ) پر چلا ایک بگولا جس میں (بھری) تھی آگ تو (باغ) جل بھن کر رہ گیا اسی طرح اللہ (اپنے) احکام کھول کھول کر تم لوگوں سے بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

تاکہ تم غور کرو مسلمانو! (خدا کی راہ میں) عمدہ چیزوں میں سے خرچ کرو

ع ۳۶

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ

تم جو (تجارت وغیرہ سے) آپ کمائی ہوں اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہوں اور ناکارہ چیزیں دینے کا ارادہ بھی نہ کرنا

مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا

کہ لگو اس میں سے خرچ کرنے حالانکہ (وہی) چیز کوئی تم کو دینا چاہے تو تم اُس کو کبھی خوشی سے لینے والے نہ ہو مگر یہ کہ (دیدہ و دانستہ) اُس (کے لینے) میں چشم پوشی کرو اور جانے رہو

اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ

کہ اللہ بے نیاز (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے ول شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا اور بے شرمی کی بات (یعنی بخل) پر برانگیختہ کرتا ہے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِي

اور اللہ اپنی طرف سے (قصوروں کی) معافی اور برکت کا تم سے وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (بڑی) کشائش والا (اور سب حال سے) واقف ہے

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ

جس کو چاہتا ہے (بات کی) سمجھ دیتا ہے اور جس کو (بات کی) سمجھ دی گئی تو بے شک اُس نے بڑی دولت پائی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

اور نصیحت بھی وہی مانتے ہیں جو سمجھدار ہیں اور جو خرچ بھی تم (خدا کی راہ میں) اٹھاؤ یا اُس کے نام کی کوئی منت مانو

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

وہ (سب) اللہ کو معلوم ہے اور جو لوگ (غیر خدا کی منت وغیرہ مان کر خدا کا) حق مارتے ہیں (قیامت کے دن) کوئی اُن کا مددگار نہ ہوگا

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ

(لوگو!) اگر خیرات ظاہر میں دو تو وہ بھی اچھا (ہے کہ) اس سے خیرات کے علاوہ دوسروں کو بھی ترغیب ہوتی ہے اور اگر اُس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

تو بھی تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے (کہ اس میں نام و نمود کا دخل ہونے نہیں پاتا) اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے

ول بعض لوگ بے کار اور بے مصرف چیزیں خیرات کے طور پر خرچ کر دیا کرتے اور ثواب کی امید رکھتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا کہ مال ردی خدا کی راہ میں دینا اور ثواب کی امید رکھنا بیہودہ سی بات ہے ۱۲

منزل ۱

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا

(اے پیغمبر) ان لوگوں کو راہ راست پر لانا تمہارے ذمے نہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے اور (لوگو) تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا

سو اپنے لیے اور تم تو خدا ہی کی رضاجوئی کے لیے خرچ کرتے ہو؟ ف۱ اور (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ

(قیامت کے دن) تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور تمہارا (کچھ) حق نہ مارا جائے گا۔ (خیرات تو) ان حاجتمندوں کا حق ہے جو

اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُھُمُ

اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو (جانا چاہیں تو) جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے)

الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُھُمْ بِسِيْمٰھُمْ ۚ لَا يَسْــَٔـلُوْنَ النَّاسَ

بے خبر ہے وہ ان کی خودداری (کی وجہ) سے ان کو غنی سمجھتا ہے (لیکن اے مخاطب) تو (ان کو دیکھے تو) ان کی صورتوں سے ان کو پہچان جائے (کہ محتاج ہیں مگر ہاں)

اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

لگ لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اپنے) مال میں سے (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے تو (یہ یقین رکھو کہ) اللہ اس کو جانتا ہے ف۲ جو لوگ

اَمْوَالَھُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنے مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو ان (کے دیئے) کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ان کو ملے گا

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

اور (قیامت میں) ان پر (کوئی کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں (قیامت کے دن)

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ

کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کا سا کھڑا ہونا جس کو شیطان نے (اپنی) لپیٹ سے مخبوط الحواس کر دیا ہو

ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ

یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے کہ جیسا معاملہ بیع ویسا ہی معاملہ سود حالانکہ بیع کو تو اللہ نے حلال کیا ہے اور

حَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ

سود کو حرام (تو سود کو بیع پر قیاس کرنا صریح غلط ہے) تو جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت (کی بات) پہنچی اور (وہ آئندہ کے لیے) باز آ گیا تو جو پہلے (ہو چکا)

وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے ف۳ اور جو (منع ہوئے پیچھے) پھر (سود) لے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝

اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے ف۴ اور جتنے ناشکرے ہیں (اور) گناہ نہیں مانتے خدا ان سے راضی نہیں

ف۱ یعنی جب دوسروں کے نام کی منتیں مان کر اس خیرات کو کیوں ضائع کرو اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ خدا کے لیے دیتے ہو تو ردی چیزیں کیوں دو ۱۲

ف۲ ابتدائے ہجرت میں جب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے تشریف لائے تو معدودے چند مسلمان بھی دین کی تعلیم پانے کے لیے اور کچھ کفار کے ڈر سے بھی پیغمبر صاحب کی خدمت میں جمع ہو گئے تھے یہ لوگ مفلس اور بے سروسامان مسجد نبوی میں رہتے اور انصار مدینہ کی خیرات پر گزران کرتے مگر تھے غیور فقر و فاقہ کی وجہ سے صورت سوال تھی مونہہ پھوڑ کر نہیں مانگتے تھے یہی لوگ اصحاب صفہ بھی کہلاتے ہیں صفہ کے معنی چبوترے کے ہیں مسجد نبوی میں ایک طرف کو کچا چبوترہ سا بنا کر کھجور کے پتوں کا سایہ کر دیا تھا اسی پر یہ لوگ سوتے بیٹھتے تھے ۱۲

ف۳ یعنی نہ تم اس سے سود واپس دلانے کے پیچھے پڑو اور نہ اس کو ملامت کرو

ف۴ بڑھانے گھٹانے سے مراد برکت کا دینا اور سلب کر لینا ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام بھی کیے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ يَا أَيُّهَا

اُن (کے کیے) کا ثواب اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کو ملے گا اور اُن پر (آخرت میں) نہ تو کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہوں

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ

مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سُود (لوگوں کے ذمے) باقی ہے اُس کو چھوڑ بیٹھو

مُؤْمِنِينَ ○ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اور اگر (ایسا) نہیں کرتے تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو رہو

وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ○

اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم تم کو (لینی پہنچتی ہے) نہ تم (کسی کا) نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے ف۱

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ

اور اگر (کوئی) تنگدست (تمہارا مقروض) ہو تو فراخی تک اُسے مہلت (دو) اور اگر سمجھو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے کہ اُس کو (اصل قرضہ بھی) بخش دو

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ

اور اُس دن سے ڈرو جب کہ تم اللہ کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے پھر

تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہر شخص کو اُس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر (ذرہ بھر) ظلم نہ ہوگا مسلمانو!

إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ

جب تم ایک میعادِ مقرر تک اُدھار کا لین دین کرو تو اُس کو لکھ لیا کرو اور (اگر تم کو لکھنا نہ آتا ہو تو) تمہارے درمیان میں (تمہارے باہمی قرارداد کا) کو

كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ

کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھ دے اور (جس سے لکھواؤ تو اُس) لکھنے والے کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جس طرح خدا نے اُس کو (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے اُسی طرح اُس کو بھی چاہیے

فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ

کہ (بے عذر) لکھ دے اور جس کے ذمے قرض عائد ہوگا (وہی دستاویز کا) مطلب لکھاتا جائے اور اللہ سے کہ وہی اُس کا (حقیقی) کارساز ہے ڈرے ف۳ اور بتاتے وقت

مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ

(قرض دہندہ کے) حق میں سے کسی طرح کی کاٹ چھانٹ نہ کرے پھر جس کے ذمے قرض عائد ہوگا اگر وہ کم عقل ہو یا معذور یا

لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا

خود ادائے مطلب نہ کر سکتا ہو تو (جو) اُس کا مختار کار (ہو وہ) انصاف کے ساتھ (دستاویز کا) مطلب بولتا جائے۔ اور

ف۱ اگر قرض خواہ اصل ادا کیا ہوا قرضہ بھی چھیننے لگے تو یہ اس کا ظلم ہے اسی طرح قرض دار سود کی منادی سے پہلے کچھ سود دے چکا ہے اور اب لئے اُس کو اصل قرض میں محسوب کرنے تو یہ اُس کا ظلم ہے ۱۲

ف۲ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کا کام آدمی سے نکلے تو بھی اس کو خدا کا احسان ماننا چاہیے۔

ف۳ اس لیے ایسے بیٹے کو اس کی کارسازی کی توفیق دی ہے

منزل ۱

ع ۳۸ / ۶

شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

اپنے لوگوں میں سے (جن لوگوں پر تمہارا اطمینان ہو) دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا

کہ اُن میں سے کوئی ایک بھول جائے گی تو ایک دوسرے کو یاد دلا دے گی ف۱

الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ

اور جب گواہ (ادائے شہادت کے لیے) بلائے جائیں تو (حاضر ہونے سے) انکار نہ کریں اور معاملہ میعادی چھوٹا ہو یا بڑا اُس (کی دستاویز) کے لکھنے میں کاہلی نہ کرو

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

خدا کے نزدیک یہ بہت ہی منصفانہ (کارروائی) ہے اور گواہی کے لئے بھی یہی طریقہ درست ٹھیک ہے

وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ

اور زیادہ تر قرین (قیاس) ہے کہ تم (آیندہ) کسی طرح کا شک (وشبہ) نہ کرو مگر ہو سودا دست بدست نقد ہو جس کو تم آپس میں لیا دیا کرتے ہو

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ

تو اس (کی دستاویز) کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور (ہاں) جب (اس طرح کی) خرید و فروخت کرو تو (احتیاطاً) گواہ کر لیا کرو اور

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ

کاتب (دستاویز) کو (کسی طرح کا) نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری شرارت ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِن كُنتُمْ

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر

عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم

سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے (اور قرض لینا ہو) تو رہن باقبضہ (رکھ کر لو) پس اگر تم میں سے ایک کا ایک اعتبار کرے

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا

(اور بے رہن رکھے ہی قرض دے دے) ف۲ تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے (یعنی قرض لینے والا) اُس کو چاہیئے کہ قرض دینے والے کی امانت (یعنی قرض) کو (پورا پورا) ادا کردے

الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اس کو چھپائے گا تو وہ دل کا کھوٹا ہے۔ اور جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے ف۳

لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے۔ اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اگر اُس کو ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ

يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا پھر (دل کے کھوٹ پر) جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں جہاں عموماً جسمانی توانائی میں کمی ہوتی ہے اُن کی یادداشت بھی مردوں جیسی نہیں ہوتی ۱۲

ف۲ آگے چل کر ایسے قرض کو قرض دینے والے کی امانت فرمایا۔ کیونکہ اُس نے قرض لینے والے کے اعتبار پر قرض دیا گویا اُس کے پاس امانت رکھوا دیا ۱۲

ف۳ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو کہاں تک ہمارے باہمی فسادات کی روک تھام منظور ہے۔ کاش ہم سب خدا کی مرضی کو سمجھیں اور اُس کے حکموں پر کاربند ہوں کہ خدا کی خوشنودی اور ہمارا فائدہ اسی میں ہے ۱۲

منزل ۱

قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ

قادر ہے (ہمارے یہ) پیغمبر (محمدؐ) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی

كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ

(یہ سب کے) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو

مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

(بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بول اٹھے کہ (اے ہمارے پروردگار، ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور تسلیم کیا اے ہمارے پروردگار (بس) تیری ہی

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ

اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اس کو طاقت ہو جس نے اچھے کام کئے تو ان کا نفع بھی اسی کے لئے ہے اور جس نے برے کام

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو (اس کے) وبال میں نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار، جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

جس طرح تو نے ان پر (ان کے گناہوں کی پاداش میں احکام سخت کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال ف ۱ اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی

بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا

اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی و) مددگار ہے تو ان لوگوں کے مقابلے میں

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

جو کافر ہیں ہماری مدد کر

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ | وَهِيَ مِائَتَا آيَةٍ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورۂ آل عمران مدینے میں اتری اور اس کی (شروع اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان : دو سو آیتیں ہیں اور بیس رکوع

الم ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

الم ۳ اللہ (وہ ذات پاک ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا (اے پیغمبر) اسی نے تم پر یہ کتاب برحق اتاری

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝

جو ان (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے (نازل ہو چکی) ہیں اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل اتاری

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اسی نے (اور چیزوں کو بھی) نازل کیا (جن سے حق و باطل کا) فرق (ظاہر ہوتا ہے) ف ۲ جو لوگ خدا کی آیتوں سے منکر ہیں

بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ

بے شک ان کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے بے شک اللہ (ایسا دانا و بینا ہے کہ)

ف ۱ ہم مسلمان صرف تین فرقوں کو اہل کتاب مانتے ہیں سب سے پہلے یہود کہ ان کے پیغمبر موسیٰ پر توارت شریف نازل ہوئی یہود کے بعد عیسائی یا نصاریٰ کہ ان کے پیغمبر عیسیٰؑ پر انجیل شریف نازل ہوئی پھر آخر میں ہم اہل اسلام کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہو کر قیامت تک پیغمبری کا خاتمہ ہو گیا ان میں سے یہودی عیسائیوں کو نہیں مانتے عیسائی ہم مسلمانوں کو اور ہم مسلمان ہیں کہ یہود اور عیسائی دونوں کو مانتے ہیں کہ موسیٰؑ اور ان کی تورات اور عیسیٰؑ اور ان کی انجیل سب برحق موسیٰؑ عیسیٰؑ خدا کے پیغمبر تورات انجیل خدا کا کلام ہے یہود کو تو رہنے دو کہ ان کو دینی دنیاوی کسی قسم کی ترقی نہیں آتی بڑی زمین ملک خدا تنگ نیست اور ایک چپہ بھی ان کی شاہی حکومت نہیں جہاں ہیں دوسروں کے محکوم دین کی ترقی اس سے بند ہے کہ ہندوؤں کی طرح کسی کو اپنے میں نہیں ملاتے اور اپنے زعم فاسد میں خدا کی رحمتوں کے ٹھیکیدار بنے ہوتے ہیں انجیل شریف میں زیادہ تر اخلاقی تعلیم ہے پس عیسائیوں میں اگر شریعت ہے تو وہی آزادی کا پہلو لئے ہوئے موسوی شریعت ہے جس کا لب لباب دس حکم ہیں جو احکام عشرہ کے نام سے مشہور ہیں ان میں یہ حکم بھی ہیں کہ کل کے لئے ذخیرہ نہ کرو اگر تیرے داہنے گلے پر کوئی طمانچہ مارے تو بایاں بھی اس کے آگے کر دے کہ لے اور مار اپنے جانی دشمن کی بہتری کے لئے ویسے ہی سچے دل سے دعا مانگا کر جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے یہ اور اس طرح کے اور احکام صرف کتاب میں لکھنے کے لئے ہیں ورنہ جس نے جامۂ بشریت پہنا ہے اس نے تو نہ کبھی ان کی تعمیل کی اور نہ آئندہ کرے گا اور نہ ایسے احکام ہونے کے دنیا کا انتظام چل سکتا ہے موسوی شریعت میں طہارت اور کھانے پینے کی حلت و حرمت کے متعلق ایسے سخت حکم ہیں کہ آخر عیسائیوں نے ان کی پابندی چھوڑ دی یہودیوں میں ایک ذبیحہ اس قدر مشکل ہے کہ برسوں کے سیکھنے سے کوئی ایک آدھ شرائط ذبیحہ کو پورے طور پر ادا کر سکتا ہے اس کے متعلق آٹھویں پارے کے پانچویں رکوع میں ایک آیت ہے وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا تا إِنَّا لَصَادِقُونَ اس سے یہودیوں کے ذبیحے کا اشکال اور اشکال کا سبب خوب ظاہر ہوتا ہے عیسائیوں نے اس قسم کی سختیوں سے تو نجات حاصل کی مگر ہزار مشکلوں کی ایک مشکل ان کے یہاں تثلیث کا عقیدہ ہے کہ جس کے سمجھنے میں ساری عمر سر مارا کرو اور سمجھ میں نہ آئے ہم مسلمانوں پر خدا کا بڑا احسان ہے کہ ہمارا مذہب علمی اور عملی کل مشکلات سے آزاد ہے اور اس کی تصدیق وہ کرے جو اہل کتاب کے تینوں مذہبوں سے تفصیلی واقفیت رکھتا ہو ۱۲

ف ۲ فرقان کے لفظی معنی فرق کے ہیں اور اصلی مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اب رہی یہ بات کہ وہ کیا چیز ہے بعض کہتے ہیں معجزات بعض کہتے ہیں عقل سلیم بعض کہتے ہیں دوسرے پیغمبروں کے صحیفے بعض کہتے ہیں قرآن جس کا تذکرہ تاکید کے طور پر دوسرے لفظوں میں مکرر فرما دیا ہے ۱۲

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ

اُس سے کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں وہی (قادر مطلق) ہی (جو)

فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہی تم لوگوں کی صورتیں بناتا ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست ہی حکمت والا ہی وہی (ذات پاک) ہی

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

جس نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں سے بعض آیتیں پکی (یعنی صاف و سیدھی) ہیں وہی اصل کتاب ہیں اور (بعض) دوسری

مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ

مشتبہ کہ اُن کے معنوں میں کئی پہلو نکل سکتے ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہی وہ تو قرآن کی اُن ہی مشتبہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں

مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ

تاکہ فساد پیدا کریں اور تاکہ اُن کے اصل مطلب کی کھوج لگائیں حالانکہ اللہ کے سوا اُن کا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہیں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

اور جو لوگ علم میں بڑی دستگاہ رکھتے ہیں وہ تو اتنا ہی کہہ کر رہ جاتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

اور نصیحت وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہی اور علم والے یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو راہ راست پر لائے پیچھے ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ

اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کا خلعت) عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہی اے ہمارے پروردگار تو

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

ایک نہ ایک دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہہ ہی نہیں لوگوں کو (اعمال کی جزا دینے کے لئے) اکٹھا کرنے والا ہی [illegible]

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَ

(دین اسلام سے) منکر ہیں اللہ کے ہاں نہ تو اُن کے مال ہی اُن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ اُن کی اولاد ہی (اُن کے کچھ کام آئے گی) اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

یہی ہیں (جو) دوزخ کے ایندھن (ہوں گے) (اِن کی بھی وہی) فرعون والوں اور اُن سے پہلے لوگوں کی سی گت (ہونی ہی)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کی پاداش میں دھر پکڑا اور اللہ کی مار بڑی سخت ہی

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

(اے پیغمبر) جو لوگ (دین اسلام سے) منکر ہیں اُن سے کہہ دو کہ کوئی دن جاتا ہی کہ (مسلمانوں کے مقابلے میں) تم مغلوب ہو گے اور مرے پیچھے قیامت کے دن دوبارہ

ول قرآن ہی تو آسمانی کتاب مگر لوگوں کے سمجھانے کو اتری ہی اور لوگوں کا حال یہ ہی کہ بہت سی باتیں اُن کی سمجھ سے باہر ہیں جیسے حالاتِ بعد مرگ یا مثلاً خدا کی ذات و صفات کا علم تفصیلی یا روح کی ماہیت وغیرہ اور کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم کے قاعدے سے اُن ہی کے محاورے اُن ہی کی عادات کے موافق اُن سے بات کہنی ہوتی ہی تو بہت سی باتیں قرآن میں ہیں اور اُن کی پُر از نہ سمجھ میں نہیں آتی مگر اصل دین ایسا صاف اور واضح ہی کہ احمق سے احمق اور جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہی جس کا خلاصہ یہ ہی کہ انسان کسی مصلحت سے چند روز کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہی اُس میں ایک طرح کی روح ہی جو ابدالآباد تک باقی رہیگی جسمانی تعلقات کی وجہ سے انسان کو بہت سی حاجتیں پیش آتی ہیں جس سے لوگوں میں کشمکش واقع ہوتی ہی اور اِس کشمکش کا ضروری نتیجہ ہی فساد و بیہودگی اور گناہ کی میل گناہوں کا اثر روح پر پڑتا ہی جس سے روح کی وہ ہستی جو بعد مرگ ہونے والی ہی بنتی اور بگڑتی ہی انسان کو عقل دی گئی ہی جو اُس کو بتاتی ہی کہ دنیا میں اُسے کس طرح پر رہنا چاہیے اور نورِ عقل کو زیادہ روشن کرنے کے لیے خدا نے وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ہیں دین دار ہونے کے لیے کچھ ایسی بڑی عقل اور بڑی معلومات درکار نہیں انسان کا اپنی حالت میں غور کرنا اور دنیا کی زندگی کو چند روزہ اور اپنے تئیں عاجز و بے حقیقت سمجھنا بس کرتا ہی یہی وہ باتیں ہیں جن کو محکمات فرمایا کوئی فرد بشر اِن کے سمجھنے سے معذور نہیں بات بات میں کھڑ پیچ نکالنا اپنی عقل کو بڑا سمجھنا اور اُس سے وہ کام لینا جس کے سر انجام کی اُس میں صلاحیت نہیں دین سے بے بہرہ رہنے کی علامت ہی یہ مرض زیادہ تر پڑھے لکھوں میں ہوتا ہی اور آج کل کے انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں میں اِسی قسم کی گمراہی کثرت سے دیکھی جاتی ہی اور دین کے اعتبار سے یہ حالت بری حالت ہی ایسا آدمی ضروری باتوں کو چھوڑ کر غیر ضروری باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہی فرض کو ناغہ اور نفل کو اپنے اوپر لازم کرتا ہی اور اس کو بھی نباہ نہیں سکتا اِس آیت میں اسی طرح سمجھا دیا گیا ہی کہ مبہم اور مشتبہ باتوں کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونے کی نشانی ہی

منزل ۱

الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي

(دین اسلام سے انکار رکھنے والو!) اُن (مخالف) گروہوں میں تمہارے (سمجھنے کے) لیے خدا کی قدرت کی بڑی بھاری نشانی (ظاہر) ہو چکی ہے جو (بدر کے مقام پر)

سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَ

خدا کی راہ میں لڑتا تھا اور دوسرا گروہ منکروں کا تھا جن کو آنکھوں دیکھتے مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دوچند دکھائی دے رہا تھا ف۱ اور

اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي

اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے اس میں شک نہیں کہ جو لوگ (دل کی) سوجھ رکھتے ہیں اُن کے لیے اس (واقعے) میں (بڑی) عبرت ہے

الْأَبْصَارِ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

(لوگوں کی بناوٹ ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اُن) کو (دنیا کی) مرغوب چیزوں یعنی (مثلاً) بی بیوں اور بیٹوں

وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ

اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ دلبستگی بھلی معلوم ہوتی ہے (حالانکہ) یہ (تو) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا)

حُسْنُ الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا

اچھا ٹھکانا تو اُسی اللہ کے ہاں ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (اگر چاہو تو) میں تم کو ان (دنیا کی چند روزہ فائدوں) سے بہت بہتر چیز بتاؤں (وہ یہ کہ)

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ

اُن کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہیں (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور

أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

باغوں کے علاوہ اُن کے لیے پاک صاف بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی (ہے) اور اللہ بندوں (کے نیک و بد) کو دیکھ رہا ہے

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو (خدا سے) دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں تو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا

النَّارِ ۝ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَ

(یہی لوگ ہیں) صبر کرنیوالے اور سچ بولنے والے اور (خدا کے) فرماں بردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور

الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَ

آخر شب کے وقتوں میں (توبہ و) استغفار کرنے والے ۔ (خود) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور

الْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں) اور نیز یہ کہ اللہ عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانۂ عالم کو) سنبھالے ہوئے (ہے) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست ا

ف۱ یعنی واقع میں تو کافر بہت تھے اور مسلمان کم مگر خدا نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کی ایسی ہیبت بٹھا دی تھی کہ مسلمان اُن کو اپنے سے دوچند دکھائی دیتے تھے یا یہ مراد ہے کہ جنگ بدر میں خدا نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی بھیجے تھے فرشتے ملا کر کافروں کو مسلمان دوچند دکھائی دیتے تھے۔ غرض کچھ بھی ہو خدا کی تائید سے تھوڑے مسلمانوں نے بہت سے کافروں کو مار ہٹایا اور لڑائی جیت لی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مسلمان آنکھوں دیکھتے کافروں کو دوچند دیکھتے تھے باایں ہمہ خدا نے اُن کو ہمت دی تھی ۱۲ ف۲ معلوم ہو کہ کارخانۂ عالم کو خدا نے آب و خاک و باد و آتش چار عناصر مختلف الطبائع سے بنایا ہے اور ایک وقت خاص تک عناصر میں اختلاط و التیام رہتا ہے اور جو نسبت عناصر میں رکھی گئی ہے ایک وقت خاص تک اُس میں کمی بیشی نہیں ہونے پاتی ورنہ وہ مخلوق جو عناصر سے مرکب ہے اپنی حالت پر قائم نہ رہے مثلاً مخلوقات میں سے ہم ایک انسان کو لیتے ہیں جس کی نسبت سعدی نے اس مضمون کو عمدہ طور پر ادا کیا ہے (قطعہ) چار طبع مخالف و سرکش ٭ چند روزے بوند باہم خوش ٭ چون یکے زین چہار شد غالب ٭ جان شیرین برآید از قالب ٭ تو عناصر میں عدل و انصاف کا یہ پیرایہ ہے کہ اُن کی باہمی نسبت کو ایک وقت خاص تک نہ بدلنے دیا جائے چنانچہ یہ حالت عالم کے ذرّے ذرّے میں دیکھی جاتی ہے اور بقائے عالم اسی نسبت کے باقی رہنے پر موقوف ہے یا اس مضمون کو ہم انسانوں کی دوسری حالت پر منطبق کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ ان میں باہم عداوتیں ہیں جھگڑے ہیں زور ہے ظلم ہے فساد ہے۔ اور اگر خدا اقوام کو زیر و زبر نہ کرتا رہے تو یہ سب آپس میں کٹ مریں دوسری جگہ فرمایا ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العلمین ترجمہ اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو (کرسی حکومت پر سے) نہ ہٹاتا رہے تو ملک کا انتظام درہم برہم ہو جائے لیکن اللہ دنیا کے لوگوں پر بڑا مہربان ہے اور بقائے عالم کی تدبیر میں سے ایک بڑی تدبیر یہ ہے اگرچہ ظاہر میں حکام دنیا انتظام کرتے ہیں مگر انتظامِ عالم میں بڑا دخل دین کو ہے دین لوگوں کے ارادوں اور نیتوں پر اثر ڈالتا ہے جو حکام کی دسترس سے بالکل خارج ہے یعنی قانونِ دنیا تو گویا مرض کے پیدا ہوئے پیچھے اُس کا ازالہ کرتا ہے اور قانونِ دین جو سراسر عدل و انصاف پر مبنی ہے سرے سے مرض کے پیدا ہونے کو روکتا ہے ۱۲

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

دین (حق) تو خدا کے نزدیک یہی اسلام ہے (اور بس) اور اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) نے جو (دین حق سے) مخالفت کی

إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ

تو (حق بات) معلوم ہونے کے بعد (کی اور) آپس کی ضد سے (کی) اور جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو

اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ

تو اللہ کو (اس سے) حساب لیتے (اور اُس کو نافرمانی کی سزا دیتے) کچھ دیر نہیں لگتی (پس اے پیغمبر) اگر اہل کتاب اس پر بھی تم سے حجت کریں تو ف۱

لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ

اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (اُن کا بھی یہی حال ہے) اور (اے پیغمبر) اہل کتاب اور (عرب کے) جاہلوں سے کہو کہ تم بھی اسلام لاتے ہو؟ (یا نہیں) پس اگر

أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

اسلام لے آئیں تو بے شک راہ راست پر آ پڑیں اور اگر منہ موڑیں تو (اے پیغمبر) تم پر (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور اللہ بندوں کے حال کو خوب دیکھ رہا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ

جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار رکھتے ہیں اور ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرتے ف۲ اور (نیز) اُن لوگوں کو قتل کرتے

الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

جو (اُنھیں) انصاف کرنے کو کہتے تو (اے پیغمبر) ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوش خبری سنا دو

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝

یہی ہیں جن کا کیا کرایا دنیا و آخرت (دونوں) میں اکارت اور نہ (خدا کے مقابلے میں) کوئی اُن کا مددگار

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (علمائے یہود کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو (فہم) کتاب (تورات) سے ایک حصہ ملا تھا اُن کو کتاب اللہ (یعنی اُسی تورات) کی طرف

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن

اس پر بھی اُن میں کا ایک گروہ پھر بیٹھتا ہے اور وہ (تسلیم حکم تورات سے) منحرف ہیں ف۳ یہ (خود سری ان میں) اس سے (پیدا ہوئی) کہ ان کو دعویٰ ہے کہ

تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا

ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی تو بس گنتی کے چند روز اور جو افترا پردازیاں یہ کرتے رہے ہیں اُنہی نے ان کو ان دین (کے بارے) میں مغالطے دے رکھے ہیں

يَفْتَرُونَ ۝ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

پھر (دیکھنا) اُس دن (یعنی قیامت کو) جس (کے آنے) میں کچھ بھی شبہہ نہیں (ان کی) کیسی (گت) بنے گی جب ہم ان کو (اپنے حضور میں حساب کتاب کے لیے) جمع کریں گے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

شخص کو جیسا اُس نے (دنیا میں) کیا ہے پورا پورا بھر پا جائے گا اور لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں ہوگا (اے پیغمبر تم دعا مانگو تو یہ) (دعا مانگو) اے خدا (سارے) ملک کے مالک تو (ہی)

ف۱ اسلمت وجھی للہ کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ میں نے اپنا مُونہ خدا کے آگے جھکا دیا لیکن ہمارے محاورے میں مُونہ کی جگہ سر یا گردن بولتے ہیں اسی لیے ہم نے مُونہ کو سر سے تعبیر کیا ہے ۱۲

ف۲ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک دن اوّل وقت چالیس پیغمبروں کو قتل کیا۔ اس پر ان میں سے ایک سو ستر آدمی پیغمبروں کے قاتلوں کو لگے ملامت کرنے تو شام سے پہلے پہلے ان کو بھی تہ تیغ کر دیا اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہو تو عجب نہیں ۱۲

ف۳ تورات میں بی بی والے مرد اور شوہر والی عورت کی زناکاری کی سزا تھی سنگسار کر دینا چنانچہ اب اسلام میں بھی یہی حکم باقی ہے یہود تو خدا اور خدا کے احکام کے ساتھ کھیل کرتے ہی رہتے تھے غربا پر سزائے سنگساری کو جاری کرتے اور اُمرا اور بڑے لوگوں کے حق میں کوئی نہ کوئی تاویل نکال کھڑی کرتے اور افسوس ہے کہ اس طرح کی نالائقی ہم مسلمانوں میں بھی بعض بدنہاد فقہا سے سرزد ہوئی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی مالدار یہودی سے زناکاری کا فعل سرزد ہوا اور یہود کے علما نے اُس کو سنگساری کی سزا سے بچانا چاہا۔ اور حیلہ یہ تصنیف کیا کہ چلو نئے پیغمبر صاحب کے پاس کسی وجہ سے اُن کو پیغمبر صاحب سے یہ توقع ہی ہوگی کہ شاید سنگسار نہ کریں یہاں مُدو رعایت کا کیا کام تھا وہی تورات اور قرآن کے حکم کے مطابق سنگسار کرنے کو فرمایا یہود لگے کہنے کہ تورات میں ایسا حکم نہیں ہے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ لاؤ تورات دکھاؤ تورات آئی تو پیغمبر صاحب کو اُمّی سمجھ کر حکم سنگساری کو ہاتھ سے ڈھک کر چھپا دیا ایک صحابی پڑھے لکھے تھے اُنھوں نے چوری پکڑ لی۔ اس آیت میں اسی قصے کی طرف اشارہ ہے ۱۲

الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ

جس کو چاہے سلطنت دے اور تو ہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور

تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ تُولِجُ

تو ہی جسے چاہے ذلت دے (ہر طرح کی) خیر (وخوبی) تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی (گرمیوں میں)

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

رات کو (گھٹا کر) دن میں شامل کردے اور تو ہی (جاڑوں میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں شامل کردے اور تو ہی بے جان سے جان دار اور

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ لَا يَتَّخِذِ

تو ہی جان دار سے بے جان نکالے اور تو ہی جس کو چاہے بے حساب روزی دے تو اپنے فضل سے مسلمانوں کو ملک داری اور دنیا کی عزت سے بھی حصہ دے ف

الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا

ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ

تو اس سے اور اللہ سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس تدبیر سے) کسی طرح پر ان (کی شرارت) سے بچنا چاہو (تو خیر) اور

اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ○ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ

اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور آخر کار اللہ ہی کی طرف جانا ہے ف (اے پیغمبران لوگوں سے) کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے چھپاؤ

أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ

یا اسے ظاہر کرو وہ (بہرحال) اللہ کو (تو فی الوقت) معلوم ہو ہی جائے گا اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ تو سب کو) جانتا ہی ہے اور اللہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

ہر چیز پر قادر ہے (لوگو) اس دن کو پیش نظر رکھو جب ہر شخص جو کچھ بھلائی (دنیا میں) کر گیا ہے (خدا کے ہاں عمل کر) اس کو موجود پائے گا

وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَ

اور (علی ہذا القیاس) جو کچھ برائی کر گیا ہے (اس کو بھی موجود پائے گا اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس میں اور اس (دن) میں زمانہ دراز (حائل) ہوتا اور

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ○ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ

اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور اللہ (اپنے) بندوں پر حد درجے کی شفقت (بھی) رکھتا ہے (اے پیغمبران لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم

تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ (بھی) تم کو دوست رکھے اور تم کو تمہارے گناہ معاف کردے اور اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبران لوگوں سے) کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو (سمجھے رہیں کہ) اللہ

ف بے جان سے جاندار نکالنے کی مثال ہے انڈا کہ وہ خود بے جان ہے اور اس سے جان دار بچہ پیدا ہوتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالنے کی مثال ہے مرغی کہ اس سے انڈا پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اس وقت تو مسلمانوں میں جان نہیں اب ان سے آگے کو نسل چلے جیتی جاگتی جیسی پھرتی اور علی ہذا القیاس رات اور دن میں بھی کفر و اسلام کی طرف اشارہ ہے کافروں کی عملداری کو رات فرمایا کہ ان کی عملداری میں ظلم اور بے انصافی کا اندھیرا گھپ تھا اور اسلام کی عملداری میں حسن انتظام کا دن دہاڑا تھا اسی کو اس کے بیچ تشبیہ دی

ف اتنا تھا سو سو برس پہلے کی سورۃ ... میں اس کی زیادہ توضیح ہے خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے حق میں یہ حکم سخت ... ہونے کے علاوہ مضر بھی ہے ... ہم غیر مذہب والوں کی رعیت ہیں اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی رو سے ہم کو خیر خواہ اور وفادار رعیت بن کے رہنا ہی ہم غیر مذہب کے لوگوں میں ملے جلے بستے ہیں ہمارا ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے لین دین ہے ہم میں ان میں طرح طرح کے تعلقات ہیں ان کے بدون ہم اور ہمارے بدون وہ رہ نہیں سکتے۔ اور لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها کے مطابق ہم کو خدا کی طرف سے فساد کی سخت ممانعت ہے اگرچہ اس جگہ صراحت نہیں مگر قرآن کے دوسرے مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافروں یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ دوستی کی ممانعت ایک حکم وقت تھا ملک داری اور ملک گیری کی مصلحتوں پر مبنی یعنی اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ غیر مذہب والوں سے لڑائی چھڑ دی تھی ایسے وقت میں ضرور تھا کہ مسلمان عموماً غیر مذہب والوں کے ساتھ ساز ... نہ رکھیں اور مسلمانوں کی تدبیریں مخالفوں پر منکشف نہ ہوں ایسے انتظام اب بھی کرنے پڑتے ہیں یا دوستی سے دین کی دوستی مراد ہو سو ایسی دوستی تو مخالف مذہب کے لوگوں میں نہ ہوتی ہے اور نہ ہو سکتی ہے ۱۲-

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ

نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا — اللہ نے دُنیا جہان کے لوگوں پر (ترجیح دے کر) — آدم — اور نوح — اور خاندان — ابراہیم

وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ

اور خاندانِ عمران کو چُن لیا ہی — (یہ لوگ ایک ہی آدم کی) اولاد (تھے) — ایک کی (نسل) ایک — اور اللہ (سب کی) سُنتا

عَلِيْمٌ ۝ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ

(اور سب کچھ) جانتا ہی ف۱ ایک وقت تھا کہ عمران کی بی بی (حنّہ) نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہی اُس کو میں دُنیا کے کام کاج سے آزاد

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا

تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما — کہ تو (سب کی) سُنتا (اور سب کی نیتوں کو) جانتا ہی — پھر جب — اُنھوں نے

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَيْسَ

بیٹی جنی اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ اُنھوں نے کس رتبے کی (بیٹی) جنی ہی اور وہ اُس کی حقیقت سے واقف نہ تھیں تو لگیں کہنے کہ اے میرے پروردگار (اب کیا کروں) میں نے تو یہ

الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَ اِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ

لڑکا لڑکی کی طرح (کبھی گزرا) نہیں ہوتا — اور میں نے اِس کا نام مریم رکھا ہی — اور میں — اِس کو — اور

ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ

اِس کی نسل کو شیطان مردود (کے اغوا) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ تو اُن کے پروردگار نے (اُن کی نذر یعنی) مریم کو خوشی سے قبول فرمایا ف۲ اور

اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اُس کو خوب اچھا اُٹھایا ف۳ — اور زکریا کو — اُن کا خبرگیراں بنایا — جب جب — زکریا

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ

مریم (کے دیکھنے کو اُن) پاس (اُن کے رہنے کے) حجرے میں جاتے تو مریم کے پاس (میوہ جات کی قسم سے) کچھ نہ کچھ کھانے کی چیز موجود پاتے ایک دن مریم سے پوچھا کہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ

یہ خدا کے ہاں سے (آتی) ہی اللہ جس کو چاہتا ہی بے حساب روزی دیتا ہی — (یہ جواب سُن کر) — اُسی دم

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

زکریا نے — اپنے پروردگار سے دُعا کی (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار (اپنی جناب سے مجھکو بھی) — نیک اولاد عنایت فرما کہ

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي

تو (سب کی) دُعائیں سُنتا ہی ف۴ — ابھی زکریا حجرے میں کھڑے دُعا ہی مانگ رہے تھے کہ — اُن کو فرشتوں نے آواز دی

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کہ خدا تم کو ایک فرزند (یحییٰ) کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا ہی اور اُن میں اتنی صفتیں ہوں گی کہ عیسیٰ جو صرف خدا کے حکم (قُم) کہنے سے بن باپ کے پیدا ہوں گے یحییٰ اُن کی

منزل ۱

ف۱ لفظ جانتا ہی کے بعد اتنی عبارت اور بڑھی ہوئی سمجھو تو مطلب خوب سمجھ میں آئے "اور اُن کے بندوں کے اعمال و اقوال کو بھی تو اُن میں سے جس کو حالت کے مناسب سمجھتا ہی منتخب کر لیتا ہی غرض کسی خاص شخص کو پیغمبر بنانا کوئی محلِ اعتراض نہیں" ۱۲ ف۲ مریم علیہا السلام کی والدہ نے نذر کرتے وقت یہ سمجھا تھا کہ بیٹا ہوگا اُس کو دُنیا کے کاموں سے آزاد کر کے خانہ خدا کی خدمت کے لیے چھوڑ دوں گی بیٹی ہوئی تو اُن کو تردد ہوا کہ دُنیا ہو یا دین عورت سے تو مرد کی برابری ہو نہیں سکتی میری نذر پوری ہو تو کیونکر ہو۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ اُن کے بطن پاک سے سمجھنے کے طور پر بڑے نامی اور نامور پیغمبر جیسے پیدا ہوں تو ایسی لڑکی بدرجہا لڑکوں پر شرف رکھتی ہی چنانچہ خدا نے ماں کی نذر میں مریم کو قبول فرما لیا۔ اور اُن کی منت پوری ہوئی ۱۲ ف۳ یعنی حضرت زکریا کی نگرانی میں دین اور دنیا کے اعتبار سے اُن کی پرداخت و پرورش خوب اچھی طرح سے ہوئی ۱۲ ف۴ کہتے ہیں کہ زکریا اکثر مریم کے پاس بے موسم کے پھل رکھے دیکھتے تھے اس سے اُن کو بھی پیری میں اولاد کی امید ہوئی ۱۲

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ

(لوگوں کے) پیشوا ہوں گے اور (عورتوں کی) صحبت سے رکے رہیں گے اور نبی ہوں گے (زمرۂ اللہ کے) نیک بندوں میں سے ہوں گے - زکریا نے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار

لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ

میرے (ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے اور (حال یہ ہے کہ) مجھ پر بڑھاپا آچکا ہے اور میری بی بی بانجھ ہے (اللہ نے) فرمایا اسی طرح اللہ

مَا يَشَآءُ ○ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار میرے (اطمینان کے) لیے کوئی نشانی ٹھیرا (جس سے میں سمجھوں کہ میری دعا قبول ہوئی اللہ نے) فرمایا نشانی (جو تم مانگتے ہو یہ ہے)

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ○

کہ تین دن تک لوگوں سے بات نہ کرو مگر اشارے (یعنی روزے رکھنا) اور (روزوں میں) کثرت سے اپنے پروردگار کا ذکر اور صبح شام (اُسی کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہنا

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَ

اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا ای مریم تم کو اللہ نے برگزیدہ فرمایا اور (گناہ کی آلودگیوں سے بھی) تم کو پاک صاف رکھا اور

اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ

(اسی سبب سے) تم کو دنیا جہان کی عورتوں پر ترجیح دے کر انتخاب فرمایا - (تو) ای مریم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرتی رہو اور (اُس کی جناب میں) سجدہ کیا کرو

وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

اور رکوع کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے ساتھ (تم بھی) رکوع میں جھکتی رہو - (ای پیغمبر) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے ذریعے سے پہنچاتے ہیں

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَ

اور (ای پیغمبر) نہ تو اُن (دعوے داران سرپرستی مریم) کے پاس تم اُس وقت موجود تھے جب وہ لوگ اپنے قلم (ندی میں) ڈال رہے تھے کہ کون رہے جس کا قلم ندی کے چڑھاو کی طرف

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ

نہ تم اُن کے پاس اُس وقت موجود تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے (اور) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ ای مریم (صرف خدا کے حکم سے ایک لڑکا تمھارے بطن سے پیدا ہوگا سو)

اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى

خدا تم کو اپنے (اُس) حکم کی خوش خبری دیتا ہے (اور) اُس کا نام ہوگا عیسےٰ مسیح ابن مریم

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَ

دنیا اور آخرت (دونوں) میں آبرودار اور (خدا کے) مقرب بندوں میں سے (ایک مقرب بندہ) اور جھولے میں اور بڑی عمر کا ہو کر لوگوں کے ساتھ (یکساں) کلام کرے گا

كَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّ

اور (اللہ کے) نیک بندوں میں سے (ایک وہ بھی) ہوگا - وہ لگیں کہنے کہ ای میرے پروردگار میرے (ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ

لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

مجھ کو تو کسی مرد نے چھوا تک بھی نہیں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے

ف بیت المقدس کی خدمت حضرت زکریا کے خاندان میں تھی مگر مشکل آپڑی تھی کہ حضرت زکریا بوڑھے ہو گئے تھے اور اُن کے کوئی اولاد نہ تھی نہ اُن کو بھی اولاد کی تمنا تھی اُدھر مریم علیہا السلام اگرچہ خدمت خانۂ خدا کے لیے خاص کر دی گئی تھیں مگر پھر بھی عورت ذات تھیں ماں نے تو لڑکی کو خدام بیت المقدس کے حوالے کر دیا ان میں کشمکش واقع ہوئی کہ کون مریم کی پرورش کرے آخر دعویداروں نے درمنذا الاک سبھی اپنے اپنے تورات لکھنے کے قلم ندی میں پھینک دیے زکریا علیہ السلام کے سوا سب کے قلم بہ گئے یہ اس بات کی علامت تھی کہ مریم زکریا کی سرپرستی میں رہیں زکریا علیہ السلام نے مریم کو بیت المقدس میں ایک طرف کو ایک جگہ بنا دی تھی وہیں رہتیں عبادت الٰہی اور بیت المقدس کی خدمت کرتیں زکریا علیہ السلام وقتاً فوقتاً اُن کی خبر گیری کو جاتے اور اُن کے پاس بھی پھلاری کی طرح کی کوئی چیز رکھی ہوئی پاتے دیکھ کر تعجب کرتے آخر ایک دن پوچھا تو مریم نے کہا کہ خدا اپنے فضل و کرم سے روزی بھیج دیتا ہے اور میں کھا لیتی ہوں یہ سن کر زکریا کے دل میں تمنائے اولاد نے جوش مارا دعا کی دعا قبول ہوئی مگر زکریا علیہ السلام بتقاضائے بشریت اپنے ضعف پیری اور اپنی بیوی کے بانجھ ہونے پر نظر کر کے تعجب کرتے تھے آخر نہ رہا گیا اور خدا سے عرض کیا کہ الٰہی! تو نے اپنی عنایت سے دعا تو قبول کی ہے مگر میرے دل کو کیونکر تسلی ہو ارشاد ہوا کہ تسلی ہو ہماری طرف لو لگانے سے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب چنانچہ زکریا علیہ السلام نے پے در پے تین روزے رکھے اور اُن کی شریعت میں یہ بھی تھا کہ روزے میں دنیا کی بات چیت بھی نہ کی جائے پھر تو حضرت یحییٰ پیدا ہوئے جیسا کہ خدا نے بشارت دی تھی اور اکثر مفسرین نے اس کو بھی ایک معجزہ قرار دیا ہے کہ بھلے چنگے حضرت زکریا کی زبان خود بخود بند ہو گئی اور بعض نے ہمارے مطابق بھی لکھا ہے ۱۲

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو بس اُسے فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے اور خدا (تمہارے بیٹے) عیسٰے کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ

اور (خاص کر) تورات اور انجیل (سب کچھ) سکھائے گا۔ اور (وہ ہمارے) پیغمبر (ہوں گے جن کو ہم) بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں اور وہ ان سے کہیں گے کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزے) لے کر آیا ہوں (اور مجھ کو خدا نے یہ قدرت دی ہے) کہ تمہارے لیے مٹی سے

الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

پرندے کی شکل کا سا (ایک جانور) بناؤں پھر اُس میں پھونک ماروں تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے اور خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور

الْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ

کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مُردوں کو زندہ کر دوں اور جو کچھ تم کھا کر آؤ وہ اور

مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جو کچھ تم نے اپنے گھروں میں سینت رکھا ہو (وہ سب) تم کو بتا دوں اگر تم میں ایمان (کی صلاحیت) ہے تو بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت

مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ

اور ہاں (تورات جو میرے زمانے میں موجود ہے) اس کی تصدیق کرتا ہوں اور (میرے پیغمبر بنا کر بھیجنے سے) ایک غرض یہ بھی ہے

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہیں (خدا کے حکم سے) اُن کو تمہارے لیے حلال کر دوں ف۱ اور (دوبارہ کہتا ہوں کہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزے)

وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اور میرا کہا مانو بے شک اللہ (ہی) میرا پروردگار ہے اور (وہی) تمہارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو (اور) یہی (نجات کا) سیدھا رستہ ہے

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

تو جب عیسٰے نے یہود (کی طرف) سے انکار دیکھا تو پکار اُٹھے کہ کوئی ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے (یہ سن کر)

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

حواری ف۲ بولے کہ اللہ کے طرف دار ہم ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور (حضرت) آپ بھی اس بات کے گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○

اور جناب الٰہی میں عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار (انجیل) جو تو نے اتاری ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (یعنی عیسٰے) کی پیروی اختیار کی تو ہم کو

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى

اور یہود (عیسٰی سے) داؤ کیا اور اللہ (ان سے) داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ سب سے بہتر (داؤ کرنے والا) ہے ف۳ (اسی زمانے میں) اللہ نے (عیسٰی سے) فرمایا کہ اے عیسٰے

منزل ۱ — ع ۵

ف۱ بعض چیزوں سے مراد ہیں وہ چیزیں جو یہود پر اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے حرام تھیں جیسے گائے بکری کی چربی اور مچھلی اور اونٹ کا گوشت اور دودھ اور ہفتے کے دن کام کاج اور ناخن دار جانور ۱۲

ف۲ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسٰے پر ایمان لائے تھے اُن کو حواری کہتے ہیں اصل میں حَوَر کے معنی سفیدی کے ہیں تو یا تو حواریوں کو حواری اس لیے کہا کہ اُن میں بعض دھوبی تھے یا اس لیے کہ اُنھوں نے حضرت عیسٰے سے اور لوگوں نے اُن سے اصطباغ پایا کہ ایک طرح کا غسل ہے جو عیسائی کرتے ہیں وقت اب تک دیا جاتا ہے اور اب حواری خالص دوست کو کہتے ہیں ۱۲

ف۳ داؤ جس کا ذکر اس آیت میں ہے وہ یہ تھا کہ یہودیوں نے یکا یک حضرت عیسٰے کو گرفتار کر لیا اور براہ عداوت اُن کو سولی پر چڑھانا چاہا تو یہودیوں کا داؤ تھا اور داؤ خدائی وہ یہ کہ حضرت عیسٰے نہیں بلکہ اُن کا ایک ہم شکل سولی دیا گیا اور وہ صحیح سلامت آسمان پر اُٹھا لیے گئے ۱۲

إِلَيَّ مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ

(دُنیا میں تمہارے رہنے کی مدت پُوری کرکے ہم تم کو اپنی طرف اُٹھالیں گے اور کافروں (کی صحبت کی گندگی) سے تم کو پاک کریں گے اور)

الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ

(جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے اُن کو روزِ قیامت تک (تمہارے) منکروں (یعنی یہود) پر غالب رکھیں گے ف پھر تم (سب) کو ہماری طرف)

مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا

(لوٹ کر آنا ہے تو (اُس دن) جن (جن) باتوں میں تم (دُنیا میں) اختلاف کرتے تھے ہم اُن (کے بارے) میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دیں گے۔ تو)

الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ز

(جنھوں نے (تمہاری نبوت سے) انکار کیا اُن کو تو دُنیا اور آخرت (دونوں) میں بڑی سخت مار دیں گے)

وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

(اور کوئی اُن کا (حامی و) مددگار نہ ہوگا (کہ اُن کو ہم سے بچائے) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے)

فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ

(تو خدا اُن کو اُن کے ثواب پُورے پُورے دے گا اور اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا (اے پیغمبر) یہ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں)

مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ

(آیاتِ (الٰہی) اور پُرحکمت تذکرے ہیں اللہ کے ہاں جیسے آدم ویسے عیسٰے)

خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ

(کہ (خدا نے) مٹی سے آدم (کے پتلے) کو بنا کر اُس کو حکم دیا کہ (آدم) بن اور وہ (آدم) بن گیا ف (اے پیغمبر یہی) حق (بات جو تم کو) تمہارے پروردگار کی طرف)

فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ

(تو کہیں تم بھی شک کرنے والوں میں ہو جانا۔ پھر جب تم کو (عیسٰے کی) حقیقت معلوم ہو چکی اس کے بعد بھی تم سے اُن کے بارے میں)

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَ

(کوئی کٹ حجتی کرنے لگے تو (ایسے لوگوں سے) کہو کہ (اچھا تو میدان میں) آؤ (ادھر) ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور (ادھر) تم اپنے بیٹوں کو (بلاؤ) اور نیز ہم اپنی بیٹیوں کو)

نِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ

(تم اپنی بیٹیوں کو (بلاؤ) اور ہم اپنے تئیں (بھی شریک کریں) اور تم (بھی) اپنے تئیں (شریک کرو) پھر ہم (سب مل کر خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور)

عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ

(جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے پیغمبر) یہ (جو ہم نے فرمایا) بے شک یہی بیان واقعی ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

(اور بے شک اللہ وہی (سب پر) زبردست (اور) حکمت والا ہے اس پر (بھی) اگر (یہ لوگ) بھاگ کھڑے ہوں تو اللہ)

منزل ۱

ف ابتدا میں یہود بڑی شان و شوکت کی سلطنت رکھتے تھے لیکن خدا کی نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذائیں دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہوئے اُن میں وبائیں آئیں قحط پڑے سلطنت ہاتھ سے نکل گئی قید ہوئے غلام بنائے گئے ملکوں ملکوں مارے پڑے پھرے اب بھی لوگ اُن کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے جس کی عملداری میں جس قدر ان کی بے آبروئی اور ذلت ہو رہی ہے سب پر ظاہر ہے غرض اتنی بڑی زمین میں ایک چپے بھر زمین پر اُن کی شاہانہ حکومت نہیں اور جہاں کہیں بھی ہیں ذلیل ہیں اور تا قیامت ذلیل رہیں گے ۱۲

ف اس مثال سے نصارٰی اور یہود دونوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے نصارٰی کو اس طرح پر کہ اگر عیسٰے کا بے باپ پیدا ہونا اُن کے خدا یا ابن اللہ ہونے کی دلیل ہے تو آدم کے ماں اور باپ دونوں نہ تھے اُن کو بدرجہ اولیٰ خدا یا ابن اللہ ہونا چاہیے اور یہود سے یہ کہنا منظور ہے کہ جس خدا نے آدم کو مٹی سے بے ماں باپ پیدا کر دیا اس سے عیسٰے کا بے باپ پیدا کرنا کیا عجب ہے تو عیسٰے

ع کی پیدائش میں بدگمانی کیوں کرو ۱۲

عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ○ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ

فتنہ پردازوں کے حال سے خوب واقف ہے (وہ اُن سے سمجھ لے گا) ف۱ (اے پیغمبر آپ) کہو کہ اے اہل کتاب آؤ (ایسی) بات کی طرف (رجوع کرو) جو

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ

ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں (مانی جاتی) ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور

بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا

اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے پھر اگر (ایسی سیدھی اور سچی بات کے ماننے سے بھی) منہ موڑیں تو (مسلمانو) ان لوگوں سے کہدو کہ تم اس بات کے گواہ

بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ

کہ ہم تو (ایک ہی خدا کو) مانتے ہیں۔ اے اہل کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی) اور

وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○

توراۃ اور انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتدا ہے وہ) تو اُن کے بعد نازل ہوئیں کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا

سنو جی! تم لوگوں نے ایسی باتوں میں جھگڑا کیا جن کی بابت تم کو کچھ (نہ کچھ صحیح یا غلط) علم تھا (تو خیر ایک بات بھی تھی) مگر جس کی بابت تم کو

لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ مَا كَانَ

ل
منز

(سرے سے کچھ بھی) علم نہیں اُس میں تم کیوں جھگڑا کرتے ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَ

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ (ہماری سرکار کے) ایک بندۂ فرماں بردار تھے اور

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ

مشرکوں سے (بھی) نہ تھے ابراہیم کے ساتھ خصوصیت کے بڑے حق دار تو وہ لوگ تھے

اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ○

جنھوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ پیغمبر (آخر الزماں) اور (مسلمان) جو ایمان لائے اور اللہ تو مسلمانوں کے پشت پر ہے ف۲

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ

(مسلمانو!) اہل کتاب میں سے ایک گروہ تو یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں حالانکہ (اپنی تدبیروں سے تم کو نہیں بلکہ) اپنے ہی تئیں گمراہ کرتے ہیں

إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ

اور (اس بات کو) نہیں سمجھتے اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو

اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

حالانکہ تم (دل میں) قائل ہو اے اہل کتاب کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے

ع ۶ ۹ ۱۴

ف۱ یہ ایک واقعہ پیغمبر صاحب کے وقت کا ہے کہ نجران کے نصاریٰ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کی یہاں تک خاطر داری کی کہ مسجد نبوی میں ٹھیرایا اور وہ وہیں اپنے طور کی عبادت بھی کرتے تھے پیغمبر صاحب نے آدم علیہ السلام کی مثال دے کر اُن کو بہتیرا سمجھایا کہ الوہیت و ابنیت مسیح کے عقیدۂ باطل سے باز آئیں اُنھوں نے ایک نہ سنی آخر پیغمبر صاحب نے اُن سے قسما قسمی کرنی چاہی جس کو اصطلاح شرع میں مباہلہ کہتے ہیں اور آپ اپنی صاحبزادی جناب فاطمۃ الزہرا اور دونوں نواسوں حسنین اور اپنے چچا زاد بھائی اور داماد حضرت علی علیہم السلام کو لے کر قسما قسمی کے لیے باہر تشریف لے گئے مگر نصارائے نجران بھاگ کھڑے ہوئے اور اگر پیغمبر کی مخالفت میں قسما قسمی کرتے تو مزہ بھی چکھ لیتے ۱۲ ف۲ یہود و نصاریٰ تو بات بات میں پیغمبر صاحب کے ساتھ جھگڑتے رہتے ہی تھے مگر بعض باتیں ایسی تھیں جن کا مذکور اُن کی کتابوں میں تھا تو خیر ایسی باتوں میں جھگڑنا اگر نیک نیتی سے ہوتا تو چنداں قابل اعتراض نہ تھا مگر وہ مخالفت میں ترقی کر کے یہاں تک بڑھ گئے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں جھگڑتے ہر ایک اُن کو اپنے ہی دین پر بتاتا اللہ تعالیٰ نے اُن کو قائل کیا کہ تمہارا دین تو مبنی ہے توراۃ و انجیل پر اور یہ دونوں ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں تو وہ تمہارے دین پر کیوں ہونے لگے ۱۲

وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ

اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم (حقیقۃ الحال سے) واقف ہو اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) سمجھاتا ہے

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ

کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اُس پر ایمان لاؤ اوّل روز

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ

اور آخر روز (اُس سے) انکار کر دیا کرو۔ شاید (اس تدبیر سے) مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں ف اور جو تمھارے دین کی پیروی کرے اُس کے سوا دوسرے

دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

(اے پیغمبر آپ کہہ دیجیے کہ اصلی ہدایت تو وہی اللہ کی ہدایت ہے) اور وہ ضرور نہیں اہل کتاب کے سوا کسی اور کو نہ ہو اور اپنے لوگوں کو یہ بھی سمجھاتے ہیں کہ بھلا کہیں ہو سکتا ہے کہ جیسا عمدہ دین

اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ

یا دوسرے لوگ خدا کے ہاں (چل کر) تم سے جھگڑیں (اور وہ زور رہیں) اے پیغمبر ان سے کہو کہ بڑائی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو

يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ

چاہے دے اور اللہ بڑی گنجائش والا (اور سب کچھ) جانتا (اور اہل کو خوب پہچانتا) ہے جس کو چاہے اپنی رحمت کے لیے خاص کرے اور اللہ کا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

فضل بڑا ہے اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر اُن پاس

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ

زرِ نقد کا ڈھیر (بھی) امانت رکھوا دو تو (جب مانگو اٹھا) تمھارے حوالے کریں اور اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ (زیادہ نہیں) ایک (بہت چھوٹی سی) اشرفی (بھی)

اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي

وہ تم کو بدون اس کے واپس نہ دیں کہ ہمہ وقت تقاضے کے لیے اُن (کے سر) پر کھڑے رہو (اُن لوگوں میں) یہ (بد معاملگی) اس (بات) کے (وجہ سے) ہے کہ کہتے ہیں

الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ بَلٰى

(کہ عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم سے بازپرس نہیں ہوگی اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ہاں بازپرس ہو اور ہو (کیونکہ)

مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

جو شخص اپنا اقرار پورا کرے اور (بد معاملگی سے) بچے تو اللہ (بد معاملگی سے) بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے نہ اُن کو جو بد معاملہ ہیں جو لوگ

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

(اپنے) عہد کے بدلے جو) خدا (سے کیا تھا) اور (نیز) اپنی قسموں کے بدلے بے حقیقت (دنیاوی) معاوضے لے لیتے ہیں (اور قول و قسم کا پاس نہیں کرتے) یہی لوگ ہیں جن کا

فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ

آخرت میں کچھ بہرہ نہیں ف۲ اور قیامت کے دن خدا اُن سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ اُن کی طرف (نظر بھر کر) دیکھے گا اور نہ اُن کو (گناہوں کی گندگی

ع ۸ / ۱۵

منزل ۱

ف یعنی ہم کو متزلزل دیکھ کر آپ بھی متزلزل ہو جائیں ۱۲ ف۲ قول قسم سے مراد یہی ہو گا وہ اقرار جو انھوں نے خدا سے توراۃ کے احکام کی تعمیل کرنے اور لوگوں کو صاف صاف بتا دینے کا کیا تھا ۱۲

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ

اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہے اور اُن ہی (اہل کتاب) میں ایک فرقہ ہے جو کتاب (الٰہی تورات) پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے رہتے ہیں اور یہ کہ

لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ

تاکہ تم سمجھو کہ (جو کچھ پڑھ رہے ہیں) وہ کتاب (الٰہی) کا جزو ہے حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) کا جزو نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھ رہے ہیں)

عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

اللہ کے ہاں سے (اترا) ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

بولتے ہیں کسی انسان کو تو (یہ بات) شایاں ہی نہیں کہ خدا اُس کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم)

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَ

اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو

لَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ○

بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) خدا پرست ہو کر رہو اس لئے کہ تم لوگ (دوسروں کو) کتاب (الٰہی) پڑھاتے رہتے ہو اور اس لئے کہ تم (خود بھی) پڑھتے رہتے ہو

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُم

اور وہ تم سے (کبھی بھی) نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا مانو بھلا (جب تم اسلام لا چکے تو کیا) وہ تم کو

بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

تم تو اسلام لا چکے ہو اور وہ اس کے بعد تمہیں کفر کرنے کو کہے گا ف اور (اے پیغمبر) ان کو وہ وقت یاد دلاؤ جب خدا نے

النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

پیغمبروں سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم) دیں (اور) پھر کوئی پیغمبر تمہارے پاس آئے (اور) جو (کتاب) تمہارے پاس ہے

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ

اُس کی تصدیق (بھی) کرے تو دیکھو ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا (اور) فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کر لیا

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا

اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے عہد و پیمان لیا ہے اس کو تسلیم کیا؟ پیغمبروں نے عرض کیا کہ (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں (خدا نے) فرمایا اچھا تو (آج کے قول و قرار کے)

مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ○ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

تمہارے ساتھ گواہوں میں سے (ایک گواہ ہم بھی) ہیں۔ تو جو (لوگ) اس (قصہ چکنے ہوئے) کے بعد پیچھے پھر جائیں (قول سے) منحرف ہو تو وہی لوگ

الْفَاسِقُونَ ○ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

نافرمان ہیں ف کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں (میں ہیں)

ف۱ یہود بے ہودہ پیغمبر صاحب پر تہمت لگاتے تھے کہ یہ شخص اگرچہ خدا کی طرف بلاتا ہے مگر اس کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی پرستش کرائے ورنہ ہم تو اس کے آنے سے پہلے بھی خدا کی پرستش کرتے چلے آئے ہیں اس آیت میں اس تہمت کو بھی طرح رفع کیا گیا ہے ۱۲

ف۲ ہم نے تو ایسا سمجھا ہے کہ جیسا امت پر پیغمبر کے جواب میں تمام بنی آدم کا ملی ویسا پیغمبروں کا یہ عہد و پیمان ہے کیونکہ دین حق ہمیشہ ایک رہا ہے شریعت میں مصالح زمانہ کے لحاظ سے کچھ کچھ اختلاف ہوا کیا ۱۲

منزل ۱ ع ۹ / ۱۶

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

اور (جو لوگ) زمین میں ہیں چار و ناچار اسی کے حکم بردار ہیں اور اُسی کی طرف سب لوٹ کر جانا ہے ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں) سے کہو (ہمارا دین یہ ہے) کہ

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

اور جو کتاب ہم پر اُتری ہے اُس پر اور جو صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ

اور یعقوب اور اولادِ یعقوب پر اُترے اُن پر اور موسیٰ اور عیسیٰ اور (دوسرے) پیغمبروں کو جو کتابیں

رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَ

اُن کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں اُن پر ہم تو اُن (پیغمبروں) میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (ایک خدا) کو مانتے ہیں اور

مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو تو خدا کے ہاں اُس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

آخرت میں زیاں کاروں میں ہوگا۔ خدا ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت دینے لگا جو (توراۃ کی پیشین گوئیوں سے پیغمبر آخر الزماں پر)

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ

ایمان لائے پیچھے لگے کفر کرنے اور وہ اقرار کر چکے تھے کہ پیغمبر (آخر الزماں کا آنا) برحق ہے اور اُن کے پاس (اس کے) کھلے ثبوت بھی آچکے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ

(ایسے) ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۲ یہ (ہیں راندۂ درگاہِ الٰہی اور) اِن کی سزا یہ ہے کہ ان پر

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

خدا کی اور فرشتوں کی اور (دنیا جہان کے) لوگوں کی سب کی پھٹکار۔ کہ اسی (پھٹکار) میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے نہ تو (آخرت میں)

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ

اِن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اِن کو مہلت ہی دی جائے گی۔ مگر جن لوگوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی

ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ ایمان لائے پیچھے پھر بیٹھے

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

(اور) پھر اُن کا کفر بڑھتا چلا گیا تو ایسوں کی توبہ کسی طرح قبول نہیں ہوگی اور یہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کے

هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

گمراہ ہیں جو لوگ (اسلام سے) منکر ہوئے اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے

ف۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تمام کارخانہ عالم خدا کا بنایا اور پیدا کیا ہوا ہے اور جس قاعدے پر اِس کارخانے کو چلانا خدائے تعالیٰ کو منظور تھا اُسی قاعدے پر چل رہا ہے اور قیامت تک چلا جائے گا پتھر کو ایسا بنایا ہے کہ وہ خود بخود جگہ سے ہل نہیں سکتا اور پھر کو پھینکا جائے تو آخر کار زمین پر گر پڑتا ہے پانی نشیب کی طرف کو بہتا ہے ایک خاص بلندی سے زیادہ اونچا چڑھ نہیں سکتا ایک قاعدہ مرغی کے انڈے بچے دینے کا ہے ایک قاعدہ قومی کے توالد تناسل کا ہے یہی قاعدے فطرت کہلاتے ہیں انسان کی فطرت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے اور اُس کو ایک بھی مانتا ہے اور یہی دینِ اسلام ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلك الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون جس طرح کوئی چیز اپنی فطرۃ سے خارج نہیں ہو سکتی اور جیسی بنائی گئی ہے اُس ہستی کو چھوڑ کر دوسری طرح کی ہستی اختیار نہیں کر سکتی انسان بھی از روئے فطرۃ خدائے واحد کا منکر نہیں ہو سکتا یعنی انسان ہونا اور خدائے واحد کا قائل ہونا لازمہ خلقت بشری ہے ہاں غلط فہمیاں واقع ہو جاتی ہیں جن کی اصلاح کے لیے پیغمبر آئے اور کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں ۱۲ ف۲ یہود کا حال یہ تھا کہ وہ پیغمبر صاحب الزماں کی پیشین گوئی توراۃ میں پاتے تھے اور اُن کے ظہور کے منتظر تھے یہاں تک کہ مشرکین عرب کے مقابلے میں اپنی توقعات کو حجت کے طور پر پیش کرتے تھے لیکن جب پیغمبر آخر الزماں جن کا اُن کو انتظار تھا ظاہر ہوئے

سورۂ روم پارہ ۲۱

تو ضد و عداوت سے لگے اُن کی مخالفت کرنے۔ اس مقام پر یہود کی اسی شرارت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اُن میں سے کوئی شخص (اگرچہ) زمین (کی گول) بھر کر بھی سونا معاوضے میں دینا چاہے تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا یہی لوگ ہیں جن کو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

(آخرت میں) دردناک عذاب ہوگا اور (اُس وقت) ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ (لوگو!) جب تک (خدا کی راہ میں)

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

اُن چیزوں میں سے نہ خرچ کرو گے جو تم کو عزیز ہیں نیکی (کے درجے) کو ہرگز نہ پہنچ سکو گے اور کوئی سی چیز بھی خرچ کرو اللہ اُس کو جانتا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى

جو چیز یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لی تھی اُس کو چھوڑ کر توارت کے اُترنے سے پہلے کھانے کی سب (مباح) چیزیں بنی اسرائیل کے لیے حلال تھیں

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ

(اے پیغمبر ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو توارت لے آؤ اور اُس کو (ہمارے سامنے) پڑھو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ

پھر اس (حجت) کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹے (جھوٹے) بہتان باندھے تو (سمجھ رکھو کہ)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ

ایسے ہی لوگ ہٹ دھرم ہیں۔ (اے پیغمبر ان یہود سے) کہو کہ اللہ نے سچ فرمایا سو (آپ ہی کے ارشاد کے مطابق) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو جو ایک

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ

اور مشرکوں میں سے نہ تھے لوگوں (کی عبادت) کے لیے جو پہلا گھر ٹھیرایا گیا وہ یہی ہے جو (شہر) مکے میں ہے

مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ

برکت والا اور دنیا جہان کے لوگوں کے لیے (موجب) ہدایت۔ اِس میں (فضیلت کی) بہت سی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (از انجملہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے

دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

اِس گھر میں آ داخل ہوا امن میں آ گیا ف اور لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں جس کو اُس تک پہنچنے کا مقدور ہو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

اور جو (مقدور رکھے پیچھے نعمت کی) ناشکری کرے (اور حج کو نہ جائے) تو اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب احکامِ الٰہی سے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اُس کا شاہد حال ہے (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اللہ کے رستے میں (ناحق کی) کجی نکال نکال کر ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اُس سے غافل نہیں

ف یہود کی طرف سے تو پیغمبر صاحب اور مسلمانوں پر اعتراضوں کی بوچھاڑ ہوتی ہی رہتی تھی اور پیغمبر صاحب کو اس بات پر بڑا ناز تھا کہ ہم مسلمان دینِ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں اور چونکہ یہود و نصاریٰ دونوں فریق حضرت ابراہیم کا ادب کرتے تھے اور عرب کے مشرک اُن کی نسل میں تھے تو ابراہیم کے دین کی پیروی اِن سب کے مقابلے میں بڑی قوی حجت تھی لوگ ابراہیم پر تو کچھ اعتراض کر نہ سکتے پیغمبر صاحب پر الزام لگاتے کہ ابراہیم کی پیروی کا دعویٰ باتیں ہی باتیں ہیں اس مقام پر یہود کے دو اعتراض مذکور ہیں ایک یہ کہ یہود کا نسلِ ابراہیم ہونا تو مسلم بات ہے اور مذہب یہود میں اونٹ حرام اور مسلمان اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں ابراہیم کے پیرو کیسے ہوئے یہ اعتراض محض بے تکا تھا۔ نسلِ ابراہیم ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہود دینِ ابراہیم کے پیرو بھی ہوں اونٹ کا گوشت بے شک یہودیوں میں حرام ہوا مگر سبب اس کی حرمت کا ماخذ یہ ہے کہ ابراہیم کے عہد میں تو اونٹ حلال تھا اُن کے بعد یعقوب علیہ السلام نے کسی مرض سے اچھے ہونے کی منت مان رکھی تھی چنانچہ اچھے ہوئے پیچھے از خود اونٹ کا گوشت ترک کر دیا کہ وہ اُن کو بہت بھاتا تھا یعقوب کی دیکھا دیکھی اُن کی نسل بھی اونٹ کے گوشت سے پرہیز کرتی رہی مگر خدا کی طرف سے اونٹ کا گوشت حرام نہیں ہوا تھا پھر توں بعد موسیٰ کے وقت توارت اتری تو اونٹ کا گوشت یہودیوں پر خدا کی طرف سے حرام ہوا اور مقصود یہ تھا کہ ان کی شرارتوں کی سزا دی جائے اور ان پر دائرہ رزق تنگ ہو اِس سے یہود کے اعتراض کا جواب ہو گیا اور رجوع تشفی ہو گیا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ کعبے کو مسلمانوں نے کیوں قبلہ بنایا ہے حالانکہ تمام انبیاے سابقین کا قبلہ بیت المقدس تھا اس کا جواب یہ دیا کہ خانہ کعبہ بھی ابراہیم کا بنایا ہوا ہے اور اُس کی بنا بیت المقدس کی بنا سے مقدم ہے اور اُس کی فضیلت اور بناے ابراہیم ہونے کی بہت سی دلیلیں ہیں از انجملہ وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم نے کعبے کو بنایا اس وقت تک کھلا موجود ہے ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خانہ کعبہ میں امن ہو تو یہ بات بھی اس میں پائی جاتی ہے ۱۲ ف۲ مقدور سے مراد ہے زادِ راہ اور سواری اور رستے کا امن ۱۲ ف۳ بکے مکے کو اُردو میں گول کہتے ہیں ۱۲

عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ

مسلمانو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فرقے کا بھی کہا مانو گے

أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ○ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

تو وہ تمہارے ایمان لائے پیچھے تم کو پھر کافر بنا چھوڑیں گے اور تم کیسے کفر کرنے لگو گے

وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ

حالانکہ اللہ کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اُس کے رسول (محمدؐ) تم میں موجود ہیں اور جو شخص اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑے

فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

تو وہ سیدھے رستے لگ گیا مسلمانو! اللہ سے ڈرو

حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ

جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام ہی پر مرنا ف۱ اور سب (مل کر) مضبوطی سے

اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً

اللہ (کے دین) کی رسّی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا۔ اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے

فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ

پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اُس کے فضل سے بھائی (بھائی) ہو گئے اور تم

شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ

آگ کے گڑھے (یعنی دوزخ) کے کنارے (آ گئے) تھے پھر اُس نے تم کو اُس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ

تاکہ تم راہِ راست پر آ جاؤ ف۲ اور تم میں ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائیں اور

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اچھے کام (کرنے) کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور (آخرت میں) ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ

اور اُن جیسے نہ ہونا جو ایک دوسرے سے پھر گئے اور اپنے پاس کھلے کھلے احکام آئے پیچھے لگے آپس میں اختلاف کرنے

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ

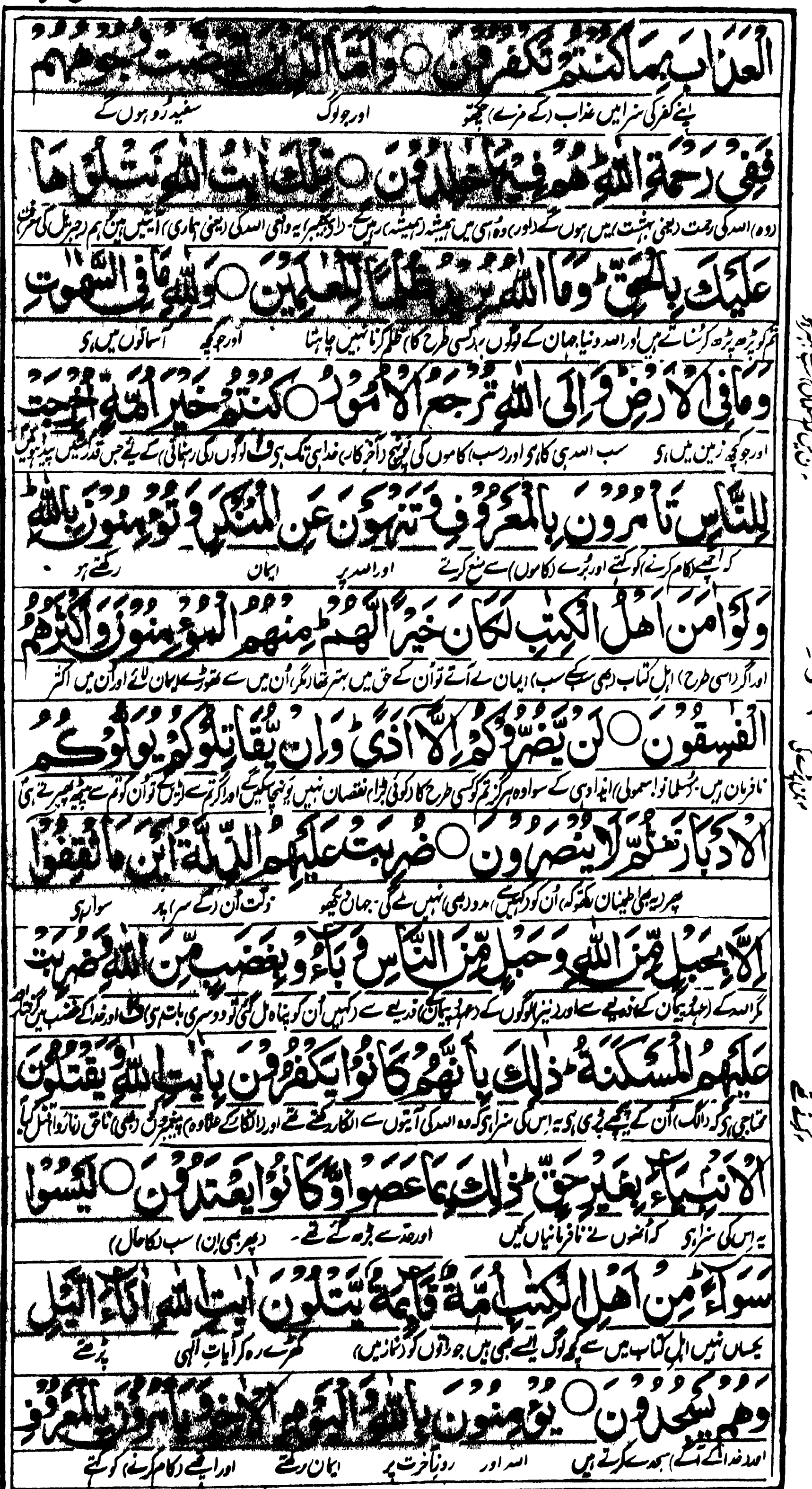
اور یہی ہیں جن کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا۔ جس دن (بعض لوگوں کے) منہ سفید ہوں گے اور (بعض کے) منہ سیاہ

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا

تو جو لوگ رو سیاہ ہوں گے (اُن سے کہا جائے گا) کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے تھے؟ تو (اب)

ع ۱۰ / ۱ — ل ۱۱ عنز

ف۱ یعنی مرتے دم تک اسی دینِ اسلام پر ثابت قدم رہنا ۱۲ ف۲ پیغمبر صاحب کی بعثت سے پہلے عرب کے لوگوں میں بڑی خانہ جنگیاں رہا کرتی تھیں چنانچہ مدینے کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں سیکڑوں برس سے لڑائی قائم تھی اسلام نے ایک ساتھ کفر کیا اور اسلام کی برکت سے لوگ ایسی پہلی عداوتیں بھول گئے ہم نے آیات کا ترجمہ احکام کیا ہے اور قدرت کی نشانیاں بھی ہو سکتا ہے ۱۲



الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ
اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے) چکھو اور جو لوگ سفید رو ہوں گے

فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا
(وہ) اللہ کی رحمت (یعنی بہشت) میں ہوں گے (اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ (اے پیغمبر) یہ اللہ کی (یعنی ہماری) آیتیں ہیں جو ہم (جبرئیل کی معرفت)

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ دنیا جہان کے لوگوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور (سب) کاموں کا رجوع (آخر کار) خدا ہی کی طرف ہے ف۱ لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے جس قدر امتیں پیدا ہوئیں

لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور برے (کاموں) سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ
اور اگر (اسی طرح) اہل کتاب (بھی سچے سب) ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر تھا، ان میں سے تھوڑے ایمان لائے اور ان میں اکثر

الْفَاسِقُونَ ۝ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ
نافرمان ہیں۔ یہ (مسلمانو) تمہیں معمولی ایذا دینے کے سوا وہ ہرگز تم کو کسی طرح کا (کوئی بڑا) نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو ان کو تم سے پیٹھ پھیرتے ہی

الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا
پھر (یہ بھی طغیان رکھو کہ) ان کو (کہیں سے) مدد (بھی) نہیں ملے گی۔ جہاں دیکھو ذلت ان (کے سر) پر سوار ہے

إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ
مگر اللہ کے (عہد و) پیمان کے ذریعے سے اور (نیز) لوگوں کے (عہد و پیمان کے) ذریعے سے (کہیں) ان کو پناہ مل گئی تو دوسری بات ہے ف۲ اور خدا کے غضب میں گرفتار ہیں

عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ
محتاجی ہے کہ (ان سے) لگ رہی ہے اور ان کے پیچھے پڑی ہے یہ اس کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے علاوہ) پیغمبروں کو (بھی) ناحق (ناروا) قتل کر

الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ لَيْسُوا
یہ اس کی سزا ہے کہ انہوں نے نافرمانیاں کیں اور حد سے بڑھ گئے تھے (پھر بھی ان) سب (کا حال)

سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ
یکساں نہیں اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (راتوں کو نماز میں) کھڑے رہ کر آیاتِ الٰہی پڑھتے

وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
اور (اللہ کے آگے) سجدے کرتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے (کام کرنے) کو کہتے

ع ۲

ف۱ یعنی جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اس کا سلسلہ اسباب حد ہی پر جا کر ختم ہوتا ہے اور ہر ایک امر کا سبب اول وہی ہے ۱۲

ف۲ اللہ کے عہد و پیمان کے ذریعے سے پناہ مل جانے کے یہ معنی ہیں کہ اگر یہ لوگ کسی غیر مذہب والے نے ان کے اہل کتاب ہونے کا پاس کر کے ان کو اپنی پناہ میں لیا ہو یا مسلمان سے متعرض نہ ہو لیا ان کی حمایت کی ۱۲

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ

اور بُرے کاموں سے منع کرتے اور (خود بھی) نیک کاموں میں دَوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ

الصَّالِحِينَ ○ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

نیک بندوں میں (داخل) ہیں۔ اور نیکی کسی طرح کی بھی کریں ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اُن کی اُس نیکی کی قدر نہ کی جائے اور اللہ پرہیزگاروں (کے حال) سے

بِالْمُتَّقِينَ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

جو لوگ منکر (دینِ حق) ہیں اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے ہاں ہرگز اُن کے

لَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) یہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ

دنیا کی اِس زندگی میں جو کچھ بھی یہ لوگ (اسلام کی مخالفت میں) خرچ کرتے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں بڑی ٹھنڈ تھی

أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَ

(اور) وہ اُن لوگوں کے کھیت کو جا لگی جو (خدا کی نافرمانیوں سے) اپنا ہی کچھ کھو رہے تھے اور آخر کار اُس (کھیت) کو (مار کر) تباہ کر گئی اور اللہ نے اُن پر کسی طرح کا

لَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً

بلکہ وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کیا کرتے تھے۔ مسلمانو! اپنے لوگ چھوڑ کر (مخالفین میں سے) کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ

مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ

کہ وہ تمہاری خرابی میں کچھ اٹھا نہیں رکھتے۔ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے دشمنی تو اُن کی باتوں سے ظاہر ہو ہی چکی ہے

مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ

اور (غیظ و غضب) جو اُن کے دلوں میں (بھرے) ہیں وہ (اُس سے بھی) بڑھ کر ہیں ہم نے تم کو پتے کی باتیں بتا دی ہیں

إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ○ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَ

اگر تم کو عقل (معاملہ فہم) ہے (تو تمہارے کام آئے گا) سنو جی! تم کچھ ایسے (سیدھے سبھاؤ کے) لوگ ہو کہ تم تو اُن سے دوستی رکھتے ہو اور وہ تم سے (مطلق)

تُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا

تم خدا کی ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہارے قرآن کے منکر ہیں) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں

عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

تو مارے غصے کے تم پر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں ف (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اپنے غصے میں (جل) مرو جو (کچھ بات) ہماری طرف سے تمہارے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ

دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے۔ مسلمانو! اگر تم کو کوئی فائدہ پہنچے تو اُن کو بُرا لگتا ہے اور اگر تم کو

ف انامل اصل میں انگلیوں کی پوروں کو کہتے ہیں اور عرب میں غصے کو انامل کے کاٹنے سے تعبیر کرتے ہیں اور ہمارے محاورے میں انگلی کا کاٹنا ہتیلی کا کھجانا ٹونٹی کا توڑنا بولا جاتا ہے اس لئے ہم نے محاورے کے لحاظ سے انامل کا ترجمہ انگلیاں کر دیا ہے ۱۲

منزل

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ

کوئی گزند پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم (ان کی ایذاؤں پر) صبر کرو اور (انتقام میں زیادتی سے) بچے رہو تو (اطمینان رکھو کہ) ان کے فریب تمہارا

[illegible]

شَيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ

کیونکہ جو کچھ بھی یہ کر رہے ہیں (اس کا دفعیہ) اللہ کے احاطۂ (قدرت) میں ہے اور (اے پیغمبر) ایک وقت وہ بھی تھا کہ تم صبح سویرے اپنے گھر سے چلے (اور) لگے

الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ

مسلمانوں کو لڑائی کے موقعوں پر بٹھانے اور اللہ (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے یہ اسی وقت کا واقعہ ہے کہ

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی مگر سنبھل گئے کیونکہ اللہ ان کی مدد پر تھا اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اور (تم مسلمانوں کو ہمت ہار دینی کیا مناسب تھی) درحالیکہ بدر (کی لڑائی) میں اللہ تمہاری مدد کر ہی چکا تھا اور اس وقت تم (دشمن کے مقابلے میں) تمہاری کچھ بھی حقیقت

تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ

شکر گزاری بھی کرو۔ (اے پیغمبر بدر کی لڑائی کا وہ واقعہ یاد کرو) جب تم مسلمانوں کو سمجھا رہے تھے کہ کیا تم کو اتنا کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار (آسمان سے)

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا

تین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے؟ (ضرور کافی ہے) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو

وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ

اور (خدا اور رسول کی نافرمانی سے) بچو اور (دشمن) ابھی اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا

مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ

جو بڑی سج دھج سے آموجود ہوں گے اور یہ امداد تو خدا نے صرف تمہارے خوش کرنے کو کی اور اس لیے (کی)

قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ لِيَقْطَعَ

کہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ (اصلی) مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور مدد بھی کی تو اس لیے

طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَھُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ۝ لَيْسَ

کہ کافروں کو کچھ کم کرے یا ایسا ذلیل کرے کہ کھسیانے ہو کر نامراد واپس چلے جائیں (اے پیغمبر)

لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

تمہارا تو کچھ بھی اختیار نہیں چاہے خدا ان پر رحم کرے یا ان کی زیادتیوں پر نظر کر کے ان کو سزا دے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے سزا دے

ف ۱ یہ جنگ احد کا مذکور ہے پیغمبر صاحب کی رائے یہ تھی کہ شہر سے باہر میدان میں نکل کر لڑیں اور مدینے کے منافق مشورہ دیتے تھے کہ نہیں ہم شہر میں ہوں گے تو مکانوں کی آڑ سے ہم کو بڑی پناہ ملے گی آخر بار میدان میں نکل کر لڑنے کی رائے غالب ہی منافق بھی اپنی رائے کے خلاف نکل کر گئے تو سہی مگر رستے سے انصار کے دو قبیلوں کو بھی بہکا کر لوٹا رہے چلے ان قبیلوں کے سرداروں نے سنا تو سمجھا بجھا کر روک لیا مگر اس لڑائی میں آخرکار مسلمانوں کو شکست ہوئی ہے اور قرآن میں دوسری جگہ اس کا بیان مفصل موجود ہے یہاں اس کا کچھ تذکرہ نہیں ۱۲

منز ل ۱

الربع

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مسلمانو! سود (در سود) نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل مل کر) دُگنا

مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ

چوگنا (ہوتا چلا جائے) اور اللہ سے ڈرو عجب نہیں (آخرت میں) تم فلاح پاؤ ف اور دوزخ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو جو کافروں کے لیے تیار ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا

اور اللہ اور رسول کا حکم مانو عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے اور

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ

اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان کا پھیلاؤ ۔ یہی سجائی اُن پرہیزگاروں کے لیے تیار ہے

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ

جو خوش حالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کے نام) خرچ کرتے اور غصے کو روکتے

الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ ایسے (نیک دل) ہیں

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا کوئی اور بیجا بات کرکے (اپنا یعنی اپنے دین کا کچھ) نقصان کر لیتے ہیں تو خدا کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا

اور خدا کے سوا بندوں کے گناہوں کا معاف کرنے والا اور ہے ہی کون ؟ اور جو (بیجا بات) کر بیٹھتے ہیں تو دیدہ و دانستہ اُس پر اصرار نہیں کرتے

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ

یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور (مغفرت کے علاوہ بہشت کے) باغ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ قَدْ خَلَتْ

جن کے تلے نہریں (جاری) بہ رہی ہوں گی (کہ وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (نیک) کام کرنے والوں کی بھی (کیسی) اچھی اجر ہے (مسلمانو!)

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تم سے پہلے بھی (بہت سے) واقعات ہو گزرے ہیں تو ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جن لوگوں نے (اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلایا اُن کا کیسا (بُرا) انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ھٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ (جو کچھ ہم نے فرمایا اس سے سب) لوگوں کو سمجھانا (مقصود) ہے لیکن ہدایت و نصیحت تو انہی لوگوں کو کرتے ہیں جن کے دل میں خدا کا ڈر ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ

اور ہمت نہ ہارو اور (اس اتفاقی شکست سے) آزردہ (خاطر) نہ ہو اور اگر تم (پکے) مسلمان ہو تو آخر کار تمہارا ہی بول بالا ہے اگر

ع ۳۱ / ۹ / ۴

ف مقصود تو جنگ احد کا ذکر ہے مگر بیچ میں جنگ بدر کا تذکرہ فرما دیا ہے کہ اس لڑائی میں مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں تھوڑے اور بے سر و سامان تھے اس پر بھی خدا نے اُن کو دشمنوں پر فتح نمایاں دی تو جنگ احد کے تن جا بیٹھا کہ واقعہ بدر کو یاد کرکے مسلمانوں کی دل سینے مگر جس نے ہمت ہار دی اُن لوگوں کو سمجھا کر اُن کے بٹے بوڑھے واپس نے آئے تھے مگر آخر میں لڑائی یوں بگڑی کہ پیغمبر صاحب نے ایک جماعت کو ایک گھاٹی میں تعینات فرما اُن سے کہہ دیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا مگر جب مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کرکے اُن کو بھگا دیا تو گھاٹی والوں نے لوٹ کے لالچ سے مورچہ چھوڑ دیا کافروں نے کتنی کاٹ کر وہی مورچہ آ دبایا مسلمان تاب مقاومت نہ لاکر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ پیغمبر صاحب معدودے چند رفیقوں کے ساتھ لشکر سے الگ رہ گئے اور زخمی ہوئے دندان مبارک شہید ہوا۔ اور آپ کے سر میں بھی چوٹ آئی تو اُس وقت بتقاضائے بشریت پیغمبر صاحب کو بہت غصہ آیا اور کافروں کے حق میں بددعا کرنی چاہی تو خدا نے تادیب کے طور پر پیغمبر صاحب کو صبر و درگزر کی تعلیم فرمائی ۱۲ ف اگرچہ سود مطلق حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ سود در سود بھی لیتے تھے اور اب بھی لیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اس لیے اس کو الگ منع فرمایا ۱۲

منزل ۱

يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ

تم کو (اس لڑائی میں) شکست کی (زک) پہنچی تو (بے دل نہ ہو کیونکہ جنگ بدر میں) طرف ثانی کو بھی اسی طرح کی زک پہنچ چکی ہے اور یہ اتفاقات وقت ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ

جو ہمارے حکم سے نوبت بہ نوبت (لوگوں کو پیش آتے رہتے ہیں) اور (تم کو جو اتفاق ناملائم جنگ احد میں پیش آیا تو اس سے) خدا کو دیکھنا (یہ) منظور تھا کہ سچے مسلمان کون ہیں

شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

شہادت کے درجے دینے تھے ورنہ خدا تو کسی طرح بھی ان ظالموں یعنی کافروں کا مددگار نہیں۔ اور (نیز یہ منظور تھا کہ) اللہ مسلمانوں کو (شک و شبہے میں ڈال کر) خالص کرے

وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ○ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ

کافروں کا زور توڑ دے۔ کیا تم اس خیال میں ہو کہ جنت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے نہ تو ان لوگوں کو جانچا

الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ○ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ

جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور نہ ان لوگوں کو جانچا جو (لڑائی میں) ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تم تو

الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ○

موت کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے سو اب تم نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا (پھر اس سے کیوں ڈرتے ہو)

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ

اور محمد اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہ ایک رسول ہیں اور بس ان سے پہلے (اور) بھی رسول ہو گزرے ہیں بس اگر (محمد اپنی موت سے) مر جائیں

أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن

یا مارے جائیں تو کیا تم الٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر لوٹ جاؤ گے اور جو الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائے گا

يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ○ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن

وہ خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ان کو خدا عنقریب جزائے (خیر) دے گا۔ اور کوئی شخص

تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

بے حکم خدا مر نہیں سکتا (اس نے ہر ایک کی موت کا) وقت مقرر (کرکے) لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے کئے کا) بدلہ چاہتا ہے

نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي

ہم اس کا بدلہ یہیں دے دیتے ہیں اور جو آخرت میں بدلہ چاہتا ہے اس کو وہیں بدلہ دیں گے اور جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ہم ان کو عنقریب

الشَّاكِرِينَ ○ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا

جزائے (خیر) دیں گے۔ اور بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے (خدا کے دشمنوں سے) لڑے

لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

جو مصیبتیں ان کو اللہ کے رستے میں پہنچیں ان کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی اور نہ (دشمنوں سے) دبے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

ف ۱ یعنی فتح و شکست دن کی طرح پھرتی پھرتی ہے کبھی کسی پر کبھی کسی پر

ربع ۵ ع

الصّٰبِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اور سوائے اس کے اُن کے مُونہہ سے ایک بات بھی تو نہیں نکلی کہ لگے دُعائیں مانگنے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر

وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

تو اللہ نے اُن کو دُنیا میں بدلہ دیا (سو دیا) آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا اور اللہ خلوص دل سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مسلمانو! اگر تم کافروں کے کہے میں آجاؤ گے تو وہ تم کو اُلٹے پیروں (کفر کی طرف)

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ

لوٹا کر لے جائیں گے پھر تم ہی اُلٹے گھاٹے میں آجاؤ گے۔ (کافر تمہارے خیر خواہ نہیں) بلکہ تمہارا (حقیقی) خیر خواہ اللہ ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

اور وہ سب مددگاروں سے بہتر (مددگار) ہے۔ (گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے دلوں میں بٹھا کر رہیں گے

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَ

کیونکہ اُنھوں نے اُن چیزوں کو خدا کا شریک بنایا ہے جن (کے شریک ہونے) کی خدا نے کوئی سی سند بھی نہیں بھیجی اور (آخر کار) اُن لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ

ظالموں کا (بھی) کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اور (مسلمانو!) جس وقت تم خدا کے حکم سے کافروں کو تہ تیغ کر رہے تھے (اُس وقت) خدا نے تم کو اپنا وعدہ (فتح) سچا کر دکھایا

بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓي اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

یہاں تک کہ تم کو تمہاری خاطر خواہ جیت دکھا دی اس کے بعد تم (مال غنیمت دیکھ کر لڑائی سے) بزدل ہوگئے اور پیغمبر (رسول کے حکم (یعنی مورچہ پر جمے رہنے) کے بارے میں آپس میں جھگڑا

مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

بعض تو تم میں سے (مورچہ چھوڑ کر) دنیا (یعنی غنیمت) کے پیچھے پڑ گئے اور بعض (مورچے پر قائم رہ کر ثواب) آخرۃ کی فکر میں لگے (اور شہید ہوگئے)

الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

پھر تو خدا نے تم کو دشمنوں (کی طرف) سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس سے خدا کو تمہارا (ایمان و اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (پھر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی

ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ

مسلمانوں پر خدا کا بڑا کرم ہے (اس وقت کو یاد کرو) جب تم (بدحواس) بھاگے چلے جاتے تھے

وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

اور باوجودیکہ رسول تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے (لیکن) تم مڑ کر کسی کی طرف کو نہیں دیکھتے تھے پس (اس مخالفت سے جو تم نے رسول کی) اس کی پاداش میں

ع ۵ ۱۵ ۶

منزل ۱

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ

تم سے کوئی مطلب فوت ہو جائے یا تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو تم (صبر کی عادت رکھو اور تم) اُس کا رنج نہ کرو۔ اور تم کچھ بھی کرو اللہ کو اُس کی خبر ہے ف۱ پھر

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ

(جب تم شکست کا) غم (و افسوس کر چکے تو اس) کے بعد خدا نے تم پر ایک اطمینان کی حالت طاری کی کہ تم میں سے ایک (گروہ) کے گروہ کو (یعنی سچے مسلمانوں کو) نیند نے

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ

جن کو (اُس وقت بھی) اپنی جانوں کی پڑی تھی اللہ کے جناب میں ناحق (زمانۂ) جاہلیت (کے وقت) کی سی بدگمانیاں کر رہے تھے ف۲

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ

(اور) کہتے تھے کہ ہمارے بس کی کیا بات ہے (اے پیغمبر تم ان سے) کہہ دو کہ سب کام خدا ہی کے اختیار میں ہیں

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

(اے پیغمبر زبانی شکایتوں کے علاوہ) ان کے دلوں میں اور اور باتیں بھی مخفی ہیں جن کو تم پر ظاہر نہیں کرتے (جی ہی جی میں) کہتے ہیں کہ ہمارا کچھ بھی

الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ

بس چلتا ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی قسمت میں

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

مارا جانا لکھا تھا (گھر سے) نکل کر (خود) اپنے پچھڑنے کی جگہ آ موجود ہوتے اور (اس لڑائی کے ہار جانے میں بھی چند در چند مصلحتیں تھیں از انجملہ یہ کہ) خدا کو منظور تھا

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور تمہارے دلی خیالات کو (وسوسوں کے میل کچیل سے) صاف کرے اور اللہ تو سب کے جی کی بات جانتا ہے ف۳

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ

جس دن (مقام احد میں مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں (آپس میں) بھڑ گئیں (اور) تم (مسلمانوں) میں سے (جو) لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو (ان کا بھاگنا کفر و ارتداد

مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا

گناہوں (یعنی حکم رسول کی مخالفت) کی وجہ سے شیطان نے اُن کے پاؤں (جگہ سے) اکھاڑ دیئے اور بیشک خدا نے اُن (کے اس قصور) سے درگزر کی البتہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا

مسلمانو! اُن لوگوں جیسے نہ بنو جو (زبانی دعوی اسلام کرتے ہیں اور دل سے) منکر ہیں اور اُن کے بھائی بند

ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ

پردیس میں نکلے ہوں یا جہاد کرنے گئے ہوں (اور وہاں مر جائیں) تو اُن کے بارے میں کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے پاس (ٹھیرے رہتے) ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

خدا نے ان لوگوں کے ایسے خیالات اس لئے کر دیئے ہیں کہ (ساری عمر) ان کے دلوں میں یہی حسرت رہے اور (یوں تو) اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور جو کچھ بھی

منزل ۱

ف۱ یہ بھی جنگ اُحد کا مذکور ہے لڑائی تو ہر گئی تھی اور ابتدائی ہتھا میں مسلمانوں کا بے دل ہونا آئندہ کی کامیابیوں میں مخل انداز تھا ان آیتوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک شکست کے ہو جانے سے کیا ہوتا ہے مسلمانوں نے کچھ فتح کا ٹھیکہ نہیں لیا کہ ہمیشہ جیتا ہی کریں گے ہار گئے ہار گئے ہارنے پر رنج کرنا لاحاصل ہے مگر ہاں یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیوں ہارے سو اللہ تعالیٰ نے جتا دیا کہ ہارے افسر یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے کہ یہ حرکت آداب جنگ کے بالکل خلاف تھی وہ فوج جو افسر کا حکم نہ مانے اور اپنی رائے کو دخل دے اور قواعد کو توڑ دے اس کا وہی نتیجہ ہونا چاہیئے جو اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کی فوج کا ہوا ۱۲ ف۲ شیوع اسلام سے پہلے کا وقت زمانۂ جاہلیت کہلاتا ہے کہ اُن دنوں اہل عرب دین و مذہب کچھ بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ ف۳ پیغمبر صاحب نے خدا کے حکم سے مسلمانوں کو خوشخبری سنا رکھی تھی کہ خدا اسلام کی برکت سے تمہاری دنیوی سلطنت قائم کرے گا اُس وقت سے مسلمان اس وعدے پر بڑے نازاں تھے اور یوں سمجھ رکھا تھا کہ ہر جگہ ہماری ہی فتح ہو گی اب جو اُحد کی لڑائی بگڑی تو منافقوں کی بن آئی اور لگے کہنے کہ ہماری تو پہلے سے یہ رائے تھی کہ لڑو تو شہر کے اندر اپنے گھروں کی پناہ پکڑ کر لڑو اور شہر سے باہر نکل کر لڑنے کا ارادہ نہ کرو سو پیغمبر نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کو لا کر مروا دیا اللہ نے ان آیتوں میں اُن کی اس بکواس کا جواب دیا کہ فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے اور موت کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور شکست پیغمبر کی بے تدبیری سے نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں کی بے تدبیری سے کہ پیغمبر کے حکم پر قائم نہ رہے اور مورچہ چھوڑ دیا ۱۲

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے اور اللہ کے رستے میں اگر تم مارے جاؤ یا (اُس کے رستے میں اپنی موت سے) مر جاؤ تو خدا کی بخشش

مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ

اور مہر (جو آخرت میں تم پر ہوگی) اُس (مال و دولت) سے جو لوگ (چند روزہ) جمع کر لیتے ہیں کہیں بہتر ہے اور تم (اپنی موت سے) مرو یا مارے جاؤ

لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ۝ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ

(آخر کار) اللہ ہی کی طرف کھینچ بلائے جاؤ گے۔ تو (اے پیغمبر یہ بھی) اللہ کا بڑا ہی فضل ہوا کہ تم اِن کو نرم دل (دستیاب) ملے ہو اور اگر (خدانخواستہ)

فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ

تم مزاج کے اکھڑ (اور) سنگدل ہوتے تو یہ لوگ (کبھی کے) تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے تو تم (اپنی جبلی عادت کیوں چھوڑو اس جنگ اُحد کے معاملے میں بھی) اِن کے قصور معاف

لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ

اور معاملات (صلح و جنگ) میں (بدستور سابق) اِن کو شریک مشورہ کر لیا کرو پھر (مشورے کے بعد) تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو بے تامل اُس کر گزرو مگر بھروسا

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَ

جو لوگ (خدا پر) بھروسا رکھتے ہیں خدا اُن کو دوست رکھتا ہے (مسلمانو!) اگر خدا تمہاری مدد پر ہے تو پھر کوئی بھی تم پر غالب آنے والا نہیں اور

إِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ

اگر وہ تم کو چھوڑ بیٹھے تو اُس کے (چھوڑے) پیچھے (دوسرا) کون ہے جو تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی کا بھروسا رکھیں اور پیغمبر (کی شان) سے (نہایت) بعید ہے کہ پیغمبر ہو کر خیانت کرے اور جو (کوئی) خیانت کا مرتکب ہوگا

يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن (خدا کے روبرو) بعینہ وہی چیز اُس کو لا حاضر کرنی ہوگی پھر جس نے جیسا کیا ہے اُس کو اُس کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور کسی پر (کسی طرح)

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ

بھلا جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع ہو کہیں (دیکھ) اُس شخص جیسا (عمل سنزرد) ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں آ گیا ہو اور (آخر کار) اُس کا ٹھکانا دوزخ ہو

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

اور وہ (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے ف۲ اللہ کے ہاں لوگوں کے (الگ الگ) درجے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

اللہ نے مسلمانوں پر (بڑا ہی) فضل کیا کہ اُن میں اُن ہی میں کا ایک رسول بھیجا

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن

جو اُن کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کو (کفر و شرک کی) گندگی سے پاک کرتا اور کتابِ الٰہی (یعنی قرآن) اور دانائی (کی باتوں) کی اُن کو تعلیم دیتا

ف۱ یہ شاید اُس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں جو لوٹ کا مال مسلمانوں کو ہاتھ لگا تھا اور وہ ایک جگہ جمع کیا رہا تھا کہ آخر کار فوج میں تقسیم کر دیا جائے گا اُس میں سے اوڑھنے کی ایک لنگی گم ہو گئی کسی بدبخت نے پیغمبر صاحب کی نسبت شبہہ کیا ۱۲

ف۲ یعنی یہ کام ملعون اور جہنمی کا ہے نہ معاذ اللہ پیغمبر کا ۱۲

منزل ۱

كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ

(ان پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ہی۔ کیا جب (مسلمانوں) پر (جنگ احد میں شکست کی) مصیبت آپڑی

قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ

حالانکہ تم (جنگ بدر میں) اس سے دوگنی مصیبت (اپنے دشمنوں) پر ڈال چکے ہو (یعنی یہ مصیبت اس سے آدھی ہی تو ہے) تم کہنے لگے کہ (یہ آفت) کہاں سے آپڑی

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن (مقام احد میں مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں بھڑ گئیں اور تم (مسلمانوں) کو شکست کی مصیبت پہنچی

فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ

تو خدا کا حکم (یوں ہی) تھا اور (یہ بھی غرض تھی کہ خدا) ایمان والوں کو معلوم کرلے اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے

وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ

اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے رستے میں لڑو یا (اس رستے نہ لڑو تو دشمن کو اپنے پرے) ہٹاؤ (تو) وہ بولے کہ اگر ہم سمجھتے (کہ آج)

قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ

لڑائی (ہوگی) تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے ف۱ یہ لوگ اس روز بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے

يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝

منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲ اور (خیانت) جس کو چھپاتے ہیں اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا

(یہ وہی لوگ ہیں) جو (آپ تو گھر) بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا اور (اے پیغمبر) جو لوگ

قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

اللہ کے رستے میں مارے گئے ہیں ان کو مرا ہوا خیال نہ کرنا (وہ مرے نہیں ہیں) بلکہ اپنے پروردگار کے پاس جیتے (جاگتے موجود) ہیں (اس کے) خوان کرم سے

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ

(اور) جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دے رکھا ہے اس میں مگن ہیں اور جو لوگ ان کے بعد زندہ رہے اور

لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(ابھی) ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت (یہ خیال کرکے) خوشیاں مناتے ہیں کہ یہ بھی شہید ہوں تو ہماری طرح (ان پر بھی) نہ کسی قسم کا خوف (طاری)

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

اللہ کی نعمتوں کی اور (اس کے) فضل کی خوشیاں منا رہے ہیں اور (نیز) اس کی کہ اللہ

منزل ۱

ف۱ منافقوں کی رائے کے خلاف جو باہر نکل کر لڑنے کی ٹھیری تو وہ بھی ساتھ تو ہو لئے لیکن رستے میں یہ بہانہ کیا کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور واپس چلے آئے

ف۲ یعنی یہ لفظاً بہانہ کرتے ہیں ورنہ دل سے تو خوب جانتے ہیں کہ لڑائی ضرور ہوگی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دشمن اس قدر دور دراز جگہ سے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کر آئے ہیں تو لڑائی ضرور ہوگی ۱۲

ع ۱۷ / ۸   ۲ مع   عند المتقدمین ۱۲

الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ

ایمان والوں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیتا   جو لوگ   (لڑائی میں)

مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

زخم کھائے پیچھے خدا اور رسول کے بلانے پر چل کھڑے ہوئے   ایسے نیکوکاروں اور متقیوں کے لیے بڑے   اجر ہیں

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کو لوگوں نے (آکر) خبر دی کہ (مخالف) لوگوں نے تمہارے (ساتھ لڑنے کے) لیے بڑی بھیڑ جمع کی ہے (ذرا) اُن سے ڈرتے رہنا

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا

تو (بجائے اس کے کہ اس خبر کو سن کر اسلام کی طرف سے شک کرنے لگتے) اس سے اُن کے یقین اور زیادہ مضبوط ہو گئے اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے

بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ

(ہمت کرکے لڑائی کے ارادے سے گئے لڑائی وڑائی تو کچھ ہوئی ہوائی نہیں ہاں) یہ لوگ اللہ کی نعمتوں اور (اس کے) فضل سے لدے پھندے (گھروں کو) واپس آئے (اور اُن کو

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ

اللہ کی مرضی پر کاربند ہوئے (سو الگ) اور اللہ کا فضل بڑا ہے   یہ (مخبر) بس ایک شیطان تھا جو (تم مسلمانوں کو) اپنے رفیقوں کا ڈراوا دکھاتا تھا

أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ

تو تم اُن سے (ذرا بھی) نہ ڈرنا اور (سچے) مسلمان ہو تو   ہمارا ہی ڈر رکھنا ف   اور   (اے پیغمبر)

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ

جو لوگ کفر (کے پھیلانے) میں دوڑے (دوڑے پڑتے) پھرتے ہیں تم اِن لوگوں کی وجہ سے آزردہ خاطر نہ ہونا (کیونکہ) یہ لوگ (اپنے) خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ

(بلکہ) خدا چاہتا ہے کہ (ثواب) آخرت میں (سے) اُن کو   کچھ حصہ نہ دے   اور اُن کو بڑا عذاب   ہونا ہے

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ

جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر مول لیا خدا کو تو ہرگز کسی طرح کا   نقصان پہنچا نہیں سکیں گے   بلکہ   اُن ہی کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ

عذاب دردناک ہوگا۔ اور جو لوگ (دین اسلام سے) انکار کر رہے ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دے رہے ہیں یہ کچھ ان کے حق میں بہتر ہے

لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

ہم تو ان کو صرف اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ اور گناہ سمیٹ لیں   اور (آخر کار)   ان کو ذلت کی مار ہے

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ

(منافقو!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ جس حال میں تم ہو اچھے برے کی تمیز کیے بدون اسی حال پر مومنوں کو (تمہارے ساتھ ملا جلا) رہنے دے

ف۱ اُحد کی لڑائی گزری تو مسلمان ایک جھکولا کھا کر پھر سانوٹے ہو گئے تھے اُدھر سے کفار یہ دیکھ کر اپنی اپنی جگہ کو لوٹ گئے مگر ایک دھمکی دیتے گئے کہ اگلے سال مقام بدر پر چڑھائی کرکے مسلمانوں کی خبر لیں گے جب وقت موعود قریب آیا تو ایک مخبر کی زبانی مدینے میں کہلا بھیجا کہ اہل مکہ نے لڑائی کی بڑی تیاری کی ہے مقصود یہ تھا کہ اُحد میں شکست کھا ہی چکے ہیں

منزل ۱ تیاری کی خبر سن کر مسلمان لڑائی کے لیے نہ نکلیں مگر مسلمانوں پر اس غلط خبر کا کوئی اثر نہ ہوا اور وعدے پر آموجود ہوئے مکے والوں کی طرف سے کوئی نہ آیا اور لڑائی وڑائی کچھ بھی نہ ہوئی مگر مسلمانوں کا لشکر تین دن بدر میں پڑا ہوا لین دین خرید و فروخت کرتا رہا اور امن چین سے کمائی کرکے مدینے واپس آیا ۱۲

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ

اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ تم کو غیب کی باتیں بتادے ہاں

اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ

اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور اُن کو بقدر مناسب بتا بھی دیتا ہے) تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (غیب کی تو کچھ بھی پڑو) اور اگر

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ

ایمان لاؤ گے اور (نفاق سے) بچتے رہو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا ف اور جن لوگوں کو

بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے (مقدور) دیا ہے اور وہ (راہ خدا میں اس کے خرچ کرنے میں) بخل کرتے ہیں وہ اس (بخل) کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں (وہ بہتر نہیں)

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ

(بلکہ) جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب قیامت کے دن اُس کا طوق بنا کر اُن کے گلوں میں پہنایا جائے گا اور آسمانوں اور زمین (آخر کار سب) کا وارث اللہ ہی ہے اور

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ

جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے جو لوگ اللہ کو محتاج

وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

اور اپنے تئیں مالدار بتاتے ہیں اُن کی یہ بکواس اللہ نے سنی ہے وہ لوگ جو ناحق (زمانہ) انبیاء پیغمبروں کو قتل کرتے چلے آئے ہیں اُس کے ساتھ ہم اُن کی اس بکواس کو بھی

وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ

اور اُن کی تمام شرارتوں کا جواب (قیامت کے دن) ہماری طرف سے (یہ ہوگا کہ) عذاب آتش کے مزے چکھو یہ اُنہی اعمال کا بدلہ ہے جن کو تم نے پہلے سے اپنے ہاتھوں (آخرت) کے واسطے

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ

اللہ تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم روا نہیں رکھتا (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے

اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ

کہ جب تک کوئی پیغمبر ہم کو نذر و نیاز کا یہ معجزہ نہ دکھائے کہ (خدا کی درگاہ میں) نذر و نیاز کرے اور اُس کو آسمانی آگ آ کر چٹ کر جائے تب تک ہم اُس پر ایمان نہ لائیں (اے پیغمبر اِن سے)

جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

مجھ سے پہلے (بہت سے) پیغمبر تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں لائے اور جس (نشانی) کی تم (اب) فرمائش کرتے ہو (وہ بھی لائے) تو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو پھر تم نے اُن کو کس لئے قتل کیا (اے پیغمبر) اس پر بھی اگر وہ تم کو جھٹلائے چلے جائیں تو (تم کو بے دل ہونے کی کوئی وجہ نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ

کھلے معجزے لائے اور صحیفے (بھی لائے) اور نورانی کتابیں (بھی لائے) پھر بھی (بہت) لوگوں نے اُن کو جھٹلایا ف۲ ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے

ف۱ منافق کہتے تھے کہ اگر محمد صلعم سچے ہیں تو منافقوں کو پہچان کر نام بنام بتا دیں کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اللہ نے فرمایا کہ مع نام لے کر تم کو غیب کی باتوں پر مطلع کرنا قرین مصلحت نہیں ہے مگر جان رکھو کہ تمہارا حال رسول سے مخفی نہیں ہے اور خدا تم کو سچے مسلمانوں سے الگ کر کے رہے گا چنانچہ پیغمبر صاحب کے فرمانے سے بعض منافقوں کے نام مسلمانوں کو معلوم تھے اور بعض سے ایسی حرکات سرزد ہوتی رہتی تھیں کہ مسلمان اُن کو تاڑ لیتے تھے ۱۲

ف۲ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض پیغمبروں کو ایسا بھی پیش آیا کہ اُنھوں نے خدا کی نیاز کی آسمان سے آگ آئی اور نیاز کو جلا گئی جس سے معلوم ہوا کہ نذر قبول ہوئی یہود نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک بہانہ یہ بھی نکال کھڑا کیا اور اُن کا مطلب ایک خاص معجزے کا طلب کرنا تھا خدا نے جواب دیا کہ یہ سب ہیرا پھیری کی باتیں ہیں تمہارے بزرگوں نے بہت سے معجزے دیکھے اور یہ خاص معجزہ بھی دیکھا اور پھر بھی ایمان نہ لائے تم بھی ہو تو اُن ہی کی اولاد ہو اور تمہاری طبیعتیں بھی اُن ہی کی طرح کی سرکش واقع ہوئی ہیں اس تم سے ایمان لانے کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ۱۲

منزل ۱ ۹ ع ۱۸

وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ

اور جو عمل تم لوگ کرتے ہو اُن کا) پورا پورا بدلہ تو تم کو قیامت ہی کے دن دیا جائے گا تو (اس دن) جو شخص (دوزخ کی) آگ سے پرے ہٹا دیا گیا اور

أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ○

اُس کو (رہنے کے لیے) جنت میں جگہ دی گئی تو اُس نے (من مانی) مراد پائی اور دُنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پونجی ہے (اور بس)

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

(مسلمانو!) تمہارے مالوں (کے نقصان) اور تمہاری جانوں (کے زیاں) میں ضرور تمہاری (ایمانداری کی) آزمائش کی جائے گی اور جن لوگوں کو

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا

تم سے پہلے (آسمانی) کتاب دی جا چکی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) اُن سے اور مشرکین (مکہ) سے تم بہت سی ایذا کی باتیں (بھی) ضرور سنو گے اور اگر صبر کیے رہو

وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ○ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ

اور پرہیزگاری (کو ہاتھ سے نہ جانے دو) تو بے شک یہ (بڑی) ہمت کے کام ہیں اور (اے پیغمبر اہل کتاب کو) وہ وقت کیوں نہیں یاد دلاتے جب خدا نے

أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ

اہل کتاب سے قول و قرار لیا کہ (یہ کتاب) جو تم کو دی گئی ہے لوگوں سے اس کا مطلب صاف صاف بیان کر دینا اور اس (کی کسی بات) کو چھپانا مت مگر انہوں نے (اس قول

ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ○ لَا تَحْسَبَنَّ

اپنے) پس پشت پھینک دیا اور اُس کے عوض میں تھوڑے سے دام (یعنی دُنیاوی فائدے) حاصل کیے سو کیا ہی بُرا سودا ہے جو یہ لوگ لے رہے ہیں اور

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا

جو لوگ اپنے کیے سے خوش ہوتے اور (کیا کرایا تو کچھ ہے) نہیں اور اس پر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف ہو تو (اے پیغمبر)

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلِلَّهِ مُلْكُ

ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے بلکہ ان کے لیے عذاب دردناک (تیار موجود) ہے اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ

آسمان و زمین کا اختیار (سب) اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے کچھ شک نہیں کہ آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ○ الَّذِينَ

اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کے ردّ و بدل میں ف عقلمندوں (کے سمجھنے) کے لیے (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں جو

يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي

کھڑے اور بیٹھے اور پڑے خدا کو یاد کرتے اور آسمانوں اور زمین کی ساخت میں غور کرتے ہیں

خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ

(اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار تُو نے اس (کارخانۂ عالم) کو بے فائدہ (تو) نہیں بنایا تیری ذات (اس فعل عبث کے کرنے سے

۱۹ ع ۹ ۱۰

منزل ۱

ف ردّ و بدل میں رات دن کا بڑھنا اور گھٹنا دونوں باتیں آگئیں ۱۲

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

(اور یہ کارخانہ خبر دیتا ہے کہ قیامت میں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ملنی ہے) تو (اے ہمارے پروردگار) ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو بہت

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کرنے والے (یعنی پیغمبر) کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہے تھے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

(اور لوگوں کو سمجھا رہے تھے) کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے قصور معاف فرما اور ہم (پر) سے

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے شمول میں ہمارا (بھی) خاتمہ (بالخیر) کیجیو اور اے ہمارے پروردگار جیسے (جیسے نعمتوں کے) وعدے اپنے رسولوں کی معرفت

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ

اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کیجیو تو کبھی) وعدہ خلافی تو کیا ہی نہیں کرتا تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا قبول کرلی۔

رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ

(اور فرمایا) کہ ہم تم میں سے کسی (نیک) عمل کرنے والے کے عمل کو اکارت نہیں جانے دیتے مرد ہو یا عورت (اس بارے میں مرد عورت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ) تم سب ایک

مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ

تو جن لوگوں نے ہمارے لیے (اپنے) دیس چھوڑے اور (ہماری ہی وجہ سے) اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

اور لڑے اور مارے گئے ہم اُن کی خطاؤں کو اُن (کے نامۂ اعمال) میں سے ضرور محو کر دیں گے اور اُن کو ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

باغوں میں لے جا) داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اللہ کے ہاں سے (یہ اُن کے کیے کا) بدلہ (ہے) اور

حُسْنُ الثَّوَابِ ○ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۙ مَتَاعٌ

اچھا بدلہ تو اللہ ہی کے ہاں ہے (اے پیغمبر) شہروں میں کافروں کا چلنا پھرنا تم کو کسی طرح کے) مغالطے میں نہ ڈالے ف (یہ)

قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

تھوڑے سے (چند روزہ) فائدے ہیں پھر (آخر کار) ان (کافروں) کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ

(آخرت میں) اُن کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ کے ہاں سے (یہ اُن کی) مہمانی (ہوگی)

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور جو (ساز و سامان) خدا کے یہاں ہے (دنیا کے ساز و سامان سے) نیکوکاروں کے حق میں کہیں بہتر ہے۔ اور اہل کتاب میں بے شک کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں جو

ف یعنی تمہارے دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ خدا تو کفر سے راضی نہیں پھر کافر دنیا میں کیسے رستے بستے چلتے پھرتے کام کاج کرتے ہیں اور کیوں اِن کی زندگی خوش حالی کے ساتھ بسر ہوتی ہے ۱۲

منزل

اللہ

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کتاب تم (مسلمانوں) پر اُتری ہے اور جو اُن پر اُتری ہے اُن (سب) پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں (اور) (نہ) فرقت) اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

(اور) اللہ کی آیتوں کے عوض میں (دنیاوی فائدہ کے) تھوڑے دام نہیں لیتے یہی وہ لوگ ہیں جن کے اجر اُن کے پروردگار کے ہاں (تیار موجود) ہیں (اُن کو اجر دے گا) بیشک (اللہ) جلد

الْحِسَابِ ۝ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا

حساب کرنے والا ہے مسلمانو! (اُن تکلیفوں کو جو خدا کی راہ میں تم کو پیش آئیں) برداشت کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو اور دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رہو اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اللہ سے ڈرو تاکہ (آخرکار تم (اپنی) مراد کو پہنچو

سُوْرَةُ النِّسَاۗءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

سورۂ نساء مدینے میں نازل ہوئی اس کی ایک سو چھہتر آیتیں ہیں اور چوبیس رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو تن واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا اور (یہ اس طرح پر کہ پہلے)

مِنْھَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

اُس سے اُس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اُن دو (میاں بی بی) سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے اور جس خدا کا

تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَاٰتُوا

واسطہ دے دے کر تم اپنے گتنے کام نکال لیتے ہو اُس کا اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ تمہارا نگران حال ہے ف۱ اور

الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا

یتیموں کے مال اُن کے حوالے کرو اور مال طیب کے بدلے مالِ حرام نہ لو ف۲ اور

اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

اُن کے مال اپنے مالوں میں ملا کر خورد برد نہ کرو کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو

تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

کہ یتیم لڑکیوں (کے بارے) میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ

اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو ف۳ پھر اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیبیوں میں) برابری (کے ساتھ برتاؤ) نہ کر سکو گے تو (اس صورت میں) ایک

اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ

(ہی) پر قناعت کرنا ف۴ نامنصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لیے یہ تدبیر زیادہ قرین مصلحت ہے۔ اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی کے ساتھ دے ڈالو پھر اگر وہ خوشی سے

ف۱ ہزاروں لاکھوں آدمی خدا کا واسطہ دے کر بھیک مانگتے ہیں اور یوں بھی جب کسی سے کام نکالنا ہوتا ہے تو خدا کا واسطہ دیا جاتا ہے ۱۲ ف۲ لوگ اپنے ناقص مال سے یتیموں کا اچھا مال بدل لیتے تھے خدا نے اس سے منع فرمایا کہ تمہارا مال اگرچہ ناقص ہے لیکن حلال طیب ہے اور یتیموں کا مال اگرچہ اچھا ہے مگر تم پر حرام ہے تو گو ظاہر میں بُرے کے عوض میں اچھا لیتے ہو مگر حقیقت میں معاملہ برعکس ہے ۱۲ ف۳ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرنے کی صورت یہ تھی کہ یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اُس کے مال یا جمال کی وجہ سے اُس کے ساتھ نکاح تو کر لیتا لیکن نکاح کے بعد اُس کے حقوق مہر وغیرہ کی چنداں پروا نہ کرتا کیونکہ اس بیچاری کا کوئی ولی وارث نہ تھا کہ ھوک بجا کر اُس کے حقوق لیتا اللہ نے فرمایا کہ جب تم انصاف نہیں کر سکتے تو تم اُن سے نکاح ہی مت کرو کسی اور عورت سے کرو عورتوں کا دنیا میں کال نہیں ۱۲ ف۴ شرع کی رو سے صرف وہ کافر لونڈی غلام ہیں جو جہاد دینی مذہبی لڑائی میں پکڑے آئیں پھر گرفتار ہونے پیچھے مال منقولہ کی طرح اُن کی خرید و فروخت بھی ہوتی رہی ہے اس سے اُس سرے تک سارے ہندوستان میں کہیں لونڈی غلام نہیں اور حاکم وقت کی طرف سے بھی اسکی بڑی سخت سزا ہے اور یہ جو لوگ قحط میں بچے پال لیتے یا دوسرے خدمت پیشہ یہ ہم سب کی طرح آزاد ہیں اِن کے ساتھ لونڈی غلام کا سا برتاؤ کرنا گناہ ہے خدا کا اور جرم ہے حاکم کا ۱۲

ع ۲۰ / ۱۱ / ۱۱

منزل ۱

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ○ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اُس کو رچتا پچتا (سمجھ کر مزے سے) کھاؤ (پیو) اور

اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَ

مال جس کو خدا نے تمھارے لیئے (ایک طرح کا) سہارا بنایا ہے اُن (بیتیموں) کے حوالے نہ کرو اور جو کم عقل ہوں اُس میں سے اُن کے کھانے پہننے میں

قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ

اُن کو نرمی سے سمجھا دو ف اور یتیموں کو (دنیا کے) کاروبار میں لگائے رہو یہاں تک کہ نکاح (کی عمر) کو پہنچیں

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ

اُس وقت اگر اُن میں صلاحیت دیکھو تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو اور ایسا نہ کرنا کہ

اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ

اُن کے بڑے ہونے کے اندیشے سے فضول خرچی کر کے جلدی جلدی اُن کا مال کھا (پی) ڈالو اور جو (ولی سرپرست) با مقدور ہو اُس کو (مال

مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

جو حاجتمند ہو وہ دستور مطابق (بقدرِ ضرورت) کھائے (تو مضائقہ نہیں) پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو

فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ○ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

تو (لوگوں کو) اُن (کے مال کے لینے) کا گواہ کر لو ورنہ حساب لینے کو (تو حقیقت میں) اللہ بس ہے

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصّہ ہے اور (ایسا ہی) ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصّہ ہے

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

(اور یہ) حصّہ (ہمارا) ٹھیرایا ہوا (ہے) اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○

اور یتیم بچے اور مساکین آ موجود ہوں تو اُس میں سے اُن کو بھی کچھ دے دیا کرو اور (اُن کی خواہش کے قدر دیتے نہ بن پڑے تو) اُن کو نرمی سے سمجھا دو

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا

اور وارثانِ حق دار کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر (خود) اپنے (مرے) پیچھے اولادِ ضعیف چھوڑ جاتے تو اُن (کے حال) پر اُن کو (کیسا کچھ) ترس (نہ) آتا تو چاہیئے کہ

اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا

اللہ سے ڈریں اور (اُن سے) سیدھی طرح بات کریں۔ جو لوگ ناحق (ناروا) یتیموں کے مال خورد برد کرتے ہیں

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○ يُوْصِيْكُمُ

وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب (مرے پیچھے) دوزخ میں پڑیں گے (مسلمانو!)

ف سمجھانے سے یہ کہنا مراد ہے کہ تمھاری چیز ہے اور ہم تمھارے ہی فائدے کے لیئے اس کی حفاظت کرتے ہیں ۱۲

منزل ۱

ع ۱ / ۱۲

اللّٰهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَآءً

تمہاری اولاد (کے حصّوں) کے بارے میں اللہ تم سے کہے رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصّہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

(دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں اُن کا (حصّہ) دو تہائی اور اگر اکیلی ہو تو اُس کو

النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ

آدھا اور میت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصّہ اُس صورت میں کہ

لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ

میت کی اولاد ہو ف ۱ اور اگر اُس کے اولاد نہ ہو اور اُس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں تو اُس کی ماں کا حصّہ ایک تہائی (باقی باپ کا)

فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي

پھر اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے (ایک سے زیادہ) بھائی (یا بہنیں) ہوں تو ماں کا چھٹا حصّہ ف ۲ (مگر یہ حصّے) میت کی وصیت (کی تعمیل)

بِهَآ أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ

اور (ادائے) قرض کے بعد دیئے جائیں تم اپنے باپ (دادوں یعنی اُصول) اور بیٹوں (پوتوں یعنی فروع) کو نہیں جان سکتے کہ نفع رسانی کے اعتبار سے

نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَلَكُمْ نِصْفُ

(بس اپنی رائے کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو کہ) حصّوں کا قرار داد اللہ کا ٹھیرایا ہوا ہے اللہ بلاشبہ سب کچھ جاننا اور سب مصلحتوں سے واقف ہے اور جو

مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

(ترکہ) تمہاری بیبیاں چھوڑ مریں اگر اُن کے اولاد نہیں تو اُن کے ترکے میں تمہارا آدھا اور اگر اُن کے اولاد ہو

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ

تو اُن کے ترکے میں تمہارا چوتھائی (مگر) اُن کی وصیت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ

اور تم کچھ (ترکہ) چھوڑ مرو اور تمہارے کچھ اولاد نہ ہو تو بیبیوں کا (حصّہ) چوتھائی اور اگر تمہارے

وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ

اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے بی بیوں کا آٹھواں (حصّہ اور یہ حصّے بھی) تمہاری وصیت (کی تعمیل)

أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ

اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں) اور اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور اُس کے باپ بیٹا (یعنی اصل و فرع) نہ ہو اور (دوسرے باپ سے) اُس کے بھائی یا

أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذٰلِكَ

بہن ہو تو اُن میں سے ہر ایک کا چھٹا (حصّہ) اور اگر ایک سے زیادہ ہوں

[illegible]

ف ۱ اولاد سے مراد ہیں میت کی صلبی اولاد بیٹے۔ بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں پس نواسے نواسیاں اور اُن کی نسل داخل نہیں

منزل ۱

ف ۲ یعنی باقی سب باپ کا اور بھائیوں کو کچھ نہیں ۱۲

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
تو ایک تہائی میں (برابر کے) سب شریک ف (ہیں۔ حصّے بھی) میّت کی وصیّت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں)

غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ
بشرطیکہ میّت نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو ف۲ (یہ) فرمانِ الٰہی ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا (اور لوگوں کی نافرمانیوں پر) بردباشت کرتا ہے

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلے گا (آخرت میں) اُس کو اللہ (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لے جا) داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ
جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا
اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں سے بڑھ چلے (تو اللہ) اُس کو دوزخ میں (لے جا) داخل کرے گا (اور وہ) اُس میں ہمیشہ

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ
اور اُس کو ذلت کی مار دی جائے گی اور (مسلمانو!) تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ
تو اُن (کی بدفعلی) پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پس اگر گواہ (اُن کی بدکاری کی) تصدیق کریں تو (سزا کے طور پر) اُن (عورتوں) کو

فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝
گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت اُن کا کام تمام کر دے یا اللہ اُن کے لیے کوئی (اور) رستہ نکالے ف

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا
اور جو دو شخص تم لوگوں میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں تو اُن کو مارو پیٹو پھر اگر توبہ کریں اور اپنی حالت کی اصلاح کریں تو اُن سے (اور زیادہ) تعرض نہ کرو

عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ
کیونکہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف اللہ توبہ (تو) قبول کرتا (ہی) ہے

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ
(مگر) اُن ہی لوگوں کی جو نادانی سے کوئی بُری حرکت کر بیٹھے پھر جلدی سے توبہ کر لی تو اللہ بھی اُنہیں کی

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ
توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ (سب کا حال) جانتا (اور دنیا و دین کی مصلحتوں سے) واقف ہے۔ اور اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
جو (عمر بھر) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو

ع ۱۲/۱۳ منزل ۱

ف کلالہ کا بیان قرآن مجید میں دو جگہ ہے ایک یہاں اور دوسرے اسی سورت کے آخر میں۔ اور کلالہ کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ کلالہ میت کے بھائی بہن چھوڑ مرے یعنی ایک ماں باپ کے سگے بھائی بہن دوسرے علاتی یعنی سوتیلے ایک باپ کی اولاد جن کی مائیں مختلف ہوں تیسرے اخیافی یعنی سوتیلے جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف قرآن میں اس مقام پر اسی تیسری صورت کا حکم ہے کہ ان میں بھائی بہن ہر ایک برابر کے چھٹے حصے کا حق دار ہے للذکر مثل حظ الانثیین کا قاعدہ ان میں نہیں چلتا اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو تہائی کے مالک بالمساوات ہیں۔ رہیں پہلی اور دوسری صورتیں اُن کے احکام آخر سورت میں ہیں ۱۲ ف۲ میت کو وصیت سے وارثوں کا اس طرح پر نقصان ہوتا ہے کہ میت کو تہائی ترکے تک وصیت کرنے کی اجازت ہے تو اگر کوئی وارثوں کا حق مارنے کے لیے تہائی ترکے سے زیادہ کی وصیت کر مرے تو زیادہ کی قدر وصیت واجب التعمیل نہیں اسی طرح مرنے والا کسی کا قرضہ رعایۃً بھی اپنے اوپر لے سکتا ہے مگر وصیت ہو یا قرض مرنے والے کو اختیار نہیں کہ وارثوں کا نقصان کرے ۱۲ ف۳ جس رستے کا وعدہ اس آیت میں ہے اُس کا بیان اٹھارویں پارے کی سورۂ نور اور احادیث میں اس طرح پر ہے کہ کنوارے مرد یا کنواری عورت سے زنا کی حرکت صادر ہو تو سو سو کوڑے لگانے چاہئیں اور بیاہے ہوئے ہوں تو سنگسار ۱۲ ف۴ پہلی آیت میں صرف عورتوں کی خفیف سی سزا یعنی گھر میں بند رکھنے کا مذکور تھا اور اس میں مرد و عورت دونوں کی مارپیٹ کا اور یہ دونوں حکم بھی ابتدائی تھے اس کے بعد سو درّے اور سنگسار کرنے کا حکم اخیر نازل ہوا ۱۲

قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

تو لگے کہنے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح اُن کی توبہ بھی (قبول) نہیں جو کافر ہی مرگئے ایسے ہی ہیں

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ

جن کے لیے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے مسلمانو! تم کو روا نہیں

اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ

کہ عورتوں کو میراث (میت) سمجھ کر زبردستی اُن پر قبضہ کرو اور جو کچھ تم نے اُن کو (بر کی شوہری) دیا ہو اُس میں سے کچھ چھین لینے کی نیت سے

مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ

اُن کو گھروں میں (قید رکھو کہ دوسرے سے نکاح نہ کرنے پائیں) ہاں اُن سے کوئی کھلی ہوئی بدکاری سرزد ہو (تو قید رکھنے کا مضایقہ نہیں)

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ

حسن سلوک سے رہو سہو اور تم کو کسی وجہ سے بی بی ناپسند ہو تو عجب نہیں کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور

اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۞ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

اللہ اُس میں بہت سی خیر (و برکت) دے ف۱ اور اگر تمہارا ارادہ ایک بی بی کو بدل کر اُس کی جگہ

زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ

دوسری بی بی کرنے کا ہو تو گو تم نے پہلی بی بی کو ڈھیر سارا مال دے دیا ہو تاہم اُس میں سے کچھ بھی (واپس) نہ لینا

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۞ وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ

کیا تمہاری غیرت جائز رکھتی ہے کہ کسی قسم کا بہتان لگا کر اور صریح بے حجابات کر کے اپنا دیا ہوا (اُس سے واپس) لیتے ہو۔ اور دیا ہوا کیسے (واپس)

اَفْضٰی بَعْضُكُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۞

تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور بیبیاں (نکاح کے وقت مہر و نفقہ وغیرہ کا) تم سے پکا قول لے چکی ہیں

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ

اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو تم اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا تاہم) یہ

كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۞ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ

بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا ف۲ (مسلمانو!)

اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ

اور بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریکی بہنیں

ف۱ یعنی شاید اُس سے بہت سی اولاد ہو گو خوبصورت نہ ہو مگر گھر کے انتظام کا خاص سلیقہ رکھتی ہو یا ہنرمند ہو اور گھر کی کمائی کو اپنی ہنرمندی سے بڑھا سکے ۱۲ ف۲ اسلام سے پہلے عرب کے لوگوں کا سلوک عورتوں کے ساتھ ظالمانہ اور بعض صورتوں میں ظالمانہ ہونے کے علاوہ شرم و حیا کے بھی بالکل خلاف تھا مثلاً جب کوئی مرجاتا تو اُس کے وارث اُس کی بی بی کو میراث میت سمجھ کر اُس پر قبضہ کر لیتے چاہتے بے مہر خود نکاح کرتے چاہتے کسی اور سے نکاح پڑھا دیتے اور مہر آپ لیتے اور اگر چاہتے بٹھا رکھتے وارثوں کے علاوہ میت کا کوئی دوست اُس کی بی بی پر کپڑا ڈال دیتا تو وہی اُس کا حق دار سمجھا جاتا۔ خوبصورت ہوتی اُس سے آپ نکاح کر لیتا اگر بدصورت ہوتی تو اُس کو نکاح کرنے سے روکے رکھتا یہاں تک کہ وہ کچھ تاوان بھرتی یا وہیں اُس کے ہاں مر جاتی اور خود اُس کا وارث بنتا۔ الغرض یہاں تک عورتوں پر بیجا تصرف سمجھ رکھے تھے کہ بیٹا بھی اپنے باپ کا وارث ہوتا تو اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتا ۱۲ اللہ نے ان آیتوں میں ان سب حرکتوں سے منع فرمایا

ع ۸ ۱۴

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ

اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو اُن کی پہلے شوہر کی لڑکیاں جو (غالباً) تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں

نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

(تم پر حرام ہیں) لیکن اگر ان بیبیوں کے ساتھ تم نے صحبت داری نہ کی ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ

تو (پہلے شوہر کی) لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے) تم پر کچھ گناہ نہیں اور (تمہاری بہوئیں یعنی) تمہارے (اپنے) صلبی بیٹوں کی بیبیاں (بھی تم پر حرام ہیں)

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور دو بہنوں کا ایک ساتھ (نکاح میں) رکھنا (بھی تم پر حرام ہے) ف۱ مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک اللہ

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اور وہ عورتیں (بھی حرام ہیں) جو (دوسروں کی) قید (نکاح) میں ہوں مگر وہ جو (کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر)

اَیْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (یہ) خدا کا حکم تحریری ہے (جو) تم پر (لازم کیا جاتا ہے) اور (جو عورتیں تم پر حرام کی گئیں) اُن کے علاوہ (سب عورتیں) تم

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

شہوت رانی کے لیے نہیں بلکہ قید (نکاح) میں لانے کی غرض سے مال (یعنی مہر) کے بدلے (نکاح کرنا) چاہو پھر جن عورتوں سے تم نے لطف (صحبت) ا

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ

تو اُن سے جو مہر ٹھیرا تھا اُن کے حوالے کرو اور ٹھیرائے پیچھے (مہر کے کم و بیش کرنے پر) آپس میں رضی ہو جاؤ

بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝

تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے (اور سب کام) حکمت (و تدبیر سے) کرتا ہے

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

اور تم میں سے جس کو مسلمان بیبیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو (خیر)

مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ

لونڈیاں (ہی سہی) جو (کافروں کی لڑائی میں) تم مسلمانوں کے قبضے میں آجائیں ف۲ بشرطیکہ ایمان رکھتی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

(آدم زاد ہونے کے اعتبار سے) تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو پس (بے تامل) لونڈی والوں کے اذن سے اُن کے ساتھ نکاح کر لو اور

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

دستور کے مطابق اُن کے مہر اُن کے حوالے کر دو مگر شرط یہ ہے کہ قید (نکاح) میں لائی جائیں (اور یہ نہ (تو تم سے) بازاری عورتوں کا سا تعلق رکھنا چاہتی

ف۱ حدیث شریف کی رُو سے خالہ بھانجی اور پھوپی بھتیجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے ۱۲

ف۲ لفظ بی بی ہماری زبان میں دو طرح پر بولا جاتا ہے ایک بیاہتا عورت اور دوسرے عام شریف زادی جو کسی کی لونڈی باندی نہ ہو اس جگہ بیبیوں سے یہی اخیر قسم کی بیبیاں مراد ہیں ۱۲ +

ف۵ پہلے شوہر کی اولاد جو عورت ساتھ لاتی ہے ۱۲

أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

خانگیوں کا ساف پھر اگر قید (نکاح) میں آئے پیچھے کوئی بے حیائی کا کام کریں تو

مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ

جو سزا بی بی کی اُس کی آدھی لونڈی کی ف۲ لونڈی سے نکاح کرنے کی اجازت اسی کو ہے جس کو تم میں گناہ (کر بیٹھنے) کا خوف ہو

وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ يُرِيدُ اللَّهُ

اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے

لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ

کہ (انبیاء و صلحا) جو تم سے پہلے (ہو گزرے) ہیں اُن کے طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے اور

عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ

تم کو اُن ہی طریقوں پر چلائے اور تم پر مہربانی کی نظر رکھے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور بڑا حکمت والا ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کی نظر

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ○

اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں اُن کا مطلب یہ ہے کہ تم (راہِ راست سے بھٹک کر) بہت دور ہٹ جاؤ

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ○

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے (بوجھ) ہلکا کرے کیونکہ انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے (اور احکامِ سخت کے بار کا تحمل نہیں ہو سکتا)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا

مسلمانو! ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کیا کرو ہاں

أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ

آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو (اور اس میں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ ناروا نہیں) اور (آپ) اپنے تئیں ہلاک نہ کرو (تم سے یہ بات اس لیے کہی جاتی ہے کہ)

اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ

اللہ تمہارے حال پر مہربان ہے ف۳ اور جو زور و ظلم سے ایسا کام کرے گا (یعنی پرایا مال کھا جائے گا) تو

نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○ إِنْ تَجْتَنِبُوا

ہم اُس کو (قیامت کے دن دوزخ کی) آگ میں (دے جا کر) جھونک دیں گے اور یہ اللہ کے نزدیک (ایک) آسان (سی بات) ہے جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا

كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا

اُن میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور (تمہارے نامۂ اعمال سے) محو کر دیں گے اور تم کو لے جا کر مقامِ

كَرِيمًا ○ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ

عزت (یعنی بہشت) میں جگہ دیں گے اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے اس کا کچھ ارمان نہ کرو ف۴ مردوں کے

ف مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے مُسٰفِحٰتٍ کا ترجمہ مستی نکالتیاں اور مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ کا یار کرتیاں چھپے کیا ہے اور اسی کے قریب قریب مولانا شاہ ولی اللہ اور مولانا شاہ رفیع الدین کے ترجمے ہیں مُسٰفِحٰت کے معنوں میں بدکاری ہی کھلے خزانے اور مُتَّخِذٰتِ اخدان میں چوری چھپے آشنائی کرنا ہم نے اس فرق کو بازاری اور خانگی سے ظاہر کیا ہے گو لفظوں سے کسی قدر دور ہے ۱۲ ف۲ عورتیں دو قسم کی ہیں لونڈیاں اور اُن کے مقابل گھر کی بیبیاں بیبیوں میں سے جو شوہر دار ہو اور وہ بدکاری کی مرتکب ہو اُس کی سزا سنگسار کرنا ہے اور بے شوہر والی مرتکب بدکاری ہو تو اُس کی سزا سو تازیانے ہیں اس لیے کہ شوہر دار بدکاری کرنے سے خواہ اُس کا شوہر زندہ ہو یا مردہ اپنی اور اپنے شوہر کی ناموس کو تباہ کرتی ہے اور بے شوہر صرف اپنی ہی رہی لونڈی وہ پہلے ہی کیا عزت رکھتی تھی اس لیے اس کی سزا دونوں صورتوں میں نصف یعنی پچاس کوڑے کیونکہ سنگساری کا نصف تو ہو ہی نہیں سکتا ۱۲ ف۳ اس سے بعض نے خودکشی مراد لی ہے اور بعض نے قتلِ نفس جس کی سزا قصاص ہے دوسرے کے مارنے کو اپنا مارنا اس لیے فرمایا کہ تمام بنی آدم مثل اعضائے واحد کے ہیں ✤ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ✤ کہ در آفرینش زیک جوہر اند ✤ چو عضوے بدرد آورد روزگار ✤ دگر عضوہا را نماند قرار ✤ اور بعض نے سمجھا ہے کہ ایسی مشقت اختیار کرنا مراد ہے جس کا نتیجہ فی اغلب الاحوال ہلاکت ہو جیسے راہب اور ہمارے ملک کے جوگی سنیاسی کیا کرتے ہیں اور بعض نے سباق و سیاق کے لحاظ سے حقوقِ عباد کا تلف کرنا بھی لکھا ہے ۱۲ ف۴ عورتوں کو خدا نے اس طرح کا پیدا کیا ہے کہ دنیا تو دنیا اُن سے دین کے کاموں میں بھی مردوں کی برابری نہیں ہو سکتی خلقی کمزوری کی وجہ سے وہ جہاد کرنے کے قابل نہیں اُن کو بچے جننے ہیں۔ بچوں کو دودھ پلانا۔ پالنا۔ پرورش کرنا ہے ایک وقت خاص تک اُن کو روزے اور نماز سے بھی محروم رہنا پڑتا ہے۔ ان حالتوں پر نظر کر کے عورتوں کو خیال آتا ہوگا کہ ہائے ہم مرد کیوں نہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھا دیا کہ مردوں کی نیکیاں مردوں کے ساتھ ہیں عورتوں کی عورتوں کے ساتھ ۱۲

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْــَٔـلُوا

جیسے عمل کئے ہوں اُن کو (ثواب میں سے) اُن کا حصہ اور عورتوں نے جیسے عمل کئے ہوں اُن کو (ثواب میں) اُن کا حصہ اور (ہر وقت)

اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِــيْمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو اللہ ہر چیز سے واقف ہے اور

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

جو (ترکہ) ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر ایک (مرنے والے کی میراث) کے حقدار مقرر کر دئیے ہیں اور جن لوگوں کے ساتھ

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِيْبَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ف

تمہارا عہد و پیمان ہو تو (بطور خود) کچھ حصہ اُن کو بھی دے دو ہر چیز اللہ کے پیش نظر ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ

مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں (اس لئے دو) سبب (ہیں) ایک یہ کہ (آدمیوں میں) اللہ نے بعض (یعنی مردوں) کو بعض (یعنی عورتوں) پر (دل کی مضبوطی اور جسمانی

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

اور (دوسرا) سبب کہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے ف۱ تو جو نیک (بیبیاں) ہیں (مردوں کا) کہا مانتی ہیں (اور) خدا کی عنایت سے (اُن کی) پیٹھ پیچھے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ

(ہر ایک چیز کی) حفاظت رکھتی ہیں اور تم کو جن بیبیوں کے سر چڑھنے کا اندیشہ ہو تو (پہلی دفعہ) اُن کو سمجھا دو پھر اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کرد

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ

اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) اُن کے ساتھ مار پیٹ سے پیش آؤ ف۲ پھر اگر تمہاری بات ماننے لگیں تو تم بھی اُن پر زیادتی کے (حیلے رکھنے کے) پہلو نہ ڈھونڈتے

سَبِيْلًا ۭاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

کیونکہ اللہ (سب پر) غالب (اور) بڑا زبردست ہے (تو اُس سے ڈرتے رہو) اور اگر تم کو میاں بی بی میں کھٹ پٹ کا اندیشہ ہو

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَھْلِھَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ

تو ایک پنچ مرد کے کنبے میں سے مقرر کر دو اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے اگر پنچوں کا (دلی) ارادہ (میاں بی بی میں)

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِــيْمًا خَبِيْرًا ۝ وَ

اصلاح (کرا دینے) کا ہوگا تو اللہ (اُن کے سمجھانے بجھانے سے) دونوں میں موافقت کرا دے گا بے شک اللہ (سب کے دلی ارادوں سے) واقف (اور) خبردار ہے

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَـيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي

(لوگو!) اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں

ع ٥ ٨ ٢

منزل ١

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب نے موضح القرآن میں لکھا ہے کہ اکثر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوتے تھے اُن کے اقربا کافر رہے تو حضرت نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب اُن کے اقربا مسلمان ہوئے تب یہ آیۃ اتری کہ میراث ہے قرابت ہی پر اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہے یا مرتے وقت کچھ وصیت کر دو ۱۲

ف۲ مال سے مراد ہے مہر اور نان و نفقہ ۱۲

ف۳ حدیث شریف میں صرف ہولے سے مارنے پیٹنے کی اجازت ہے ۱۲

والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله

اور پاس کے بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں ان (سب) کے ساتھ سلوک کرتے رہو کیونکہ اللہ

لا يحب من كان مختالا فخورا ○ الذين يبخلون ويامرون

اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اترائیں (اور) بڑائی مارتے پھریں آپ بخل کریں (سو کریں دوسرے)

الناس بالبخل ويكتمون ما اتىهم الله من فضله واعتدنا

لوگوں کو بھی بخل کرنے کی صلاح دیں اور اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کو چھپائیں اور ہم نے

للكفرين عذابا مهينا ○ والذين ينفقون اموالهم رئاء

اُن لوگوں کے لئے جو (ہماری نعمتوں کی) ناشکری کریں ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور مال خرچ کریں (تو)

الناس ولا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر ومن يكن الشيطن

لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان (پوچھو تو) نہ اللہ کا اور نہ روزِ آخرت کا اور شیطان

له قرينا فساء قرينا ○ وماذا عليهم لو امنوا بالله واليوم

جس کا ساتھی ہو تو وہ (بہت ہی) بُرا ساتھی ہے ف۱ اور اگر (یہ لوگ) اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے

الاخر وانفقوا مما رزقهم الله وكان الله بهم عليما ○ ان الله

اور جو کچھ خدا نے اِن کو دے رکھا تھا اُس کو (خلوص نیت سے خدا کی راہ میں) خرچ کرتے تو اِن کا کیا بگڑتا اور اللہ تو اِن (کے حال) سے واقف

لا يظلم مثقال ذرة وان تك حسنة يضعفها ويؤت من

(کسی پر) ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ (کسی نے ذرہ بھر بھی) نیکی (کی) ہو تو اُس کو بڑھاتا اور

لدنه اجرا عظيما ○ فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد

اپنے پاس سے بڑا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ بھلا تو (اُس دن) اُن لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے جب (سب لوگ جمع ہوں گے اور) ہم ہر اُمت کے گواہ (یعنی رسول) کو طلب کریں

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ○ يومئذ يود الذين كفروا

اور (اے پیغمبر) تب ہم تم کو بھی طلب کریں (اپنی اُمت کے) اُن لوگوں کی نسبت گواہی و۲ جن لوگوں نے (دینِ حق کے قبول کرنے سے) انکار کیا اور

وعصوا الرسول لو تسوى بهم الارض ولا يكتمون الله

رسول (کے حکم) کی نافرمانی کی (اُس دن) تمنا کریں گے کہ اے کاش انہیں زمین کا پیوند کر دیا جائے اور (اُس دن یہ لوگ) خدا سے

حديثا ○ يايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم

کوئی سی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے (مسلمانو!) جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا

سكرى حتى تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابري سبيل

یہاں تک کہ (نشہ اُتر جائے اور) جو کچھ (مونہہ سے) کہتے ہو (اُس کو) سمجھنے لگو ف۳ اور (اسی طرح) نہانے کی حاجت ہو تو بھی نماز کے پاس نہ جانا

ف۱ یعنی آدمی سے دکھاوے اور بے ایمانی کی باتیں شیطان کے بہکانے سے سرزد ہوتی ہیں تو آدمی کو چاہیے کہ شیطان کو اپنا رفیق نہ بنائے اور نہ اُس کے بہکائے میں آئے ۱۲

ف۲ اُمت کی نسبت رسول کی گواہی سے مراد یہ ہے کہ رسول نے تبلیغ رسالت کی تو اُمت کے لوگوں نے کہاں تک اُن کا حکم مانا یا نہ مانا ۱۲

منزل ۱

ف۳ یہ حکم اُس وقت کا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۲

یا ایہا النبی علیہ السلام

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ

یہاں تک کہ غسل کر لو ہاں (سفر کی حالت میں) رستے چلے جا رہے ہو (اور پانی نہ ملے اور تیمم کر کے نماز پڑھ لو تو خیر) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا

تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آئے یا عورتوں سے ہم صحبت ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

پاک مٹی لے کر تیمم یعنی مونھ اور ہاتھوں کا مسح کر لو بے شک اللہ درگزر کرنے والا

غَفُوْرًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ

(اور) بخشنے والا ہے۔ (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا تھا وہ (باوجود اس کے) گمراہی

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ

اور چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) بھی گمراہ ہو جاؤ۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اور اللہ حامی بس ہے اور اللہ ہی مددگار بس ہے۔ (اے پیغمبر) یہود میں کچھ (لوگ ایسے بھی) ہیں جو

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَ

الفاظ کو اُن کی جگہ (یعنی اصلی معنوں) سے پھیرتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ مروڑ کر اور دین (اسلام) میں طعنے کی راہ سے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور

اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ

اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور رَاعِنَا کہہ کر (تم سے) خطاب کرتے ہیں اور اگر وہ

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور (فقط) اِسْمَعْ اور اُنْظُرْنَا کہہ کر خطاب کرتے تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور

اَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ف۱

بات بھی سیدھی (رسیدھی) ہوتی مگر اُن پر تو اُن کے کفر کی وجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس اُن میں سے (ما بہت ہی) تھوڑے (لوگ) ایمان لاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

اے اہل کتاب (قرآن) جو ہم نے نازل فرمایا ہے اور وہ اُس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اُس پر ایمان لے آؤ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓي اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا

(مگر) اس سے پہلے کہ (لوگوں کے) مونھ بگاڑ کر ہم اُلٹے اُن کی گدّیوں میں لگا دیں ف۲ یا جس طرح ہم نے

لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اصحاب سبت کو پھٹکار دیا تھا اسی طرح ان کو بھی پھٹکار دیں اور جو خدا کو منظور ہے وہ تو ہو کر رہے گا اللہ تو اس (جرم) کو معاف کرنے والا ہی نہیں

ف۱ یہود ہمیشہ سے شرارتیں کرتے آئے ہیں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان سے بہت ہی ایذائیں پہنچتی تھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آوازیں آوازے ہی کس جاتے اور ایسی پیچدار ذو معانی بات کہتے کہ ظاہر میں کچھ گرفت نہ ہو سکتی لیکن اُن کی مراد ہوتی گستاخی یہاں تین باتوں کا مذکور ہے ایک سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا جس کے معنی ہیں کہ ہم نے آپ کا فرمانا سنا مگر تسلیم نہیں کیا تسلیم نہیں کیا چپکے سے کہتے ہوں گے یا جو زیادہ شوخ تھے پکار کر دوسری بات اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ ہے اِسْمَعْ کے معنی ہیں کہ ہم جو عرض کرتے ہیں آپ اُس کو بھی تو سنیئے یہاں تک تو کچھ مضائقے کی بات نہیں مگر اس کے ساتھ وہ غَيْرَ مُسْمَعٍ بھی بڑھاتے جو کلمہ دعائیہ ہے اور کہنا بھی ہو سکتا ہے اس کے اصلی معنی ہیں کہ خدا تم کو نہ سنوائے مگر کیا نہ سنوائے (منزل ۱) اور دوست ہو تو اسکی یہ مراد ہوگی کہ تم کو کسی سے سخن بد سننے کا اتفاق نہ ہو اور دشمن ہوگا تو یہ نیت رکھے گا کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ تیسرا لفظ رَاعِنَا اس کا اور اُنْظُرْنَا کا ذکر سورۂ بقرہ میں آچکا ہے (وہاں دیکھو) خدا نے فرمایا کہ اگر یہ شریر لوگ اپنی شرارت سے باز آتے۔ اور عَصَيْنَا کی جگہ اَطَعْنَا (جس کے معنی ہیں ہم نے مانا اور تسلیم کیا) اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ کی جگہ صرف اِسْمَعْ اور رَاعِنَا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ۱۲

ف۲ چہرہ مسخ کر کے اُلٹا گدّی کی طرف کو پھیر دیا جائے تو آدمی کی صورت ادنیٰ ڈراونی شکل آئے اور لوگوں میں اُس کی بڑی رسوائی ہو پہلے دستور تھا کہ جس مجرم کی تشہیر کرنی ہوتی اُس کا مونہ کالا کرتے اور اُلٹا گدھے پر بٹھا کر شہر میں پھراتے ۱۲

ع

لہ دیکھو پارہ اول رکوع ۱۳ ۱۲

اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ

کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے ہاں اِس کے سوا جو گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے (کسی کو) خدا کا شریک گردانا

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ

تو اُس نے (خدا پر) طوفان باندھا جو بہت ہی بڑا گناہ (ہے) - (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو

اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ اُنْظُرْ

آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (اپنے آپ مقدس بننے سے کیا ہوتا ہے) بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور (خدا کے ہاں) ظلم تو لوگوں پر ایک

كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝

یہ لوگ اللہ پر کیسے (کیسے) جھوٹ (بہتان) باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ کے لیے تو یہی بس کرتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا وہ لگے بتوں کا اور

الطَّاغُوْتِ وَ یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ

شیطان کا کلمہ بھرنے اور (نیز) مشرکین کی نسبت کہنے کہ مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ

اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَ مَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ

رُو براہ ہیں - (اے پیغمبر) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے پھٹکار دیا ہے اور جس کو اللہ پھٹکارے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا ۝ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ

ممکن نہیں کہ تم (کسی کو) اُس کا مددگار پاؤ ف۱ آیا اِن کے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے اور اِس وجہ سے

النَّاسَ نَقِیْرًا ۝ۙ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ

لوگوں کو تل برابر بھی (اُس میں سے) دینا نہیں چاہتے ف۲ یا خدا نے جو اپنے فضل سے لوگوں کو نعمت (قرآن) عطا فرمائی ہی اُس پر جلے مرتے ہیں

فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ

سو یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی) خاندان ابراہیم (کے لوگوں) کو ہم نے کتاب دی اور علم (دیا) اور اُن کو

مُّلْكًا عَظِیْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَ

بڑی بھاری سلطنت (بھی) دی - پھر لوگوں میں سے کوئی تو اُس (کتاب) پر ایمان لایا اور کوئی اُس سے ٹھٹکا رہا اور

كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ

(جو ٹھٹکا رہا اُس کے لیے) دہکتی ہوئی دوزخ (کی سزا) بس کرتی ہے ف۳ جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہم اُن کو (قیامت کے دن) دوزخ میں ملے جا

نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا

جب اُن کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم اِس غرض سے کہ وہ عذاب کا مزہ اچھی طرح چکھیں گلی ہوئی کھالوں کی جگہ اُن کی دوسری نئی کھالیں پیدا کر دیں گے

ف۱ حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف دو یہودی سردار مدینے سے مکے گئے اِس غرض سے کہ کفار مکہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آمادہ کریں اُنھوں نے اِن سے پوچھا کہ بھلا حق بجانب کس کے ہے اِن کو پیغمبر صاحب سے عداوت تو تھی ہی اُن کی تسکین کو کہہ دیا کہ مسلمانوں سے تو تم ہی اچھے ہو ۱۲

ف۲ اصل میں نقیر کہتے ہیں اُس ننھے سے گڑھے کو جو چھوہارے کی گٹھلی میں ہوتا ہے عرب میں چھوہاروں کی کثرت ہے اِس لیے اُن کی بولی میں قدر درجے کی کمی کے لیے چھوہارے کے اُس ننھے سے گڑھے کی تمثیل دی جاتی ہے جیسے ہمارے ہاں تِل بَل رائی ذرہ وغیرہ اِن میں سے ہم نے تِل کا ترجمہ اختیار کر لیا ہے ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ خدا نے آل ابراہیم کو بہت سی دینی اور دنیاوی نعمتیں دیں تو اُن قوموں کے لوگ بھی بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر رہے اب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کی نسل میں سے ہیں اور ان کو بھی خدا نے پیغمبری اور قرآن اور سلطنت کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں غرض آل ابراہیم ہمیشہ سے محسود رہی ہے اور لوگوں کے حسد سے نہ اِن کا کچھ پہلے بگڑا نہ اب بگڑے ۱۲

ع ۴ منزل ۱

الربع

الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بے شک اللہ (بڑا) زبردست صاحب تدبیر ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

نیک کام (بھی) کیے ہم اُن کو عنقریب بہشت کے ایسے باغوں میں (لے جا) داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ)

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اُن (باغوں) میں اُن کے لیے بیبیاں (بھی) ہوں گی صاف ستھری اور ہم اُن کو گھنی گھنی چھاؤں میں جا رکھیں گے

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

(مسلمانو!) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت رکھنے والوں کی امانتیں (جب مانگیں) اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کا باہمی جھگڑے فیصل کرنے لگو

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے (تمہارے حق میں) بہت اچھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے۔ مسلمانو! اللہ کا حکم مانو اور

منزل

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ

رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں (اُن کا بھی) پھر اگر کسی امر میں تم (اور حاکم وقت) آپس میں جھگڑ پڑو

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ اُس امر میں اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو

الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ

(کہ) یہ (تمہارے حق میں) بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی (یہی) طریقہ بہت اچھا ہے۔ (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (منافق مسلمانوں) کے حال پر نظر

ع ۵

اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اتارا گیا ہے اور اُن (آسمانی کتابوں) پر (بھی) جو تم سے پہلے اتاری گئی ہیں (اور) چاہتے یہ ہیں

يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ

کہ اپنا مقدمہ ایک شریر آدمی (کعب بن اشرف یہودی) کے پاس لے جائیں حالانکہ اُن کو حکم دیا جا چکا ہے کہ اُس کی بات نہ مانیں اور

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

شیطان چاہتا ہے کہ اُن کو بھٹکا کر (راہ راست سے) بڑی دور لے جائے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ

اللہ نے جو حکم اتارا ہے اُس کی طرف اور رسول کی طرف (رجوع کریں) تو تم (اُن) منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے پاس آنے سے بچتے (اور کترائے) ہیں

صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

اُن پر کوئی مصیبت آپڑے جب اُن ہی کے اپنے کرتوت کی وجہ سے تو (اُس وقت) اُن کی کیسی (کچھ رسوائی) ہوگی

ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝

تو تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے (دوڑے) آئیں کہ بخدا ہماری غرض تو حسنِ سلوک اور میل ملاپ کی تھی ف

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ

یہ ایسے (مفسد) ہیں کہ جو (فساد) ان کے دلوں میں ہے (بس) خدا ہی کو (خوب) معلوم ہے تو (اے پیغمبر) ان کے پیچھے نہ پڑو اور (نصیحت کے طور پر) ان کو

وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ

اور ان سے ایسی باتیں کرو کہ (نفاق کے برے نتیجے) اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہو جائیں اور ہم نے جو رسول بھیجا اُس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود (ہمیشہ) یہی رہا ہے

اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

کہ اللہ (یعنی ہمارے) حکم سے اُس کا کہا مانا جائے اور (اے پیغمبر) جب ان لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کر کے) اپنے اوپر ظلم کیا تھا اگر اس وقت یہ لوگ تمہارے (پاس آتے)

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا

اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی تم بھی) اُن کی معافی چاہتے تو (یہ لوگ) دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

مہربان ہے پس (اے پیغمبر) تمہارے (ہی) پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور پھر

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

جو کچھ تم فیصلہ کرو اُس سے کسی طرح دل گیر بھی نہ ہوں بلکہ (دل و جان سے) اُس کو قبول کر لیں (غرض جب تک یہ سب کچھ نہ کریں) اُس وقت تک اُن کو ایمان سے بہرہ نہیں

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ

اور اگر ہم ان کو حکم دیتے کہ آپ اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو یا گھر بار چھوڑ (پردیس) نکل جاؤ

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ

تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا (اور سب) ہمارے اس (حکم) کی تعمیل نہ کرتے اور جو کچھ ان کو سمجھایا جاتا اگر اُس کی تعمیل کرتے تو

خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا

ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اس کی وجہ سے (دین پر بھی) مضبوطی کے ساتھ جمے رہتے اور اس صورت میں ہم ان کو ضرور اپنی طرف سے

عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

بڑا (اچھا) بدلہ دیتے اور ان کو راہ راست پر (بھی) ضرور لگا دیتے اور جو اللہ اور

الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ

رسول کا کہا مانتے تو ایسے ہی لوگ (جنت میں) اُن (مقبول) بندوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ (نے بڑے بڑے) احسانات کیے یعنی نبی اور

ف ایک یہودی اور ایک منافق مسلمان میں جھگڑا ہوا چونکہ پیغمبر صاحب کی دیانت اور امانت کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے اور یہودی برسرِ حق تھا اُس نے منافق سے کہا کہ چلو تمہارے ہی پیغمبر صاحبؐ فیصلہ کر دیں مگر منظور یہ ہی اور منافق تھا ناحق پر وہ کعب بن اشرف یہودی کی طرف کھینچتا تھا آخر کار یہودی منافق کو کشاں کشاں پیغمبر صاحب کے پاس لے ہی گیا پیغمبر صاحبؐ نے یہودی کی ڈگری کر دی منافق پیغمبر صاحب کے فیصلے پر قناعت کر کے

منزل پھر بھی منافق دوڑا حضرت عمرؓ کے پاس اس خیال سے کہ مزاج کے تیز ہیں عجب نہیں میرے اسلام ظاہری کو دیکھ کر میری حمایت کریں مگر یہودی نے پہنچتے کے ساتھ لگا دیا کہ ہم پیغمبر صاحب پاس ہو آئے ہیں اور میرا فریق ثانی ان کے فیصلے سے راضی نہیں حضرت عمرؓ نے یہ سن کر منافق کی گردن اڑا دی اُس کے وارثوں نے خون کا دعویٰ کیا اور لگے عذر کرنے اور قسمیں کھانے کہ ہم تو حضرت عمرؓ کے پاس آپ کے حکم کا مرافعہ کرنے نہیں بلکہ اس توقع سے گئے تھے کہ آپس میں صلح کرا دیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں

الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا ۝

صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں ف

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ ہی کا جاننا بس کرتا ہے (کہ اُس کے فضل میں سے کس کو کتنے کا استحقاق ہے) مسلمانو!

خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ۝ وَاِنَّ مِنْكُمْ

اپنی احتیاط (اور ہوشیاری) رکھو اور دشمنوں کے مقابلے میں نکلا کرو ٹولی ٹولی (کر کے) یا نکلا کرو اکٹھے سب (ایک ساتھ لشکر کٹھے ہو کر) اور تم میں

لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ

کوئی (کوئی) ایسا (منافق) بھی ہے (جس نے قسم کھالی ہے) کہ (وہ جہاد میں جانے سے) ضرور پیچھے ہٹ رہے گا پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو کہنے لگے کہ خدا نے

عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

مجھ پر (بڑا ہی) احسان کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو

لَيَقُولَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ

تو (جانی دشمنوں کی طرح کہ) گویا تم میں اور اس میں کسی طرح کی دوستی (رغبت) تھی ہی نہیں (یوں) لگے کہنے کہ اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا

فَاَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ

تو مجھ کو (بھی) بڑی کامیابی حاصل ہوتی ف سو جو لوگ (فلاح) عاقبت کے عوض میں (اس) دنیا کی زندگی (یعنی جان تک) بیچ ڈالنے کو موجود ہیں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ

اُن کو چاہیے کہ خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑیں اور جو خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑے اور پھر مارا جائے

اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ

یا غلبہ پائے تو (دونوں صورتوں میں قیامت کے دن) ہم اُس کو بڑا اجر دیں گے۔ اور (مسلمانو!) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لیے (دشمنوں سے) نہیں لڑتے

وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

جو (عاجز آ کر خدا سے) دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی (یعنی مکے) سے (کہیں) نجات دے جہاں کے رہنے والے (ہم پر) ظلم

اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا

نَصِيرًا ۝ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ

مددگار بنا جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو

ع ٩ ١١

منزل ١

ف حدیث میں آیا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار کوہ اُحد پر تشریف رکھتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ساتھ تھے اتنے میں بھونچال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اُحد ٹھیر جا کہ اس وقت تجھ پر نبی (یعنی میں) اور صدیق (یعنی حضرت ابو بکر رض) اور شہید (یعنی حضرت عمر اور عثمان) ہیں غرض اس حدیث سے نبی اور صدیق اور شہید کی تفسیر کردی حضرت ابو بکر شروع سے بے طلب دلیل اور بلا انتظار معجزہ پیغمبر صاحب پر ایمان لائے اور خدا نے انکو ایسا پاک کر دیا تھا کہ پیغمبر صاحب کا پیغمبر ہونا اُن کی باتوں سے اُن کے ذہن نشین ہو گیا تھا ہے حضرت عمر اور حضرت عثمان اُن کا شہید ہونا سب کو معلوم ہے ١٢ ف مسلمان جہاد پر گئے اور منافقوں نے ساتھ نہ دیا مسلمانوں کو خدا نے فتح بخشی اور غنیمت بھی ہاتھ آئی اور سالما غانما گھروں کو واپس آئے تو دو رُخے منافقوں کو ظاہری راہ و رسم کے نباہ کے لیے اظہار بشاشت کرنا تھا لیکن حسد کے ضبط پر قادر نہ ہوئے اور بولے تو یہ

ہوئے کہ اے کاش ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے تو ہم کو بھی بڑی کامیابی ہوتی کہ اس بات سے صاف بوئے مغایرت آتی ہے اور اس سے زیادہ کیا مغایرت ہوگی کہ مسلمان بھائیوں کے فائدے سے خوش ہونا

لہ فوج کے ایک حصے کو دستہ کہتے ہیں ١٢

كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنِ

(دین اسلام سے) منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو (مسلمانو!) تم شیطان کے طرفداروں سے لڑو (اور ان کی کثرت کی کچھ پروا نہ کرو کیونکہ)

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ

شیطان کی (دشمنی) تدبیریں (ہیں سب) بودی ہیں (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو

كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

حکم دیا گیا کہ (چندے) اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور (اس وقت اسلام کے لیے اتنا ہی بس کرتا ہے کہ) نماز پڑھتے رہو اور زکوٰة دیا کرو پھر جب ان

الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ

جہاد فرض ہوا تو ایک فریق تو ان میں سے (ایسا ہو گیا کہ) لگے لوگوں سے ڈرنے جیسے کوئی خدا سے ڈرتا ہے بلکہ (خدا کے ڈر سے بھی) بڑھ کر (اور گھبرا کر خدا سے)

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

لگے شکایت کرنے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ہوگا

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ

ہم کو تھوڑے دنوں کی مہلت اور کیوں نہ دی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ دنیا کے فائدے (بہت ہی) تھوڑے (فائدے) ہیں اور جو شخص (خدا کا) ڈر رکھے

اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ

اور (وہاں) تم لوگوں (میں سے کسی) کی تس برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی (لوگو!) تم کہیں بھی ہو موت تو تم کو آ کر رہے گی

وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا

اگرچہ پکے ریختے گنبدوں (ہی) میں (کیوں نہ) ہو اور (اے پیغمبر) ان (لوگوں) کو کچھ فائدہ پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں

هٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ

کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ (اے پیغمبر) یہ تمہاری طرف سے (یعنی تمہاری وجہ سے) ہے

عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ

(سو اے پیغمبر تم ان سے) کہہ دو کہ (نفع ہو یا نقصان) سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے

يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۖ وَ

کہ بات کی سمجھ (یعنی عقل) کے پاس ہو کر بھی نہیں پھٹکتے (اے بندے حقیقت حال تو یہ ہے کہ) تجھ کو کوئی فائدہ پہنچے تو (سمجھ کہ) اللہ کی طرف سے ہے اور

مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

تجھ کو کوئی نقصان پہنچے تو (سمجھ کہ) تیرے نفس کی طرف سے ہے ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کی طرف

رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ

پیغام پہنچانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور (تمہارے پیغمبر ہونے کے لیے) خدا کی گواہی بس کرتی ہے جس نے رسول کا حکم مانا اس نے

ف اس سے پہلی آیت میں فرمایا کہ (نفع ہو یا نقصان) سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہاں فرماتے ہیں کہ فائدہ اللہ کی طرف سے ہے اور نقصان بندے کی طرف سے ظاہرا ان دونوں میں مخالفت سی معلوم ہوتی ہے اور کلام الٰہی میں یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک سانس میں کچھ اور دوسرے سانس میں کچھ چنانچہ تھوڑی دور آگے چل کر فرماتے بھی ہیں ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا سو جو لوگ انسان کو فاعل مختار نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ آدمی بُرا یا بھلا جو کچھ بھی کرتا ہے خدا کے کرانے سے کرتا ہے وہ لوگ تو ان دو مخالف باتوں میں اس طرح وجہ توفیق پیدا کرتے ہیں جیسے حافظ شیراز کہہ گئے ہیں کہ ؎ گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ ٭ تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من است ٭ یعنی نفع ہو یا نقصان ہے تو سب کچھ خدا کی طرف سے مگر ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ نقصان اور گناہ کو اپنی طرف منسوب کرے اور باوجود بے اختیاری کے قصور کا معترف ہو لیکن یہ بات ہمارے دل کو تو لگتی نہیں ہم تو آدمی کو فاعل مختار اور نیک بد کا ذمہ دار مانتے اور اسی قاعدے کو دنیا اور دین دونوں کے انتظام کا مدار سمجھتے ہیں ان دو مخالف باتوں میں وجہ توفیق پوچھو تو یہ ہے کہ خدا نے دنیا کے انتظام کا ایک قاعدہ ٹھہرا دیا ہے ہر چیز اور ہر واقعے کا ایک سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کا ایک نتیجہ اور اسی سے یہ جہان عالم اسباب کہلاتا ہے جیسے مثلاً حاکم ظاہر نے ایک قانون بنا دیا اور اس میں چوری کی سزا تجویز کر دی اتنے برس قید زید نے چوری کی اور جیلخانے بھیجا گیا کہنے میں تو یوں آتا ہے کہ حاکم نے قید کیا مگر حقیقت میں زید نے آپ اپنے کو قید کیا نہ چوری کرتا نہ جیلخانے جاتا پس حاکم کا زید کو قید کرنا اور زید کا خود اپنے تئیں قید کرانا اپنی اپنی جگہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں ۱۲

ع ٦

منزل ١

اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ ہی کا حکم مانا اور جو پھر گیا تو اے پیغمبر تم سے اُس کی کچھ باز پرس نہیں کیونکہ ہم نے تم کو ایسے لوگوں کا پاسبان (بنا کر) نہیں بھیجا۔ اور یہ لوگ مونہ سے کہتے ہیں

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ

لیکن جب تمہارے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ (تمہاری بات کے خلاف) رات کو مشورے کرتے ہیں

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى

اللہ کا فرشتہ سب لکھتا جاتا ہے تو ان (کے مشوروں) کی کچھ پروا نہ کرو اور اللہ پر بھروسا رکھو اور

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

اللہ کارساز بس ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور نہیں کرتے (کہ کہیں سر مو فرق نہیں) اور اگر (قرآن)

غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ

خدا کے سوا کسی اور کا (بنایا) ہوتا تو ضرور اُس میں بہت سے اختلاف پاتے اور جب ان کے پاس

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى

امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اُس کو (سب میں) اڑا دیتے ہیں اور اگر اُس (خبر) کے بارے میں رسول کی طرف اور ان لوگوں کی طرف رجوع کرتے

الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

جو ان میں سے بر سر حکومت ہیں تو پیغمبر اور حاکموں میں سے جو لوگ اُس (بات) کی صلیت کو کھود نکالنے والے ہیں اُس (کی حقیقت) کو معلوم کر لیتے اور اگر

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ

اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو (معدودے) چند کے سوا تم (سب کے سب) شیطان کے پیچھے لگ لیے ہوتے ف۱ تو اے پیغمبر تم

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ

اللہ کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑو تم پر اپنی ذات خاص کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں (اور) مسلمانوں کو (بھی) لڑائی کے لیے ابھارو عجب نہیں

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

کہ اللہ کافروں کے زور کو روک دے اور اللہ کا زور (سب سے) زیادہ قوی اور اُس کی سزا (سب سے) زیادہ سخت ہے

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ

جو شخص نیک (بات کی) سفارش کرے (قیامت کے دن) اُس (نیک کام کے اجر) میں سے اُس کو بھی حصہ ملے گا اور جو

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بری (بات کی) سفارش کرے اُس (کے وبال) میں وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ ہر چیز پر

مُّقِيْتًا ۝ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۚ

ضابطہ ہے ف۲ اور (مسلمانو!) جب تم کو کسی طرح پر سلام کہا جائے تو (اُس کے جواب میں) اُس سے بہتر (طور پر) سلام کرو یا (کم سے کم) ویسا ہی

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہے کہ جو کچھ خبر آوے تو اول پہنچاوے سرداروں تک اور اُس کے نائبوں تک جب وہ خبر سمجھ کریں اور اُس پر بنا کہیں تب آپ اُس پر عمل کیجیے حضرت نے ایک شخص کو بھیجا ایک قوم کی زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے استقبال کو اُس نے سمجھا کہ نکلے ہیں میرے مارنے کو الٹا پھر آیا اور شہر میں مشہور کیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی ہنوز حضرت تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں شہرہ ہوا اسی قسم سے ہر خبر بے تحقیق اور بغیر خبر سرداروں کے مشہور کرنے لگتے وہ خبر آخر غلط نکلی یہ جو فرمایا کہ اگر اُس کا فضل تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے یعنی ہر وقت احکام تربیت کے نہ پہنچتے رہیں تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہیں

ف۲ یعنے سب کی نیتیں اُس کو معلوم ہیں اور جس جس سزا یا جزا کا مستحق سمجھتا ہے وہ حکم جزا و سزا کے نافذ کرنے پر قادر بھی ہے اور اچھے کام کی سفارش یہ ہے کہ مثلاً امیر سے کہہ سن کر کسی غریب کو کچھ دلوا دیا اور برے کام کی سفارش یہ ہے کہ مثلاً حاکم سے سفارش کر کے مجرم کو سزا سے بچا دیا

نصف

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (جیسا کرو گے تم کو ویسا اجر دے گا) اللہ (وہ پاک ذات ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

اس میں (ذرا بھی) شک نہیں کہ قیامت کے دن وہ تم (سب) کو (ایک جگہ) ضرور جمع کرے گا اور

ع ۱۱ / ۸

اللَّهِ حَدِيثًا ۝ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ

اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی (ہو سکتی) ہے سو (مسلمانو) تمہارا کیا حال ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کے

بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ

کرتوتوں کی سزا میں ان (کی عقلوں) کو اوندھا کر دیا ہے (جس سے وہ مرتد ہو گئے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس کو خدا نے گمراہ کر دیا اس کو راہ راست پر لے آؤ اور جس کو

اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا

اللہ گمراہ کرے ممکن نہیں کہ تم (اے پیغمبر) اس کے لیے رستہ نکال سکو ان (منافقوں) کی خواہش یہ ہے کہ جس طرح خود کافر ہو گئے ہیں اسی طرح تم بھی (اے مسلمان)

فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي

(ہو رہو) اور تم (سب) ایک ہی طرح کے ہو جاؤ تو جب تک (یہ لوگ) خدا کی راہ میں (یعنی خدا کے لیے) ہجرت نہ کر آئیں

منزل ۱

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ

ان میں سے (کسی کو اپنا) دوست نہ بنانا پھر اگر (ہجرت سے) منہ موڑیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو

وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ

اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بنانا مگر جو لوگ ایسی قوم سے جا ملے ہوں

إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ

کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو یا تمہارے ساتھ لڑنے سے

أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے تنگ دل ہو کر تمہارے پاس آ جائیں (تو ایسے لوگوں کے قتل سے ہاتھ روکنے کا مضائقہ نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ

تو یہ تم سے لڑتے پھر اگر وہ (ایسے لوگ) تم سے کنارہ کش رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف (پیغام) صلح ڈالیں

السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ

تو ایسے لوگوں پر دست درازی کرنے کا تمہارے لیے اللہ نے کوئی رستہ نہیں رکھا۔ کچھ اور لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے

يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى

جو تم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں (مگر حال یہ ہے کہ) جب کبھی ان کو کوئی فساد کی طرف

الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ

تو اوندھے منہ اُس میں جا گرنے کو موجود (ہو جاتے ہیں ایسے لوگ) اگر تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح کا ڈالیں

السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ

اور نہ (لڑائی سے) اپنے ہاتھ روکیں تو اُن کو پکڑو اور جہاں پاؤ اُن کو قتل کرو

وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ وَمَا كَانَ

اور یہی لوگ ہیں جن کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لیے کھلی ہوئی حجت پیدا کر دی ہے ف۱ اور

لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً

کسی مسلمان کو روا نہیں کہ مسلمان کو (جان سے) مار ڈالے مگر غلطی سے (مار ڈالا ہو تو دوسری بات ہے) اور جو مسلمان کو غلطی سے (بھی) مار ڈالے

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن

تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور وارثان مقتول کو خون بہا دے (سو الگ) مگر یہ کہ

يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ

(وارثان مقتول خون بہا) معاف کر دیں پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو جو تم مسلمانوں کے دشمن ہیں اور وہ خود مسلمان ہو تو (بس)

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ

ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا ہوگا اور اگر (مقتول) اُن لوگوں میں کا ہو جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہے

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ

تو (قاتل کو چاہیئے کہ) وارثان مقتول کو خون بہا پہنچائے اور (اس کے علاوہ) ایک مسلمان بردہ (بھی) آزاد کرے اور جس کو (مسلمان بردہ آزاد کرنے کا) مقدور نہ ہو

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے کہ توبہ کا یہ طریق اللہ کا ٹھیرایا ہوا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے

حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا

(اور) اُس کا انتظام (بھی) پکا (انتظام) ہے۔ اور جو مسلمان کو دیدہ و دانستہ مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا

فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝

اور اُس پر اللہ کا غضب (نازل) ہوگا اور اُس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی اور اللہ نے اُس کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَ

مسلمانو! جب تم اللہ کی راہ میں (لڑنے کے لیے) باہر نکلو تو (جن لوگوں پر چڑھ کر جاؤ اُن کا حال) اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور

لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ

جو شخص (اظہار اسلام کے لیے) تم سے سلام علیک کرے اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (اور اس کہنے سے) تمہارا مقصود ہو

ف۱ فما لکم فی المنافقین فئتین سے یہ کرید تک کی آیتیں اُن ظاہری مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو ناسازگاری آب و ہوائے مدینہ کا عذر کر کے پیغمبر صاحب سے اجازت لے کر دیہات میں نکل گئے اور کھسکتے کھسکتے مشرکوں کے پاس جا پناہ لی مسلمانوں نے اُن کے حق میں اختلاف کیا بعض نے کہا اِن سے لڑنا چاہیئے بعض نے کہا نہیں اللہ نے اِن کے ساتھ لڑنے یا نہ لڑنے کے بارے میں تفصیل کی کیونکہ اِن لوگوں کے تین گروہ تھے بعض وہ جنھوں نے ایسی قوم میں جا پناہ لی جن کے ساتھ مسلمانوں کا عہد و پیمان تھا اور پناہ لیے پیچھے چپ چاپ بیٹھے رہے تو اُن کے حال سے کچھ تعرض نہیں دوسرے وہ جن سے چپ چاپ نہ بیٹھا گیا اور وہ لڑنے بھڑنے کے لوگ ہیں اُن کو یہ مشکل پڑی کہ خالی بیٹھے بیٹھے جی گھبراتا ہے لڑیں تو کس سے لڑیں مسلمانوں سے کھل کر لڑنا مناسب نہیں اور جس قوم کی پناہ میں ہیں اُن کے ساتھ پہلے کا اتحاد ہے اُن سے بھی نہیں لڑ سکتے عاجز آ کر مسلمانوں کی طرف رجوع کیا کہ ہم کو پھر ملا لو ایسے لوگوں کے بارے میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ اُن سے بدگمان نہ ہو اور شبہات پر اپنی جماعت سے لوگوں کو خارج کر کے اپنا زور مت گھٹاؤ۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو منتظر موقع ہیں اگر فساد کرنے کا قابو پائیں تو کھل کھیلیں پس اس فریق کی نسبت حکم ہے کہ مسلمان اِن کو دشمن سمجھ کر اُن کے ساتھ وہی مدارات کریں جو دشمنوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔

ع ۱۲ / ۹ — منزل ۱ — ع ص

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ

(اس) دنیا کی زندگی کا ساز و سامان (تاکہ اس کو دشمن ٹھہرا کر لوٹ لو، سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو) خدا کے ہاں (تمہارے لیئے) بہت سی (جائز)

مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے (کہ کھل کر اظہار اسلام کرتے ہوئے ڈرتے تھے) پھر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا (کہ تم کھلا اظہار اسلام کرنے لگے) تو دوسرے مسلموں کی کمزوری پر نظر کرکے لڑ بیٹھنے

خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي

اس سے باخبر ہے ف۱ جن مسلمانوں کو (کسی طرح کی) معذوری نہیں اور وہ (جہاد سے) بیٹھ رہے (اور ان کے شریک ہونے کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی ف۲) یہ لوگ درجے میں

الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ

ان لوگوں کے برابر نہیں (ہو سکتے) جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ

اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے ف۳

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

اور (یوں) خدا کا وعدہ نیک تو سب ہی (مسلمانوں) سے ہے اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑی برتری دی ہے

اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

(یہ لوگوں کے) مدارج ہیں (جو) خدا کے ہاں سے (ٹھیرے ہوئے ہیں) اور اس کی بخشش اور مہر ہے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ

مہربان ہے۔ جو لوگ (مشرکین میں پڑے رہنے اور اپنے دین کی خرابی سے) اپنے اوپر آپ ظلم کر رہے ہیں ف۴ فرشتے ان کی جان قبض کیئے پیچھے ان سے پوچھتے

كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ

کرتے رہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو وہاں بے بس تھے (اس پر فرشتے ان سے) کہتے ہیں کیا اللہ کی (اتنی لمبی چوڑی) زمین (اس قدر)

اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ

گنجائش نہیں رکھتی تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت کر کے چلے جاتے غرض یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری

مَصِيْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

جگہ ہے مگر (ہاں) جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس ہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى

کہ ان سے کوئی حیلہ کرتے نہیں بن پڑتا اور نہ ان کو (باہر نکل جانے کا) کوئی رستہ سوجھ پڑتا ہے تو امید ہے کہ

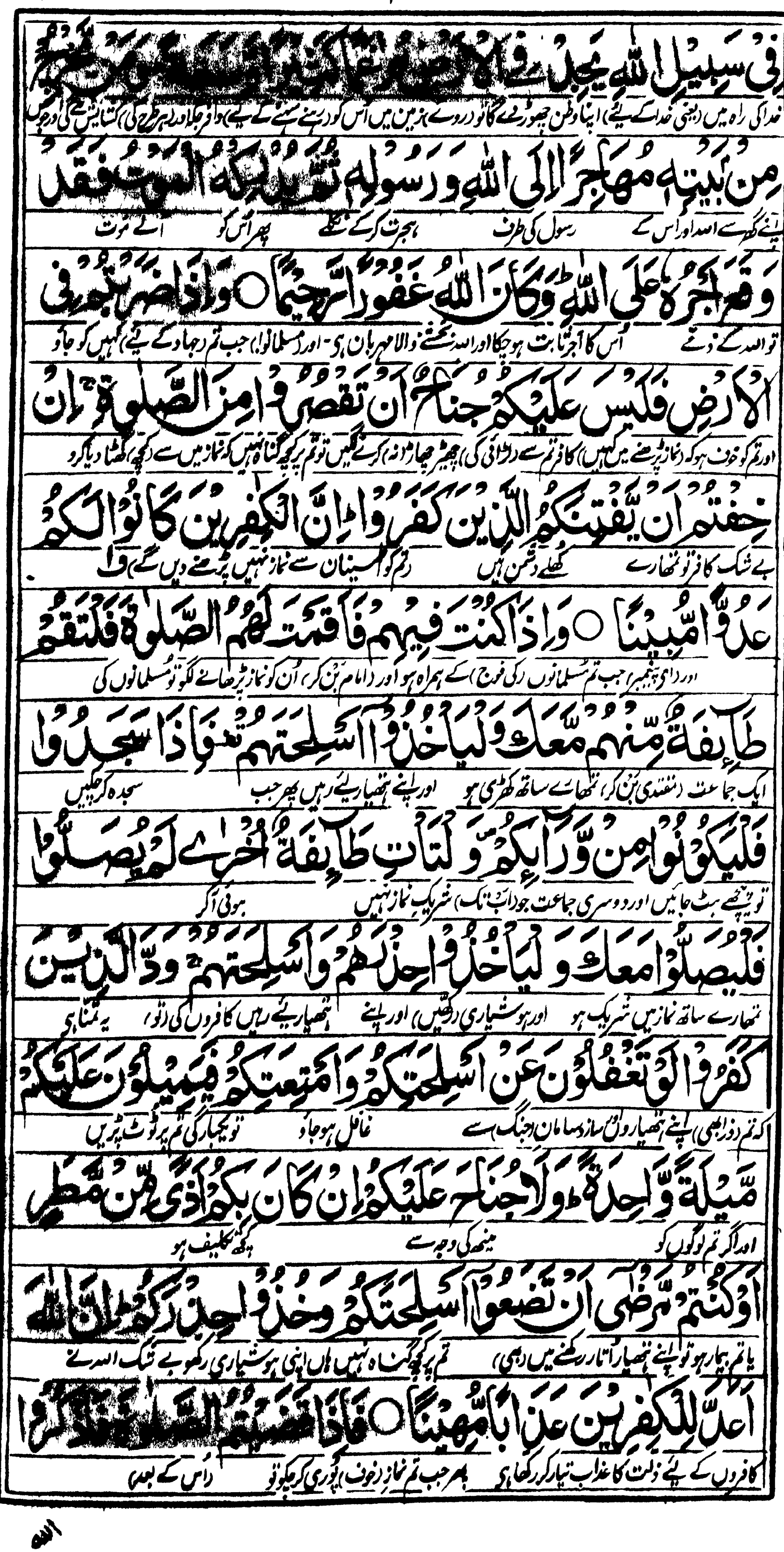
اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ

اللہ ایسے لوگوں کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے اور جو شخص

ف۱ کافروں کے ساتھ لڑائی کا سلسلہ شروع ہوا تو پیغمبر صاحب نے کچھ مسلمان دشمنوں پر بھیجے ادھر کے چند آدمی گانوں کے باہر کچھ مویشی چرا رہے تھے انھوں نے اظہار اسلام کی غرض سے مسلمانوں کو دیکھ کر اسلامی قاعدے سے سلام علیک کی مسلمانوں نے دھوکا سمجھا ان سے لڑ پڑے اور مویشی چھین لیئے ان آیتوں میں اس طرح کی جلد بازی پر ملامت کی گئی ہے ۱۲ ف۲ یہ قید ہم نے اس سے لگائی کہ مسلمانوں کو مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بلا عذر شریک جہاد نہ ہو تو ایسا شخص اسلام سے خارج ۱۲ ف۳ جان سے جہاد کرنا تو ظاہر ہے کہ اپنے ہاتھ پانوں سے دشمنوں کے ساتھ لڑنے کو جا موجود ہوئے مال سے لڑنا یہ کہ لڑنے والوں کو خرچ پات سے مدد دی ۱۲ ف۴ دار الحرب سے مراد وہ ملک ہے جس میں کافروں کی عملداری ہو اور وہاں کا حاکم مذہبی ضد سے مسلمانوں کو فرائض اسلامی نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ کے بجا لانے سے روکے اور منع کرے تو ایسے ملک میں مسلمان کو رہنا درست نہیں بلکہ ترک وطن کر کے کسی اور ملک میں چلا جائے جہاں بجا آوری فرائض کی روک ٹوک نہ ہو اور دار الحرب پر مسلمانوں کو جہاد کی بھی اجازت ہے جن کو جہاد کرنے کی طاقت ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا ہندوستان باوجودیکہ نصاریٰ کی عملداری ہے دار الحرب نہیں ہے اس لیئے کہ یہاں بجا آوری فرائض میں کسی طرح کی روک ٹوک نہیں اور یہ جو طاعون کی وجہ سے حاجیوں کو سفر حجاز سے روکا جاتا ہے یہ روکنا حکماً نہیں بلکہ عارضی اور صلاح و مشورے کے طور پر ہے اور اس سے زیادہ روک ٹوک تو مصر اور روم میں کی جا رہی ہے جہاں اسلامی حکومت ہے کہ مرض طاعون متعدی ہے ایک سے اڑ کر دوسرے کو لگ جاتا ہے موسم حج میں لوگوں کا بہت سا ازدحام ہوگا تو خوف ہے کہیں مری نہ پھیل جائے پس اگر اس کو روک ٹوک سمجھا بھی جائے تو نہ اس لیئے ہے کہ لوگ فریضۂ حج نہ ادا کریں بلکہ اس لیئے اور صرف اسی لیئے ہے کہ حاجیوں کی جانیں ضائع نہ ہوں ۱۲

منزل ۱

ع ۵



فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ

خدا کی راہ میں (یعنی خدا کے لیے) اپنا وطن چھوڑ دے گا تو روئے زمین میں اس کو رہنے سہنے کے لیے بہت جگہ اور (رزق کی) کشایش بھی ملے گی اور جو شخص

مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو آلے موت

وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي

تو اللہ کے ذمے اس کا اجر ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (مسلمانو!) جب تم (جہاد کے لیے) کہیں کو جاؤ

الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ

اور تم کو خوف ہو کہ (نماز پڑھنے میں) کافر تم سے (لڑائی کی) چھیڑ چھاڑ (نہ) کرنے لگیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں سے (کچھ) گھٹا دیا کرو

خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا لَكُمْ

بے شک کافر تو تمہارے کھلے دشمن ہیں (تم کو اطمینان سے نماز نہیں پڑھنے دیں گے) ف۱

عَدُوًّا مُّبِينًا ○ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

اور (اے پیغمبر) جب تم مسلمانوں (کی فوج) کے ہمراہ ہو اور (امام بن کر) ان کو نماز پڑھانے لگو تو مسلمانوں کی

طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

ایک جماعت (مقتدی بن کر) تمہارے ساتھ کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب سجدہ کر چکیں

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا

تو پیچھے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت جو (اب تک) شریک نماز نہیں ہوئی آکر

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ

تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہو اور ہوشیاری (رکھیں) اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی (تو) یہ تمنا ہے

كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم

کہ تم (ذرا بھی) اپنے ہتھیاروں اور ساز و سامان (جنگ) سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں

مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ

اور اگر تم لوگوں کو مینہ کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو

أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں اپنی ہوشیاری رکھو بے شک اللہ نے

أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ○ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز (خوف) پوری کر چکو تو (اس کے بعد)

ع ۱۴ — ۱۴ — ۱۱

ف۱ کچھ گھٹا دینے سے چار رکعت کا دو رکعت کر دینا مراد ہے اور اتنا بھی موقع نہ ملے تو ایک ہی پر کفایت کرے جیسا کہ حدیث ابن عباس میں آیا ہے اور اس کا بھی موقع نہ ملے تو قضا کرے جیسا کہ پیغمبر خدا اور حضرت عمرؓ سے غزوۂ خندق میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی تو مغرب کے ساتھ ادا کی یہ آیت مجاہدین کی صلوٰۃ الخوف کے متعلق ہے اور عام مسافروں کا قصر صلوٰۃ احادیث سے ثابت ہوا ہے ۱۲

منزل ۱

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ
کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یادگاری میں لگے رہو پھر جب تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (دستور کے مطابق) نماز پڑھو

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ وَلَا تَهِنُوْا
کیونکہ مسلمانوں پر نماز بقید وقت فرض ہے ف اور (مسلمانو!)

فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ
لوگوں (یعنی دشمنوں) کے پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو اگر (لڑائی میں) تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسے تم کو تکلیف پہنچتی ہے اُن کو بھی تکلیف پہنچتی ہے

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ
اور تمہاری جیت یہ ہے کہ تم کو خدا سے وہ امیدیں ہیں جو اُن کو نہیں اور اللہ (سب حال) جانتا اور تدبیر جنگ خوب سمجھتا ہے (اے پیغمبر) ہم نے

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ
(جو) کتاب برحق تم پر نازل کی ہے تو اس لیے کہ جیسا تم کو خدا نے بتا دیا ہے اُس کے مطابق لوگوں کے باہمی جھگڑے چکا دیا کرو

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
اور دغابازوں کے طرفدار نہ بنو اور اللہ سے (بھول چوک کی) معافی چاہو کہ اللہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ
بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ (دوسروں کو دغا دے کر حقیقت میں انجام بد کے لحاظ سے) اپنے تئیں دغا دے رہے ہیں ایسوں کی طرف ہو کر

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ
دغاباز خطا کار آدمی کو خدا پسند نہیں کرتا (یہ ایسے احمق ہیں کہ) لوگوں سے تو پردہ کرتے ہیں اور

لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ
خدا سے پردہ نہیں کرتے حالانکہ جب راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر اُن باتوں کے مشورے کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں تو خدا اُن کے ساتھ (موجود)

الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ
اور جو کچھ (یہ) کرتے ہیں (سب) خدا کے احاطہ (علم) میں ہے (مسلمانو!) سنو اتم نے (اس) دنیا کی زندگی میں اُن کی طرف ہو کر تو دو کدکی

عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ
(رسوکی۔ بھلا یہ) تو (بتاؤ کہ) قیامت کے دن اُن کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون رد و کد کرے گا یا

مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ
کون اُن کا وکیل بنے گا۔ اور جو شخص کوئی برا کام کرے یا (رجوع قسم وغیرہ سے) آپ اپنی جان پر ظلم کرے

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا
پھر اللہ سے (اپنا گناہ) بخشوائے تو پائے گا کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص کسی بدی کا ارتکاب کرتا ہے

ف مطلب یہ ہے کہ اگر خوف کی حالت ہو اور نماز کا وقت نکلا جا رہا ہو تو جیسی نماز بن پڑے پڑھ لو اور اُس کو قضا نہ ہونے دو ۱۲

ع ۱۵ ۱۴ منزل ۱

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَمَنْ

تو وہ اس کے ارتکاب سے (کچھ) اپنی ہی خرابی کرتا ہے اور اللہ (تو سب کا حال) جانتا اور ہر ایک کے مناسب حال حکم دینے والا ہے۔ اور جو شخص

يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ

کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو پھر وہ اپنے قصور کو کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اس نے بہتان اور

اِثْمًا مُّبِيْنًا ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ

گناہ صریح (کا بوجھ اپنی گردن پر) لادا۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ

مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

تم کو بہکا دینے کا ارادہ کر ہی چکا تھا اور یہ لوگ بس اپنے ہی تئیں گمراہ کر رہے ہیں اور تم کو (یہ لوگ) کچھ بھی تو نقصان نہیں پہنچا سکتے

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ

کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اتاری ہے اور فہم (سلیم دی ہے) اور تم کو ایسی باتیں سکھا دی ہیں جو پہلے

تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ

تم کو معلوم نہ تھیں اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں نیکی (کا تو نام) نہیں

نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ

مگر (ہاں) جو خیرات یا کسی اور نیک کام یا لوگوں میں میل ملاپ کی صلاح دے (یہ البتہ نیکی ہے)

النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ

اور جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسے (نیک) کام کرے گا تو ہم (قیامت کے دن) اس کو

اَجْرًا عَظِيْمًا ○ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

بڑا ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور جو شخص راہ راست کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر سے کنارہ کش رہے

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ

اور مسلمانوں کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) ہو لے تو جو (رستہ) اس نے اختیار کر لیا ہے ہم اس کو اسی رستے چلائے جائیں گے اور آخر کار اس

سَآءَتْ مَصِيْرًا ○ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ

وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے ۔ف اللہ یہ (گناہ) تو معاف کرتا نہیں کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے اور

مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ

اس سے کم جس کو چاہے معاف کرے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک گردانا وہ راہ راست سے بڑی دور بھٹک گیا۔

بَعِيْدًا ○ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا

(یہ مشرک) خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں یعنی بس

شیطٰنًا

ع ١٦ / ١ / ١٣ — الثلثة — منزل ١ — ع ٣ / ١٧ / ١٢

ف پچھلے دو رکوعوں کی شان نزول ایک قصہ ہے کہ پیغمبر صاحب کے وقت میں ایک انصاری کی زرہ آٹے میں رکھی ہوئی چوری گئی اور آٹے کا کھوج پہلے ایک مسلمان طعمہ بن ابیرق کے اور پھر ایک یہودی کے گھر تک لگا اور زرہ یہودی کے گھر سے برآمد ہوئی یہودی نے کہا طعمہ مجھ کو دے گیا ہے طعمہ کی قوم کے لوگ اس کی صفائی کرنے کو تیار ہوئے پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے یہودی کی برأت اور طعمہ کی خطا ظاہر ہو گئی تو وحی یہی دونوں رکوع ہیں اس در صورت دشمن میں انصاف اس درجے حق کی طرف داری پیغمبر کے سوا کس سے ہو سکے ١٢

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ

اُس شیطان سرکش (کے کہنے) پر (کہ) اُس کو پکارتے ہیں جس کو (روز ازل میں) خدا نے پھٹکار دیا ف اور وہ لگا کہنے کہ میں تیرے بندوں سے

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

(نذر و نیاز کا) ایک معین حصہ ضرور (ہی) لیا کروں گا۔ اور اُن کو ضرور (ہی) بہکاؤں گا اور اُن کو اُمیدیں (بھی) ضرور دلاؤں گا اور اُن کو ضرور سمجھاؤں گا

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَ

تو وہ (میری ہدایت کے مطابق بتوں کی نیاز کے) جانوروں کے کان (بھی) ضرور چیر اکریں گے اور اُن کو سمجھاؤں گا تو وہ (میری ہدایت کے مطابق) خدا کی بنائی ہوئی

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا

جو شخص خدا کے سوا شیطان کو دوست بنائے (اور اُس کی پیروی کرے) تو وہ صریح گھاٹے میں آگیا ف

مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

(شیطان) اُن کو وعدے دیتا اور اُن کو اُمیدیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو (کچھ بھی) وعدہ کرتا ہے نرا دھوکا (ہی) دھوکا ہے

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ ہیں جن کا (آخری) ٹھکانا دوزخ ہے اور وہاں سے کہیں بھاگنے نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور اُنھوں نے نیک کام (بھی) کیے ہم عنقریب اُن کو (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لے جا) داخل کریں گے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ (رہی ہوں گی)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

(اور وہ) اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اُن کے ساتھ یہ) اللہ کا پکا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا (اور) کون (ہوگا)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ

(مسلمانو! فلاح عاقبت) نہ تمھاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر (بلکہ عمل پر موقوف ہے) ف۳ (تو) جو شخص برا کام کرے گا

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ

اور خدا کے سوا اُس کو نہ (تو) کوئی حمایتی (ہی) ملے گا اور نہ مددگار اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا

الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو ان صفتوں کے لوگ جنت میں (جا) داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

اور تل برابر بھی اُن کی حق تلفی نہ ہوگی ف۴ اور اُس شخص سے کس کا دین بہتر (ہو سکتا) ہے جس نے اللہ کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ف۵

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیم کے مذہب پر چلتا ہے کہ وہ ایک ہی خدا کے ہو رہے تھے اور ابراہیم کو اللہ نے اپنا (بندۂ) مخلص بھی قرار دیا تھا

ف۱ عورتوں سے مراد ہیں بُت جس طرح ہمارے ملک کے ہندو دیویوں کو مانتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ لات و عزیٰ وغیرہ کو دیوی اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھ کر اُن کی پرستش کرتے تھے یہ کیسے حمق کی بات ہے کہ عورتوں کو جو مردوں سے بھی گئی گزری ہیں خدا مانا جائے ۱۲ ف۲ سر پر مُنت کی چوٹی رکھنا گودنا اور اس قسم کی اور باتیں تغییر خلق اللہ میں داخل ہیں ۱۲ ف۳ مطلب یہ کہ ہر ایک مذہب والا اپنی جگہ فلاح عاقبت کی آس لگائے بیٹھا ہے کل حزب بما لدیہم فرحون مگر جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جس گروہ میں ہیں بس اُس گروہ میں ہونا اُن کی نجات کے لیے بس کرتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے نجات پانے کو پوچھے نہ کو۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہو ۱۲ ف۴ نقیر اُس ننھے سے گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی میں ہوتا ہے ہو کے محاورے میں اس لفظ سے تھوڑی چیز کو تعبیر کیا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں تل ماشہ۔ رتی۔ تل وغیرہ لہٰذا ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے نقیر کا ترجمہ تل کر دیا ہے ۱۲ ف۵ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اپنا مونہ خدا کے لیے جھکا دیا اور حاصل مطلب ہے فرمانبرداری تو ہم نے محاورے کے لحاظ سے سر تسلیم خم کر دیا اختیار کر لیا ۱۲

نصف (margin marker) — منزل (margin marker)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۟

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سب چیزیں اللہ (ہی) کے قابو میں ہیں

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اور (اے پیغمبر لوگ) تم سے (یتیم) عورتوں (کے ساتھ نکاح کرنے) کا حکم مانگتے ہیں تو (تم ان کو سمجھا دو) اللہ تم کو ان کے (نکاح کے) بارے میں اجازت دیتا ہے اور پہلے بھی

فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ

قرآن میں جو (حکم تم کو) سنایا جا چکا ہے سو وہ (واقع میں) اُن یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم (اُن کا حق جو اُن کے لیے ٹھہرا دیا گیا ہے نہیں دیتے) اور

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى

اُن کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف راغب ہو اور نیز (خدا بے بس بچوں کے بارے میں (بھی حکم) دیتا ہے کہ اُن کے حقوق کی حفاظت کرو) اور (خاص کر) یہ کہ یتیموں کے حق میں

بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۟ وَاِنِ امْرَاَةٌ

انصاف کو ملحوظ رکھو اور (یتیموں کے ساتھ) کسی قسم کی بھی نیکی کروگے تو اللہ اُس کو جانتا ہے (یعنی تم کو اُس کا اجر دے گا) ف اور اگر کسی عورت کو

خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا

اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو (میاں بی بی) دونوں (میں کسی) پر کچھ گناہ نہیں کہ (اصلاح کی کوئی بات ٹھیرا کر)

بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا

آپس میں صلح کرلیں اور صلح (بہرحال) بہتر ہے اور (تھوڑا بہت) بخل تو سب ہی کی طبیعت میں ہوتا ہے اور اگر (ایک دوسرے کے ساتھ) سلوک کرو

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۟ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ

اور (سخت گیری سے) بچے رہو تو خدا تمہارے (اِن نیک) کاموں سے باخبر ہے (وہ تم کو اس کا اجر دے گا) اور تم (اپنی طرف سے) کتنا ہی چاہو لیکن تم سے

تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

کبھی نہ ہو سکے گا کہ بیبیوں میں (پوری پوری) برابری کر سکو تو بالکل (ایک ہی کی طرف) مت جھک پڑو کہ دوسری کو (اس طرح) چھوڑ بیٹھو

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟

گویا (ادھر میں) لٹک رہی ہے اور اگر (آپس میں) موافقت کرلو اور (ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۟

اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح کی کوئی صورت نہ بن پڑے اور وہ ایک دوسرے سے) جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے خزانۂ (غیب) سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اُن کو اور تم کو ہم نے تاکید یہی کر رکھا ہے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ

کہ اللہ (کی ناراضمندی) سے ڈرتے رہو اور اگر (اُس کا حکم) نہیں مانو گے تو (وہ تمہاری کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ)

ف عرب کے لوگوں کے مزاج میں سختی اور درشتی تو تھی ہی اور ابنائے جنس میں سب سے کمزور عورتیں اور یتیم ہیں تو ان ہی دو گروہوں پر لوگوں سے طرح طرح کی بے رحمیاں ظاہر ہوتی تھیں اسلام نے ان تمام ظلموں کی رخنہ بندیاں کیں جو احکام عورتوں کے بارے میں نازل ہوئے وہ اس سے پہلے مذکور ہو چکے ہیں یتیموں کے مال کی حفاظت کے لیے حکم دیا گیا کہ خرد برد نہ کرنا تو لوگوں نے مارے ڈر کے یتیموں کا کھانا پینا الگ کر دیا چنانچہ پھر سمجھایا گیا کہ ایسی تیر میر سے یتیموں کو اور الٹا نقصان پہنچتا ہے اُن کا کھانا پینا ساتھ رکھنے کا مضائقہ نہیں اس کی احتیاط چاہیے کہ اُن کی کسی طرح کی حق تلفی نہ ہو اسی طرح یتیم لڑکیوں کے بارے میں ایک حکم دیا جا چکا ہے کہ اگر تم سے اُن کے حقوق کی رعایت نہ ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ اُن کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ اصلاح کے طور پر ایک بات بتائی گئی تھی لوگوں نے سمجھا کہ یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا روا نہیں اس غلط فہمی کے آثار بد مترتب ہونے لگے کہ بعض صورتوں میں جیسا سرپرست یتیم لڑکی کے ساتھ خود نکاح کر لینے میں اُس کی پاسداری کرتا دوسرا شوہر نہیں کر سکتا اور خیال یہ تھا کہ نکاح کی منا ہی ہے تو ان آیتوں میں اس غلط فہمی کی اصلاح کر دی گئی کہ یتیم عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی منا ہی اُن کے حق کی حفاظت کے لیے ہے نہ الٹی اُن کی حق تلفی کے لیے ۱۲ ف۲ یعنی مرد اور عورت میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ اُس کے بدون دوسرے کا کوئی کام اٹکا رہے گا ۱۲

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ○ وَلِلّٰهِ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے نیاز (بہمہ صفت) موصوف ہے اور اللہ ہی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے لوگو! اگر وہ چاہے تم کو

اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ○ مَنْ

(دنیا کے پردے سے) اٹھا کر دوسروں کو لا بسائے اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے جس کو

كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ

(اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا ہیں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے اجر (موجود) ہیں (پس دین و دنیا دونوں کے اجر اسی سے کیوں نہ مانگے جائیں) اور

اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ

اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کا حال) دیکھتا ہے مسلمانو! مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو (اور)

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

خدا لگتی گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی) تمہارے اپنے یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی (کیوں نہ) ہو اگر (ان میں)

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ

کوئی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ (سب سے) بڑھ کر ان کی پرداخت کرنے والا ہے تو تم (ان کی خاطر اپنی) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ لگو حق سے انحراف کرنے

تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

(یا سرے سے گواہی کے دینے سے) پہلو تہی کرو گے تو (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ

وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ

اور اس کے رسول (محمد) پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو اس نے اپنے رسول (محمد) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو (قرآن سے) پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اتار چکا اور

مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

جو شخص اللہ کا منکر ہوا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو

ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا جو لوگ اسلام لائے پھر (اسلام سے) پھر بیٹھے پھر اسلام لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

(اسلام سے) پھر بیٹھے (اور پھر بیٹھے) پیچھے کفر میں بڑھتے گئے تو خدا نہ تو ان کی مغفرت ہی کرے گا اور نہ ان کو راہ (راست) ہی دکھائے گا

سَبِيْلًا ؕ ○ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ ○ الَّذِيْنَ

(اے پیغمبر) منافقوں کو خوش خبری سنا دو کہ ان کو (آخرۃ میں) دردناک عذاب ہونا ہے کہ یہ لوگ

ع ١٩ ٨ ١٦

منزل ٢

يَتَّخِذُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں کیا

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي

کافروں کے ہاں (اپنی) عزت (بڑھانی) چاہتے ہیں؟ سو عزت تو ساری اللہ کی ہے ف۱ حالانکہ تم (مسلمانوں) پر اللہ (اپنی)

الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا

کتاب (یعنی قرآن) میں یہ (حکم) نازل کر چکا ہے کہ جب تم (اپنے کانوں سے) سن لو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کیا جا رہا ہے اور اُن کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں ورنہ اس صورت میں تم بھی اُن ہی جیسے (کافر) ہو جاؤ گے بے شک اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ

منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں (ایک جگہ) جمع کر کے رہے گا کہ یہ (منافق ہنوز) تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں

بِكُمْ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوٓا أَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ

(کہ دیکھیے کافروں کے مقابلے میں جیتتے ہیں یا ہارتے ہیں) تو اگر اللہ کے کرنے سے تمہاری فتح ہو گئی تو (تم سے) کہنے لگتے ہیں (کیوں جی) کیا ہم

لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ ۙ قَالُوٓا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

کافروں کی (فتح) نصیب ہوئی تو (اظہار خصوصیت کے لیے کافروں سے) کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھوں)

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ عَلَى

تو (مسلمانو!) اللہ تم میں (اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور خدا کافروں کو

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

مسلمانوں پر (کسی طرح) (غلبہ) پانے کا موقع ہرگز نہیں دے گا ف۳ منافق (مسلمانوں کو دھوکا دے کر گویا) خدا کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں خدا

وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ

اور (یہ لوگ) جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں (نظاہر داری کر کے) لوگوں کو دکھاتے ہیں اور (دل سے)

اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَ

اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر کچھ یوں ہی سا کفر اور ایمان کے بیچ میں بڑے جھول رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف اور نہ اُن (کافروں) کی طرف اور

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيلًا ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

(اے پیغمبر) جس کو اللہ بھٹکائے تو ممکن نہیں کہ تم اُس کے لیے رستہ ڈھونڈ نکالو مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر

الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ

کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا الزام صریح اپنے اوپر عائد کرو

ف۱ یعنی اُسی کے اختیار میں اور اُسی کے ہاتھ میں ہے تعز من تشاء و تذل من تشاء ۱۲

ف۲ مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہوتی تو منافق مسلمانوں کے ساتھ ہوتے مگر صاف دل سے نہیں وہ ایسا جُوا کھیلتے تھے کہ طاق اور جفت دونوں داؤ اُن ہی کے ہوں یعنی مسلمانوں کی فتح ہوتی تو مالِ غنیمت میں حصّہ لگانے کے لیے مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے غنیمت میں سے ہم کو بھی حصّہ دو اور کافروں کی جیت ہوتی تو اُن کو یہ کہتے کہ مسلمان تو تم پر غالب آچلے تھے مگر ہم ہی نے تمہاری خاطر سے دیدہ و دانستہ کمی کی اور تم کو جتا دیا تو جو کچھ تم کو مسلمانوں سے ہاتھ لگا ہے لاؤ ہم اور تم آپس میں بانٹ لیں ۱۲

ف۳ اور رہنے سے دو باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ دنیا میں کافر مسلمانوں پر کبھی دلائل میں غالب نہیں آسکتے یا کافروں کا ایسا غلبہ نہیں ہونے پائے گا کہ مسلمان دنیا سے معدوم ہو جائیں دوسرے یہ کہ آخرت میں کافر مسلمانوں کے مقابلے میں ذلیل خوار ہوں گے ۱۲

ف۴ خدا کے دھوکا دینے کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اُن کی عقل اندھی کر دی ہے سمجھتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے ۱۲

منزل ۱

ع ۲۰ / ۱۷

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ

کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے

النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ

اور (اے پیغمبر) تم کسی کو بھی اُن کا مددگار نہ پاؤ گے مگر (اُن میں سے) جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور

اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کر لیا تو یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں) ہوں گے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

اور اللہ مسلمانوں کو (آخرت میں) بڑے اجر دے گا۔ اگر تم لوگ (خدا کی) شکر گزاری کرو اور (اُس پر) ایمان رکھو تو خدا کو تمھیں عذاب دے کر

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

کیا کرنا ہے۔ بلکہ خدا (تو) شکر گزاروں کا قدردان (اور اُن کے حال سے) واقف ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ

اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی (کسی کو) مونہہ پھوڑ کر برا کہے مگر جس پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو اور وہ مونہہ پھوڑ کر ظالم کو برا کہہ بیٹھے تو معذور ہے

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ

اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (دوسروں کے ساتھ) بھلائی کھلم کھلا کرو یا چھپا کر یا تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے اور تم برائی سے درگزر

سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

(کرو) یہ بھی ایک قسم کی بھلائی ہے تو اللہ (بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی ہی کرتا ہے کہ) باوجود قدرت کے درگزر کرتا ہے (تم بھی درگزر کیا کرو) جو لوگ اللہ

وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ

اور اُس کے رسولوں سے برگشتہ ہیں اور اللہ اور اُس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں ف اور کہتے ہیں کہ ہم بعض (پیغمبروں) کو مانتے ہیں

بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ (پیغمبروں میں مغایرت ڈال کے) کفر و ایمان کے بیچ بیچ میں (کوئی دوسرا) رستہ اختیار کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

تو ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہ سمجھا تو ایسے ہی لوگ ہیں

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ يَسْــَٔـلُكَ

جن کو اللہ (آخرت میں) اُن کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر)

ف یعنی پیغمبروں میں سے کسی کو پیغمبر نہ سمجھا یہی خدا اور اُس کے رسولوں میں جدائی ڈالنا ہے [illegible]

ع ٢١

أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى

اہل کتاب (یعنی یہودی) تم سے (لغو) درخواست کرتے ہیں کہ تم اُن پر کوئی (لکھی لکھائی) کتاب آسمان (سے) اُتار و تو (تم اُن کو سمجھنے دو کہ) جتنی تو اُن کی عادت

أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

اِس سے بھی بڑی (لغو) درخواست کر چکے ہیں لگے کہنے کہ ہمیں (تو) اللہ کو کھلے (خزانے) دکھاؤ ف پھر اُن کو اُن کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے آدبوچا

بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

(اور مرگئے اور موسیٰ کی دعا سے) پھر (زندہ ہوئے) اِس واقعے کے بعد بھی باوجودیکہ اُن کے پاس (خدا کی وحدانیت کی دلیلیں (اور) معجزے آچکے تھے (پرستش کے لیے)

ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ

اِس (قصور) سے (بھی) درگزر کی (کہ اُن کی توبہ قبول فرمائی) اور موسیٰ کو ہم نے کھلا ہوا غلبہ دیا۔ اور ان (لوگوں) سے قول واثق لینے کے لیے ہم نے کوہ طور کو ان

قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَأَخَذْنَا

(پر) اور ہم نے اُن کو حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے میں سجدہ (شکر) کرتے ہوئے داخل ہونا ف۲ اور ہم نے اُن کو (یہ بھی) حکم دیا کہ ہفتے کے دن (کے بارے میں ہمارے حکم سے) تجاوز نہ کرنا اور ہم

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ

اُن سے پکا قول لے لیا ف۳ — پس اُن کے قول توڑنے کی وجہ سے — اور احکام الٰہی کے نہ ماننے کی وجہ سے

اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ

اور ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرنے کی وجہ سے (ہم نے بھی اُن کو پھٹکار دیا) اور (نیز) اُن کے اِس کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل محفوظ ہیں (اور کسی کی نصیحت ہم پر اثر نہیں کرتی) محفوظ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ

(نہیں بلکہ) اُن کے کفر کی وجہ سے خدا نے اُن (کے دلوں) پر مہر کردی ہے پس معدودے چند کے سوا (اکثر) ایمان نہیں لاتے۔ اور (نیز) — اُن کے کفر کی وجہ سے

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

اور مریم کی نسبت بڑے (سخت) بہتان (کی باتیں) بکنے کی وجہ سے۔ اور اُن کے اِس کہنے کی وجہ سے — کہ ہم نے مریم کے بیٹے

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

عیسیٰ مسیح کو جو رسول خدا (ہونے کا دعویٰ کرتے تھے) قتل کر ڈالا اور حقیقۃ الحال یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ اُن کو سولی چڑھایا (در اصل) واقع میں کسی (اور) کو سولی دے

لَهُمْ ۭ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

(کر) اُن کو ایسا ہی معلوم ہوا کہ ہم عیسیٰ کو سولی دے رہے ہیں) اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں (وہ سمجھے ہیں کہ عیسیٰ کو سولی ہو گئی) تو اس معاملے میں وہ لوگ ناحق کے شک میں ہیں

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ۭ وَ

مگر صرف اٹکل کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں اور یقیناً عیسیٰ کو لوگوں نے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اُن کو اللہ نے — اپنی طرف اُٹھا لیا — اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور (جب قیامت کے قریب عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو) جتنے اہل کتاب ہیں ضرور

ف یہود نے پیغمبر خدا سے درخواست کی کہ جیسے موسیٰ پر لکھی ہوئی کتاب اُتری تھی ویسی ہی ایک کتاب ہم پر نازل ہو اور اُس میں فلاں فلاں شخص کے نام کے صحیفے ہوں جس میں تمہاری تصدیق ہو تب ہم تم پر ایمان لائیں چونکہ ان کی درخواست الحاد اور کٹ حجتی کے طور پر تھی خدا نے ان کی بہت سی شرارتوں کا ذکر فرما کر یہ ظاہر کیا کہ ان کی یہ درخواست بھی اُسی نسل سے ہے احقاق حق کی نیت سے نہیں ۱۲

ف۲ پہلے پارے کے چھٹے رکوع میں بھی اس کا مذکور ہے وہاں کا فائدہ دیکھو ۱۲

ف۳ پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں بھی اس کا مذکور ہے وہاں کا فائدہ دیکھو ۱۲

منزل ۱

قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيدا ○ فبظلم من

اُن کے مرنے سے پہلے سب اُن پر (مسلمانوں کا سا) ایمان لائیں گے ف اور قیامت کے دن عیسےٰ اُن منکرین کے خلاف گواہی دینگے الغرض

الذين هادوا حرمنا عليهم طيبت احلت لهم وبصدهم عن

یہودیوں کی (ان) شرارتوں کی وجہ سے ہم نے (بہت سی) پاک چیزیں جو اُن کے لیے حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں (تاکہ دائرہ رزق اُن پر تنگ ہو) اور (نیز)

سبيل الله كثيرا ○ واخذهم الربوا وقد نهوا عنه واكلهم

راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور (نیز) اس وجہ سے کہ ہر چند اُن کو سود کی ممانعت کر دی گئی تھی اس پر بھی سود لیتے تھے اور

اموال الناس بالباطل واعتدنا للكفرين منهم عذابا اليما ○

(نیز) اس وجہ سے کہ لوگوں کے مال ناحق خورد برد کرتے تھے اور ان میں جو لوگ (خدا کا حکم) نہیں مانتے اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لكن الرسخون في العلم منهم والمؤمنون يؤمنون بما انزل

لیکن (اے پیغمبر) اِن میں سے جو علم میں (بڑی) پایگاہ رکھتے ہیں (وہ) اور مسلمان (یہ دونوں فریق تو) اُس (کتاب) پر جو

اليك وما انزل من قبلك والمقيمين الصلوة والمؤتون الزكوة

تم پر اُتری ہے اور اُن (کتابوں) پر جو تم سے پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اُتری ہیں (سب پر) ایمان لاتے اور نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

والمؤمنون بالله واليوم الاخر اولئك سنؤتيهم اجرا عظيما ○

اور اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے ف۲

انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبين من بعده و

(اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف (اسی طرح) وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور (دوسرے) پیغمبروں کی طرف جو اُن کے بعد ہوئے وحی بھیجی تھی اور

اوحينا الى ابرهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط و

جس طرح ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور

عيسى وايوب ويونس وهرون وسليمن واتينا داود زبورا ○

عیسےٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی

ورسلا قد قصصنهم عليك من قبل ورسلا لم نقصصهم

اور (تمہاری طرح) ہم کتنے پیغمبر (بھیج چکے ہیں) جن کا حال ہم (اس سے) پہلے تم سے بیان کر چکے ہیں اور کتنے پیغمبر (اور) جن کا حال ہم نے تم سے (آج تک)

عليك وكلم الله موسى تكليما ○ رسلا مبشرين ومنذرين

اور اللہ نے موسیٰ سے (تو) باتیں (بھی) کیں (یہ سب) پیغمبر (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والے اور (بدوں کو عذابِ خدا سے) ڈرانے والے (تھے)

لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا

تاکہ پیغمبروں کے (آئے) پیچھے لوگوں کو خدا پر کسی طرح کا حجت (رکھنے کا موقع باقی) نہ رہے اور خدا غالب (اور)

ف۱ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اسلامی شریعت کے مطابق کارروائی کریں گے اور تمام دنیا میں اسلامی شریعت قائم کر دیں گے اس آیت میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے ۱۲

ف۲ حرفِ سین کبھی قریب کے واسطے آتا ہے اور کبھی صرف تاکید کے واسطے ہم نے ترجمے میں پہلی شق اختیار کی ہے اور اس کے دو محل ہیں یا تو مراد ہے قیامت اور چونکہ اس کا ہونا یقینی ہے اور دنیا کی ہستی چند روزہ ہے اس سے حرفِ سین استعمال فرمایا جو قرب پر دلالت کرتا ہے یا شاید دنیا ہی مراد ہو کہ جو یہود ایمان لے آئے دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اسلام کی دنیاوی برکتوں سے مستفید ہوئے ۱۲

ع ۲۲ ۱۰ ۲

حجت ۱؎ حجت سندھی میں حجت الزام کو کہتے ہیں ۱۲

حَکِیْمًا ۞ لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ وَ
حکمت والا ہی دامی پیغمبر کو یل کتاب بھی نازل کی لیکن جو کچھ خدا نے تمہاری طرف اتارا ہی اللہ گواہی دیتا ہی کہ (تم کو) اس کا اہل سمجھ کر اس کو (تم پر) اتارا ہی اور اللہ سرف

الْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ۞ اِنَّ الَّذِیْنَ
فرشتے (بھی) اس کی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو تو اکیلا اللہ ہی بس ہی بے شک جن لوگوں نے

کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۞
(دین اسلام سے) انکار کیا اور راہ خدا سے (دوسروں کو بھی) روکا وہ راہ (راست) سے بڑی دور بھٹک گئے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ
جو لوگ کفر اور (کفر کے ساتھ ظلم (بھی) کرتے ہے ف۱ اُن کو خدا نہ بخشنے ہی گا اور نہ اُن کو راہ (راست) ہی دکھائے گا

طَرِیْقًا ۞ اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ط وَکَانَ ذٰلِکَ
بلکہ (اُن کو) جہنم ہی کا رستہ (دکھائے گا) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے نزدیک (یہ)

عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۞ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ
(ایک) آسان (سی بات) ہی لوگو! رسول (محمد) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین) حق لے کر آئے ہیں

مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی
پس ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہی اور اگر نہ مانو گے تو اللہ (بے نیاز ہی اسی) کا ہی جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۞ یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ
آسمانوں اور زمین میں ہی اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہی (جو جیسا کرے گا اُس کو اُس کا عوض دے گا اور) حکمت والا ہی جو کچھ بھی کرتا ہی مصلحت سے کرتا ہی

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ط اِنَّمَا الْمَسِیْحُ
اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز (یعنی افراط و تفریط) نہ کرو اور خدا کی نسبت حق بات کے سوا (ایک لفظ بھی) مونہہ سے نہ نکالو (حق بات تو اتنی ہی ہی کہ)

عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ ج اَلْقٰہَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَ
عیسے مسیح بس اللہ کے (ایک) رسول ہیں اور خدا کا حکم جو اُسنے مریم کی طرف کہلا بھیجا تھا (کہ بے شوہر حاملہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئیں) اور

رُوْحٌ مِّنْہُ ز فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ط اِنْتَہُوْا
(وہ ایک) روح (تھی جو) خاص خدا کی طرف سے (دنیا میں آئی) تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو (اس سے) باز آؤ

خَیْرًا لَّکُمْ ط اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ
(کہ یہ) تمہارے حق میں بہتر ہی بس اللہ ہی اکیلا معبود ہی وہ اس سے بری ہی کہ اس کے کچھ اولاد ہو

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۞ لَنْ یَّسْتَنْکِفَ
اُسی کا ہی جو کچھ آسمانوں میں ہی اور جو کچھ زمین میں ہی اور اللہ (سب کا) کارساز بس ہی ف۲

ف۱ شاید یہ معنی ہوں کہ کفر کی وجہ سے آپ اپنے اُوپر ظلم کرنے سے کہ کفر کا وبال اُن ہی کو بھگتنا پڑے گا یا غیر خدا کو خدا کا شریک ٹھیرانے سے خدا پر ظلم کرتے ہیں اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۱۲
ف۲ مقصود تو اس بات کا سمجھانا ہی کہ خدا اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے بری ہی اور اس کی دلیل یہ ہی کہ اولاد اس لیے ہوتی ہی کہ باپ ضعف کی مدد گار ہو یہ تو باپ کا فائدہ ہوا اور اولاد باپ کے مال و متاع کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہوا سو خدا کے ہاں یہ دونوں باتیں نہیں وہ اکیلا کارساز بس ہی اُس کو مددگار درکار نہیں وہ تنہا آسمان و زمین کا مالک ہی اُس کی ملکیت کا کوئی شریک حقدار نہیں ۱۲

ع ۹ ۲۳ ۴

الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَنْ

مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز کسی قسم کی عار نہیں اور نہ فرشتوں کو جو (خدا کے) مقرب ہیں اور جو

يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ○

خدا کا بندہ ہونے سے عار رکھے اور بڑائی کی لے تو عنقریب خدا اُن سب کو اپنے پاس کھینچ بلائے گا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ

پھر (خدا کے حضور میں حاضر ہونے کے پیچھے) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل کرتے تھے خدا اُن کو اُن (کے کیے) کا ثواب پورا (پورا) دے گا اور

مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ

اپنے فضل سے (کچھ اَور) زیادہ بھی دے گا اور جو لوگ (بندہ بننے سے) عار رکھتے اور بڑائی کی لیتے تھے خدا اُن کو

عَذَابًا أَلِيمًا ○ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○

عذاب دردناک کی سزا دے گا اور خدا کے سوا اُن کو نہ کوئی یار ملے گا اور نہ مددگار

ف ١

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ

لوگو! تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور ہم تمھاری طرف

نُورًا مُبِينًا ○ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ

جگمگاتا ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اُسی کا سہارا پکڑا تو اللہ (بھی) اُن کو عنقریب

فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ○

اپنی رحمت (کے سایہ) اور فضل (کی پناہ) میں لے لے گا اور اُن کو اپنے (حضور) تک (پہنچنے) کا سیدھا رستہ (بھی) دکھائے گا

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے (کلالہ کے بارے میں) فتوے طلب کرتے ہیں (تو ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اللہ کلالہ کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ

جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا کہ اسی کو کلالہ کہتے ہیں) اور اُس کے (صرف ایک) بہن ہو تو بہن کو اُس کے ترکے کا آدھا اور (بہن مر جائے) اور

لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ

اُس (کے) اولاد نہ ہو تو اُس (کے سارے مال) کا وارث یہ (بھائی) پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو اُن کو اُس کے ترکے میں سے دو تہائی

وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ

اور اگر بھائی بہن (ملے جلے) ہوں (کچھ) مرد اور (کچھ) عورتیں تو دو عورتوں کے حصے کی قدر ایک مرد کا حصہ

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے اللہ (اپنے حکم) تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف ٢

ف ١ نجران کے نصاریٰ نے پیغمبر خدا کو الزام دیا کہ تم جو ہمارے خداوند مسیح کو بندہ کہتے ہو اس سے اُن کی کسر شان ہوتی ہے تو یہ آیتیں نازل ہوئیں ١٢

ف ٢ ہم نے جو کلالہ کے احکام میں قیود بڑھائی ہیں تو سیاقِ عبارت اور آثار سلف سے لی ہیں اور بھائی بہنوں سے مراد عینی اور علاتی ہیں نہ اخیافی جیسا کہ ہم اسی سورت کے دوسرے رکوع میں مفصل لکھ چکے ہیں ١٢

منزل ١

ع ٢٤ ٦ ٤

سورة ١ ٥ لے یہ ایک محاورہ ہے یعنی شیخی مارے تکبر کرے ١٢

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ مائدہ مدینے میں اُتری اور اُس کی ایک سو بیس آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ

مسلمانو! اپنے قراروں کو پورا کرو ف۱ تمہارے لئے چارپائے جانور حلال کر دیئے گئے ہیں

إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ

مگر وہ جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائیں گے لیکن جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھ لینا بے شک خدا

يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَ

جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے مسلمانو! خدا کے ٹھیرائے ہوئے دینی آداب و ارکان کی بے توقیری نہ کرو اور

لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ

نہ کسی حرمت والے مہینے کی ف۲ اور نہ حج کی قربانی کی اور نہ اُن (جانوروں) کی جن (کو خدا کی نیاز کے لئے خاص) کرکے شناخت کے طور پر ان کے

الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

عزت والے گھر (یعنی خانۂ کعبہ کی زیارت) کو جا رہے ہوں (اور ضمناً) اپنے پروردگار کی برکت (یعنی منفعت تجارت کے) اور (اصالۃً) اس کی رضامندی کے طلبگار ہوں اور جب احرام کھول ڈالو

فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ

تو اجازت ہے کہ چاہو تو بدستور شکار کرو اور مسلمانو! بعض لوگوں نے جو تم کو حرمت (والی مسجد یعنی خانۂ کعبہ) میں جانے سے روکا تھا یہ عداوت تم کو اُن پر کسی طرح کی

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ

زیادتی کرنے کی باعث نہ ہو اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جایا کرو

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے مددگار نہ ہو اور اللہ (کے غضب) سے ڈرو کیونکہ اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے ف۳

الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ

مرا ہوا جانور اور لہو ف۴ اور سور کا گوشت اور جو جانور خدا کے سوا کسی اور کے نامزد کیا گیا ہو ف۵

لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ

اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ سے مرا ہو اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کا سینگ لگ کر مرا ہو یہ سب چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ

اور (ہر) وہ جانور جس کو درندے نے (پھاڑ) کھایا ہو مگر جس (کے مرنے) سے پہلے تم اُس کو حلال کر لو (تو وہ حرام نہیں) اور (نیز) جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا گیا ہو ف۶

ستقسموا

منزل ۲ — الربع

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اسلام لایا تو اجمالاً اُس نے خدا اور رسول کے تمام حکم تسلیم کر لیے اب اس مقام پر خاص خاص حکم ہے کر اقرار اجمالی کے پورا کرنے کی تاکید ہے ۱۲

ف۲ یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب کہ ایام علم کے مہینے ہیں اور ان میں دشمنوں سے بھی لڑنا منع ہے ۱۲

ف۳ شروع سورت سے یہاں تک جتنے احکام ہیں سب کا حاصل یہ ہے کہ حاجیوں کو آمد و شد کعبہ میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے بے کھٹکے جائیں اور چلے آئیں لیکن سخت افسوس کی بات ہے کہ عرب کے بدو ان احکام کا پاس نہیں رکھتے اور ہمیشہ قافلے لٹتے رہتے ہیں اور حاجیوں کو جو شکار کی ممانعت کی گئی ہے تو اُس کی مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ ملک میں سرسبزی اور آبادی ہو اور ملک عرب کو اس کی سخت ضرورت تھی اور ہے اور یوں بھی حج تو ایک اعلیٰ درجے کی عبادت ہے ہیں عبادت کی حالت میں جانداروں کو مارنا منافی عبادت ہے ۱۲

ف۴ یہاں تو مطلق لہو فرمایا ہے اور آٹھویں پارے میں بہتا لہو اور حدیث شریف میں بہتے کی قید سے کلیجی اور تلی کا کھانا جائز قرار دیا ہے ۱۲

ف۵ اگرچہ سلسلۂ کلام کے لحاظ سے ہم نے ما اُہل کا ترجمہ اُس کی ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہے مگر الفاظ قرآنی عام ہیں حکم حرمت میں اُس کے سب افراد داخل ہیں یعنی کل نذر و نیاز جو خدا کے سوا دوسرے کے نام سے کی جائے حرام ہے واللہ اعلم ۱۲

ف۶ تھان سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو لوگ متبرک سمجھ کر خدا کے سوا دوسروں کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں جیسے دیوی یا دیوتاؤں کے تھان یا طاق یا مٹی کا ڈھیر یا درخت یا قبر یا اسی طرح کی کوئی دوسری جگہ ۱۲

ملہ احرام کے متعلق پارۂ دوم رکوع ۹ کا فائدہ دیکھو ۱۲

تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا

یہ (بھی منع ہے) کہ (ساجھے کے جانور کا گوشت جوئے کے طور پر) تیروں (کے پانسوں) سے آپس میں تقسیم کرو (کہ) یہ گناہ (کی بات) ہے ف (مسلمانو) اب کافر

مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے (کہ تم میں اور ان میں التیام نہیں ہو سکتا۔ اور وہ تمہاری سخت مخالفت کریں گے) تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اب ہم

دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر چکے اور ہم نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور ہم نے تمہارے لئے (اسی) دین اسلام کو پسند فرمایا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

پھر (اس پر بھی) جو بھوک سے بے قرار ہو (اور) گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو (اور وہ مجبوری کی حالت میں کوئی حرام چیز کھا لے) تو بے شک اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ

مہربان ہے (اے پیغمبر لوگ) تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی ہیں (سو تم ان کو سمجھا دو کہ) کھانے کی سُتھری چیزیں (سب) تمہارے

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ

اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے سدھا رکھے ہوں (اور شکار کا طریقہ) جیسا تم کو خدا نے سکھا رکھا ہے (ویسا ہی) تم نے ان کو سکھا دیا ہو

فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ

تو (جو شکار) جانور (جو شکار) تمہارے لئے پکڑ رکھیں (اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائے) تو اس کو (بے تامل) کھا لو مگر (اتنی احتیاط رکھو کہ جس طرح ذبح کرتے وقت خدا کا

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ

(اس حکم کے خلاف کوئی حرام چیز نہ کھا لینا) کیونکہ خدا جلد حساب لینے والا ہے (تو وہاں کی جوابدہی کا خیال رکھو) آج (تمام) پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی گئیں اور

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ

اہل کتاب کا کھانا (بشرطیکہ تمہارے ہاں بھی روا ہو) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور

مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

مسلمان بیاہتا بیبیاں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے ان میں کی (بھی) بیاہتا بیبیاں (تمہارے لئے) حلال ہیں ف

إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي

بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کر دو اور تمہارا ارادہ (ان کو) قید (نکاح) میں لانے کا ہو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا

أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

اور جو ایمان (لانے) سے (ان باتوں) کو نہ مانے تو اس کا کیا (دھرا سب) اکارت اور آخرت میں (بھی)

مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا مسلمانو! جب نماز کے لئے آمادہ ہو

ع ۵ ۵

ف ۱ عرب کے لوگ پانسوں کی جگہ کچھ تیر بنا رکھتے تھے اور ان سے طرح طرح پر جوا کھیلتے مثلاً اونٹ ذبح کیا اور انہی تیروں سے گوشت کی بانٹ جوئے کی پانسوں کی طرح کر جانے والے ہیں اور نجومیوں کی طرح ان ہی تیروں سے فال دیکھی خدا نے جوئے کو کسی طرح کا ہو اور کسی غرض سے ہو مطلقاً حرام کر دیا ہے پانسے ڈال کر فال کا دیکھنا بھی ایک طرح کا جوا ہے الفاظ قرآن سب کو شامل ہیں ہم نے ترجمے میں محض تسلسل سخن کے لحاظ سے ایک خاص بات یعنی گوشت کی تقسیم اختیار کی ہے ۱۲

ف ۲ بیاہتا بیبیوں سے مراد ہیں وہ عورتیں جو نکاح کے ذریعے سے لوگوں کے ساتھ میاں بیوی کا سا تعلق کرنا چاہتی ہیں ۱۲

منزل ۲

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

تو اپنے مُونہہ دھو لیا کرو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ

اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں (بھی دھو لیا کرو) اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو غسل کر کے اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ اور اگر

كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ

تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آیا ہو یا

لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو ستھری مٹی لے کر اُس سے تیمم

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

یعنی اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کر لو ف اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنی نہیں چاہتا

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بلکہ تم کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور (نیز) یہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنا احسان پورا کرے تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ

(اُس کا) شکر کرو اور اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں اُن کو یاد کرو اور اُس عہد و پیمان کو (بھی یاد کرو) جس (کے پورا کرنے) کا اُس نے (اپنے رسول کی معرفت)

وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

تم سے پکا قول لے لیا ہے کہ جب (اُس نے) تم کو اسلام لانے کا حکم دیا تو تم نے کہا کہ (پروردگار) ہم نے (تیرا حکم) سُنا اور قبول کیا اور خدا کی نافرمانی سے ڈرو کچھ شک نہیں کہ خدا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ

دلوں تک کی باتیں جانتا ہے مسلمانو! خدا کے واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کو آمادہ رہو

شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ

اور لوگوں کی عداوت تم کو اس جرم (کے ارتکاب) کی باعث نہ ہو کہ (معاملات میں) انصاف نہ کرو

اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

(نہیں ہر حال میں) انصاف کرو کہ (یہ شیوہ) انصاف پرہیزگاری سے قریب تر ہے اور اللہ (کی نافرمانی سے) ڈرتے رہو کیونکہ

تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اللہ کا اُن سے وعدہ ہے کہ (آخرت میں) اُن کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

مغفرت اور بڑا ثواب ہے اور جن لوگوں نے (دین حق کے قبول کرنے سے) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ

ف تیمم کا قاعدہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں اور ساری انگلیاں کھول پھیلا کر پاک مٹی پر یا کسی اور چیز پر جس سے مٹی چھنتی ہو مارے اور جس طرح مُونہہ دھوتے ہیں گرد آلود ہاتھ ایک بار مُونہہ پر پھیر لے پھر دوسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر یہی عمل کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے ساتھ کیا ۱۲

منزل ۲

أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ○ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

دوزخی ہیں مسلمانو! اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں (اُن کو) یاد کرو کہ

إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوٓا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا قصد کیا تو خدا نے تم سے اُن کے ہاتھوں کو روک دیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ وَلَقَدْ أَخَذَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف اور

اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ

اللہ (پہلے ہی) بنی اسرائیل سے عہد (اطاعت لے) چکا ہے اور ہم نے (یعنی اللہ نے) اُن ہی میں کے بارہ سردار (اُن پر) مامور فرمائے

وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے یہ بھی) فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر تم نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاتے اور اُن کی مدد کرتے اور (جب جب ضرورت پڑے) خوش دلی سے خدا کو قرض دیتے رہو گے

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي

تو ہم ضرور بالضرور تمہارے گناہ تم (پر) سے دور کر دیں گے اور ضرور بالضرور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں (رہنے کو جا) داخل کریں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

جن کے نیچے نہریں (لگی) بہ رہی ہوں گی اس کے بعد (بھی) جو تم میں سے انحراف کرے گا تو (خوب سمجھے رہنا کہ) تحقیق وہ سیدھے

السَّبِيلِ ○ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً ۖ

رستے سے بھٹک گیا۔ پس اُن ہی لوگوں کے اپنے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے اُن کو پھٹکار دیا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ

(کہ) توراۃ کے لفظوں کو اُن کی جگہ (یعنی اصلی معنوں) سے پھیرتے ہیں اور اُن کو جو نصیحت کی گئی تھی اُس میں سے ایک (بڑا) حصہ (یعنی پیغمبر آخر الزماں پر ایمان

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ

اور (اے پیغمبر) اب اُن کا حال یہ ہو گیا ہے کہ اُن میں سے چند لوگوں کے سوا سب کی (کسی نہ کسی) چوری کی اطلاع تم کو ہوتی ہی رہتی ہے ف تو ان لوگوں

وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّا نَصٰرٰٓى

(اور ان سے) درگزر کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور جو لوگ اپنے آپ کو نصارٰی کہتے ہیں (اسی طرح)

أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہم نے اُن سے (بھی) عہد (و پیمان) لیا تھا تو جو کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی (وہ بھی) اُس میں سے (بڑا) حصہ (یعنی پیغمبر آخر الزماں پر ایمان لانا) بھلا بیٹھے تو اُس کی

ف یہود نے دشمنوں کو مشترک سمجھ کر مار ڈالنا چاہا پیغمبر صاحب جو انہیں طلب کرنے گئے تھے یہود نے اقرار کیا اور آپ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھا کر کہا ہے اس کا انتظام اپنے ہیں اور آپس میں مشورہ کیا کہ ایسے بیچ اوپر سے چکی کا پاٹ ڈال کر کچلا کر دیں پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے ان کے منصوبے معلوم ہوئے اور آپ صحابیوں سمیت پہلے سے ٹل گئے ان آیتوں میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف چوری سے پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئی اور دیگر احکام الٰہی کا چھپانا مراد ہے ۱۲

ع ۲ منزل ۲

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

عداوت اور کینے (کی آگ) کو روز قیامت تک بھڑکا دیا اور آخر کار (قیامت کے دن) خدا اُن کو بتا دے گا

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

کہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے ف اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول (محمد) آچکا ہے (اور)

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ

کتاب (الٰہی) میں سے جو کچھ تم چھپاتے رہتے ہو وہ اُس میں سے بہت کچھ تمہیں صاف صاف بیان کر دیتا ہے اور تمہاری بہت سی باتیں معاف کر دیتا ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ

(غرض) تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور (ہدایت) اور (قرآن) آچکا ہے (جس کے احکام صاف و صریح ہیں) جو لوگ

اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

خدا کی رضامندی کے طلبگار ہیں اُن کو اللہ قرآن کے ذریعے سے سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اُن کو (کفر کی) تاریکی سے نکال کر (ایمان)

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

اور اُن کو راہِ راست دکھاتا ہے جو لوگ

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ

کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (مسیح) خدا ہیں وہ بیشک کافر ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي

مریم کے بیٹے مسیح کو اور اُن کی والدہ کو اور جتنے لوگ

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ

زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہود

وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ

نصاریٰ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں (اے پیغمبر) کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

(نہیں) بلکہ تم اس کی مخلوقات میں (دوسروں کی طرح کے) انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ يٰۤاَهْلَ

اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور (سب کو) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اہل

ف قرآن کی پیشین گوئیوں میں سے یہ بھی ایک اعلیٰ درجے کی پیشین گوئی ہے جس کو ہم اپنے زمانے میں واقع ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ علی العموم کل عیسائی ہیں اور تمام اقوام روئے زمین پر غالب مگر انگلستان اور فرانس اور روس اور اٹلی اور امریکا اور آسٹریا اور جرمن سب میں محاسدات ہیں جو ان کو یکدل نہیں ہونے دیتے ۱۲

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

کتاب جب رسولوں کا آنا مدتوں تک ناغہ رہا تو ہمارا (یہ) رسول (محمدؐ) تمہارے پاس آیا جو (احکامِ الٰہی) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور ہم نے

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ

کہ (مبادا) کل کلاں کو کہیں (تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی (نجات کی) خوش خبری سنانے والا آیا اور نہ (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا تو اب تو (تم کو اس عذر کی بھی

نَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (از انجملہ رسول کے بھیجنے پر بھی) اور (ای پیغمبر بنی اسرائیل کو ایک قصہ یہ بھی یاد دلاؤ کہ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو!

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا

اللہ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں اُن کو یاد کرو کہ اس نے تم (ہی) میں (بہتیرے) پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ (بھی) بنایا

وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

اور تم کو وہ نعمتیں دیں جو دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں بھائیو! (شام کا) مقدس ملک

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

جو خدا نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے (کہ تم وہاں حکمرانی کروگے چل کر) اُس میں داخل ہو اور (دشمن کے مقابلے میں) پیٹھ نہ پھیرنا (کہ ایسا کروگے) تو تم اُلٹے

خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

گھاٹے میں آجاؤ گے ف وہ (لوگ) لگے کہنے کہ ای موسیٰ اُس ملک میں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ

جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم تو اُس (ملک) میں قدم رکھتے ہیں نہیں ہاں (وہ لوگ) اُس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور (جا) داخل ہوں گے (خدا کا) ڈر ماننے والوں میں سے

الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

(یوشع اور کالب) دو ایسے تھے کہ اُن پر خدا نے (اپنی خاص) مہربانی کی اور (اُن کو تبت دی) وہ بول اُٹھے کہ دشمنوں کے جسم کی طرف خیال نہ کرو وہ لوگ بہت بودے ہیں (اُن پر چڑھائی)

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

تم دروازے میں گھس پڑے تو بلاشبہہ تمہاری فتح ہے اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ ہی پر بھروسا رکھو

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

وہ بولے ای موسے جب تک اُس میں دشمن ہیں ہم تو کبھی بھی اُس میں قدم نہیں رکھیں گے ہاں تم

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا

اور تمہارا خدا (دونوں) جاؤ اور (اُن لوگوں سے) لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں (اس پر موسیٰ نے) دُعا کی کہ ای میرے پروردگار

نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ

اپنی ذات خاص اور میرے بھائی (ہارون) کے سوا اور کوئی میرے بس کا نہیں تو (عذاب نازل کرتے وقت) ہم میں اور اِن نافرمان لوگوں میں امتیاز رکھیو کہیں

ف شام کے ملک کو مقدس اس سے فرمایا کہ وہاں کثرت سے پیغمبر ہوئے اور اکثر اسی ملک میں مدفون بھی ہیں

منزل ٢

قال

فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ

اچھا وہ ملک چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا (مصر کے) جنگل میں بھٹکتے بھٹکتے پھریں گے

فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ

تو تم نافرمان لوگوں (کے حال) پر کچھ افسوس نہ کرنا۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے

بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

واقعی حالات پڑھ کر سنا دو کہ جب دونوں نے (خدا کی جناب میں) نیازیں چڑھائیں کہ ان میں سے ایک (یعنی ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے (یعنی قابیل) کی قبول نہ ہوئی

قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ لَئِنْ

تو (قابیل) مارے حسد بھائی سے لگا کہنے کہ میں ضرور تجھ کو قتل کر کے رہوں گا اس نے جواب دیا کہ اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی (نیازیں) قبول کرتا ہی ہے ف۱ اگر

بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ

میرے قتل کرنے کے ارادے سے تو مجھ پر اپنا ہاتھ چلائے گا تو بھی میں تجھے قتل کرنے کے لیے تجھ پر اپنا ہاتھ چلانے والا نہیں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ○ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي

کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ زیادتی ہو تو تیری ہی طرف سے ہو اور تو میرا

وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ○

اور اپنا (دونوں کا) گناہ سمیٹے اور دوزخیوں میں (جا شامل) ہو اور ظالموں کی یہی سزا ہے

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اس پر بھی اس کے (یعنی قابیل کے) نفس نے اس کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا (چنانچہ) آخر کار اس کو مار ڈالا اور (آپ ہی) گھاٹے میں آگیا

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ

اس کے بعد اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اس کو (یعنی قابیل کو) دکھائے کہ اسے اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی اس کی لاش) کو کیونکر چھپانا چاہیے

أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ

(چنانچہ وہ کوے کو زمین کریدتے دیکھ کر) بول اٹھا ہائے میری شامت کیا میں (ایسا گیا گزرا ہوا کہ (بلا سے) اس کوے (ہی) جیسا (ہوشیار) ہوتا

فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ○ مِنْ أَجْلِ

تو اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی لاش) کو تو چھپا دیتا الغرض وہ (اپنے کیے سے بہت ہی) پشیمان ہوا ف۲

ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ

اسی (واقعے کی) وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو تحریری حکم دیا کہ جو کوئی

نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ

جان کے بدلے نہیں اور ملک میں فساد پھیلانے (کی سزا) کے طور پر نہیں (بلکہ ناحق) کسی کو مار ڈالے تو اس کی نسبت ایسا سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے

ع ۷ — وقف لازم — النصف

ف۱ اس سے ہابیل کی یہ غرض نہ تھی کہ میں پرہیزگار ہوں بلکہ یہ جتانا مقصود تھا کہ تمہاری نیاز جو قبول نہیں ہوئی تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں بلکہ تم ہی سے پرہیزگاری کے خلاف کوئی بات سرزد ہوئی ہوگی جس کی وجہ سے تمہاری نیاز خدا نے قبول نہیں کی ۱۲

ف۲ ہابیل و قابیل آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے قابیل کھیتی کرتے ہابیل بکریاں پالتے دونوں نے خدا کی نیاز کی قابیل نے مال ردی نیاز میں رکھا اور ہابیل نے بہتر سے بہتر بکری جو اس کے ریوڑ میں تھی قابیل کی نیاز نامنظور ہوئی اور وہ نامنظور ہونے کے قابل بھی تھی اور ہابیل کی نیاز قبول ہوئی یعنی اس وقت کے دستور کے مطابق آسمان سے آگ آکر اس کو جلا گئی قابیل نے غصے میں آکر مارے حسد کے بھائی کو مار ڈالا اور اس کی لاش کو لادے لادے پھرا کیونکہ وہ پہلی موت تھی جو زمین پر واقع ہوئی آخر اس نے کوے سے دفن کرنا سیکھا اور اس کو اپنی حالت پر سخت رنج ہوا ۱۲

ع ۵

أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَٰتِ

مرتے کو بچا لیا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا ف۱ اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پاس رسول کھلے کھلے معجزے لے کر بھی چکے ہیں

ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ○ إِنَّمَا

پھر اس کے بعد (بھی) ان میں سے بہتیرے (لوگ) ملک میں زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں جو

جَزَٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے اور فساد (پھیلانے) کی غرض سے ملک میں دَوڑے دَوڑے پھرتے ہیں اُن کی سزا تو بس یہی ہے

فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ

کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیئے جائیں یا اُن کو سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں (اُلٹے سیدھے) کاٹ دیئے جائیں ف۲

خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

یا اُن کو دیس نکالا دیا جائے یہ تو دنیا میں اُن کی رُسوائی ہوئی

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن

اور (اس کے علاوہ) آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے مگر (مسلمانو!) جو لوگ اِس سے پہلے کہ تم اُن پر قابو پاؤ توبہ کریں

تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ

تو (اُن کے حال سے تعرض نہ کرو اور) جانے رہو کہ اللہ (لوگوں کے قصور) معاف کرنے والا مہربان ہے

ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوٓا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُوا فِي سَبِيلِهِ

مسلمانو! اللہ سے ڈرتے اور (نیز) اُس تک (پہنچنے) کے ذریعے کی جستجو کرتے رہو ف۳ اور اُس کے رستے میں جان لڑا دو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ

تاکہ تم فلاح پاؤ جن لوگوں نے کفر (اختیار) کیا اگر اُن کے پاس وہ سارا (مال و متاع بھی) ہو جو زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

اور اُتنا ہی اُس کے ساتھ اور بھی تاکہ روزِ قیامت کے عذاب کے بدلے میں اُس کو دے نکلیں (تاہم یہ معاوضہ) اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

اور اُن کے لئے عذاب دردناک (تیار موجود) ہے چاہیں گے کہ (دوزخ کی) آگ سے نکل بھاگیں

وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ○ وَالسَّارِقُ

مگر وہاں سے نہیں نکلنے پائیں گے اور اُن کے لئے عذاب ہی (جو اُن کی جان کا) لاگو رہ جائے گا اور (مسلمانو!) مرد چوری کرے تو

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ اللَّهِ

اور عورت چوری کرے تو اُن کے (اس) کرتوت کے بدلے میں (بلا امتیاز) دونوں کے (دہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو (یہ) تعزیر (اُن کے حق میں) خدا کی طرف

منزل ۲ — ع ۵ / ۸ / ۹

ف۱ کیونکہ نیکی ہو یا بدی ایک کے ابتدا کرنے سے دوسروں کو ترغیب ہوتی ہے ۱۲ ف۲ مثلاً داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کہ سارا دھڑ بے کار ہو جائے اسی کو اردو کے محاورے میں ریہلاں کہتے ہیں ۱۲ ف۳ سب بڑا ذریعہ رسولِ خدا کی پیروی ہے ۱۲

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (اور مصلحتوں سے) واقف ہے ف تو جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کرلے اور (اپنی عادت) سنوارلے

اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے کیونکہ اللہ (بندوں کے گناہ) بخشنے والا مہربان ہے (اے مخاطب چوروں کی توبہ قبول ہونے کا تعجب کرتا ہے) کیا تجھکو معلوم نہیں

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ

کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے معاف کرے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اے پیغمبر جو لوگ کفر پر لپکتے ہیں اُن کی وجہ سے تم آزردہ خاطر نہ ہو

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ

(یہ دو قسم کے لوگ ہیں) بعض تو ایسے (منافق) ہیں جو اپنے مونہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اُن کے دل (رسول کے متعلق) ایمان نہیں لائے

قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

اور بعض یہودی ہیں (جو) جھوٹی باتوں کی کنسوئیاں لیتے پھرتے ہیں (اور) کنسوئیاں (بھی) لیتے پھرتے ہیں

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

(تو) دوسرے (دوسرے) لوگوں کے واسطے جو (ہنوز) تمہارے پاس (تک) نہیں آئے (احکام تورات مثلاً حکم سنگساری کے) الفاظ کو ان کے ٹھکانے (یعنی موقع) سے ہٹا دیتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ

(اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (ہم جو کہتے ہیں) اگر (محمدؐ کی طرف سے) تم کو یہی (حکم) دیا جائے تو اس کو (تسلیم کر) لینا اور اگر تم کو (بعینہٖ) یہی حکم دیا جائے تو (اس سے) احتیاط کرنا

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ

اور (اے پیغمبر) جس کو اللہ (ہی دین کی) بلا میں مبتلا رکھنا چاہے تو اس کے لیے خدا پر تمہارا کچھ بھی زور نہیں چل سکتا یہ

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّ

وہ لوگ ہیں کہ خدا بھی اُن کے دلوں کو (معصیت کی گندگی سے) پاک کرنا نہیں چاہتا ان لوگوں کی دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

آخرت میں (بھی) ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے ف (یہ لوگ جھوٹی) جھوٹی باتوں کی کنسوئیاں لیتے پھرتے ہیں (اور) مال حرام کو سینت سینت کر کھاتے ہیں

لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ

تو (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ اپنے معاملات فیصلہ کرانے کو) تمہارے پاس آئیں تو (تم کو اختیار ہے کہ) ان میں فیصلہ کردیا ان (کے معاملات میں دخل دینے) سے کنارہ کشی کرو

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

تم ان (کے معاملات میں دخل دینے) سے کنارہ کشی کروگے تو (یہ) تم کو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو تو ان میں

ف۱ چاہنے والے کی قید جو ہم نے بڑھائی ہے وہ احادیث سے لی ہے ۱۲ ف۲ یاایہا الرسول سے لے کر آخر رکوع تک کی آیتیں اُس قصّے کی شان میں نازل ہوئی ہیں کہ یہود خیبر میں دو معزز مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوئے اُن کی شریعت میں زنا کی سزا یہی سنگسار کرنا لیکن دونوں مجرموں کے معزز ہونے کے لحاظ سے وہ اُن کے ساتھ رعایت کرنی چاہتے تھے اور وہ وقت تھا کہ پیغمبر صاحب کا اقتدار مدینے میں جم چلا تھا اور غیر مذہب کے لوگ بھی اپنے جھگڑے فیصل کرانے کو اکثر آتے تھے یہودیوں کے اس مقدمۂ زنا کی خبر لوگوں میں مشتہر ہوگئی تھی تو جو یہودی معزز زناکاروں کی رعایت کرنی چاہتے تھے اُنھوں نے اس مقدمے کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس توقع سے لے جانا چاہا کہ یہ بھی مجرموں کی رعایت کریں گے اور مقدمہ لے جانے سے پہلے اس ٹوہ کے پیچھے پڑے کہ کسی طرح اس معاملے میں پیغمبر صاحب کی رائے پہلے سے معلوم کریں اور اطمینان ہوئے پیچھے مقدمہ لے جائیں آخر وہ مقدمہ پیغمبر صاحب کے پاس گیا اور پیغمبر صاحب نے بھی وہی سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حکم بھی دیا تو بحوالہ تورات تورات منگوائی گئی تو یہود سنگسار کرنے کے حکم کو چھپانے لگے آخر یہ چوری پکڑی گئی ۱۲۔

ف۳ کسی بات کی ٹوہ لگانا اور اُس کے درپے ہونا کہ فلاں جگہ کیا تذکرہ تھا اسی کو اُردو میں کنسوئیاں لینا کہتے ہیں ۱۲

بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور یہ لوگ کیوں تمہارے پاس جھگڑے فیصلے کو لاتے ہیں جبکہ خود

عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ان کے پاس تورات ہے (اور) اس میں حکم خدا (موجود) ہے پھر اس کے بعد (بھی حکم خدا سے) روگردانی کرتے ہیں

وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ

اور ان کو (سرے سے) ایمان ہی نہیں بے شک ہم (ہی) نے تورات نازل کی جس میں (ہر طرح کی) ہدایت اور

نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

نور (ایمان) ہے (خدا کے) فرماں بردار (بندے) انبیاء (بنی اسرائیل) اسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے چلے آئے ہیں اور

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

(انبیاء کے علاوہ یہودیوں کے) ربی (یعنی مشائخ) اور علماء (بھی) کیونکہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور (وہ) اس کی محافظت کرتے تھے یعنی

شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

تو (اے اس وقت کے یہودیو!) لوگوں سے نہ ڈرو اور ہمارا ہی ڈر مانو اور ہماری آیتوں کے معاوضے میں (دنیا کے) ناچیز فائدے نہ لو

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا

اور جو خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو وہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے تورات میں یہود کو تحریری حکم دیا تھا

عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ

کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے

بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ

ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ (ویسے ہی) زخم

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

پھر جو (مظلوم) بدلہ معاف کر دے تو وہ اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا اور جو خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

تو وہی لوگ بے انصاف ہیں ف اور بعد کو ان ہی (پیغمبروں) کے قدم بقدم ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى

کہ وہ تورات کی جو ان کے (وقت میں) پہلے سے (موجود) تھی تصدیق کرتے تھے اور ان کو ہم نے انجیل (بھی) دی جس میں (ہر طرح کی)

وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

اور نور (ہدایت موجود) ہے اور تورات جو اس کے (نزول کے زمانے میں) پہلے سے (موجود) تھی (یہ انجیل) اس کی تصدیق بھی کرتی اور (خود بھی) پرہیزگاروں کو

لِّلْمُتَّقِيْنَ

ع ۶ / ۹ / ۱۰

منزل ۲

ف پچھلے رکوع کی شان نزول ایک زنا کا مقدمہ تھا جو یہودیوں میں ہوا تھا اور مجرم عزت دار لوگ تھے ارادہ اجرائے حکم سنگساری میں خلاف حکم تورات ان کی رعایت کرنی چاہتے تھے اور ان آیتوں میں قصاص کا حکم ہے اور یہ احکام بھی عام ہیں کہ قصاص ہر شخص پر بلا لحاظ اس کے کہ مجرم کون ہے اور کس درجے کا ہے اس کو سزا دی جائے اور اسی طرح حکم سنگساری بھی عام تھا مگر یہود ان تمام احکام میں دنیا کی طمع کو دخل دیتے تھے ۱۲-

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ

اور اہل انجیل کو (عیسائی ہونے کی حیثیت سے) چاہیے (تھا) کہ جو (حکم) خدا نے اس میں اتارے ہیں اسی کے مطابق حکم دیا کریں اور جو

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

خدا کے اتارے ہوئے (حکموں) کے مطابق حکم نہ دے تو یہی لوگ نافرمان ہیں **ف۱** اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف (بھی)

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا

کتاب برحق اتاری کہ جو کتابیں اس کے اترنے کے وقت پہلے سے (موجود) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ (بھی) ہے **ف۲**

عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا

تو جو کچھ خدا نے (تم پر) اتارا ہے تم (بھی) اسی کے مطابق ان لوگوں میں حکم دو اور جو حق بات تم کو (خدا سے) پہنچی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی

جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ

ہم نے (وقتاً فوقتاً) تم میں سے ہر ایک (فرقہ) کے لیے ایک شریعت ٹھیرائی اور طریقہ (خاص) اور اگر

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی (دین کی) امت کر دیتا لیکن (مختلف شریعتوں کے بھیجنے سے) یہ مقصود (رہا) ہے کہ جو حکم (تمہاری حالت کے مناسب وقتاً فوقتاً) تم کو

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تو (مسلمانو!) تم (اس وقت کی اسلامی شریعت کے مطابق) نیک کاموں کی طرف لپکو (کیونکہ) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم لوگ

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اختلاف کرتے رہے ہو وہ تم کو (سب کا حال) بتا دے گا اور (اے پیغمبر تم تو اپنی شریعت پر قائم رہو) اور جو (کتاب) خدا نے تم پر اتاری ہے اسی کے مطابق ان لوگوں میں حکم دو اور

اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ

ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور ان (کے داؤ گھات) سے ڈرتے رہو کہ جو (کتاب) خدا نے تمہاری طرف اتاری ہے (مبادا) اس کے کسی حکم سے یہ لوگ تم کو بہکا دیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ

پھر اگر یہ لوگ (تمہارا کہا) نہ مانیں تو جانے رہو کہ خدا ہی کو منظور ہے کہ ان کے بعضے گناہوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت لا نازل کرے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ

اور بے شک بہت سے لوگ البتہ نافرمان ہیں کیا (اس وقت میں زمانہ) جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں **ف۳**

يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اور جو لوگ یقین کرنے والے ہیں ان کے لیے اللہ سے بہتر حکم دینے والا (اور) کون ہو سکتا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؕ بَعْضُهُمْ

مسلمانو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ (لوگ تمہاری مخالفت میں باہم) ایک

ف۱ ان آیتوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات پر ملامت کی گئی ہے کہ وہ یہودی اور عیسائی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اپنی آسمانی کتاب توریت اور انجیل پر عمل نہیں کرتے حالانکہ ان کو چاہیے تھا کہ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی ہیں تو اپنی آسمانی کتاب کے احکام کے پابند رہتے پس ان کا دعویٰ زبانی دعویٰ ہے بے دلیل اور ان کا عمل اس دعوے کی تصدیق نہیں کرتا ۱۲

ف۲ قرآن کو جو کتب سابقہ آسمانی کا محافظ فرمایا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کتابوں میں کسی طرح کی رد و بدل کو جائز نہیں رکھتا اور اسی لیے قرآن میں اہل کتاب پر تحریف کے بارے میں بار بار بڑی سختی کے ساتھ الزام دیا گیا ہے ۱۲

ف۳ اسلام سے پہلے کا وقت مشرکین عرب کے لیے زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے کیونکہ سب سے پہلی کتاب جو اہل عرب پر نازل ہوئی وہ یہی قرآن ہے اور اس کے نزول سے پہلے تو ان کو خبر ہی نہ تھی کہ خدا حقیقت میں کیا چیز ہے؟ اور وہ کیا چاہتا ہے ۱۲ -

منزل ۲ — ع ۷ — وقف لازم

أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے کوئی ان کو دوست بنائے گا تو بے شک (وہ بھی) ان ہی میں کا (ایک) ہے کیونکہ خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

(ایسے) ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا تو (اے پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (بے ایمانی کا) روگ ہے تم ان کو دیکھو گے

يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى

کہ ان (یہود و نصاریٰ) کے دوست بنانے میں (بڑی) جلدی کرتے ہیں کہتے (کیا) ہیں کہ ہم کو تو اس بات کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) ہم پر (زمانے کی) گردش آ جائے تو قریب ہے

اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا

کہ اللہ مسلمانوں کی فتح یا کوئی (اور) امر اپنی طرف سے پیش لائے گا تو (اس وقت یہ منافق) اس (بدگمانی) پر جو (اسلام کے غلبے اور اس کی صداقت کی نسبت)

فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

اپنے دلوں میں چھپائے تھے پشیمان ہوں گے اور (اس وقت جب مسلمانوں پر ان کا نفاق کھل جائے گا تو) مسلمان (ان کے حال پر افسوس کر کے آپس میں) کہیں گے

أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا

جو (ظاہر میں) بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھاتے (اور ہم سے کہا کرتے) تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں (اور اندر اندر یہود کی تائید میں کوشش کرتے تھے تو) ان کا سارا کیا (دھرا)

خَاسِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ

نقصان میں آگئے ف مسلمانو! تم میں سے کوئی اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں (وہ)

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ایسے لوگ (لا) موجود کرے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو دوست رکھتے ہوں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ

کافروں کے ساتھ کڑے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا (کچھ) باک نہیں کریں گے

لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

یہ (بھی) خدا کا (ایک) فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ (کی رحمت بڑی) وسیع ہے اور وہ سب کے حال سے واقف ہے

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ

(مسلمانو!) بس تمہارے تو یہی دوست ہیں اللہ اور اللہ کا رسول اور مسلمان جو

الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ

نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ (ہمہ وقت خدا کے آگے) جھکے رہتے ہیں اور جو اللہ

وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں ہی کا بول بالا ہے

ع ٦ ١٢

ف پیغمبر صاحب نے لوگوں کو دین اسلام کی تعلیم کر کے مسلمانوں کی ایک نئی جماعت بنائی اور از بسکہ اسلام میں بڑے تشدد و مد کے ساتھ عقیدۂ توحید کی تاکید اور تائید تھی مسلمانوں کے مذہبی عقائد یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کسی سے نہیں ملتے تھے ہر چند پیغمبر صاحب ہر طرح کی دلیلوں سے قائل کیا معدودے چند ایمان لائے باقی سارا ملک دشمنی پر کمر بستہ ہو گیا جب تک مسلمانوں کا گروہ تھوڑا اور کمزور رہا مخالفوں نے ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مسلمان اس پر بھی صبر اور درگزر کرتے اور نرمی اور ملایمت سے سمجھاتے رہے مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے کب ماننے والے تھے آخر تنگ ہو کر مسلمان بھی تمت پکڑ گئے اور جواب ترکی بہ ترکی دینے لگے غرض لڑائی ٹھن گئی اور جیسا قاعدہ ہے اس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہا ظاہر بات ہے کہ جب دو گروہوں میں لڑائی ہو رہی ہو اور لڑائی بھی زبانی تو تو میں میں نہیں تیر تلوار کی لڑائی یعنی ایک دوسرے کی جان کا خواہاں ایسی حالت میں ایک گروہ کے آدمی کو دوسرے گروہ کے کسی آدمی سے دوستی رکھنا اپنے گروہ کی تباہی کے درپے ہونا ہے پس یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھنے کا حکم اس خاص وقت اور خاص حالت کے لیے تھا یہ ایک طرح کے فوجی انتظام ہیں جو ہر ملک اور ہر قوم کو کرنے پڑتے ہیں اور دنیا کے لڑائی جھگڑوں سے متعلق ہیں رہی مذہبی دشمنی یعنی اختلاف عقائد وہ بالکل دوسری بات ہے اور اس کو دنیاوی معاملات میں دخل دینے کی کچھ ضرورت نہیں اٹھائیسویں پارے کی سورۂ ممتحنہ میں ان باتوں کی خوب صراحت ہے اس کو دیکھنا چاہیے ہم ہندوستان کے مسلمان کس گنتی میں ہیں اب تو نصاریٰ کا اقبال ایسا بر سر عروج ہے کہ سلطان روم اور شاہ فارس اور امیر کابل کو بھی چار و ناچار ان کے ساتھ دوستی رکھنی پڑتی ہے ۱۲

منزل ٢

الذین

الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ

مسلمانو! جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے یعنی (یہود و نصاریٰ)

الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (اُن کو) اور مشرکین کو (اپنا) دوست نہ بناؤ اور

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا

اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو خدا سے ڈرتے رہو اور جب تم (اذان دے کر لوگوں کو) نماز کے لیے بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو

هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ

ہنسی اور کھیل بناتے ہیں (اور) یہ (حرکت بے جا اُن سے) اس لیے (سرزد ہوتی) ہے کہ یہ ایسے (بے وقوف) لوگ ہیں (کہ) عقل نہیں سمجھتے (اے پیغمبر

الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

کہو کہ اے) اہلِ کتاب تم ہم (مسلمانوں) میں کیا عیب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم اللہ پر اور جو (قرآن) ہماری طرف اترا ہے اُس پر

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

اور جو (کتاب) اس سے پہلے اتر چکی ہے اُس پر ایمان لے آئے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر نافرمان ہیں ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا میں تم کو (ایسی

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ

جو خدا کے نزدیک (تمھارے) اِن (فرضی عیب داروں) سے کہیں بدتر بدلے کے مستوجب ہیں (واقعی عیب دار) وہ (ہیں) جن پر خدا نے لعنت کی اور اُن پر اپنا

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰٓئِكَ

اور بعض (کی صورتیں مسخ کر کے) اُن کو بندر اور سور بنا دیا اور اُنھوں نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان (کے بہکانے سے بچھڑے) کی پرستش کی تو یہ لوگ (یعنی تم

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

درجے میں (ہم سے کہیں) بدتر ٹھیرے اور راہِ راست سے بہت (دُور) بھٹکے ہوئے۔ اور (مسلمانو!) جب (یہ لوگ) تمھارے پاس آتے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے اور وہ کفر ہی کو ساتھ لیئے چلے بھی گئے اور جو (نفاق دل میں) چھپائے ہوئے تھے اللہ

اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ

اُس کو خوب جانتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ کی بات (یعنی جھوٹ)

وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ

اور ظلم اور مالِ حرام کے کھانے پر گرے پڑتے ہیں البتہ بہت ہی بُرے ہیں وہ (کام) جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں ان کو ان کے

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ

ربّی (یعنی مشائخ) اور علما، جھوٹ بولنے اور مالِ حرام کے کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے البتہ (بہت ہی) بُری ہیں

ف مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں اس لیے ہم تمھاری آنکھوں میں کھٹکتے ہیں ۱۲

منزل ۲

مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ

وہ (ذرگزر) جو ان کے مشائخ اور علما، کرتے رہے ہیں۔ اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (ان دنوں) تنگ ہے ف انہی کے ہاتھ تنگ ہو جائیں

أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ

اور ان کے (اس) کہنے پر ان کو (خدا کی) پھٹکار (ہے خدا کا ہاتھ تنگ نہیں) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا

اور (اے پیغمبر) چونکہ یہ لوگ تم سے حسد رکھتے ہیں یہ قرآن جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس سے ان میں سے اکثر کی سرکشی

وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ

اور کفر کے زیادہ ہونے کا باعث ہوگا اور (اسی حسد کی سزا ہے کہ) ہم نے ان کی آپس میں (رہی) عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے کہ وہ قیامت تک

كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

جب جب لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد پھیلاتے (پڑے) پھرتے ہیں

فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا

اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے

وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

اور (خدا سے) ڈرتے تو ہم ان (پر) سے ان کے گناہ ضرور اتار دیتے اور ان کو نعمت کے باغوں میں بھی ضرور (لے جا) داخل کرتے جن میں سب طرح کی

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ

اور اگر یہ تورات اور انجیل اور (ان صحیفوں) کو جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے اترے ہیں قائم رکھتے

لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ

تو ضرور (ہم ان کو ایسی برکت دیتے کہ ان کے) اوپر سے (رزق برستا) اور پاؤں کے تلے سے (ابلتا اور یہ فراغت سے) کھاتے ان میں سے کچھ لوگ اعتدال پر ہیں

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ

اور ان میں سے اکثر تو بد کردار ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں بہت ہی برا کر رہے ہیں۔ اے پیغمبر جو احکام

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ

تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئے ہیں (بلا کم و کاست لوگوں کو) پہنچا دو اور اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو سمجھا جائے گا کہ تم نے خدا کا

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

تم کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اللہ ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (ایسا) رستہ ہی نہیں دکھاتا کہ تم پر دست درازی کر سکیں

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ

(اے پیغمبر یہود و نصاریٰ سے) کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل

وقف لازم

منزل ۲

ع ۱۳ / ۹

ف پیغمبر صاحب کو سامان جہاد کے لیے یا مساکین مہاجرین کے خرچ یات کے لیے یا مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لیے چندہ مانگنے کی ضرورت ہوتی تو یہود مسلمانوں کو آوازے کستے کہ مسلمانوں کا خدا مفلس ہو رہا ہے ۱۲

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

اور ان (صحیفوں) کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تو دین حق کا تم دعویٰ کرتے ہو تم کچھ بھی راہ پر نہیں اور یہ (قرآن) جو

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اس سے ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور (زیادہ) بڑھ جائے گی اور کفر کے زیادہ ہونے کا ضرور باعث ہوگا تو ان لوگوں کے حال پر کچھ کافر

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ (ان میں سے) جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرے تو (قیامت کے دن) ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

(کسی طرح پر) اندوہ خاطر رہیں گے ف (بنی اسرائیل اگر قبول حق سے انکار کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی) ہم (ان) بنی اسرائیل (یعنی ان کے بڑوں) سے

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا

(بہت) رسول بھی بھیجے (مگر) جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسے احکام لے کر آیا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو کتنوں کو جھٹلایا اور

وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا

کتنوں کو لگے قتل کرنے اور سمجھ گئے (ایسا کرنے سے) کوئی بلا نہیں آئے گی اور (اس خیال غلط کی وجہ سے) اندھے اور بہرے ہو گئے (کہ نہ راہ رشد دیکھی اور نہ حق بات سنی)

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

پھر (بھی ایک مدت بعد انہوں نے) توبہ کی اور خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی لیکن پھر بھی ان میں سے بہتیرے (دوبارہ) اندھے اور بہرے بنے اور (اس زمانے کے یہودی بھی)

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

جو کچھ کر رہے ہیں اللہ (اس کو بھی) دیکھ رہا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی مریم کے بیٹے مسیح ہیں یہ لوگ (اس کہنے سے) بے شک کافر ہو گئے

مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ

اور مسیح (تو یوں) سمجھایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ (ہی) کی عبادت کرو کہ وہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار (ہے۔ اور)

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ

اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک گردانے تو اللہ کی طرف سے بہشت اس پر حرام ہو چکی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

اور (ایسے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو

ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا

یہی تین میں کا (ایک) تیسرا ہے یہ لوگ بھی (اس کہنے سے) بے شک کافر ہو گئے حالانکہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی معبود (یعنی خدا) نہیں اور (خدا کے بارے میں)

ف بجنسہٖ یہی آیت پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آ چکی ہے اور وہاں ہم نے اس کے متعلق ایک فائدہ بھی لکھا ہے اس مقام پر بھی اس کو دیکھ لینا چاہیے۔ منزل ٢

عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اگر اُن سے باز نہیں آئیں گے تو جو لوگ ان میں سے کفر کرتے رہیں گے اُن پر عذاب درد ناک نازل ہو گا اور ہو وف

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

تو کیا یہ (اتنے سمجھانے پر بھی) خدا کے آگے توبہ اور استغفار نہیں کرتے حالانکہ اللہ (تو بڑا) بخشنے والا مہربان ہے

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہیں (اور بس) اِن سے پہلے (بھی بہتیرے) رسول ہو گزرے ہیں

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

اور اُن کی والدہ (مریم بھی خدا کی ایک) سچی (بندی) تھیں (دوسرے آدمیوں کی طرح یہ) دونوں (ماں بیٹے) کھانا کھاتے تھے ف٢ (اے پیغمبر)

الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ

(دیکھو) ہم (اپنی) دلائل کس طرح کھول کھول کر ان لوگوں سے بیان کرتے ہیں (اور) پھر دیکھو (شیطان کے بہکانے سے) یہ لوگ کدھر اُلٹے بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔ (اے پیغمبر ان سے)

اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع نقصان (کچھ بھی) نہیں (اختیار تو درکنار اُن کو تمہارے نفع نقصان کی خبر تک بھی نہیں) اور اللہ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق (زبردستی) زیادتی نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کی (یعنی اپنے بڑوں کی نفسانی) خواہشوں پر چلو

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ

جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیروں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے ہیں

السَّبِيلِ ○ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اُن پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی (بد) دعا سے (خدا کی) پھٹکار پڑی

دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○

یہ (پھٹکار اُن پر) اِس سے (پڑی) کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے

كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

(اور) جو بُرا کام (ایک بار) کر بیٹھتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے البتہ (بہت ہی) بُرے فعل تھے جو (وہ لوگ) کیا کرتے تھے

تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

(اے پیغمبر) تم اِن (یہود) میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں البتہ (کھوٹی) اپنے حق میں (بہت ہی) بُری تمہید اُٹھائی (جس کا)

أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ○ وَلَوْ

کہ (دنیا میں بھی) خدا اُن سے ناراض ہوا اور (آخرت میں بھی) یہ ہمیشہ (ہمیشہ) عذاب میں رہیں گے اور اگر

ف١ اِس جگہ نصاریٰ کے دو فرقوں کے عقائد کا بیان ہے ایک فرقہ مسیح علیہ السلام ہی کو خدا سمجھتا تھا اور دوسرا عجیب طرح پر خدا مانتا تھا کہ خدا اور عیسےٰ اور روح القدس تینوں میں خدائی دائر ہے یعنی ان میں کا ہر ایک خدا ہے خدا نے فرمایا کہ یہ سب کفر کے عقائد ہیں اور خدا ایک ہی ہے ١٢

ف٢ مطلب یہ ہے کہ دونوں کو بھوک لگتی تھی اور محتاج غذا تھے اور خدا تو سب چیزوں سے بے نیاز ہے ١٢

منزل ٢

ع ١٤

ف۱ یہ آیتیں نجاشی بادشاہ حبشہ اور اُس کے درباریوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں جو نصاریٰ تھے بات یہ ہوئی کہ جب پیغمبر صاحب نے اسلام کی مُنادی شروع کی تو قریش جو پیغمبر صاحب کے قبیلے کے لوگ تھے سخت برہم ہوئے

كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ

(یہ لوگ) اللہ اور (اپنے پیغمبر یعنی موسیٰ) پر اور جو کتاب اُن (پیغمبر) پر نازل ہوئی اُس پر ایمان رکھتے ہوئے تو مشرکوں کو

أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً

دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہتیرے نافرمان ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کے اعتبار سے

لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم

یہود اور مشرکین کو تم سب لوگوں میں بڑا سخت پاؤ گے اور مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں ان کو قریب پاؤ گے

مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ

جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (مسلمانوں کی طرف نصاریٰ کا) یہ (میلان) اس سبب سے ہے کہ اُن میں

قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَإِذَا سَمِعُوا

علماء اور مشائخ ہیں اور (نیز) یہ کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے اور جب (قرآن کو) سنتے ہیں

مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا

جو (ہمارے اِس) رسول (محمدؐ) پر نازل ہوا ہے تو اے مخاطب اُن کی آنکھوں کو دیکھتا ہے کہ اُن سے آنسو جاری ہیں اس لیے کہ اُنھوں نے

مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَ

حق بات کو پہچان لیا ہے (قرآن کو سن کر) دعا مانگنے لگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم تو (ایمان لے) آئے تو (دین حق کی تصدیق کرنے والوں کے) ساتھ ہم کو

مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا

ہم کو کیا (جنون) ہو گیا ہے کہ اللہ پر اور جو حق بات ہمارے پاس آئی ہے اُس پر ایمان نہ لائیں اور توقع یہ رکھیں کہ ہمارا

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي

پروردگار ہم کو نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں) جا داخل کرے گا۔ تو ان کے اس کہنے کے صلے میں خدا نے ان کو (بہشت کے) ایسے باغ عطا فرمائے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝

جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہیں (اور یہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور خلوص دل سے نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا

اور جن لوگوں نے (دین حق یعنی اسلام کو) نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی دوزخی ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ

مسلمانو! خدا نے جو ستھری چیزیں تمھارے لیے حلال کر دی ہیں اُن کو (اپنے اُوپر) حرام نہ کرو اور حد سے (بھی) نہ بڑھو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا

کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا نے جو تم کو حلال ستھری روزی دی ہے اُس کو (بے تامل) کھاؤ

اس لیے کہ اسلام کی منادی سے اُن کے باپ دادا کے دین میں خلل پڑتا تھا پہلے تو اُنھوں نے ڈرانے دھمکانے سے چاہا کہ بات دب جائے مگر پیغمبر صاحب برابر وعظ فرماتے رہے اور لوگ بھی ایک ایک دو دو کر کے اسلام لانے لگے تو قریش نے دوسرے قبیلوں کو اُبھارا اُکسایا اور مسلمانوں کو سب نے مل کر طرح طرح کی ایذا دینی شروع کی پیغمبر صاحب تو اپنے چچا ابو طالب کی حمایت میں تھے اور ابو طالب رؤسائے قریش میں سے تھے مخالفین پیغمبر صاحبؐ کو کچھ نہ کہہ سکے مگر دوسرے مسلمانوں کو بڑی مشکل تھی اور پیغمبر صاحب اتنی قوت نہیں رکھتے تھے کہ ان کی بھی حفاظت کریں ناچار اپنے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نیک دل منصف مزاج اور رعیت پرور ہے اُس کی عملداری میں چلے جاؤ چنانچہ اول بار گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشے میں جا پناہ لی اور یہ پہلی ہجرت کہلائی اس گروہ میں جناب پیغمبر صاحب کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ اور ان کے شوہر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی زبیر بن عوام بھی تھے پھر دوسرے دھاوے میں پیغمبر صاحب کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیار بن ابی طالب دوسرے مسلمان مردوں اور عورتوں کے ساتھ حبشے کو پہنچے یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ بیاسی مہاجر حبشے میں جمع ہو گئے وہاں بھی قریش نے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور نجاشی سے جا چغلیاں لگائیں کہ یہ بے دین ہیں اور تمھارے ملک میں فساد برپا کرنے کو آئے ہیں اور تمھارے حضرت عیسیٰ کے بھی قائل نہیں اس پر نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا حضرت جعفر نے وکیل بنے اور اُنھوں نے قرآن کی سورتیں اور خاص کر سورۂ مریم سنا کر اپنے عقائد نجاشی پر ظاہر کیے اور وہ اور اُس کے درباری سب قرآن سن کر رو دیے اور اسلام کی صداقت کے معتقد ہو گئے اور نجاشی آخر میں اسلام لے آیا۔

طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اور جس خدا پر تمہارا ایمان ہے اُس سے ڈرتے رہو تمہاری قسموں میں جو لایعنی ہیں اُن پر تو

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ

خدا تم سے (کچھ) مواخذہ کرتا نہیں ف۱ ہاں پکی قسم کھالو (اور پھر اُس کے خلاف کرو) تو خدا تم سے (اُس کا) مواخذہ کرے گا

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

تو اس (پکی قسم کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط درجے کا کھانا کھلا دینا ہے جیسا تم

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اپنے اہل و عیال کو کھلایا کرتے ہو یا اُن (ہی دس مسکینوں) کو کپڑے بنا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا اور جس کو (بردہ) میسر نہ ہو تو

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا

تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم (تو) کھالو اور اُس میں پورے نہ اترو) اور اپنی قسموں کے پورا کرنے کی احتیاط رکھو

اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اس کی) شکر گزاری کرو (کہ وہ تم کو ادب سکھاتا ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (ان میں کا) ہر ایک کام

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا

تو بس ناپاک شیطانی کام ہی تو اُس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

اور تم کو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو کیا (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم

مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا

باز آؤ گے (یا نہیں) ف۲ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اس پر بھی اگر تم (حکم خدا سے) پھر بیٹھو گے تو جانے رہو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو ہمارے حکموں کا صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس (تو نہ ماننے سے

لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے تو جو کچھ ممانعت سے پہلے کھا پی چکے اُس میں اُن پر کسی طرح کا گناہ نہیں

ف۱ لایعنی سے مراد وہ قسم ہے جو بے قصد ارادہ زبان سے نکل جائے اور دوسرے پارے کے بارھویں رکوع میں بھی لایعنی قسموں کا مذکور ہے ف۲ عرب کے لوگوں کا دستور تھا کہ وہ تیروں سے پاسوں کا کام لیتے تھے ان ہی کے ذریعے سے فال دیکھتے اور خاص طور پر ان ہی سے جوا کھیلتے اور ان پر ہار جیت کا مدار رکھتے ہمارے ملک میں تیروں کی جگہ نرے پاسے ہیں جیسے چوسر کے پاسے رمل کے پاسے بہرکیف یہ ایک طرح کا جوا ہے اور جوا کسی طرح کا ہو شرعاً حرام ہے ۱۲

منزل ۲

اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ

جب کہ اُنھوں نے (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور ایمان لائے اور نیک کام کیے پھر (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر

اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور اچھا پرہیز کیا (جیسا کرنے کا حق ہی) اور اللہ خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی ف مسلمانو!

لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

ایک ذری سی بات یعنی شکار سے جس تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں خدا ضرور تمھاری (فرماں برداری کی) آزمایش کرے گا

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ کون (ایسا ہی کہ) اُس سے بن دیکھے ڈرتا ہی ف پھر اس (منا ہی) کے بعد جو زیادتی کرے تو اُس کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ

عذاب دردناک (تیار موجود) ہی مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو شکار نہ مارو

حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ

اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جیسے جانور کو مارا ہی اُسکے بدلے چارپایوں میں سے اُسی سے ملتا ہوا (جانور)

النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ

جو تم میں کے دو منصف ٹھیرا دیں (اُس کو) دینا پڑے گا (اور یہ نیاز کعبے پونہچائی جائے یا کفارہ

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

(یعنی اُس کی قیمت میں جتنے) محتاجوں (کی گنجایش ہو اُن) کا کھانا یا مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے تاکہ اپنے کیے کی سزا (کا مزہ) چکھے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

جو ہو چکا اُس سے تو خدا نے درگزر کیا اور جو پھر (ایسا کام) کرے گا تو اللہ اُس سے (نافرمانی کا) بدلہ لے گا اور اللہ زبردست

ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ

(اور) بدلہ لینے والا (بھی) ہی۔ دریائی شکار اور کھانے کی دریائی چیزوں (جیسے شکار ہاتھ لگیں احرام کی حالت میں بھی) تمھارے استعمال کی جاتی ہیں

لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا

(وہ بکر) مسافروں کو بھی فائدہ پہنچے) اور جنگل کا شکار جب تک احرام میں رہو تم پر حرام ہی اور

اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم (سب) کو اکٹھے ہوکر جانا ہی خدا نے کعبے کو کہ وہ (خدا کا) معزز گھر ہی

الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ

لوگوں (کے امن اطمینان) کے قائم رکھنے کا موجب قرار دیا ہی اور (اسی طرح) حرمت والے مہینوں کو اور حج کی قربانی (کے جانوروں) کو اور (ان) جانوروں کو

ف بات یہ ہی کہ شراب مسلمانوں میں دفعتہً حرام نہیں ہوئی مگر اُس کی مذمت کی آیتیں وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہتی تھیں جو صحابی زیادہ ہوشیار تھے وہ شروع ہی سے کھٹکے تھے جب جب شراب کی بُرائی کی کوئی آیت نازل ہوتی تھی احتیاط کرتے جاتے ان متواتر مذمتوں سے بعض نے سمجھ لیا تھا کہ شراب آخر کار حرام ہو کر رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہو حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی ایک مدت تک خدشہ رہا اور وہ دعا کرتے تھے کہ ای خدا شراب کے بارے میں ہمیں حکم صاف دے تو اس آیت سے شراب بالکل حرام ہو گئی اور جو اتقوا و امنوا مکرر واقع ہوا ہی اُس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ جوں جوں شراب کی بُرائیاں بیان ہوتی گئیں لوگ اُس سے احتراز کرتے گئے اور قریب قریب ہی حال جو ئے کا ہی ۱۲

ع ۱۲ ۲

منزل ۲

ف۲ مطلب یہ ہی کہ شکار پر قابو پاکر احرام کے ادب سے اُس کو نہ مارنا ایمان کی آزمایش میں پورا اُترنا ہی ۱۲

ف مطلب یہ ہی کہ کعبے کو امن کا گھر ٹھیرانا اور حاجیوں کو قربانیوں کی حفاظت کے لیے حکم دینا اور ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ رجب چار مہینے امن عام کے قرار دینے یہ سب انتظامات اللہ کے کمال علم پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں از انجملہ آبادی مکہ اور اُس کی رونق اور عرب جیسے وحشی لوگوں میں اِس حکمت سے امن قائم کرنا ١٢

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ

اِس لیے کہ تم کو معلوم رہے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ (زمین میں ہی اللہ (سب) جانتا ہی اور یہ کہ اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ

ہر چیز سے واقف ہی ف جانے رہو کہ اللہ کا عذاب (بھی بڑا) سخت ہی اور یہ بھی کہ اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

بخشنے والا مہربان ہی پیغمبر کے ذمے صرف (حکمِ خدا کا) پہونچا دینا ہی (اور بس) اور

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۞ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

جو کچھ تم لوگ ظاہر میں کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گندی (یعنی حرام) اور ستھری (یعنی حلال چیز درجے میں برابر

وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

اگرچہ گندی چیز کی افراط تم کو بھلی ہی کیوں لگے ف تو اے عقلمندو! خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔـلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ

فلاح پاؤ مسلمانو! بہت باتیں (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو کہ اگر

تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْــَٔـلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

تم پر ظاہر کردی جائیں تو تم کو بری لگیں اور ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہی باتوں کی (بہت) پوچھ پاچھ لگاؤ گے تو

تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞ قَدْ سَاَلَهَا

تم پر ظاہر (بھی) کردی جائیں گی (پھر برا مانو گے اب تو) اللہ نے اِس (حرکت) سے درگزر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہی۔ تم سے پہلے بھی

قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۞ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ

لوگوں نے ایسی ہی باتیں (اپنے پیغمبروں سے) دریافت کی ہیں پھر (جب بتا دیا گیا تو) لگے اُن (کی تعمیل) سے انکار کرنے ف (نہ تو)

بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام (ان میں سے) کوئی چیز خدا نے نہیں ٹھیرائی بلکہ کافر

يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ وَاِذَا قِيْلَ

اللہ پر جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھتے ہیں اور ان (میں) کے اکثر عقل نہیں رکھتے ف اور جب (اِن لوگوں) سے کہا جاتا ہی

لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

کہ جو (قرآن) اللہ نے اُتارا ہی اُس کی اور رسول (خدا) کی طرف چلو اور جو حکم دیں سو مانو تو اس کے جواب میں کہتے (کیا) ہیں کہ

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْــــًٔـا

جس (طریقے) پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے ہوئے پایا ہی وہی (طریقہ) ہمارے لیے بس کرتا ہی کیا (یہ لوگ اُسی پرانی لکیر کے فقیر رہیں گے) گرچہ

ف۲ گندی اور ستھری میں کفر و ایمان کی طرف بھی اشارہ ہی کہ ہرچند دنیا میں لوگ کثرت سے کفر کریں مگر خدا کے نزدیک کافر ذلیل و خوار ہی ١٢

ف۳ شاہ عبد القادر صاحب اس آیت کے فائدے میں لکھتے ہیں "یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہی یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اُس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اُس کو معاف جانو اس میں دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہی اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کس طرح ہی اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے پھر پشیمان ہو" ١٢

ف۴ بحیرہ کن پھٹی اونٹنی وہ ایک طرح کی سانڈ ہوتی تھی جو بتوں کے نام پر کان پھاڑ کر چھوڑ دی جاتی تھی اور پھر اُس کو کوئی دوہ نہیں سکتا تھا سائبہ یہی معمولی سانڈ جن سے کوئی کام خدمت نہ لیا جاوے وصیلہ وہ اونٹنی جس کے پہلوٹی کے اوپر تلے کے دو بچے مادہ ہوں اس کو متبرک سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے حام شتر نر جس کی نسل سے کئی بچے ہو گئے آخر عمر میں اُس کو خدمت سے معاف کر دیا یہ اور اسی طرح کی اور چند وہمی رسمیں تھیں جن کو اہلِ عرب نے جزوِ مذہب قرار دے رکھا تھا ہمارے ملک میں بھی ہندو لوگ سانڈ بنا دیتے ہیں اور جاہل مسلمانوں میں بھی اس قسم کی رسمیں ہوں تو معلوم نہیں غرض خدا نے ایسی لغو اور نامعقول باتوں کی منا ہی کر دی ١٢

١٣ ع ٧ ٢

منزل ٢

وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

اور نہ راہِ راست پر ہی ہوں ۔ مسلمانو! تم اپنی خبر رکھو

لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم

جب تم راہِ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے (اُس کے گمراہ ہونے سے) تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے تب اُس

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا

جو کچھ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اُس کا نیک و بد) تم کو بتا دے گا مسلمانو! جب

حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ

تم میں سے کسی کے سامنے موت آ موجود ہو اور وہ وصیت کرنے لگے تو وصیت کرتے وقت تم میں گواہی (کا یہ قاعدہ ہونا چاہیے کہ) تم میں سے دو معتبر (آدمیوں)

أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم

یا اگر تم کہیں کو سفر کرو اور (حالتِ سفر میں) تم پر موت کی مصیبت آ پڑے (اور مسلمان گواہ میسر نہ ہوں) تو تم مسلمانوں کے سوا دو گواہ غیر ہی سہی پھر

مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ

اگر تم کو (اُن کی صداقت میں کسی طرح کا) شک (واقع) ہو تو اُن دونوں کو نماز (عصر) کے بعد روک لو پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں

إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ

(اور بیان کریں) کہ ہم کو اظہارِ حق کا معاوضہ لینا مقصود نہیں اگرچہ وہ شخص (جس کے حق میں ہم گواہی دیں ہمارا) قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور ہم

شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا

خدا لگتی گواہی کو چھپانا نہیں چاہتے (ایسا کریں) تو ہم بے شک (خدا کے) گنہگار، پھر اگر گواہی دینے کے پیچھے معلوم ہو جائے کہ دونوں (گواہ)

اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ

گناہ (حلف دروغی) کے مرتکب ہوئے تو اُن کی تردید پر اُن کی جگہ دوسرے دو (گواہ) اُن لوگوں میں سے (گواہی دینے) کھڑے ہوں جن کا حق (اُن دونوں)

عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا

(اور یہ نئے گواہ فریق مظلوم کے) قریبی رشتہ دار (ہوں) ف۱ پھر یہ دونوں گواہ اللہ کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی گواہی سے ہماری گواہی

وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا

اور ہم نے (ادائے شہادت میں کسی طرح کی) زیادتی نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم بے شک ظالم ہیں اس طرح کی قسم سے یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ لوگ ٹھیک

بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ

ٹھیک جیسی کی تیسی گواہی دیں یا (دنیا کی رسوائی سے) ڈریں کہ (ایسا نہ ہو ہماری) قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ يَوْمَ

اور مسلمانو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور (اُس کا حکم) اچھی طرح سنو اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا ف۲ (اور اُس دن کو

ع ۱۴ ۸

ف۱ یہ شرط اس لئے ہے کہ قریبی رشتہ دار قرابت کی وجہ سے میت کے مال کو خوب پہچانتے ہوں گے ۱۲ ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت کے وقت میں ایک مسلمان تجارت کو گیا راہ میں مرنے لگا قافلے میں سے دو نصرانیوں کو اپنا مال سپرد کیا کہ میرے وارثوں کو پہنچا دو جب وہ لا کر دینے لگے وارثوں نے ایک کٹورا اس میں دیکھا وہ سونے کا بنا منقش اس کا دعوے کیا وہ دونوں قسم کھا گئے کہ ہم کو منزل یہی پایا تھا پھر وارثوں نے وہ کٹورا سنار پاس پایا پوچھا تو معلوم ہوا کہ چاندی کا تھا سونے کا ملمع کر اُن نصرانیوں نے بیچا اُن پر ثابت کیا تو کہنے لگے ہم نے میت سے زندگی میں ہمارے ہاتھ بیچا اور قیمت دے چکا تھا پھر وارثوں میں جو دو شخص اس میت کے زیادہ قریب تھے سب کی طرف سے قسم کھا گئے کہ ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی فہرست بھی نکلی مال میں سے کٹورا اس میں داخل تھا آخر نصرانیوں سے پھیر لیا ۱۲

لہ یعنی پیغمبر صاحب نے عصر ہی کے بعد حلف لئے تھے ۱۲

یوم

يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ

اللہ پیغمبروں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تم کو (اپنی امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا وہ کہیں گے کہ (ہم کو اپنے جیتے جی تک کا حال معلوم ہے اور وہ بھی لوگوں کا ظاہری حال اس)

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ

غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے۔ اُس دن (یہ معاملہ بھی پیش آئے گا کہ) اللہ فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسے ہم نے

عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ

تم پر اور تمہاری والدہ پر جو احسان کیے ہیں (ان کو) یاد کرو جب کہ ہم نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی (ایک دوسرے یہ کہ جب تم نے

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

جھولے میں (پڑے پڑے جھولا کرتے تھے اُس عمر میں) اور بڑے ہو کر تم (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) کلام کرتے تھے اور (تیسرے) جب کہ ہم نے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ

تورات اور انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں ف اور (چوتھے) جب کہ تم ہمارے حکم سے پرندے کی صورت کی ایک مٹی کی مورت بناتے

بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

پھر اُس میں پھونک مار دیتے تو وہ ہمارے حکم سے پرندہ ہو جاتی اور (پانچویں) جب کہ تم مادر زاد اندھے اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ

کوڑھی کو ہمارے حکم سے چنگا کر دیتے اور (چھٹے) جب کہ تم ہمارے حکم سے مُردوں کو (جلا کر قبروں میں سے) نکال کھڑا کرتے اور (ساتویں) جب ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ

بنی اسرائیل کو تم (پر دست درازی کرنے) سے روکا کہ جس وقت تم اُن کے پاس معجزے لے کر آئے تو اُن میں سے جو لوگ (تمہاری رسالت کے)

كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى

منکر تھے (معجزے دیکھ کر) لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور بس۔ اور (آٹھویں) جب ہم نے حواریوں کو ایماء کیا کہ

الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا

ہم پر اور ہمارے رسول (عیسے) پر ایمان لاؤ تو اُنھوں نے کہا ہم ایمان لائے اور (اے خدا) تو اس بات کا گواہ رہ کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ○ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ

فرماں بردار (بندے) ہیں ف (اے پیغمبر تم یہ واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ کہ) جب حواریوں نے درخواست کی کہ اے مریم کے بیٹے عیسے کیا

يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ

تمہارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتارے (عیسے نے) کہا

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا

اگر تم (خدا کی قدرت اور میری نبوت پر) ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی بیہودہ فرمائش مت کرو جس میں ایک طرح کا امتحان معلوم ہوتا ہے) وہ بولے کہ ہم (امتحان)

ف لفظ کتاب سے بعض مفسرین نے کتابت کے معنے لیے ہیں اور اسی کے مطابق ہم نے ترجمہ بھی کیا ہے اور واقع میں کتابت بھی بڑی نعمت کی چیز ہے اور بعض مفسرین نے کتاب سے تمام کتب آسمانی مراد لی ہیں اور تورات اور انجیل کی نسبت لکھا ہے کہ ان کا خاص کر نام لینا ان کی فضیلت اور برتری کے لیے ہے ۱۲

منزل ۲

ف حواری اصل میں دھوبی کو کہتے ہیں اور حضرت عیسے کے صحابہ حواری کہلاتے تھے اس واسطے کہ اُن میں دھوبی بھی تھے یا اس لیے کہ عیسائیوں میں اصطباغ کا دستور ہے کہ جب کسی کو عیسائی کرتے ہیں تو غسل دیتے ہیں یا اوپر سے پانی چھڑک دیتے ہیں ۱۲

وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا

سو ہمارے دل (آپ کی رسالت سے پورے پورے) مطمئن ہو جائیں اور ہم (بچشم سر) معلوم کر لیں کہ بے شک آپ نے ہمارے آگے (رسالت کا) سچا دعویٰ کیا تھا اور ہم

مِنَ الشَّٰهِدِينَ ○ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ

گواہ رہیں (اس پر) عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار

الربع

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا

ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتار (اور) خوان کا (اترنا) ہمارے لئے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لئے عید قرار پائے

وَآيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّٰزِقِينَ ○ قَالَ اللَّهُ إِنِّي

اور (یہ) تیری طرف سے (ہمارے حق میں تیری قدرت کی) ایک نشانی (ہو) اور ہم کو (اپنے خوان کرم سے) روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں میں بہتر (روزی

مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا

وہ خوان تم لوگوں پر اتار دوں گا تو جو شخص پھر بھی تم میں سے (ہماری خدائی کا) انکار کرے گا تو میں اس کو ایسے (سخت عذاب کی) سزا دوں گا

لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَٰلَمِينَ ○ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ

کہ دنیا جہان میں کسی کو بھی ویسی سزا نہیں دوں گا اور (قیامت کے دن یہ سامان بھی پیش آئے گا کہ) اس دن اللہ (عیسیٰ سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ

مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ

کیا تم نے لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھ کو اور میری والدہ کو بھی دو خدا مانو

منزل ٢

اللَّهِ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ

(عیسیٰ) عرض کریں گے کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں

إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ

اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو میرا کہنا تجھ کو ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا کیونکہ تو (تو) میرے دل (تک) کی بات جانتا ہے اور میں

مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ الْغُيُوبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا

تیرے دل کی بات نہیں جانتا غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے تو نے جو مجھ کو حکم دیا تھا بس وہی

مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ

میں نے ان لوگوں کو کہہ سنایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو اور جب تک میں ان لوگوں میں

شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ

(موجود) رہا میں ان کا نگراں (حال) رہا پھر جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا

عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ

اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے اگر تو ان کو عذاب دے تو (تجھ کو اختیار ہے) یہ

عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ قَالَ

تیرے بندے ہیں اور اگر تُو اُن کو معاف کرے تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بے شک تُو (ہی) سب پر غالب (اور) حکمت والا ہے (جیسے کی ہے رضا...)

اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

اللہ (تعالیٰ) فرمائے گا کہ یہی (آج کا) دن ہے کہ سچے بندوں کو اُن کا سچ کام آئے گا اُن کے لیے (بہشت کے) باغ ہوں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش

عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

یہ بڑی کامیابی ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے

مَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ انعام مکے میں اُتری اور اس کی ایک سو پینسٹھ یا ایک سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور بیس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں کو پیدا کیا اور (نیز) زمین کو اور اندھیرے بنائے اور

النُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

(نیز) چاندنا [۱] اس پر بھی کافر خدا کے سوا اور چیزوں کو اپنے پروردگار کے ساتھ برابری کے درجے میں رکھتے ہیں وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○

مٹی سے پیدا کیا پھر (ہر ایک کے لیے زندگی کی) ایک میعاد ٹھہرا دی اور ایک میعاد (قیامت کی) ہے جس کا وقت کسی کو معلوم نہیں مگر اُس کے نزدیک متعین ہے پھر بھی

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اور (کیا) آسمانوں میں اور (کیا) زمین میں وہی اللہ معبود ہے جو کچھ تم (لوگ) چھپا کر کرتے ہو (وہ) اور جو کچھ پکار کر کرتے ہو (وہ) اُس کو (سب) معلوم ہے اور

مَا تَكْسِبُوْنَ ○ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

جو کچھ تم کر رہے ہو وہ بھی سب اُس کو معلوم ہے اور اِن کے پروردگار کی (وحدانیت کی) دلیلوں میں سے کوئی دلیل اِن لوگوں کے سامنے پیش نہیں ہوتی مگر یہ اس سے

مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

روگردانی ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب (قرآن برحق (بھی) ان کے پاس آیا اُس کو بھی جھٹلا ہی دیا تو یہ لوگ

ع ۱۶ ۵ ۶

منزل ۲

[۱] اندھیرے کئی قسم کے ہو سکتے ہیں رات کا معمولی اندھیرا۔ اندھیرا جو ابرِ غلیظ کی وجہ سے ہو۔ اندھیرا جو بعض مرتبہ آندھی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گہن کے بَیت کا اندھیرا۔ مصنوعی اندھیرا جو پردے وغیرہ کھینچ دینے سے کر لیا جاتا ہے۔ قعرِ دریا کا اندھیرا وغیرہ وغیرہ اور سب سے بڑا اندھیرا گمراہی کا ہے جس کے پیرایے متعدد ہیں اور شاید اسی سے ظلمت کو جمع فرمایا اور نور جس سے مراد ہدایت اور راہِ راست ہے وہ تو ایک ہی ہے ۱۲

أَنبَٰٓؤُا۟ مَا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن

جس چیز کی ہنسی اڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو آگے چل کر معلوم ہو جائے گی ف۱ کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے

قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا ٱلسَّمَآءَ

ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا جن کی ہم نے ملک میں ایسی (مضبوط) جڑ باندھ دی تھی کہ (اے منکرو) ابھی تک بھی تمہاری ایسی جڑ نہیں باندھی ف۲ اور

عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا ٱلْأَنْهَٰرَ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُم

(بادل) کی اس قدر افراط کی کہ اوپر سے (ان پر) موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کر دیں پھر ہم نے

بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا ءَاخَرِينَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَا

ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کر مارا اور ان کے (ہلاک ہونے کے) پیچھے اور امتیں نکال کھڑی کیں اور (اے پیغمبر)

عَلَيْكَ كِتَٰبًا فِى قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟

اگر ہم کاغذ پر لکھی لکھائی کتاب (بھی) تم پر اتارتے اور یہ لوگ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو (بھی) لیتے تاہم جو لوگ منکر ہیں

إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَ

یہی بات کہتے کہ یہ تو (نرا) صریح جادو ہے۔ اور (کافر) کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا ف۳ اور

لَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ

اگر ہم فرشتے کو بھیجتے تو جھگڑا ہی چک گیا تھا (کہ فرشتے کے آنے پر بھی نہ مانتے تو مر دور فوراً عذاب نازل ہوتا) پھر ان کو کسی طرح کی مہلت (بھی) نہ ملتی

مَلَكًا لَّجَعَلْنَٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ۝ وَلَقَدِ

رسول کا مددگار کوئی فرشتہ بناتے تو اس کو بھی آدمی ہی بناتے (کیونکہ ان کو فرشتوں کو دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں) اور جو شبہ (یہ لوگ اب) کر رہے ہیں وہی شبہ

ٱسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِٱلَّذِينَ سَخِرُوا۟ مِنْهُم

تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو جن لوگوں نے پیغمبروں سے ہنسی کی وہ (عذاب)

مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ ٱنظُرُوا۟

جس کی ہنسی اڑاتے تھے (آخر) ان پر آنازل ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ۝ قُل لِّمَن مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ

(پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ جو کچھ آسمان اور

ٱلْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ

زمین میں ہے (یہ سارا کارخانہ) کس کا ہے (پھر ان کے جواب کا منتظر رہنا ضرور نہیں تم آپ ہی) کہہ دو کہ (یہ سب کچھ) اللہ کا ہے ف۴ اس نے (از خود لوگوں کی) مہربانی کرنے

ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

قیامت کے دن تک جس کے آنے میں کچھ بھی شبہ نہیں تم لوگوں کو ضرور جمع کرے گا مگر کتنا ہی سمجھاؤ، جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ تو ایمان لانے کے نہیں۔

ف۱ قرآن میں غلبۂ اسلام اور کفر کی بیخ کنی کی پیشین گوئی کا مذکور ہوتا تو کافر ہنستے خدا نے فرمایا تھوڑے ہی عرصے میں ان کو اس کی صداقت معلوم ہو جائے گی ۱۲

ف۲ جڑ باندھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ ملک میں با اختیار تھے خدا نے ان کو زمین اور سکنی ہر طرح کی جائداد دے رکھی تھی اور وہ باطمینان تمام زندگی بسر کرتے تھے ۱۲

منزل ۲

ف۳ کافروں کا مطلب تھا کہ کوئی فرشتہ پیغمبر کے ساتھ آتا اور ان کی پیغمبری کی تصدیق کرتا تب مانتے ۱۲

ع ۱۰

ف۴ آپ ہی پوچھنے اور آپ ہی جواب دینے کا یہ مطلب ہے کہ تمہارے سوال کا اور کچھ جواب ہو ہی نہیں سکتا منکر بھی چار و ناچار یہی کہیں گے ۱۲

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ قُلْ

اور اسی (خدا) کا ہی جو کچھ رات (کے اندھیرے) اور دن (کی روشنی) میں (روئے زمین پر) بستا ہی اور وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہی

أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَ

کہ خدا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہی کیا اُس کے سوا کسی اور کو میں اپنا کارساز بناؤں؟ اور وہ (تو سب کو) روزی دیتا ہی اور

لَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ

کوئی اُسکو روزی (نہیں) دیتا کیونکہ وہ پاک (اور) بے نیاز ہی اے پیغمبر تو اس سوال کا کیا جواب ہے تم ہی ان سے کہدو کہ مجھکو تو یہ حکم ملا ہی کہ سب سے پہلے میں (خدا کا) ایک (خالص) بندہ (بنوں)

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ

مشرکوں میں (شامل) نہ ہونا - (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھکو (قیامت کے) بڑے سخت دن کے عذاب سے (بڑا ہی) ڈر لگتا ہی

يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ

اُس دن (جس کے سر پر) سے عذاب ٹل گیا تو اُس پر خدا نے (بڑا ہی) رحم کیا اور یہ

الْفَوْزُ الْمُبِينُ ○ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ

صریح کامیابی ہی اور (اے بندے) اگر اللہ تجھکو (کسی قسم کی) تکلیف پونہچائے تو اُس کے سوا کوئی اُس (تکلیف) کا دور کرنے والا نہیں

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَهُوَ الْقَاهِرُ

اور اگر تجھکو کسی قسم کا فائدہ پونہچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہی اور وہی اپنے بندوں پر ضابطہ ہی ف۱

فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ○ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ

اور وہی حکمت والا (اور) باخبر ہی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ گواہی کے اعتبار سے بڑا معتبر گواہ کون ہے؟ (پھر) جواب بھی تم آپ ہی (ان سے)

قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ

کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان (بڑا معتبر) گواہ خدا ہی اور یہ قرآن میری طرف اسی لیے وحی کیا گیا ہی

لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً

کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جسے (اس کی خبر) پونہچے (اُسکو عذاب خدا سے) ڈراؤں کیا تم ایسے بن کر اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں

أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ

(اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ (تم لوگ بڑے گواہی دیا کرو) میں تو (اس بات کی) گواہی نہیں دیتا (تم ان لوگوں سے) کہو کہ وہ تو صرف ایک معبود ہی (اور بس) اور

مِمَّا تُشْرِكُونَ ○ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

جن چیزوں کو تم خدا کا شریک بناتے ہو میں تو اُن (کے شریک ٹھہرانے) سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہی (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ تو جیسا اپنے

أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَمَنْ

(لڑکوں کو پہچانتے ہیں) اپنا نقصان کر بیٹھے ہیں وہ تو کسی طرح ایمان لانے والے ہیں نہیں اور جو شخص

ف۱ ضابطے سے مراد ہو کہ سب بندے اُس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اُس کے آگے عاجز ہیں

ف۲ اس لئے کہ اُن کی آسمانی کتابوں میں ان پیغمبر کی پیشین گوئی موجود ہی مگر اپنے ضد کے بڑوں کی بات کی پچ کرنے اور پیشین گوئی کے معنی کچھ کے کچھ لگاتے ہیں ۱۲ منہ

منزل ۲

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہے؟ اور ظالموں کو کسی طرح فلاح ہونی نہیں

الظَّالِمُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا

اور (ایک دن ہوگا) جب ہم ان سب (لوگوں) کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے جو (ہمارے ساتھ دوسروں کو) شریک کرتے تھے پوچھیں گے

أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا

کہ کہاں ہیں تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) وہ شریک جن کو تم (شریک خدائی) سمجھتے تھے پھر اس سے بڑھ کر ان کا اور جھوٹ کیا ہوگا

أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ

کہ کہیں گے ہم کو خدا ہی کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے کہ ہم تو کسی کو اُس کا شریک نہیں بناتے تھے (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی (یہ لوگ) کس طرح

أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ

اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افترا پردازیاں (سب) ان سے گم ہو گئیں اور (اے پیغمبر) بعض ان میں ایسے بھی ہیں کہ تمہاری (باتوں) کی

إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ

اور اُن کے دلوں پر ہم نے (غفلت اور ہٹ دھرمی کے) پردے ڈال دیئے ہیں اور اُن کے کانوں میں ثقل تاکہ تمہاری بات نہ سمجھ سکیں

وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

اور اگر یہ (دنیا جہان کی) ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں (ان کی ہٹ دھرمی) یہاں تک (بڑھی ہوئی) ہے

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں تو یہ کافر (قرآن کو سن کر) بول اُٹھتے ہیں کہ (قرآن) رکھا ہی کیا ہے اس میں؟ تو صرف اگلوں کی کہانیاں (ہی کہانیاں) ہیں

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

اور یہ لوگ قرآن (کے سننے) سے دوسروں کو منع کرتے اور آپ بھی اُس سے بھاگتے ہیں (اور ایسی شرارتوں سے) بس اپنی ہی ہلاکت کر رہے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا

اور غضب یہ ہے کہ اس کو سمجھتے نہیں اور (اے پیغمبر) کاش تم (ان کو) اس حالت میں دیکھو کہ دوزخ پر لا کھڑے کیے جائیں اور (اُس کو دیکھ کر) کہیں گے اے کاش

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُم

ہم (پھر دنیا میں) واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں ہوں (پھر بھی ان کی) یہ امنگ دلی نہیں بلکہ

مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ

جس (بے ایمانی) کو پہلے چھپاتے تھے (آج) ان کے آگے آ گئی (اور اُس کو دیکھ کر حسرت کا اظہار کرنے لگے) اور اگر دنیا میں واپس بھیج دیئے جائیں تو جس چیز سے ان کو

لَكَاذِبُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ

جھوٹے ہیں اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ جو ہماری دنیا کی زندگی ہے اس کے علاوہ اور کسی طرح کی زندگی نہیں اور یہ غلط ہے کہ ہم

منزل ۲

بمبعوثین

مَبْعُوثِينَ ۞ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا

مرنے پیچھے جلا اٹھائے جائیں گے اور (اے پیغمبر) کاش تم (ان کو اس وقت) دیکھو جب یہ لوگ اپنے پروردگار کے روبرو لا کھڑے کیے جائیں گے (اور وہ) ان سے پوچھے گا

بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

صحیح نہیں وہ جواب دیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ہاں (یہ) صحیح تو ہے اس (پر خدا) فرمائے گا کہ تم جو دنیا میں اس (زندگی کا) انکار کرتے تھے (اب) اس کی سزا میں عذاب

تَكْفُرُونَ ۞ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ

جن لوگوں نے (قیامت کے دن) اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو جھوٹ جانا بلاشبہ وہ لوگ (بڑے) گھاٹے میں رہے (ان کا انکار) یہاں تک (رہا) کہ (دفعتاً) آ گئی (جب)

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ

ایک دم قیامت ان کے سر پر آ موجود ہو گی تو چلا اٹھیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو قیامت کے بارے میں ہم سے ہوئی (یہ کہتے جائیں گے) اور اپنے

أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۞ وَمَا الْحَيَاةُ

(گناہوں کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے دیکھو تو کیا ہی (برا) بوجھ ہے جس کو یہ لوگ لادے (لادے پھر رہے) ہوں گے اور (یہ) دنیا کی زندگی تو

الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ

نرا کھیل اور تماشا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لیے آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۞ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ

کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر) ہم اس بات کو جانے بیٹھے ہیں کہ یہ لوگ جیسی جیسی باتیں (تم سے) کہتے ہیں بے شک تم کو آزردہ کرتی ہیں

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۞

پس (تم کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ) یہ تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم (حقیقت میں) اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں (تو وہ آپ انتقام لے گا)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا

اور تم سے پہلے بھی رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے لوگوں کے جھٹلانے پر اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا

وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ

یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی اور کوئی (رہیکڑے سے ہیکڑ بھی) خدا کی باتوں کا بدلنے والا نہیں

وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ ۞ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

اور پیغمبروں کے حالات تو تم کو پہنچ ہی چکے ہیں ف۱ اور اگر ان (منکروں) کی سرکشی تم پر گراں گزرتی ہے

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

اور تم سے ہو سکے کہ زمین کے اندر (اندر) کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان میں کوئی سیڑھی (لگی ہوئی ہم پہنچاؤ)

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا

اور (ان تدبیروں سے) کوئی (دوسرا) نشانی (معجزہ) ان کو لا دکھاؤ تو (اپنی سی کر دیکھو مگر اس سے کچھ ہوتا ہواتا نہیں ف۲ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان (سب) کو راہِ راست

ع ۱۰ ۹

منزل ۲

ف۱ یعنی خدا ہمیشہ اپنے پیغمبروں کا مددگار رہا ہے اور یہ اس کی عادت ہے اور خدا کی عادت بدلی نہیں جاتی تو تم کو پچھلے پیغمبروں کے حالات سے تسلی رکھنی چاہیے کہ خدا تمہاری بھی مدد کرے گا اور دین اسلام کو غلبہ دے گا ۱۲

ف۲ یعنی معجزے کا واقع کر دکھانا تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ ان لوگوں کا ایمان لے آنا معجزے کا ضروری نتیجہ ہے ممکن ہے کہ نرے معجزے دیکھ کے بھی شک کریں ۱۲

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى

دیکھو تم کہیں نادانوں میں (شامل) ہو جانا (کہ وقت سے پہلے آگے پیچھے) عذاب کی جلدی مچانے (تمہارا سمجھانا تو وہی مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں اور

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

مُردوں کو خدا (قیامت کے دن جِلا) اُٹھائے گا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (تب مانیں گے اور اُس وقت کا ماننا کچھ مفید نہ ہوگا) اور کافر کہتے ہیں کہ اس (مدعی رسالت) کے

مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

پروردگار کی طرف سے کوئی نشان (یعنی معجزہ جیسا ہم کہتے ہیں) کیوں نہیں اُترا (اے پیغمبر تم اُن کے جواب میں) کہو کہ اللہ نشان (یعنی فرمائشی معجزے) کے اُتارنے

لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

(خدا کی مصلحتوں کو) نہیں جانتے۔ اور جتنے حیوانات زمین میں (چلتے پھرتے) ہیں اور جتنے پرندے اپنے دو پروں پر اُڑتے پھرتے ہیں

اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

یہ سب بھی تم لوگوں کی طرح کی مخلوقات ہیں لوح محفوظ میں (سب کچھ لکھے ہوئے موجود ہیں) ہم نے (لکھنے سے) کوئی چیز فروگذاشت نہیں کی پھر (قیامت کے

يُحْشَرُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ

دن) حاضر کیے جائیں گے ف۱ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (اُن کی مثال ایسی ہے جیسے) اندھیرے میں گونگے اور بہرے (کھڑے) ہیں ف۲

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

خدا جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے اُسے راہِ راست پر لگا دے ف۳

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر عذاب خدا تمہارے سامنے آ موجود ہو یا فرض کرو کہ اُسی دم قیامت تمہارے سامنے آ کھڑی ہو تو

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

اگر تم (اپنے دعوے شرک میں) سچے ہو تو کیا (اُس وقت بھی) خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارنے لگو گے۔ دوسرے معبودوں کو تو نہیں بلکہ اُسی (اکیلے خدا) کو پکارو تو

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○ وَلَقَدْ

جس (آفت کے دور کرنے) کے لیے (اُس کو) پکارو گے اگر اُس کی مرضی میں آئے گا تو اُس کو دور کر دے گا اور جن (معبودوں) کو تم شریک (خدائی) بناتے ہو (اُس وقت) سب کو

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ

(اے پیغمبر) تم سے پہلے جو اُمتیں گزری ہیں ہم اُن کی طرف بھی پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر (جب اُنہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا تو) ہم نے اُن کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

تاکہ وہ (ہمارے حضور میں) گڑگڑائیں تو جب اُن پر ہمارا عذاب آیا تھا کیوں نہیں گڑگڑائے (کہ ہم عذاب کو دفع کر دیتے) مگر (وہ) اس وجہ سے نہیں گڑگڑائے کہ اُن کے

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَلَمَّا

دل سخت ہو گئے تھے اور جو (اعمالِ بد) کرتے تھے شیطان نے اُن (کی نظروں میں اُن) کو آراستہ کر دکھایا تھا ف۴ پھر جس

منزل ۲ — ع ۱۱

ف۱ یہاں سے معلوم ہوا کہ قیامت میں آدمی اور جانور سب کا حشر ہونا ہے۱۲

ف۲ گونگا بہرا اندھیرے میں ہو تو اُس کے گمراہ ہونے کی امید نہیں ہو سکتی باہر سے کوئی آدمی اُس کو رستہ بتائے تو وہ بہرا ہی سنتا نہیں اور اگر خود اُس کے دل میں تقاضا پیدا ہو تو گونگا ہے کسی سے رستہ پوچھ نہیں سکتا۱۲

ف۳ پیغمبر صاحب کو تسلی دینی منظور ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لانا تمہارے اختیار میں نہیں دوسری جگہ فرمایا کہ خدا چاہتا تو آدمیوں کی جگہ روئے زمین پر فرشتے لا بساتا کہ ان کی طبیعتوں میں گناہ کا تقاضا ہی نہ ہوتا مگر اُس نے اپنی مقدس مرضی سے آدمی کو نیک و بد کی تمیز دی اور اختیار بھی دیا کہ چاہے نیک راہ اختیار کرے یا بُرے رستے چلے گمراہ کرنے اور راہ راست پر لگا دینے کے یہی معنی ہیں۱۲

ف۴ یعنی بُرا کرتے اور اُس کو بھلا سمجھتے تھے آدمی کی یہ حالت بڑی خطرناک حالت ہے اس لیے کہ اس حالت پر پہنچ کر آدمی کے سُدھرنے کی توقع باقی نہیں رہتی۱۲

نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا

(مصیبت کے) ذریعے سے اُن کو آگاہ کیا گیا تھا جب (اُس کو) بھول (بسر) بیٹھے (تو) ہم نے (بھی) اُن کو مغالطے میں ڈالنے کے لیے اُن پر ہر طرح کی (دنیاوی)

فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ

جو نعمتیں اُن کو دی گئی تھیں جب اُن کو پا کر خوش ہوئے یکایک ہم نے اُن کو (عذاب میں) دھر پکڑا اور عذاب کا آنا تھا کہ وہ بے آس ہو کر رہ گئے ۔ اور

الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور خدا کا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کہ قصہ پاک ہوا ۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی

إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ

اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو

غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ○

خدا کے سوا اور کون معبود ہے کہ یہ نعمتیں تم کو لا دے (اے پیغمبر) دیکھو تو کیونکر ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں طرح طرح پر بیان کرتے ہیں اس پر بھی لوگ

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر عذاب خدا یکایک یا جتا جتا کر تم پر آ نازل ہو تو کیا

إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ○ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ

نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک کیا جائے گا؟ اور پیغمبروں کو ہم صرف اس غرض سے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو) خوشنودی خدا کی خوش خبری سنائیں

وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں تو جو ایمان لایا اور اُس نے (اپنی حالت کی) اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف (طاری) ہو گا اور نہ وہ آزردہ

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں (ہمارا) عذاب اُن پر نازل ہو کر رہے گا

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کی سرکار کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں

لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اُسی (حکم) پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ آیا

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ○ وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ

اندھا اور جس کو سوجھ پڑتا ہے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں ف۱ کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور (اے پیغمبر) قرآن کے ذریعے سے اُن لوگوں کو

أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ

کہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر کیے جائیں گے (اور اُس وقت) خدا کے سوا کوئی اُن کا دوست ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا

ف۱ اندھے سے مراد ہے کافر جو خدا کو نہیں مانتا ۲ اور جس کو سوجھ پڑتا ہے وہ خدا کا ماننے والا اور اُس کا بندۂ فرماں بردار ۱۲

منزل ۲

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ

عجب نہیں یہ لوگ (تمہارے ڈرانے سے) پرہیزگاری اختیار کریں۔ اور (اے پیغمبر) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار ہی کا

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا

(مُونہ کرکے) اُس سے دعائیں مانگتے ہیں اُن کو (اپنے پاس سے) مت نکالو ف نہ تو اُن (کے اعمال) کی جواب دہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے اور

مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ○

نہ تمہاری جواب دہی کسی طرح اُن کے ذمے ہے (کہ جواب دہی کے ڈر سے) اگر اُن کو دھکے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہو گے

وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم

اور اسی طرح (اختلاف حالت سے) ہم نے بعض لوگوں کو بعض سے آزمایا تاکہ (مقدور والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں کیا یہی (ذلیل) لوگ ہیں جن پر اللہ نے

مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ○ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ

ہم میں سے (اسلام کی توفیق دے کر) اپنا فضل کیا ہے (ان کو اتنا تو سمجھنا چاہیے تھا کہ) کیا اللہ شکرگزار بندوں (کے حال) سے بخوبی واقف نہیں اور (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جب تمہارے پاس آیا کریں تو (تم اُن کی دل دہی کرو اور) کہو (خدا کی طرف سے) تم کو سلامتی (کی خوشخبری ہو اور) تمہارے پروردگار نے

أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ

کہ جو کوئی تم میں سے براہِ نادانی کوئی گناہ کر بیٹھے پھر پیچھے توبہ اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرے تو (خدا اُس کو بخش دے گا) کیونکہ وہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھیں) اور تاکہ گنہگاروں کا طریق (سب پر) ظاہر ہو جائے

الْمُجْرِمِينَ ○ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہہ دو کہ مجھکو اس بات کی ممانعت ہے کہ میں اُن (معبودوں) کی عبادت کروں جن کو تم خدا کے سوا (حاجت برآری کو) بلاتے ہو

اللَّهِ ۚ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○

(اِن لوگوں سے) کہو کہ میں تمہاری خواہشوں پر تو چلتا نہیں (ایسا کروں) تو اس صورت میں گمراہ ہو چکا اور اُن لوگوں میں نہ رہا جو راہ راست پر ہیں

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ

(اِن لوگوں سے) کہو کہ میں تو اپنے پروردگار کے (دین کے) کھلے رستے پر ہوں اور تم اُس کو جھٹلاتے ہو جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے پاس (یعنی میرے اختیار

بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ○ قُل

میں) نہیں اللہ کے سوا اور کسی کا اختیار نہیں وہ حق (حق باتیں) بیان کرتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے۔ (اِن لوگوں سے) کہو

لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ

کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اگر میرے پاس (یعنی میرے اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان (جو) جھگڑا (ہے) کبھی کا چک گیا ہوتا

ف یریدون وجہہ کا لفظی ترجمہ ہے اُس کا منہ خدا کا مونہ چاہتے ہیں لیکن ایک تو خدا کا مونہ اور پھر مونہ کا چاہنا دونوں باتیں ہمارے محاورے میں بے جوڑ ہیں۔ اور یریدون وجہہ کے مرادی معنی ہیں خدا ہی کو راضی کرنے کے لیے۔ ہم نے جو ترجمہ اختیار کیا ہے وہ اسی مرادی معنی کے قریب قریب ہے ۱۲ ف شروع شروع میں اکثر غریب لوگ اسلام لائے تھے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ حق بات کو غریب ہی جلدی سے تسلیم کر لیتے ہیں کیونکہ دنیاوی عروج اُن کو مانع قبولِ حق نہیں ہوتا ۲ کافر ان بیچاروں کی ظاہری حالت دیکھ کر ان سے نفرت کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے اصرار تھا کہ ان کو اپنے پاس بیٹھنے دو تو ہم آئیں کیا یہ اور کیا ان کا دین کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ خدا نے اس کے جواب میں پیغمبر صاحب کو تو یہ سمجھایا کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے ہی دل سے بھی خدا کی رضا کے طالب ہیں تم ان کے ظاہر حال پر ان کے باطن کو قیاس کرو تم کوئی عالم الغیب تو ہو نہیں اگر فی الحقیقت ان میں کوئی ضعیف الایمان ہو بھی تو وہ جانے اور اُس کا کام جانے اور کافروں کا اعتراض اس طرح بڑھایا کہ دنیاوی جاہ و حشمت کچھ وقعت کی چیز نہیں بڑی دولت تو نعمتِ اسلام ہے تو جو اس کی قدر کرتے ہیں اُن کو دی جاتی ہے امیر ہوں یا غریب ۱۲

منزل ۲ ع ۶ ۵ ۱۲

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ

اور اللہ ظالم لوگوں کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا

اور جو کچھ خشکی و تری میں ہے وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو معلوم رہتا ہے

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ

اور وہی تو ہے جو رات کو (سونے کی حالت میں) تمہاری روح قبض کر لیتا ہے ف۱ اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے پھر

يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ

تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تاکہ (یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی) معین مدت پوری کر دی جائے پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس روز) وہ تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ

جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے ہو (سب) بتائے گا۔ اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان (فرشتے) تعینات رکھتا ہے

حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں ف۲ اور وہ

لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا إِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَ

کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے پھر (قیامت کے دن تمام) لوگ اپنے مالک برحق خدا تعالیٰ کے پاس واپس بلائے جائیں گے سن لو کہ حکم اسی کا ہے اور

هُوَ أَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

وہ نہایت جلد حساب لینے والا ہے کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے ف۳

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

(جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز پنہانی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر خدا ہم کو اس (تنگی) سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ

شکر گزار ہوں۔ کہو کہ خدا ہی تم کو اس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر

أَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

(تم) اس کے ساتھ شرک کرتے ہو کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے

مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ

یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور

ف۱ سوتے میں حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہیں اور پھر بھی زندگی باقی رہتی ہے اور حواس باطنی بھی اپنا کام کرتے رہتے ہیں کہ آدمی خواب دیکھتا ہے سوتے میں حواس ظاہری کا معطل ہو جانا مرنا تو نہیں ہے مگر مرنے کی ایک نشان تو اس میں ضرور ہے اور اسی واسطے کہتے ہیں النوم اخو الموت اسی خیال کو ہم نے ترجمے میں ملحوظ رکھا ہے ۱۲

ف۲ چوبیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں آیہ اللہ یتوفی الانفس الی آخرہ واقع ہے جس کا ترجمہ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے مرنے کے وقت اللہ ان کی روحوں کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں ان کی روحیں بھی ان کے سوتے وقت (خدا کے ہاں) بلالی جاتی ہیں تو جن کی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے ان کو تو اپنے ہاں روک رکھتا ہے اور باقی (روحوں) والوں کو ایک وقت مقرر تک پھر دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ وفی موت اور پورے طور پر روح قبض کرنے کی قیود جو ہم نے ترجمے میں لگائی ہیں آیت مذکورہ بالا سے ان قیود کا مطلب بخوبی سمجھ میں آ جائے گا ۱۲

ف۳ اندھیرا بھی ایک طرح کا عذاب ہے جس کی وجہ سے دنیا کے کام بند ہو جاتے ہیں پھر اندھیرے کئی طرح کے ہیں رات کا سماں اندھیرا۔ آندھی اور بادل اور گہن کا اندھیرا ظلم کا اندھیرا آور سب سے خوفناک اندھیرا…

ع ۱۴ ۵ / ۱۳

منزل ۲

بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ

تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی ہم (اپنی) آیتوں کو کس کس طرح ہیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝

اور (قرآن) کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ (کتاب) برحق ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم پر کچھ محافظ کی طرح تو مسلط (رہوں) نہیں (کہ تم کو زبردستی...)

لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ

ہر ایک خبر (کی تصدیق) کا ایک وقت (خاص) مقرر ہے اور کچھ دنوں بعد (یہ سچ) تم کو معلوم ہو جائے گا ف اور جب ایسے لوگ (کہیں) تمہاری نظر پڑ جائیں

يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ

ہماری آیتوں کا مشغلہ بنا رہے ہوں تو اُن (کے پاس) سے ٹل جاؤ یہاں تک کہ ہماری آیتوں کے سوا

غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ

(دوسری) باتوں میں لگ جائیں اور اگر شیطان تم کو ہماری یہ نصیحت کسی وقت بھلا دے تو یاد آئے پیچھے (ایسے)

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ

ظالم لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا - اور (اگرچہ) پرہیزگاروں پر ایسے (گمراہی پھیلانے والے) لوگوں کے حساب (اعمال) کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں

مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

ولیکن (تاہم) ان کو نصیحت کرنی (تو ضرور) ہے تاکہ (رکیک سننے سے) یہ (بھی) پرہیزگاری اختیار کریں اور جنھوں نے

دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ

اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور (اس) دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو (اُن ہی کے حال پر) چھوڑ دو اور (موقع پا کر) قرآن

نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِنْ

کوئی شخص (قیامت میں) اپنے کرتوت کے بدلے مبتلائے آفت ہو جائے کہ (اُس وقت) خدا کے سوا نہ کوئی اُس کا حامی ہوگا نہ سفارشی اور (بدلے میں) معاوضہ

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا

وہ سب بھی دے تاہم (کوئی معاوضہ) اُس سے نہ لیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب مبتلائے آفت ہوئے

كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ قُلْ

اِن کو پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی (ملے گا) اور عذاب دردناک ہوگا (سوا الگ) کیونکہ یہ کفر کیا کرتے تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا

کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) ہم (مسلمان) خدا کو چھوڑ کر اُن (جھوٹے معبودوں) کو (اپنی مدد کے لئے) بلائیں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہم کو نقصان پہنچا سکتے

بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ

اور جب ہم کو سیدھا رستہ دکھا چکا تو کیا ہم اُس کے بعد بھی الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں (اور ہماری وہ مثال ہو) جیسے کسی شخص کو بھٹکنے بہکا لے جائیں (اور وہ) جنگل میں حیران و سرگرداں

ف یعنی میرا کام تم لوگوں کو حکم خدا کا پہونچا دینا ہے نہیں تمھارے ایمان کا ذمہ دار نہیں اور حالات قیامت اور عذاب دنیا و آخرت کی نسبت جو پیشین گوئی میں خدا کے فرمانے سے کرتا ہوں وہ اپنے وقت مقرر پر واقع ہو کر رہے گی تم لوگوں کے جلدی مچانے سے قبل از وقت واقع نہیں ہو سکتی اور وقوع کے وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جو میں تم سے کہتا تھا تمام ترسچ تھا ۱۲

منزل ۲

ع ۱۴

لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ

اُس کے کچھ ساتھی ہیں (جو) اُس کو سیدھے رستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ (اِدھر) ہمارے پاس (آ) (اے پیغمبر) تو اس کا کیا جواب ہے؟ تم ہی ان سے کہو کہ اللہ کا (بتایا ہوا) رستہ

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ

اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہی حکم ملا ہے کہ ہم (اللہ) رب العالمین کے فرماں بردار (بندے) ہو کر رہیں اور (اسی نے) ہم سے فرما دیا ہے کہ نماز پڑھتے اور خدا سے ڈرتے رہو

وَهُوَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس کے حضور میں تم سب (قیامت کے دن) حاضر لائے جاؤ گے اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے (کسی مصلحت خاص سے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ۬ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

اور جس دن (دنیا کی نسبت) فرمائے گا کہ ہو جا پس (فورًا) ہو جائے گی، اُس کا فرمودہ سچا ہے (یعنی قیامت ہو کر رہے گی) اور جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

صور پھونکا جائے گا اُسی کی حکومت ہوگی (وہ) غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی صاحب تدبیر (اور سب سے) باخبر ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود مانتے ہو میں تو تم کو

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ

اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں (مبتلا) دیکھتا ہوں اور اسی طرح ہم ابراہیم کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ

آسمانوں اور زمین کا انتظام دکھانے لگے تاکہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ تو جب اُن پر رات چھا گئی

الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

اُن کو ایک ستارہ نظر آیا اور اُس کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہی میرا پروردگار ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو بولے کہ غروب ہو جانے والی چیزوں کو میں پسند نہیں کرتا

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ

پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا

رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

تو میں (بھی) گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا۔ پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے یہ سب سے بڑا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ لوگو! جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک

تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بناتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں۔ میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اُسی ذات پاک کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

الثلثة

منزل ۲

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ

اور میں تو مشرکوں میں سے نہیں ہوں ف اور ان کی امت کے لوگ ان سے (اس بات پر) جھگڑنے لگے تو ابراہیم نے کہا کیا تم مجھ سے خدا کی وحدت کے بارے

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ

حالانکہ وہ تو مجھ کو (اپنی توحید کا) سیدھا رستہ دکھا چکا ہے اور جن (بتوں) کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں تو ان سے کچھ ڈرتا (وڈرتا) نہیں (کہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچا سکیں)

شَـيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ

کچھ (نقصان) پہنچانا چاہے (تو اس کی مرضی) میرا پروردگار تو علم کی رو سے سب چیزوں پر حاوی ہے کیا تم (اس بات کا) خیال نہیں کرتے اور

اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

جن چیزوں کو تم شریک (خدائی) بناتے ہو میں ان سے کیوں ڈرنے لگا جب کہ تم اس بات سے مطلق نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ

(بنایا ہے) جس کی خدا نے تمہارے لئے کوئی سند نہیں اتاری تو ہم (دونوں) فریقوں میں سے کون سا فریق امن (و اطمینان سے رہنے) کا زیادہ حق دار ہے اگر

تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ

عقل رکھتے ہو (تو تم آپ ہی سمجھ لو) جو لوگ (خدا پر) ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں بے انصافی (شرک) کی آمیزش نہیں کی یہی لوگ ہیں جو

لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي

امن (و اطمینان خاطر) کے مستحق ہیں اور یہی لوگ راہ راست پر (بھی) ہیں ف۲ اور یہ ہماری (سمجھائی ہوئی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے

قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا

میں عطا کی تھی ہم جس کو چاہتے ہیں (اس کے) مرتبے بلند کر دیتے ہیں (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور ہم نے

لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

ابراہیم کو اسحٰق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دو فرزند عطا فرمائے (اور) ان سب کو ہم نے راہ راست دکھائی اور (ان) سے پہلے نوح کو بھی ہم نے راہ راست دکھائی اور

مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰي وَ

ان ہی کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (سب) کو (ہم نے راہ راست دکھائی)

هٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى

اور خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہیں اور (علیٰ ہذا القیاس) زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ

وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ

اور الیاس کو (کہ یہ) سب (ہمارے) نیک بندوں میں سے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس

وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

اور لوط (ان سب) کو (بھی ہم نے راہ راست دکھائی) اور سب ہی کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی اور نہ صرف ان ہی کو بلکہ ان کے بزرگوں اور اولاد

ف۱ ابراہیم علیہ السلام کا ستاروں اور چاند اور سورج کو غروب ہوتے دیکھ کر یہ کہنا کہ ان کا غروب ہونا شانِ خدائی کے خلاف ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ستارے اور چاند اور سورج مجبور معلوم ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کے ارادے کے محکوم اور جب مجبور اور محکوم ہیں تو خدا نہیں ہو سکتے ۱۲

ف۲ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب یہ آیت اتری تو بعض صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ یا حضرت ہم میں ایسا کون ہے جو ارتکاب گناہ سے تھوڑا یا بہت ظلم اپنے نفس پر نہیں کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے لقمان علیہ السلام کی نصیحت نہیں سنی جس میں انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم غرض یہ ہے کہ ظلم سے مراد شرک ہے جیسا ہم نے ترجمے میں کھول دیا ہے ۱۲

منزل ۲

وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○

اور ان کے بھائی بندوں میں سے (اور بہتیروں کو) اور ان لوگوں کو ہم نے (اپنے بندوں میں سے) انتخاب کیا اور ان کو (دین کی) سیدھی راہ دکھائی

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ ہی اللہ کی رہنمائی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس طرح کی ہدایت دے اور اگر یہ (پیغمبر) شرک کرتے ہوتے

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

تو ان کا (سارا) کیا دھرا ان سے ضائع ہو جاتا (یہ پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب (بھی) دی

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

اور حکومت بھی دی ف اور پیغمبری (بھی) دی تو یہ (کفار مکہ) اگر ان (نعمتوں) کی قدر نہ (بھی) کریں تو کچھ پروا کی بات نہیں (ہم نے ان (نعمتوں) پر ان سے بہتر

لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ

جو ان کافروں کی طرح ان (نعمتوں) کے قدر ناشناس نہیں ہیں یہ (اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے راہ راست دکھائی تو (اے پیغمبر) ان ہی طریقے کی

اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ○

(تم بھی) پیروی کرو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں قرآن (کے سنانے) پر تم سے کچھ مزدوری (تو) نہیں مانگتا یہ قرآن تو دنیا جہان کے لوگوں کے لیے (محض) نصیحت ہے

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ

اور (یہود نے) جیسی قدر اللہ کی جاننی چاہیے تھی ویسی اس کی قدر نہ جانی کہ (مسلمانوں کی ضد سے) لگے کہنے کہ خدا نے کسی بشر پر (کتاب کی قسم کی) کوئی چیز

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (بھلا) وہ کتاب (تورات) خدا نے نہیں اتاری تو کس نے اتاری جسے موسیٰ لے کر آئے (اور وہ) لوگوں کے لیے نور (تھی) کہ اس کی روشنی میں

لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ

(اور) تم نے اس کے (الگ الگ) ورق بنا رکھے ہیں (ان میں سے جو تمہارے مطلب کے ہیں) ان کو (لوگوں پر) ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے (احکام جو تمہارے مدعا کے خلاف ہیں)

مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ

(اسی کتاب کے ذریعے سے) تم کو وہ کچھ سکھایا گیا جس کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ (دادا تو) اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے کہو (کہ وہ کتاب) اللہ (ہی) نے اتاری تھی پھر ان کو چھوڑ دو کہ اپنے

يَلْعَبُونَ ○ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

کر دینے کی باتوں کا کھیل بنایا کریں اور (تورات ہی کی طرح) یہ (قرآن بھی) (کتاب آسمانی) ہے جس کو ہم نے اتارا ہے برکت والی (کتاب) ہے اور جو کتابیں اس کے زمانہ نزول سے پہلے کی موجود ہیں ان کی

وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

اور (اے پیغمبر ہم نے) اس کو اس غرض سے اتارا ہے تاکہ تم (اہل) مکہ کو اور جو لوگ اس کے آس پاس بستے ہیں ان کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ ف اور وہ لوگ آخرۃ کا یقین رکھتے ہیں

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ وَمَنْ أَظْلَمُ

وہ تو بے تامل اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی (بھی) خبر رکھتے ہیں کہ قضا نہیں ہونے پاتی اور اس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا

ف بعض پیغمبروں کو تو خدا نے پیغمبری کے ساتھ دنیاوی سلطنت بھی دی تھی اور جن کو نہیں دی ان کو بھی پیغمبری کی حیثیت سے ایسے اہل درجے کی حکومت ملی تھی کہ اس کے مقابلے میں دنیاوی سلطنت کی کچھ بھی حقیقت نہیں ۱۲

ع ۸ ۱۰ ۱۷

منزل ۲

ف ام القریٰ کے لفظی معنے ہیں دیہات کی ماں یا جڑ اور شہر مکہ کا ایک نام ام القریٰ بھی ہے شاید اس وجہ سے کہ تمام عرب کا مرجع رہا ہو ام القریٰ اس کا نام پڑ گیا ہو اور مکہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں کی تخصیص اس سے نہیں کہ اسلام پہلے ان ہی بستیوں میں پھیلا ورنہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کل جہان کے لوگوں کی طرف بھیجے گئے ۱۲

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا دعوے کرے کہ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اُس کی طرف کچھ بھی وحی نہ آئی ہو

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

اور نیز اُس سے بڑھکر بھی ظالم اور کون ہوگا، جو دعوی کرے کہ (قرآن) جس (کی) نسبت تم کہتے ہو کہ اِس کو اللہ نے اتارا ہے (رکھو تو) ایسا ہی میں ابھی اتار دوں اور (اے)

فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ

کہ موت کی بے ہوشیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے (اُن کی) جان نکال لینے کے لیے (اِس طرح طرح کی) دست درازیاں کر رہے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اب تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لیے کہ تم خدا پر ناحق (ناروا) جھوٹ بولتے

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

اور اُس کی آیتوں (کو سن کر اُن) سے اکڑا کرتے تھے۔ اور قیامت کے دن ہم اُن سے خطاب کرکے ارشاد کریں گے کہ

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ

پہلی بار جیسا ہم نے تم کو پیدا کیا تھا ویسے ہی اکیلے تم ہمارے حضور میں (آج) آگئے (پر آئے) اور جو کچھ (ساز و سامان) ہم نے تم کو دنیا میں دیا تھا وہ سب

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ

اور تمہاری سفارش کرنے والوں کو ہم تمہارے ساتھ (کہیں) نہیں دیکھتے جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ تم میں (یعنی تمہارے پیدا کرنے اور تم کو روزی وغیرہ دینے میں خدا کے)

شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اب تمہارے آپس کے رابطے (سب) ٹوٹ (ٹھاٹ) گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے (سب) تم سے گئے گزرے ہوگئے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ

یہ دانہ اور گٹھلی جو زمین کے اندر پھوٹ کر اُس سے درخت نکلتا ہے تو خدا ہی (اُس دانے اور گٹھلی) کا پھاڑنے والا ہے وہی (ز) زندے کو مردے سے نکالتا ہے (جیسے مثلاً)

الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ

زندے سے مردے کا نکالنے والا ہے (جیسے مثلاً مرغی سے انڈا) لوگو! یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جاتے ہو۔ وہی (پچھلے پہر) صبح کی پو پھٹتی ہے

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

اور اُسی نے آرام کے لیے رات اور (سال و ماہ کے) حساب کے لیے سورج اور چاند بنائے ہیں یہ (اُسی خدائے)

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

زبردست (اور) دانا کے باندھے ہوئے اندازے ہیں اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کے لیے ستارے بنائے تاکہ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

خشکی اور تری کے اندھیروں میں اُن (کے رستوں) سے چلو جو لوگ سمجھ دار ہیں اُن کے لیے تو ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں

منزل ٢ ع ٤

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
اور وہی (خدا) قادر مطلق ہے جس نے تم (سب) کو (ایک) تن واحد (آدم) سے پیدا کیا پھر (ہر ایک شخص کے لیے) ایک ٹھکانہ مقرر ہے (کہ اُس وقت تک دنیا میں ہے) اور

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ
جو لوگ (بات کو) بوجھتے ہیں اُن کے لیے تو ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں (خوب) تفصیل سے ساتھ بیان کر چکے ہیں اور وہی (خدا) قادر مطلق ہے جس نے

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
آسمان سے پانی برسایا پھر (پانی برسائے پیچھے) ہم ہی نے اُس سے ہر قسم کی روئیدگی کے کوئے نکالے ف۱ پھر کو پلے ہم ہی نے ہری ہری ٹہنیاں

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
کہ اُن سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں گچھے جو (مارے بوجھ کے) جھکے پڑے ہیں

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ
اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار (ظاہر میں ایک دوسرے سے) ملتے جلتے اور (مزے کے اعتبار سے) ملتے جلتے نہیں ف۲

مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ
لوگو! (ان میں ہر ایک چیز) جب پھلتی ہے تو اُس کا پھل اور پھل کا پکنا (قابل دید ہے اس کو نظر غور سے) دیکھو بے شک جو لوگ (خدا پر) ایمان رکھتے ہیں اُن کے لیے ان

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا
(قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور مشرکوں نے جنات کو خدا کا شریک بنا ٹھہرایا حالانکہ خدا ہی نے جنات کو پیدا کیا اور ان لوگوں نے بے جانے بوجھے

لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بَدِيْعُ
خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں (بھی اپنی طرف سے) تراش لیں (خدا کی نسبت) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ ان سے پاک و برتر ہے (وہی) موجد

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ
آسمان و زمین کا موجد ہے اور اُس کے اولاد کیوں ہونے لگی جب کبھی اُس کی کوئی جورو ہی نہیں رہی

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ
اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے۔ (لوگو!) یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں

اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○
(وہی) تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○
(مخلوقات کی) نظریں تو اُس کو معلوم کر نہیں سکتیں اور (لوگوں کی) نظروں کو وہ خوب جانتا ہے اور وہ بڑا باریک بین باخبر ہے ف۳

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ
(لوگو!) تمہارے پروردگار کی طرف سے دل کی آنکھیں تو تمہارے پاس آ ہی چکی ہیں پھر (اب) جو (دیکھے اور) سمجھے تو (اُس کا نفع) اُسی کی اپنی ذات کو ہے۔

ف۱ دانے سے جو ... سب کے ... اسے کو ... ہیں ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ زیتون ہو یا انار پھل ایک ہی شکل کے ہوتے ہیں اور مزہ مختلف ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ خدا آنکھ سے دیکھنے کی چیز نہیں مگر وہ لوگوں کی آنکھوں کو دیکھتا ہے یعنی جس طرح آدمی کا کوئی فعل اس سے مخفی نہیں آدمی کا دیکھنا بھی اس کو معلوم رہتا ہے یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ۱۲

منزل ۲ ع ۱۲/۶/۱۸

فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَ

تو (اس کا وبال بھی) اسی کی جان پر ہے اور (اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ) میں تم لوگوں کا کچھ محافظ تو ہوں نہیں ف۱ اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں (طرح طرح)

لِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ

تاکہ اُن کو قائل ہونا پڑے کہ تم نے (ان کو قرآن) پڑھ کر سنایا (سمجھایا) اور تاکہ جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کو ہم (قرآن کا مطلب) اچھی طرح سمجھا دیں (اے پیغمبر) جو (قرآن)

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَ

تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اسی کی پیروی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو اور

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم

اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان پر (کوئی) محافظ تو مقرر کیا نہیں اور نہ تم ان پر تعینات ہو (کہ ان کو بھٹکنے نہ دو)

بِوَكِيلٍ ۝ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا

اور (مسلمانو!) جو لوگ خدا کے سوا (دوسرے) معبودوں کو (حاجت روائی کے لئے) بلایا (یعنی اُن کی پرستش کیا) کرتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ (بھی کہیں)

اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم

براہِ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو برا (نہ) کہہ بیٹھیں اسی طرح ہم نے ہر فرقے کے عمال ان کو عمدہ کر دکھائے ہیں پھر (آخر کار) ان (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

لوٹ کر جانا ہے تو جیسے جیسے اعمال (دنیا میں) کرتے تھے (خدا) ان کو بتائے گا اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں

أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ

کہ اگر ان کے (کہنے کے مطابق) کوئی معجزہ ان کے سامنے آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں کہہ دو کہ معجزے تو اللہ ہی کے پاس ہیں

اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ

اور (مسلمانو!) تم کو کیا معلوم ہے یہ لوگ تو معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لانے کے اور ہم ان کے دلوں

وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

اور آنکھوں کو الٹ دیں گے تو جیسے یہ اس (قرآن) پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے تھے ف۲ اور ان کو ان کی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

چھوڑ دیں گے کہ بھٹکتے رہیں اور اگر ہم (آسمان سے) ان پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مُردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے

الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن

اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لا موجود بھی کر دیتے تب بھی تو یہ

يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ

بے مشیتِ الٰہی ایمان نہ لاتے لیکن ان میں اکثر (مشیت الٰہی کو) نہیں جانتے ف۳ اور (اے پیغمبر) جس طرح یہ کفار مکہ تمہارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اسی طرح ہم نے

ف۱ دل کی آنکھوں سے آیات قرآنی مراد ہیں جن کے پڑھنے اور سمجھنے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ف۲ دل الٹ جائے تو سیدھی بات بھی سمجھ میں نہ آئے اور آنکھیں (الٹ) جائیں تو کچھ بھی سوجھے نہ پڑے۔

ف۳ مشیت الٰہی یہ ہے کہ خدا نے آدمی کو برے بھلے کی شناخت دی اور شناخت کے علاوہ اختیار کہ برے رستے چلے یا بھلی راہ اختیار کرے نیک بھلی شناخت اور اختیار کی وجہ سے آدمی اپنے افعال کا جوابدہ ٹھہرایا گیا ہے۔

منزل ۲ — ع ۱۳ — الجزء الثامن

نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

شریر آدمیوں اور جنوں کو (یعنی شیطانوں کو) ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا کہ دھوکا دینے کی غرض سے ایک کے کان میں ایک

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

چکنی چپڑی باتیں پھونکتا رہتا تھا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرتے تو ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو

مَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(اللہ پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور (ان شریروں کا ایک دوسرے کو) اغوا کرنا اس لیے (بھی تھا) کہ جو لوگ (روز) آخرت (پر) ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

اور وہ لوگ ان کی باتوں سے رضامند ہوں اور تاکہ جو بدکرداریاں یہ (خود) کرتے ہیں وہ (بھی) کیا کریں۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ) کیا تم یہ چاہتے ہو

اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ

کوئی اور منصف تلاش کروں حالانکہ وہی ذات پاک ہے جس نے تم لوگوں کی طرف یہ کتاب بھیجی جس میں ہر طرح کی تفصیل (موجود) ہے اور (اے پیغمبر) وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ

جن کو ہم نے (تم سے) پہلے کتاب دی ہے ان کو (بھی) خوب جانتے ہیں کہ قرآن (بھی) حقیقت میں تمہارے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا ہے تو (اے پیغمبر) تم کہیں

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ

شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا اور تمہارے پروردگار کا ارشاد (یعنی رواج اسلام کا وعدہ) سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہو کر رہا کوئی ایسا نہیں کہ اس کے حکم کو ٹال

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

اور وہی (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ف۱ اور (اے پیغمبر) اکثر لوگ تو دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر ان کے کہے پر چلو

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ

تو تم کو راہ خدا سے بھٹکا چھوڑیں یہ تو صرف اپنے ذہنی خیالات پر چلتے اور نری اٹکلیں (بیٹھے) دوڑاتے ہیں (اور بس)

اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں بے شک تمہارا پروردگار ہی ان کو خوب جانتا ہے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ

اور جو راہ راست پر ہیں ان کو بھی وہی خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم لوگ اس کے حکموں کا یقین رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسی میں سے کھاؤ

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

(اور مشرکین کے بہکانے سے مردہ جانوروں کے کھانے پر نظر نہ دوڑاؤ) اور جس ذبیحہ پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں تمہارے نہ کھانے کا سبب کیا ہے

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام کر دی ہیں اس نے تفصیل کے ساتھ تم سے بیان کر دی ہیں اور ان میں مردہ جانور داخل ہیں ہاں ان چیزوں کے کھانے پر مجبور ہو تو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ روز ازل میں جو خدا کو منظور تھا کہ آخری زمانے میں ایک پیغمبر ملک عرب میں ظہور کریں اور ان پر قرآن نازل ہو جو سارے جہان کی ہدایت کے لیے کفایت کرے خدا کا وہ ارادہ پورا ہوا ۱۲

منزل ۲

إِلَيْهِ ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

اور بہت لوگ تو خواہی نخواہی بلا تحقیق اپنی خواہشوں کے مطابق (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں (ای پیغمبر) جو لوگ (شریعت کی) حد سے باہر ہو جاتے ہیں تمہارا پروردگار

هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ○ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ

ان (کے حال) سے خوب واقف ہی اور (لوگو!) ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ (سب ہی) سے کنارہ کش رہو

الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ○ وَ

جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں اُن کو اپنی کرتوت کا جلد بدلہ مل جائے گا اور

لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ

جس (ذبیحے) پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اُس میں سے نہ کھاؤ اور اُس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہی اور

الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ

شیاطین تو اپنے ڈھب کے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہی رہتے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم نے اُن کا کہا مان لیا تو سمجھا جائے گا

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ○ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ

بلاشبہ تم (بھی) مشرک ہو ف۲ کیا (ایک شخص) جو (پہلے) مُردہ تھا پھر ہم نے اُس میں جان ڈالی اور اُس کو ایک

نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

نور عطا فرمایا جس کی مدد سے وہ لوگوں میں (نفاسی طرح) چلتا پھرتا ہی (کیا) وہ اُس جیسا ہو سکتا ہی جس کا حال یہ ہی کہ اندھیروں میں (گھر) پڑا ہی اور وہاں سے نکل ہی نہیں

مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ

(جس طرح یہ لوگ حرام حلال میں کٹ حجتیاں کرتے ہیں) اسی طرح (اِن) کافروں کو جو کچھ بھی کر رہے ہیں (بھلا) دکھائی دیتا ہی۔ اور (جس طرح یہ لوگ دین حق کے

جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ

اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وہی اُن بستیوں میں بدکردار بھی تھے تاکہ اُن میں فتنہ انگیزیاں کریں اور جتنی بھی فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں

إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن

اپنے ہی حق میں کرتے ہیں اور (اس امر) کو نہیں سمجھتے اور جب اِن کے پاس کوئی آیت (قرآنی) آتی ہی تو کہتے ہیں

نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ

جیسی (نبوت) پیغمبران خدا کو دی گئی ہی جب تک (اسی طرح کی نبوت) ہم کو نہ دی جائے ہم تو ایمان لانے والے ہیں نہیں (سو) خدا (جس کو اپنی پیغمبری) کا مناسب

يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ

وہ (اس جگہ کے محفوظ اور قابل اطمینان ہونے) کو بھی خوب جانتا ہی جو لوگ جرم (خود پسندی) کے مرتکب ہو رہے ہیں (قرآن کی) فتنہ انگیزی کی وجہ سے خدا کے ہاں

وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ○ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ

اور بڑی سخت مار پڑنے والی ہی تو جس شخص کو خدا چاہتا ہی کہ راستہ دکھائے

ف۱ اس میں اس بات کا اشارہ ہی کہ حرام چیز کو چوری چھپے بھی کھاؤ ۔ ف۲ بات یہ ہی کہ مشرکین تو مُردہ خوار بھی تھے جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں بہت سی قومیں مُردہ جانور کھاتی ہیں اور مسلمانوں کے خدا نے مُردہ جانور کو حرام کیا تو مشرک مسلمانوں سے کج بحثی کرتے کہ مُردہ خدا کا مارا ہوا ہی اُس کے کھانے سے تو تم پرہیز کرتے ہو اور اپنے مارے ہوئے کو بے تامل کھا لیتے ہو بعض مسلمانوں کو ذبیحے کی حلت اور مردہ جانور کی حُرمت کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی ہو گی حالانکہ مُردہ جانور کا گوشت از روئے طب سخت مضر ہی مشرکوں کی کج بحثی کا جواب بن پڑا تو عجب نہیں بعض مسلمانوں کو شاید خیال گزرا ہو کہ مُردہ جانور کھا لیا جائے تو کیا مضایقہ ہی خدا تعالیٰ نے ذبیحے کی حلت اور مردہ جانور کی حُرمت کی وجہ نہیں بیان فرمائی کیونکہ اُصول طب کا سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں مگر یہ بات سمجھا دی فرما دیا کہ مسلمانوں کو جس کی تلاش کہاں مردہ ہی خدا کا فرمودہ کس کا ہی مسلمانوں کے ذبیحے میں دو باتیں ہیں ایک مطلق ذبیحہ جس میں طبی مصلحت مضمر ہی اور دوسرے خدا کا نام لے کر ذبح کرنا جس سے شرک کا انسداد مقصود ہی ف۳ اس سے قبل بہ مثال مومن اور کافر کی بیان فرمائی

ع ۱۴ / ۱۱ ، منزل ۲

يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ

اُس کے سینے کو (قبولِ) اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو چاہتا ہے کہ اُسے گمراہ کرے اُس کے سینے کو

ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ

تنگ (اور) گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا اُس کو آسمان میں چڑھنا پڑتا ہے جو لوگ ایمان نہیں لاتے

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ

اُن پر اسی طرح اسکی پھٹکار پڑتی ہے اور (اے پیغمبر) یہ (دینِ اسلام) ہی تمہارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے

فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ

جو لوگ غور (اور فکر) کرتے ہیں اُن کے لیے ہم (اپنی) آیتیں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کرچکے ہیں۔ اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لیے امن کا گھر

وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ

اور (دنیا میں) جو نیک عمل کرتے رہے اُس کے صلے میں وہی اُن کا ہر طرح خبر گیراں ہوگا۔ اور جس دن خدا سب (آدمیوں اور جنات کو) اپنے حضور میں جمع

الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ

(کرے گا) جنات کی قوم میں سے تو تم نے (بھی) بڑی جماعت (اپنی طرف کرلی) اور (جو لوگ) بنی آدم میں سے (دنیا میں) شیاطین کے دوست (رہے ہوئے تھے وہ) کہیں گے

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ

کہ اے ہمارے پروردگار (دنیا میں) ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور (آخر) اعمال کے بھگتنے کا جو وقت تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا ہم اُس مدت کی منزل تک آ پہنچے (اب کیا)

قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا (سب کا) ٹھکانا دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہو گے مگر جو خدا کی (یعنی ہماری) مرضی (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار

حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا

حکمت والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے ف۱ اور اسی طرح ہم بعض (دوسرے) ظالموں کو بعض کے ساتھ شامل کردیں گے (اُن کے اُس کرتوت) کا بدلہ جو (دنیا میں)

يَكْسِبُونَ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ

کرتے رہے ہیں ف۲ پھر ہم جنات اور بنی آدم دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے کہ اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا

کہ تم سے ہمارے احکام بیان کریں اور تمہارے اس روز (قیامت) کے پیش آنے سے تم کو ڈرائیں وہ عرض کریں گے

شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ

ہم اپنے اوپر آپ ہی گواہی دیتے ہیں (یعنی اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں) اور (واقع میں) دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں رکھا اور (اب) انھوں نے آپ ہی

أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ

اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا) کہ بے شک وہ کافر تھے (اے پیغمبر پیغمبروں کو بھیج بھیج کر بندوں پر حجت کا تمام کرنا) یہ اس سبب سے ہے کہ تمہارا پروردگار

ف۱ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں آدمی اور جنات یعنی شیاطین دو قسم کے مخلوق ہیں شیاطین خدا کے دشمن ہیں اور انسان خدا کی اور شیاطین کی کشمکش میں ہے خدا انسان کو اپنی طرف بلاتا ہے اور شیاطین اپنی طرف انسان اپنی ناسمجھی سے شیاطین کے کہے میں آجاتا ہے اور خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا قیامت کے دن ان دونوں مخلوقوں کو اپنے روبرو پیش کرکے زجر و توبیخ کرے گا اور شیاطین سے کہے گا کہ تمہارا بڑا ابلیس جنت سے نکلتے وقت کہہ گیا تھا تم نے حقیقت میں بہت سے آدمی اپنے مطیع و منقاد بنالیے سو شیاطین کا تو کوئی جواب اس جگہ مذکور نہیں اور دوسرے مقامات میں ہے کہ شیاطین کہیں گے ہم نے ان آدمیوں پر زبردستی تو کی نہیں ان کا قصور ہمارے سر کیوں تھوپا جاتا ہے اس جگہ انسانوں کا جواب بیان فرمایا ہے اور وہ جواب بھی جواب نہیں بلکہ اعتراف ہے وہ تسلیم کریں گے کہ واقع میں ہم اور شیاطین ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے شیاطین نے تو ہم سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ ہمارے ساتھ ہونے سے اُن کا جتھا بڑھ گیا اور وہ ہم پر حکمرانی کرتے رہے اور ہم نے شیاطین سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ دنیا میں چین کے مزے اُڑائے یہاں تک کہ قیامت کا یہ نوبت موعود آ پہنچا غرض کیا آدمی اور کیا شیاطین کسی سے جواب باصواب نہیں بن پڑے گا اور خدا سب کو ایک ساتھ جہنم میں جھونک دے گا ۱۲ ف۲ یعنی جس طرح ہم قیامت کے دن انسانوں اور شیطانوں کو جو اُن کے بہکانے والے تھے ایک جگہ دوزخ میں جمع کردیں گے اسی طرح دوسرے ظالموں کو بھی اُن ہی کے ہم جنسوں کے ساتھ دوزخ میں جمع کریں گے مثلاً کافروں اور مشرکوں اور عیسوی کو اُن لوگوں کے ساتھ جو اُن کے کہے میں چلا کرتے تھے

منزل ۲

ع ۱۵ ۸ ۲

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْاؕ

بستیوں کو ظلم (وزبردستی) سے ہلاک کرنے والا نہیں (کہ ادھر ان کو ہلاک کر مارے) اور (ادھر) وہاں کے رہنے والے (خدا کی منشا سے) بے خبر ہوں اور جیسے جیسے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِؕ

اور جو کچھ (لوگ دنیا میں) کر رہے ہیں تمہارا پروردگار اُس سے بے خبر نہیں۔ اور (نیز) تمہارا پروردگار بے نیاز (اور) رحم والا ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ

اگر چاہے تم (سب) کو (دنیا سے اُٹھا) لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جیسا

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَؕ ○ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّ

کہ دوسرے لوگوں کی نسل میں سے (آخر) تم کو پیدا کر ہی چکا ہے۔ (لوگو) جس (روز قیامت) کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے کچھ شک نہیں وہ ضرور آنے والا ہے اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌۚ

تم (خدا کو اس بات پر) مجبور نہیں کر سکتے (کہ قیامت کو واقع نہ ہونے دے)۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ بھائیو تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کر رہا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ہی (مگر ہاں) اس میں تو کچھ بھی شک نہیں کہ ظالم تو کسی طرح فلاح پانے کے نہیں ف۱

الظّٰلِمُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور (یہ کافر) خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی (اور اُسی کے پیدا کیے ہوئے) چوپایوں میں اللہ کا بھی ایک حصہ ٹھیراتے ہیں

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَاۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

تو اپنے خیال کے مطابق کہتے (کیا) ہیں کہ اتنا تو خدا کا اور اتنا ہمارے شریکوں کا (یعنی ان معبودوں کا جن کو ہم نے شریک خدائی مان رکھا ہے) پھر (ان کا برتاؤ یہ ہوتا

فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْؕ

ہے کہ) جو (حصہ) ان کے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کا ہوتا ہے وہ (تو) اللہ کی طرف پہنچتا نہیں اور جو (حصہ) اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(کیا ہی) بُرا حکم (تقسیم) ہے جو یہ لوگ لگاتے ہیں ف۲ اور اسی طرح بہتیرے مشرکین کو ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں نے ان کے اپنے

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْؕ

بچے مار ڈالنے کو (ان کی نظروں میں) عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ (آخر کار) ان کو (ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور تاکہ ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں (کہ سیدھا رستہ سمجھائی نہ دے)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ

اور خدا چاہتا تو یہ لوگ یہ (بے رحمی کا) کام نہ کرتے تو اے پیغمبر ان کو اور ان کی افترا پردازی (اللہ پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور (یہ لوگ یہ بھی کہتا

اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ

ہے کہ) ہمارے چارپایوں اور کھیتوں میں سے فلانے چارپائے اور (فلانی) کھیتی اچھوتی (چیزیں) ہیں کہ ان کو اس شخص کے سوا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں دوسرا نہیں

ف۱ ظلم کے لغوی معنی تو حق تلفی کے ہیں تو ظالم حق کا تلف کرنے والا ہوا وہ حق بندوں کا ہو تو اور خدا کا ہو تو ۱۲
ف۲ مشرکین عرب جو نیاز بتوں پر چڑھاتے تھے اُس میں سے ایک حصہ خدا کا بھی رکھتے تھے باقی بتوں کا پھر بعد کو اگر معلوم ہوتا کہ مثلاً خدا کا حصہ تو بہتر ہوتا تازہ ہو تو اُس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کے حصے کی اچھی نیاز کو خدا کی طرف نہ بدلتے کیونکہ اُن کو بتوں کی خوشنودی کا زیادہ لحاظ ہوتا تھا ۱۲
ف۳ مشرکین کے معتقدات فاسدہ میں یہ بھی تھا کہ جانور یا بت کی نیاز چڑھائے تو ایک خاص نیاز ہوتی جس کو بت کے پجاری کے سوا کوئی نہ کھا سکتا اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے ۱۲

منزل ۲

حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً

کہ اُن کی پیٹھ (پر سوار ہونا یا لادنا منع ہے اور رکھ) چارپائے (ایسے) ہیں جن (کو ذبح کرتے وقت اُن) پر (اللہ کا) نام نہیں لیتے (اور اُن ڈھکوسلوں کو) جو خدا کی طرف منسوب

عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ

(رسوم) جیسی جیسی افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں عنقریب خدا اِن کو اُن کی سزا دے گا اور (یہ بھی) کہا کرتے ہیں (کہ) جو بتوں کے نام چارپائے چھوڑ

هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن

(ان چارپایوں کے پیٹ میں (سے) جو بچہ نکلے اور اس میں جان) ہو وہ نِرا ہمارے مردوں کے (کھانے کے) لیئے ہے اور ہماری عورتوں پر (اس کا کھانا) حرام

يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

مرا ہوا ہو تو مرد و عورت (سب) اُس (کے کھانے) میں شریک (سو) خدا اِن کو عنقریب اِن کی اِن باتوں کی سزا دے گا بے شک وہ حکمت والا

عَلِيمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

باخبر ہے بے شک وہ لوگ (بڑے ہی) گھاٹے میں ہیں جنھوں نے بدعقلی سے براہِ نادانی اپنے بچوں کو مار ڈالا اور

حَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

اللہ نے جو روزی اُن کو دی تھی خدا پر جھوٹ بہتان باندھ کر اُس کو (اپنے اوپر) حرام کر لیا بلاشبہہ یہ لوگ (راہِ راست سے) بھٹک گئے اور

مُهْتَدِينَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ

سیدھے رستے پر آنے والے تھے بھی نہیں۔ اور وہی (ذاتِ مطلق) ہے جس نے باغ پیدا کیئے (بعض تو ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے (جیسے انگور کی بیلیں) اور (بعض) نہیں

مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَ

چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل (مختلف قسموں کے) ہوتے ہیں اور زیتون اور

الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

انار (کہ بعض تو صورت شکل۔ مزے میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے (ہیں) اور (بعض) نہیں (بھی) ملتے جلتے (لوگو!) یہ سب چیزیں جب

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝

ان کے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن حق اللہ (یعنی زکوٰۃ اُس میں سے) دے دیا کرو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا

اور اسی خدا نے چارپایوں میں (بعض بلند قامت) بوجھ اُٹھانے والے (پیدا کیئے جیسے مثلاً اونٹ) اور (بعض) زمین سے لگے ہوئے (جو ہیں ڈال دیے جاتے جیسے مثلاً بھیڑ بکری)

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (خدا نے یہ چارپائے نر و مادہ) آٹھ قسم (کے پیدا کیئے ہیں)

مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ

بھیڑوں میں سے (نر و مادہ) دو اور بکریوں میں سے (نر و مادہ) دو (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) پوچھو کہ خدا نے (بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا

الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ

دو مادینوں کو یا وہ (بچہ) جس کو (ان) دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (مجھ کو اس کی) سند بتاؤ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ

اور اونٹوں (میں) سے (نر و مادہ) دو اور گائے (کی قسم میں) سے (نر و مادہ) دو

قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ

(اب اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (خدا نے اونٹ گائے کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دو مادینوں کو یا وہ (بچہ) جس کو (ان)

الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا فَمَنْ أَظْلَمُ

دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں یا جس وقت خدا نے تم کو ان چیزوں کے حرام کر دینے کا حکم دیا تھا اس وقت تم (خود) موجود تھے تو اس شخص سے

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ

جو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھے بے شک خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا

سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کوئی کھانے والا ان چیزوں میں جن کو تم حرام کہتے ہو کچھ کھائے تو میری طرف وحی آئی ہے

عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ

مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت

خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

کہ یہ چیزیں بے شک ناپاک ہیں یا (وہ جانور) موجب نافرمانی ہو کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کے لیے ذبح اور نامزد کیا گیا ہو اس میں بھی جو شخص بھوک سے لاچار

غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور نہ (قدر ضرورت سے) تجاوز کرنے والا ہو اور وہ ان ناپاک چیزوں میں سے کچھ کھالے تو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک بخشنے والا مہربان

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا

ہم نے تمام ناخن والے جانوروں کو حرام کر دیا تھا اور (نیز) ہم نے گائے اور بکریوں میں سے ان دونوں کی چربیوں کو ان پر حرام کر دیا تھا

إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ

مگر وہ (چربی) جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں پر یا ہڈی سے ملی ہو (وہ حلال تھی اس قید کے لگا دینے سے) یہ ہم نے ان کو

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ

ان کی سرکشی کی سزا دی تھی (کہ ان پر دائرہ رزق تنگ ہو) اور ہم بے شک سچ فرماتے ہیں (اے پیغمبر) اگر اس پر بھی یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو (ان سے) کہو تمہارا پروردگار بڑی

وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝ سَيَقُولُ

وسیع رحمت والا ہے اور (اسی وجہ سے اب تک تم پر عذاب نازل نہیں ہوا مگر یاد رکھو) گنہگار لوگوں سے اس کا عذاب (ہمیشہ کے لیے) تو ٹلنے والا ہی نہیں

ف مشرکین عرب میں اونٹ، گائے، بھیڑ بکری یہی چار چیزیں چار پایوں میں سے حلال رہنے اور نیاز چڑھانے کی تھیں اور ان ہی چیزوں میں وہ لوگ اوہام اور غلط رسموں کو دخل دیتے تھے اسی لیے خدا نے ان چیزوں کی صراحت فرما دی اور مشرکین کے اوہام اور رسوم غلط تو اوپر مذکور ہو ہی چکے ہیں ۱۲

ع ۱۷ ۲۱ منزل ۲

الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

مشرکین سے کچھ بعید نہیں کہ یہ حجت پیش کریں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (ایسا کرتے) اور نہ ہم کسی (حلال)

مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ

چیز کو (از خود اپنے اوپر) حرام کرتے اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (پیغمبروں کو) جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ (آخرکار) ہمارے عذاب کا مزہ چکھا

هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ

کہ دو کیا تمہارے پاس کوئی (کتابی) سند بھی ہے کہ اس کو ہمارے دکھانے کے لیے نکالو (اور پیش کرو سند تو تمہارے پاس کچھ ہی نہیں) (نرے) وہموں پر چلتے اور

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ

نری اٹکلیں ہی دوڑاتے ہو (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تمہارے اوپر اللہ کی حجت (تم پر) تمام ہوئی پھر اگر وہی چاہتا

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ

تو تم سب کو دین حق کا رستہ دکھا دیتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے گواہوں کو لا حاضر کرو جو اس بات کی گواہی دیں کہ یہ چیزیں جن کو تم حرام بتاتے ہو

أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ

اللہ نے ان کو حرام کیا ہے پس اگر وہ گواہ لے آئیں اور گواہ ان کے موافق گواہی بھی دیں تو تم ان کے ساتھ ہو کر ان کی سچی کہنا اور نہ ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنا

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ

جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو (روز) آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور وہ دوسرے معبودوں کو اپنے پروردگار کے

يَعْدِلُونَ ۝ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ

برابر سمجھتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (لوگو) ادھر آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا

شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ

اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی (کے ڈر) سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو (کیونکہ)

نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو (بھی) اور بے حیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور

مَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ

جان جس (کے مارنے) کو اللہ نے حرام کر دیا ہے (اس کو) مار نہ ڈالنا مگر حق پر

وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا

یہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم خدا نے تم کو دیا ہے تاکہ تم (دنیا میں رہنے کا طریقہ) سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس (بھی) نہ جانا مگر

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ

ایسے طور پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اور انصاف کے ساتھ پوری پوری ماپ کرو اور پوری پوری تول

ف کفار کہ جب دلیل سے عاجز آتے تو مشیت الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے لیکن وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے خدا نے اس آیت میں مرضی اور مشیت کا فرق نہایت عمدہ طور پر دکھلایا ہے کہ جو خدا کی مرضی تھی وہ پیغمبروں کے ذریعے سے ظاہر کر دی گئی اور لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کریں یا بری راہ چلیں پر جن لوگوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بری راہ اختیار کی تو وہ ملزم ٹھہرے اور خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی مشیت الٰہی سے اور اس سے کچھ تعلق نہیں مشیت الٰہی بالکل دوسری چیز ہے اس میں شک نہیں کہ خدا چاہتا تو سب راہ راست پر چلتے مگر اس نے چاہا کہ لوگ اپنے ارادے سے راہ راست اختیار کریں تو لوگوں کے افعال سے مشیت الٰہی متعلق نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی مشیت متعلق ہے یعنی مشیت الٰہی تھی کہ لوگ اپنی مشیت سے برا یا بھلا کریں ١٢ ف٢ جیسے قصاص وغیرہ ١٢

منزل ٢

ع ٦ ١٨ ٥

بالقسط

بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ

ہم کسی شخص پر اُس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتے اور (گواہی دینی ہو یا فیصلہ کرنا پڑے) جب بات کہو تو گو (فریق مقدمہ یا) قرابت مند ہی (کیوں نہ) ہو

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

انصاف سے (کہو) اور اللہ کے (ساتھ جو) عہد (کر چکے ہو اس) کو پورا کرو یہ ہیں وہ باتیں جن کا تم کو خدا نے حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو

تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ

اور (اس نے) یہ (بھی ارشاد فرمایا ہے کہ) یہی ہمارا سیدھا رستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ

(دوسرے) رستوں پر نہ پڑ لینا کہ یہ تم کو خدا کے رستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے (غرض) یہ (سب وہ باتیں) ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ

تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ پھر (ایک بات یہ بھی ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی جس سے نیکوکاروں پر ہماری نعمت پوری ہو گئی

اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

اور اس میں کل باتوں کے تفصیلی احکام موجود ہیں اور (لوگوں کے لیے) ہدایت اور رحمت ہے اور یہ کتاب موسیٰ کو اس غرض سے دی گئی تھی تاکہ لوگ اپنے پروردگار کے

يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

روبرو حاضر ہونے کا یقین لائیں۔ اور یہ کتاب (یعنی قرآن بھی) ہم ہی نے اتاری ہے برکت والی (کتاب) ہے تو اسی کے حکم پر چلو اور (خدا سے) ڈرتے رہو

تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ

عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے (اور اے مشرکین عرب) کتاب ہم نے اس لیے اتاری ہے کہ (مبادا) کل کلاں کو کہنے لگو کہ ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ (بس دو گروہوں پر

مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا

کتاب اتری) اور ہم تو اُس کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے یا یہ عذر کرنے لگو

لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

کہ اگر ہم پر کتاب اتری ہوتی تو ہم ضرور ان (یہود و نصاریٰ) سے کہیں بڑھ کر راہ راست پر ہوتے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) تو آ چکیں تو اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہو جو اللہ کی

وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ

آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرے جو لوگ ہماری آیتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں ہم عنقریب اُن کی کنارہ کشی کے بدلے اُن کو بری مار کی

بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

سزا دیں گے (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی جان نکالنے کو) ان کے پاس آ موجود ہوں

منزل ٢

أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ

یا تمہارا پروردگار (خود) تمہارے پاس آئے یا تمہارے پروردگار کی بعض نشان (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہوں ف۱

رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ

(سو) جس دن تمہارے پروردگار کے بعض نشان (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہوں گے تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اپنے ایمان (کی

فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

حالت) میں (کوئی) نیک کام نہیں کیا) اب اس کا ایمان لانا اُس کو کچھ بھی سود مند نہ ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (اگر تم اسی بات کے منتظر ہو تو اچھا) انتظار کرو ہم (مسلمان) بھی انتظار کر رہے ہیں ف۲

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تم کو ان (کے جھگڑوں) سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ بس خدا کے حوالے (کہ وہ ان کا حساب لے گا)

إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر جو کچھ (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اس کا نیک بد) ان کو بتا دے گا ف۳ جو شخص (قیامت کے دن) نیکی لے کر آئے گا

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا

تو اس کا دس گنا اس کو (ثواب) ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا تو بس اتنی ہی سزا بھگتے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھکو تو میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے

دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ

کہ وہی ٹھیک دین ہے (یعنی) ابراہیم کا طریقہ کہ وہ ایک ہی (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے (بھی) نہ تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کہ میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ قُلْ

کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھکو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرماں برداروں میں پہلا (فرماں بردار) ہوں ف۴ (اے پیغمبر ان سے) پوچھو

أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کہ کیا (تمہاری یہ مرضی ہے کہ) میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہی تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا وبال

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ

(اسی پر ہے) اور کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ (اپنے اوپر) نہیں لیگا پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

(جب اس کے حضور میں حاضر ہوگے) تو (دنیا میں) جن (جن باتوں) میں اختلاف کرتے رہے ہو وہ (سب) تم کو بتا دے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر اور وہی

خلٰئف

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا نے تو سمجھانے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا پیغمبر بھیجے کتابیں اتاریں اس پر بھی لوگ نہیں مانتے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مانیں گے جب ماننا کچھ فائدہ نہیں دے گا یعنی مرتے وقت یا قرب قیامت یا قیامت کے آئے پر اسی طرح کی آیت دوسرے پارے کے رکوع ۹ میں بھی گزر چکی ہے ۱۲ ف۲ یعنی حق و باطل کے فیصلے کو اگر قیامت ہی کے آنے پر موقوف رکھتے ہو اور اسی کے منتظر ہو تو ہم بھی قیامت کے منتظر ہیں مگر ہمارے تمہارے انتظار میں فرق ہے تم کو اس کے آنے کا یقین نہیں اور ہم کو اس کا کامل یقین ہے تم نے اسکو ہنسی سمجھ رکھا ہے اور ہم اس کو ایک امر خوفناک جانتے ہیں ۱۲ ف۳ یہ آیت نازل تو ہوئی اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے حق میں مگر افسوس ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اختلاف کر کے یہی حال مسلمانوں نے اپنا اور اپنے دین کا کر لیا ہے اختلاف کے برے نتیجے بھگت رہے ہیں اور باز نہیں آتے ۱۲ ف۴ مسلمان فارسی لفظ ہے اور مسلم سے لیا گیا ہے جو عربی ہے اور اس کے معنی فرماں بردار ہیں ۱۲

منزل ۲

خلئف الارض ورفع بعضكم فوق بعض درجت ليبلوكم

جس نے زمین میں تم کو (اپنا) نائب بنایا (اور تم دنیا کی چیزوں میں تصرف کرتے ہو) اور تم میں سے (مقدرت حکومت وغیرہ کے اعتبار سے) بعض کو بعض پر درجے بلند کئے

في ما اتكم ان ربك سريع العقاب وانه لغفور رحيم ○

جو نعمتیں تم کو دی ہیں اُن میں تمہاری (شکرگزاری اور فرماں برداری) کی آزمائش کرے (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

سورة الاعراف مكية وهي مائتان وست ايات واربع وعشرون ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

المص ○ كتب انزل اليك فلا يكن في صدرك حرج منه

المص (اے پیغمبر) کتاب تم پر اس غرض سے اُتاری گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے (کافروں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ

لتنذر به وذكرى للمؤمنين ○ اتبعوا ما انزل اليكم

اور ایمان والوں کو نصیحت ہو تو اس (کتاب) کی وجہ سے تم کو کسی طرح کی تنگ دلی نہ ہونا چاہیئے (لوگو یہ قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا

من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما تذكرون ○

اور خدا کے سوا اپنے بنائے ہوئے کارسازوں (یعنی معبودوں) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم لوگ غور کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو

وكم من قرية اهلكنها فجاءها باسنا بياتا او هم قائلون ○

اور کتنی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر مارا کہ لوگوں نے ہماری نافرمانی کی تو رات کے وقت (ان بستیوں) پر ہمارا عذاب نازل ہوا یا ایسے وقت کہ وہ دن کو (سوتے تھے)

فما كان دعوىهم اذ جاءهم باسنا الا ان قالوا انا كنا

سو جس وقت ہمارا عذاب اُن پر آ نازل ہوا تو اُس سے اُس کے سوا اور کچھ کہتے نہ بن پڑا کہ بول اُٹھے ہم ہی برسر زیادتی تھے

ظلمين ○ فلنسئلن الذين ارسل اليهم ولنسئلن المرسلين ○

اور جس دن قیامت آئے گی تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے ہم اُن سے ضرور پوچھ کر رہیں گے اور خود پیغمبروں (بھی) ضرور پوچھ کر رہیں گے ف۱

فلنقصن عليهم بعلم وما كنا غائبين ○ والوزن يومئذ

پھر حقیقۃ الحال جو ہم کو (بخوبی) معلوم ہے ہم (اس کو بھی) اُن سے ضرور بیان کر کے رہیں گے اور ہم (اُن کے عمل کے وقت اُن سے) کہیں غائب تو تھے نہیں اور

الحق فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون ○ ومن

اُس دن (اعمال کا) ٹھیک ٹھیک (طور پر) (تول) ہوگی تو جن کے اعمال (نیک) کا وزن بھاری ہوگا تو وہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن کے

خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم بما كانوا بايتنا

اعمال (نیک) کا وزن ہلکا ٹھہرے گا تو یہی وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اس وجہ سے آپ اپنا نقصان کیا کہ ہماری آیتوں کی

ف۱ اعمال کی بازپرس تو ہر فرد بشر سے ہوگی پیغمبر ہو یا کوئی اور پیغمبروں سے اُن کی رسالت کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ حکم خدا کے پہنچانے میں کہاں تک کوشش کی اور اُن کی اُمت کے لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کہاں تک پیغمبر کی نصیحت پر کاربند ہوئے یا پیغمبروں سے پوچھنے کا مطلب ہو کہ منکروں کے مقابلے میں اُن کی گواہی لی جائے گی ۱۲

النصف ع ۱۱

يَظْلِمُونَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ

نافرمانی کرتے تھے اور (اے بنی آدم) ہم نے تم کو زمین میں رہنے اور اس میں تصرف کرنے کے لیے جگہ دی اور اسی میں تمہارے لیے زندگی کے سامان مہیا کیے

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

(سو) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور ہم ہی نے تم کو (یعنی تمہارے باپ آدم کو) پیدا کیا اور پھر تمہاری (یعنی تمہارے باپ آدم کی) شکل و صورت بنائی پھر ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ

فرشتوں کو حکم دیا کہ (تعظیماً) آدم کے آگے جھکو تو (سب) جھک گئے مگر ابلیس کہ

السّٰجِدِينَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا

وہ جھکنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ (خدا نے ابلیس سے) پوچھا کہ جب ہم نے تجھ کو حکم دیا تو (آدم کے آگے) جھکنے سے تجھ کو کس چیز نے مانع ہوئی؟ وہ بولا کہ میں اس سے

خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ

بہتر ہوں (کیونکہ) مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے خاک سے پیدا کیا (اس پر خدا نے) فرمایا (کہ تجھ کو یہی ہی) تو

مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِينَ ۝

بہشت سے نیچے اتر کیونکہ تیری اتنی ہستی نہیں کہ تو بہشت میں رہ کر شیخی مارا کرے تو یہاں سے نکل (باہر ہو) کہ (ہزار) ذلیلوں میں (ایک) ذلیل

قَالَ أَنظِرْنِيٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝

وہ لگا عرض کرنے کہ جس دن (سب) لوگ (دوبارہ) جلا کر اٹھا کھڑے کیے جائیں گے اس دن تک کی مجھے مہلت دے فرمایا (منظور) تجھ کو مہلت دی گئی

قَالَ فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرٰطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

(اس پر شیطان) بولا کہ جیسی تو نے میری راہ ماری ہے میں بھی تیرے سیدھے رستے پر بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں تو سہی

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمٰنِهِمْ

پھر اُدھر اُن کے آگے سے (آؤں) اور اُن کے پیچھے سے (آؤں) اور اُن کی داہنی طرف سے (آؤں)

وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شٰكِرِينَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

اور اُن کی بائیں طرف سے (آؤں اور جس طرح بن پڑے اُن کو بہکا کر رہوں) اور تو اکثر بنی آدم کو (دنیا میں) شکر گزار نہیں پائے گا۔ (خدا نے) فرمایا کہ

مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ

اور تو خوار (اور) راندہ (درگاہ ہے) بنی آدم میں سے جو تیری پیروی کرے گا ہم بلاشبہ تجھ سے اور اُن سے یعنی تم سب سے جہنم بھر دیں گے

أَجْمَعِينَ ۝ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ

اور (ہم نے) آدم سے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بی بی (حوا) بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو)

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝

مگر اس درخت (گندم) کے پاس (بھی) نہ جانا (ایسا کرو گے) تو تم (آپ اپنا) نقصان کرو گے

ع ١

منزل ٢

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا

پھر شیطان نے دونوں (میاں بی بی) کو بہکایا تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں جو اُن (کی نظر) سے مخفی تھیں (یعنی ان کا آگا پیچھا) اُنھیں کھول کر دکھا

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

اور (اُن دونوں سے) لگا کہنے کہ تمھارے پروردگار نے جو اس درخت (کے پھل کھانے) کی تم کو منا ہی کردی ہی تو صرف اس کا سبب یہی ہی کہ کہیں ایسا

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

ہا دونوں ہمیشہ (ہمیشہ کو جیتے) رہو اور اُن سے قسمیں کھا کھا کر بیان کیا کہ میں حقیقت میں تمھارا خیر خواہ ہوں

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا

غرض (مردود نے) دھوکے سے اُن کو (درخت ممنوع کے کھانے کی طرف) مائل کر لیا تو جوں ہی اُنھوں نے درخت (کے پھل) کو چکھا تو دونوں کی پردہ کرنے کی چیزیں

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

بہشت کے پتوں کو اپنے اوپر چپکانے اور اُن کے پروردگار نے اُن کو پکارا کہ کیا ہم نے تم کو

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اس درخت (کے کھانے) کی منا ہی نہیں کی تھی اور (کیا) تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہی

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

(یہ) دونوں لگے کہنے کہ ای ہمارے پروردگار ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ

تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے (اس پر خدا نے) فرمایا کہ تم (میاں بی بی اور شیطان تینوں بہشت سے) نیچے اُتر جاؤ تم میں ایک کا دشمن ایک

فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

اور تم (یعنی آدم و حوا) کو ایک وقت خاص (یعنی مرتے دم تک زمین پر رہنا ہوگا) اور (تمھارا) سامان (زیست بھی وہیں مہیا ہے۔ خدا نے یہ بھی) فرمایا کہ

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا

مروگے اور اُسی میں سے (قیامت کے دن دوبارہ) نکال کھڑے کیے جاؤگے ای بنی آدم ہم نے تمھارے لیے (ایسا) لباس اُتارا ہی

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ

جو تمھارے پردے کی چیزوں کو چھپائے اور (موجب) زینت (بھی ہو) اور پرہیزگاری کا لباس (یہ) سب سے اچھا ہی یہ (یعنی لباس کا اُتارا جانا)

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

خدا کی (قدرت کی) نشانیوں (میں) سے ہی تاکہ لوگ (اس بات میں) غور کریں۔ ای بنی آدم (دیکھیں) شیطان تم کو (راہ خدا سے) بہکا نہ دے

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

جس طرح کہ اُس نے تمھارے والدین (آدم اور حوا) کو بہشت سے نکلوا دیا کہ لگا اُن کا بہشتی لباس (اُن سے) اُتروانے

ف ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہی اور پرہیزگاری سے باطن کے عیوب یعنی بداخلاقیاں دور ہوتی ہیں ۱۲

منزل ۲

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ

تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں اُن پر ظاہر کردے (غرض اغوائے شیطان سے بچتے رہو کیونکہ) وہ اور اس کی ذریات تم کو (اُدھر سے) دیکھتے رہتے

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا

ہم نے شیطانوں کو اُن ہی لوگوں کا یار (ہمدم) بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ

(ایسے گستاخ ہیں کہ) جب کسی بے جا حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح (پر چلتے) پایا ہے اور اللہ نے ہم کو اس

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ تو بے جا کام کی اجازت دیتا نہیں آیا تم لوگ بے (سوچے) سمجھے خدا پر جھوٹ بولتے ہو

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار نے تو (ہمیشہ) ٹھیک (طور پر) کام کا حکم دیا ہے ف۲ اور (فرمایا ہے کہ) ہر ایک نماز کے وقت (اپنا رخ) سیدھا (قبلہ کی طرف)

ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِيْقًا

خالص اُسی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اُسی کو پکارو جس طرح تم کو پہلے (پیدا) کیا تھا اسی طرح قیامت کے دن تم دوبارہ بھی (پیدا) ہو گے (انہیں) ایک

هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

ہدایت دی اور ایک فریق ہے کہ گمراہی ان کے سر پر سوار ہے ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو

اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

(اپنا) دوست بنایا اور (با اینہمہ) سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں اے بنی آدم

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

ہر ایک نماز کے وقت (لباس وغیرہ سے) اپنے تئیں آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچیاں نہ کیا کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ

کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے (سازو سامان)

لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ

اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں (ان کو) کس نے حرام کیا ہے (تو اس کا کیا جواب ہے تم ہی) ان کو بتاؤ کہ وہ لوگ (اس)

الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

(قیامت کے دن یہ نعمتیں) خاص کر اُن ہی کو دی جائیں گی ف۳ اسی طرح ہم اپنے احکام ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں

يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار نے تو صرف بے حیائی کے کاموں کو منع فرمایا ہے وہ (بے حیائی کے کام) ظاہر ہوں تو اور

ف۱ یعنی شیطان آدمی کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے اور آدمی شیطان کو نہیں دیکھ سکتا ۱۲

ف۲ لفظ فحشاء اصل میں کسی بے حیائی پر دلالت کرتا ہے اور مفسرین نے لکھا بھی ہے کہ مشرکین عرب برہنہ طواف کعبہ کیا کرتے تھے اور فحشاء میں اسی کی طرف اشارہ ہے مگر لفظ قسط جس کے معنی انصاف کے ہیں اس کا مقابلہ فحشاء سے ٹھیک نہیں بیٹھتا پھر مفسرین نے فحشاء اور قسط کے معنی عام طور سے بھی لکھے ہیں اسی خیال سے ہم نے فحشاء کا ترجمہ بے جا حرکت کیا ہے اور قسط کا ٹھیک اور بجا ۱۲

منزل ۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ دنیا و مافیہا سب کچھ آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے کافر ہو یا مسلمان اور تم زینت و رزق طیب کوئی چیز کسی پر حرام نہیں ہے جو کچھ کہ جہان میں ہے سب انسان کے لئے آراستہ ہے پھر اس جہان کے لئے ہے البتہ آخرت میں یہ نعمتیں کافروں پر حرام ہوں گی یعنی کافر ان نعمتوں سے محروم رہیں گے تو جو مسلمان ہو کر زینت یا کسی چیز یا رزق طیب کو خود اپنے اوپر حرام کرے وہ خدا کی منشا کے خلاف کرتا ہے ۱۲

ع ۳

مَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ

پوشیدہ ہوں تو اور گناہ کو اور ناحق (ناروا کسی پر) زیادتی کرنے کو اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک قرار دو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری

بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ

اور یہ کہ بے سوچے (سمجھے) خدا پر لگو بہتان باندھنے (کرنے لگو) اور ہر ایک قوم

اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○

ایک وقت (مقرر) ہے پھر جب اُن کا وقت آ پہنچتا ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکتے ہیں

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ

(جب ہم نے آدم کو نافرمانی کی سزا میں بہشت سے نکالا تو اُن کی نسل کی روحوں کو جمع کر کے یہ بھی فرما دیا تھا کہ) اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے (ہمارے)

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ

پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی (حالت کی) اصلاح کرلے گا تو (قیامت کے دن) اُن کو نہ تو کسی طرح کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طور پر) آزردہ خاطر ہوں گے اور جو لوگ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور اُن سے اکڑ بیٹھیں گے وہی دوزخی ہوں گے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

خٰلِدُوْنَ ○ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

تو اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھے یا

منزل ۲

بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ

اُس کی آیتوں کو جھٹلائے یہی لوگ ہیں جن کو (تقدیر کے) لکھے ہوئے میں سے اُن کا حصہ (رزق وغیرہ) تو اُن کو پہنچے گا یہاں تک کہ جب

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

ہمارے فرشتے اُن کی روحیں قبض کرنے کے لیے اُن کے سامنے آموجود ہوں گے تو اُن سے پوچھیں گے کہ اب کہاں ہیں جن کو تم خدا کے سوا (حاجت روائی)

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○

تو وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے غائب (غلط) ہو گئے اور اپنے اوپر آپ گواہی دیں گے (یعنی اقرار کریں گے) کہ بے شک وہ کافر تھے

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

(اس پر خدا اُن کو حکم دے گا کہ لو تم کافر امتیں (ہر قسم) جن و انس جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن میں (مل کر تم بھی) دوزخ میں جا داخل ہو

فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا

(اگرچہ یہ لوگ سب دوزخ میں جائیں گے مگر اس قدر ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے کہ) جب ایک اُمت دوزخ میں جائے گی تو اپنی ساتھی (یعنی دوسری اُمت) پر

جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ

سب کے سب دوزخ میں جمع ہو جائیں گے تو اُن میں کی پچھلی اُمت اپنے سے پہلی اُمت کے حق میں دعا کرے گی کہ اے ہمارے پروردگار ان ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا

سلف تسلسل سخن کے لیے یہاں اس قدر عبارت محذوف مانی گئی ہے ۱۲

عہ فرشتہ اور فرستادہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں فرستادہ جس کی عربی رسول ہے اس لیے رُسُل کا ترجمہ ہم نے یہاں فرشتے کیا ہے ۱۲

عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝

تو اُن کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے (اس پر اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ (تم میں) ہر ایک (فریق) کو دوہرا (عذاب) مگر تم کو (اس کی وجہ) معلوم نہیں ف

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اور یہ سن کر اُن میں کے پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ اب تو تم کو (تخفیف عذاب کے لیے) ہم پر کسی طرح کی ترجیح نہ رہی تو

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

(جس طرح ہم اپنے کیے کی سزا میں دوہرے عذاب کے مزے چکھ رہے ہیں تم بھی) اپنے کیے کی سزا میں دوہرے عذاب کے مزے چکھو

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ

اور اُن سے اکڑ بیٹھے نہ تو اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے ف۲ اور نہ بہشت (ہی) میں داخل ہونے پائیں گے

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝

یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے (ہو کر نہ) گزر جائے ف۳ اور مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

کہ اُن کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور اُن کے اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا اور سرکش لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے (اپنے مقدور بھر) نیک عمل (بھی) کیے (اور) ہم تو کسی شخص پر

اِلَّا وُسْعَهَآ ؗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا

اُس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ ڈالا ہی نہیں کرتے یہی لوگ جنتی ہوں گے کہ وہ اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جو کچھ

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ

اُن کے دلوں میں (ایک دوسرے کی طرف سے دنیا کی) رنجش ہوگی (اُس کو بھی) ہم نکال دیں گے اُن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

جس نے ہم کو اس (بہشت میں آنے) کا رستہ دکھایا اور اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم (کسی طرح بہ جنت کا) رستہ (ڈھونڈے) نہ پاتے

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

بے شک ہمارے پروردگار کے رسول (دین) حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہی جنت ہے

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ

جس کے تم اُن عملوں کی بدولت وارث قرار دیے گئے ہو جن کو تم (دنیا میں) کرتے تھے ف۴ اور جنتی لوگ دوزخیوں کو پکاریں گے (اور پوچھیں گے)

النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ

کہ ہمارے پروردگار نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو (اُس کو) سچا پایا تو کیا تم سے (جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے (بھی اس کو)

ف۱ یعنی اگر تم سے پہلی امتوں نے ایک نمونہ بد قائم کیا جس کی وجہ سے تم گمراہ ہوئے تو تم نے ان کے حالات سے عبرت کیوں نہیں پکڑی۔ نمونہ بد کا قائم کرنا اُن کا قصور اور اُن کے حالات سے عبرت نہ پکڑنا تمہارا دونوں برابر سرابر۔ وہ نمونہ بد قائم کرنے سے دوہرے عذاب کے یوں مستحق ہوئے کہ آپ بدی کی اور دوسروں کو بدی کی ترغیب دی اور تم کو دوہرا عذاب اس لیے ہوا کہ بدی کی اور پچھلے لوگوں کے حال سے متنبہ نہ ہوئے بلکہ اندھا دھند اُن کے پیچھے لگ لیے یا یہ کہ جیسے تم سے پہلوں نے تمہارے لیے بُرا نمونہ قائم کیا تم نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے ۱۲ ف۲ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں یا تو یہ کہ اُن کی روحیں آسمان پر نہیں جانے پائیں گی یا یہ کہ نہ اُن کے عمل بارگاہ الٰہی تک پہنچنے پائیں گے اور دعائیں اگرچہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر اس کی شان کے لحاظ سے ایسا ہی خیال کیا جاتا اور ایسا ہی کہنے میں آتا ہے کہ آسمان پر جلوہ فرما ہے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ نہ اونٹ کبھی سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکلا ہے اور نہ نکل سکتا ہے اسی طرح کفار بہشت میں گھسنے نہیں پائیں گے ۱۲ ف۴ وارث اس سے فرمایا کہ بہشت کا گھر بارگاہ خداوندی سے ہم سب کے جد امجد آدم علیہ السلام کو عنایت ہوا تھا اُن سے ایک قصور سرزد ہوا بہشت سے بے دخل کر دیے گئے تو بہشت ہمارا موروثی گھر ہے بشرطیکہ ایمان اور نیک عمل رکھتے ہوں خدا توفیق دے ۱۲

منزل ۲

رَبُّكُمْ حَقًّا ۚ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ

وہ کہیں گے ہاں اتنے میں (ایک) پکارنے والا (فرشتہ) اُن میں پکار دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت

عَلَى الظَّالِمِينَ ○ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

جو اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے اور (لوگوں کے دلوں میں شبہے ڈال کر) اُس میں کجی پیدا کرنی چاہتے

عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ○ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ

اور وہ (روزِ) آخرت سے (بھی) انکار رکھتے تھے اور جنتیوں اور دوزخیوں کے بیچ میں ایک آڑ (یعنی حدِ فاصل) ہوگی (جس کا نام) اعراف (ہے) اور اعراف

رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ

پر کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتیوں اور دوزخیوں) دونوں (فریقوں) میں سے بعض بعض کو اُن کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچان لیں گے اور جنتیوں کو پکار کر سلام

عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ○ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ

(اعراف والے خود ابھی) جنت میں نہیں گئے مگر (جنت میں جانے کی) توقع رکھتے ہیں اور جب اُن کی نظریں

تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

دوزخیوں کی طرف جا پڑیں گی تو (اُن کی خرابیاں دیکھ کر) دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار (ان) ظالم لوگوں کے ساتھ ہم کو (شامل نہ کیجیو)

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ

اور اعراف والے کچھ (دوزخی) لوگوں کو جنہیں اُن کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے کہ (آج) نہ (تو)

عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ

تمہاری جماعت ہی تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی) جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (پھر جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے دوزخیوں سے پوچھیں گے)

لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ

کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ خدا ان پر رحمت نہیں کرے گا (تو دیکھو) آج یہ جنت میں داخل ہوئے اور ان کو حکم ہوا کہ جنت میں چلے جاؤ تم پر نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا

تَحْزَنُونَ ○ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا

اور نہ تم آزردہ خاطر ہوگے اور دوزخی (پکار کر) جنتیوں سے کہیں گے

عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا

کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے (کچھ ہمیں بھی) دو وہ کہیں گے کہ خدا نے جنت کا پانی (اور رزق)

عَلَى الْكَافِرِينَ ○ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ

کافروں پر حرام کر دیا ہے جن لوگوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنا رکھا تھا اور

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا

دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے رہے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے

ع ٥ / ١٢ — منزل ٢ — الثلثة

وَمَا كَانُوا بِآيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ

آیتوں کا انکار کرتے رہے۔ اور ہم نے تو اِن (کفارِ مکہ) کو قرآن (بھی) پونہچا دیا اور جان بوجھ کر اُس میں ہر طرح کی تفصیل بھی کر دی

عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

(اور وہ) ایمان والے لوگوں کے حق میں ہدایت اور رحمت ہی (جو وعدہ یا وعید اس کتاب میں ہی) کیا یہ لوگ اُس کے وقوع ہی کے منتظر ہیں

تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

(سو) جس دن اُس کا وقوع ہوگا تو جو لوگ اُس کو پہلے سے بھولے (بیٹھے) تھے وہ اقرار کریں گے

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ

کہ بے شک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لے کر آئے تھے تو (اُس وقت اُن کو اس کی جستجو ہوگی کہ) کیا ہمارے کوئی سفارشی بھی ہیں کہ

اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

یا ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹا دیا جائے تو جیسے عمل ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اُن کے خلاف (رندیدانہ) عمل کریں بے شک اِن لوگوں نے آپ اپنا نقصان کیا اور

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ (سب) اِن سے گئی گزری ہوگئیں۔ (لوگو!) بے شک تمھارا پروردگار ہی اللہ ہی جس نے چھ دن میں آسمانوں

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ

اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر جا براجا۔ وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہی (گویا) رات (ہی لہ)

النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ

دن کے پیچھے لپکی چلی آرہی ہی اور اُسی نے آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب زیر فرمان الٰہی ہیں

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

(لوگو!) سُن رکھو کہ خدا ہی کی خلق ہی اور (خدا ہی کا) حکم ف اللہ جو دنیا جہان کا پالنے والا ہی (اُس کی ذات بڑی) بابرکت ہی۔ (لوگو!) اپنے پروردگار

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

اور چپکے (چپکے) دعا کرتے رہو (کیونکہ) وہ (حدِ عبودیت سے) باہر قدم رکھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف۲ اور (انتظامِ ملک کے درست ہوئے

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ

اور (عذاب کے) ڈر سے اور (فضل کی) اُمید پر خدا سے دعائیں مانگتے رہو (کیونکہ) خدا کی رحمت

اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ

خلوص رکھنے والوں سے (بہت ہی) قریب ہی اور وہی (خدائے مطلق) ہی جو (باراں) رحمت سے آگے (آگے) ہواؤں کو بھیجتا ہی

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ

کہ (لوگوں کو مینھ کی آمد کی) خوشخبری پونہچا دیں یہاں تک کہ جب (ہوا) بھاری (بوجھل) بادلوں کو لے اُڑتی ہی تو ہم کسی بستی کی طرف

ع ۶ / ۱۴ — منزل ۲

ف۱ خدا کی طرف سے یہ ایک منادی ہی اور کلمہ اَلَا اس پر دلالت کر رہا ہی جیسا ہمارے ہندوستان میں غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے جو منادی کی جاتی تھی اُس کے الفاظ یہ ہوتے تھے خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم کمپنی بہادر کا ۱۲

ف۲ یعنی بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہی اور اگر اپنی احتیاج کو خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضایقہ کرتا ہی تو اُس سے ایک طرح کا استغنا پایا جاتا ہی جو منافی عبودیت ہی اور ایک وجہ رضا و تسلیم کا ہی وہ علحدہ ہی ۱۲

مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ

جو (افتادگی کی وجہ سے گویا) مری پڑی تھی بادل کو ہانک دیتے ہیں پھر (وہاں) بادل سے پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر طرح کے پھل (زمین سے)

نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

ہم (قیامت کے دن) مُردوں کو (زمین سے) نکال کھڑا کریں گے (یہ اپنی قدرت کے آثار اس غرض سے بیان کرتے ہیں) تاکہ تم (لوگ ان باتوں سے)

نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ

اُس کے پروردگار کے حکم سے اُس کی پیداوار بھی عمدہ ہی نکلتی ہے اور جو زمین ایسی ہے کہ اس کی زمین ناقص ہے اُس کی پیداوار بھی ناقص ہی نکلتی ہے اسی طرح

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ

ہم (اپنی قدرت کے) دلائل طرح طرح سے اُن لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جن کا شیوہ شکرگزاری ہے رکوع — بے شک ہم ہی نے نوح کو

قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي

اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو اُنہوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ (ہی) کی عبادت کرو کیونکہ اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا

(اور اگر تم میرا کہا نہ مانو گے تو) مجھ کو تمہاری نسبت (قیامت کے) بڑے (ہولناک) دن کے عذاب کا (سخت) خوف ہے (اس پر) وہ لوگ جو اُن کی قوم میں سردار

لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي

کہ ہمارے نزدیک تو تم صریح گمراہی میں (پڑے) ہو (اس پر نوح نے) کہا بھائیو! مجھ میں تو گمراہی (کی کوئی بات) ہی نہیں — بلکہ میں تو

رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ

پروردگارِ عالم کا بھیجا ہوا ہوں — تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارے حق میں — خیرخواہی کرتا ہوں

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ

اور میں اللہ (کے بتانے) سے ایسی (ایسی) باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم ہی میں کے ایک شخص کی معرفت تمہیں

مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ

تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا — تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور تاکہ تم (خدا کے غضب سے) بچو — اور تاکہ (آخر کار)

تُرْحَمُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ

تم پر رحم کیا جائے۔ باایں ہمہ لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور اُن لوگوں کو جو کشتی میں اُن کے ساتھ (سوار) تھے (طوفان) سے نجات دی

وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝ وَ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو غرق کر دیا کیونکہ وہ لوگ (کفر کی وجہ سے) اندھے (ہو رہے) تھے — اور

إِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

ہم ہی نے قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) اُنہوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو کیونکہ اُس کے سوا تمہارا

ع ۵ / ۱۴

ع ۶ / ۱۵

منزل ۲

ف پانی اور پیداوار اراضی کی مثال سے مقصود یہ ہے کہ نزول قرآن سے بعض کو ہدایت اور بعض کو گمراہی ہوتی ہے۔ شعر:
باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۱۲

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ

تو کیا تم (خدا کے غضب سے) نہیں ڈرتے (اس پر) اُن کی قوم میں جو لوگ سردار (اور) منکر تھے کہنے لگے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ

کہ ہم تو بلاشبہ تم کو حمق میں (مبتلا) پاتے ہیں اور (نیز) بلاشبہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں (ہود نے) کہا

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بھائیو! مجھ میں حمق (کی تو کوئی بات ہی) نہیں بلکہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا

کہ تم ہی میں کے ایک شخص کی (یعنی میری) معرفت تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ

جب اُس نے تم کو قوم نوح کے بعد (اُن کا) جانشین بنایا اور تم کو تن و توش کا پھیلاؤ (بھی) (اوروں سے) زیادہ دیا

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا

تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اُن لوگوں نے (ہود سے) پوچھا

لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے (پیغمبر بن کر) آئے ہو کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں اور جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے

تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

پس اگر سچے ہو تو جس (عذاب) کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہو ہم پر لا نازل کرو (ہود نے) جواب دیا کہ (بس جان رکھو) کہ کوئی دم میں

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِىْ فِىْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ

تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہوا رکھا ہوا کیا تم مجھ سے (بتوں کے بادھڑتے) ناموں (کے بارے) میں جھگڑتے ہو

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّىْ

تم نے اور تمہارے بڑوں نے نام رہی نام گھڑ رکھے ہیں (اور) اللہ نے اُن (کے معبود ہونے) کی کوئی سند نہیں اتاری (بھلا) تو تم عذاب کا انتظار کرو

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ تھے بچا لیا

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِلٰى

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُن کی جڑ کاٹ کر پھینک دی اور وہ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور

منزل ۲

ع ۸ ۹ ۱۶

ثمود

وقف لازم

ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۘ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

ثمود کے بھائی صالح کو ان کی طرف (پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو خدا ہی کی عبادت کرو (کیونکہ) اُس کے سوا تمھارا کوئی (اور م)

قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا

تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس ایک دلیل واضح آچکی کہ یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمھارے لیے ایک معجزہ ہے تو اس کو چھوڑے رکھو

تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) چرے اور کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی نیت سے اس کو چھونا بھی مت اگر اس کو کسی طرح کا نقصان م

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ

اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو جب اُس نے تم کو (قوم) عاد کے بعد (ان کا) جانشین بنایا اور (زمین) تم کو روئے زمین پر اس طرح سے بسایا

تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ

کہ تم میدان میں تو محل کھڑے کرتے ہو ف اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔

فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○ قَالَ

تو اللہ کی (ان) نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو صالح کی قوم میں

الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ

جو لوگ بڑے رودار (اور) بڑے (آدمی) تھے غریب لوگوں سے جو اُن میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے پوچھنے

آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا

کیا تم کو تحقیق معلوم ہے کہ صالح (واقعی) رسول خدا ہیں انھوں نے جواب دیا کہ جو حکم اُن کو دے کر

بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي

ہماری طرف بھیجا گیا ہے ہمارا تو اس پر یقین (کامل) ہے (اور) اس پر جن کو (اپنی دنیاوی) دولت و حشمت پر بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ جس چیز پر

آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ○ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ

تم ایمان لائے ہو ہم تو اُس سے منکر ہیں۔ غرض کہ انھوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی

وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○

اور کہنے لگے کہ صالح جس (عذاب) کا تم ہمیں ڈراوا دکھاتے تھے اگر (واقعی) تم پیغمبر ہو تو (اس کو) ہم پر لا نازل کرو

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ

پس اُن کو زلزلے نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں (جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے (جب ثمود پر عذاب نازل ہو چکا) تو صالح اُن سے پھرے

وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن

اور (جاتے وقت) اُن سے مخاطب ہو کر کہا کہ بھائیو میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیے تھے اور تمھاری خیرخواہی کی تھی مگر تم ایسے ہو کہ

ف ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ (وہ) پولی مٹی سے (گارا اور اینٹیں) بنا کر محل کھڑے کرتے

منزل ۲

لَا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ

تم خیر خواہوں کو (اپنا) دوست نہیں سمجھتے تھے ف اور (اے پیغمبر حالات) لوط کو (یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے (جاکر) کہا کیا تم لوگ ایسی

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کہ دنیا جہان میں تم سے پہلے کسی نے ایسی بے حیائی نہیں کی | کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ

شہوت رانی کے لیئے مردوں پر مائل ہوتے ہو (عورتوں کے ہوتے تم کو اس کی ضرورت تو ہی نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی (حد اعتدال سے) بڑھے

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

تو قوم لوط کا جواب بس یہی تھا کہ وہ (اپنے آپس میں) لگے کہنے کہ ان لوگوں کو | اپنی بستی سے نکال باہر کرو (کیونکہ) یہ ایسے لوگ ہیں

يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

جو (بڑے) پاک صاف بننا چاہتے ہیں بس ہم نے لوط کو اور اُن کے گھر والوں کو (عذاب سے) نجات دی مگر ایک اُن کی بی بی کہ پیچھے رہ جانے والوں

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور ہم نے اُن پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو (اے پیغمبر ذرا) دیکھنا | کہ گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور (ہم ہی نے) مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے (لوگوں کو جاکر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ (ہی) کی عبادت کرو

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

تمھارا کوئی (اور) معبود نہیں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس دلیل واضح تو آہی چکی ہے تو ماپ اور تول پوری کیا کرو اور

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

لوگوں کو اُن کی چیزیں (جو خریدتے ہیں) کم نہ دیا کرو | اور ملک میں اُس کا (انتظام) درست ہوئے پیچھے فساد نہ کرو

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا

اگر تم ایمان دار ہو تو یہ (طریق حسن معاملت جو میں تم کو تعلیم کرتا ہوں) تمھارے حق میں بہت بہتر ہے | اور تم جو (نیکی کے)

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ

ہر ایک رستے پر بیٹھ کر اُس شخص کو جو خدا پر ایمان لاتا ہے ڈراتے اور خدا کے رستے (پر چلنے) سے (اُس کو) روکتے اور راہ خدا میں

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ

کجی پیدا کرنے کے درپے رہتے ہو اب (اس طرح) نہ بیٹھا کرو ف اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے پھر خدا نے (تمھاری

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ

کہ مفسدوں کا انجام کیسا ہوا ہے اور جس (شریعت) کے ساتھ میں تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں اگر تم لوگوں میں سے ایک گروہ کو اُس کے برحق ہونے کا یقین ہے

ف قوم کے ہلاک ہوئے پیچھے حضرت صالح کا ان سے خطاب کرنا طبیعت بشری کا تقاضا ہے کہ اُن کو زندہ فرض کرکے الزام دیا کہ اگر میری بات مان لیتے تو کیوں اس نوبت کو پہنچتے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ ہمارے پیغمبر صاحب کو بھی پیش آیا کہ جنگ بدر میں جب مشرکین مکہ کو شکست ہوئی بہت سے مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے تو آپ نے مقتولین کی لاشوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا ۱۲

ف خدا نے دوسرے پیغمبروں کا بھی یہی مقولہ نقل فرمایا ہے اور ان کے بیان میں ان کے معجزے مذکور ہیں جو ان کی پیغمبری کے دلائل تھے مگر حضرت شعیب کا کوئی معجزہ سارے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں اس پر مفسرین نے چند معجزے حضرت شعیب کی طرف منسوب کیے ہیں جیسے عصائے موسیٰ علیہ السلام کہ وہ ان ہی حضرت شعیب کا دیا ہوا تھا تو شعیب علیہ السلام کے مقولے میں لفظ بینہ سے شاید عصائے موسیٰ وغیرہ کی طرف اشارہ ہوگا یا شعیب علیہ السلام کی تعلیم مراد ہو کہ ناپ تول کا پورا کرنا فساد نہ پھیلانا لوگوں کو راہ خدا سے نہ روکنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کو معقول پسند آدمی بے دلیل تسلیم کرتا ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب ۱۲

وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

اور دوسرے گروہ کو یقین نہیں ہے تو صبر سے بیٹھے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے (تمہارے) درمیان فیصلہ کرے اور سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ

(اس پر) شعیب کی قوم میں جو لوگ سردار (اور اپنی دنیاوی جاہ و حشمت پر) مغرور تھے بولے کہ

يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا

اے شعیب ہم تجھکو اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں (ان کو) اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے یا یہی ہوگا کہ تم لوگ (چار و ناچار) ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے

قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا

(شعیب نے) کہا کیوں جی! اگرچہ ہم (تمہارے دین کو دل سے) ناپسند کرتے ہوں (پھر بھی زبردستی تمہارے مذہب میں ملیں) جس حال میں کہ خدا نے ہم کو تمہارے

فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا

ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں تو بے شک (اس کے یہ معنی ہوں گے کہ) ہم نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا اور ہم سے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

مگر یہ کہ خدا جو ہمارا پروردگار ہے (وہ) چاہے (تو کچھ ہمارا زور نہیں) ہمارا پروردگار (علم الٰہی) کی رو سے تمام چیزوں پر حاوی ہے ہمارا بھروسا اللہ ہی پر ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں (جو جھگڑا ہے آخر) تو ہی اس کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ

اور قوم شعیب کے جو لوگ سردار (اور ان کی رسالت سے) منکر تھے (وہ) آپس میں کہنے لگے کہ اگر تم شعیب کے کہے پر چلے تو اس میں شک نہ سمجھنا کہ

إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝

پھر تو تم برباد ہو گئے۔ غرض کہ ان لوگوں کو زلزلے نے آلیا اور اپنے گھروں میں (جیسے بیٹھے تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے ف

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُوا

جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (ایسے مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ

وہی برباد ہوئے (جب قوم شعیب عذاب الٰہی سے ہلاک ہو چکی) تو شعیب ان (کے پاس) سے ٹل گئے اور (چلتے وقت ان سے مخاطب ہو کر) بولے کہ بھائیو

أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ

میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا ہی دیئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کرتا رہا لیکن تم نے نہ مانا تو جن لوگوں نے (میری نصیحت کو) نہ مانا (اب)

كَافِرِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا

ان پر کیسے افسوس کروں۔ اور جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور بستی والوں نے اس کا کہنا نہ مانا تو) وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے مبتلائے سختی و مصیبت بھی کیا

الجزء التاسع ۹

ف یعنی زلزلے نے اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں کو نکل بھاگیں ۱۲

منزل ۲

ع ۱۱

بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ○ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ

تاکہ یہ لوگ (ہمارے حضور میں) گڑگڑائیں پھر ہم نے سختی کی جگہ آسانی کو بدلا

السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ

یہاں تک کہ خوب بڑھے (چڑھے) اور کہنے لگے کہ اس طرح کی سختیاں اور راحتیں ہمارے بڑوں کو بھی پہنچ چکی ہیں (یعنی زمانے کے اتفاقات ہیں)

وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ وَلَوْ أَنَّ

تو (اس کج فہمی کی سزا میں) ہم نے ان کو دفعتاً (عذاب میں) دھر پکڑا اور وہ (اس سے) بے خبر تھے اور اگر

أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ

(ان) بستیوں (کے) رہنے والے (خدا پر) ایمان لاتے اور پرہیزگاری (کا طریقہ) اختیار کرتے تو ہم آسمان

وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ أَفَأَمِنَ

و زمین کی برکتوں (کے دروازوں) کو ان پر کھول دیتے مگر ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ان کی ان کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے

أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ○ أَوَأَمِنَ

(تمھاری ان) بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آنازل ہو اور وہ سوتے پڑے ہوں۔ یا (تمھاری ان)

أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ○ أَفَأَمِنُوا

بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دہاڑے آنازل ہو اور وہ کھیل کود میں (مشغول) ہوں تو کیا

مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ○ أَوَ

اللہ کے داؤ سے نڈر ہوگئے ہیں سو اللہ کے داؤ سے تو وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو (آخر کار) برباد ہونے والے ہیں۔ جو

لَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ

لوگ (اہل زمین کے (ہلاک ہونے) پیچھے زمین کے وارث ہوتے ہیں کیا اس بات سے بھی ان کو ہدایت نہ ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو

أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○

(پہلی امتوں کی طرح) ان کے گناہوں کے بدلے ان پر (بھی) مصیبت لا نازل کریں (مگر یہ لوگ عبرت پذیر ہیں نہیں) اور ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم

(اے پیغمبر) یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تم کو سناتے ہیں (تاکہ تمھاری قوم کو تنبیہ ہو) اور ان کے پیغمبر

بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ

ان لوگوں کے پاس معجزے بھی لے کر آئے مگر یہ لوگ (ایسی سرشت ہی کے) نہ تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں (معجزے دیکھ کر) اس پر ایمان لائیں

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ○ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن

کافروں کے دلوں پر خدا اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے۔ اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں میں (مطلقاً) عہد (کا پاس) نہ پایا ف اور ہم نے تو

ف عدسے اس عہد فطرۃ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک آدمی فطری سمجھ کی رو سے خدا کو مانتا ہے اور پھر اس عہد پر قائم نہیں رہتا اور احکام الٰہی کے بجا لانے میں بے پروائی کرتا ہے ۱۲

منزل ۲ ع ۱۲

وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِينَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى

ان میں سے اکثروں کو نافرمان ہی پایا۔ پھر (ان پیغمبروں کے حالات اوپر بیان ہوئے) اُن کے بعد ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

معجزے دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اُن لوگوں نے معجزوں کے ساتھ (بڑی بڑی) گستاخیاں کیں تو دیکھ لو (پیغمبر) فرا دیکھیا

عٰقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَقَالَ مُوسٰى يٰفِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ

مفسدوں کا کیسا انجام ہوا اور موسیٰ نے (فرعون سے) مخاطب ہو کر کہا کہ اے فرعون میں

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ حَقِيقٌ عَلٰٓى أَنْ لَّآ أَقُولَ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ

پروردگار عالم (کی طرف) سے بھیجا ہوا (آیا) ہوں۔ میرا فرض منصبی ہے کہ سچ کے سوا خدا کی طرف کوئی سی بات بھی منسوب کروں

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ ط

بلاشبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزے لے کر آیا ہوں سو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دے

قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَأْتِ بِهَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝

(فرعون) بولا اگر تو (واقع میں) کوئی معجزہ لے کر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) سچا ہے تو وہ (معجزہ) لا دکھا

فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ

اس پر (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں

بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا

کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں (بڑا) چمک رہا ہے (اس پر) فرعون کے لوگوں میں سے جو (اُس کے) درباری تھے (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ تو

لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ۝ يُّرِيدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

بڑا ماہر جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ تم (سب) کو تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو (اب تم لوگ) کیا صلاح دیتے ہو

قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ۝ يَأْتُوكَ

(آخر کار) سب نے مل کر (فرعون سے) کہا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون (کے معاملے) کو کچھ وقت ملتوی رکھیے اور (اطراف و جوانب کے) قصبات

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ۝ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا

ماہر جادوگروں کو جمع کر کے آپ کے حضور میں حاضر کریں۔ غرض کہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے (اور) لگے کہنے

إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِينَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝

کہ اگر ہم (موسیٰ پر) غالب آئے تو ہم کو (اس کا) بڑا بھاری انعام ملنا چاہیے (فرعون نے) کہا ہاں (ہاں) اور (نہ صرف انعام بلکہ) ضرور تم (بارگاہ سلطانی)

قَالُوا يٰمُوسٰىٓ إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ۝

اس پر جادوگر بولے کہ اے موسیٰ یا تو تم (اپنی لاٹھی) سب کے سامنے ڈالو (کہ اژدہا بن جائے) اور یا کہو تو ہم ہی (پہلے اپنی) لاٹھیاں رسیاں ڈالیں

منزل ۲

ع ۱۳

قَالَ أَلْقُوا ۚ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ

(موسیٰ نے) کہا (اچھا پہلے) تم ہی ڈالو جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو جادو (کے زور) سے لوگوں کی نظر بندی کر دی (اور ان کو ڈرا دیا)

وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ

اور (بہت ہی) بڑا (بھاری) جادو (بنا کر) لائے اور (اس وقت) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی (میدان میں) ڈال دو (موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی)

فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا

تو کیا دیکھتے ہیں کہ جادوگروں نے جو جھوٹ موٹ کے سانپوں کا ڈھونگ بنا کھڑا کیا تھا لاٹھی (اژدہا بن کر) ان سب کو نگلے چلی جا رہی ہے (پس) حق (ثابت) ہو گیا اور جو کچھ

يَعْمَلُونَ ۝ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝ وَأُلْقِيَ

(سب) الٹا بیٹھ گیا پس فرعون اور اس کے لوگ اس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل (و خوار) ہو گئے اور

السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ

جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) بول اٹھے کہ ہم تو پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے

وَهَارُونَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ

فرعون بولا (کیا) اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ کے خدا پر ایمان لے آئے

إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ

ہو نہ ہو یہ تمہارا اور موسیٰ کا فریب ہے (جو) تم نے (اس) شہر میں (آکر) یہ ہلکنڈ مچا رکھا ہے تاکہ لوگوں کو (یعنی ہم سب کو) اس شہر سے (نکال دو)

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ

تم کو اپنے کیے کا نتیجہ ابھی (تھوڑی دیر میں) معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں الٹے (سیدھے) کٹواؤں

ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝

پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں تو بھی ف۱ وہ کہنے لگے کہ ہم تیری اس دھمکی سے نہیں ڈرتے ہم کو تو (مر کر) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ

اور تو نے ہم میں قصور ہی کیا پایا ہے بجز اس کے کہ جب ہمارے پروردگار کے معجزے ہمارے سامنے آ گئے تو ہم ان پر ایمان لے آئے اور اب ہماری یہی دعا ہے کہ

عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ

اور (اپنی) فرمانبرداری کی (ہی) حالت میں ہم کو دنیا سے اٹھائے۔ اور فرعون کے لوگوں میں سے سرداروں نے (فرعون سے) کہا

فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ

کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کے لوگوں کو (اسی حال پر) رہنے دیں گے کہ ملک میں فساد پھیلاتے پھریں اور آپ کو

وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا

اور آپ کے (بنائے ہوئے) معبودوں سے سرتابی کرتا رہے ف۲ (فرعون) بولا نہیں ہم ابھی ان کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مار ڈالیں گے اور ان کی عورتوں کو

ف۱ الٹے سیدھے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ کر یہ مراد ہے کہ سیدھا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کہ اس سے سارا دھڑ بے کار ہو جاتا ہے ۱۲

ف۲ فرعون اپنے تئیں تو بڑا معبود سمجھتا تھا اور اطراف مملکت کے لوگوں کی پرستش کے لیے اس نے چھوٹے چھوٹے معبود بنا رکھے تھے بعض کہتے ہیں کہ اس کے پاس مورتیں تھیں جن کو پوجا کرتا تھا ۱۲

منزل ۲

ع ۱۴

فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ○ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ

(ہر طرح سے) غالب ہیں ف۱ (یہ سن کر) موسیٰ نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور

اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

صبر کیے رہو ملک تو سب اللہ ہی کا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اُس کا وارث بنا دیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ

انجام (بخیر) پرہیزگاروں (ہی) کا ہے وہ کہنے لگے کہ تمہارے آنے سے پہلے اور

مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

تمہارے آئے پیچھے ہم کو تو (فرعون کے ہاتھ سے) تکلیفیں (ہی تکلیفیں) پہنچتی رہیں۔ (موسیٰ نے) کہا اب وہ وقت قریب آلگا ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ

تم کو ملک میں (اُس کا) جانشین بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور ہم نے تو

اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○

فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالیوں اور کمی پیداوار (کے عذاب) (میں رکھی) مبتلا کیا تا کہ وہ لوگ متنبہ ہوں

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

تو جب انکو کوئی فائدہ پہنچتا تو کہتے یہ ہمارا حق ہے (اور ہماری وجہ سے ہے) اور اگر اُن پر کوئی مصیبت آتی

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ

تو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے سنو جی! اُن کی نحوست تو بس خدا کے ہاں (اُن کی تقدیر میں لکھی جا چکی) تھی

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ

لیکن اُن میں کے اکثروں کو (یہ حقیقت) معلوم نہ تھی ف۲ اور (فرعون کے لوگوں نے موسیٰ سے) کہا تم کوئی سی نشانی بھی ہمارے سامنے لاؤ کہ اس کے ذریعے سے تم ہم پر

فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ

تو (خوب سمجھے رہو کہ) ہم تو تم پر (کسی طرح) ایمان لانے والے ہیں نہیں پس ہم نے اُن پر طوفان بھیجا اور ٹیڑی

الْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا

ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور خون کہ یہ سب جدے جدے معجزے تھے اس پر بھی وہ لوگ اکڑتے رہے

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى

اور نافرمانی تو اُن لوگوں کا شیوہ ہی تھا اور جب (جب) اُن پر عذاب نازل ہوتا (تو) کہتے اے موسیٰ

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ

تم سے جو خدا نے (قبولِ دعا کا) وعدہ کر رکھا ہے اُس کے آسرے پر اپنے پروردگار سے ہمارے حق میں دعا کرو (اور) اگر تم نے ہم پر سے (اس) عذاب کو ٹال دیا

ف۱ لڑکوں کا مارنا اور لڑکیوں کا زندہ رکھنا ایک تو حضرت موسیٰ کی ولادت کے وقت ہوا تھا پھر بیچ میں ہاتھ روک لیا تھا۔ اب جادوگروں کے ایمان لانے پر فرعون نے وہی اپنا ظلم سابق پھر شروع کیا پہلی دفعہ کا ظلم تو موسیٰ کے تولد کو روکنے کے لیے تھا اور اب اس دفعہ کا بنی اسرائیل کی قوت توڑنے کی غرض سے ۱۲

ف۲ الفاظ قرآنی تو زمانہ حال پر دلالت کرتے ہیں اور قصہ زمانہ سابق کا ہے اور اس کلام کے مخاطب ہمارے پیغمبر صاحب ہیں تو اختلاف وقت کے رفع کرنے کے لیے ترجمے میں ہم نے ماضی کے صیغے اختیار کیے ہیں ۱۲

ف۳ شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اس پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُس نے نہ مانا اُن کی بد دعا سے یہ بلائیں پڑیں دریائے نیل چڑھ گیا۔ کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور ہر پانی لہو بن گیا آخر ہرگز نہ مانا ۱۲۔

ع ۱۵ / ۳ / ۵

منزل ۲

لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ فَلَمَّا

تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی ضرور تمہارے ساتھ بھیج دیں گے پھر جب ہم

كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝

ایک وقت خاص کے لیے جس تک اُن کو پہنچنا تھا عذاب اُن سے ٹال دیتے تو وہ فوراً ہی بدعہدی کرنے لگتے

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا

(غرض) آخر کار ہم نے اُن سے (اُن کی شرارتوں کا) بدلہ لیا (اور لے لیا) یعنی اس (جرم) کی پاداش میں کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور

عَنْهَا غَٰفِلِينَ ۝ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ

اُن سے بے پروائی کرتے تھے ہم نے اُن کو سمندر میں غرق کر دیا ف۱ اور (ملک شام کی) زمین جس میں ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی (آخر کار) ہم نے

مَشَٰرِقَ الْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا الَّتِي بَٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

اُس کے پورب اور پچھم کا مالک کر دیا جو (فرعون کے یہاں) کمزور سمجھے جاتے تھے اور (اے پیغمبر) چونکہ

رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا اس لیے تمہارے پروردگار کا وعدۂ نیک (جو اُس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا اُن) کے حق میں پورا ہوا ف۲

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝ وَجَٰوَزْنَا

فرعون اور اُس کی قوم (کے لوگ بنی اسرائیل کے ساتھ) کرتے تھے اور (بڑی بڑی) اونچی عمارتیں (اُن سے بیگاریں) بنواتے تھے (اُس سارے انتظام کو) ہم نے

بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ

بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو وہ ایسے لوگوں پر سے ہو کر گزرے جو اپنے بُتوں پر (پرستش کے واسطے) جمے بیٹھے تھے

لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَٰمُوسَى اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ

(اُن کو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے) لگے کہنے کہ اے موسیٰ جس طرح ان لوگوں کے پاس بُت ہیں (ایسا ہی) ایک بُت ہمارے لیے بھی بنا دو (موسیٰ نے

قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا

(بڑے ہی) جاہل لوگ ہو (اور) یہ (بُت پرست) لوگ جس (دین) میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور جو عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (سب) لغو ہیں

يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى

(موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا (تم چاہتے ہو کہ) خدا کے سوا کوئی (اور) معبود تمہارے لیے ہم پہنچا دوں حالانکہ اُسی نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی ہے

الْعَٰلَمِينَ ۝ وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ

(تو کیا اُس کے احسان کا یہی بدلہ ہے؟) اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی کہ وہ لوگ تم کو (یعنی تمہارے بڑوں کو) بہت

الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم

تکلیفیں دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرتے اور تمہاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رکھتے اور اس میں

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ سب بلائیں اُن پر آئیں ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسیٰ فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی پھر مضطر ہو کے حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتے اُن کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مُردوں کے غم میں حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت گزر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا ۱۲

ف۲ وعدۂ نیک سے بنی اسرائیل کا ملک شام پر مسلط کرنا مراد ہے ۱۲

منزل ۲

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ

(تمہارے صبر کی) بڑی (سخت) آزمائش تھی (وہ) تمہارے رب (کی طرف) سے (ہو رہی تھی) اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور

اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى

ہم نے دس (راتیں) اور بڑھا کر اُن کو پورا (چالیس) کر دیا اور یوں پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہو گیا اور موسیٰ

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ

اپنے بھائی ہارون سے کہتے گئے کہ میری قوم (کے لوگوں) میں میری نیابت کرتے رہنا اور (اُن میں) اصلاح (قائم) رکھنا اور مفسدوں کے رستے نہ چلنا

الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے کے مطابق (کوہ طور پر) حاضر ہوئے اور اُن کا پروردگار اُن سے ہم کلام ہوا تو (موسیٰ نے) عرض کیا

رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

کہ اے پروردگار (اپنے تئیں) مجھے دکھا کہ میں تیری طرف ایک نظر دیکھوں (خدا نے) فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے ہاں (ایسا ہی شوق ہے تو) پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ

(اگر ہم اس پر ایک کرشمۂ قدرت کے ذریعے سے جلوہ فرما ہوں گے) پس اگر (یہ پہاڑ) اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو جاننا کہ ہم کو (بھی) دیکھ سکو گے پھر جب اُن کا پروردگار

جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ

اُس کو چکنا چور کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو بول اٹھے کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے (اور) میں (نے جو دیکھنے کی بے جا درخواست کی تھی) تیرے

اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ

اور (تجھ پر) ایمان لانے والوں میں پہلا (ایمان لانے والا بندہ) میں ہوں (خدا نے) فرمایا کہ اے موسیٰ ہم نے تم کو

عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ڮ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

اپنی پیغمبری اور ہمکلامی سے (دوسرے) لوگوں سے امتیاز بخشا تو جو (صحیفۂ تورات) ہم نے تم کو عنایت فرمایا ہے اس کو لو اور شکر گزار رہو

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ

اور ہم نے (تورات کی) تختیوں میں موسیٰ کے لئے کاربند ہونے کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی تھی

شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ

تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اس (کتاب تورات) کو (خوب) مضبوطی سے پکڑے رہو (یعنی اس پر عمل کرو) اور اپنی قوم (کے لوگوں) کو بھی حکم دو کہ اس (کتاب) کی اچھی

دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى

(باتوں) کو پکڑے رہیں ہم عنقریب تم کو نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دیں گے (کہ کیسے اجڑتے ہیں) ف اور جو لوگ ناحق (ناروا) ملک میں اکڑتے (پھرتے) ہیں

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

(یعنی فرعون اور اس کی قوم کے لوگ) ہم اُن کو اپنی آیتوں سے پھیر دیں گے اور اُن کے دلوں کو ایسا سخت کر دیں گے کہ اگر (دنیا جہان کے) سب معجزے بھی دیکھ لیں تاہم

سبیل

ف موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے وعدہ کیا تھا کہ تم کوہ طور پر آکر ایک مہینے تک عبادت الٰہی کرو تو ہم تم کو تورات عنایت کریں گے یہ ایسی ہی طرح کی خلوت تھی جو ہمارے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے غار حرا میں کیا کرتے تھے پھر خدا نے ایک مہینے کا چلہ کر دیا تاکہ موسیٰ اپنا پورا تزکیہ کر لیں غرض چلہ پورا ہوئے پر اُن کو تورات ملی اور طور پر سے رخصت ہوئے ۱۲

ف جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ تو اچھے ہیں اور جن کی مناہی ہے وہ برے ہیں ۱۲

ف جو معنے ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں اُن کی رو سے نافرمانوں کے گھر سے مراد ہیں اہل مصر کے گھر اُن کے ظلموں کی وجہ سے بنی اسرائیل کو مصر چھوڑنا پڑا پھر آخر کو آپ بھی اُجڑ گئے یا نافرمانوں کے گھروں سے مراد ہو ملک شام جس کا وعدہ بنی اسرائیل سے تھا اور وہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تو نہیں مگر اُن کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کے ہاتھ آیا پہلی صورت میں کلام بطور عبرت کے ہے اور دوسری صورت میں بشارت مگر بشارت کی صورت میں یہ معنی ہوں گے نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دیں گے اور تم اُن میں بسو گے ۱۲

سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ

سیدھا رستہ دیکھ پائیں تو اُس کو (اپنا) مسلک (یعنی طریقہ) نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھ پائیں تو اُس کو (اپنا) مسلک بنا لیں

سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

(یہ کج روی) اُن میں اس سے پیدا ہوئی کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے بے پروائی کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے

بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ہماری آیتوں کو اور (روز) آخرت کے پیش آنے کو نہ مانا اُن کا کیا دھرا سب اکارت ہے۔ (اُن کو ان ہی اعمال (بد) کی) جزا دی جائے گی جو (دنیا میں) کرتے تھے

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اور موسیٰ کے (کوہ طور پر چلے جانے کے) پیچھے اُن کی قوم (کے لوگوں) نے اپنے زیور (گلا کر اس) کا ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا کہ وہ ایک جسم (بے روح) تھا جس کی آواز بھی

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ۝

اتنی بات بھی نہ دیکھی کہ وہ اُن سے بات تک نہیں کر سکتا اور نہ اُن کو دین کا کوئی رستہ دکھا سکتا ہے (غرض) انھوں نے اُس کو (پرستش کے لئے) لے بیٹھے اور ایسا (کرنے سے) ظالم ہوئے

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا

اور جب اُن کا کیا اُن کے آگے آیا ف اور انھوں نے اپنے تئیں (راہ راست سے) بھٹکا ہوا پایا تو لگے کہنے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا

رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ

اور ہمارے قصور معاف نہ فرمائے گا تو بے شک ہم گھاٹے میں آجائیں گے — اور جب موسیٰ (کوہ طور سے)

إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اپنی قوم کی طرف غصے اور رنج میں بھرے ہوئے لوٹے (تو لوگوں سے مخاطب کر) بولے کہ میرے (گئے) پیچھے میری غیبت میں تم نے یہ (گوسالہ پرستی کی)

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ

کیا تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر نہ رہ کر جلدی کر بیٹھے؟ اور (موسیٰ نے مارے غصے کے تورات کی) تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر

إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي

(کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) لوگوں نے مجھے بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ قَالَ

تو (میری بے حرمتی کر کے) دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دو اور مجھے (ان) ظالم لوگوں کے ساتھ مت ملاؤ (اس پر موسیٰ نے منتبہ ہو کر خدا سے) دعا کی

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

کہ اے میرے پروردگار میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف فرما اور ہم (دونوں) کو اپنی رحمت (کے سایے) میں لے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

(خدا نے فرمایا کہ) جو لوگ بچھڑے کو (پرستش کے لئے) لے بیٹھے تھے عنقریب اُن پر اُن کے پروردگار کا غضب نازل ہوگا اور

ع ۱۷ / ۶ — منزل ۲ — ع ۱۸ / ۸

ف سقط فی ایدیہم عربی کا ایک خاص محاورہ ہے اور ندامت اور پشیمانی، افسوس اور پچھتانے کے محل پر استعمال کیا جاتا ہے لفظی معنی ہیں اُن کے ہاتھوں میں گرا دیا گیا۔ مفسرین نے کئی توجیہیں کی ہیں کہ ندامت سے ان لفظوں سے کیا تعلق ہے مگر وہ توجیہیں تاویل کی طرح کی ہیں ہم نے محل خیال کو پیش نظر رکھ کر کسی قدر لفظوں سے ملتا ہوا ترجمہ کر دیا ہے اگر لفظوں کا خیال نہ کرتے تو نادم ہوئے یا پشیمان ہوئے یا پچھتائے ترجمہ کرتے ۱۲

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا

(اس) دنیا کی زندگی میں ذلّت (اس کے علاوہ) اور جھوٹ بہتان باندھنے والوں کو ہم ایسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور جو لوگ

السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

گناہوں کے مرتکب ہوئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ

البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے (تورات کی) تختیوں کو (زمین پر سے) اٹھا لیا

وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ وَاخْتَارَ

اور تورات کے نسخے میں ان لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (لکھی) ہدایت اور (روانی) رحمت ہے اور

مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

موسیٰ نے ہمارے وعدے (پر حاضر لانے) کے لیے اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کیے پھر جب ان کو زلزلے نے آ لیا

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا

تو (موسیٰ نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر تو چاہتا تو مجھ کو بھی اور ان لوگوں کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا ہم میں سے

فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ

جو لوگ احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے کیا اس کی پاداش میں تو ہم کو ہلاک کیے دیتا ہے یہ سب تیرے کرشمے ہیں ان (کرشموں) سے جس کو تو چاہے

وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

اور جس کو چاہے ہدایت دے تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو

الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

تمام بخشنے والوں سے بہتر (بخشنے والا) ہے اور اس دنیا اور آخرت (دونوں) کی بہتری ہمارے نام لکھ دے

اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

ہم تیری ہی طرف رجوع ہو چکے (خدا نے) فرمایا کہ ہمارا جو عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتے ہیں (مستوجب سمجھ کر) نازل کرتے ہیں اور ہماری (جو) رحمت (ہے)

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

وہ (اہل و نااہل) سب چیزوں کو شامل ہے تو ہم اس کو (خاص کر) ان لوگوں کے نام لکھ لیں گے جو پرہیزگاری اختیار کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے (ان سے ہماری مراد اس زمانے کے) وہ اہل کتاب ہیں جو ہمارے (ان) رسول

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

نبی امی (محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں جن (کی بشارت) کو اپنے ہاں تورات

منزل ۲

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کی توبہ کرنے کو اپنی قوم کی طرف سے ستر آدمی منتخب کرکے کوہ طور پر لے گئے وہاں جا کر ان لوگوں نے کلام الٰہی سنا تو موسیٰ سے درخواست کی کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں تمہارے کہنے کا اعتبار نہیں کریں گے کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے اس گستاخی کی سزا میں ان پر بجلی آ گری اور ہلاک ہو گئے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ کم عقل ہیں ان پر رحم فرما تو خدا نے ان کو پھر زندہ کیا اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ لوگ کیوں گئے تھے مگر سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گوسالہ پرستی کی توبہ کرنے گئے تھے واللہ اعلم ۱۲

وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ

اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ف۱ وہ اُن کو اچھے کام (کرنے) کو کہتے اور بُرے کام سے اُن کو منع کرتے ہیں اور

الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ

پاک چیزوں کو اُن کے لیے حلال اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام کرتے ہیں اور (احکامِ سخت کے) بوجھ جو اُن لوگوں (کے سر) پر (لدے) ہوئے تھے

الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَ

جو اُن پر پڑے ہوئے تھے (ان سب کو) اُن پر سے دور کرتے ہیں ف۲ تو جو لوگ اُن (پیغمبر محمدؐ) پر ایمان لائے اور اُن کی حمایت کی اور اُن کو مدد دی اور

اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

جو نور (ہدایت یعنی قرآن) اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے اُس کے پیچھے ہوئے یہی لوگ کامیاب ہیں

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اُس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں کہ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

آسمانوں اور زمین کی (تمام) سلطنت اُسی کی ہے اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں (وہی) جِلاتا اور (وہی) مارتا ہے تو اللہ پر ایمان لاؤ اور

رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ

اُس کے رسول نبی اُمّی (محمدؐ) پر (بھی) کہ (وہ خود بھی) اللہ اور اُس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کی پیروی کرو

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ

تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو حق بات کی ہدایت اور حق ہی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں)

بِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا

انصاف (بھی) کرتے ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بانٹ کر ایک ایک دادا کی اولاد کے الگ الگ بارہ قبیلے بنائے

إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ

اور جب موسیٰ سے اُن کی قوم (کے لوگوں) نے (پینے کو) پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا اس (سامنے والے) پتھر پر مارو

فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۚ

عصا کا مارنا تھا کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) ہر ایک قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا

اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور اُن پر منّ و سلویٰ اُتارا (اور اجازت دی) کہ

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

یہ ستھری روزی جو ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ اور اُن لوگوں نے (جو نافرمانی کی کہ بے حکم لگے ذخیرہ کرنے تو اس نافرمانی سے) ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ اپنا ہی نقصان کیا

۱۹ ع ۶ ۹ — منزل

ف۱ اُمّی کے لفظی معنے مادر زاد کے ہیں اور مراد ہے اَن پڑھ۔ اَن پڑھ ہونا اَور سب لوگوں کے لیے عیب ہے مگر جناب پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے موجبِ فخر تھا کہ نہ پڑھے نہ لکھے اور وحی کے ذریعے سے بڑے بڑے پڑھے لکھوں کو دنیا اور دین کے انتظام سکھا گئے ۱۲

ف۲ توراۃ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسوی شریعت کے احکام نماز، روزہ، طہارت، توبہ وغیرہ بہت ہی سخت تھے چنانچہ نجس کپڑے کے کاٹ کر پھینک دینے اور بدن پر نجاست لگ جائے تو اُس کے چھیلنے کا حکم تھا یہاں تک کہ ذبیحہ اس قدر مشکل تھا کہ شرعی طور پر ذبح کرنے والا سیکڑوں میں کوئی ہوتا تھا ۱۲

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

اور جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جا کر رہو اور اس کی پیداوار میں سے جہاں سے تمہارا جی چاہے کھاؤ

وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ

اور منہ سے حطۃ کہنا اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا (اگر ایسا کرو گے) تو ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

(اور) جو لوگ خلوص دل سے ہمارے حکم کی تعمیل کریں گے ہم ان کو (اپنی طرف سے) کچھ زیادہ بھی دیں گے۔ تو جو لوگ اُن میں سے ظالم تھے وہ دعا

الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا

جو اُن کو سکھائی گئی تھی اس کو بدل کر کچھ اور کہنے لگے تو ہم نے اُن کی شرارتوں کی پاداش میں آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا

يَظْلِمُونَ ۝ وَسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ

اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو یاد دلانے کے لیے اُن سے) (ذرا) اُس گاؤں کا حال تو دریافت کرو جو دریا کے کنارے واقع تھا

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

جب (اُن کے لوگ) سبت میں زیادتیاں کرنے لگے کہ جب اُن کے سبت کا دن ہوتا تو مچھلیاں سینہ سپر اُن کے سامنے آ جمع ہوتیں

وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا

اور جب اُن کے سبت کا دن نہ ہوتا تو مچھلیاں اُن کے پاس بھی نہ آتیں ف چونکہ یہ لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم بھی اسی طرح اُن کو آزمائش میں رکھتے

يَفْسُقُونَ ۝ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ

اور جب اُن میں سے بعض لوگوں نے (دوسرے لوگوں سے جو سبت کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے) کہا کہ جن لوگوں کو خدا

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ

ہلاک کرنا یا اُن کو عذاب سخت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے (تم) اُن کو (بے فائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو تمہارے پروردگار کے حضور

رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا

(معذرت کر سکیں) اور عجب نہیں کہ شاید یہ لوگ باز آ جائیں۔ تو جب (ان نافرمان لوگوں نے) وہ نصیحتیں جو اُن کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو

الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ

جو لوگ بُرے کام سے منع کرتے تھے اُن کو تو ہم نے بچا لیا اور جو لوگ شرارت (پر اصرار) کرتے رہے اُن کی نافرمانیوں کی پاداش میں ہم نے اُن کو

بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ

عذاب سخت میں مبتلا کیا۔ پھر جس کام سے اُن کو منع کیا جاتا تھا جب اُس میں حد سے بڑھ گئے

قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ

تو ہم نے اُن کو حکم دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ (اور وہ بندر بن گئے)۔ اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے (ان کو) آگاہ کر دیا

ف ابر کے سایہ سے لے کر یہاں تک جن باتوں کا ذکر ہوا وہ سب پارے کے چھٹے رکوع میں آ چکی ہیں وہاں دیکھنا چاہیے ۱۲

ف سبت ہفتے کے دن کو کہتے ہیں اور اس کا مختصر ذکر بھی پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آ چکا ہے ۱۲

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ
کہ وہ ضرور اُن پر روز قیامت تک ایسے حاکم مسلط رکھے گا جو اُن کو بُری (بُری) تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَقَطَّعْنَاهُمْ
(اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار البتہ سزا بھی بہت جلد دیتا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ
گروہ گروہ کر کے مُلک (کے اطراف وجوانب) میں پراگندہ کر دیا (سو) اُن میں سے بعض تو نیک تھے اور بعض نیک نہیں تھے اور ہم نے اُن کو

بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
سکھ اور دکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ (ہماری طرف) رجوع لائیں۔ پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف (اُن کے) جانشین ہوئے

خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ
کہ (وہ بڑوں کی جگہ) کتاب (تورات) کے وارث (تو) بنے (مگر کس طرح کہ تبدیل حکم الٰہی کے صلے میں) اُن کو اس دنیائے دُوں کی (رکیک) چیز ملے تو اُس کو لے لیتے اور کہتے

سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ
کہ یہ گناہ تو ہمارا معاف ہو ہی جائے گا اور اگر اسی طرح کی کوئی (دنیاوی) چیز (پھر) اُن کے سامنے آ جائے تو اُسے (بھی) لے کر رہیں ف۱ کیا ان لوگوں سے

عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَ
وہ عہد جو کتاب (تورات) میں لکھا ہوا ہے لیا نہیں گیا کہ حق بات کے سوا اور کوئی بات خدا کی طرف منسوب نہیں کریں گے اور

دَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
جو کچھ اُس (کتاب) میں ہے اُنھوں نے اُس کو پڑھ لیا اور جو لوگ پرہیزگار ہیں آخرت کا گھر اُن کے حق میں (اس دنیا سے) کہیں بہتر ہے (اے بنی اسرائیل) کیا تم اتنی بات

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ
اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب (تورات) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں تو ہم ایسے نیکوکاروں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیں گے

الْمُصْلِحِينَ ○ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا
اور (اے پیغمبر) اپنے وقت کے یہود کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ہم نے ان (کے بڑوں) پر پہاڑ کو اس طرح لا لٹکایا کہ گویا وہ سایبان تھا اور سمجھے

أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ
کہ یہ (پہاڑ) اُن پر آ گرا اور ہم نے حکم دیا کہ یہ کتاب (تورات) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو خوب مضبوطی کے ساتھ لیے رہنا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کو یاد

تَتَّقُونَ ○ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
تم پرہیزگار بنو۔ اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی اُن کی پیٹھوں سے

ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ
اُن کی نسلوں کو باہر نکالا اور اُن کے مقابلے میں خود اُن ہی کو گواہ بنایا اس طرح پر کہ اُن سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب بولے ہاں

ف۱ یہود کو خدا کے ساتھ ناحق کی خصوصیت کا دعویٰ تھا وہ کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں اور لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ یعنی چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھوئے گی بھی تو نہیں

ف۲ اور ان ہی دعاوی غلط کی وجہ سے اُن کو تحریف تورات پر جرأت ہوئی تھی آیتہ کا مطلب یہ کہ اب تک جو انھوں نے تحریف تورات کی تھی وہ بھی اس جرأت بے جا کی وجہ سے اور آئندہ بھی کتاب اُن کے ہاتھ میں محفوظ نہیں سامنے آئی اور اُن کے … لکھا ہے ۱۲

منزل ۲

ع ۲۱ ۹ ۱۱

شَهِدْنَا ۚ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِينَ ۝

ہم (اس بات کے) گواہ ہیں (اور یہ اس غرض سے کیا کہ) ایسا نہ ہو کہیں قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر ہی رہے (یعنی کسی نے ہم کو جتایا بتایا نہیں)

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ

یا کہنے لگو کہ شرک (ابتدا میں) تو ہمارے بڑوں ہی نے کیا اور ہم ان ہی کی اولاد تھے (کہ) ان کے بعد (دنیا میں آئے جیسا بڑوں کو کرتے دیکھا ہم بھی ویسا ہی کرنے لگے)

أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ وَ

تو (اے خدا) کیا تو ہم کو ان لوگوں کے جرم کی پاداش میں ہلاک کیے دیتا ہے جنھوں نے (پہلے) غلطی کی۔ اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ آتَيْنٰهُ آيٰتِنَا

تاکہ یہ لوگ (ہماری طرف) رجوع کریں ف اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سناؤ جس کو ہم نے اپنی کرامتیں دی تھیں

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِينَ ۝ وَ

پھر اس نے وہ کینچلی اتار دی تو شیطان اس کے پیچھے لگا (اور اس کو بہکایا) تو وہ گمراہوں میں جا ملا اور

لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهُٓ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ

اگر ہم چاہتے تو ان (ہی کرامتوں) کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے مگر اس نے پستی میں گرنا چاہا اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ لیا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ

تو اس کی کہاوت کتے کی سی کہاوت ہوگئی کہ اگر اس کو کھدیڑ دو تو زبان باہر لٹکائے رہے اور اگر اس کو (اسی کے حال پر) چھوڑے رکھو

يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

تو بھی زبان باہر لٹکائے رہے۔ یہی کہاوت ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے پیغمبر)

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

یہ قصے (ان لوگوں سے) بیان کرو تاکہ یہ لوگ سوچیں ف جن لوگوں نے

كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی (بھی) کیا ہی بری کہاوت ہے اور (اس جھٹلانے سے) وہ کچھ اپنا ہی بگاڑتے رہے ہیں۔ سو راہ تو وہی ہے جس کو خدا

فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝ وَلَقَدْ

اور جن کو وہ گمراہ کرے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف اور

ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ

ہم نے بہتیرے جن اور انسان جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں (مگر) ان سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے

بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ

اور ان کی آنکھیں بھی ہیں (مگر) ان سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کے کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام نہیں لیتے

ف مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کے دل کو اسی طرح کا بنایا ہے کہ از خود اس کو معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہے اور اکیلا ایک ہے اس کے لیے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ کسی کے سمجھانے کی حاجت انسان کا دل آپ سے آپ گواہی دیتا ہے اور یہ خیال خود بخود دل سے پیدا ہوتا ہے غرض انسان کی فطرت اسی طرح کی واقع ہوئی ہے کہ وہ خدا کا انکار کر ہی نہیں سکتا اور یوں خوش حالی کے نشے میں کوئی کچھ بک دے تو اس کی سند نہیں برے سے برے بیکر مصیبت پڑے یہی بول اٹھتے ہیں الست بربکم اور قالوا بلیٰ کے یہی معنی ہیں ۱۲ ف مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کہ یہ کس شخص کی طرف اشارہ ہے کوئی بھی ہو مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک باخدا شخص تھا پھر شامت نفس سے وہ گناہ کر بیٹھا جو کرامتیں اس کو حاصل تھیں سب سلب ہو گئیں گویا اس کو جو خلعت مقبولیت عطا ہوا تھا وہ اس نے اتار پھینکا۔ اور دنیاوی تعظیم بھی ان ہی کرامتوں پر متفرع تھی اب اس پرہیزگاری کے جاتے رہنے سے وہ دنیا و دین دونوں میں ذلیل ہو گیا جیسے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اور یہی حال ہوا یہود کا کہ خدا کی نافرمانیوں سے ان کی دنیاوی سلطنت بھی گئی گزری ہوئی اور عاقبت اس سے زیادہ تباہ ہو گئی کتے کی زبان لٹکانے کا جو ذکر ہے اس کو وجہ تشبیہ میں کچھ دخل نہیں بلکہ کتے کی ذلت و خواری کی ایک حالت کا بیان ہے کہ زبان کے لٹکانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بڑی مصیبت پڑی ہے یا اس کو بڑے زور کی پیاس ہے اور وہ اس مصیبت کو زبان کے باہر لٹکانے سے ظاہر کرتا ہے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کتے کی طرح ذلیل ہو گیا اور نہ صرف وہ شخص بلکہ تمام بنی اسرائیل جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ۱۲ ف جہاں کہیں بھی قرآن میں اس طرح کا مضمون آیا ہے اور ایسے مقامات بہت ہیں جن میں خدا نے ہدایت اور ضلالت کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے مقصود اصلی یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کافروں کے انکار سے تنگدل نہ ہوں اور سمجھے رہیں کہ ہدایت اور ضلالت دونوں باتیں من جانب اللہ ہیں وہی جس کو چاہتا راہ راست دکھاتا اور جس کو چاہتا گمراہ کرتا ہے اور یہ اس طرح پر کہ خدا چاہتا تو آدمیوں کی جگہ فرشتے پیدا کرتا اور ان کی طبیعتوں میں کفر اور گناہ کا تقاضا ہی نہ ہوتا مگر اس نے کسی مصلحت سے جس کو وہی خوب جانتا ہے آدمی کو نیک و بد کی تمیز دی اور اس کو فاعل مختار بنایا کہ چاہے نیکی اور ایمان کا رستہ اختیار کرے اور چاہے بدی اور کفر کا نیک اور ایمان دار یا کافر و بدکردار بننا آدمی کا کام ہے اور آدمی کو تمیز اور اختیار

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

(غرض) یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے ہوئے یہی وہ (لوگ) ہیں جو (دین سے) غافل (بے خبر) ہیں

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ

اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں تو اُس کے نام لے کر اُس کو (جس نام سے چاہو) پکارا کرو اور جو لوگ اُس کے ناموں میں کفر کرتے ہیں اُن کو (اُن ہی

فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ

کی) وہ جاتا ہے کہ وہ لینے کیے کا بدلہ پالیں گے ف۱ اور ہماری مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہیں

يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

جو حق بات کی ہدایت اور اُسی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ

ہم انھیں اس طرح پر کہ اُن کو خبر بھی نہ ہو آہستہ آہستہ جہنم کی طرف گھسیٹ کرلے جائیں گے۔ اور ہم اُن کو (دنیا میں) مہلت دیتے ہیں

كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ

ہمارا داؤ بے شک بڑا پکا (داؤ) ہے۔ کیا اِن لوگوں نے خیال نہیں کیا کہ اُن کے صاحب (یعنی ہمارے اِن پیغمبر محمدؐ) کو کسی قسم کا جنون ہی نہیں وہ

إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو کھلم کھلا (لوگوں کو عذابِ خدا سے) ڈرانے والے ہیں اور بس۔ کیا اِن لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ

اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر بھی نظر نہیں کی اور نہ اس بات پر کہ عجب نہیں اِن کی موت قریب آ گئی ہو

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ

تو اب اتنا سمجھانے کے پیچھے اور کونسی بات ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے۔ جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اُس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ

اور خدا ہی اِن (کافروں) کو (اِن کے حال پر) چھوڑے ہوئے ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں (اے پیغمبر) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں

أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ

کہ کہیں اُس کا ٹھکانا بھی ہے؟ ف۲ تم (اِن کو) جواب دو کہ اُس کا علم تو صرف میرے پروردگار ہی کو ہے۔ بس وہی اُس کو اُس کے وقت (مقرر) پر دکھائے گا

ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ

وہ ایک بڑا بھاری حادثہ ہے (جو) آسمانوں اور زمین میں (واقع ہوگا) قیامت تو بس اچانک تم لوگوں کے سامنے آ موجود ہوگی (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے

كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم اُس کی ٹوہ میں لگے رہتے ہو (اور تم کو اُس کا وقت معلوم ہے) تو (اِن سے) کہہ دو کہ قیامت کا علم تو بس خدا ہی کو ہے لیکن اکثر آدمی

۲۲ ع ۱۰ ۱۲

منزل ۲

وقف لازم

وقف منزل

ف۱ ناموں میں کفر کرنے کے بہت پیرائے ہیں از انجملہ جو بدنصیبی سے مسلمانوں میں بھی بکثرت شائع ہے یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو ان صفتوں سے پکارا جائے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے مشکل کشا اور دستگیر اَن داتا شہنشاہ وغیرہ ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا وقت دریافت کرتے تھے کہ کب آئے گی ۱۲

لَا يَعْلَمُونَ ۝ قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ

نہیں سمجھتے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا اپنا ذاتی نفع و نقصان بھی میرے اختیار میں نہیں (میں تمہیں کیا کہتا ہوں) مگر وہی ہوکر رہتا ہے جو خدا چاہے

اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھ کو (کسی طرح کا)

السُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۝ هُوَ الَّذِي

گزند نہ پہنچتا میں تو اُن لوگوں کو جو ایمان لانا چاہتے ہیں (دوزخ کا) ڈر اور بہشت کی خوش خبری سنانے والا ہوں اور بس۔ (لوگو!) وہی (قادرِ مطلق)

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ

تم کو تنِ واحد (آدم) سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس کا اُس کا جوڑا بنایا تاکہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ أَثْقَلَتْ دَّعَوَا

تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہے تو عورت کو ایک ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے پھر وہ اُس حمل کو لیے لیے پھرتی ہے پھر جب (حمل کی وجہ سے عورت زیادہ) بوجھل

اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ ۝ فَلَمَّآ

خدا سے کہ (جو) ہی اُن کا پروردگار ہے دعا مانگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو (صحیح سالم) بچہ عنایت کرے گا تو ہم تیرا بڑا احسان مانیں گے۔ پھر جب

اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

(خدا) اُن کو (صحیح سالم) بچہ عنایت کرتا ہے تو اُس (لولاد) میں جو خدا نے اُن کو عنایت کی تھی خدا کے شریک بنانے لگتے ہیں ف۱ سو اُن کے شرک سے

يُشْرِكُونَ ۝ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ۝

کیا وہ ایسے (فرضی معبودوں یعنی بتوں) کو (خدا کا) شریک بناتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتا اور وہ خود (خدا کے) پیدا کیے ہوئے ہیں

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ

اور نہ اِن (شرک کرنے والوں) کی مدد کرنے کی قوت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر

تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ

تم اُن کو راہِ راست کی طرف بلاؤ تو (بے جان ہونے کی وجہ سے) تمہاری ہدایت پر نہ چل سکیں (تو دوسروں کو کیا ہدایت کر سکیں گے) چاہے تم اُن کو بلاؤ

أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

یا خاموش رہو (دونوں باتیں) تمہارے لیے برابر ہیں۔ (اے مشرکو!) تم خدا کے سوا جن لوگوں کو (اپنی مدد کے لیے) بلاتے ہو

عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝

(وہ بھی) تم جیسے بندے ہیں تو اُن کو بلا دیکھو پس اگر تم (دعوئے شرک میں) سچے ہو تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ

کیا اُن کے ایسے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں؟ یا اُن کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے (چیزوں کو) پکڑتے ہیں؟ یا اُن کی ایسی

مع ع ۲۳ — منزل

ف۱ یعنی لولاد کو غیروں کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ فلاں پیر اور فلاں ولی پیغمبر نے ہم کو لولاد دی ہے چنانچہ اُن کے نام بھی ویسے ہی رکھتے ہیں جیسے پیر بخش، سالار بخش، نبی بخش، عبد النبی، عبد الرسول، بندہ علی وغیرہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں کے ناموں میں عبد اللہ اور عبد الرحمٰن دو نام خدا کو بہت پسند ہیں ۱۲

اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا

آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں؟ یا اُن کے ایسے کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اپنے (ٹھہرائے ہوئے)

شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِيْ

شریکوں کو (اپنی مدد کے لیے) بُلالو پھر (سب مل کر) مجھ پر داؤ چلو اور مجھ کو (ذرا بھی) مہلت نہ دو الصد جس نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اِس کتاب (یعنی قرآن) کو اُتارا ہے وُہی میرا کارساز ہے اور وُہی (تمام) نیک بندوں کی (مدد اور) حمایت کرتا ہے اور اُس کے سوا جن (معبودوں) کو تم (اپنی مدد کے

دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ وَاِنْ

نہ وہ تمہاری مدد پر قادر ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ

اُن کو راہِ راست کی طرف بُلاؤ تو (تمہاری ایک) نہ سُنیں اور (اے مخاطب) تو اُن کو دیکھتا ہے (یہ بُت) تجھ کو ایسے دکھائی دیتے ہیں کہ (گویا) وہ تیری طرف (ٹکٹکی) دیکھ رہے ہیں

لَا يُبْصِرُوْنَ ○ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

(حالانکہ) دیکھتے (بھالتے خاک بھی) نہیں (اے پیغمبر) درگزر (کا شیوہ) اختیار کرو اور (لوگوں سے) نیک کام (کرنے) کو کہو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

اور اگر شیطان کی طرف سے (انتقام وغیرہ کی) کوئی ترغیب تمہارے دل میں پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو (کیونکہ) وہ (سب کی) سُنتا (اور سب کچھ

عَلِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا

جانتا ہے۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں جب اُن کو شیطان کی طرف کا کوئی خیال بھی چھوتا ہے تو (فوراً) متنبہ ہو جاتے ہیں (یعنی پردۂ غفلت) اُن کی آنکھوں

فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ○

تو وہ اُسی دم (اُس کو صواب) دیکھنے لگتے ہیں۔ اور اُن (کفار) کے بھائی (شیطان) اُن کو گمراہی میں کھینچتے لیے چلے جاتے ہیں پھر (اس میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ

اور (اے پیغمبر) جب تم اِن لوگوں کے پاس کوئی (خاص قسم کی) آیت نہیں لاتے تو (اپنے خیالِ باطل کے مطابق) کہتے ہیں کہ تم نے اُس کو (کیوں) اپنی طرف سے کیوں نہیں بنا لیا۔

مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ

(اپنی طرف سے تو کچھ بھی نہیں بناتا بلکہ) جو میرے پروردگار کے ہاں سے میری طرف وحی کی جاتی ہے اُسی کی پیروی کرتا ہوں (لوگو) یہ (قرآن) سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اُن کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے (یعنی پیغمبر تم کو قرآن سنائیں) تو توجہ سے سنا کرو اور اُس کو کان لگا کر سنو

وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا

اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) میں (رو رو کر) گڑگڑا کر

التلثة

ف اِس طرح کا مضمون سورۂ یونس کے دوسرے رکوع میں بھی ہے جس طرح لوگ پیغمبر صاحب سے فرمائشی معجزے طلب کرتے تھے اِسی طرح فرمائشی آیتیں بھی چاہتے تھے خدا نے پیغمبر صاحب کی طرف سے جواب دیا کہ پیغمبر قرآن کو اپنی طرف سے تو بناتے نہیں کہ تمہاری فرمائش پوری کریں ۱۲۔

منزل ۲

وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ

اور ڈر (ڈر) کر اور (بہت) زور کی آواز سے نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور

لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

(اس کی یاد سے) غافل نہ رہو۔ جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کے مقرب ہیں (وہ تک بھی)

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ○

اُس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور اُسی کی تسبیح (و تقدیس) اور اُسی کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انفال مدینے میں اُتری اور اُس کی پچھتر آیتیں ہیں اور دس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

(اے پیغمبر مسلمان سپاہی) تم سے مالِ غنیمت کا حکم دریافت کرتے ہیں تو (ان سے) کہہ دو کہ مالِ غنیمت تو اللہ اور رسول کا ہے تو تم لوگ (مالِ غنیمت کی تقسیم میں جھگڑا نہ کرو اور)

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

خدا (کے غضب) سے ڈرو اور اپنا باہمی معاملہ ٹھیک رکھو اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

ف

مُّؤْمِنِيْنَ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

سچے مسلمان تو بس وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہیں

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

اور جب آیاتِ الٰہی اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اُن کے ایمان کو اَور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور (ہر حال میں) اپنے پروردگار ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بھروسا رکھتے ہیں۔ جو نماز پڑھتے اور ہم نے جو اُن کو روزی دی ہے اُس میں سے (خدا کی راہ میں)

يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

خرچ کرتے ہیں۔ یہی ہیں سچے ایمان دار ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ

اور (گناہوں کی) معافی اور عزت (و آبرو) کی روزی (اور اے پیغمبر مالِ غنیمت کے بارے میں ان لوگوں کی اسی طرح کی غلطی فہمی ہے جیسی (جنگِ بدر کے وقت

بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ○

(لڑائی کے دو پہلوؤں میں سے) صحیح (پہلو) اختیار کر کے تم کو گھر سے نکلنے پر آمادہ کیا اور مسلمانوں کا ایک گروہ (تمہارے) گھر سے نکلنے سے اُس وقت بھی ناخوش تھا

ف۱ تقسیمِ مالِ غنیمت کے وقت مسلمانوں میں ایک دوسرے سے ایک طرح کی بدگمانی پیدا ہو گئی تھی کہ ہر شخص اپنے آپ کو زیادہ کا مستحق سمجھتا تھا اس واسطے کہ اس نے اپنے زعم میں زیادہ کوشش کی تھی سو خدا نے سمجھا دیا کہ یہ فتح جو تم کو نصیب ہوئی یا مالِ غنیمت ہاتھ آیا یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ نرا خدا کا فضل ہے اور مالِ غنیمت سارے کا سارا اللہ اور اُس کے رسول کا ہے جس کو جتنا دیا جائے خوش دلی سے لو اور خدا رسول کا انعام سمجھو ۱۲۔

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ

کہ وہ لوگ (حق بات کے) ظاہر ہوئے پیچھے تمہارے ساتھ حق بات میں لگے جھگڑا کرنے (اور مارے ڈر کے یوں) پیچھے ہٹنے لگے گویا ان کو (زبردستی) موت کی طرف دھکیلا

وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا

اور وہ موت کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور (مسلمانو) اس وقت کو یاد کرو جب خدا تم مسلمانوں سے وعدہ فرماتا تھا کہ (مشرکین مکہ کی) ان دو جماعتوں میں سے ایک (گروہ)

لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ

تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم چاہتے تھے کہ جس میں (لڑنے کا) کانٹا نہیں وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ کی مرضی یہ تھی

أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ

کہ اپنے حکم سے (دین) حق کو قائم کرے اور کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ ڈالے تاکہ حق کو حق

وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ

اور ناحق کو ناحق کر دکھائے گو (کافروں کو) برا ہی کیوں نہ لگے۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (مسلمان) اپنے پروردگار کے آگے فریاد کرتے تھے

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝

تو اس نے تمہاری سن لی (اور فرمایا) کہ ہم لگاتار ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کریں گے

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ

اور یہ فرشتوں کی امداد جو خدا نے کی تو صرف (تمہارے) خوش کرنے کو (کی) اور تاکہ تمہارے دل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں اور فتح تو

إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغَشِّيكُمُ

اللہ ہی کی طرف سے ہے بے شک اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ خدا اپنی طرف سے (تم مسلمانوں کی)

النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ

تسکین (خاطر) کے لئے اونگھ کو تم پر طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ اس کے ذریعے سے تم کو پاک کرے

بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَ

اور شیطانی گندگی کو تم سے دور کردے اور تاکہ تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھ جائے اور

يُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ

اسی (پانی) کے ذریعے سے (میدان جنگ میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ (اے پیغمبر) یہ وہ وقت تھا کہ تمہارا پروردگار فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں

فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

تو تم مسلمانوں کو جمائے رکھو ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دیں گے

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ

(اچھا) تو لگے (ان کافروں کی) گردنوں پر اور لگے ان کی پور پور پر یہ

منزل ۲

ع ۱۵

ف کما اخرجک ربک سے لے کر یہاں تک جنگِ بدر کے نقشے کی طرف اشارہ ہے اُس کا مختصر حال یہ ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفارِ مکہ کی ایذا دہی سے عاجز آ کر مدینے تشریف لے آئے تھے۔ اور

مسلمانوں میں سے بھی جس جس کو موقع ملتا تھا

بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ

اِس بات کی سزا ہے کہ اُنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو (اُس کو ایسی ہی سزا ملے گی کیونکہ)

اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ

اللہ کی مار بڑی سخت ہے کافرو! تمھاری (یہی سزا) ہے تو (دنیا) اِس کا مزہ چکھو اور رکھے رہو کہ آخر کار کافروں کو دوزخ کا عذاب (بھی ہونا) ہے

النَّارِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا

مسلمانو! جب کافروں سے تمھارے (لشکر) کی مٹھ بھیڑ ہو جائے

فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا

تو اُن کو پیٹھ نہ دینا اور جو شخص ایسے موقع پر کافروں کو اپنی پیٹھ دے گا تو (کھسک کر)

لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ

وہ خدا کے غضب میں آ گیا اور (آخر کار) اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے مگر ہاں (لڑائی کے لیے کنی کاٹتا ہو یا اپنے لوگوں میں جا شامل ہو)

جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ

تو (مسلمانو!) کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ نے قتل کیا

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ

اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے تو تم نے تیر نہیں چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے (تاکہ کفر کی بنیاد کو ڈگمگائے) اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی سرکار سے

بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ

اچھا انعام (یعنی فتح) عنایت فرمائے بے شک اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ یہ بات (اچھی طرح سُن رکھو) اور (جان رکھو کہ) خدا کافروں کی

الْكَافِرِينَ ۝ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا

(اے اہلِ مکہ) اگر تم فیصلہ مانگتے تھے (کہ جو برسرِ حق ہو اُس کی فتح ہو) تو (اب فتح بھی) تمھارے سامنے آ موجود ہوئی (کہ مسلمان غالب آئے) پھر اسلام (کی مخالفت سے) باز آ جاؤ

فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ

تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہوگا اور اگر تم پھر (اسلام کی) مخالفت کرو گے تو ہم بھی پھر (اہلِ اسلام کی مدد) کریں گے اور تمھارا جتھا گو کتنا ہی بہت (کیوں نہ) ہو

شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کچھ بھی تمھارے کام نہیں آنے کا اور یہ (بھی) جانے رہو کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے

آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝

مسلمانو! اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور اُس (رسول) کے حکم سے سرتابی نہ کرو اور (رسول کا ارشاد) تو تم سُن ہی رہے ہو

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ شَرَّ

اور اُن لوگوں جیسے نہ ہو جنھوں نے منہ سے تو کہہ دیا کہ ہم نے سُنا حالانکہ وہ (سنتے) سناتے خاک نہیں

مدینے چلا آتا تھا لیکن کفارِ مکہ اِس پر بھی مسلمانوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے اور ہمیشہ کھٹ پٹ ہی رہا کرتی تھی اتنے میں پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا کہ کفارِ قریش کا قافلہ شام سے مالِ تجارت لے کر مکے کو جا رہا ہے پیغمبر صاحب نے سوچا کہ آئندہ کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی فوجی قوت اور اُن کی جرأت دکھانے کا یہ اچھا موقع ہے آپ قافلہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے مسلمانوں کو لے کر نکلے اُدھر ابوجہل کو کہ اپنے قافلے کی اور مسلمانوں کے ارادے کی خبر لگی تو ابوجہل بڑا لشکر جمع کر کے قافلے کی مدد کو چلا قافلے والوں نے دریا کنارے کا رستہ اختیار کیا اور مسلمانوں کی زد سے بچ گئے مگر ابوجہل مقام بدر تک بڑھا چلا آیا تو مسلمانوں میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ہم قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے آئے تھے اُن ہی کا تعاقب کرنا چاہیے منزل ۲ اور پیغمبر صاحب کو یہ منظور ہوا کہ دشمن چھاتی پر چڑھا چلا آ رہا ہے اِس کا روکنا ضرور ہے آخر پیغمبر صاحب کے سمجھانے بجھانے سے ابوجہل کے ساتھ (لڑائی ٹھن گئی) اور باوجودیکہ مسلمان تھوڑے اور بے سامان تھے خدا نے اُن کو کافروں پر فتح عطا کی یہ تو جنگِ بدر کا قصہ ہے اب الفاظِ قرآن کی بعض باتوں کی طرف اشارہ کرنا ضرور ہے اول بعد ما تبین کے یہ معنی ہیں کہ جب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ پیغمبر صاحب ع ۹ ۱۶ سچ مچ خدا کے رسول ہیں اور جیسا فرماتے ہیں اسلام کو کفر پر غلبہ ہونا ہے تو اُن کو ابوجہل کے مقابلے سے خلافِ رائے پیغمبر منہ پھیرنا مناسب نہ تھا دوسری بات ہے فرشتوں کا مدد کو آنا مسلمانوں کی تسکینِ قلب کے لیے خدا نے فرشتوں سے مدد کی پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار فرشتوں کا آنا

ایک سببِ ظاہر تھا ورنہ خدا کا حکم بس کرتا تھا تیسری بات اُونگھ اور مینہ کا مذکور ہے سو رفعِ اضطراب کے لیے ایسا اتفاق ہوا کہ مسلمان لگے اُونگھنے اور بعض کو نہانے کی حاجت بھی ہو گئی اگلے دن برسا مینہ جس کی ملکِ عرب میں ہمیشہ سخت ضرورت رہتی ہے اور خاص کر اِس موقع پر کہ ابوجہل نے بدر کے تالاب پر پہلے سے قبضہ کر لیا تھا اگر پانی نہ برستا تو مسلمان پیاس کی برداشت نہ کر سکتے اب جو خدا نے پانی برسا دیا تو نہا دھو کر تازہ دم ہو گئے اور پانی کی طرف سے بے فکر۔ کافروں سے لڑے تو اُن کو مار ہٹایا اب ایک آخری بات ہے وما رمیت اذ رمیت سو رمی عربی کا ایک لفظِ مشترک ہے تیر چلانے کو بھی کہتے ہیں اور کنکر پھینکنے کو بھی کہتے ہیں چونکہ پیغمبر صاحب نے محاورہ ہے سنگے اِن کی گردنوں پڑے یہ وہ حکم ہے جو عین وقت پر اِن الفاظ سے دیا جاتا ہے اور یہ بہترین ترجمہ ہے جو فاضل لوا کا ہو سکتا ہے ۱۲ -

الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ

اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات (یہ کافر ہیں) بہرے گونگے جو (کچھ) نہیں سمجھتے اور اگر

عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اللہ ان میں کچھ بھی بہتری پاتا تو ان کو سننے کی توفیق بھی ضرور عطا فرماتا لیکن یہ ایسے کج سرشت ہیں کہ اگر خدا ان کو سننے کی قابلیت بھی دیتا تاہم یہ منہ پھیر کر الٹے بھاگ جاتے اور (حق سے) منہ پھیر لیتے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

مسلمانو! جب (ہمارے پیارے) رسول (محمد) تم کو ایسے امر کی طرف بلاتے ہیں جو تم میں نئی روح پھونکتا ہو تو تم اللہ اور رسول کا حکم (بگوشِ دل) سنو اور مانو

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ

اور جانے رہو کہ اللہ (کو ایسی قدرت ہے کہ وہ) آدمی اور اس کے دل (کے ارادے) میں آڑے آجاتا ہے اور (یہ بھی جانے رہو) کہ (آخر کار)

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

تم (سب) اسی کے حضور میں حاضر کیے جاؤ گے اور اس بلا سے ڈرتے رہو

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَاذْكُرُوْۤا

جو خاص کر ان ہی لوگوں پر نازل نہیں ہوگی جنھوں نے تم میں سے سرتابی کی ہو (بلکہ سب اس کی زد میں آجاؤ گے) اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے

اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اور (وہ وقت) یاد کرو جب تم (مسلمان) سرزمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے (اور) کمزور سمجھے جاتے تھے (اور) اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو زبردستی پکڑ کر

يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ

(کہیں کو) اٹھا لے جائیں پھر خدا نے تم کو (رہنے) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور

الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا

اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں (یہ سب احسانات) اس لیے کہ تم شکر کرو۔ مسلمانو! اللہ اور رسول کی (امانت میں) خیانت نہ کرو

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْۤا

اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم تو (خیانت کے وبال سے) واقف ہو اور جانے رہو کہ

اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس (دنیا کے) بکھیڑے ہیں اور نیز یہ کہ اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ اس) کے ہاں (نیکو کاروں کے لیے) بڑا اجر (موجود) ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ

مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے ایک امتیاز پیدا کر دے گا ۳ اور

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاِذْ

تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور (آخر کار) تم کو بخشے گا (بھی) اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب

ف ۱ قیامت کا عذاب تو رہا قیامت کے ساتھ کہ وہ بجائے خود بلائے بے درماں ہے دنیا کا یہ عذاب کیا کم تھا کہ مسلمان بدر کی اس پہلی لڑائی میں مارے جاتے تو کافر کسی مسلمان کو جیتا نہ چھوڑتے ۱۲

ف ۲ جب مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ٹھن گئی تو اس وقت تک مسلمانوں کے عزیز و قریب مکے میں تھے اور یہاں لڑائی کے مشورے ہوتے تھے اور ضرور تھا کہ یہ مشورے کافروں پر ظاہر نہ ہوں مسلمانوں میں امانت رہیں مال و اولاد کے پاس خاطر سے یہاں کے ان مشوروں کے ظاہر کر دینے کو خدا اور رسول کی خیانت فرمایا ۱۲

ف ۳ امتیاز پیدا کرنے سے شاید یہ مراد ہو کہ تم نیکی اور دینداری میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو گے یا یہ کہ تم دشمنوں پر غالب آ جاؤ گے ۱۲

ع ۹ / ۱۷ ۳

منزل ۲

يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ

کافر تم پر داؤ چلانا چاہتے تھے کہ تم کو گرفتار کرلیں یا تم کو مار ڈالیں یا تم کو جلاوطن کردیں اور (حال یہ تھا کہ)

يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰى

کافر (اپنا) داؤ کر رہے تھے اور اللہ (اپنا) داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے ف اور جب

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ

ہماری آیتیں ان کافروں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (ہاں جی ہاں) ہم نے سن (تو) لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اسی طرح کا (قرآن) کہہ لیں تو

اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ

اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور بس۔ اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے دعا میں مانگیں کہ یا اللہ اگر یہ (دین اسلام) یہی (دین)

الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا

حق ہے (اور) تیری طرف سے (اترا ہے) تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر (کوئی اور)

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ

عذاب دردناک لا نازل کر۔ اور (اے پیغمبر) خدا ایسا بے مروت نہیں ہے کہ تم ان (لوگوں) میں (موجود) رہو اور وہ (تمہارے ہوتے) ان کو عذاب دے اور اللہ

اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ

کہ (بعض لوگ) گناہوں کی معافی (خدا سے) مانگتے رہیں اور وہ ان (سب) کو عذاب دے ف اور اب (کہ تم ہجرت کر کے چلے آئے تو) ان (کفار مکہ) کو کیا

وَ هُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ

کہ یہ تو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کے جانے) سے (مسلمانوں کو) روکیں اور خدا ان کو عذاب نہ دے حالانکہ یہ (لوگ) اس کے متولی ہونے کے مدعی ہیں مگر (انصافاً) اس کے مستحق نہیں

اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ مَا كَانَ

اس کے مستحق تو بس پرہیزگار لوگ ہیں لیکن ان (کافروں) میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں سمجھتے ف اور

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو (اڑائی کا) فروا جیسا تم کفر کرتے رہے ہو اب اس کے بدلے عذاب کے (مزے چکھو)

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

اس میں شک نہیں کہ یہ کافر اپنے مال (اس لیے) خرچ کرتے رہتے ہیں

لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

تاکہ (لوگوں کو) راہ خدا سے روکیں سو یہ لوگ تو مال کو (اسی طرح پر) خرچ کرتے ہی رہیں گے پھر (آخر کار وہی مال) ان کے حق میں (موجب) حسرت ہوگا

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ

پھر مغلوب (بھی) ہوں اور (قیامت کے دن) کافر (سب) جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ

ف اس آیت میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے جو پیغمبر صاحب کی زندگی کا ایک بڑا مشہور واقعہ ہے۔ مختصر اً یہ ہے کہ کفار مکہ تو شروع سے اسلام کے مخالف تھے اور جس جس طرح بن پڑتا تھا شیوع اسلام کو روکتے تھے مگر ؎ چراغے را کہ ایزد برفروزد ٭ کسی کو تف زند ریشش بسوزد ٭ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ ٹھہرا یا۔ دھمکایا ستایا مگر اسلام تھا کہ ترقی کرتا چلا جاتا تھا آخرکار عاجز آکر سب دار الندوہ میں جمع ہوئے۔ دار الندوہ مکے میں ایسی جگہ تھی جیسے ہمارے بڑے شہروں میں میونسپل کمیٹی کا ہال اور ہر طرح کی پنچایتیں وہیں ہوا کرتی تھیں غرض ہر ایک نے اپنی اپنی تجویز پیش کی کسی نے کہا پیغمبر صاحب کو شہر بدر کردو کسی نے رائے دی کہ قید رکھو نہ کوئی اس شخص کے پاس آنے پائے گا اور نہ یہ کسی کو بہکائے گا کسی نے صلاح بتائی کہ مار ڈالو۔ رد و قدح کے بعد یہ ٹھہرا کہ بلوے کے طور پر بہت سے آدمی مل کر قتل کردیں اور دعویداران قصاص کو دیت یعنی خونبہا یا تاوان بھر دیں پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا تو آپ شب کے وقت حضرت علی کو اپنی جگہ سلا حضرت ابوبکر کو ساتھ لے ثور پہاڑ کے غار میں جا چھپے اور دشمن ہیں کہ ساری رات پیغمبر صاحب کے گھر کو گھیرے پڑے ہیں صبح ہوئی تو دیکھا کہ پیغمبر صاحب کا پتہ نہیں اور جن کو پیغمبر صاحب سمجھے تھے وہ حضرت علی نکلے بھیڑوں کی طرح جستجو کے لیے چاروں طرف کو نکل پڑے جس غار میں پیغمبر صاحب تشریف رکھتے تھے اس پر بھی بعض کا گزر ہوا مگر خدا نے ان کو اندھا کر دیا اور پیغمبر صاحب تین رات اسی غار میں چھپے رہ کر معمولی رستہ کترائے ہوئے مدینے جا پہنچے ۱۲ ف پیغمبر صاحب کے وجود باجود کی برکت اور مسلمانوں کے استغفار کے طفیل سے کفار مکہ بھی عذاب سے محفوظ رہے ۱۲ ف خانہ کعبہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا تھا اور کفار قریش ان ہی کی نسل سے تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنے تئیں خانہ کعبہ کا متولی سمجھتے تھے جس کو چاہتے آنے دیتے جس کو چاہتے نہ آنے دیتے مگر خدا نے ان کی تولیت کو کفر کی وجہ سے نامنظور کیا کہ ابراہیم جو بانی کعبہ تھے بڑے پکے موحد تھے اور یہ اہل مکہ کٹر مشرک اتنے خلاف عقائد پر نسب کیا کام دیتے ۱۲ ف جس طرح ہمارے ملک کے ہندو پوجا کے وقت مندروں میں ناچتے اور گھنٹے بجاتے ہیں اور اسی کے قریب قریب عیسائی گرجوں میں کرتے ہیں اسی طرح اہل مکہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے ہوں گے ۱۲

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

ناپاک (لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کر دے اور ناپاک (لوگوں) کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا (ایک) ڈھیر بنائے

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ قُل لِّلَّذِينَ

پھر اس ڈھیر (کے ڈھیر) کو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں رہے۔ (اے پیغمبر) کافروں سے کہو

كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ

کہ اگر (اب بھی اپنی شرارتوں سے) باز آجائیں تو ان کے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر (شرارت) کریں گے تو

مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَ

اگلے لوگوں کی روش پڑ چکی ہے (وہی انجام ان کا بھی ہونا ہے) اور (مسلمانو!) کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد (نام و نشان کو باقی) نہ رہے اور

يَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

دین سارا خدا ہی کا ہو جائے پس اگر یہ لوگ (فساد سے) باز آجائیں تو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (تو وہی اس کے مطابق ان کو جزا دے گا)

وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

اور اگر سرتابی کریں تو (مسلمانو!) تم سمجھے رہو کہ اللہ تمہارا حامی ہے (اور کیا ہی) اچھا حامی (اور کیا ہی) اچھا مددگار ہے

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (لڑائی میں) لوٹ کر لاؤ اس کا پانچواں حصہ خدا کا

وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت والوں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا

إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

(اسی تقسیم پر تم کو عمل کرنا چاہیے) اگر تم خدا کا اور اس (مدد غیبی) کا یقین رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر فیصلے کے دن (یعنی جنگ بدر میں)

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ

جس دن کہ (مسلمانوں اور کافروں کے) دو لشکر ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مسلمانوں کی یہ فتح بھی اسی کی قدرت سے ہوئی تھی

الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَ

ورلے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے پر اور قافلہ (دریا کنارے) تم سے نیچے کی طرف (اترا ہوا) اور اگر تم (دونوں فریقوں) نے پہلے سے

لَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا

آپس میں (لڑائی کا) ٹھیراؤ کیا ہوتا تو ضرور وقت (کی پابندی) میں تم (میں کسی نہ کسی فریق) سے اوپر سوبر ہوتی پر ہوتی ف لیکن (تم کو) خدا نے اکٹھا کیا تاکہ ایک

كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ

امر کو جو کرنا منظور تھا اس کو پورا کر دکھائے (اور) تاکہ جو شخص ہلاک ہونے والا ہو وہ حجت تمام ہوئے پیچھے ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہو وہ بھی حجت تمام ہوئے پیچھے زندہ رہے

ف یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم آپس میں لڑائی کا ٹھیراؤ کرتے تو وقت میں ضرور اختلاف کرتے کہ کوئی جلدی مچاتا اور کوئی مہلت مانگتا غرض ممکن تھا کہ لڑائی کی نوبت نہ آئے اور جھگڑا فیصل نہ ہو ۱۲

منزل ۲

عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ

اور بے شک اللہ ضرور سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ف (اے پیغمبر اسی وقت کا واقعہ یہ بھی ہے) جب خدا نے تم کو خواب میں کافر تھوڑے کر دکھائے

قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ

اور اگر انھیں تم کو بہت کر دکھاتا تو تم (مسلمان) ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں بھی ضرور آپس میں جھگڑنے لگتے (کہ لڑیں یا نہ لڑیں)

وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ

مگر خدا نے (تم کو نامردی کی رسوائی سے) بچا لیا بے شک وہ لوگوں کے دلی خیالات تک سے واقف ہے اور (اسی لڑائی میں) جب تم (دونوں فریق)

إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ

ایک دوسرے سے بھڑ پڑے کافروں کو تم مسلمانوں کی آنکھوں میں تھوڑا کر دکھایا اور کافروں کی آنکھوں میں تم مسلمانوں کو تھوڑا کر دکھایا تاکہ خدا کو

اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

جو کچھ کرنا منظور تھا (اس کو) پورا کر دکھائے اور آخر کار سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر جا کر ٹھہرتا ہے

آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ

مسلمانو! جب (کافروں کی) کسی فوج سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جایا کرے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ (آخر کار)

تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ

تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (آپس میں جھگڑا کرنے سے) تم ہمت ہار دو گے اور

تَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَكُونُوا

تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور (لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور ان (کافروں) جیسے نہ بنو

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ

جو مارے شیخی کے اور لوگوں کے دکھانے کے لیے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور (کردار یہ ہیں کہ لوگوں کو)

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کے احاطۂ (علم) میں ہے اور جب

الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

شیطان نے ان (کافروں) کی حرکات ان کو عمدہ کر دکھائیں اور (ان سے) کہا کہ آج لوگوں میں کوئی (ایسا سورما) نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں

جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي

تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے آگئیں الٹے پاؤں چلتا بنا اور لگا کہنے کہ مجھ کو

بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ۚ وَاللّٰهُ شَدِيدُ

تم سے کچھ سروکار نہیں میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم کو نہیں سوجھتی (یعنی فرشتے) میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے

ع ٥ / ١

ف بدر کی لڑائی اتفاقی لڑائی تھی فریقین میں سے کسی کا ارادہ لڑنے کا نہ تھا ادھر سے مسلمان قافلۂ قریش پر بڑھ کر گئے ادھر سے ابوجہل قافلے کی حمایت کو چلا تھا ناگاہ اکٹھا ہو کر مقابلہ ہو گیا اتفاق سے دونوں لشکروں کی مٹھ بھیڑ ہو گئی اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اگر یہ لڑائی نہ ہوتی تو ہر ایک فریق یعنی اپنی جگہ شیخی مارتا اور اپنے ہی تئیں غالب سمجھتا اب لڑائی کے ہونے سے سب نے دیکھ لیا کہ حقیقت میں غالب کون ہے اور مغلوب کون اور خدا کس کے ساتھ ہے "بدر"

منزل ٢

الْعِقَابِ ۝ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ

(یہ وہ وقت تھا) جب منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر کی) بیماری تھی کہتے تھے

هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

کہ ان (مسلمانوں) کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے (سو مسلمان مغرور نہیں ہیں بلکہ ان کو خدا پر بھروسا ہے) اور جو خدا پر بھروسا رکھتا ہے تو (وہ) قوی ہے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

اور (اے پیغمبر) کاش تم (اس وقت کافروں کی حالت) دیکھو جب فرشتے (ان) کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں (اور) ان کے مونہوں

وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ

اور پیٹھوں پر (کوڑے اور لاتیں) مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ (اب) عذاب (دوزخ) کے مزے (تو چکھو) (کافرو) یہ سزا ان (اعمال) کی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ

اور (ان سزا کے مستحق ہوئے) اس لیے کہ خدا تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا (ان کافروں کا) حال بھی ایسا ہی (ہے) جیسا فرعونیوں کی قوم اور ان لوگوں کا

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ انہوں نے خدا کی آیتوں سے انکار کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کے بدلے ان کو دھر پکڑا بے شک اللہ

قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

زبردست ہے (اور) اس کی مار بڑی سخت ہے۔ یہ (سزا) اس لیے (دی گئی) کہ جو نعمت

أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

خدا نے کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی صلاحیت کو نہ بدلیں (خدا کی عادت نہیں کہ) اس میں تبدیل کرے اور خدا سنتا جانتا ہے

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

(کافروں کا) حال بھی ایسا ہی (ہے) جیسا فرعونیوں کی قوم اور ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا

فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے بدلے ہلاک کر مارا اور فرعون کے لوگوں کو غرق کر دیا اور یہ سب (کے سب) بڑے سرکش تھے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں تو وہ کسی طرح ایمان لانے والے ہیں نہیں

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَ

(اے پیغمبر) کافر وہ (ہیں) جن سے تم نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا پھر اپنے عہد (و پیمان) کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور

هُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ

وہ (ذرا بھی) بدعہدی سے نہیں ڈرتے۔ تو اگر تم ان کو لڑائی میں (موجود) پاؤ تو ان پر ایسا وار کرو کہ جو لوگ ان کی پشت پر ہیں ان کو بھگا دو

ف اس مقام پر خطاب کر کے بیان فرمانا منظور ہے کہ کافروں کو گزشتہ عذاب کرنے کے دو سبب ہوئے ایک یہ کہ خود ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں پر لات ماری دوسرے یہ کہ خدا سب کی سنتا اور سب کے حال سے واقف ہے تو اس نے وہ کافروں کی باتیں بھی سنتا تھا اور ان کے دل کی خرابیوں کی بھی واقف تھا اسی سبب سے کافروں کو مستحق عذاب سمجھ کر ان پر عذاب نازل کیا ۱۲ ف اس مقام پر کافروں کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہے اور الگ فرمایا ہے اولئك كالانعام بل هم اضل کہ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ جانور کو عقل نہیں کہ وہ اس سے کام لے کافروں کو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے اور جو عقل سے کام نہیں لیتے اسی واسطے ایمان بھی نہیں لاتے عقل سے کام لیں تو جانیں اور ایمان بھی لائیں ۱۲

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ

شاید یہ لوگ (شکست سے) عبرت پکڑیں اور اگر تم کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو تو

إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

مساوات کو ملحوظ رکھ کر (اُن کے عہد کو اُلٹا) اُن ہی کی طرف پھینک مارو بے شک اللہ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا ف اور

الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝ وَأَعِدُّوا لَهُم

کافر یہ نہ سمجھیں کہ (ہمارے قابو سے) نکل گئے وہ ہرگز (ہم کو) ہرا نہیں سکتے اور (مسلمانو!) (سپاہیانہ)

مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ

قوت سے اور گھوڑوں کی باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہوسکے کافروں (مقابلے کے) لیے سامان مہیا کیے رہو کہ ایسا کرنے سے

عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ

اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور (نیز) اُن کے سوا دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے (اور) اللہ

يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَ

اُن (کے حال) سے (خوب) واقف ہے اور خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور

أَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ

(کسی طرح بھی) تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔ اور (اے پیغمبر) اگر (کافر) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اُس کی طرف جھکو

عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ

اور اللہ پر بھروسا رکھو کیونکہ وہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اور اگر اُن کا ارادہ تم سے دغا کرنے کا بھی ہو گا تاہم (تم کچھ پروا نہ کرو)

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ

اللہ تم کو بس کرتا ہے (اے پیغمبر) وہی (قادر مطلق) ہے جس نے اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے تم کو قوت دی اور

أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ

مسلمانوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی اگر تم (روئے) زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا

اِن کے دلوں میں اُلفت نہ پیدا کر سکتے مگر (وہ تو) اللہ (ہی تھا جس) نے اِن لوگوں میں اُلفت پیدا کر دی بے شک وہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے

النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

پیغمبر اللہ اور مسلمان جو تمہارے تابع فرمان ہیں تم کو بس کرتے ہیں اے پیغمبر

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ

مسلمانوں کو (کافروں کے ساتھ) لڑنے پر برانگیختہ کرو کہ اگر تم (مسلمانوں) میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے

ع ۷ / ۴

ف مساوات ملحوظ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ دفعۃً دشمن کی بے خبری میں اپنی طرف سے صلح نہ توڑ دی جائے کہ یہ داخل دغابازی ہے بلکہ اُن کو جتا کر اتنی مہلت دی جائے کہ دونوں فریق لڑائی کے لیے یکساں طور پر اطمینان سے تیاری کر لیں۔

منزل ۲

ع ۸ / ۴

صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

(تو وہ) دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم (مسلمانوں) میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ اَلْئٰنَ خَفَّفَ

ہزار کافروں پر غالب رہیں گے کیونکہ یہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو (اجر عاقبت کو) سمجھتے ہی نہیں (کہ اس کے لئے جان دینے میں مضایقہ کریں)

اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

اب خدا نے تم پر سے (اپنے حکم کا) بوجھ ہلکا کر دیا اور اس نے دیکھا کہ تم میں (ابھی) کمزوری ہے تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے والے سو ہوں گے

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ

(تو وہ) دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے (ایسے) ایک ہزار ہوں گے (تو وہ) خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

اور اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے (جو لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرتے ہیں — نبی

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۗ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ

جب تک ملک میں (کافروں کو) اچھی طرح مار دھاڑ نہ لے اس کے پاس قیدیوں کی بھیڑ کا رہنا مناسب نہیں (مسلمانو) تم مال دنیا کے خواہاں ہو

يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

(اور) خدا آخرت (کی بہتری) چاہتا ہے اور اللہ زبردست (اور) باتدبیر ہے۔ اگر خدا (کے ہاں) سے (تمہارے اس قصور کی معافی کا) حکم تحریری پہلے

لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا

تو جو کچھ تم نے (بدلے قیدیوں کو) ان کو چھوڑ دینے کے بدلے میں (لیا ہے) اس (قصور کی سزا) میں تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔ تو (خیر) جو تم کو غنیمت سے ملا ہے

طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

اور اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو (اور اس کی معافی کے امیدوار رہو کیونکہ) اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے پیغمبر جو قیدی (اس وقت) تم مسلمانوں کے قبضے میں ہیں

لِّمَنْ فِىْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا

کہ اگر اللہ دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو جو (مال) تم سے چھینا گیا ہے

يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اس سے بہتر تم کو عطا فرمائے گا اور تمہارے قصور بھی معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ

اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ دغا کرنی چاہیں گے تو پہلے بھی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں) اس نے ان کو (تمہارے) قابو میں کر دیا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) صاحب تدبیر ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت بھی کی اور

ف بدر کی لڑائی میں دشمنوں کے ستر آدمی گرفتار ہو آئے تھے اور ستر کے ستر مسلمانوں کے رشتے ناطے کے تھے مسلمانوں میں سلطنت کا اسلوب کچھ یتیمانہ تھا کہ ان قیدیوں کا معاملہ پیش آیا پیغمبر صاحب نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیوں کو کیا کیا جائے بعض نے رائے دی کہ تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے عجب نہیں رفتہ رفتہ یہ لوگ اسلام کی خوبیوں کو سمجھ کر مسلمان ہو جائیں اور چونکہ پیغمبر صاحب نہایت درجے کے رحم دل تھے انہوں نے بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ اتفاق کیا اور تاوان لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن بعض اصحاب کی رائے تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں تاوان پا کر پھر فساد کریں گے آپ ہمارے سپرد کریں ہم ان کا قتل کر دینا مناسب ہے تو خدا تعالیٰ نے مصلحت وقت کے اعتبار سے اسی رائے کی تصویب فرمائی مگر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا اس اتنا ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی غلطی پر تنبیہ ہو گیا ظاہر میں یہ احکام سخت معلوم ہوتے ہیں لیکن جب تک آدمی لڑائی میں خود موجود نہ ہو دشمنوں کی عداوت کا اندازہ کر نہیں سکتا اور مصلحت وقت کو سمجھ سکتا ہے بے شک ستر آدمیوں کی جان کا بچا دینا ظاہر میں مقتضائے رحم ہے لیکن ستر مفسد شاید ستر ہزار آدمی کا خون کرا دیتے غرض یہ احکام اسی قسم کے ہیں جو انگریزوں میں مارشل لا یعنی فوجی قانون کہلاتے ہیں اور ان کی مصلحتوں کو حکام موقع ہی خوب سمجھتے ہیں پھر جب ان کو ان کی غلطی پر متنبہ کیا گیا تو وہ لوگ ڈرے کہ شاید ساری کارروائی بیجا ہوئی اس لئے مال غنیمت کے بارے میں جو تامل کرتے تھے خدا نے اس خدشے کو بھی رفع کر دیا ۱۲

منزل ۲ — ع ۵

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ

اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی یہی لوگ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ

ایک کے وارث ایک اور جو لوگ ایمان تو لے آئے اور ہجرت نہیں کی تو تم مسلمانوں کو

وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

ان کی وراثت سے کچھ تعلق نہیں یہاں تک کہ ہجرت کر کے تم میں (نہ) آملیں ہاں اگر دین (کے بارے) میں تم سے طالب مدد ہوں

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ

تو تم کو ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر اس قوم کے مقابلے میں نہیں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا

اس کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک کے وارث ایک (ان کو ایک دوسرے کی میراث لینے دو)

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اگر ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیل جائے گا اور بڑا فساد رہے گا ف اور جو لوگ ایمان لائے

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے رستے میں جہاد بھی کیے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

یہی لوگ سچے مسلمان ہیں ان کے لیے (گناہوں کی) معافی ہے اور عزت (و آبرو) کی روزی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تم (مسلمانوں) کے ساتھ ہو کر جہاد بھی کیے تو وہ

مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق (غیر آدمیوں کی نسبت) ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (اور اس بنا میراث کی مصلحتوں سے بھی) ف۲

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ ف۳ مدینے میں اتری اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ

جن مشرکوں کے ساتھ تم (مسلمانوں) نے (صلح کا) عہد (و پیمان) کر رکھا تھا (اب) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کو صاف جواب ہے

ف۱ ان الذین اٰمنوا سے یہاں تک دو جگہ تو لفظ اولیا واقع ہوا ہے اور ایک جگہ لفظ ولایت ہم نے ولایت کا ترجمہ وراثت اور اولیا کا وارث کیا اور مفسرین متقدمین نے بھی ایسا ہی لکھا ہے تو الا تفعلوہ الیٰ آخرہ کا مطلب ہوگا کہ اگر تم مسلمان کافروں کو ایک دوسرے کی میراث نہ لینے دو گے اور قرابت کی بنیاد پر اپنے دعوے پیش لاؤ گے تو ابھی تک دین کی وجہ سے کافروں کے ساتھ جھگڑا ہوتا تھا آگے کو میراث بھی وجہ مخاصمت قرار پا جائے گی اور جھگڑے بڑھیں گے لیکن بعض مفسرین نے ولایت کا ترجمہ مدد اور اولیا کا مددگار کیا ہے تو وہ الا تفعلوہ الخ کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ اگر تم مسلمان آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرتے رہو گے تو دشمن ضعیف مسلمانوں کو جو کافروں میں گھرے ہوئے ہیں بے یار و مددگار سمجھ کر ستاتے رہیں گے اور دین کی وجہ سے جو لڑائی چھڑ گئی ہے اس کا سلسلہ جاری رہے گا ۱۲ ف۲ شروع شروع میں جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے میں آ کر رہے تو پیغمبر صاحب نے مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ کرا دیا تھا اور ایک کو ایک کا وارث بھی ٹھیرا دیا تھا اس مصلحت سے کہ مہاجرین کو مالی ضرورتیں تھیں پھر جب اسلام کی فتوحات ہوئیں اور مہاجرین کو خدا نے مستغنی کر دیا تو صرف رشتہ داروں میں میراث کا قاعدہ جاری کر دیا اور مہاجرین و انصار کا باہمی توارث موقوف ۱۲ ف۳ اس سورۃ کے اول میں بسم اللہ کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورتوں کا ٹھیرانا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا ہے اور بسم اللہ سورتوں کی علیحدگی کی علامت ہے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کو قرآن کے جمع کرتے وقت تحقیق نہیں ہوئی کہ آیا یہ سورت خود مستقل سورت ہے یا اس کی آیتیں دوسری سورتوں کے ٹکڑے ہیں لیکن چونکہ اس سورت کی آیتوں کا مطلب سورۂ انفال کے مطالب سے ملتا ہوا سا تھا اس مناسبت سے اس سورت کی آیتوں کو سورۂ انفال کے بعد رکھ دیا مگر بنظر مزید احتیاط اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی تاکہ دوسری سورتوں کی طرح مستقل سورۃ نہ سمجھی جائے اللہ اللہ ان بزرگوں نے کلام الٰہی کی کس درجہ حفاظت کی کہ سورتوں کی تقسیم تک بھی اپنی رائے سے نہیں کی ۱۲

منزل ۲ الربع ۱۰ ۶

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ

تو (اے مشرکو! امن علم کے) چار مہینے (ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب) ملک میں چلو پھرو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو کسی طرح بھی ہرا نہیں سکو گے

وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝ وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى

اور یہ کہ (آخرکار) اللہ کافروں کو (مسلمانوں کے ہاتھ سے دنیا میں) رسوا کرنے والا ہے۔ اور حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ

لوگوں کو (آگاہ کرنے کے لئے عام) منادی کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے دست بردار ہیں۔

فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي

پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر (اب بھی خدا اور رسول سے) پھرے رہو تو جان رکھو کہ تم اللہ کو کسی طرح ہرا نہیں

اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ

اور (اے پیغمبر) کافروں کو عذاب دردناک کی خوش خبری سنا دو۔ ہاں مشرکین میں سے جن کے ساتھ تم (مسلمانوں) نے (صلح کا) عہد و پیمان کر رکھا

الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا

پھر انھوں نے (ایفائے عہد میں) تمہارے ساتھ کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی وہ مستثنیٰ ہیں

فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝

تو ان کے ساتھ جو عہد (و پیمان) ہے اسے اس مدت تک جو ان کے ساتھ ٹھہری تھی پورا کرو کیونکہ اللہ ان لوگوں کو جو (بدعہدی سے) بچتے ہیں دوست رکھتا ہے

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ

پھر جب (امن و) ادب کے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا

اور ان کو گرفتار کرو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ توبہ کریں

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو (یعنی ان سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو) کیونکہ اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے پیغمبر) مشرکین میں سے اگر کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو

حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ

یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے) کلام خدا کو سن (سمجھ) لے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ واپس پہنچا دو یہ رعایت ان لوگوں کے حق میں اس وجہ سے

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ

اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد (و پیمان صلح) کیوں کر معتبر ہو (کہ انھوں نے عہد شکنی کی) کیا آپ نے بے خبری کرلی؟ مگر جن

ف یعنی بڑے سے ان لوگوں میں تو یوں مشہور ہے کہ جیسے ان حج ہو تو وہ حج اکبر ہے مگر شرع میں اس کی کچھ اصل نہیں نہ ہے میں تو مطلق حج عنوان اکبر کو حج اکبر بولا جاتا ہے کیونکہ ایک طرح کا حج عمرہ بھی ہے مگر اس کے مقابلے میں حج متعارف حج اکبر ہے جس میں لوگوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے ۱۲

عَاهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

تم (مسلمانوں) نے مسجد حرام (یعنی خانۂ کعبہ) کے قریب (حدیبیہ میں صلح کا) عہد (و پیمان) کیا تھا اور اُنھوں نے اب تک اس کو نہیں توڑا تو جب تک وہ لوگ

لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ

کیونکہ اللہ اُن لوگوں کو جو (بد عہدی سے) بچتے ہیں دوست رکھتا ہے مشرکین کا عہد کیسے (معتبر ہو سکتا ہے) اور اُن کا حال یہ ہے کہ

لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ

اگر (یہ لوگ، تم (مسلمانوں) پر غلبہ پا جائیں تو تمھارے بارے میں نہ قرابت کا پاس ملحوظ رکھیں اور نہ عہد (و پیمان) کا اپنی زبانی باتوں سے تو تم کو رضامند کر دیتے ہیں اور اُن کے دل نہیں

وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

اور اُن میں اکثر ایسے ہیں کہ بات کہتے ہیں اور آپ ہی اُس سے نکل بھاگتے ہیں ف۱ یہ لوگ (دنیا کے لالچ میں آ کر) خدا کی آیتوں کے بدلے میں تھوڑا سا (دنیاوی) فائدہ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ

خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکنے (کیا ہی) بُری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں ف۲ کسی مسلمان کے بارے میں نہ تو قرابت کا پاس ملحوظ رکھتے ہیں

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ○ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

اور نہ عہد (و پیمان) کا اور یہی لوگ برسر زیادتی ہیں پھر (اے مسلمانو!) اگر یہ لوگ (کفر و شرک سے) توبہ کریں اور

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں اور جو لوگ سمجھ دار ہیں اُن کے لیے ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ

اور اگر یہ لوگ عہد کیے پیچھے اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور

طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

تمھارے دین میں طعنہ زنی کریں تو (ان) کفر کے پیشواؤں کی قسمیں کچھ بھی (اعتبار کے قابل) نہیں ان سے (خوب) لڑو تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز

يَنْتَهُوْنَ ○ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ

(مسلمانو!) تم اُن لوگوں سے (دل کھول کر) کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کے نکال دینے کا ارادہ کیا

الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور تم سے (چھیڑ خانی بھی) اول انھوں ہی نے شروع کی کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو بس اگر تم ایمان رکھتے ہو تو (ان سے نہیں بلکہ) خدا ہی سے ڈرو

تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ

کہ تم اس سے ڈرو۔ ان لوگوں سے (بے تامل) لڑو خدا تمھارے ہی ہاتھوں ان کو سزا دے گا

وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور ان کو رسوا کرے گا اور ان پر تم کو فتح دے گا اور مسلمانوں کے گروہ کے کلیجوں کو ٹھنڈا کرے گا

ف۱ اس سورت سے اسلام کا رنگ بدلا جو اسلام ہوتا ہی ابتدا میں تو بالکل کمزوری اور مجبوری اور مغلوبیت تھی یہاں تک کہ مسلمانوں نے اپنا دیس چھوڑ چھوڑ کر جنگلے میں جا پناہ لی تو پیغمبر صاحب بھی مکے میں نہ ٹھیر سکے اور مجبور ہو کر مدینے تشریف لائے پھر یہاں لڑائیاں چھڑ گئیں ہجرۃ کے چھٹے برس پیغمبر صاحب نے عمرے کے لیے مکے جانا چاہا تو قریش نے آگے نہ بڑھنے دیا اور آپ اپنے ہمراہیوں سمیت مقام حدیبیہ میں رک گئے اور اہل مکہ کے ساتھ صلح کا پیغام سلام ہونے لگا آخر کار بڑی مشکل سے صلح ہوئی اور صلح ہوئی بھی تو مغلوبانہ کر پیغمبر صاحب کو بے عمرہ کیے واپس آنا پڑا اور یہ ٹھیری کہ مسلمان اگلے سال اس عمرے کی قضا کریں مگر اس طرح پر کر سکتے ہیں تلواروں کو میان میں کیے ہوئے داخل ہوں اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں دس برس تک لڑائی موقوف اس اثنا میں مکے والوں میں سے کوئی مسلمانوں میں جا شامل ہو تو واپس کر دیا جائے اور کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکے چلا جائے تو مسلمان اُس کا مطالبہ نہ کریں اس صلح کی تحریک بھی خود پیغمبر صاحب کی طرف سے ہوئی تھی اور اس کی شرائط سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ مسلمانوں نے دب کر صلح کی اس صلح میں ایک بات یہ بھی تھی کہ کوئی فریق فریق ثانی کے طرفداروں سے نہ لڑے اور نہ اُن کے دشمنوں کی مدد کرے مسلمان تو اس صلح کو پسند کرتے تھے وہ تو پیغمبر صاحب ہی کی بردباری پیش بینی تھی کہ صلح کی بیل منڈھے چڑھی لیکن قریش شرارتیں کرنے سے باز آنے والے تھے کھلم کھلا نہیں تو چھپکے چھپکے مسلمانوں کی مخالفت میں کوشش کرتے رہتے۔ اسی حیص بیص میں تین برس گزر گئے اس عرصے میں مسلمانوں کی فوجی قوت بہت بڑھ گئی تھی اور اُنھوں نے بہت سے قبیلوں کو مطیع بھی کر لیا تھا تو پیغمبر صاحب نے تمام جزیرۂ عرب کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ صاف کرنا چاہا اور جس طور پر صاف کرنا چاہا وہ اس سورت کی آیتوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا ہے۔ ساتویں برس پیغمبر صاحب نے شہر مکہ میں حج کے دن حضرت ابوبکر اور حضرت علی کو بھیج کر یہ منادی کرا دی کہ اب آئندہ مشرکین سے ہم مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں جن سے صلح ہے اور اُنھوں نے شرائط صلح کو نہیں توڑا اُن کے ساتھ مدت صلح تک صلح برقرار اور اُن کے سوا جنھوں نے صلح کی شرائط کو توڑ دیا ہو یا جن کے ساتھ صلح نہیں ہے اُن کو چار مہینے کی مہلت اس مدت میں مسلمانوں کی اطاعت اختیار کریں یا لڑنے کے لیے آمادہ ہو جائیں اگرچہ اس سورت کی آیتوں سے ظاہر ہے مسلمانوں کی طرف سے ایک طرح کی سختی ظاہر ہوتی ہے لیکن ایک گروہ جو بیس برس تک برابر طرح طرح کی ایذائیں تکلیفیں اور بے آبروئی اور بے حرمتی کی نقصان اُٹھاتا رہا ہو اب اس کو خدا اپنی حفاظت کی طاقت دے تو ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے رقت کے حکم بڑھ کر کوئی دشمن کے ساتھ کیا کر سکتا ہے بکار ہو مگر انصاف اور درگزر بات بات سے ظاہر ہے وصہ کا نہیں دنیا نہیں قریب نہیں ۱۲ ف۲ قرآن میں اس طرح کا الزام تو اکثر یہود کو دیا گیا ہے کہ تورات کی تحریف کرتے ہیں

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اور ان کے دلوں میں جو (کافروں کی طرف سے) غصہ (بھرا ہوا) ہے اُس (کی خلش) کو بھی دور کرے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور

حَكِيمٌ ○ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا

حکمت والا ہے۔ کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ (بے آزمائش) چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو (اچھی طرح) تو (پرکھا) ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیے

مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی کو اپنا دوست نہیں بنائے

وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن

اور جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے۔ مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ (اپنے جیسے کافروں سے)

يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ

اللہ کی مسجدیں آباد کریں اور (شرک کے افعال و اقوال سے) اپنے اوپر کفر کی گواہی بھی دیتے جائیں۔ یہی لوگ ہیں

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ○ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ

جن کا کیا دھرا سب اکارت ہوا اور یہی لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ (حقیقت میں) تو اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَ

جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور

لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○

جس نے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا تو ایسے لوگوں کی نسبت توقع کی جا سکتی ہے کہ (آخر کار) اُن لوگوں میں (داخل) ہوں جو منزل مقصود پر پہنچ جائیں

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کے پانی پلانے اور ادب و حرمت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے آباد رکھنے کو اُس شخص کی خدمتوں جیسا سمجھ لیا جو اللہ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَ

اور روز آخرت پر ایمان لاتا اور اللہ کے رستے میں جہاد کرتا ہے یہ اللہ کے نزدیک تو یہ (لوگ ایک دوسرے کے) برابر نہیں اور

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا ف جو لوگ ایمان لائے اور (دین کے لیے) اُنھوں نے ہجرت کی اور

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَ

اپنے جان و مال سے اللہ کے رستے میں جہاد کیے ف۲ (یہ لوگ) اللہ کے ہاں درجے میں کہیں بڑھ کر ہیں اور

أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

یہی ہیں جو منزل مقصود کو پہنچنے والے ہیں۔ اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں (میں رہنے) کی خوشخبری دیتا ہے

ع ۲ / ۸ — منزل ۲ — نصف

ف۱ حضرت عباسؓ پیغمبر صاحب کے چچا تھے مگر فتح مکہ کے وقت ایمان لائے اور حضرت علیؓ پیغمبر صاحب کے چچازاد بھائی اور داماد تھے سب سے پہلے ایمان لائے پیغمبر صاحب کے ساتھ ہجرت کی جہاد کیے پس اسلامی خدمتیں حضرت علیؓ کی زیادہ تھیں اور قرابت حضرت عباسؓ کی قریب تھی اور وہ حاجیوں کے پانی پلانے اور خدمت خانہ کعبہ کو بھی وہ اپنے مفاخر میں گنتے تھے ان آیتوں میں اسلامی خدمتوں کی فضیلت کا ذکر ہے

ف۲ جان سے جہاد کرنے سے مراد ہے اپنی ذات سے لڑائی میں شریک ہونا اور مال سے جہاد کرنا لڑنے والوں کے خرچ بات کی ذمہ داری کرنا

وَجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جن میں ان کو دائمی آسائش ملے گی (اور وہ) ان باغوں میں سدا کو (اور) ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے بے شک اللہ کے ہاں

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ

ثواب (کام کا) بڑا (ذخیرہ موجود) ہے مسلمانو! اگر تمہارے باپ

وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو (اپنا) رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی (کا برتاؤ) رکھے گا

مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ

تو وہی لوگ (ہیں جو خدا کے نزدیک) نافرمان ہیں - (اے پیغمبر مسلمانوں کو) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور

اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ

تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے دار اور مال

اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا

(اگر یہ چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو

حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ

یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے اور اللہ ان لوگوں کو جو (اس کے حکم سے) سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا ف (مسلمانو!)

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ

اللہ بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے اور (بالخصوص) حنین (کی لڑائی) کے دن جب تمہاری کثرت نے تم کو مغرور کر دیا تھا

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا

(کہ ہم بہت ہیں) تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور (اتنی بڑی) زمین باوجود (ایسی) وسعت کے

رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

تم پر تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے پھر اللہ نے

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ

اپنے رسول پر اور (نیز) مسلمانوں پر اپنی (طرف سے) تسلی نازل فرمائی اور (تمہاری مدد کو فرشتوں کے) ایسے لشکر بھیجے جو تم کو دکھائی نہیں دیتے تھے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ

(آخر کار) کافروں کو بڑی سخت مار دی اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد خدا جس کو چاہے توبہ نصیب کرے

ف اس آیت میں شروع شروع کے مسلمانوں کے حق میں بڑی سختی ہے ایک جماعت اُن کی تمام علائق دنیا کے ترک کرنے کو حکم دیا گیا ہے لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی اور آخر یہی ہوا کہ جب اس حکم خدا پر ثابت قدم رہے اور کفار گروہ در گروہ مسلمان ہوتے گئے اور مسلمانوں کو بہت رہیے تک ترک علائق کی مصیبت نہ اٹھانی پڑی ۱۲ م

ع ۳ ۹

بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مسلمانو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

مشرک تو (نرے) گندے ہیں تو اس برس کے بعد (ادب والی) حرمت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ

اور اگر (اُن کے ساتھ لین دین بند ہو جانے سے) تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو خدا پر (بھروسا رکھو وہ) چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا

اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

بے شک خدا (سب کی نیتوں کو) جانتا (اور) حکمت والا ہے اہل کتاب جو نہ خدا کو مانتے ہیں (جیسا کہ ماننے کا حق ہے)

وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

اور نہ روز آخرت کو ف ۲ اور نہ اللہ اور اُس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ

دین حق کو تسلیم کرتے ہیں (مشرکوں کے علاوہ) ان (لوگوں) سے (بھی) لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر (اپنے) ہاتھوں سے جزیہ دیں ف ۳

وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ

کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ اُن کے مُونہ کی کہن ہے

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

لگے اُن ہی کافروں کی سی باتیں بنانے جو ان سے پہلے (ہو گزرے) ہیں خدا اُن کو غارت کرے (دیکھو تو) کدھر کو (شیطان کے) بھٹکائے (ہوئے)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے مشائخوں اور مریم کے بیٹے مسیح کو

ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

خدا بنا ٹھہرا لیا حالانکہ (ہمارے ہاں سے) ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہنا اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

وہ ان کے شرک سے پاک ہے چاہتے ہیں کہ خدا کے نور (اسلام) کو مُونہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

اور خدا کو منظور ہے کہ ہر طرح پر اپنے نور (کی روشنی) کو پورا کر کے رہے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے وہی (ذات پاک) ہے

منزل ۲ ع ۵

ف حنین ایک جگہ کا نام ہے جو مکے اور طائف کے بیچ میں ہے مکہ فتح ہو لے کے بعد پیغمبر صاحب نے خبر سنی کہ کفار حنین میں لڑائی کے لیے بکثرت جمع ہو رہے ہیں آپ دس ہزار مسلمان مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکے کے نومسلم لے کر اُن پر چڑھ گئے لشکر کو ایک تنگ گھاٹی میں سے گزرنا تھا اور تنگی راہ کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے آدمی گھاٹی میں سے گزر سکتے تھے اور قوم ہوازن کے لوگ گھاٹی کے قریب مسلمانوں کی گھات میں لگے تھے موقع پا کر ان پر ٹوٹ پڑے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور کثرت سے جیسے کہ بعض مسلمانوں کو بڑا غرہ تھا کہ آج ہم اتنے سارے ہیں کافروں پر ضرور فتح پائیں گے اور یہ غرہ تھا توکل کے خلاف شکست سے مسلمانوں کی تادیب کر دی گئی حنین میں گو اول بار شکست ہوئی یہاں تک کہ لوگ پیغمبر صاحب کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے مگر حضرت عباس پیغمبر صاحب کے ساتھ تھے اور وہ آدمی تھے بلند آواز انھوں نے للکارا تو مسلمان پھر پلٹ آئے اور لڑائی مار لی ۱۲ ف ۲ کہنے کو تو اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ خدا کو بھی مانتے ہیں اور روز آخرۃ کے بھی قائل ہیں مگر جب انھوں نے اپنے پیغمبر عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھا تو یہ خدا کا ماننا نہیں ہے اور چونکہ فلاح عاقبت خدا کے ماننے پر موقوف ہے جس کے عقیدۂ توحید میں تزلزل ہو وہ گویا روز آخرۃ کا بھی قائل نہیں روز آخرۃ کا قائل ہو تو پھر خدا ہی کیوں بنائے اور کسی کو خدا کا بیٹا ہی کیوں بنائے ۱۲ ف ۳ ہمیشہ سے تمام سلطنتوں کا دستور چلا آتا ہے کہ بادشاہ اپنی رعیت سے خراج لیتا ہے پھر جو بادشاہ نیک دل اور رعیت پرور رہتا ہے وہ خراج کو رعیت کے فائدے رعیت کے آرام و آسائش کے کاموں میں خرچ کرتا ہے جیسے سڑکیں مدرسے شفاخانے وغیرہ اور جو عیاش اور تن پرور ہیں رعیت سے لیتے اور مال مفت دل بے رحم کی طرح بیہودہ مصارف میں اڑا دیتے ہیں تو ویسے ہی ان کی سلطنت کمزور اور رعیت بے چین رہتی ہے نہ اُن کے پاس قوی فوج ہوتی ہے نہ مستعد پولیس نہ بے لوث عدالت جزیہ جس کا اس آیت میں مذکور ہے وہ بھی ایک خراج تھا جو مسلمان بادشاہ غیر مذہب کی رعایا سے لیا کرتے تھے اس خراج کے بدلے میں ملک کی حفاظت کرتے اور رعایا میں امن قائم رکھتے

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ

گو مشرکوں کو برا ہی کیوں نہ لگے ف۱ مسلمانو! (اہلِ کتاب کے) اکثر عالم

وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ

اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق (ناروا) کھاتے اور

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے اور اس کو (مطلقاً)

لَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ

خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے پیغمبر) ان کو (روزِ قیامت کے) عذابِ دردناک کی خوشخبری سنا دو۔ جب کہ اس

يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ

(سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں (رکھ کر) تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے ماتھے اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور

هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ إِنَّ

کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کیا تھا تو (آج) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو

عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

جس دن خدا نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں (تب ہی سے) خدا کے یہاں مہینوں کی گنتی کتاب اللہ (یعنی لوحِ محفوظ) میں بارہ مہینے (لکھی)

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ

ہے) جن میں سے چار (مہینے) ادب (وامن) کے ہیں ف۲ دین (کا) سیدھا راستہ یہی ہے تو

فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا

مسلمانو! (امن و ادب کے) ان (چار مہینوں) میں (قتلِ ناحق سے ان مہینوں کی بے حرمتی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا اور تم مسلمان

يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا النَّسِيءُ

(سب کے سب) مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں ف۳ اور جانے رہو کہ اللہ (زیادتی سے) بچنے والوں کا ساتھی ہے ف۴

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ

مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا بھی ایک کفر مزید ہے جس کی وجہ سے کافر (دین کے رستے سے) گمراہ ہوتے رہتے ہیں ایک برس ایک مہینے کو حلال کر

عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ

(لیتے) اور (دوسرے برس) اسے (حرام کر لیتے) ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جو (چار مہینے) حرم کیے ہیں (اپنی گنتی سے) اس گنتی کو مطابق کر کے اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں) کو حلال کر لیں

ف۱ ایک زمانہ دراز تک تو دینِ اسلام کو دنیاوی حکومت اور سلطنت کے اعتبار سے بھی غلبہ رہا اب اس طرح کا غلبہ نہیں تو دلیل اور حجت کا غلبہ بدستور باقی ہے اور یہی آدمی ہیں اور یہی ان کی سمجھ ہے تو ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا ۱۲ ف۲ لوب اور امن عام کے چار مہینوں سے مراد ہیں ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب کے چار مہینے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں اور مشرکوں میں لڑائی ٹھن گئی تو اب کوئی مسلمان مشرکوں کا پاس نہ کرے جیسے مشرک کسی مسلمان کا پاس نہیں کرتے ۱۲ ف۴ القرآن یفسر بعضہ بعضا ایک مشہور کلیہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی مضمون کا قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے مگر کہیں ایک طرح کے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے اور کہیں دوسری طرح کے تو سب کے ملانے سے ٹھیک مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے یہاں لفظ متقین کے کئی معنی ہو سکتے تھے متبادر معنی ہیں پرہیزگار اور ہم نے یہ (زیادتی سے) بچنے والے اس کی سند سورۂ بقرہ پارہ سیقول کے آٹھویں رکوع میں یہ آیت موجود ہے فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین ۱۲

سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ان کی بدکرداریاں اُن کو بھلی کر کے دکھائی گئی ہیں اور اللہ اُن لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا ف۲ مسلمانو!

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہِ خدا میں (لڑنے کے لیے) نکلو

إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

تو تم زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو۔ کیا آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر قناعت کر بیٹھے ہو اگر یہ بات ہے تو یہ تمہاری سخت غلط فہمی ہے کیونکہ

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ○ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ

آخرت کے (فائدوں) کے مقابلے میں (دنیا کی) زندگی کے فائدے محض بے حقیقت ہیں ف۳ اگر تم (بلائے جانے پر بھی راہِ خدا میں لڑنے کے لیے) نہ نکلو

عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ

دردناک مار مارے گا اور تمہارے بدلے دوسرے لوگ (رسول کی مدد کو) لا موجود کرے گا اور تم اُس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم رسول کی مدد نہ بھی کرو تو کچھ پروا کی بات نہیں اللہ اُن کا مددگار ہے اور اُسی نے اپنے رسول کی مدد اُس وقت بھی کی تھی

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ

جب کافروں نے اُن کو (ایسا بے سروسامان گھر سے) نکال باہر کیا (کہ صرف دو آدمی تھے اور) دو میں دوسرے (پیغمبرؐ) اُس وقت یہ دونوں غار (ثور) میں تھے

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ

(دیکھو) رنج (وفکر) نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر اپنی (طرف سے) تسلی اُتاری اور

بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ

اُن کو (فرشتوں کی) ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم لوگ نہ دیکھ سکے اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا اور (سدا)

اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا

اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب (اور) صاحبِ تدبیر ہے ف۱ مسلمانو! ہلکے (یعنی بے ہتھیار ہو تو) اور بوجھل (یعنی مسلح ہو تو) خدا کی راہ میں

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم (جہاد کی مصلحتوں کو) جانتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے

إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا

(اے پیغمبر) اگر سرِدست فائدہ ہوتا اور سفر بھی متوسط درجے کا (اور تم ان منافقوں کو اپنے ساتھ چلنے کو بلاتے)

لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

تو یہ بے تامل تمہارے ساتھ ہو لیتے لیکن ان کو مسافت دور معلوم ہوئی اور (تمہارے پیچھے رہ جانے کا سبب پوچھو گے تو یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر

ع ۵ / ۸ / ۱۱

ف۱ قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی ہی رہتی ہے یعنی جو مہینے کبھی جاڑے میں پڑتے ہیں وہ دنوں کا تفاوت ہوتے ہوتے گرمیوں میں آپڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہوتا کہ امن و ادب کے چار مہینے لڑائی کے موسم میں آپڑتے تو ایسے موقع پر مشرکین مہینوں کو اپنی مرضی کے مطابق ہٹا سرکا دیتے اس کی ممانعت فرما دی گئی کیونکہ لوگوں کو دھوکا ہوتا تھا ۱۲ ف۲ چونکہ تبوک کا مذکور ہے کہ اُس میں جانے سے منافق جی چُرانے لگے تھے پورا قصہ اگلے رکوع کے فائدے میں دیکھو ۱۲ ف۳ پیغمبر صاحب نے کامل دس برس مکے میں دینِ اسلام کی منادی کی اور طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں جو کافروں سے پہنچیں نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ اُن کو برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ کافر اُن کے مار ڈالنے کے منصوبے کرنے لگے جب یقین ہو گیا کہ اب ان لوگوں کے ہاتھ سے جان کا بچنا مشکل ہے تو پیغمبر صاحب شب کے وقت حضرت علی کو اپنے بچھونے پر لٹا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے کر نکل تین میل کے فاصلے پر جبلِ ثور کے غار میں جا چھپے ادھر کافروں نے خبر پاتے ہی جستجو شروع کی پیغمبر صاحب غار میں چھپے بیٹھے رہے اُس غار پر کافروں کا گزر بھی ہوا مگر خدا نے اُن کو اندھا کر دیا اور پیغمبر صاحب کو نہ دیکھ سکے ایسے وقت کا مذکور ہے کہ حضرت ابوبکرؓ غار کے سرے پر کافروں کا چلنا پھرنا دیکھ کر گھبراتے تھے اور پیغمبر صاحب اُن کو تسلی دیتے تھے اس درجے کا توکل پیغمبر کے سوا کسی سے ہو نہیں سکتا غرض جب تین دن تک مکہ کی جستجو کی شورش فرو ہوئی تو پیغمبر صاحب مدینے کا رستہ چھوڑ بالا بالا کترا کے ہوتے ہوئے نکل گئے اسی کا نام ہجرۃ ہے جس سے مسلمانوں کا سنہ ہجری شمار کیا جاتا ہے جب تک غار میں رہے ابوبکرؓ کے گھر سے کھانے اور سواری کا انتظام ہوتا رہا حضرت ابوبکرؓ کی یہ بڑی خدمت نمایاں ہے جس کو کوئی مسلمان فراموش نہیں کر سکتا اور اسی آیت میں جو فرشتوں کی مدد کا مذکور ہے کیا تعجب ہے کہ ہجرت کے وقت بھی فرشتے آئے ہوں اور اُنھوں نے کسی طور پر کافروں کو اندھا اور بے قابو کر دیا ہو یا شاید جنگِ بدر و حنین وغیرہ کی طرف اشارہ ہو کہ ان لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا اور مدد کرنا صراحۃً قرآن سے ثابت ہے ۱۲

لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

کہ اگر ہم سے بن پڑتا تو ہم ضرور تم لوگوں کے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ لوگ (جھوٹی قسمیں کھا کر خدا کے عذاب آخرت کے اعتبار سے) آپ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈال

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ

کر رہے ہیں اور خدا جانتا ہے کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں (اے پیغمبر) خدا تمہارا قصور معاف کرے تم نے ان کو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی اس وقت تک (توقف کیا ہوتا) کہ

لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ○ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

تم پر سچے (علیحدہ) ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو (الگ) معلوم کر لیتے (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ

خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں کہ اپنی جان و مال سے شریک جہاد نہ ہوں اور

أَنْفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ○ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے (پیچھے رہ جانے کے لئے) تم سے خواہان اجازت وہی لوگ ہوتے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي

جو اللہ کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں

رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ○ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً

تو وہ اپنے شک کی حالت میں حیران ہیں (کہ کیا کریں کیا نہ کریں) اور اگر یہ لوگ (دل میں گھر سے) نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اس کے لئے کچھ تیاری

وَلَٰكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ

کرتے مگر اللہ کو ان کا جگہ سے ہلنا ہی ناپسند ہوا تو اس نے ان کو اہدی بنا دیا اور گویا ان سے کہہ دیا گیا کہ جہاں اپاہج لوگ بیٹھے ہیں تم بھی

لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ

اگر یہ لوگ تم مسلمانوں میں مل کر نکلتے بھی تو بس تم میں اور زیادہ خرابیاں ہی ڈالتے اور تم میں فساد پھیلانے کی غرض سے تمہارے درمیان گھوڑ

يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○

دوڑے دوڑے پھرتے (رسوا الگ) اور غضب یہ ہے کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو ان کی سن لیتے ہیں اور اللہ شریر لوگوں کو خوب جانتا ہے

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ

(اے پیغمبر) انہوں نے پہلے بھی فساد ڈلوانا چاہا اور تمہارے زک دینے کے لئے تدبیروں کی الٹ پلٹ کرتے ہی رہے یہاں تک کہ (تائید الٰہی کا) سچا وعدہ آ پہنچا

وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ○ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي

اور خدا کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہی گزرا کیا اور ان ہی منافقوں میں سے (ایک) وہ (نابکار بھی) ہے جو (تم سے) درخواست کرتا ہے کہ مجھ کو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے

وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ

اور بکھیڑوں (حسینان روم) کی بلا میں نہ پھنسائیے سنو جی! یہ لوگ بلا میں تو آ ہی گرے (حسینان روم کی بلا تو سہی نافرمانی خدا کی بلا) اور بے شک جہنم سب

ف پیغمبر صاحب کے وقت میں لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ بڑی سخت آزمائشوں میں سے اسلام ابتدائی حالت میں تھا کمزور بے مقدرت اور مغلوب اور اسی وجہ سے اس وقت کے مسلمانوں کے قصے بہت بڑے ہیں پیغمبر صاحب کو بہت لڑائیاں لڑنی پڑی ہیں سب سے اخیر لڑائی تبوک کی تھی تبوک ملک شام کا ایک شہر ہے جہاں روم کی عملداری تھی اور وہ لوگ نصاریٰ تھے مشہور یہ ہوا کہ عرب میں قحط پڑا ہے اور پیغمبر صاحب کی نسبت دشمنوں نے اڑا دیا کہ ان کا انتقال ہو گیا بادشاہ روم کو ملک عرب کے زیر کرنے کا حوصلہ ہوا اس نے کچھ لشکر اس طرف کو متوجہ کیے پیغمبر صاحب کو خبر معلوم ہوئی اور ملک گیری کی غرض سے نہیں لڑنے کے لئے نہیں بلکہ صرف رومیوں کے حوصلے پست کرنے کے ارادے سے آپ نے چڑھائی کی موسم موافق نہ تھا سخت گرمی پڑ رہی تھی اور نخلستان کی فصل تیار تھی کہ اسی پر مدینے والوں کی گزران تھی بے سامانی کا یہ حال کہ ہتھیار اور بار برداری بقدر ضرورت موجود نہیں مگر پیغمبر صاحب کو تو صرف یہ منظور تھا کہ ادھر سے سبقت ہو اور رومی دبکی میں آ جائیں چنانچہ لڑائی بھڑائی کچھ ہوئی ہی نہیں مگر بعض دودلے مسلمانوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دینے میں مضائقہ کیا اور اس کے لئے طرح طرح کے حیلے بنائے چنانچہ ان میں سے کسی نے یہ حیلہ بھی کیا تھا کہ روم کا حسن مشہور ہے ایسا نہ ہو کہ میں وہیں کا ہو رہوں ۱۲

ع ۶/۵ ۱۲ — منزل ۲

ف اہدی شاہی زمانے میں کچھ لوگ اہدی ہوتے تھے کہ کوئی خدمت ان سے متعلق نہ ہوتی اور مفت کھاتے تنخواہ پاتے
اب اہدی کاہل و سست کے معنی بولا جاتا ہے ۱۲

ان

إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا

(اے پیغمبر) اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچ جاتی ہے تو ان (منافقوں) کو بُری لگتی ہے اور اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ

قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ ○ قُل لَّن

(ہم ہی خیال سے) ہم نے پہلے ہی سے اپنا کام (ٹھیک ٹھاک) کر لیا تھا اور یہ کہہ کر خوش خوش (تمہارے پاس سے اٹھ) واپس چلے جاتے ہیں (اے پیغمبر)

يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کہ جو کچھ خدا نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی (اور) مصیبت تو ہم کو پہنچ سکتی نہیں وہی ہمارا کارساز ہے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ (بس) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں

الْمُؤْمِنُونَ ○ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں (خواہ مخواہ) ایک نہ ایک کا تو انتظار کرتے ہی ہو ف۱

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ

اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا (تم پر) اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے

أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ○ قُلْ أَنفِقُوا

یا ہمارے ہاتھوں سے (تم کو کوئی سزا دلوائے) تو (اچھا) تم (بھی) منتظر رہو ہم (بھی) تمہارے ساتھ منتظر ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ○

کہ تم خوشی سے خرچ کرو یا بے دلی سے تمہاری خیرات (خدا کے ہاں) کسی طرح قبول نہیں ہوگی کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَ

اور ان کی خیرات کے قبول ہونے کی اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ انہوں نے اللہ اور

بِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا

اس کے رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو آتے ہیں تو سست کاہل ہو کر اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

وَهُمْ كَارِهُونَ ○ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا

تو ناخوشی سے۔ تم (اے پیغمبر) نہ تو ان کے مال تمہارے لئے موجب حیرت ہوں اور نہ ان کی اولاد کیونکہ خدا نے ان کو دنیوی برکتیں کیوں دیں

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ

خدا چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان کو مال اور اولاد کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہی رکھے اور (یہ کہ) ان کی جان نکلے اور (اس وقت بھی)

وَهُمْ كَافِرُونَ ○ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ

یہ کافر ہی ہوں۔ اور (مسلمانو) یہ منافق تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بھی تم ہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں

وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا

بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں۔ اگر کہیں پناہ پائیں یا (چھپنے کے قابل) غار یا گھس بیٹھنے کی (کوئی) جگہ

ف۱ یعنی ہماری تمہاری لڑائی کا انجام ہمارے حق میں دو طرح کا ہو سکتا ہے کہ یا ہم فتح پائیں تو غازی اور یا مارے جائیں تو شہید یعنی غنیمت اور ثواب دونوں مسلمانوں کے ۱۲

منزل ۲

لَوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ

تو تمہیں تڑا تڑا کر اُس کی طرف دوڑ پڑیں۔ اور ان (منافقوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ (لوگوں کے مال) خیرات (کی تقسیم) میں تم پر بے انصافی کا الزام

فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

پھر اگر ان کو اُس میں سے (اُن کی خواہش کی قدر) دیا جائے تو خوش رہتے ہیں اور اگر ان کو اُس میں سے (اُن کی خواہش کی قدر) نہ دیا جائے تو بس وہ خفا ہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ

اور جو خدا نے اور اُس کے رسول نے اِن کو دیا تھا اگر یہ اُس کو خوشی سے لے لیتے اور کہتے کہ ہم کو اللہ بس کرتا ہے

سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

(اور اب نہیں تو پھر کیا ہے) آگے کو اپنے کرم سے اللہ اور اُس کا رسول ہم کو (بہتیرا) دیں گے ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں (تو یہ اُن کے حق میں کہیں بہتر ہوتا)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ

خیرات (کا مال) تو بس فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور اُن کارکنوں کا جو (مال) خیرات (کے) وصول کرنے پر (تعینات) ہیں اور

الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اُن لوگوں کا جن کے دلوں کا پرچانا منظور ہے (اِن مصارف میں مال خیرات یعنی زکوٰۃ کو خرچ کیا جائے) اور (نیز) قید غلامی سے غلاموں کی گردنوں کے چھڑانے

وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنْهُمُ

اور مسافروں (کے زاد راہ) میں (یہ حقوق) اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) صاحب تدبیر ہے (مناسب جگہ خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے)۔ اور

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ

اِن (منافقوں) میں (بعض) ایسے بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان (کا بڑا کچا) ہے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ کان (کا کچا) ہے تو اُس کا کان تمہاری بھلائی کے لیے ہے

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

وہ اللہ کا یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں (کی بات) کا بھی یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اُن کے لیے (سر تا سر) رحمت ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يَحْلِفُوْنَ

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اُن کو (قیامت کے دن) عذاب دردناک ہونا ہے ف (مسلمانو!) یہ لوگ تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا

خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو راضی کریں حالانکہ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں اگر یہ لوگ سچے مسلمان ہیں تو اللہ و رسول کو راضی کریں

مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ

کیا اُنھوں نے ابھی تک اتنی بات بھی نہیں سمجھی کہ جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

تو اُس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا (اور) یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے

ف کان ہیں یعنی کان کے کچے ہیں اپنی رائے کچھ نہیں رکھتے جو کچھ کسی نے کہہ دیا یقین کرلیا اور یہ جو فرمایا کہ کان ہے تو تمہاری بھلائی کے لیے ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں پر اعتماد کرنا اور اُن کو سچا سمجھنا پیغمبر کی صفت ہے اور تمہاری بہتری کا موجب مگر ہاں کسی مدعی ایمان ہی کے دل میں کھوٹ ہو تو یہ اُس کا قصور ہے کہ پیغمبر کو غلط خبر دی اور پیغمبر نے اُس کے ظاہری اسلام پر اعتماد کر کے اُس کا یقین کرلیا ۱۲

ع ۱۳ / ۱۷

الثلثۃ

منزل ۲

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

منافق (اس بات سے بھی) ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے مسلمانوں (پیغمبر کے ذریعے سے) ایسی سورت نازل ہو جو ان کے دلوں کی باتیں مسلمانوں کو بتا دے

قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ (اچھا) ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈر رہے ہو اس کو خدا ظاہر کر کے رہے گا ف۱ اور (اے پیغمبر) اگر

سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا حرکت تھی تو وہ یہی جواب دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنسی دل لگی کر رہے تھے (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تم ہنسی بھی کرتی تھی تو خدا کی

وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ

اور اس کے رسول کے ساتھ باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے

اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ

اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بھی کر دیں تاہم دوسروں کو ضرور سزا دیں گے کہ (اصل میں)

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ

وہی قصوروار تھے ف۲ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک کے ہم جنس ایک ف۳

يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ

بُرے کام کرنے کی (لوگوں کو) صلاح دیں اور بھلے کاموں (کے کرنے) سے منع کریں اور (خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آئے تو) اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ

(حقیقت حال یہ ہے کہ) ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو (اس کے بدلے میں گویا) اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ف۴ کچھ شک نہیں کہ منافق (بڑے ہی) سرکش ہیں

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے حق میں خدا نے دوزخ کی آگ کا قرار داد کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے (اور) وہی

حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ كَالَّذِيْنَ مِنْ

ان کو بس کرتی ہے اور خدا نے ان کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لیے عذاب ہے دائمی (منافقو! تمہاری بھی وہی مثل ہوئی) جیسی مثل

قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ

تم سے پہلوں کی ہوئی تھی کہ وہ تم سے بہت زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد بھی (تم سے) زیادہ رکھتے تھے

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

تو وہ اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھا گئے سو تم نے بھی اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھائے جیسے

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

تم سے پہلوں نے اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھائے تھے اور جیسی باتیں وہ کیا کرتے تھے تم بھی ویسی ہی باتیں کرنے لگے (وہ) لوگ (جو)

ف۱ منافقوں میں بعضے تو محض بدعقیدت تھے اور کسی وجہ سے خلاف واقع اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرتے تھے اور بعض شکی اور دو دلے تھے اس آیت میں اسی قسم کے اخیر منافقوں کا تذکرہ ہے کہ وہ کسی کسی وقت تو بے شک سچے تھے مگر اللہ کے دین کے ساتھ تمسخر ترک نہیں کرتے تھے ۱۲

ف۲ منافق لوگ جو تمسخر کرتے تھے اُن میں بعض تو ایسے ہوں گے کہ فقط مشغلے کے طور پر لوگوں کی دیکھا دیکھی اب ہنسی ہاں میں ہاں ملانے لگے ان کا قصور ہلکا ہے اور بعض حقیقت میں اسلام کی طرف سے بدگمان رہے ہوں گے کہ اصل باعث تمسخر کے وہی تھے اور وہی خدا کے نزدیک مستوجب سزا قرار پائے یہاں کسی کی تصریح نہیں فرمائی تاکہ اپنی اپنی جگہ سب متنبہ ہو جائیں ۱۲

ف۳ جو مطلب سگ زرد برادر شغال کا ہے وہی مفہوم بعضہم من بعض کا ہے یعنی ان سب کی ایک مت ہے ۱۲

ف۴ بھلا دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان کی دیا درہی نعمتیں بھی

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

دنیا اور آخرت (دونوں) میں اُن کا کیا دھرا (سب) اکارت ہوا اور یہی نقصان میں بھی رہے (سو منافقو! تمہارا بھی یہی انجام ہونا ہے)

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ

کیا ان منافقوں کو ان لوگوں کی خبر نہیں ملی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم

اور ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ اور اُلٹی ہوئی بستیوں (یعنی دیہات قوم لوط) کے رہنے والے کہ اِن (سب) کے پیغمبر ان کے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

کھلے ہوئے معجزے لیکر آئے (اور انھوں نے ایک نہ سنی اور مبتلائے عذاب ہوئے) سو خدا تو ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا لیکن (خدا کی نافرمانی کرکے) اپنے آپ پر

يَظْلِمُونَ ○ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

ظلم کرتے تھے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک کی رفیق ایک

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

کہ لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے اور بُرے کام (کرنے) سے روکتے اور نماز پڑھتے

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ جن کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا

اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بے شک اللہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے اللہ نے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً

(بہشت کے) باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جن کے تلے نہریں (بہہ رہی) ہوں گی (اور وہ) انہی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (نیز اللہ نے ان سے)

فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

دائمی بہشت میں عمدہ (عمدہ) مکانوں کا (وعدہ کر لیا ہے) اور اللہ کی خوشنودی (جو ان کو حاصل ہوگی وہ) ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ یہی ہے

الْعَظِيمُ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

بڑی (اعلیٰ درجہ کی) کامیابی۔ اے پیغمبر کافروں (سے ہتھیار سے) اور منافقوں (کے ساتھ زبان) سے جہاد کرو اور

عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

ان پر سختی کرو (کہ یہ اسی سختی کے مستحق ہیں) اور آخر کار ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے یہ منافق اللہ کی قسمیں

مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

کہ ہم نے تو یہ (بے جا) بات نہیں کہی حالانکہ ضرور انھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لائے پیچھے کافر ہو گئے

قولہ ہتھیار اور زبان کی قید ہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برتاؤ سے لی ہے کہ منافقوں پر کبھی کافروں کا سا جہاد نہیں ہوا ۱۲

منزل ۲

ع ۹ / ۱۵

فی منافق ... صاحب مسلمانوں سے ... کرتے تھے ... ان کی باتیں ... ان کی ... منافق
کی بہت سی شرارتوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ جسکو جنتے رہے میں اختیار کر لیا ہے ف ۲ پیغمبر صاحب کے وقتوں میں ثعلبہ نام ایک منافق تھا اس نے پیغمبر صاحب سے کشائش رزق کے لیے دعا کی درخواست کی آپ نے اسکو سمجھایا کہ بہت فارغ البالی
غفلت پیدا ہوتی ہے تھوڑے پر قناعت کرو اس نے عہد کیا کہ مجھ کو زیادہ دولت ملیگی تو میں غفلت نہیں خدا کا شکر کرتا رہونگا اور اسکی راہ میں زکوٰۃ خیرات دونگا حضرت کی دعا سے خدا نے اسکے مویشیوں میں اسقدر برکت کی کہ اس کا ریوڑ مدینے کے جنگل میں نہ سماتا اور

وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

اور ایسی چیز کے ساتھ گستاخیاں کرنی چاہیں جن پر ان کو دسترس نہ ہوا اور یہ لوگ کا ہے پر بگڑے - اسی پر کہ انکی مہربانی سے اللہ اور اسکے رسول نے ان کو

مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

سو یہ لوگ اگر اب بھی توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو

اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ

اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں (بڑا) دردناک عذاب دیگا اور روئے زمین پر نہ کوئی ان کا

وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ

حامی ہوگا نہ مددگار - اور ان منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے خدا کیساتھ قول کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمکو (مال) دولت دیگا

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور ضرور (خدا کے) نیک بندے ہو کر رہیں گے - پھر جب خدا نے ان کو اپنے فضل سے (مال) عطا فرمایا

بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ

تو لگے اس میں بخل کرنے اور سرتابی کر کے (اپنے قول سے) پھر بیٹھے - تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن تک کہ خدا سے ملیں گے (یعنی روز قیامت تک) خدا نے انکے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا

إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾

اس لیے کہ انھوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اس کو پورا نہ کیا اور (نیز) اس لیے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے ف ۲

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

کیا انھوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ اللہ ان کے بھیدوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب آگاہ ہے

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

یہ (منافق ایسے) ہی تو ہیں کہ مسلمانوں میں جو لوگ (بامقدور ہیں اور) خوش دلی سے خیرات دیتے ہیں اُن پر (ریاکاری کا) عیب لگاتے ہیں

الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ

اور جو لوگ اپنی محنت کی کمائی کے سوا (زیادہ کا) مقدور نہیں رکھتے اور اس میں بھی جو میسر آتا ہے خدا کی راہ میں دیتے ہیں تو ان پر ناحق کی بنسی اڑاتے ہیں

سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

سو اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے اور ان کے لیے عذاب دردناک (تیار) ہے - (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ

ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو ان کے لیے یکساں ہے اگر تم ستر دفعہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز انکی مغفرت نہ کرے گا

اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے)

وہ مدینہ چھوڑ باہر کسی گاؤں میں جا بسا اسکو ریوڑ کے کام کاج سے اتنی فرصت نہ ملتی کہ پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر یا جماعت جمعہ میں شریک ہوتا پھر زکوٰۃ کا مطالبہ ہوا تو لگا بڑبڑانے تالے بالے بتلانے پھر وہ ایکدفعہ پیغمبر صاحب کی خدمت میں زکوٰۃ لایا پر آپ نے منظور نہ فرمائی اور (آپ کے بعد) خلفاء نے یہانتک کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مر گیا ۱۲ ف ۳ (حضرت) کے مسلمان میں بعض بامقدور اور بعض بے مقدور صدقات لاتے تو منافق بامقدور پر ہنستے مقدور والوں کو کہتے کہ ریا کار ہیں اور بے مقدوروں پر طعن کرتے کہ ناحق کی شیخی بگھارتے ہیں ۱۲ ف ۴ ستر سے گنتی اور حصر مراد نہیں بلکہ صرف کثرت مراد ہے اور یہ اہل عرب کا خاص محاورہ ہے جیسے ہمارے ہاں کبھی سو کبھی پچاس کبھی ہزار کہہ دیا کرتے ہیں جیسے ایک فارسی شاعر کہتا ہے ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست لیکن صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی ایک منافق تھا وہ مرا تو اس کے بیٹے نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اسکے جنازہ کی نماز پڑھا دیجیے پیغمبر صاحب راضی ہو گئے اور جنازہ کی نماز پڑھانے کو کھڑے ہو گئے عبداللہ تھا کٹا منافق اور اسلام کا بڑا سخت دشمن اور اس نے پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کو بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائی تھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پیغمبر صاحب کو نماز پڑھانے سے روکا اور یہ آیت یاد دلائی پیغمبر صاحب نے فرمایا خدا نے ستر بار کے لیے فرمایا ہے کہ میں منافقوں کے حق میں ستر بار دعا کروں تو بھی قبول نہ ہوگی تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا شاید قبول ہو یہ فرما کر عبداللہ کے جنازہ کی نماز پڑھائی بلکہ اسکے کفن کے لیے اپنے پہننے کا ایک کرتہ بھی عنایت فرمایا نماز پڑھا چکے تھے کہ آیت ولا تصل علی احد منہم الخ نازل ہوئی جو آگے آتی ہے پیغمبر صاحب کے طریق عمل پر یہ سمجھ لینا کہ وہ ستر کے محاورہ سے واقف نہ تھے بلکہ یا تو یہ کہ پیغمبر صاحب ستر کے واقف تھے اور ... سے واقف ... لیکن ... شفقت ... کی ...

عین پیغمبر صاحب کی طبیعت نے ستر کے لفظ کا ایک حیلہ بنایا اور اپنا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کر دکھایا ہے یا یہ ستر ... کیا اور ... عبداللہ کے کفن کے لیے کرتہ عنایت کیا
تھا اس کا ماجرا یہ ہے کہ وہ حقیقت میں عبداللہ کے احسان کا معاوضہ تھا حضرت کے چچا عباس مسلمان نہیں ہوئے تھے ... کرتہ ... عبداللہ کے کرتے کے سوا کسی سلمان
کا کرتہ ان کے بدن پر نہ آیا اور ... طبیعت ... کہ ایک کرتہ کے احسان کو بھی اتنا ... پیغمبر صاحب کے ساتھ ہماری عقیدت کو بڑھاتی ہیں ۱۲

ع ۸
۱۶

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ

سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ جو منافق اُن کے اپنے اصرار سے پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ رسول خدا (کی رائے) کے خلاف اپنے گھر میں بیٹھ رہنے پر بہت خوش ہوئے

اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا اُن کو ناگوار ہوا

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا

اور (لوگوں کو بھی) سمجھانے لگے کہ (ایسی) گرمی میں (گھر سے) نہ نکلنا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گرمی تو آتش دوزخ کی بہت سخت ہے (ای) کاش اِن کو

يَفْقَهُوْنَ ۝ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً

(اتنی) سمجھ ہوتی تو (ایک دن ہوگا کہ) یہ لوگ ہنسیں گے کم اور روئیں گے بہت (اور یہ) بدلہ (ہوگا)

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ

اُن اعمال کا جو (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ تو (ای پیغمبر) اگر خدا تم کو (جہاد سے) ان منافقوں کی کسی گروہ کیطرف (صحیح و سلامت) لوٹا کر لے جائے

فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ

اور (پھر کبھی یہ لوگ جہاد کیلئے) نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں تو تم (اسوقت اُنسے) کہدینا کہ تم نہ تو کبھی میرے ساتھ (جہاد کیلئے) نکلوگے اور نہ

تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا

میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑوگے ف۱ چونکہ تم پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھنے سے راضی ہوئے اب بھی

مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ

پسنڈیونکی ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو اور (اے پیغمبر) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو تم ہرگز (اُس کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ

عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اُس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا (کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ سرکشی ہی کی حالت میں مر گئے

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

اور اِنکی کے مال اور انکی اولاد تمہارے لیے موجب تعجب نہ ہوں (کہ پھر یہ دنیاوی برکت انکے یہاں کیوں ہے۔ ہاں یہ دنیاوی برکت اِسلئے ہو کہ) اس

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

دنیا میں مبتلائے عذاب رکھے اور ان کی جان نکلے اور یہ (اسوقت بھی) کافر ہی ہوں اور (اے پیغمبر) جب کوئی سورۃ نازل کی جاتی ہے اور اس میں حکم ہوتا ہی

اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول کی ساتھ ہو کر جہاد کرو تو (جو) انمیں سے صاحب مقدور ہیں (وہی) تم سے اجازت مانگنے لگتے ہیں

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

اور کہتے ہیں کہ ہمکو (یہیں) چھوڑ جاؤ کہ (دوسرے) بیٹھنے والوں کی ساتھ ہم بھی (گھر میں بیٹھے) رہیں۔ انکو عورتوں کے ساتھ جو پیچھے (گھر میں بیٹھی) رہا کرتی ہیں

ف۱ مطلب یہ ہی کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور تمہارا پچھلا طریقہ عمل اس بات کا شاہد ہی ۱۲ منہ

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ○ لَٰكِنِ الرَّسُولُ

اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ لوگ (جہاد کی مصلحتوں کو کچھ) نہیں سمجھتے لیکن رسول

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ

اور جو لوگ انکے ساتھ (اللہ پر) ایمان لائے ہیں (ان سب نے) اپنی جان و مال سے (خدا کی راہ میں) جہاد کیے اور یہی لوگ ہیں

لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ

جن کے لیئے (دنیا اور آخرت کی سب) خوبیاں ہیں اور (آخرکار) یہی فلاح پانیوالے ہیں ان کے لئے اللہ نے (بہشت کے) باغ تیار کر رکھے ہیں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

جنکے تلے نہریں (بہ رہی) بہ رہی ہونگی (اور یہ) انہیں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ

اور (اے پیغمبر) دیہاتیوں میں سے بھی کچھ) بہانہ باز (تمہارے پاس) عذر کرتے ہوئے آئے تاکہ انکو (بھی پیچھے رہجانیکی) اجازت دیجائے اور جن

كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اللہ اور اُسکے رسول سے جھوٹ بولا تھا (گھر ہی) بیٹھے رہے (اسے تک بھی نہیں سوائے پیغمبر) امیں سے جنہوں نے کفر کیا عنقریب انکو عذاب

أَلِيمٌ ○ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ

دردناک پہونچے گا۔ (اے پیغمبر) کمزوروں پر کچھ گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن لوگوں پر جن کو

لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى

خرچ میسّر نہیں بشرطیکہ (جہاد سے پیچھے بیٹھے رہ کر بھی) اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی میں لگے رہیں

الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَلَا عَلَى الَّذِينَ

(ان) نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُن لوگوں پر (کسی طرح کا الزام ہے)

إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَ

کہ جسوقت وہ تمہارے پاس (درخواست لیکر) آئے کہ تم انکے لیئے سواری بہم پہنچادو تو تمنے (انکو جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی (سواری) موجود نہیں

أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ○ إِنَّمَا

خرچ میسّر نہ آنے کے غم کے مارے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ

الزام تو (حقیقت میں) انہیں لوگوں پر ہے جو مالدار ہوتے ساتے تم سے (پیچھے رہ جانیکی) اجازت چاہتے ہیں

يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

کہ عورتوں کے ساتھ جو (عموماً) پیچھے (گھروں میں) بیٹھی رہا کرتی ہیں (پیچھے بیٹھ) رہنا پسند ہوا اور اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگادی ہے تو یہ لوگ (جہاد

ع ١١ ١٧

منزل ٢

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا

(مسلمانو!) جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان منافقوں کے پاس (واپس) جاؤ گے تو یہ لوگ تمہارے سامنے (طرح طرح کے) عذر پیش کریں گے تو تم (ان سے) کہہ دینا کہ باتیں نہ بناؤ

لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ

ہم (مسلمان) کسی طرح تمہارا اعتبار کرنے والے نہیں اللہ تمہارے (سب) حالات ہم کو بتا چکا ہے اور ابھی تو اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرز عمل (اور) دیکھیں گے

وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا

پھر (آخر کار) تم اس (قادر مطلق) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو حاضر و غائب (دونوں) کو جانتا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں)

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ

کرتے رہے ہو (وہ سب) تم کو بتا دیگا (مسلمانوں) جب تم جہاد سے لوٹ کر ان کے پاس واپس جاؤ گے تو یہ لوگ فوراً تمہارے آگے خدا کی قسمیں کھائیں گے

لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ

تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو تم ان کو منہ نہ لگانا کیونکہ یہ لوگ گندے ہیں اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہو

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ

(اور یہ) اس کا بدلہ (ہوگا) جو (دنیا میں) کرتے تھے یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ

فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾

سو اگر تم ان سے راضی (بھی) جاؤ تو اللہ ان نافرمان لوگوں سے راضی ہونیوالا نہیں

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ

دیہات کے لوگ کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور (جہالت کی وجہ سے) اسی لائق ہیں

مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ

کہ خدا نے جو اپنے رسول پر کتاب اتاری ہے اس کے احکام (اچھی طرح) سمجھیں (جو سمجھیں) نہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور دیہاتیوں میں سے

مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ

کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں کہ ان کو خدا کی راہ میں) جو خرچ کرنا پڑتا ہے اس کو (ناحق) جرمانہ سمجھتے اور تم مسلمانوں کے حق میں (زمانے کی) گردشوں کے منتظر ہیں

دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ

سو ان ہی پر زمانے کی گردش بد (کا اثر) پڑے اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اور دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے (بھی) ہیں جو

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَ

اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے اور جو کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اس کو خدا کی جناب کے تقرب اور

صَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي

رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سو سن رکھو حقیقت میں (ان کا خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) قربت ہے (اور) ضرور دیکھے اللہ ان کو

رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَالسّٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ

اپنی رحمت میں لے لے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے (اسلام کے قبول کرنے میں) سبقت

الْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

(اور) سب سے پہلے (ایمان لائے) اور (نیز) وہ لوگ جو ان کے بعد خلوص دل سے داخل ایمان ہوئے خدا اُن سے خوش

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهٰرُ

اور وہ خدا سے خوش اور خدا نے اُن کے لیے (بہشت کے ایسے) باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں (رواں) بہ رہی ہوں گی

خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم

(اور) وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے ف۱ اور (مسلمانو) تمہارے آس پاس کے

مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۛ مَرَدُوا عَلَى

دیہاتیوں میں سے (بعض) منافق ہیں اور خود مدینے کے رہنے والوں میں سے (بھی) جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں

النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ

(اے پیغمبر) تم اِن کو جانتے نہیں ہم اِن کو (خوب) جانتے ہیں سو ابھی تو ہم (دنیا میں) اِن کو دوہری مار دیں گے ف۲ پھر

يُرَدُّونَ إِلٰى عَذَابٍ عَظِيمٍ ○ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا

(آخر کار قیامت میں) بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور (کچھ) اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا (اور) انہوں نے ملے جلے

عَمَلًا صٰلِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

(کچھ) بھلے اور جو کچھ برے سو عجب نہیں کہ اللہ اُن کی (بھی) توبہ قبول کرے کیونکہ اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ خُذْ مِنْ أَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ

بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر یہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دیں تو) ان کے مال کی (بھی) زکوٰۃ لے لیا کرو کہ تم اس سے ان کو (ظاہر میں بھی) پاک

تُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ

صاف کرتے ہو اور اِن کو دعائے خیر دو کیونکہ تمہاری دعا اِن کے لیے تسکین (کی موجب ہوتی) ہے اور اللہ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ کیا اِن لوگوں کو اس کی خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا

عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

اور وہی خیرات (کا مال) لیتا اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ

اور (اے پیغمبر اِن کو) سمجھا دو کہ (اپنی جگہ) عمل کرتے جاؤ سو ابھی تو اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لے گا اور اللہ کا رسول اور مسلمان (بھی دیکھ لیں گے) اور (مرنے کے بعد) پھرے جاؤ گے

ع ۱ ۱۲ — منزل ۲ — معانقہ ۵

ف۱ پیغمبر صاحب کافروں کی ایذاؤں سے عاجز آکر مکے سے مدینے چلے گئے تھے۔ اس ترک وطن کا نام ہوا ہجرت دوسرے مسلمان بھی پیغمبر صاحب کے پیچھے پیچھے مدینے میں جمع ہوتے گئے یہ پردیسی مسلمان مہاجر کہلائے اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے پردیسی مسلمانوں کو جگہ دی اور ایسے وقت میں اسلام کی مدد کی وہ انصار کہلائے ۱۲

ف۲ دوہری مار سے شاید یہ مراد ہو کہ پہلے مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ٹھہرے پھر وہ بیہودہ کافروں کا ساتھ دیا اور وہ مغلوب ہوئے ازیں سورہ مائدہ وازاں سورہ مائدہ ۱۲ +

إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَآخَرُونَ

اُس (قادر مطلق) کیطرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر (سب کچھ) جانتا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ تمکو اُس (کی حقیقت) سے آگاہ کر دیگا اور

مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

کہ حکم خدا کے انتظار میں اُن کا معاملہ ملتوی ہے (اسکو اختیار ہے) کہ یا تو انکو عذاب دے اور یا اُن کی توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا

حکمت والا ہے ف اور (ایک قسم کے منافق وہ بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کر کھڑی کی کہ (مسلمانوں کو) نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور

بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور اُن لوگوں کو پناہ دیں جو اللہ اور رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہیں

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

اور (یہ پوچھا جائیگا تو) قسمیں کھائینگے کہ ہمنے تو بھلائی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ کیا ہی نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ صریح جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ

(سو اے پیغمبر) تم اُس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا ہاں وہ مسجد جسکی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی

أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ

اُسکا البتہ حق ہے کہ تم اُس میں کھڑے ہو کر (امامت کیا کرو کیونکہ) اُس میں ایسے لوگ ہیں جو خوب صاف ستھرے رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ

يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ

خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ بھلا جو شخص خدا کی خوف اور اسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ

بہتر ہے یا وہ جو (ایسے) کھوکھلے کگارے کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے پھر وہ (عمارت دھڑام سے)

بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ

اُس کو جہنم کی آگ میں لے گرے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ

عمارت جو ان لوگوں نے بنائی ہے (اسکی وجہ سے) ان لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکا رہیگا یہاں تک کہ (آخر کار اس عمارت کے گرادینے سے) جانے انکے دلوں کے ٹکڑے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ

اور اللہ (سب کا حال) جانتے والا (اور) صاحب تدبیر ہے ف اللہ نے مسلمانوں سے اُنکی جانیں اور انکے مال اس عوض میں خرید لئے ہیں

وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کہ اُن کے بدلے اُن کو جنت (دے گا یہ لوگ جان و مال کی پروا نہ کرکے) اللہ کے رستے میں لڑتے ہیں

ف ان لوگوں کے بارے میں جو حکم اخیر ہوا وہ اسی سورت میں اسی پارے کے تیسرے رکوع میں عنقریب آتا ہے وہاں ہم تفصیل سے لکھ دینگے ۱۲ ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے والذین اتخذوا سے لیکر یہاں تک کی آیتوں کے متعلق جو حاشیہ لکھا ہے اس میں تاریخی باتیں ضروری سب موجود ہیں اسکو ہم بجنسہ نقل کئے دیتے ہیں "حضرت مکے سے ہجرت کر آئے تو مدینے سے باہر اتر ایک محلہ تھا بنی عمرو بن عوف کا۔ چند روز رکے شہر میں جا پڑے اور مسجد کی تعمیر کی اُس محلہ میں جہاں پانچ نماز پڑھتے تھے وہاں کے لوگوں سے مسجد بہار رہی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہے حضرت اکثر ہفتہ کے روز وہاں جاتے اور نماز پڑھتے اُس محلے میں بعض منافقوں نے چاہا کہ اور مسجد بنا دیں پہلوں کی ضد اور اپنی جماعت جدا ٹھہرا دیں اور ایک راہب ابو عامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تھا اُسکو نفاق سے بلا کر دیں سردار اور امام کریں حضرت سے چاہا کہ اول ایکبار آپ وہاں نماز پڑھیں تو ہم جماعت قائم کریں حضرت کو انکی دغا معلوم نہ تھی وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے پھر کر تو اول وہاں نماز پڑھکر شہر میں داخل ہونگے حق تعالے نے خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی۔ آدمی خیر دیکھے یہی کہ ظاہر بعضی عبادت ہے اور نیت اس میں نفسانیت ہے اُس کا یہ حال ہے" ۱۲

ع ۲ / ۱۲

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

تو (دشمنوں کو) مارتے اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں یہ خدا کا پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے (اور یہ وعدہ) توراۃ اور انجیل

وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا موجود) ہے اور خدا سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا اور کون ہے تو مسلمانو! اپنے (اس) سودے کی

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ

جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہ (معاملہ جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے) اس میں تمہاری بڑی کامیابی ہے یہ وہی لوگ ہیں جن میں اپنی تقصیر سے توبہ کرنے والے

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

عبادت گزار (خدا کی) حمد (و ثنا) کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے ف۱ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے (یعنی نماز گزار) لوگوں کو

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ

نیک کام کی صلاح دینے والے اور بُرے کام سے منع کرنے والے اور اللہ نے جو حدیں باندھ دی ہیں اُن کے نگاہ رکھنے والے ف۲

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور (اے پیغمبر ایسے) مسلمانوں کو خوش خبریاں سنا دو جب پیغمبر اور مسلمانوں کو

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ

مشرکین کا دوزخی ہونا (خدا کے فرمانے سے) معلوم ہو گیا تو (اب) اُن کو زیبا نہیں کہ ایسے لوگوں کی مغفرت کی دعائیں مانگا کریں

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ

گو وہ (اُن کے) قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور (وہ جو) ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی

لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ

سو (وہ) ایک وعدے (کی وجہ) سے (مانگی تھی) جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کر لیا تھا پھر اُن کو (بھی) جب معلوم ہو گیا کہ

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ وَمَا كَانَ

یہ دشمن خدا ہے تو باپ سے (مطلقاً) دست بردار ہو گئے بے شک ابراہیم البتہ بڑے نرم دل (اور) بُردبار تھے اور

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ

اللہ کی شان سے بعید ہے کہ ایک قوم کو ہدایت دیئے پیچھے گمراہ قرار دے تاوقتیکہ اُن کو وہ چیزیں نہ بتا دے جن سے وہ بچتے رہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف۳ بے شک آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

وہی جِلاتا اور (وہی) مارتا ہے اور (مسلمانو!) اللہ کے سوا نہ تو تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار

ف۱ جیسے مجاہد، حاجی، طالب علم وغیرہ ۱۲

ف۲ حدوں کے نگاہ رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ حد شرعی سے تجاوز نہ کرے اُس سے قدم باہر نہ رکھے ۱۲

ف۳ اس آیت کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کی رائے ہے کہ یہ آیت آیت سابقہ کا ضمیمہ ہے تو مطلب ہو گا کہ مشرکین کے لیے جو استغفار تم ممانعت سے پہلے کر چکے ہو اُس سے مواخذہ نہیں اور بعض نے اس کو آیت مستقل اور جداگانہ سمجھا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ کچھ دیہاتی مدینے میں آئے اسلام لائے اور واپس گئے اُس وقت تک نہ تو شراب حرام تھی اور نہ کعبے کی طرف تحویل قبلہ ہوئی تھی بلکہ بیت المقدس کی طرف کو نماز پڑھی جاتی تھی چنانچہ یہ لوگ شراب پیتے اور بیت المقدس کی طرف کو نماز پڑھتے رہے پھر ایک مدت بعد ان کا مدینے آنا ہوا تو ان کو معلوم ہوا کہ شراب حرام ہو چکی ہے اور قبلہ بھی بدل گیا تو انھوں نے پیغمبر صاحب سے عرض کیا کہ ہم تو بڑی گمراہی میں رہے ان لوگوں کی تسکین کے لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ لاعلمی میں جو کچھ کیا معاف ۱۲

منزل ۲

نقد

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

البتہ خدا نے پیغمبر پر بڑا ہی فضل کیا اور (نیز) مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے

فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ

تنگدستی کے وقت میں پیغمبر کا ساتھ دیا جب کہ ان میں سے بعض کے دل ڈگمگا چلے تھے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

پھر اسی نے ان پر (بھی) اپنا فضل کیا (کہ ان کو سنبھال لیا) اس میں شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجے مہربان (اور ان کے حال پر) اور ان تینوں پر بھی

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

(جنھوں نے) پیچھے (رہ کر انتظار حکم خدا) ملتوی رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی اُن پر تنگی کرنے لگی اور

عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ

وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھ لیا کہ خدا کی گرفت سے اُس کے سوا اور کہیں پناہ نہیں پھر خدا نے

عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اُن کی توبہ قبول کر لی تاکہ (قبول توبہ کے شکریے میں آئندہ کے لیے بھی) توبہ کیے رہیں بے شک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ مَا كَانَ لِاَهْلِ

ایمان والو خدا (کے غضب) سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو اہل

الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ

مدینہ اور ان کے گردنواح کے دیہاتیوں کو مناسب تھا کہ رسول خدا کے ساتھ سے پیچھے رہ جائیں

اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ

اور نہ یہ (مناسب تھا) کہ رسول کی جان کی پروا نہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں یہ اس لیے کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا

پیاس اور محنت اور بھوک کی تکلیف پہنچتی ہے تو اور جن مقامات پر کافروں کو ان کا چلنا ناگوار گزرتا ہے وہاں چلتے ہیں تو

يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ

اور دشمنوں سے (کبھی) کچھ مل مارتا ہے تو (غرض تکلیف اور راحت دونوں حالتوں میں) ہر ہر کام کے بدلے (خدا کے ہاں) ان کا عمل نیک لکھا

صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً

بے شک اللہ خلوص (دل سے اسلام کی خدمت کرنے) والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا اور (اسی طرح)

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ

تھوڑا یا بہت جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو میدان ان کو طے کرنے پڑتے ہیں یہ سب (ان کے نامۂ اعمال میں) ان کے نام لکھا

ف غزوہ تبوک بڑے امتحان کا سفر تھا سخت گرمی کا موسم دُور کا سفر بے سروسامانی اور نخلستان پھلے ہوئے کہ یہی اہل مدینہ کی معاش کا ذریعہ تھا تو اس لڑائی میں پانچ فریق ہو گئے اول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار کہ انھوں نے مشکلات کی مطلق پروا نہ کی اور بے پس و پیش مل کھڑے ہوئے۔ دوسرا فریق ان ہی انصار و مہاجرین میں وہ تھا جو کھسکے ہوئے ہچکچاتے تھے مگر آخر کار چل کھڑے ہوئے تیسرا فریق خاص تین آدمی تھے۔ کعب بن مالک ہلال بن امیہ۔ مرارہ بن ربیع کہ یہ لوگ کاہلی کے مارے پیچھے رہ گئے پیغمبر صاحب جب واپس آئے تو یہ لوگ بھی حاضر خدمت ہوئے اور جب ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھی تو سچی بات تھی وہ کہہ دی کہ قصور ہوا ان ہی تین اشخاص کی نسبت پیغمبر صاحب نے حکم دیا تھا کہ وحی کا انتظار کرو خدا کا جیسا حکم ہو گا کیا جائے گا چوتھے منافق کہ اس تمام سورت میں ان پر سخت ملامت کی گئی ہے ان ہی لوگوں نے حیلے اور بہانے بنائے پانچواں فریق وہ لوگ تھے جو کسی عذر سے نہ جا سکے اب اس آیت میں جو خدا کے فضل کا ذکر ہے سو ہر ایک کے مناسب حالت جدا جدا فضل ہے پیغمبر صاحب اور مہاجرین اور انصار پر تو خدا نے یہ فضل کیا کہ ان کے ارادے متزلزل نہیں ہوئے اور جو ہچکچاتے تھے اُن پر یہ فضل ہوا کہ آخر کار انھوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دیا اور کعب اور ہلال اور مرارہ پر یہ فضل ہوا کہ انھوں نے اعتراف کر لیا اور خدا نے اُن کو توبہ کی توفیق دی اور وہ توبہ قبول ہوئی ۱۲

اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا

اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور (یہ بھی) مناسب نہیں کہ مسلمان سب کے سب (اپنے اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں

كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا

(اور بیٹھے ہیں تمہیں) ایسا کیوں نہ کیا کہ ان کی ہر ایک جماعت میں سے کچھ لوگ (اپنے گھروں سے) نکلے ہوتے کہ دین کی سمجھ پیدا کرتے

فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○

اور جب سیکھ کر اپنی قوم میں واپس جاتے تو ان کو (نافرمانی خدا سے) ڈراتے تاکہ وہ لوگ (بھی) برے کاموں سے بچیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا

مسلمانو! اپنے آس پاس کے کافروں سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ

فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

تم میں کرارا پن معلوم کریں (اور کسی پر بے جا زیادتی نہ کرو) اور جانے رہو کہ اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو زیادتی سے بچتے ہیں اور جب کوئی

سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

سورت نازل کی جاتی ہے تو منافقوں میں سے بعض لوگ (ایک دوسرے سے) پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اس (سورت) نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا سو جو

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ

ایمان رکھتے ہیں اس سورت نے ان کا تو ایمان بڑھایا اور وہ (اپنی جگہ) خوشیاں مناتے ہیں اور جن لوگوں کے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ○

دلوں میں (نفاق) کا روگ ہے تو اس (سورت) نے ان کی (پہلی) خباثت پر ایک خباثت اور بڑھا دی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

کیا یہ لوگ (اتنی بات بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں اس پر بھی

لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ

نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں۔ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ

ایک کی طرف ایک دیکھنے لگتا ہے پھر (یہ کہہ کر کہ) کہیں تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں (اٹھ کر) چل دیتے ہیں (رسول کی مجلس سے) کیا پھرے اللہ نے

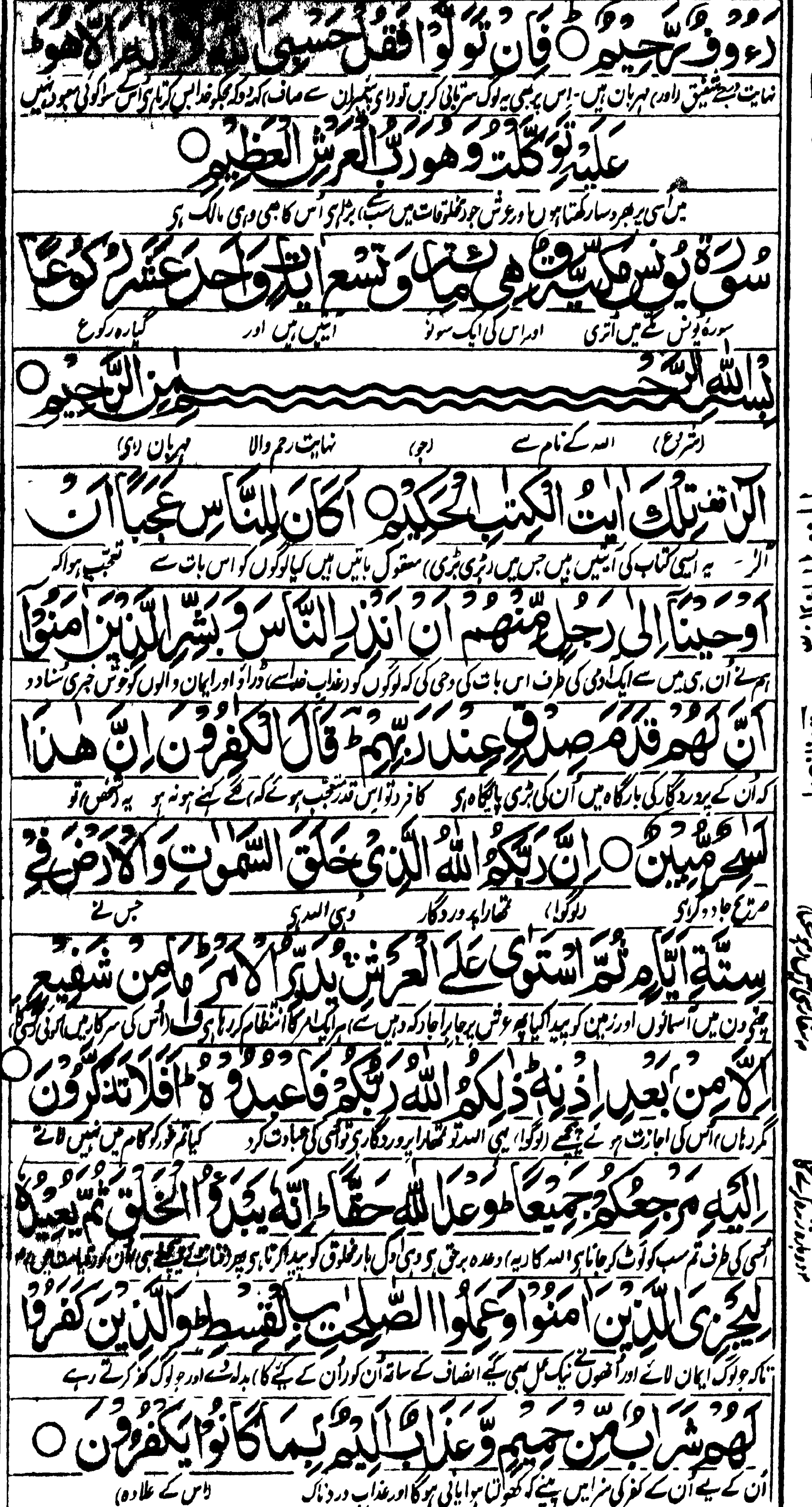
قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

ان کے دلوں کو (دین حق سے) پھیر دیا اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو مطلق سمجھ نہیں (لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں کے ایک رسول آئے ہیں

اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے (اور ان کو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے) اور مسلمانوں پر

ع ١٥ — الربع — منزل ٢



رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

نہایت شفیق (اور) مہربان ہیں۔ اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (ان سے) صاف کہہ دو کہ مجھ کو خدا بس کرتا ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

میں اُسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور عرش (جو مخلوقات میں سب سے) بڑا (ہے) اُس کا بھی وہی مالک ہے

سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ آيَاتٍ وَإِحْدَى عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ یونس مکے میں اتری اور اس کی ایک سو نو آیتیں ہیں اور گیارہ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ○ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ

الٓر۔ یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جس میں (بڑی بڑی) مستحکم باتیں ہیں کیا لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

ہم نے اُن ہی میں سے ایک آدمی کی طرف اس بات کی وحی کی کہ لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو

أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا

کہ اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی بڑی پایگاہ ہے کافر (تو اس قدر متعجب ہوئے کہ) لگے کہنے ہو نہ ہو یہ (شخص) تو

لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ○ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي

صریح جادوگر ہے (لوگو) تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے

سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ

چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر جا براجا کہ وہیں سے ہر ایک امر کا انتظام کرتا ہے (اُس کی سرکار میں) کوئی (کسی کا)

إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

مگر ہاں اُس کی اجازت ہوئے پیچھے (لوگو) یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو کیا تم غور کام میں نہیں لاتے

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے (اللہ کا) وعدہ برحق ہے وہی اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر (قیامت میں) وہی (ان کو دوبارہ پیدا کرے گا)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے انصاف کے ساتھ اُن کو اُن کے کیے کا بدلہ دے اور جو لوگ کفر کرتے رہے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○

اُن کے لیے اُن کے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور عذاب دردناک (اس کے علاوہ)

۱۶ ع ۷ ۵

ف خدا کی شان کے لحاظ سے کہنے میں آتا ہے کہ وہ آسمان پر ہے تو یہ ایک محاورے کی بات ہے ورنہ خدا تو ہر جگہ موجود ہے اگرچہ ہم سمجھ نہیں سکتے کہ کس طرح پر ہے اور کیونکر ہے ۱۲

منزل ۳

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ

وہی (تو قادر مطلق) ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور اُس کی منزلیں ٹھیرائیں

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو ف۱ یہ (سب کچھ) خدا نے مصلحت ہی سے بنایا ہے

يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں اُن کے لئے خدا (اپنی قدرت کے) دلائل تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے جو لوگ (خدا کا) ڈر رکھتے ہیں اُن کے لئے رات

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ○

اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اُس میں (خدا کی قدرت کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا

جن لوگوں کو (مرنے کے پیچھے) ہم سے ملنے کا کھٹکا ہی نہیں اور (اس) دنیا کی زندگی سے خوش ہیں اور (خطر عاقبت سے فارغ ہو کر) اطمینان

بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ○ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ

اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں یہی لوگ ہیں جن کے کرتوت کا بدلہ یہ ہوگا کہ اُن کا (آخری) ٹھکانا دوزخ

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اُن کے ایمان کی برکت سے اُن کو اُن کا پروردگار (نجات کا) رستہ دکھائے گا

رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○

کہ (مرنے کے پیچھے) آسائش کے باغوں میں (رہیں گے اور) اُن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ

اُن (باغوں) میں (داخل ہوتے ہی) پکار اُٹھیں گے کہ سبحانک اللّٰھم (یعنی بار خدایا تیری ذات پاک ہے) اور اُن (باغوں) میں اُن کی (باہمی) دعا

دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ

بات ہوگی الحمد للہ رب العالمین (یعنی ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے) اور جس طرح لوگ فائدے کے لئے جلدی کیا

الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ

بد عمالیوں کی سزا میں (اُن کو جلدی سے نقصان) پہنچایا کرتا تو اُن کی موت کبھی کی آچکی ہوتی ف۴ اور ہم اُن لوگوں کو جنھیں (مرنے کے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ

کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں اور جب انسان کو (کسی قسم کی) تکلیف پہنچ جاتی ہے

الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ

تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (کسی حال میں ہو) ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اُس کی تکلیف اُس سے دور کر دیتے ہیں

ف۱ منزلوں سے مسافت مراد ہے جو چاند اپنی روزانہ کی رفتار میں طے کرتا ہے اور یہ علم ہیئت کی باتیں ہیں ۱۲ ع

ف۲ ادل بدل میں رات دن کا ایک کے بعد دوسرے کا آنا اور جانا اور گرمی سردی میں گھٹنا بڑھنا سب داخل ہیں ۱۲

ف۳ یعنی ہم تمہارے لئے یہاں تک اس بات کا بیان ہے کہ جنتی جب بہشت میں داخل ہوں گے تو جنت کی جو بہار دیکھیں گے بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھیں گے یہ کلمہ انھیں چیزوں کی مدح اور اظہار مسرت کے لئے کہا جاتا ہے پھر ان میں آپس میں مصافحہ سلام علیک ہوگی صاحب سلامت کا ہونا باہمی محبت اور صفائی کی دلیل ہے اور جب اپنے اپنے ٹھکانے سے بیٹھ جائیں گے تو خدا کا شکر کریں گے اور کہیں گے الحمد للہ رب العالمین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جنت کی نعمتوں میں سے ہر نعمت پر پہلے سبحان اللہ کہیں گے اور اس نعمت سے متمتع ہونے کے بعد کہیں گے الحمد للہ رب العالمین ۱۲

ف۴ مطلب یہ ہے کہ ہم نے اُن کو بھی ہلاک کر دیا ہوتا ۱۲

منزل ۳ ع ۱

مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ

تو ایسا بے پروا ہو کر چل دیتا ہے کہ گویا اس تکلیف کے (دور کرنے کے) لیے جو اس کو پہنچ رہی تھی ہم کو کبھی پکارا ہی نہ تھا جو لوگ حد (بندگی) سے

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

اُن کو اُن کے اعمال اسی طرح بھلے کر دکھائے گئے ہیں ف اور (لوگو) تم سے پہلے کتنی اُمتیں ہو گزری ہیں کہ جب انہوں نے شرارت پر کمر باندھی

وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

اور اُن کے رسول اُن کے پاس کھلے ہوئے معجزے (بھی) لے کر آئے اور (اس پر بھی) اُن کو ایمان لانا نصیب نہ ہوا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ

گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر اُن کے (ہلاک ہونے کے) پیچھے ہم نے زمین میں تم لوگوں کو (اُن کا) جانشین بنایا

لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ○ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ

تاکہ ملاحظہ فرمائیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور (اے پیغمبر) جب ہمارے کھلے کھلے احکام ان لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ

جن لوگوں کو (مرنے کے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا (ذرا سا بھی) کھٹکا نہیں وہ (تم سے) فرمائش کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی (اور) قرآن لاؤ

مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ

کہ میرا تو ایسا مقدور نہیں کہ اپنی طرف سے اس میں (کسی قسم کا بھی) ردوبدل کروں میری طرف جو وحی آتی ہے میں تو اسی پر چلتا ہوں

إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ قُل لَّوْ شَاءَ

اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) بڑے (سخت) دن کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر

اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ

خدا چاہتا تو میں یہ (قرآن) تم کو پڑھ کر سناتا ہی نہیں اور نہ خدا تم کو اس سے آگاہ کرتا

عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

اس سے پہلے میں مدتوں تم میں رہ چکا ہوں (اور کبھی وحی کا نام بھی نہیں لیا) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ○

جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس میں (کچھ) شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار فلاح نہیں پائیں گے

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

اور (مشرکین) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں اور

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

کہتے ہیں کہ یہ (معبود) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ (تو) کہیں

ف یعنی اُن کے عمل واقع میں تو بُرے ہیں مگر خدا نے اُن کی ایسی مت ماری ہے کہ وہ اُن کو اچھا سمجھتے ہیں ۱۲

منزل

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ وَ

آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ (کہیں) زمین میں وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے اور

مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

(شروع میں) لوگ (دین کے) ایک ہی طریقے پر تھے پھر اختلاف تو ان میں پیچھے (پیدا) ہوا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (دنیا میں) ایک بات (وعدہ)

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَ

پہلے سے نہ ہوا ہوتا تو جن چیزوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں (کبھی کا) اُن کے درمیان اُن کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور

یَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ

کہتے ہیں اس (پیغمبر محمدؐ) کو اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ (جیسا ہم چاہتے ہیں) ف۱ کیوں نہیں دیا گیا تو اے پیغمبر ان لوگوں

فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

تو تم (بھی حکم خدا کا) انتظار کرو (میں بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں اور جب لوگوں کو

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا قُلِ اللّٰهُ

تکلیف پہنچنے کے بعد ہم (اُن کی تکلیف کو دُور کر کے اپنی) (رحمت) کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو بس ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں کار سازیاں (حیلے) کرنے لگتے ہیں

اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ

کار سازی زیادہ جلدی ہوتی ہے (وہ فرماتا ہے کہ) ہمارے فرشتے تمہاری کار سازیاں (سب) لکھتے (جاتے) ہیں۔ وہی (خدا) تو ہے جو

یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ

تم لوگوں کو خشکی اور تری میں لیے لیے پھرتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو باد موافق ف۲ کی مدد سے لے کر چلتی ہیں

بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ

اور لوگ اُن کی رفتار سے خوش ہوتے ہیں ناگاہ کشتی کو ایک ہوا کا جھونکا آ لگتا ہے اور لہریں

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ

ہر طرف سے اُن پر (جوش مارتی) چلی آ رہی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (اب تو) گھر گئے تو اُس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کر کے اس سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں

لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝

کر (کہ اے خدا) اگر تو (اپنے فضل سے) ہم کو اس (مصیبت) سے نجات دے تو ہم ضرور (تیرے بڑے ہی) شکر گزار ہوں گے

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا

پھر جب وہ اُن کو (اس بلا سے) نجات دے دیتا ہے تو وہ خشکی پر پہنچتے ہی ناحق کی سرکشی کرنے لگتے ہیں

النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ

لوگو! تمہاری سرکشی (کا وبال) تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا یہ بھی اس دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے فائدے (ہیں) سو پھر اُن کے مزے

ف۱ ہم نے یہ قید اس سے بڑھا دی ہے کہ قرآن فی نفسہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ہے وقالوا لولا انزل علیه آیات من ربه قل انما الآیات عند الله وانما انا نذیر مبین اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیهم ان فی ذلک لرحمة وذکری لقوم یؤمنون (۲۹: ۵۱)

ف۲ باد موافق جہاز رانوں کی اصطلاح میں باد موافق کو باد شرطہ کہتے ہیں حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎
کشتی شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را (۱۲)

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّمَا مَثَلُ

آخر کار تم کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تو (اس وقت) جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے رہے ہم تم کو (اس کا برا بھلا) بتا دیں (اس) دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

زندگی کی مثال تو بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کی سبزی کی

الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ

جس کو آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اور وہ پھیلی پھولی) یہاں تک کہ جب زمین نے

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَا

(فصل سے) اپنا سنگھار کر لیا اور خوش نما ہوئی اور کھیت والوں نے سمجھا کہ (اب) وہ اس پر قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے ناگاہ)

اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ

رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم (عذاب) اس پر آنازل ہوا پھر ہم نے اس کا ایسا ستھراؤ کر دیا کہ گویا کل (کھیت میں) اس کا نام و نشان ہی نہ تھا

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى

جو لوگ (بات کو) سوچتے سمجھتے ہیں ان (کی ہدایت) کے لیے ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں اسی طرح تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور اللہ (لوگوں کو)

دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لِلَّذِيْنَ

سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے جن لوگوں نے

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

(دنیا میں) بھلائی کی ان کے لیے (آخرت میں بھی ویسی ہی) بھلائی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی اور (گنہگاروں کی طرح) ان کے مونہوں پر نہ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا

یہی ہیں جنتی کہ وہ جنت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جن لوگوں نے برے کام کیے

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ

تو برائی کا بدلہ ویسی ہی (برائی) اور (اس کے علاوہ) ان (کے مونہوں) پر ذلت چھا رہی ہوگی

اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ

اللہ (کی مار) سے کوئی ان کو بچانے والا نہیں (ان کے مونہ ایسے کالے کلوٹے ہوں گے کہ) گویا شب تاریک کی چادر کو پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ان

مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

یہی ہیں دوزخی کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ) جس دن ہم ان سب کو اپنے حضور میں جمع کریں

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ

پھر مشرکین کو حکم دیں گے کہ تم اور جن کو تم نے شریک (خدائی) بنایا تھا وہ ذرا اپنی جگہ ٹھہرو

منزل ۳

النصف

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○

پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ (تم جھوٹے ہو) ہماری پرستش تو تم کچھ کرتے (کراتے) نہ تھے

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

پس (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان بس خدا ہی شاہد ہے ہم کو تو تمہاری پرستش کی

لَغَافِلِينَ ○ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ

مطلق خبر نہ تھی (غرض) وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اس نے (زاد) عاقبت بنا کر پہلے سے بھیجے ہیں جانچ لے گا اور سب لوگ اللہ کی طرف

مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ

کہ وہ ان کا مالک حقیقی ہے لوٹا کر لائے جائیں گے اور جو افترا پردازیاں (دنیا میں) کرتے رہے ہیں وہ سب ان سے گم گزری ہو جائیں گی (اے پیغمبر)

مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ

آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (حقیقت میں تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھیں کس کے قبضہ (قدرت) میں ہیں اور کون (ہے جو)

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

زندے کو مرے سے نکالتا ہے اور مرے کو زندے سے نکالتا ہے ف اور کون (دنیا کا) انتظام چلا رہا ہے

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ

تو بے تامل بول اٹھیں گے کہ اللہ تو پھر تم (ان سے) کہو کہ کیا تم اس پر بھی (اس سے) نہیں ڈرتے پھر یہی اللہ تو تمہارا پروردگار برحق ہے

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ○ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ

تو حق (بات) کے (معلوم ہوئے) پیچھے (اس کو نہ ماننا) گمراہی نہیں تو اور کیا ہے تو تم لوگ کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہو (اے پیغمبر) اسی طرح

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ قُلْ هَلْ

تمہارے پروردگار کا فرمودہ (ان) نافرمان لوگوں پر صادق آ کر رہا کہ یہ کسی طرح ایمان نہیں لانے کے ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ

کہ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرے پھر ان کو (مار کر) دوبارہ پیدا کرے (یہ تو) اس کا کیا جواب

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ○ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر (وہی) ان کو (مار کر) دوبارہ پیدا کرے گا تو اب تم کدھر کو الٹے چلے جا رہے ہو (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ تمہارے

مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي

کوئی بھی ایسا ہے جو (دین) حق کی راہ دکھا سکے (تم ہی ان سے) کہو کہ اللہ ہی (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو

إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ

(دین) حق کی راہ دکھائے وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس (کے حکم) کی پیروی کی جائے یا جو ایسا (ماجز) ہے کہ جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے وہ خود بھی راہ نہ پائے

ربع النصف

منزل ۳

ف مرے سے زندے کے نکالنے کی مثال انڈے سے مرغ کا پیدا ہونا ہے اور زندے سے مرے کے نکالنے کی انڈے کا مرغی سے نکلنا ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول تو ہے نہیں مگر اس پر بھی جو ایمان نہیں لاتے تو یہ ان کی تقدیر ہے ۱۲

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

کیسے فیصلے کرتے ہو۔ اور ان لوگوں میں سے اکثر تو بس اٹکل پر چلتے ہیں سو اٹکل کے تکّے حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتے

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَمَا كَانَ هٰذَا

جیسی جیسی (نادانیاں) یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُن سے خوب واقف ہے اور یہ

الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

قرآن اس قسم کی کتاب نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے بلکہ جو (کتابیں) اس (کے زمانہ نزول) سے

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قف

پہلے (موجود) ہیں (یہ قرآن) پروردگار عالم کی طرف سے اُن کی تصدیق ہے اور (اُن ہی) کتابوں (کے احکام) کی تفصیل ہے (اور) اس (کے کتاب

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کیا (لوگ قرآن کی نسبت) کہتے ہیں اس کو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے تو (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو اور جیسا تم کہتے ہو میں اس کے بنالینے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

ایسی ہی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تم اسے (بلاتے) بن پڑے اپنی مدد کے لیے بلا لو۔ سو دیکھ لو اس پہلو سے گریز کر کے) لگے اس چیز کو جھٹلانے

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور ابھی تک اُس کی تصدیق کا موقع ہی ان کو پیش نہیں آیا ف اسی طرح اُن لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

تو (اے پیغمبر) دیکھو (اُن) ظالموں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن پر (آیندہ) ایمان لے آئیں گے

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور بعض ایسے ہیں جو (آیندہ بھی) اُس پر ایمان لانے والے نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار مفسدوں کو خوب جانتا ہے اور (اے پیغمبر) اگر (اتنے سمجھانے پر بھی یہ لوگ

فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

تو ان سے کہہ دو کہ میرا کرنا مجھ کو اور تمہارا کرنا تم کو تم میرے عمل کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے عمل کا ذمہ دار نہیں

تَعْمَلُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

اور (اے پیغمبر) ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں کہ تمہاری (باتوں) کی طرف کان لگاتے ہیں تو (کیا) اس سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور (کیا تم (ان) بہروں کو سنا سکو گے

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ

عقل بھی نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو تمہاری طرف دیکھے تکتے ہیں تو کیا (ان کے تکنے سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور کیا تم (ان) اندھوں کو

وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ

گو ان کو (کچھ بھی) نہ سوجھ پڑتا ہو اللہ تو لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن

ف مطلب یہ ہے کہ جو باتیں ان کی سمجھ سے باہر تھیں مثلاً حالاتِ بعدِ مرگ یا مثلاً حالاتِ ابتدائے آفرینشِ عالم جب اُن کی کیفیت اِن کی سمجھ میں نہ آئی تو بجائے اس کے کہ اپنے قصورِ فہم کا اعتراف کریں اُن کو لگے جھٹلانے اور تصدیق کا موقع پیش نہ آنے کا مطلب ہے کہ مثلاً وہی حالاتِ بعدِ مرگ ہیں کہ مرے پیچھے اُن کی حقیقت کھلے گی یا مثلاً بعض وعیدیں ہیں کہ دنیا ہی میں اپنے وقت پر واقع ہوں گے اور ابھی تک واقع نہیں ہوئے لیکن صرف اتنی ہی بات سے اِن کو جھٹلانے کا تو کوئی حق نہیں ۱۲

منزل ۳

النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

لوگ (خدا کی نافرمانیوں سے) آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں اور جس دن (خدا) لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کرے گا تو (اُس دن اُن کو ایسا

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

دن میں سے (بہت) سے ہو گئی (تو) گھڑی بھر (اور وہ) آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے (بھی) جن لوگوں نے خدا کے حضور میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ بڑے ہی ٹوٹے

بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اور (اس ٹوٹے سے) نکلنے کا اُن کو رستہ ہی نہ سوجھ پڑا۔ اور (اے پیغمبر) جیسے جیسے (عذاب کے) ہم ان لوگوں سے وعدے کرتے ہیں چاہے ہم تم کو اُن میں سے بعض

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

(کا) وقوع سے پہلے تم کو (دنیا سے) اُٹھالیں (بہر حال) اِن کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی ہے علاوہ بریں جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا (اس کو) دیکھ رہا ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَ

اور ہر امت کا ایک رسول ہوا ہے تو جب (قیامت کے دن) اُن کا رسول (اپنی امت کے ساتھ ہمارے حضور میں) حاضر ہوگا تو اُمت میں اور رسول میں انصاف سے

هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

لوگوں پر مطلق ظلم نہ ہوگا اور (مسلمانو!) یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ

(اے پیغمبر تم اِن سے) کہو کہ میرا اپنا نقصان اور نفع بھی میرے اختیار میں نہیں مگر جو خدا چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے اُسکے علم میں) ہر ایک اُمت (کے دنیا میں رہنے) کا

أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

ایک وقت مقرر ہے جب اُن کا (وہ) وقت آ پہنچا ہے تو (اُس سے) ایک گھڑی بھی نہ پیچھے ہٹ سکتے اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر خدا کا عذاب راتوں رات تم پر آ نازل ہو یا دن دہاڑے (بہر حال وہ عذاب ہی ہوگا) تو گنہگار لوگ اُس سے

الْمُجْرِمُونَ ○ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ

تو کیا پھر جب (حقیقت میں) آنازل ہوگا تب ہی اس کا یقین کرو گے؟ (تو اُس وقت ہم تم سے کہیں گے کہ) کیا اب (نازل ہوئے پیچھے تم کو یقین آیا) اور تم تو اس

تَسْتَعْجِلُونَ ○ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

کے لئے جلدی مچایا کرتے تھے۔ پھر (قیامت کے دن) نافرمان لوگوں کو حکم دیا جائے گا کہ اب ہمیشگی کے عذاب (کے مزے) چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ○ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ

یہ جو تم کو سزا دی جا رہی ہے تمہارے اپنے ہی کرتوت کا بدلہ ہے (اور اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے دریافت کرتے ہیں کہ جو کچھ تم اِن سے کہتے ہو کیا واقع میں

قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ○ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

تم (ان سے) کہو ہاں (ہاں) مجھے اپنے پروردگار کی قسم البتہ وہ ضرور ہو کر رہے گا اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکو گے اور جس جس شخص نے (دنیا میں ہماری) نافرمانی کی ہو (دنیا کی تمام چیزیں) اگر

و۱ کوئی رسول ایسا نہیں ہوا جس کو اُس کی اُمت کے کچھ لوگوں نے نہ جھٹلایا ہو فیصلے سے اسی اختلاف کا فیصلہ مراد ہے ۱۲

منزل ۳

وقف النبی علیہ السلام

ع ۵ وقف النبی علیہ السلام

ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا

جو زمین میں ہے اس کے قبضے میں ہوں تو وہ ضرور اس کو (اپنی جان کے) بدلے میں دے ڈالے ف۱ اور جب لوگ عذاب (اپنی نظر سے) دیکھ لیں گے تو اظہار

الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ أَلَا إِنَّ

اور لوگوں (کے اختلاف کے بارے) میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر (مطلق) ظلم نہ ہوگا یاد رکھو کہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (اور) یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ

یقین نہیں کرتے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے لوگو!

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ

(اتمام حجت کے طور پر) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی اور امراض قلبی (یعنی شرک وغیرہ) کی دوا اور

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ (یہ قرآن) اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور لوگوں کو چاہیے کہ خدا کا فضل اور

فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ

خوش ہوں کہ جن (دنیاوی فائدوں) کے جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہیں یہ ان سے کہیں بہتر ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی خدا نے تو

لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ

تم پر روزی اتاری اب تم لگے اس میں سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال ٹھیرانے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ کیا خدا نے تم کو اس کی اجازت

أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

یا (اپنی طرف سے) خدا پر بہتان باندھتے ہو اور جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

روز قیامت کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں اس میں شک نہیں کہ اللہ لوگوں پر بڑا ہی فضل رکھتا ہے (کہ ان کو فوراً سزا نہیں دیتا) مگر بہت لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ

(اس پر بھی اس کا) شکر نہیں کرتے اور (اے پیغمبر) تم کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی آیت بھی (لوگوں کو) پڑھ کر سناتے

وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا إِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ

اور (لوگو!) تم کوئی سا عمل بھی کر رہے ہوتے ہو ہم (ہمہ وقت) جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار (کے علم) سے ذرہ بھر چیز بھی غائب نہیں رہ سکتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں

منزل ۳

ع ۶

ف۱ لوگ تو تمام زمین کے خزانے اس کو ملنے ہی کیوں لگے اور اگر ملیں بھی تو مقبول نہ ہوں ۱۲ ف۲ قرآن میں لفظ اَسَرُّوا ہے اور وہ مشتق ہے اسرار سے اور اسرار لغات اضداد میں سے ہے یعنی اس کے معنے اخفا اور اظہار دونوں ہیں خواہ لفظ سر سے لیا گیا جس کے معنی بھید کے ہیں اور اظہار اساریر الوجہ سے لیا جس کے معنی شکنوں کے ہیں جو پیشانی پر پڑ جاتی ہیں ہم نے ترجمے میں اظہار کے معنے اختیار کیے ہیں یعنی وہ کہیں گے کہ ہم بہت ہی نادم ہیں اور اخفا کے معنی لو تو یہ ترجمہ ہوگا کہ دل ہی دل میں نادم ہوں گے یعنی مارے لحاظ کے منہ سے تو نہیں کہیں گے مگر دل میں پشیمان ہوں گے ۱۲۔

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ

اور ذرے سے چھوٹی چیز ہو یا بڑی (سب) کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی (موجود) ہے یاد رکھو کہ خاصان

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

خدا (ایسے) ہیں کہ قیامت کے دن) اُن پر نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہونگے یہ (وہ لوگ) ہیں) جو ایمان لائے اور

یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ

(خدا سے) ڈرتے رہے۔ ان کے لیے (اِس) دنیا کی زندگی میں بھی (عافیت کی) خوش خبری ہے ف اور آخرت میں بھی (نجات کی)

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

خدا کی باتوں میں (ذرہ بھی) فرق نہیں آتا۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور (اے پیغمبر) اِن (کافروں) کی (چھیڑ خانی کی) باتوں سے تم آزردہ خاطر نہ ہا کرو

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی

کیونکہ عزت ساری اللہ ہی کی ہے وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف٢ یاد رکھو کہ جو (فرشتے)

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے (محکوم) ہیں اور جو لوگ خدا کے سوا (اپنے ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں

اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝

(کچھ معلوم ہے کہ) کس (طریقے) پر چلتے ہیں وہ صرف وہم پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

(لوگو!) وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تمہارے لیے رات کو بنایا تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن کو (بنایا) تاکہ تم اُس کی روشنی میں دیکھو بھالو

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

اِس میں کچھ شک نہیں کہ رات دن کے بنانے میں اُن لوگوں کے لیے جو (معقول بات کو گوش ہوش سے) سنتے ہیں (قدرت خدا کی) بہتیری (نشانیاں ہیں)

سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

(یہ بالکل جھوٹ ہے) وہ (تمام عیوب اور نقصانات سے) پاک ہے (اور) وہ اولاد سے بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(لوگو!) تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل تو ہی نہیں (تو) کیا بے جانے بوجھے خدا پر جھوٹ بولتے ہو

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن کو فلاح ہونی نہیں

فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ

دنیا کے (عارضی) فائدے ہیں (سو چند روز مزے اڑالیں) پھر (آخر کار) اُن کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے

ف مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ خوشحالی میں اترائے نہیں بھرے نہیں اور خدا کی شکر گزاری کرتا رہے اور مصیبت پڑے پر گھبرا نہیں جیسا۔ خصوص ملائم اور نا ملائم جیسی حالت بھی پیش آئے خدا پر بھروسا رکھے مطمئن رہے اور عافیت سے یہی مراد ہے ١٢

ف٢ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو خستہ حال سمجھ کر کافر ان کو حقیر سمجھتے ہیں جب خدا ان کو سلطنت اور دنیاوی عزت دے گا یہی کافر ان کی وقعت کرنے لگیں گے ١٢

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

تب اُن کے کفر کی سزا میں ہم اُن کو عذاب سخت کے مزے چکھائیں گے۔ اور اے پیغمبر ان لوگوں کو نوح کا حال پڑھ کر سنا دو کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا

يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ

کہ بھائیو اگر میرا رہنا اور خدا کی آیتیں (پڑھ) پڑھ کر سمجھانا تم پر گراں گزرتا ہے

فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

تو میرا بھروسا اللہ ہی پر ہے پس تم اور تمہارے (ٹھیرائے ہوئے) شریک سب مل کر اپنی (ایک) بات ٹھیرا لو پھر تمہاری (وہ)

أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ○ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ

بات تم (میں کسی) پر مخفی نہ رہے (تاکہ سب اُس تدبیر کی تکمیل میں شریک ہو سکیں) پھر (جو کچھ تم کو کرنا ہو) میرے ساتھ کر چکو اور مجھے مہلت نہ دو

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو مانگی نہیں (کہ تم نے اُس کو چٹی سمجھا) میری مزدوری تو بس خدا ہی پر ہے اور (اسی کی طرف سے) مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَ

فرماں برداروں (کے زمرے) میں رہوں۔ پھر (اتنا سمجھانے پر بھی) لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے اُن کو

جَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ

(بچا لیا اور انہیں زمین میں) جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن سب کو غرق کر کے (ان لوگوں کو (ان کا) جانشین بنایا تو (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ○ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ

جو لوگ (عذاب طوفان سے) ڈرائے جا چکے تھے اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا۔ پھر نوح کے بعد ہم نے (اور) رسولوں کو اُن کی (اپنی اپنی) قوم کی طرف بھیجا

فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ

تو یہ پیغمبر اُن کے پاس معجزے بھی لے کر آئے اس پر بھی جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اُس پر ایمان نہ لائے (بلکہ منکر ہی رہے) اسی طرح

نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ○ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَ

ہم اُن لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیا کرتے ہیں جو (عقد عبودیت سے) قدم باہر رکھتے ہیں۔ پھر اُن (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ اور

هَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا

ہارون کو اپنے نشان (یعنی معجزے) دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ کچھ تھے ہی نافرمان

مُجْرِمِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ

تو جب اُن کے پاس ہماری طرف سے حق بات پہنچی (یعنی معجزات) تو وہ لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے

مُبِينٌ ○ قَالَ مُوسَى أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَ

موسیٰ نے کہا کہ جب حق بات تمہارے پاس آئی تو کیا تم اُس کی نسبت (ایسی لغو بات) کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور

منزل ۳

لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ○ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

جادوگروں (کا تو یہ حال ہو کہ اُن) کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی وہ کہنے لگے کیا تم اس غرض سے ہمارے پاس آئے ہو کہ جس (دین) پر ہم نے اپنے

آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ○

اُس سے ہم کو برگشتہ کر دو اور (ملک) میں تم دونوں (بھائیوں) کی بڑائی ہو اور ہم تو تم (دونوں) پر ایمان لانے والے ہیں نہیں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ

اور فرعون نے (اپنے لوگوں کو) حکم دیا کہ ہر ایک ماہر جادوگر کو ہمارے حضور میں لا حاضر کرو پھر جب جادوگر (اکھاڑے میں) آموجود ہوئے تو ان سے موسیٰ نے کہا

لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ○ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى

کہ تم کو جو کچھ ڈالنا منظور ہے (میدان میں) ڈال چلو۔ تو جب اُنھوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپ بنا بنا کر) ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا کہ

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ

یہ جو تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے (سو بے شک) اللہ اس کو دم کے دم میں ملیامیٹ کر دے گا کیونکہ اللہ مفسد لوگوں کے کام بننے نہیں دیا کرتا

الْمُفْسِدِينَ ○ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○

اور اللہ اپنے کلام (کی برکت) سے حق بات کو حق کر دکھائے گا گو منکروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے

فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ

باایں ہمہ موسیٰ پر اُن ہی کی قوم کی نسل کے صرف چند آدمی ایمان لائے سو بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں

وَمَلَئِهِمْ أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ

(فرعون) اُن پر کوئی مصیبت نہ لا ڈالے اور (ان کا خوف جا بیجا بھی تھا اس لیے کہ) فرعون ملک میں بہت بڑھا چڑھا تھا اور (نیز اس لیے کہ) وہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ○ وَقَالَ مُوسَى يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ

(لوگوں پر) زیادتی کیا کرتا تھا اور موسیٰ نے (اپنی قوم کے لوگوں کو) سمجھایا کہ بھائیو! اگر تم (حقیقت میں) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو شرط فرمانبرداری کر

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ○ فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

کہ اُسی پر بھروسا رکھو اس پر اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا ہی کا بھروسا ہے (اور ساتھ ہی دعا کی کہ)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

اے ہمارے پروردگار ہم کو (ان) ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہم کو (ان) لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا

جو کافر ہیں اور ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی (ہارون) کی طرف وحی بھیجی کہ

بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ

مصر میں اپنے لوگوں کے (رہنے کے) گھر بنا لو اور (تم سب لوگ) اپنے اُن ہی گھروں کو مسجدیں قرار دو اور (ان) میں نماز پڑھو اور (اے موسیٰ)

ع ١٢ / ١٣

منزل ٣

الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ

ایمان والوں کو خوش خبری بھی سنا دو (کہ اب تمہاری نجات کا وقت قریب آلگا) اور موسیٰ نے دعا مانگی کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو

زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا

(اس) دنیا کی زندگی میں (بڑی) شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے (اور) اے ہمارے پروردگار زینت و سامان تو نے ان کو اسی غرض سے دے رکھا ہے

اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا

ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب دردناک دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ

(صدا لئے) فرمایا کہ تم دونوں (بھائیوں) کی دعا قبول ہو چکی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور

سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ

(ان) جاہلوں کے رستے نہ چلنا اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا

فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ

پھر فرعون اور اس کے لشکریوں نے سرکشی اور شرارت کی راہ سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب فرعون کے سر پر ڈوب (یعنی پانی) آ پہنچا

قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا

تو لگا کہنے کہ اب مجھ کو یقین آیا کہ بس (خدا) یہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور (اب) میں (بھی) اسی کے

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ

فرماں برداروں میں ہوں (تو خدا نے اس کی ملامت کی اور فرمایا کہ) کیا اب (ڈوبتے وقت ایمان؟) اور (تیرا حال تو یہ تھا کہ اس سے) پہلے برابر نافرمانی کرتا

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا

تو آج (تیری روح کو نہیں مگر) تیرے بدن کو ہم (پانی میں سے نکال کر) بچا دیں گے (وہ بھی) اس غرض سے کہ جو لوگ تیرے بعد آنے والے ہیں تو

مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ؏ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں)

مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ

ایک اچھے ٹھکانے سے جا بسایا اور ان کو عمدہ عمدہ چیزیں (کھانے کو دیں) سو تو بنی اسرائیل نے جو دین میں اختلاف (کیا تو علم کے آ) چکنے کے

الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

(اور پیغمبر) دنیا میں یہ لوگ جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان اختلافات کا فیصلہ کر دے گا

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ

تو (اے پیغمبر یہ قرآن) جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے اگر بتقاضائے بشریت اس کی نسبت تم کو کسی قسم کا واہمہ ہو تو تم سے پہلے (بھی) کتاب (الٰہی) پڑھتے

منزل ۳ — ع ۹ ۱۴

ف۱ یعنی لوگ اس کی دنیاوی خوش حالی سے دھوکا کھائیں اور ان کے کہے سے راضی ہوں اور اس کی دنیاوی خوش حالی خدا کی رضامندی کی دلیل ہو ف۲ بنی اسرائیل نے دریا کا سوکھنا اور اپنا محفوظ ہونا اور فرعون کے ہاتھ سے نجات پانا اپنی آنکھوں دیکھ لیا تھا تو چاہیے تھا کہ آئے کو کسی طرح کی چون و چرا نہ کرتے کیونکہ موسیٰ کا پیچھا کر ما جو ہی ہاں چپکے چپکے اس پر بھی ان کی شرارتوں کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بات بات میں موسیٰ سے اختلاف کرتے تھے یہ حالات مفصل سورۂ بقرہ و دوسرے مقامات میں مذکور ہیں اور ڈرا مواخذہ اس سے ہوتا ہی ہو جائے جیسے اختلاف کرے ۱۲

من

مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

(وہ تصدیق کر دینگے کہ پہلے بھی لوگوں پر وحی نازل ہوتی رہی) کچھ شک نہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کتاب برحق نازل ہوئی ہے تو ہرگز شبہہ

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور نہ اُن لوگوں (کے زمرے) میں ہونا جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (کہ ایسا کروگے) تو آخرکار تم بھی نقصان اُٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے ف۱

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(اے پیغمبر) جو لوگ (اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے) تمہارے پروردگار کے حکم (عذاب) کے مستوجب ٹھیر چکے ہیں وہ تو جب تک عذاب دردناک کو (اپنی آنکھوں) سے

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ

اگرچہ (دنیا جہان کے) تمام معجزے اِن کے سامنے (کیوں نہ) آموجود ہوں تو

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا

قوم یونس (کی بستی) کے سوا اور کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (نزول عذاب سے پہلے) ایمان لے آتی اور اُن کو ایمان لانا فائدہ دیتا کہ (یونس کی قوم

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

دنیا کی (اسی) زندگی میں اُن سے رسوائی کے عذاب کو دفع کر دیا اور اُن کو ایک وقت (خاص) تک رسایا بسایا

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

اور (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو مجبور کر سکتے ہو

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا

کہ وہ (سب کے سب) ایمان لے آئیں اور بے حکم خدا کسی شخص کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایمان لے آئے

بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلِ انْظُرُوْا

اور خدا (شرک اور کفر کی) گندگی اُن ہی لوگوں پر ڈال تا ہے جو (دلائل وحدانیت میں) عقل کو کام میں نہیں لاتے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ یہ

مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ذرا اس کی طرف تو نظر کرو (تو خدا کا ہونا اور ایک ہونا تم پر منکشف ہو جائے گا) اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے نشانیاں اور ڈراوے

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا

تو کیا (یہ لوگ بھی) ویسی ہی گردشوں کے منتظر ہیں جیسی ان سے پہلے لوگوں پر آچکی ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْآ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ثُمَّ

(اگر ایسا ہی ہے تو اے پیغمبر ان سے) کہدو اچھا تم بھی انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں پھر

نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(جب نزول عذاب کا وقت آن پہنچتا ہے تو) ہم اپنے رسولوں کو (عذاب سے) بچا لیتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اُن لوگوں کو (بھی) جو (اُن پر) ایمان لائے ہم نے اپنے ذمے

ف۱ نبوۃ کی حقیقت کو سمجھنا ہم لوگوں کا مقدور نہیں ہے لیکن قرآن میں بیان فرما دیا ہے انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ - یعنی میں بھی تم جیسا آدمی ہوں مجھ میں اور تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بشر مثلکم سے ثابت ہے کہ پیغمبر صاحب میں تمام خواص بشری موجود ہونے چاہئیں از انجملہ یہ بھی کہ آدمی خلاف عادت روحانیات کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے تعجب کرتا ہے اور تعجب بھی ایک قسم کا شک ہے اور شک کے مدارج ہیں پہلے واہمہ ہوتا ہے پھر تعجب پھر تردد یہاں تک کہ آخر کار تکذیب تک منجر ہو جاتا ہے سو واہمے اور تعجب تک خلاف شان پیغمبری نہیں ہے۔

منزل ۳

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۵

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! اگر تم کو میرے دین کے بارے میں کسی طرح کا شک ہو تو (میں تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ)

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ

خدا کے سوا جن (معبودوں) کی تم پرستش کرتے ہو میں تو اُن کی پرستش کرتا نہیں بلکہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں جو (ایسا قادر ہے کہ) تم (سب کی روحوں)

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ

کو قبض کرتا ہے اور مجھ کو یہ حکم ملا ہے کہ میں ایمان والوں (کے زمرے) میں رہوں اور (نیز خدا نے مجھ سے) یہ (بھی فرمایا ہے) کہ (اسی) دین کی طرف اپنا منہ کیے سیدھا چلا جا

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ

اور مشرکوں (کے زمرے) میں ہرگز (شامل) نہ ہونا اور خدا کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ وہ تجھ کو نہ تو نفع ہی پہنچا سکتا ہے

وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

اور نہ تجھ کو نقصان ہی پہنچا سکتا ہے اور (اس پر بھی) اگر تو نے (ایسا) کیا تو اس وقت تو بھی ظالموں میں (شمار) ہوگا اور اگر

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ

خدا تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس (تکلیف) کا دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کسی قسم کا فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کا پھیرنے والا نہیں

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

کہ لوگو! (جو) حق بات (تھی وہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکی پھر جس نے راہ راست اختیار کی تو

يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

اپنے ہی (فائدے کے) لیے اس کو اختیار کرتا ہے اور جو بھٹکا تو وہ بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوتا ہے اور میں تم پر

بِوَكِيْلٍ ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ

(کچھ ٹھیکہ داروں کی طرح تو) مسلط (رہوں) نہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اسی پر چلے جاؤ اور جب تک اللہ (تمہارے) درمیان فیصلہ نہ کرے

خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

(صبر کیے رہو) اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے ف۲

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ہود مکے میں اتری اور اس کی ایک سو | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | تئیس آیتیں ہیں اور دس رکوع

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝

الر (اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ یہ قرآن ایسی) کتاب ہے (جو) حکمت والے باخبر خدا کی طرف سے (نازل ہوئی ہے) اس کے مضامین (دلائل و براہین سے) خوبی کے ساتھ ثابت کیے گئے

منزل ۳

ع ۱۱ / ۶ / ۱۶

ف۱ مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارے ایمان کا ٹھیکہ نہیں لیا اور نہ میں اس کا جوابدہ ہوں ۱۲

ف۲ وہ فیصلہ جس کا وعدہ تھا یوں ظہور پذیر ہوا کہ پیغمبر صاحب مکے سے مدینے گئے اور اسلامی فتوحات شروع ہوئیں شدہ شدہ مسلمانوں کی سلطنت قائم ہو گئی ۱۲

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ○ وَأَنِ

(اور اُن کا خلاصہ یہ ہی کہ (لوگو!) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں اُسی کی طرف سے تم کو (اُس کے عذاب سے) ڈرانا اور (ایمان لانے پر) اُس کی خوشخبری

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ

اپنے پروردگار سے (پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو پھر آگے کو اُس کی جناب میں رجوع کرو (ایسا کروگے) تو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک (دنیا میں) اچھی طرح بسائے رکھے گا

أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي

اور جس نے (قدر) جتنا کیا ہی اُس کو اُس کا زیادہ (ثواب) دے گا اور اگر (اُس کے ارشاد سے) تم منہ موڑو گے تو مجھ کو

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ○ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ

تمہاری نسبت بڑے (سخت) دن یعنی قیامت کے عذاب کا (بڑا ہی) اندیشہ ہی کیونکہ تم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہی اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا

ہر چیز پر قادر ہی (اے پیغمبر) سنو کہ یہ (کافر) جھک جھک کر اپنے سینوں کو دوہرا کیے ڈالتے ہیں تاکہ خدا سے چھپے رہیں

مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

(مگر) دیکھو جب (یہ لوگ سوتے وقت) اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں (اُس وقت بھی) خدا اُن کے تمام (افعال) جو چھپا کر کرتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○

اور جو کھلم کھلا کرتے ہیں (سب) معلوم رہتے ہیں وہ تو دلوں کے بھید تک کا جاننے والا ہی ف

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَ

اور جتنے (جاندار) زمین میں چلتے پھرتے ہیں اُن (سب) کی روزی اللہ ہی کے ذمے ہی ف اور

يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ○ وَهُوَ الَّذِي

وہی اُن کے (جیتے جی کے) ٹھکانے کو اور (نیز مرے پیچھے) اُن کے (زمین میں) سونپے جانے کی جگہ کو (جانتا ہی) سب کچھ کتاب روشن

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اُس وقت) اُس کا تخت (کبریائی) پانی پر تھا ف

الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ

(سو اُس نے دنیا کو اس غرض سے بنایا) تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کس کے عمل بہتر ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تم (ان لوگوں سے) کہو

مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

کہ مرے پیچھے تم (سب دوبارہ زندہ) اُٹھا کھڑے کیے جاؤ گے تو جو لوگ منکر ہیں (اس کو سن کر) ضرور کہیں گے کہ (جو کچھ تم ہم کو سمجھاتے ہو) یہ تو بس

مُّبِينٌ ○ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ

جادو (گروں) کی سی باتیں ہیں ف اور اگر ہم عذاب (کا نازل کرنا) اُن (لوگوں) سے گنتی کے چند روز تک ملتوی (بھی) کیے رہیں

ف آدمی کا قاعدہ ہو کہ جب کسی کی نظر سے بچنا چاہتا ہی تو آڑ میں ہو جاتا ہی یا دبک جاتا ہی یا جھک جاتا ہی ایسا ہی کافر لوگ کرتے تھے کہ وعظ و نصیحت کے وقت پیغمبر صاحب کے روبرو ہوتے تو دبک دبک جاتے کہ ایسا نہ ہو کہیں کچھ ہیں اور ہماری نسبت کچھ فرما دیں ۱۲

ف خدا نے جو تمام جاندار کی روزی کا ذمہ لیا تو اُس عہدے کو یوں پورا کر اُتارا کہ روے زمین پر خشکی اور تری اور پہاڑ اور جنگل اور آبادی اور پانی اور ہوا غرض جو جاندار جہاں کہیں بھی ہو دیں اُس کی روزی بھی پیدا کر دی گئی مگر طلب شرط ہی اور ہر جاندار کی حالت کے مناسب طلب کے مدارج متفاوت قطعہ رزق ہر چند بے گماں برسد شرط عقل است جستن از درہا گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد تو مرو در دہان اژدرہا بعض لوگ اس نکتے کو نہ سمجھ کر طلب میں کوتاہی کرتے اور اس کو توکل قرار دیتے اور لیس للانسان الا ما سعی کو بھول جاتے ہیں ۱۲

ف مطلب یہ ہی کہ پانی پر جلوہ فرما تھا جلوہ فرماتا تو خود خدا کے فرمانے سے معلوم مگر اُس کی کیفیت معلوم نہیں اس لیے کہ خدا نے ہم کو معلوم نہیں کرائی

لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَ

تو یہ لوگ) ضرور کہنے لگیں گے کہ کون سی چیز عذاب کو روک رہی ہے۔ سنو جس روز وہ (عذاب) ان پر نازل ہوگا (پھر) ٹلنے کا نہیں اور

حَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ

جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے ہیں وہ ان کو گھیر لے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر

مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ

اس سے اس کو چھین لیں تو ناامید (اور) ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر

نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ

تکلیف پہنچنے کے بعد آسائش کا مزہ چکھائیں تو (خوش ہو کر) کہتا ہے کہ آہا سب سختیاں مجھ سے دور ہوگئیں۔ بےشک وہ

لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ

خوشیاں منانے والا (اور) فخر کرنے والا ہے۔ ہاں جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کئے۔ یہی ہیں

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ

جن کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ شاید تم کچھ چیز وحی میں سے جو تمہارے پاس آتی ہے چھوڑ دو

وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ

اور اس (خیال) سے کہ (کافر) یہ کہنے لگیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نازل نہ ہوا یا اس کے ساتھ کوئی

مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ أَمْ

فرشتہ کیوں نہیں آیا تمہارا دل تنگ ہو۔ اے محمد تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو۔ اور خدا ہر چیز کا نگہبان ہے۔ یہ

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے؟ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور خدا کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا بھی لو

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا

اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ خدا کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ

تو تمہیں بھی اسلام لے آنا چاہیئے۔ جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں

زِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ

ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ

ف۱ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے انسان کی وہ حالت بیان فرمائی ہے جس کے لیے فارسی کی ایک مثل مشہور ہے "زود رنج زود دل تنگ" ۱۲

ف۲ یعنی کچھ نہ کچھ ہی لیتے ہیں تو جیسے کھوٹے عمل ویسے دنیا کے بے حقیقت اور فانی فائدے ۱۲

الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا
جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور جو (نیک) عمل ان لوگوں نے دنیا میں کیے آخرت میں سب گئے گزرے ہوئے

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ
اور ان کا کیا دھرا (سب) لغو تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور

يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ
اُن کے ساتھ (ساتھ) اُن ہی میں کا ایک گواہ ہو (یعنی خود اُن کا دل اور عقل سلیم) اور قرآن سے پہلے (اُن کی رہنمائی کو) موسیٰ کی کتاب ہو جو

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
(کیا ایسے لوگ منکر قرآن ہو سکتے ہیں؟ نہیں۔ بلکہ) یہ لوگ تو (چار و ناچار) قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور دوسرے فرقوں میں سے جو اس کے منکر ہوں اُن کا آخری ٹھکانا

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ
تو (اے پیغمبر تم بھی) قرآن کی طرف سے کسی طرح کے شک میں نہ رہنا اس میں کچھ شک نہیں وہ برحق ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے (تم پر نازل ہوا ہے) لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
اکثر لوگ (اس پر) ایمان نہیں لاتے اور جو خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھے اُس سے بڑھ کر ظالم کون

كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ
یہی لوگ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے کہ یہی ہیں

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ
جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تھا سنو جی! (ان) ظالموں پر خدا ہی کی مار جو

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے اور اُس میں کجی (ڈھونڈ نکالنی) چاہتے ہیں اور یہی ہیں جو آخرت سے (بھی)

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ
منکر ہیں یہ لوگ نہ دنیا ہی میں (خدا کو) ہرا سکے اور نہ

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ
خدا کے سوا ان کا کوئی حمایتی رہا (کھڑا ہوا) (تو قیامت میں) ان کو دوہرا عذاب ہوگا

مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
کیونکہ (مارے حسد کے) نہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ (آپ سیدھا رستہ) ان کو سوجھ پڑتا تھا یہی لوگ ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ
آپ اپنا نقصان کر لیا اور وہ جو (دنیا میں) افترا پردازیاں کیا کرتے تھے (آخرۃ میں سب) اِن کی گزری ہو گئیں (بس) ضرور یہی لوگ

ف اس آیت میں روئے سخن غالبًا یہود کی طرف ہے اور اُن کو اُن یہودیوں کی مثال دے کر قائل کیا جاتا ہے جو مسلمان ہو گئے تھے ہندلال کا طریقہ یہ ہے کہ جو یہودی مسلمان ہو گئے تھے اُن کو اسلام لانے پر تین باتوں نے مجبور کیا ایک نفس اسلام کی سلامت اور سہولت اور سادگی نے کہ اس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں دوسرے عقلی گواہی نے کہ اسلام کوئی چیز خلاف عقل تعلیم نہیں کرتا تیسرے کتاب توراۃ نے جس کے یہودی معتقد تھے اُس میں پیغمبر صاحب کی نسبت بشینگوئیاں موجود تھیں اور قرآن اور توراۃ دونوں کے اُصول دین اَحد ہیں اختلاف اگر ہے تو جزوی شرائع میں ہے جو یہود مسلمان نہیں ہوئے وہ بھی اگر ان تین باتوں پر انصاف کے ساتھ نظر کریں تو مُنکر قرآن کو مسلمان ہونا پڑے گا

ف۲ گواہوں سے مراد ہیں فرشتے جو کاتب اعمال ہیں یا آدمی کے اعضاء و جوارح جو قیامت کے دن آدمی کے مقابل میں گواہی دیں گے یا رسول ۱۲۔

منزل ۳

(حاشیہ) دوسرے عقل سلیم اور دل ... (illegible)

وقف لازم

وقف غفران

في

فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

آخرت میں سب سے زیادہ ٹوٹے میں ہوں گے جو لوگ ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ انھوں نے) نیک عمل (بھی) کیے

وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ

اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی جنتی لوگ ہیں کہ یہ بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (کافروں اور مسلمانوں کے)

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ

دو فریقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور آنکھوں والے اور سننے والے کی سی ہے کیا دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي

کیا تم لوگ غور نہیں کرتے اور ہم ہی نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا (اور انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا) کہ میں

لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

تم کو (عذاب خدا کا) صاف صاف ڈر سنانے آیا ہوں (اور تم کو سمجھاتا ہوں کہ) خدا کے سوا کسی کی (بندگی) عبادت نہ کیا کرو (ایسا کرو گے تو) مجھ کو تم

عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ

ایک روز دردناک کے عذاب (کے آنے) کا خوف ہے۔ اس پر اُن کی قوم کے سردار جو (اُن کو) نہیں مانتے تھے کہنے لگے کہ ہم کو تو تم ہمارے ہی جیسے

إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا

اور ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیرو ہوگئے ہیں جو ہم میں رذالے ہیں

بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ

(اور پیرو بھی ہوگئے ہیں تو بے سوچے سمجھے) سرسری نظر سے اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے بلکہ ہم تم کو

كَاذِبِينَ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي

جھوٹا سمجھتے ہیں (نوح نے) کہا بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے کھلے رستے پر ہوں

وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ

اور اُس نے مجھ کو اپنی سرکار سے نعمت (پیغمبری) عطا فرمائی ہو پھر وہ رستہ تم کو دکھائی نہیں دیتا تو کیا ہم اُس کو (زبردستی) تمہارے گلے مڑھ سکتے ہیں اور تم

لَهَا كَارِهُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

اُس کو ناپسند کئے چلے جاتے ہو۔ اور بھائیو! میں اس (نصیحت) کے بدلے میں تم سے طالبِ زر نہیں ہوں (کہ تم اُس کو خرچ سمجھو) میری مزدوری تو

عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي

اللہ ہی پر ہے اور نہ میں اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اپنے پاس سے نکال سکتا ہوں کیونکہ ان کو (بھی) اپنے پروردگار کے ہاں جانا ہے (اسی طرح)

أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ

میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ (ناحق کی) جہالت کرتے ہو اور بھائیو! اگر میں اِن (غریب ایمان والوں) کو نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری

ع ٢

منزل ٣

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ

کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور میں تم سے دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ (یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ) میں

الْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِيٓ أَعْيُنُكُمْ

غیب جانتا ہوں اور نہ یہ (اپنی نسبت) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں میں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہہ سکتا

لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ

کہ خدا ان پر (اپنا) فضل کرے ہی گا نہیں ان کے دل کی بات کو اللہ ہی خوب جانتا ہے (اگر میں ایسی باتیں کہہ دوں) اس صورت میں ظالموں

الظَّٰلِمِينَ ○ قَالُوا يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا

وہ بولے نوح! تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا

بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ○ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ

اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) سے ہم کو ڈراتا ہے اس کو ہم پر لا نازل کر۔ (نوح نے) کہا کہ خدا کو منظور ہوگا

إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ○ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِيٓ إِنْ أَرَدتُّ

تو وہی عذاب کو بھی تم پر نازل کرے گا اور (پھر) تم (اس کو کسی طرح) ہرا بھی نہ سکو گے۔ اور میں تمہاری (کتنی ہی) خیر خواہی کرنی چاہوں

أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ

اگر خدا ہی کو تمہارا (راہِ راست سے) بھٹکانا منظور ہے تو میری نصیحت کچھ بھی تمہارے کام نہیں آ سکتی وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم کو

تُرْجَعُونَ ○ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُۥ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي

لوٹ کر جانا ہے (اے پیغمبر جس طرح نوح کی قوم نے نوح کو جھٹلایا تھا) کیا (اسی طرح کفار مکہ بھی تم کو جھٹلاتے اور تم پر اعتراض کرتے ہیں) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس

وَأَنَا۠ بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ○ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُۥ لَن يُؤْمِنَ مِن

اور تم جو (ناحق جھٹلانے کا) گناہ کرتے ہو میں اس سے بری (الذمہ) ہوں۔ اور نوح کی طرف وحی بھیج دی گئی کہ

قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ وَاصْنَعِ

تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا اب ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا تو جیسی جیسی بدکرداریاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں تم ان کا کچھ

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَٰطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوٓا ۚ إِنَّهُم

ہماری نگرانی میں اور ہمارے ایما کے مطابق ایک کشتی بنا چلو اور نافرمان لوگوں کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ

مُّغْرَقُونَ ○ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِۦ

ضرور غرق ہوں گے۔ چنانچہ نوح نے کشتی بنانی شروع کی اور جب کبھی ان کی قوم کے سردار لوگ ان کے پاس سے ہو کر گزرتے تو

سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (ط)

ان سے تمسخر کرتے۔ نوح (ان کے تمسخر کا یہ) جواب دیتے کہ اگر (آج) تم ہم پر ہنستے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو (اسی طرح) ہم (ایک دن) تم پر

ع ۱۱ ۳ — منزل ۳

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

اور تھوڑے دنوں بعد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو (دنیا میں) اس کی رسوائی کا موجب ہو اور (قیامت میں) عذاب

مُّقِيْمٌ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ

دائمی اس کے سر پڑے (سو الگ) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا اور (غضب الٰہی کے) تنور نے جوش مارا تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ

کہ ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ) دو دو جوڑے اور جس کی نسبت (ہمارا) پہلے ارشاد ہو چکا ہے (کہ وہ ہلاک ہوگا) اس کو چھوڑ کر اپنے (سب) گھر والے اور ان

اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ

(یہاں لا چکے ہیں) ان سب کو کشتی میں بٹھالو اور ان کے ساتھ ایمان بھی بس تھوڑے ہی سے لائے تھے اور (نوح نے کشتی کے سوار ہونے والوں سے) کہا بسم اللہ

مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ

مجریہا و مرسٰہا کشتی میں سوار ہو جاؤ بے شک میرا پروردگار البتہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور کشتی ہے کہ

مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ

پہاڑ جیسی (بلند) لہروں میں (نوح اور) ان (کے ہمراہیوں) کو لئے چلی جا رہی ہے اور (نوح کا بیٹا ان سے) الگ تھا تو نوح نے اس کو پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ (کشتی میں)

مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور کافروں کے ساتھ نہ رہ وہ بولا میں ابھی (تمہارے دیکھتے دیکھتے تیر کر) کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ

کہ وہ مجکو (طوفان کے) پانی سے بچالے گا نوح نے کہا کہ آج کے دن اللہ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر اپنا رحم کرے (وہی بچ سکتا ہے) اور (ابھی)

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ

دونوں کے درمیان میں ایک موج آحائل ہوئی تو دوسروں کے ساتھ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کرلے

وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ

اور اے آسمان تھم جا اور پانی (کا چڑھاؤ) اتر گیا اور (قوم کا) کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر (جا کر) ٹھہری

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ

اور (چاروں طرف) پکار دیا گیا کہ ظالم لوگ (خدا کے ہاں سے) دھتکارے گئے اور (ابھی نوح کا بیٹا غرق نہیں ہوا تھا کہ) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا

اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

میرا بیٹا بھی میرے اہل (و عیال) میں (داخل) ہے اور تو نے جو میرے اہل و عیال کو نجات دینے کا وعدہ فرمایا تھا وہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۚ فَلَا تَسْئَلْنِ

خدا نے فرمایا کہ نوح! تمہارا بیٹا تمہارے اہل (و عیال) میں (داخل) نہیں کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں تو

منزل ۳

الربع

ف ہم مسلمانوں میں ہر ایک موقع پر بسم اللہ الرحمن الرحیم یا صرف بسم اللہ کہنے کا دستور ہے لیکن کشتی میں سوار ہوتے وقت بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بجائے بسم اللہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہنا چاہئے۔ یس مطلب یہ ہے کہ حضرت نوح نے لوگوں سے کہا کہ بسم اللہ سوار ہو۔ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اس کشتی کا چلنا اور ٹھیرنا اللہ کے نام سے ہے یعنی اسی کے ہاتھ اور اختیار میں ہے وہ اپنے نام کی برکت سے اس کو خیر و عافیت کے ساتھ پار لگائے ۱۲

ف صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں کہ دجلہ اور فرات دو دریاؤں کے بیچ میں ایک جزیرہ ہے جس میں یہ جودی پہاڑ واقع ہے ۱۲

مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالَ

ہم سے اُس کی درخواست نہ کرو ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو ف۱ (نوح نے) عرض کیا

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي

کہ اے میرے پروردگار میں (ایسی جرأت سے) تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقۃ الحال مجھے معلوم نہیں اُس کی تجھ سے درخواست کروں اور اگر تو

وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا

اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں (بالکل) برباد ہو جاؤں گا (جب طوفان ہٹ گیا تو نوح کو حکم دیا گیا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی

وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ

اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اُترو (اور وہ برکتیں) تمہارے اور اُن لوگوں کے شاملِ حال رہیں گی جو تمہارے ساتھ ہیں اور (تم لوگوں کے) آگے چل کر کچھ

يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ

ہماری طرف سے اُن کو عذاب دردناک پہنچے گا (اے پیغمبر) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو وحی کے ذریعے سے ہم تم کو پہنچاتے ہیں

مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ

اس (قرآن کے نازل ہونے) سے پہلے نہ تو تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم کے لوگ تو تم صبر کرو ف۲ (اور سمجھے رہو کہ)

الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا

پرہیزگاروں کا انجام بخیر ہے۔ اور عاد کی طرف ہم نے اُن ہی کے (ہم قوم) بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا انہوں نے (اپنی قوم کے لوگوں کو) سمجھایا کہ بھائیو! خدا ہی

اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ

اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (اور خدا کے ساتھ جو شریک کرتے ہو تو یہ) تم نری بہتان بندیاں کرتے ہو بھائیو! اس (سمجھانے) کے عوض میں میں تم سے

عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ

کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں میری مزدوری تو اُسی کے ذمے ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور بھائیو!

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے قصوروں کی) معافی مانگو پھر (آگے کو) اُس کی جناب میں توبہ کرو کہ وہ تم پر (اس کے صلے میں) خوب برستے ہوئے

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ

اور تمہارے بل بوتے (میں برکت دے کر اُس) کو اور بڑھا دے گا اور سرکشی کر کے (اُس سے) انحراف نہ کرو۔ وہ لگے کہنے ہودا!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ

تو ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو آیا نہیں اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم

لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ

تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے کہ تو ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

منزل ۳

ف۱ جس طرح تمام دنیا کے باپوں کو اپنی اولاد کی محبت ہوتی ہے اور باپ اولاد کے قصور کو ہمیشہ محبت کی وجہ سے ہلکا سمجھا کرتا ہے یا اُس کی خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے یہی حال نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ تھا کہ آخر تک اُس کی نجات کی دعا کرتے رہے خدا نے اُن کو متنبہ کر دیا کہ تم اُس کے اعمال سے منصف نہیں ہو سکتے اور نہ تم کو اُس کے انجام کی خبر ہے کہ اس کو نجات دی جائے تو یہ کیسے کہتے فساد برپا کرے گا جو خطا ظاہر میں تم کو بھلی لگتی ہے اُس کا انجام خراب ہے ۱۲ ف۲ یعنی یہ خبریں ہی قرآن کے کتاب اللہ ہونے کی دلیل ہیں اس پر بھی کفار مکہ جھٹلائے چلے جائیں تو ان کی ایذاؤں پر صبر کرو ۱۲

م ۹ ع

عندالمتأخرین ۴ ع ۱۴

قَالَ إِنِّىٓ أُشْهِدُ ٱللَّهَ وَٱشْهَدُوٓا۟ أَنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن

ہود نے جواب دیا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم (دوسرے دوسرے) شریک بناتے ہو میں اُن سے (بالکل) بیزار ہوں

دُونِهِۦ ۖ فَكِيدُونِى جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ

تو تم سب مل کر میرے ساتھ اپنی بدی کر چلو اور مجھکو مہلت نہ دو۔ میں تو اللہ ہی پر بھروسا رکھتا ہوں (کہ وہ)

رَبِّى وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى

میرا (بھی) پروردگار (ہے) اور تمہارا (بھی) پروردگار (ہے) جتنے جاندار ہیں سب ہی کی تو چوٹی اُس کے ہاتھ میں ہے بے شک میرا پروردگار (عدل و انصاف)

عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦٓ

سیدھے رستے پر ہے ف۱ اس پر بھی اگر تم لوگ (اُس سے) پھرے رہو تو جو حکم دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تو میں تم کو پہنچا چکا

إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّى قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُۥ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ

اور میرا پروردگار تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو تمہاری جگہ لا موجود کرے گا اور تم اُس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے بے شک

رَبِّى عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَٱلَّذِينَ

میرا پروردگار ہر چیز کا نگران (حال) ہے اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے ہود کو اور اُن لوگوں کو

ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَٰهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَتِلْكَ

جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور اُن (سب) کو عذاب سخت سے بچا لیا اور (اے پیغمبر) یہ (اُجڑی ہوئی بستیاں جو تم دیکھتے ہو یہی قوم)

عَادٌ ۖ جَحَدُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا۟ رُسُلَهُۥ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

عاد (کے لوگ) ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکموں سے انکار کیا اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت گیر

عَنِيدٍ ۝ وَأُتْبِعُوا۟ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَآ إِنَّ

دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت اُن کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی دیکھو

عَادًا كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ

(قوم) عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی (جس کی اُن کو سزا ملی) دیکھو عاد جو ہود کی قوم کے لوگ تھے (خدا کے ہاں سے) دھتکارے گئے۔ اور ثمود کی

صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم

صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اُنہوں نے (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اُسی نے تم کو

مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ

زمین (کی مٹی) سے بنا کھڑا کیا اور تم کو اُس میں بسایا تو اُسی سے (اپنے پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ کو) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک

رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝ قَالُوا۟ يَٰصَٰلِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَآ ۖ

میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی سنتا اور دعا) قبول کرتا ہے وہ کہنے لگے کہ صالح! اس سے پہلے تو ہم لوگوں میں تم سے (بڑی بڑی) اُمیدیں کی جاتی

ف۱ یعنی دین کے جس رستے پر خدا اپنے بندوں کو چلانا چاہتا ہے وہی رستہ سیدھا ہے۔

منزل ۳

ع ۵ ۱۱ ۵

[illegible]

اِنّنا

أَتَنْهٰىنَآ أَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

سو کیا تم ہم کو اُن (معبودوں) کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو

إِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

جس نے ہم کو سخت (حیرت) میں ڈال رکھا ہے۔ (صالح نے) جواب دیا کہ بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور

اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ إِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ

اُس نے مجھ پر اپنا کرم کیا ہو پھر اگر میں اُس کی نافرمانی کرنے لگوں تو ایسا کون ہے جو خدا کے مقابلے میں میری مدد کو کھڑا ہو تو (ایسی صلاح سے) بجز (اس کے) میرا

غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ○ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْٓ

اور نقصان ہی کر رہے ہو اور بھائیو! یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اُونٹنی تمہارے لیے (میری رسالت کی) ایک نشانی ہے تو اس کو (اسی کے حال پر) چھوٹا رہنے دو

أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○ فَعَقَرُوْهَا

کہ خدا کی زمین میں سے (جہاں چاہے) کھاتی پھرے اور اس کو کسی طرح کی ایذا نہ پہنچانا ورنہ فوراً ہی تم کو عذاب آ لے گا (اتنے سمجھانے پر بھی) تو

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ○

تو (صالح نے) کہا (اچھا) تین دن اپنے گھروں میں (اور) رس بس لو (پھر تو تم پر عذاب آئے ہی گا) یہ (خدا کا) وعدہ ہے جو ہرگز خلاف نہ ہوگا

فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

تو جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○

اور اُس (قیامت کے) دن کی رسوائی سے (بچا لیا۔ اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک وہی زبردست (اور) غالب ہے

وَأَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ كَأَنْ

اور جن لوگوں نے زیادتی کی تھی اُن کو (بڑے زور کی) کڑک نے آ لیا تو اپنے گھروں میں (بیٹھے کے) بیٹھے رہ گئے (اور ایسے مٹے کہ) گویا

لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ أَلَآ إِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○ وَ

اُن میں (کبھی) بسے ہی نہ تھے دیکھو! ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور اپنی سزا کو پہنچے) دیکھو! ثمود (خدا کے ہاں) دھتکارے گئے اور

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ

(جب) ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے [ف۱] تو اُنھوں نے (ابراہیم کو) سلام کیا ابراہیم نے سلام کا جواب دیا

فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ○ فَلَمَّا رَآٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ

پھر ابراہیم نے بلا توقف بچھڑا (یعنی اُس کا) بھنا ہوا گوشت اُن کے سامنے لا موجود کیا پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ تو کھانے کی طرف اُٹھتے ہی نہیں

نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى

تو اُن سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں اُن سے ڈرے [ف۲] وہ بولے (کہ آپ کسی طرح کا) خوف نہ کیجیے ہم تو (فرشتے ہیں اور) قوم لوط کی

اُس کی نسبت ڈرہے شک میں پڑرہے ہیں ۱۲

ف۱ اس خوشخبری کا بیان آگے آتا ہے ۱۲

ف۲ ٹھگوں کا دستور سنا جاتا ہے کہ جس کا نمک چکھ لیتے ہیں اُس کے ساتھ دغا نہیں کرتے اور جس کے ساتھ دغا کرنی ہوتی ہے اُس کا نمک نہیں چکھتے حضرت ابراہیم کو نہ کھانے کی وجہ سے فرشتوں کی نسبت اسی طرح کا خدشہ ہوا ہوگا سو فرشتوں نے حضرت ابراہیم کا اطمینان کر دیا کہ ہمارے نہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ ہم فرشتے ہیں ۱۲

منزل ۳

ع ۶ ۸

قَوْمِ لُوْطٍ ○ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ

کہ اُن کو اُن کی بدکرداریوں کی سزا دیں) اور (اس گفتگو کے وقت) ابراہیم کی بی بی (سارہ) بھی کھڑی ہوئی تھیں وہ (فرشتوں کی اطمینان کرنے پر)

وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا

اسحٰق کے بعد یعقوب (پوتے کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی۔ وہ کہنے لگیں کہ ہائے میری کم بختی کیا (اس عمر میں) میرے اولاد ہوگی اور میں تو بڑھیا ہوں اور یہ

بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ○ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

میرے شوہر ہیں (یہ بھی) بوڑھے (ہیں) ایسے میں ہمارے ہاں اولاد کا ہونا بے شک (بڑی) عجیب بات ہے۔ فرشتے بولے کیا تم خدا کی قدرت (یا امر) سے تعجب کرتی ہو

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں (نازل ہوں) بے شک خدا سزاوار تعریف (اور) بزرگوار ہے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ

پھر جب ابراہیم (کے دل) سے خوف دور ہوا اور (ان کو اولاد کی) خوش خبری بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے

قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ○ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ○ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ

بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل (اور ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (ہم نے فرمایا کہ) ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

اس خیال کو چھوڑ دو تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آپہنچا اور ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا

مَرْدُوْدٍ ○ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کا آنا ان کو بُرا لگا ف اور ان (کے آنے) کی وجہ سے تنگ دل ہوئے

وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ○ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ

اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے اور لوط کی قوم کے لوگ (لڑکوں کا آنا سن کر لونڈے بازی کے قصد سے) اُن کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور

مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ

یہ لوگ پہلے سے ہی بُرے کام کیا کرتے تھے لوط نے (جوان لوگوں کو آتے دیکھا تو) کہنے لگے کہ بھائیو! یہ میری بیٹیاں (موجود) ہیں (ان سے نکاح کر لو)

اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

تمہارے لئے (جائز اور) پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں میری آبرو نہ کھوؤ کیا تم میں کوئی بھی

رَّشِيْدٌ ○ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ

شائستہ آدمی نہیں؟ وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں اور جو ہماری غرض ہے اسے تم خوب جانتے ہو

مَا نُرِيْدُ ○ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ○ قَالُوْا

(لوط) بولے کہ اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ سکتا (فرشتے) بولے

ف اس لئے کہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل بن کر آئے تھے ۱۲

منزل ۳

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ

کہ لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ پائیں گے تو تم اپنے اہل و عیال کو لے کر کچھ رات رہے سے نکل بھاگو

مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا

اور (پھر) تم میں سے کوئی مڑ کر (بھی) اِدھر کو نہ دیکھے مگر تمہاری بی بی کہ (وہ بے دیکھے رہنے کی نہیں اور) جو (عذاب) ان لوگوں پر نازل ہو والا ہے وہ اس پر بھی

مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا

ان (کے عذاب) کا وقت مقرر صبح ہے کیا صبح قریب نہیں؟ پھر جب

جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو (اے پیغمبر) ہم نے ڈالٹ کر اُس (بستی) کے اُوپر کے حصے کو اُس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور (اُوپر سے) اُس پر برسائے

سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

جمے ہوئے گھڑنجے کے پتھر جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں نشان کیا ہوا تھا کہ یہ اس قوم پر برسیں گے اور یہ (جگہ ان) ظالموں (یعنی کفار مکہ) سے

بِبَعِيْدٍ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(کچھ ایسی) دُور (بھی) نہیں (تو چاہیے کہ اسی کے حال سے عبرت پکڑیں) اور (مدین کی طرف (ہم نے) اُن کے ہم قوم بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) اُنھوں نے

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ

اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تم کو خوش حال دیکھتا ہوں (تو تم کو ماپ و تول میں کمی کرنے کی کیا ضرورت ہے) ف

بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

اور (اس پر بھی اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو) مجھکو تمہاری نسبت عذاب (عام) کے دن کا اندیشہ ہے جو (تم سب کو) آگھیرے گا اور بھائیو!

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ

ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری (پوری) کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ کا (دیا) جو کچھ (تجارت میں) بچ رہے وہی تمہارے لیے اچھا ہے

مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ

اور میں تمہارا نگہبان تو ہوں نہیں (کہ ہر ایک کی ماپ تول کو دیکھتا پھرا کروں) وہ لگے کہنے کہ شعیب! کیا تمہاری نماز

تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا

تم سے متقاضی ہے کہ جن (بتوں) کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم اُن کو چھوڑ بیٹھیں یا اپنے مال میں جس طرح (کا تصرف کرنا) چاہیں کریں

مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

ہاں جی ہاں تم ہی تو (معاملے کے بڑے) نرم (اور) راستباز (رہ گئے) ہو ف ۲ (شعیب نے) کہا بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر

ف ۱ اچھی حالت کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں تم کو نیک صلاح دیتا ہوں ۱۲ ف ۲ اُن کا مطلب تھا کہ کیا تمہاری شرع اجازت نہیں دیتا کہ تم ہم کو ہمارے حال پر رہنے دو اور چونکہ نماز دلیل شرع ہے اسی لیے اُنھوں نے خصوصیت کے ساتھ نماز کا طعنہ دیا اب بھی لوگ ایسے موقع پر کہہ دیتے ہیں ہاں جی ہاں تم ہی تو بڑے نمازی پرہیزگار رہ گئے ہو ۱۲

النصف

كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ

میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور وہ مجھکو اپنے (فضل) سے عمدہ (یعنی حق حلال) روزی دیتا ہو (تو کیا اس طریقے کو چھوڑ کر تمہاری طرح

أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ

کہ جس (کام کے کرنے) سے تم کو منع کرتا ہوں تمہارے برعکس آپ اُس کو کرنے لگوں میں تو اپنے حتی المقدور (لوگوں میں معاملے کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (مجھ

مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○

اور (اس ارادے میں) میرا کامیاب ہونا توبس خدا ہی (کی تائید) سے ہو سکتا ہے میں تو اُسی پر بھروسا رکھتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ

اور بھائیو! میری ضد میں آکر کہیں ایسا جرم نہ کر بیٹھنا کہ جیسی مصیبت قوم نوح

أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ○ وَاسْتَغْفِرُوا

یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہو چکی ہے (اُس جرم کی پاداش میں) ویسی ہی مصیبت تم پر بھی آنازل ہو اور قوم لوط (کے کھنڈر) بھی تم سے (کچھ) ایسے (دُور)

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ○ قَالُوا يَا شُعَيْبُ

اور اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے گناہوں کی) معافی چاہو پھر (آیندہ کے لیے) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک میرا پروردگار مہربان (اور) بڑا محبت کرنے والا

مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَ

جو باتیں تم کہتے ہو اُن میں سے اکثر تو ہماری سمجھ میں آتی نہیں علاوہ بریں ہم تم کو اپنے (لوگوں) میں (بہت ہی) بودا پاتے ہیں اور

لَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ

اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تم کو کبھی کا سنگسار کر چکے ہوتے اور (برادری کے سوا) ہم پر کسی طرح کا تمہارا دباؤ تو ہی نہیں (شعیب نے) جواب دیا کہ بھائیو

أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ

کیا اللہ بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا اور تم نے (اپنے زعم میں) خدا کو اپنے پس پشت ڈال دیا بے شک

رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ

جو کچھ تم کرتے ہو (سب) میرے پروردگار کے احاطۂ (علم) میں ہے۔ اور بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کرتا ہوں

سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا

چند روز بعد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اُس کو (سب کی نظروں میں) فضیحت کرے گا اور کون جھوٹا ہے اور (اس وقت کے) تم بھی

إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ○ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي

بچا لیا اور جو لوگ نافرمانی کیا کرتے تھے اُن کو آوازِ سخت (کے عذاب) نے آپکڑا تو (ایسے)

ف۱ اور یہ بھی معنے ہو سکتے ہیں کہ قوم لوط کا زمانہ بھی تم سے کچھ ایسا دُور نہیں (ابھی حال کی بات ہے) اُسی سے عبرت پکڑ سکتے ہو

۳ منزل

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

اپنے گھروں میں (ﺍﻭﻧﺪﮬﮯ) پڑے رہ گئے گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ مدین پر (ویسی ہی) پھٹکار ہے جیسی ثمود پر پھٹکار تھی

ثَمُوْدُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ

دھتکارے گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں اور دلیلِ واضح کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ

تو لوگ فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات کچھ راہ کی (بات) نہیں تو تھی نہیں

قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں لے جا داخل کرے گا اور وہ (بہت ہی) بُرا گھاٹ ہے جس پر (یہ لوگ جا) اتریں گے

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝

اس (دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے لگی رہے گی) بُرا انعام ہے جو (ان کو) دیا جائے گا

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝

(اے پیغمبر) یہ (چند) بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے (بعض تو اس وقت تک) قائم ہیں اور (بعض) اُجڑ چکی ہیں

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اور ہم نے ان لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا تو (اے پیغمبر) جب تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آ پہنچا

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ

تو خدا کے سوا جن معبودوں کو وہ لوگ (وقت پڑنے پر) پکارا کرتے تھے (اب) وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے بلکہ (اُلٹے)

غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ

اُن کی تباہی کے باعث ہوئے (کیونکہ ان ہی کی پرستش کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا) اور (اے پیغمبر) جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمہارا پروردگار

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ

تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے بےشک اس کی پکڑ (بڑی) دردناک (اور بڑی) سخت ہے ان (واقعات) میں اس شخص کے لئے جو عذابِ آخرت سے ڈرے

الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

روزِ آخرت وہ دن ہوگا جب کہ (سب) لوگ جمع کئے جائیں گے اور روزِ آخرت وہ دن ہوگا جب (سب ہمارے حضور میں) حاضر کئے جائیں گے

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا

اور ہم صرف میعادِ چند روزہ کے لئے اس کو (کسی مصلحت سے) ملتوی کئے ہوئے ہیں جب وہ دن آ پہنچے گا تو (لوگ خوف سے) بےحکمِ خدا کوئی

بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ

پھر (اس وقت لوگ دو قسم کے ہوں گے) بعض بدبخت اور بعض نیک بخت۔ تو جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے

منزل ٣

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

(اور) وہاں اُن کو چلّانا اور دہاڑنا (لگا) ہوگا (اور) جب تک آسمان وزمین (قائم) ہیں ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے ف

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ وَ

مگر (اے پیغمبر) جس کو تمہارا پروردگار (نجات دینا) چاہے بےشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور

اَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

جو لوگ نیک بخت ہیں تو (وہ) بہشت میں ہوں گے (اور) جب تک آسمان

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ

وزمین (قائم) ہیں برابر اسی میں رہیں گے مگر جس کو خدا چاہے (سزا دے کر بعد ہی جنت میں داخل کرے یہ جنت خدا کی) دین ہے جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں

مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ

جو (بتوں کی) پرستش کرتے ہیں اس کے بارے میں تم کسی طرح کے شبہے میں نہ پڑنا ف۲ جیسی پرستش (بے سمجھے بوجھے ان سے) پہلے اِن کے باپ دادا کرتے

وَاِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ

اور ہم (قیامت کے دن عذاب میں سے) اِن کا حصہ ان کو بے کم وکاست پورا پورا پہنچا دیں گے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) دی تھی

فَاخْتُلِفَ فِيهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ

تو لوگ اس میں اختلاف کرنے لگے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار ایک بات پہلے سے فرما چکا ہوتا (کہ قیامت ہی میں قطعی فیصلہ ہوگا) تو لوگوں میں (اُن کے اختلافات کا [illegible])

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ

(یعنی کفار مکہ بھی قرآن کی طرف سے) ایسے شک میں (پڑے) ہیں جس نے (ان کو) حیران کر رکھا ہے اور تمہارا پروردگار اِن (سب) کو اُن کے اعمال کا بدلہ ضرور پورا پورا

اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

کیونکہ جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو سب خبر ہے۔ تو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ (شرک و کفر سے) توبہ کر کے تمہارے ساتھ (ہو لیے) ہیں (وہ سب)

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور حد (اعتدال) سے نہ بڑھو بےشک جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو خدا دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو!) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کی) اُن کی طرف کو نہ جھکنا

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝

ورنہ (دوزخ کی) آگ تم کو آ لگے گی اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار تو ہے نہیں (نافرمانوں کی طرف جھکنے کی صورت میں اس کی طرف سے بھی) تم کو مدد نہیں ملنے کی

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

اور (اے پیغمبر) دن کے دونوں سرے (یعنی صبح اور شام) اور اوائل شب نماز پڑھا کرو کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں

السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ

جو لوگ ذکر (الٰہی) کرنے والے ہیں ان کے حق میں یہ (ہمارا فرمانا) ایک طرح کی یاددہانی ہے اور (اے پیغمبر عبادت کی تکلیف) خوشی کے ساتھ برداشت کرو کیونکہ اللہ

ف جب تک آسمان زمین (قائم) ہیں یہ ہم لوگوں کے محاورے کے مطابق فرمایا ہے اور مراد اس سے ہمیشگی ہے ۱۲

ف۲ یعنی بتقاضائے بشریت تم کو یہ واہمہ نہ گزرے کہ اس کثرت سے بت پرستی ہو رہی ہے اتنے لوگوں نے ایک صریح غلط بات پر کیونکر اجماع کر لیا ہوگا۔ آگے خدا نے سمجھا دیا کہ یہ سب لوگ بھیڑ چال کے طور پر ایک دوسرے کی اندھی تقلید کرتے چلے آئے ہیں ۱۲

ع ۹ ۱۴ ل ۳

الْمُحْسِنِينَ ○ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا تو جو امتیں تم لوگوں سے پہلے ہو گزری ہیں ان میں خلقت کی اتنی خیر خواہی کرنے والے بھی کیوں نہ ہوئے

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ

ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے (سو ایسے لوگ تھے تو سہی) مگر تھوڑے (اور یہ وہی لوگ تھے) جن کو ہم نے عذاب سے بچا لیا اور

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو اُن ہی (دنیاوی لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو اُن کو دی گئی تھیں اور (یہ لوگ) تھے ہی گنہگار اور (اے پیغمبر) تمہارا

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ○ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر مارے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو

النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ○ إِلَّا مَن رَّحِمَ

لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف کرتے رہیں گے مگر جس پر تمہارا

رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

پروردگار فضل کرے اور اسی لیے تو اُن کو پیدا کیا ہے اور (اسی اختلاف سے تو) تمہارے پروردگار کا (وہ) فرمودہ پورا ہو رہے گا کہ ہم

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ

(کیا) جنات اور (کیا) بنی آدم سب سے دوزخ بھر دیں گے اور (اے پیغمبر) دوسرے پیغمبروں کے جتنے قصے ہم تم سے بیان کرتے ہیں اُن کے ذریعے سے

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

ہم تمہارے دل کو ڈھارس بندھاتے ہیں اور ان (قصوں) کے ضمن میں (ایک تو) حق بات (تھی وہ) تمہارے پاس پہنچ گئی اور (اس کے علاوہ ان میں)

وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا

اور یاد دہانی (بھی) ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کرو

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ○ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ○

ہم (مسلمان) اپنی جگہ عمل کرتے ہیں اور تم بھی (خدا کے حکم کے) منتظر رہو ہم (مسلمان) بھی منتظر ہیں

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ

اور آسمانوں اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ ہی کو ہے اور ہر ایک کام کا دار و مدار آخرکار اسی پر جا کر ٹھہرتا ہے

فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

تو (اے پیغمبر) اُسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا رکھو اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار اُس سے غافل نہیں

سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَإِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ یوسف مکے میں اتری اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں ہیں اور بارہ رکوع

منزل ۳

ع ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الۤرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

الۤرٰ۔ یہ (سورت) کتاب واضح (یعنی قرآن) کی چند آیتیں ہیں ف۱ ہم نے اس قرآن کو زبان عربی میں (اس لیے) اُتارا ہے

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

تاکہ تم (عرب کے لوگ مادری زبان ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی) سمجھ سکو (اور تمہارے ذریعے سے دوسرے لوگ سمجھیں) - اے پیغمبر! ہم تمہاری طرف جو (یہ قرآن) وحی کے ذریعے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

(بھیجتے ہیں اس کے ذریعے) ایک بہتر سے بہتر قصہ سناتے ہیں اور تم اس (سورت کے نازل ہونے) سے پہلے (ان باتوں سے) یقیناً بے خبر تھے

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ (یعقوب) سے کہا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ یہ سب مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں (یعقوب نے) کہا بیٹا

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

کہیں اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ کہہ بیٹھنا کہ (وہ سن پائیں تو) تم کو کسی آفت میں پھنسانے کی تدبیر کرنے لگیں گے اس میں شک نہیں کہ شیطان انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

کھلا دشمن ہے (وہ ان کو بہکائے بغیر نہیں رہے گا) اور جیسا تو نے خواب میں دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا کہ تیرا پروردگار تجھ کو (میری نسل میں) برگزیدہ کرے گا

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

اور جس طرح خدا نے اپنی نعمت پہلے تیرے دادا پر دادا اسحق اور ابراہیم پر پوری کی تھی اسی طرح تجھ پر اور یعقوب کی

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ

(یعنی میری) نسل پر پوری کرے گا البتہ تیرا پروردگار (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے ف۲ (اے پیغمبر! یہود) جو تم سے امتحاناً یوسف کا قصہ

كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ

دریافت کرتے ہیں اُن کے لیے یوسف اور ان کے بھائیوں (کے حالات) میں (خدا کی قدرت کی) البتہ (بہت سی) نشانیاں ہیں کہ جب یوسف کے (سوتیلے ف۳) بھائیوں نے

وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ

کہا باوجودیکہ ہم (حقیقی) بھائیوں کی بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اس کا حقیقی بھائی (ابن یامین) ہمارے والد کو ہم سے البتہ بہت ہی زیادہ عزیز ہیں کچھ شک نہیں

مُّبِيْنٍ ۝ ڮ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

(کہ) ہمارے والد صریح غلطی پر ہیں تو یوسف کو مار ڈالو یا اس کو کسی جگہ (جا کر) پھینک آؤ تو والد صاحب کا رخ صرف تمہاری ہی طرف رہے گا

منزل ۳ — ع ۱

ف۱ قرآن کو اس سے واضح فرمایا کہ اس کے مطالب معقول اور عام فہم ہیں ۱۲ ف۲ حضرت یوسف علیہ السلام کا نسب نامہ ایک حدیث میں یوں مذکور ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم اسی ترتیب کے لحاظ سے دادا پر دادا کا محاورہ نباہنے کے لیے ہم نے اسحق علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام پر ترجمے میں مقدم رکھا ۱۲

ف۳ ایک باپ سے کئی ماؤں کی اولاد آپس میں عربی میں علّاتی اور اُردو میں سوتیلے بھائی بہن کہلاتے ہیں

أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

اور اس کے بعد سے تم لوگوں کے (سب) کام ٹھیک ہو جاویں گے ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا

لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں تم کو (ایسا ہی) کرنا ہو تو اس کو (لے جاکر) کسی اندھے کوئیں میں ڈال دو

السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ

کہ کوئی راہ چلتا قافلہ اس کو نکال لے جاوے گا (سب نے) مل کر یعقوب سے کہا کہ اباجان! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

حالانکہ ہم تو اس کے دلی خیر خواہ ہیں (تو) اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ (جنگل کے پھل پھلاری) کھاوے اور ذرا کھیلے (کودے)

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَ

اور ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ف۱ (یعقوب نے) کہا کہ تمہارا اس کو لے جانا مجھ پر شاق گزرتا ہے اور

أَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝ قَالُوا لَئِنْ

میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ (اتفاقاً) کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اس کو بھیڑیا کھا جائے وہ کہنے لگے

أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَلَمَّا ذَهَبُوا

کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم اتنے سارے ہیں تو اس صورت میں ہم (زے) نکمے ہی ٹھیرے - آخر کار جب لوگ (یعقوب کی اجازت سے)

بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو کسی اندھے کوئیں میں ڈال دیں (تو جیسا ٹھیرایا تھا ویسا ہی کیا) اور (اس وقت)

لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ

کہ (تنگ دل نہ ہو) ایک دن آئے گا کہ تم ان کو ان کی بدسلوکی سے متنبہ کرو گے اور وہ تم کو جانیں پہچانیں گے بھی نہیں - غرض وہ لوگ (یوسف کو ...)

عِشَاءً يَبْكُونَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

کچھ رات گئے روتے پیٹتے باپ پاس آئے - (اور) لگے کہنے کہ اباجان! ہم تو جاکر (ایک طرح کی) کبڈی کھیلنے لگے ف۲ اور

يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا

یوسف کو ہم نے اپنے اسباب پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا (آکر) اس کو کھا گیا اور گو ہم سچے ہی کیوں (نہ) کہتے ہوں تاہم آپ تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں

وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ

اور یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے یعقوب نے (ان کا بیان سن کر اور خون آلود کرتہ دیکھ کر) کہا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

(کہ یوسف کو بھیڑیئے نے تو نہیں کھایا) بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنا لی ہے سو صبر ہی کروں گا ف۳ اور جو حال

منزل ۳

الثلثة

ف۱ حضرت یوسف کے بھائی بکریاں جنگل میں چرانے جایا کرتے تھے اس جہت سے انھوں نے یوسف کو ساتھ لے جانا چاہا ۱۲

ف۲ نستبق نکلا ہے استباق سے جس کے لغوی معنی ہیں کئی آدمیوں کا اس طرح پر دوڑنا کہ دیکھیں کون آگے نکلے چونکہ ایک طرح کا استباق کبڈی میں بھی ہوتا ہے اس لئے ہم نے اپنے محاورے کے مطابق کبڈی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

ف۳ جمیل کے لفظی معنی ہیں اچھا اور نیک اور محمود یعنی وہ صبر جو نہایت محمود ہو اور جس میں رضا و تسلیم کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہمارے محاورے میں اس مطلب کو صبر شکر سے ادا کرتے ہیں اور جب صبر کے ساتھ شکر کا شمول ہو تو اس صبر کے محمود ہونے میں کیا کلام ہے ۱۲

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى

اور (اتفاق سے) ایک قافلہ (اس جگہ) آوارد ہوا اور انھوں نے اپنے سقے کو (پانی لانے کے لیے) بھیجا جوں ہی اُس نے

دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

اپنا ڈول لٹکایا اور یوسف اُس میں ہو بیٹھے۔ نکالا تو پکار اُٹھا آہا یہ تو لڑکا ہے اور قافلے والوں نے یوسف کو مالِ تجارت قرار دے کر چھپا رکھا اور جو کچھ وہ لوگ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا

جو تدبیریں (یہ لوگ) کر رہے تھے اللہ کو خوب معلوم تھیں راستے میں تو بھائیوں کو یوسف کی خبر لگی اور انھوں نے اُس کو اپنا غلام بنا کر بیچا اور قافلے والوں نے

فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ○ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ

یوسف کی خریداری پر (دل سے) راغب بھی نہ تھے ف۱ اور (آخرکار) مصر (کے لوگوں) میں سے (عزیز مصر) جس نے یوسف (قافلے والوں سے) مول لیا اپنی عورت سے

اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ

کہا اس کو اچھی طرح رکھو عجب نہیں (اپنی خدمت سے) ہم کو فائدہ پہنچائے یا (شاید) اس کو ہم (اپنا) بیٹا ہی بنا لیں اور یوں

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ

ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی ف۲ اور (اصلی) مقصود یہ تھا کہ ہم ان کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر دینی سکھائیں

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَمَّا

اور اللہ اپنے ارادے (کے نافذ کرنے) پر قادر ہے مگر اکثر لوگ (اس راز کو) نہیں جانتے اور جب

بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

یوسف اپنی جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو دانائی عطا فرمائی اور (نیز فضیلت) علم اور ہم نیکو کاروں کو اسی طرح (اُن کی نیکی کا) بدلہ دیا کرتے ہیں

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

اور (زلیخا) جس کے گھر میں یوسف تھے اُس نے اُن سے اپنا (ناجائز) مطلب حاصل کرنا چاہا اور دروازے بند کر دیے

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ

اور کہا لو آؤ یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارا شوہر) میرا آقا ہے اُس نے مجھ کو اچھی طرح رکھا ہے (میں اُس کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا)

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ

کیونکہ (ایسے) نمک حراموں کو کبھی فلاح نہیں ہو سکتی۔ اور وہ (عورت) تو یوسف کے ساتھ ارادہ (بد) کر ہی چکی تھی اور یوسف کو

بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ

اپنے پروردگار کی (طرف کی) دلیل (کہ وہ میرا آقا ہے) اُس وقت نہ سوجھ گئی ہوتی تو وہ بھی اُس (عورت) کے ساتھ ارادہ (بد) کر بیٹھے ہوتے اسی طرح (ہم نے

عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔ اور دونوں بھاگا بھاگ دروازے پر پہنچے اور عورت نے (بھاگتے کو پکڑنا چاہا تو) پیچھے سے یوسف کا کرتہ پھاڑ دیا

ف۱ وشروہ سے لیکر زاہدین تک کے معنوں میں اختلاف ہے اور اختلاف پیدا ہوا لفظ شروہ کے سے اور ضمیر فیہ کے مرجع کی تعیین میں شرا لغات اضداد سے ہے یعنی اُس کے معنے بیچنے کے بھی ہیں اور خریدنے کے بھی اور خریدنے کے معنے زیادہ مشہور ہیں چنانچہ بیع شرا، خرید و فروخت کے معنوں میں بولا جاتا ہے ہم نے ایک توجیہ کے مطابق ترجمہ کیا ہے بعض نے یہ توجیہ کی ہے کہ قافلے والوں نے یوسف کو کم داموں پر خرید لیا اور چونکہ لین دین کے وقت یوسف کے بھائیوں سے تکرار ہو پڑی تھی وہ اس سودے سے کچھ ایسے خوش بھی نہ تھے بعض نے یہ کہا ہے کہ بھائیوں نے یوسف کو کم داموں پر بیچا اور اُن کو یوسف کا رہنا ناگوار تھا اور اُنہوں نے یوں نے اُس کو مال دیا یا بیچا تو سہی مگر کراہت کے ساتھ کہ آخر تو یوسف بھائی تھا ۱۲ ف۱ شروع سورۃ میں جو مذکور ہوا تھا کہ یہود نے پیغمبر صاحب سے امتحاناً بنی اسرائیل کے ملکِ مصر میں آباد ہونے کی وجہ دریافت کی تھی یہ اُس کا جواب ہوا ۱۲ ف۲ یعنی یوسف دربارِ شاہی میں پرورش پائیں اور ہر طرح کے معاملات اُن کی نظر سے گزریں اور اس طریقے سے اُن کو خواب کی تعبیر کا ملکہ حاصل ہو ۱۲

ع ۱۴ ۲ ۱۲

منزل ۳

وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ

اور دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا (وہ شوہر سے پیش بندی کے طور پر) بولی کہ جو شخص تیری بی بی کے ساتھ برا

سُوٓءًا إِلَّآ أَنْ يُّسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ

(ارادہ کرے) اس کی یہی سزا ہے کہ (یا تو) قید کر دیا جائے یا (کوئی اور) دردناک سزا دی جائے (یوسف نے) کہا کہ یہ (عورت خود) مجھ سے میری طالب ہوئی تھی

نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ

اور اس (عورت) کے قبیلے والوں میں سے گواہ (کے طور پر ایک شخص) نے یہ بات بتائی کہ یوسف کا کرتہ (دیکھا جائے) اگر آگے سے پھٹا ہو

قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ

تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو

مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَا قَمِيصَهُ قُدَّ

تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا تو جب (عورت کے شوہر نے) یوسف کے کرتے کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا

مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ۝ يُوسُفُ

تو اس نے (اپنی بی بی سے) کہا کہ یہ (بھی) (تم عورتوں کے) چرتر ہیں کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے چرتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں (اور یوسف کی طرف مخاطب ہو کر کہا)

أَعْرِضْ عَنْ هَذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ

اس (بات) کو جانے دو اور (اے عورت) تو اپنے قصور کی معافی مانگ کیونکہ سرتاسر تیری ہی خطا تھی

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَّفْسِهِ

اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز (مصر) کی عورت اپنے غلام سے مطلب (ناجائز) حاصل کرنے کے درپے ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ

غلام کا عشق اس کے دل میں جگہ پکڑ گیا ہے ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی میں ہے تو جب (عزیز مصر کی) عورت نے ان (عورتوں) کی گفتگو سنی

أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ

ان کو (اپنے ہاں) بلوا بھیجا اور ان کے لیے ایک محفل کی تیاری کی اور (پھل تراش تراش کر کھانے کے لیے) ایک ایک

مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَ

چھری ان میں سے ہر ایک کے حوالے کی اور (عین وقت پر یوسف سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ (اور ذرا اپنی شکل تو دکھاؤ) پھر جب عورتوں نے یوسف

قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا

کو دیکھا تو اُن کا (رعب حسن) ایسا چھا گیا کہ انہوں نے (بیخود ہو کر پھلوں کو کاٹتے کاٹتے) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور لگیں کہنے حاش للہ (یہ بشر تو نہیں ہو نہ ہو یہ

مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ

ایک معزز فرشتہ ہے وٓ (عزیز مصر کی عورت) بولی کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کیا کرتی تھیں اور بے شک میں نے

عن

ف ۱ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ تدبیر بتانے والا خود زلیخا کا ماموں زاد بھائی تھا شیر خوار اور وہ خلاف عادت خدا کی قدرت سے بول اٹھا تھا ف ۲ حاش للہ عربی کے اعتبار سے تو سبحان اللہ کا ہم معنی ہے اور موافق استعمال اردو میں خدا خدا ہے حاش للہ میں زور زیادہ ہے اور دلی کی عورتیں اب ایسے موقع پر حاش للہ بولتی ہیں جس میں ایک شائبہ قسم کا بھی پایا جاتا ہے ف ۳ فرشتوں کا نورانی ہونا تو معلوم ہے اسی سے یوسف علیہ السلام کو عورتوں نے فرشتہ کہہ دیا

ع ۳ / ۱۳

منزل ۳

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا

اس سے سلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور جس (کام کے کرنے) کو میں اس سے کہتی ہوں اگر اس نے نہیں کرے گا تو ضرور قید کیا جائے گا

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ

ذلیل (بھی) ہوگا (یہ سن کر) یوسف نے (اس تمنت) دعا کی کہ اے میرے پروردگار جس (حرکت ناشایستہ) کی طرف (یہ عورتیں) مجکو بلا رہی ہیں قید (رہنا)

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

اور اگر ان کے چرتروں کو تو نے مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل اور نادانوں میں (کا ایک نادان) ہو جاؤں گا

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

تو یوسف کے پروردگار نے ان کی سن لی اور ان سے عورتوں کے چرتروں کو دفع کر دیا کچھ شک نہیں کہ خدا ہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَدَخَلَ

پھر جب (عزیز مصر اور اس کے) لوگوں نے (یوسف کی پاک دامنی کی) نشانیاں دیکھ لیں اس کے بعد (بھی زلیخا کی دلجوئی اور یوسف کو اس کی نظر سے دور

مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ

(ایسا اتفاق ہوا کہ) یوسف کے ساتھ دو جوان آدمی (اور بھی) جیل خانے میں داخل ہوئے ف۱ (ان دونوں نے دیکھے خواب یوسف کو بزرگ صورت سمجھ کر تعبیر پوچھنے کی غرض سے) ایک

الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ

دوسرے نے کہا کہ میں اپنے تئیں (کیا) دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں (اور) پرندے (ہیں کہ) ان میں سے کھا کھا جاتے ہیں

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا

(یوسف!) ہم کو (ہمارے) اس (خواب) کی تعبیر بتاؤ کیونکہ تم ہم کو نیک آدمی دکھائی دیتے ہو ف۲ (یوسف نے) جواب دیا کہ جو

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا

کھانا تم کو (اب جیل خانے میں) ملنے والا ہے اور اس کا وقت قریب ہے وہ تم تک آنے بھی نہیں پائے گا کہ اس کے آنے سے پہلے (پہلے تمہارے) خواب کی تعبیر

مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ

(تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں کے ہے جو مجکو میرے پروردگار نے تعلیم فرمائی ہیں میں (شروع سے) ان لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے اور

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ

آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں اپنے باپ دادوں (یعنی) ابراہیم اور اسحق

وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ

اور یعقوب کے دین پر چل رہا ہوں ہم کو شایاں نہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں یہ عقیدہ

اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○

خدا کا ایک فضل ہے (جو اس نے) ہم پر اور لوگوں پر کیا ہے مگر اکثر آدمی (اس کی اس نعمت کا) شکر نہیں کرتے ف۳

ف۱ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا اور دوسرا باورچی دونوں بادشاہ کو زہر دینے کی تہمت میں ماخوذ تھے ۱۲ ف۲ ہمیشہ سے لوگوں کا یہ معتقد رہا ہے کہ خواب کی تعبیر ان ہی لوگوں سے ٹھیک بیٹھتی ہے جن کی روحوں کو تزکیۂ باطن کی وجہ سے عالم قدس کے ساتھ تعلق ہے اور اس سے آدمی کے بشرے پر بھی نورانیت آجاتی ہے جیسا کہ عبداللہ بن سلام نے پیغمبر صاحب کو دیکھتے ہی کہہ دیا تھا کہ مانذا توجہ کذاب یعنی اس صورت شکل کا آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا اسی طرح قیدیوں کو یوسف کی نسبت خیال ہوا ہوگا کہ یہ خواب کی تعبیر ٹھیک دیں گے اور ایک حدیث میں ایسا آیا ہے کہ پیغمبری کے ساٹھ حصوں میں سے ایک حصہ تعبیر خواب ہے ۱۲ ف۳ عقیدۂ توحید کا پیغمبروں کے حق میں فضل خدا ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ ان کی نجات کا ذریعہ ہے اور لوگوں کے حق میں پیغمبروں کا آنا ہی فضل خدا ہے کیونکہ وہ امت کو عقیدۂ توحید کی تعلیم کرتے اور نجات کے رستے پر لے چلتے ہیں

منزل ۳ ع ۶ ۱۴

بِضْعَ

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اے یاران زنداں! (بھلا دیکھو تو سہی) جدا جدا معبود اچھے یا خدائے یگانہ (و) زبردست

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

تم لوگ خدا کے سوا نرے ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (اپنے دل سے) گھڑ رکھے ہیں

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ

خدا نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اتاری نہیں (تمام جہان میں) حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے (اور) اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی

اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہی دین (کا) سیدھا (رستہ) ہے مگر (افسوس) اکثر لوگ نہیں جانتے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ

اے یاران مجلس! تم میں سے ایک (جس نے انگور کے نچوڑنے کا خواب دیکھا ہے وہ) تو (بدستور) اپنے آقا کا ساقی بن جائے گا اور اس کو شراب پلائے گا اور دوسرا

فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ

سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر (نوچ نوچ کر) کھا جائیں گے جس امر کو تم دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے اور) خدا کے ہاں سے فیصل ہو چکا ہے

تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ

اور جس شخص کی نسبت (یوسف نے) سمجھا تھا کہ ان دونوں میں سے اس کو خلاصی ہو جائے گی اس سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا (کہ میں بے گناہ قید ہوں)

رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝

سو شیطان نے اس کو اپنے آقا سے (اس کا) تذکرہ کرنا بھلا دیا اور (یوسف) کئی برس قید خانے میں رہے

منزل ۳ — ع ۵

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

اور (اسی اثنا میں) بادشاہ نے (بھی) ایک خواب دیکھا اور اپنے دربار کے (لوگوں سے) بیان (بھی) کیا کہ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں (کہ) سات گائیں (ہیں) موٹی

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ

اور (نیز) سات بالیں (ہیں) سبز اور (دوسری) سات (بالیں) خشک۔ اے اہل دربار! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو

رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ

تو میرے (اس) خواب کے بارے میں مجھے اپنی رائے ظاہر کرو (یعنی اس کی تعبیر دو) انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو پریشان سے خیالات ہیں

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

اور ایسے خیالات کی تعبیر تو ہم کو آتی نہیں۔ اور وہ شخص جو (یوسف کے) ان دو (ساتھیوں) میں سے (رہائی پا گیا تھا)

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ يُوْسُفُ

اور (اب) اس کو ایک عرصے کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا (بادشاہ اور درباریوں کی گفتگو سن کر) بول اٹھا کہ مجھ کو (قید خانے تک) جانے کی اجازت ہو

أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ [illegible]

(تم خواب کی) بڑی سچی تعبیر کرنے والے (ہو) بھلا اس (خواب) کے بارے میں تو تم ہم سے اپنی رائے ظاہر کرو کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی (گائیں) کھا رہی ہیں

وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ

اور سات بالیں ہری اور دوسری (سات بالیں ہیں) سوکھی (اس کا جواب دو) تو میں (جن لوگوں کے پاس سے آیا ہوں پھر ان ہی) لوگوں کے پاس لوٹ جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا

تاکہ (اس تقریب سے تمہارا حال بھی) ان کو معلوم ہو (یوسف نے) کہا (خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ بدستور سات برس تک کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو

حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝

(فصل) کاٹو تو اس (ساری) کی بالوں میں رہنے دینا (تاکہ غلہ گلے سڑے نہیں) مگر (ہاں) اسی قدر جو تمہارے کھانے کے کام میں آئے (وہ تو بالوں سے نکالنا پڑے گا)

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا

پھر اس کے بعد بڑے سخت (قحط کے) سات (برس) آئیں گے کہ جو کچھ تم نے (میرے کہنے کے مطابق) پہلے سے ان (برسوں) کے لیے جمع کر رکھا ہوگا (یہ) اس

قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ

ہاں قدر قلیل جو تم (بیج کے لیے) بچا رکھو گے (وہ ہی لوگوں کے کھانے سے بچ جائے گا) پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا جس میں (خوب سماں ہوگا) لوگ

النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ

(اور کھیتی کے علاوہ) اس برس (انگور بھی خوب پھلیں گے اور لوگ شراب کے لیے ان سے شیرے بھی نچوڑیں گے) الغرض ساقی نے یہ سب تعبیر جا کر بادشاہ سے بیان کی

الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ

چوبدار یوسف کے پاس (یہ حکم لے کر) پہنچا تو انھوں نے کہا تم اپنی سرکار کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ (آپ کو کچھ) ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے

أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے (آیا وہ کیسے ڈرے تحقیق ہیں ان کے ذریعے تھا) بے شک ان کے چرتر کو میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے (چنانچہ) بادشاہ نے

رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ

تم نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا تھا (اس وقت) تم کو کیا معاملہ پیش آیا انھوں نے عرض کیا کہ حاش للہ ہم نے تو یوسف میں کسی طرح کی برائی پائی نہیں

سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ

(اس پر) عزیز (مصر) کی عورت بول اٹھی کہ اب تو (جو) حق بات (تھی سب پر) ظاہر ہو ہی گئی (اصل حقیقت یہ ہے کہ) میں نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل (کرنا) چاہا

نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ

اور یوسف نے جو اپنی براءت ظاہر کی وہ بالکل سچ کہتا ہے یہ (ماجرا چوبدار نے یوسف سے جا بیان کیا یوسف نے کہا میں نے کبھی کی دبی دبائی بات کو اس لیے اکھاڑا کہ

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

پس پشت اس کی امانت میں خیانت نہیں کی اور (اس کو) یہ (بھی) معلوم ہو کہ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو اللہ چلنے نہیں دیا کرتا

منزل ۳

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا

اور (یوں) میں (ابھی تک) بشر ہوں اپنی نسبت نہیں کہتا کہ میں (فرشتوں کی طرح) پاک صاف ہوں کیونکہ نفس (انسانی تو آدمی کو بدی کیطرف ہمیشہ) ابھارتا ہی رہتا ہے مگر

مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِى

یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ف اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو ہمارے حضور میں حاضر کرو

بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِى ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا

کہ ہم اسکو (عزیز کیخدمت سے جدا کر کے) خاص اپنے (کام کے) لیے رکھینگے پھر جب یوسف سے بات چیت کی تو بادشاہ کو یوسف کی لیاقت ثابت ہوئی اور انسے کہا آج سے تم ہمارے نزدیک

مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ ٱجْعَلْنِى عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّى حَفِيظٌ

بڑے باوقار (اور) صاحب اعتبار ہو یوسف نے عرض کیا کہ اگر سرکار نے میری ایسی قدر دانی فرمائی ہے تو مجھکو ملکی خزانوں پر مسلط فرما دیجئے کیونکہ (میں خزانوں کی)

عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى ٱلْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ

(حفاظت بھی کر سکتا ہوں) اور حساب کتاب سے بھی (خوب) واقف ہوں غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہو گئے اور یوں ہمنے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں

يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ۝

ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو (دنیا میں بھی) ضائع نہیں ہونے دیا کرتے

وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ۝ وَجَآءَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اجر آخرت (ان کے لیے اس سے کہیں) بہتر ہے اور (چونکہ کنعان کے تمام علاقے میں قحط پڑا تھا)

إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ۝ وَ

یوسف کے (بے مات) بھائی (غلہ خریدنے مصر میں) آئے اور یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور انھوں نے یوسف کو نہ پہچانا

لَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِى بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا

اور جب یوسف نے بھائیوں کا سامان (غلہ) ان کے لیے تیار کر دیا تو (ان سے) کہا کہ (اب کے آنا تو) اپنے بے مات بھائی (ابن یامین) کو جسے گھر چھوڑ آئے ہو اپنے ساتھ لیتے آنا

تَرَوْنَ أَنِّىٓ أُوفِى ٱلْكَيْلَ وَأَنَا۠ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِى

تم نہیں دیکھتے کہ ہم ماپ بھی پوری دیتے ہیں اور (نیز) ہم سب سے بہتر مہمان نواز بھی ہیں۔ لیکن اگر تم اس کو ہمارے پاس نہ لائے

بِهِۦ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِى وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ قَالُوا۟ سَنُرَٰوِدُ عَنْهُ

تو تم کو ہمارے ہاں سے غلہ نہیں ملیگا اور (اس صورت میں) تم ہمارے پاس (بھی) نہ آنا ف انہوں نے کہا کہ ہم جاتے ہی

أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَٰعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيَٰنِهِ ٱجْعَلُوا۟ بِضَٰعَتَهُمْ

اس کے والد سے اسکے بارے میں عرض معروض کرینگے اور ہم (اسکے لانیکا ضرور) انتظام کرینگے۔ اور یوسف نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی (جمع) پونجی (جسکے بدلے میں

فِى رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ إِذَا ٱنقَلَبُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

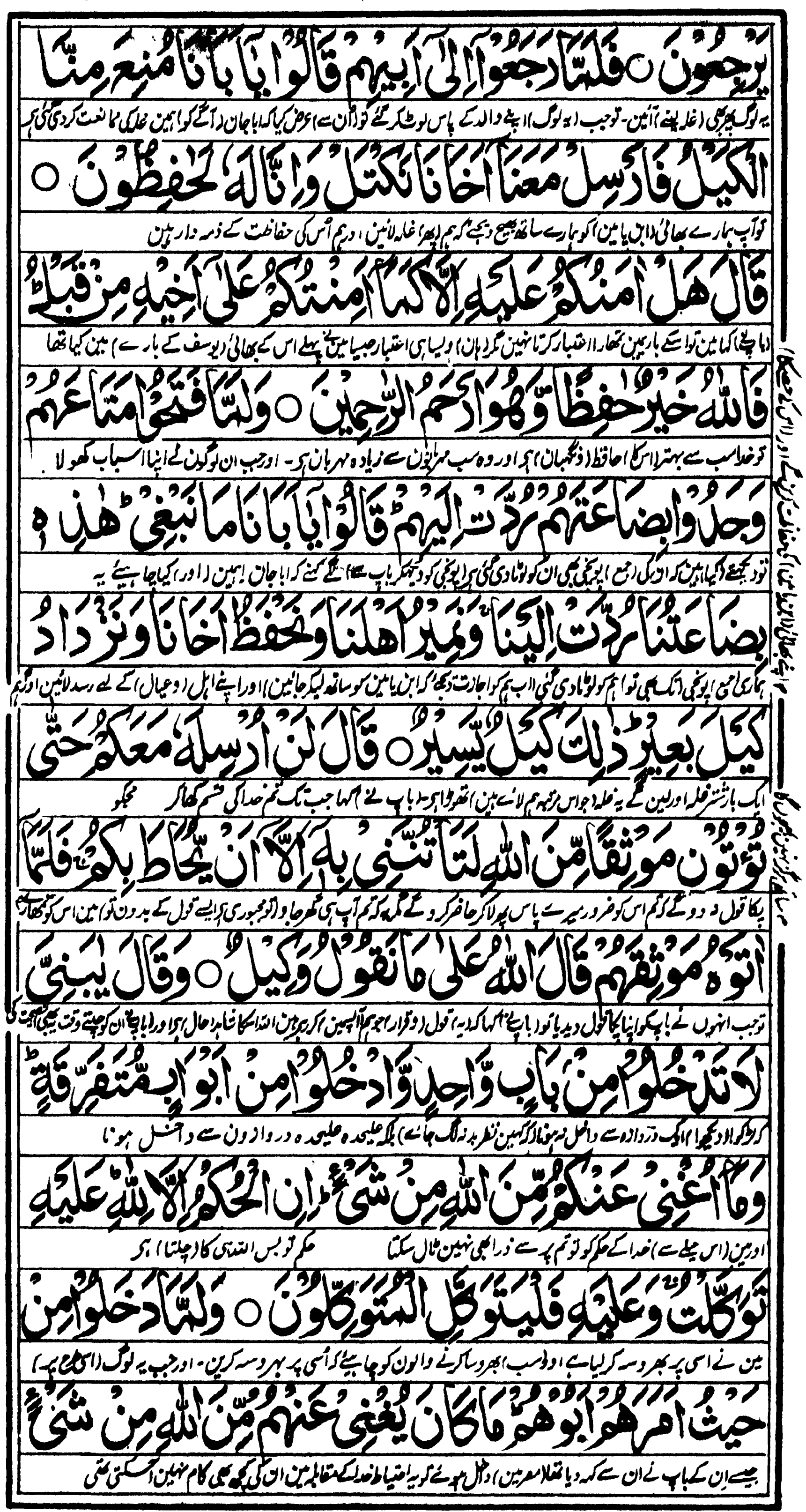
انہوں نے غلہ لیا ہے) ان کے شلیتوں میں رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل (و عیال) کی طرف لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان لیں عجب نہیں (لالچ کر کے)

ف ذلک لیعلم سے لے کر ان ربی غفور رحیم تک کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ کس کا مقولہ ہے۔ اکثر نے یوسف علیہ السلام کا مقولہ سمجھا اور ہم نے بھی اسی توجیہ کے مطابق ترجمہ کیا اور بعض زلیخا کا مقولہ بتاتے ہیں چنانچہ ان لوگوں میں ایک ابن تیمیہ بھی ہیں۔ اختلاف یہ بھی ہے کہ لیعلم کا فاعل کون ہے بعض کے نزدیک یوسف بعض کے نزدیک عزیز یہ لوگ ان کے مقولے کو ایک اقرار جرم سمجھتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام سے ایک ارادہ بد سرزد ہوا گو فعل کا وقوع نہیں ہوا اور ایسا بھی یوسف علیہ السلام کی شان کو شایاں نہیں کہ وہ پیغمبرزادے اور پیغمبر تھے تو یہ لوگ اس طرح مطلب بناتے ہیں کہ زلیخا نے اعتراف کیا کہ میری طرف سے صرف ارادہ ہوا مگر عزیز کو معلوم ہے کہ فعل بد سرزد نہیں ہوا یا یہ کہ یوسف کو معلوم رہے کہ میں نے اس کے حق میں اس کے قید ہونے کے پیچھے اس کی پس پشت کوئی برائی نہیں کی

ع ۶ منزل ۳

ف یوسف نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر میں جیسی پیشین گوئی کی تھی اسی کے مطابق سارے ملک میں بڑا قحط پڑا مصر میں یوسف نے یہ التزام کیا تھا کہ قحط کے لیے غلہ جمع کر رکھا تھا اور بادشاہ کی طرف سے اپنے اہتمام میں اس کو بکواتے تھے مگر لوگوں کی ضرورت سے زیادہ غلہ نہ دیتے کہ کہیں جمع نہ کر رکھیں یا تجارت نہ کرنے لگیں یہ خبر اطراف و جوانب میں مشتہر ہوئی اور یوسف کے بھائی اپنے وطن یعنی کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے کو آئے تو یوسف کے پاس جانا ہی تھا یوسف نے ان کی ضرورت دریافت کرنے کے لیے ان کے خاندان کے حالات دریافت کیے اور معلوم ہوا کہ ان کا ایک بے مات بھائی ابن یامین ہے جس کو گھر چھوڑ آئے ہیں۔

ف یوسف نے تجاہل عارفانہ کے طور پر شبہ کیا کہ کہیں بھائی کے نام سے اس کے حصے کا غلہ تو نہیں لیے جاتے ہوں اس حیلے سے بھائیوں پر تاکید کی کہ اگلی بار پھرے میں اس بھائی کو بھی لیتے آنا جسے کہتے ہو کہ ہم گھر چھوڑ آئے ہیں ۱۲



يَرْجِعُونَ ○ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

یہ لوگ پھر یہیں (غلہ لینے) آئیں۔ تو جب (یہ لوگ) اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے تو (ان سے) عرض کیا کہ ابا جان (آگے کو) ہمیں غلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے

الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○

تو آپ ہمارے بھائی (ابن یامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ہم (پھر) غلہ لائیں اور ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ

(باپ نے) کہا میں تو اسکے بارے میں تمہارا اعتبار کرتا نہیں مگر (ہاں) ویسا ہی اعتبار جیسا میں نے پہلے اس کے بھائی (یوسف کے بارے) میں کیا تھا

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ

تو خدا سب سے بہتر اسکا حافظ (نگہبان) ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ

تو دیکھا کہ ان کی پونجی (جمع) بھی ان کو لوٹا دی گئی ہے (پونجی کو دیکھ کر باپ سے) کہنے لگے کہ ابا جان ہمیں (اور) کیا چاہیئے یہ

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

ہماری پونجی (جمع) بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی (اب ہم کو اجازت دیجئے کہ ابن یامین کو ساتھ لیکر جائیں) اور اپنے اہل (و عیال) کے لئے رسد لائیں اور

كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ○ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ

ایک بار شتر غلہ اور لیں گے یہ غلہ (جو اس دفعہ ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے۔ (باپ نے) کہا جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھکو

تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا

پکا قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور میرے پاس (پھر) لا کر حاضر کرو گے مگر یہ کہ تم آپ ہی گھر جاؤ (تو مجبوری ہے) ایسے قول کے بدون تو میں اس کو بھیجنے کا نہیں

آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ○ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

تو جب انہوں نے باپ کو اپنا پکا قول دیدیا تو (باپ نے) کہا کہ یہ قول (و قرار) جو ہم آپس میں کر رہے ہیں اللہ اس کا شاہد حال ہے اور (باپ نے) ان کو چلتے وقت نصیحت کی

لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

کہ (بیٹو) ایک دروازے سے داخل نہ ہونا (کہیں نظر بد نہ لگ جائے) بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا

وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ

اور میں (اس حیلے سے) خدا کے حکم کو تو تم پر سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا (چلتا) ہے

تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ

میں نے اسی پر بھروسہ کر لیا ہے اور (سب) بھروسہ کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ کریں۔ اور جب یہ لوگ (اس طرح پر)

حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ

جیسے ان کے باپ نے ان سے کہہ دیا تھا (مصر میں) داخل ہوئے تو یہ احتیاط خدا کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہیں آ سکتی تھی

منزل ٣

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ

وہ تو یعقوب کا ایک دلی ارمان تھا جس کو انھوں نے (اپنی نزدیک اس طرح پر) پورا کیا اور بیشک بیشک یعقوب بسکہ ہمنے اُن کو تعلیم فرمایا تھا ایک علم رکھتے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ

مگر اکثر لوگ (اس رازسے) واقف نہیں ف۱ اور جب (یہ لوگ دوبارہ) یوسف کے پاس گئے　　تو یوسف نے

إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اپنے (ماجائے) بھائی (یا ابن یامین) کو اپنے پاس بٹھالیا (اور چپکے سے اُس سے) کہا کہ میں تمھارا بھائی (یوسف) ہوں سو جو (بدسلوکی یہ لوگ تمھارے ساتھ) کرتے

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

پھر جب (یوسف نے) بھائیوں کو ان کا سامان (غلہ) بہم پہنچا دیا تو اپنے بھائی (ابن یامین) کی بوری میں (اپنا) پانی پینے کا کٹورا رکھوا دیا پھر (اُن کے) پکار سے

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم

ایک پکارنے والے نے پکارا کہ قافلے والو ہو نہو تم ہی چور ہو۔ یہ پکارنے والوں کی طرف پھر کر پوچھنے لگے

مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ

کہ (کیوں بھی) تمھاری کیا چیز گم ہوگئی　انھوں نے کہا شاہی پیمانہ ہم کو نہیں ملتا ف۲ اور جو شخص اُسے لا حاضر کرے

حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا

اُس کو ایک بار شتر (غلہ انعام) اور میں اس انعام کا ضامن۔ (یہ سن کر یہ لوگ) کہنے لگے کہ بخدا تم تو جانتے ہو کہ ہم

لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ

(تمھارے) ملک میں فساد کرنی کی غرض سے نہیں آئے اور چوری ہمارا شیوہ (بھی) نہیں (کٹورے کے ڈھونڈنے والے) بولے کہ (بھلا)

إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ

اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی سزا　وہ لگے کہنے کہ چور کی یہ سزا کہ جس کی بوری میں کٹورا نکلے وہ

جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ

آپ اپنی سزا (یعنی کٹورے کے بدلے بادشاہ کا غلام) ہم تو (اپنے ہاں) ظالموں (یعنی چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ آخر کار یوسف نے اپنے

وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ

دوسرے بھائیوں کے تھیلیوں کی تلاشی لوانی شروع کی پھر (اس کے بعد) اپنے بھائی (ابن یامین) کے تھیلے سے کٹورا نکلوا یا یوں ہمنے یوسف کو تدبیر بتلائی

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ

(ورنہ) بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ خدا کو منظور ہوتا (تو کوئی دوسری تدبیر نکلتی)

دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِن يَسْرِقْ

ہم جس کو چاہتے ہیں (حسن تدبیر میں) اُس کے درجے بلند کر دیتے ہیں اور (دنیا میں) ہر ایک دانا سے بڑھکر (دوسرا) دانا (موجود) ہے (آخر) جب ابن

ع ۸ / ۲

ف۱ باطن کی صفائی کی وجہ سے حضرت یعقوب کے دل پر واقعات آئندہ کا یہ پرتو پڑا تھا اور اُن کو خدشہ تھا کہ اس سفر میں بھی اُن کے بیٹے صحیح و سلامت واپس آتے معلوم نہیں دیتے اور اسی وجہ سے انھوں نے ابن یامین کے بھیجنے میں تامل کیا تھا اور بیٹوں سے کہدیا تھا کہ سب کے سب ایک دروازہ میں سے نہ جانا مگر خدا کے حکم کے سامنے کسی کی احتیاط کیا کام آئے سو جو ہونا تھا ہو کر رہا اُس کا بیان آگے آتا ہے ۱۲

منزل ۳

ف۲ یوسف علیہ السلام جس کٹورے سے پانی پیتے تھے اسی کو غلہ ناپنے کا پیمانہ بنا لیا تھا کہ قحط زدوں کو عزت کے ساتھ غلہ دیا جائے اور چونکہ یوسف علیہ السلام تقسیم غلہ کی کارروائی بادشاہ کی طرف سے اور اُس کے نام سے کرتے تھے وہ کٹورہ صواع الملک یعنی شاہی پیمانہ کہا جاتا تھا ۱۲

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا

تو تعجب کی بات نہیں اس سے) پہلے اس کا حقیقی (بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے تو یوسف نے (اسکا جواب دینا چاہا مگر) اسکو اپنے دل میں رکھا اور ان پر

لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالُوْا

اور کہا تو یہ کہ تم بڑے خانہ خراب (یعنی بُرے لوگ) ہو اور جو (اس کے بھائی کی چوری کا حال) بیان کرتے ہو خدا ہی اسکو خوب جانتا ہے وہ اس پر

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

کہ اے عزیز اس (ابن یامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں اور ان کو اس سے بے حد محبت ہے) تو آپ (مہربانی فرما کر) اس کی جگہ ہم میں سے

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

ہم کو تو آپ بڑے نیک دل (سردار) معلوم ہوتے ہیں۔ (یوسف نے) کہا کہ اللہ پناہ دے کہ ہم اس شخص کو چھوڑ کر جس کے پاس

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ

ہم نے اپنی چیز پائی ہے کسی دوسرے شخص کو پکڑ لیں (ایسا کریں) تو ہم (بڑے ہی) ظالم ٹھہرے۔ تو جب وہ (لوگ) یوسف سے ناامید ہو گئے (کہ یہ ماننے والے نہیں)

خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ

تو (سرگوشی اور) مشورہ کرنے کے لیے الگ ہو بیٹھے (آخر) جو سب میں بڑا تھا اس نے کہا کہ (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں کہ والد صاحب نے (ابن یامین کے بارے میں)

مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ

خدا کی قسم لیکر تم سے پکا قول لیا ہے اور (اس سے) پہلے یوسف کے حق میں تم سے ایک تقصیر سرزد ہو ہی چکی ہے تو (بھائیو) جب تک مجھ کو والد صاحب اجازت نہ دیں

الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

یا جب تک خدا میرے لیے کوئی اور صورت (نہ) نکالے میں تو اس جگہ سے ہلنے والا نہیں اور خدا ہی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ

تو بھائیو تم (سب) والد صاحب کی خدمت میں لوٹ جاؤ اور (ان سے جا کر) عرض کرو کہ ابا جان! آپ کے صاحبزادے (ابن یامین) نے چوری کی ہم آپ سے وہی

اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ وَسْــَٔـلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ

جو ہم کو موقع پر معلوم ہوئی ہے اور (وہ جو ہم نے ابن یامین کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا تو کچھ) ہم کو غیب کی خبر تو تھی نہیں (کہ چوری کریگا) اور آپ اس بستی (یعنی مصر) کے

كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ قَالَ

جہاں ہم تھے اور (نیز) قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں (تو جب بھائیوں نے جا کر یعقوب سے اس طرح بیان کیا تو سن کر) بولے

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ

(کہ ابن یامین نے چوری نہیں کی) بلکہ تم اپنے دل سے ایک بات بنا لائے ہو تو (میرا) صبر و شکر (کہ وہی خوب ہے) (مجھکو تو) امید ہے کہ اللہ

بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى

ان سب کو میرے پاس لا موجود کریگا کیونکہ وہ (سارے حقیقت سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور یعقوب بیٹوں (کے پاس) سے اٹھ کر الگ جا بیٹھے اور یوسف

ف۱ یوسف علیہ السلام کو پھوپی نے پرورش کیا تھا بڑے ہوئے تو حضرت یعقوب نے لینا چاہا پھوپی نے اپنا ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا اور ان پر چوری کا الزام لگایا اور اس حیلے سے اس وقت کی شریعت کے مطابق ان کو اپنے پاس سے نہ جانے دیا بھائیوں نے اس چوری کی طرف اشارہ کیا ہو تو عجب نہیں اور وہ جو یوسف علیہ السلام نے ان کو خانہ خراب کہا اس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اپنی برات کے لئے بھائی کو پھنسا دینا سخت بے مروتی اور بے وفائی پر دلالت کرتا ہے اور ان باتوں سے ان بھائیوں کی برات ابھی تو پورے طور سے نہیں ہوتی تھی ممکن ہے کہ انہوں نے آپ کٹورا چرا کر ابن یامین کے تھیلے میں کس دیا ہو وان کی ایک چوری کٹورے کی یہاں پکڑی گئی اور ایک چوری کا پتہ آپ نشان دیتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خاندانی چور ہیں اور باپ اپنے خاندان کو بدنام کرتے ہیں

ع ۱۱ ۹ ۳

عَلٰى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ

اور (ہر چند ضبط کرتے تھے مگر) مارے غم کے ان کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئیں ف۱ اور وہ (جی ہی جی میں) گھٹا کرتے تھے (بابا یہ حال دیکھ کر) بیٹے

تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِينَ ○

تم تو سدا یوسف ہی کی یادگاری میں لگے رہو گے یہانتک کہ (جھر جھر کر یا تو) از کار رفتہ ہو جاؤ گے یا ہلاک ہی ہو جاؤ گے

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○

(یعقوب نے) کہا (میں تم سے تو کچھ نہیں کہتا) جو پریشانی اور رنج مجھ کو ہے اس کی فریاد خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا ہی کیطرف سے مجھ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَاَخِيهِ وَلَا تَايْئَسُوا مِنْ رَوْحِ

لڑکو (ایک بار پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کی ٹوہ لگاؤ اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو

اللّٰهِ اِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُونَ ○ فَلَمَّا

کیونکہ خدا کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں جو کافر ہیں (چنانچہ چند آدمی ان میں سے پھر مصر گئے) تو جب

دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يٰاَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَ

(یہ لوگ تیسری بار) یوسف تک پہونچے تو (جا کر) لگے گڑگڑانے کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہل و عیال کو (قحط کی وجہ سے) بڑی ہی تکلیف پہونچ رہی ہے اور

جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لیکر آئے ہیں تو ہم کو پورا غلہ دلوا دیجئے اور (بقدر قیمت نہیں بلکہ) ہم کو اپنی خیرات دیجئے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ○ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ

کیونکہ اللہ خیرات کرنے والوں کو (اچھا) بدلہ دیتا ہے (اب تو یوسف سے بھی نہ رہا گیا اور) لگے کہنے کہ تم کو کچھ یاد بھی ہے کہ جسوقت تم جہالت پر اتارو تھے تو تم نے یوسف

وَاَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُونَ ○ قَالُوا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ

اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کچھ کیا تھا۔ (اس کہنے سے بھائیوں کو تنبہ ہوا اور) لگے کہنے کیا واقع میں تم ہی یوسف ہو ؟

قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا اَخِي قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَ

یوسف نے کہا (ہاں) میں ہی یوسف ہوں اور یہ (ابن یامین) میرا ہی بھائی ہے ہم پر اللہ نے (بڑا ہی) فضل کیا بے شک جو (اللہ سے) ڈرتا اور

يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

(مصیبت پڑے پر) صبر کرتا رہتا ہے تو اللہ (ایسے) نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا (وہ) بولے بخدا کچھ شک نہیں کہ تم کو

اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِينَ ○ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

اللہ نے ہم پر (بڑی ہی) برتری دی اور بے شک ہم ہی قصور وار تھے۔ یوسف نے کہا اب تم پر کچھ الزام نہیں (میں نے معاف کیا اور)

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ○ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا

خدا بھی تمہارے قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے (اور ان کے کہنے سے معلوم ہوا کہ والد کی آنکھیں جاتی رہی ہیں) میرا یہ کرتہ لیجاؤ

منزل ۳

ف۱ آنکھوں کے سفید پڑ جانے سے یہ مراد ہے کہ روتے روتے اندھے ہو گئے تھے ۱۲

فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○

اور اس کو والد صاحب کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں گے اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن

اور قافلہ مصر سے چلا ہی تھا کہ ان کے باپ (یعقوب) نے کہنا شروع کیا کہ اگر مجھ کو سترا بہترا نہ بناؤ تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسف کی مہک آ رہی ہے

تُفَنِّدُونِ ○ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ○ فَلَمَّا أَن جَاءَ

(تو جو بیٹے یعقوب پاس ٹھہرے رہے تھے) وہ لگے کہنے کہ بخدا تم تو (وہی) اپنے قدیمی خبط میں (مبتلا) ہو پھر جب (یوسف کے زندہ سلامت ہونے کی)

الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

خوشخبری دینے والا (یعقوب پاس) آ پہونچا (آنے کے ساتھ یوسف کا کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈال دیا اور ان کو فوراً دکھائی دینے لگا (اب یعقوب بیٹوں سے) کہا کہ

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

کیوں میں اللہ (کی طرف) سے وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے تھے وہ بولے ابا جان (خدا سے) ہمارے قصور معاف کرائیے

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ○ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

بے شک ہم ہی قصوروار تھے (یعقوب نے) کہا کہ میں اپنے پروردگار سے ایک وقت خاص میں تمہارے قصوروں کی معافی کی دعا کروں گا بے شک وہی بخشنے والا

الرَّحِيمُ ○ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ

مہربان ہے پھر جب (یہ لوگ آخری بار) یوسف پاس گئے تو یوسف نے اپنے والدین کو (تعظیم دے کر) اپنے پاس جگہ دی اور (سب کی طرف خطاب کرکے) کہا کہ

ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ○ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

(شہر مصر میں) داخل ہو (اور اگر خدا نے چاہا تو تم سب) امن (چین) سے رہو گے ف اور (مصر کے دستور کے مطابق یوسف نے) اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ

اور سب (ان وقتوں کے دستور کے مطابق یوسف کی تعظیم کے لیے) ان کے آگے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے (اپنا خواب یاد کرکے اپنے والد سے) عرض کیا کہ ابا جان

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ

میرے پروردگار نے (آج) اس (خواب) کو سچ کر دکھایا اور (اس کے سوا) اس نے مجھ پر (اور بھی بڑے بڑے) احسان کیے ہیں کہ (بے کسی کی سفارش کے) مجھ کو قید

جَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ

(باوجودیکہ) مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے ایک طرح کا فساد ڈلوایا تھا اس کے بعد باہر سے تم سب کو (مجھ سے) لا ملایا

إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○

بے شک میرے پروردگار کو جو کچھ کرنا منظور ہوتا ہے وہ اس کی تدبیر خوب جانتا ہے کیونکہ وہ (ہر ایک بات سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

(ان سب معاملات کے بعد یوسف کی طبیعت دنیا سے سیر ہو گئی اور خدا سے ملنے کا شوق غالب آیا تو انھوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے اپنی مہربانی سے

ف تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف نے باپ بھائیوں کی آمد سن کر شہر کے باہر ان کا استقبال کیا اور اسی جگہ سب کی آسائش کے لیے خیمہ نصب کرا دیا۔ تو ان سب کی ملاقات ہوئی اور یہ اسی موقعہ کی گفتگو ہے ۱۲

الربع

منزل ۳

ف سترا بہترا، ستر بہتر سے نکلا چونکہ اتنے برسوں کی عمر کو پہنچ کر اکثر آدمیوں کے حواس بجا نہیں رہتے اردو کے محاورے میں سترا بہترا بڈھے مرد اس کو کہنے لگتے ہیں جو بہکی بہکی باتیں کرے ۱۲

فاطر

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ

اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں تو ہی میرا کارساز ہے (تو اب) مجکو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دُنیا سے) اُٹھا لے

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں (ربیا) داخل کر ف١ (اے پیغمبر) یہ چند غیب کی باتیں ہیں جن کو ہم وحی کے ذریعہ سے تمھیں معلوم کراتے ہیں

اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ○

(اور یہ تمھاری صداقت کی دلیل ہے) ورنہ جس وقت یوسف کے بھائیوں نے اپنا مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ یوسف کو کوئیں میں ڈال دیں) اور وہ اُن کی ہلاکت

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ

باایں ہمہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ تم کتنا ہی چاہو وہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں — حالانکہ تبلیغ رسالت پر تم اُن سے

مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

کچھ معاوضہ بھی نہیں مانگتے (اور) قرآن (جو تم سناتے ہو) دُنیا جہان کے لیے (سر تا سر نصیحت ہی (نصیحت) ہے اور وہ بھی بے مزد) اور آسمان و زمین میں خدا

وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَمَا يُؤْمِنُ

جن پر سے لوگ ہو کر گزرتے ہیں اور وہ اُن کی کچھ پروا نہیں کرتے اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ

اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

خدا کو مانتے ہیں اور شرک بھی کرتے جاتے ہیں — تو کیا اس سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ ان پر عذاب خدا کی کوئی آفت پڑے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

کہ (سب پر) چھا جائے یا ایک دم سے اِن پر قیامت آجائے اور اِن کو خبر بھی نہ ہو ف٢

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو میرا طریق تو یہ ہے کہ (سب کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (وہ۔ہم سب دین کے) ایک معقول رستے پر ہیں

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور اللہ (کی ذات) پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔ اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے (لوگ یعنی)

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

آدمی ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے تھے کہ ہم اُن پر وحی نازل کیا کرتے تھے تو کیا یہ لوگ ملک میں کہیں چلے پھرے نہیں

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (انھوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا) اُن کا انجام کیسا ہوا

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ حَتّٰٓى اِذَا

اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن کے لیے عاقبت کا گھر (اس دُنیا کے چند روزہ گھر سے کہیں) بہتر ہے تو (لوگو) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

ف١ یوسف علیہ السلام کی یہ دعا اس رُتبے کی ہے کہ اُن کی پیغمبری کے ثبوت کے لیے بس کرتی ہے ١٢ ف٢ شرک ایسی بدبلا ہے کہ اس سے بہت ہی کم نفوس محفوظ ہیں مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اسلام پر نازاں نہ ہو اور ہمیشہ شرک سے خدا کی پناہ مانگتا رہے خدا سوائے کسی کو اور بلفظ کسی چیز فرشتے اور پیغمبر اور اولیا اللہ اور بزرگانِ دین زندہ او مردہ اور اجرام فلکی چاند سورج ستارہ اور عناصر آب و خاک و باد و آتش کل مخلوقات بلا استثنائے احدے داخل ہیں غرض خدا کے سوا کسی چیز اور کسی شخص کو کسی حالت میں بااختیار مطلق اور کسی واقعے کا سبب مستقل سمجھنا شرک ہے اور چونکہ خدا نے دُنیا کو عالم اسباب بنایا ہے آدمی دھوکے میں آجاتا ہے اور واقعہ متقدم کو واقعہ مابعد کا سبب مستقل سمجھ لیتا ہے کونین کو اس معنی کر دھوی تپ سمجھنا کہ کونین کو تپ کے دور کر دینے کی قدرت ہے شرک ہے۔ قدرت نہیں۔ بلکہ خدا نے کونین میں دفع تپ کا خاصہ پیدا کر دیا ہے پس دافع تپ حقیقت میں حکم خدا ہے نہ کونین لیکن چونکہ یہ فرق بہت ہی باریک ہے آدمی کے ذہن سے یہ بات اتر جاتی ہے اور اسی سے ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کھلم کھلا شرک کرنے لگے ہیں جیسے بت پرست آتش پرست پیر پرست اس قسم کے شرک کو شرک جلی کہتے ہیں اور اس سے عوام مسلمان نہیں تو خواص سمجھ دار بچے ہوئے بھی ہیں مگر شرک کی دوسری قسم جس کو شرک خفی کہتے ہیں اس سے وہی بچ سکتا ہے جو ہمہ وقت خدا کا تصور پیشِ نظر اور آسی پر پورا بھروسا رکھتا ہے اور ایسے خاص بندے کم بہت کم ہیں جناب پیغمبر خدا صلعم شرک خفی کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح شب تاریک میں سیاہ پتھر پر چیونٹی کا چلنا نہ سوجھ پڑتا اور نہ سن پڑتا ہے یہی حال شرک خفی کا ہے کہ معلوم نہیں ہوتا اور آدمی کے دل میں جگہ کر لیتا ہے

ع ١١ — ٥

منزل ٣

حَتّٰٓی اِذَا اسْتَایْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

پیغمبر ناامید ہو گئے اور (بتقضائے بشریت) اُن کو ایسا واہمہ گذرا کہ کہیں کسی وجہ سے ہمارے ساتھ وعدہ خلافی (تو نہیں) کی گئی تو ہمیں ...

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ لَقَدْ

(اور عذاب موعود) نازل ہوا تو جس کو ہم نے چاہا بچا لیا اور گنہگار لوگوں (کے سر پر) سے تو ہمارا عذاب کسی طرح ٹل ہی نہیں سکتا (اس میں) شک نہیں

كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا

کہ عقل والوں کے لیے ان لوگوں کے حالات میں (بڑی) عبرت ہے یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں

یُّفْتَرٰی وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ

بلکہ جو (آسمانی کتابیں) اس (کے نزول) سے پہلے (موجود) ہیں اُن کی تصدیق کرتا ہے ف۱ اور اس میں

وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

اُن لوگوں کے لیے جو ایمان والے ہیں ہر چیز کا تفصیلی بیان اور ہدایت اور رحمت ہے

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ رعد مکے میں اتری اور اس کی تینتالیس آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ

المرٓ (اے پیغمبر) یہ کتاب (یعنی قرآن) کی (چند) آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تم پر اترا ہے وہ (سرتاسر) حق ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ

مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے - اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں کو بدون کسی سہارے کے اونچا بنا کھڑا کیا

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

(جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر جا براجا اور چاند اور سورج کو زیر کیا

كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ

کہ ہر ایک وقت مقرر تک (اپنے رستے لگا) چلا جا رہا ہے وہی تمام دنیا کا انتظام کرتا ہے اور تاکہ تم کو

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا

اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین ہو ف۲ (اپنی قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے زمین کو پھیلایا ف۳ اور زمین

رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ

(بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنا دیے اور نیز اُس میں ہر طرح کے پھلوں کی دو قسمیں پیدا کیں (مثلاً میٹھے اور کھٹے - اور وہی)

ف۱ قرآن میں اس طرح کا مضمون بہت جگہ آیا ہے تو اگلی کتابوں توریت اور انجیل وغیرہ کی تصدیق سے ان کی اجمالی تصدیق مراد ہے کہ مثلاً حضرت موسیٰ خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اور جیسے قرآن خدا کا کلام ہے توریت بھی خدا کا فرمودہ ہے نہ فقط اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم مسلمان قرآن کے حکم سے اگلی کتابوں کو صحیح اور محفوظ تسلیم کر لیں قرآن میں جا بجا اگلی کتابوں کی تصدیق ہے جا بجا اہل کتاب کو تحریف و تبدیل کا الزام بھی دیا گیا ہے تاہم جیسی اجمالی تصدیق ہے ویسا ہی اُن کا اجمالی ادب بھی مسلمان کو ملحوظ رکھنا لازم ہے ۱۲

ع ۷ ۱۲ ۶

منزل ۳

ف۲ قیامت کا آنا اور مردوں کا زندہ کیا جانا اور اعمال کے حساب کتاب کے بعد جزا سزا کا ہونا مراد ہے ۱۲

ف۳ - زمین کا گول ہونا جیسا کہ اب عقلی اور علمی دلیلوں سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے اُس کے پھیلانے کی منافی نہیں زمین کا پھیلا ہوا ہونا تو سب کو دکھائی دے رہا ہے - اور قرآن کے مقصد کے لیے اسقدر بس کرتا ہے مقصود اصلی یہ ہے کہ لوگ مخلوقات سے خالق کو پہچانیں ۱۲

…فضلوں کا بیدہ پوشی کرتا ہے بے شک اِن باتوں میں اُن لوگوں کے لیے جو (غور) فکر کو کام میں لاتے ہیں (بہت سی) نشانیاں (ہیں)

اور زمین میں پاس پاس قطعے ہیں کئی کئی طرح کے ہیں اور انگوروں کے باغ اور کھیتی

وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ

اور کھجوروں کے درخت (جن میں بعض) دو شاخے (ہوتے ہیں) اور (بعض) دو شاخے نہیں (ہوتے) حالانکہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے

بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

بعض کو بعض پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں بے شک جو لوگ عقل کو کام میں لاتے ہیں اُن کے لیے اِن باتوں میں (قدرتِ خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں)

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ

اور (اے پیغمبر) اگر تم (دنیا میں کسی بات پر) تعجب کرو تو کافروں کا (یہ) قول بھی عجیب ہے کہ جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر سے) جنم میں آئیں گے ف۱

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ

یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کا انکار کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق (پڑے) ہوں گے

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

اور یہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں کہ یہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور (اے پیغمبر) بھلائی سے پہلے یہ لوگ تم سے برائی کی جلدی مچاتے ہیں

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ

حالانکہ اِن سے پہلے (ایسے) واقعات ہو گزرے ہیں (جن کی) کہاوتیں چلی آتی ہیں ف۲

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ

اور (اے پیغمبر اس میں) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں سے باوجود اُن کی شرارتوں کے درگزر کرنے والا ہے اور (اس میں بھی) شک نہیں

لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

مار بھی بڑی سخت ہے۔ اور جو لوگ (خدا اور رسول کے) منکر ہیں (اعتراض کے طور پر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد پر اس کے پروردگار کی طرف سے

آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ اللَّهُ يَعْلَمُ

(سو اے پیغمبر) تم تو صرف (عذابِ خدا سے لوگوں کو) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کا (ایک) ہادی ہوا ہے ف۳ (اور تم کچھ نئے پیغمبر نہیں) …

مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ

ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہے اُس کو اللہ ہی جانتا ہے اور نیز ہر ایک مادہ کے پیٹ کا گھٹنا بڑھنا (اسی کو معلوم رہتا ہے) ف۴ اور

شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝

اُس کے ہاں ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر ہے (وہی) باطن اور ظاہر (دونوں) کا (یکساں) جاننے والا ہے سب سے بڑا (اور) عالی شان

ف۱ نئے جنم سے اُن کی مُراد قیامت میں دوبارہ زندہ ہونے کی ہے جیسا کہ قرآن میں جابجا کثرت سے مذکور ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کی رسالت کے دو نتیجے تھے ایمان والوں کو دنیا و آخرۃ کے فائدوں کی اُمید دلانا اور کافروں کو دنیا و آخرۃ کے عذاب سے ڈرانا تو کافروں کو چاہیے تھا کہ ایمان لا کر دنیا و آخرۃ کے فائدوں کی اُمیدواری کرتے مگر اُن کی عقل ایسی ماری پڑی تھی کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کر کے اپنے اُوپر عذاب کو بلاتے تھے حالانکہ اُن کو پہلی قوموں کی تباہی سے عبرت پکڑنی چاہیے تھی کہ عذاب آیا تو ان کو بھی اُن ہی کی طرح نیست و نابود کر دے گا ۱۲ ف۳ یعنی معجزہ تمہارے اختیار میں نہیں کہ وہ جب چاہیں اور جیسا چاہیں تم اُن کو لا دکھاؤ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن میں ہے وماکان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ۔ اور نشانی کے ساتھ (جو ہم چاہتے ہیں) کی قید ہم نے اس لیے بڑھائی کہ یوں تو قرآن خود ایک عظیم الشان معجزہ تھا اور ہے اور اس کے ہوتے دوسرے معجزے کے طلب کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر وہ قرآن کو مانتے ہی کب تھے اکیسویں پارے کے شروع میں یہ مطلب زیادہ صراحت سے ہے جہاں فرماتے ہیں وقالوا لولا انزل علیہ ایات من ربہ قل انما الایات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون ۱۲ ف۴ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے مراد ہے بچے کا ادھورا یا پورا اور اکیلا یا ایک اور جوڑواں پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ ۱۲

منزل ۳

ع ۷

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ

تم لوگوں میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے اور جو شخص پکار کر کہے (اُس کے نزدیک دونوں) برابر اور (اسی طرح) جو (تم میں سے) رات کے وقت میں

بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

اور جو دن دہاڑے (سڑک پر) چلا جا رہا ہو (اُس کے نزدیک سب برابر۔ انسان کسی حالت میں بھی ہو) اُس کے آگے اور

مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

اُس کے پیچھے باری باری سے (خدا کے) موکل لگے رہتے ہیں جو بحکم خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں جو نعمت کسی قوم کو (خدا کی طرف سے) حاصل ہو

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ

جب تک کہ (قوم) اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اُس (نعمت) میں کسی طرح کا تغیر (و تبدل) نہیں کیا کرتا اور جب کسی قوم پر اُن کے عملوں کی بدولت

لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ

اور خدا کے سوا ان لوگوں کا کوئی (حامی و) مددگار بھی نہیں (کھڑا ہوتا) وہی (خدائے مطلق) ہے جو ڈرانے اور (نیز بارش کی) امید دلانے کے لیے

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ

بجلی تم لوگوں کو دکھاتا اور (پانی سے بھرے ہوئے) بوجھل بادلوں کو ابھارتا ہے۔ اور (بادلوں کی) گرج

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ

اُس کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) پاکیزگی بیان کرتی اور (نیز) فرشتے اُس کے ڈر کے مارے (اُس کی حمد و ثنا میں لگے رہتے ہیں) اور وہی

بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝

پھر (اہل زمین میں سے) جس پر چاہتا ہے اُن کو گرا دیتا ہے اور یہ منکر ایسے ہی خدا (قادر) کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اُس کی داؤ (بڑا) سخت ہے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ

(مصیبت کے) وقت اسی کو (پکارنا) سچا پکارنا ہے اور جو لوگ اُس کے سوا (دوسرے معبودوں کو) پکارتے ہیں وہ اُن کی کچھ نہیں سنتے

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ

مگر (دعا) ویسا ہی بے کار (سننا) جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (اپنے آپ) اُس کے منہ تک (اڑ کر) آ جائے حالانکہ وہ کسی

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکتی پھرتی ہے (کوئی اس کا سننے والا نہیں) اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ

چار و ناچار سب اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں اور (اسی طرح) صبح و شام اُن کے سائے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ

آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ یہ تو کیا جواب دیں گے تم ہی کہو کہ آسمانوں اور زمین کا مالک اللہ (پھر اُن سے) کہو کیا تم نے اُس کے سوا

ف ۱ دوسری جگہ قرآن میں فرمایا ہے وان من شیء الا یسبح بحمدہ یعنی تمام موجودات عالم خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یعنی ہر ایک مخلوق اپنے خالق کی ہستی اور قدرت پر دلالت کرتی ہے یہی اُس کی تسبیح و تقدیس ہے اور مخلوقات میں سے بادل کی گرج بھی ہے ۱۳

ف ۲ مطلب یہ کہ خدا نے جو قانون انتظام دنیا کے لیے باندھ دیا ہے وہ کسی کی تسلیم کا محتاج نہیں ہے سایہ کہ وہ کبھی ادھر کو اور کبھی اُدھر کو اپنے تئیں پھیلاتا ہے زمین پر نہیں گرتا اور نہ اپنے اختیار سے بچتا اور سکڑتا ہے تو جو لوگ منکر خدا ہیں وہ اگرچہ اپنے منہ سے انکار کرتے ہیں مگر خدا کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتے وہ پیدا ہوئے ہیں خدا کے حکم سے وہ جیتے ہیں خدا کے حکم سے وہ مریں گے خدا کے حکم سے خدا کا انکار مستند تب ہو جب کوئی نیا قانون دنیا میں جاری کرے یوں فی زماننا ہندا جس کے جی میں آئے انگریزی عملداری سے انکار کرے حالانکہ اُن کا سکہ چلتا اُن کی فوج وہ ملک سے خراج لیتے اُن کی عدالت اُن کے جیل خانے اسی طرح خدا سے انکار کرنا حق کی ہیکڑی اور انکار بداہت ہے ۱۲۵

يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ

جو اپنے واسطے نفع ونقصان کے (بھی) مالک نہیں (ان سے) کہو بھلا کہیں اندھا اور آنکھوں والا (بھی) برابر (ہوسکتا) ہے

وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ

یا کہیں اندھیرا اور اجالا برابر (ہوسکتا) ہے؟ ف۱ یا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک ٹھیرا رکھے ہیں کہ

خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

اُسی کی سی مخلوقات اُنھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے اور اب ان کو مخلوقات کے بارے میں شبہ واقع ہو گیا ہے کہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے - اے پیغمبر (ان سے)

وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

اور وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور باوجود اس کے سب پر غالب ہے (اسی نے) آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی (اپنی) سمائی کے قدر نالے بہ نکلے

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ

پھر نالوں میں جو پانی کا ریلا آیا تو جھاگ جو پانی کے اوپر آگیا تھا اس (پانی) کے ریلے نے اٹھا کر اپنے لگے دھر لیا اور یہ جو لوگ زیور یا دوسرے

فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ

آگ میں تپاتے ہیں اس میں (بھی) اسی طرح کا جھاگ (یعنی کھوٹ ملا) ہوتا ہے (اور وہ تپانے سے الگ نکل آتا ہے) یوں

اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا

اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے کہ پانی حق کی جگہ ہے اور جھاگ باطل کی جگہ (سو جھاگ تو رائیگاں جاتا ہے اور (پانی)

مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

جو لوگوں کے کام آتا ہے وہ زمین میں ٹھیرا رہتا ہے (الغرض) اللہ (لوگوں کے سمجھنے کے لیے) اسی طرح

الْأَمْثَالَ ۝ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ

مثالیں بیان فرماتا ہے - جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے حق میں بہتری (ہی بہتری) ہے اور جنھوں نے

لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ

اس کا کہنا نہ مانا (قیامت کے دن ان کا حال ہوگا کہ) جو کچھ روئے زمین پر ہے اگر (وہ سارے کا سارا) ان کے اختیار میں ہو اور اس کے ساتھ اتنا

لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۝ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ

تو یہ لوگ اپنے بدلے میں اس کو (خوشی سے) دے ڈالیں یہی لوگ ہیں جن سے بری طرح (یعنی کاوش کے ساتھ) حساب لیا جائے گا اور ان کا آخری

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے - (اے پیغمبر) بھلا جو شخص اس بات کو سمجھتا ہے کہ (قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا ہے

الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ

برحق ہے کیا یہ شخص اس شخص کی طرح (بے نصیب ہوسکتا) ہے جو اندھا ہے اور اس کو ایسی موٹی طرح بات بھی نہیں سوجھتی قرآن سے تو بس وہی لوگ

ف۱ کفر کو اندھیرے سے اور ایمان کو نور سے تشبیہ دی گئی ہے اور کافر کو اندھے سے اور مومن کو آنکھوں والے سے ۱۲

وقف النبی علیہ السلام

ع ۱۱ النصف

يوفون

يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

کہ اللہ کے ساتھ جو اُنھوں نے بندہ ہونے کا عہد کر لیا ہی اُس کو پورا کرتے ہیں اور (اپنے) اقرار کو نہیں توڑتے اور (نیز یہ) وہ لوگ ہیں

مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ

کہ خدا نے جن (باہمی تعلقات) کے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہی اُن کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے اور (قیامت کے دن) بری طرح

الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

حساب لیے جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں اور (نیز یہ وہ لوگ ہیں) جنھوں نے اپنے پروردگار کا مونہ تکنے کے لیے (دنیا کی تکالیف پر) صبر کیا ف اور

الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُونَ

نمازیں پڑھیں اور ہم نے جو اُن کو رزق دیا تھا اُس میں سے چھپکے چھپکے اور ظاہر (ظہور خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ

برائی کے مقابلے میں (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام (بخیر) ہی (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ

يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور اُن کے بڑوں اور اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو نیکوکار ہوں گے (سب اُن کے ساتھ جائیں گے)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور جنت کے ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آ آ کر اُن سے سلام علیک کریں گے (اور کہیں گے کہ دنیا میں) جو

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ

تم صبر کرتے رہے ہو یہ اُسی کا صلہ ہی سو (ما شاء اللہ) تمھاری دنیا کا بھی (کیسا) اچھا انجام ہوا اور جو لوگ خدا کے ساتھ پکا قول قرار کیے پیچھے

مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ

اور جن (باہمی تعلقات) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہی اُن کو توڑتے اور

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ

ملک میں فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے پھٹکار ہی اور اُن کے لیے (پھٹکار کے علاوہ) برا

الدَّارِ ۝ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا

انجام بھی ہی ۔ اللہ جس کی روزی چاہتا ہی فراخ کر دیتا ہی اور (جس کی چاہتا ہی) تنگ کر دیتا ہی اور (کافر)

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝

دنیا ہی کی زندگی سے (بڑے) خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں محض بے حقیقت چیز ہی

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ

اور (اے پیغمبر) جو لوگ (تمھاری رسالت کے) منکر ہیں (وہ یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس شخص پر (یعنی تم پر) اس کے پروردگار کی طرف سے (ہمارا) خاطر خواہ

منزل ۳

ف ابتغاء وجہ ربہم کے لفظی معنے یہ ہیں کہ "اپنے پروردگار کا مونہ چاہنے کے لیے" اور مراد ہی اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اور محاورۂ اردو میں "مونہ تکنے" سے بھی یہی مطلب سمجھا جاتا ہی یعنی خدا کا پاس کر کے ۱۲

إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ○ الَّذِينَ

اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف پہنچنے کا رستہ دکھاتا ہے جو لوگ

آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ایمان لائے اور ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے (اور) سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ○

تو جو لوگ ایمان لائے اور (انھوں نے) نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے (آخرت میں) خوش حالی ہے اور (بہشت کا) اچھا ٹھکانا

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ

(اے پیغمبر جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تم کو بھی (اس امت کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے جن سے پہلے اور لوگ

عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ

(اور تمھارے بھیجنے سے غرض یہ ہے کہ جو (قرآن) تم پر وحی کے ذریعے سے ہم نے اتارا ہے وہ ان کو پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ (نہ صرف) تمھاری

هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ○ وَلَوْ أَنَّ

کہ وہی میرا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اُسی کا بھروسا رکھتا ہوں اور (مہربانی) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ اور اگر

قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ

کوئی قرآن (ایسا بھی نازل ہوا) ہوتا جس (کی برکت) سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس (کی برکت) سے زمین کی مسافت ساری (طے) ہو جاتی یا اس کی برکت

الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن

مُردوں کے ساتھ گفتگو ہو سکتی (تو بھی یہ لوگ راہِ راست اختیار کرنے والے نہیں تھے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) سارا اختیار اسی کو ہے تو کیا مومنوں کو اطمینان نہیں ہوا

لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا

کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا اور جو لوگ منکر ہیں (یعنی کفار مکہ) ان کو ان کے کرتوت کی سزا میں (کوئی نہ کوئی)

تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ

مصیبت پہنچتی ہی رہے گی (جو ان سب کو کھڑکھڑاتی رہے گی) یا (ان کو نہ پہنچے گی تو ان کی) بستی کے آس پاس آ نازل ہوگی یہاں تک

يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ○ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

کہ خدا کا (آخری) وعدہ (فتح مکہ) آ پورا ہو بےشک خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا ۔ اور (اے پیغمبر)

بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ

تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو ہم نے (چند روز) منکروں کو مہلت دی پھر (آخر کار) ان کو دھر پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ

تو (تم نے دیکھا کہ) ہماری سزا (کیسی سخت) تھی ۔ تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (ان کو بےسزا چھوڑ دے گا)

ف مطلب یہ کہ کافر اپنی بدکرداریوں کی پاداش میں امن چین سے تو نہیں بیٹھنے پائیں گے یا تو خود ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی رہے گی یا (منزل ۳) ان کے آس پاس کے لوگوں پر یہاں تک کہ ایک دن اسلام کو پورا غلبہ ہوگا جس کا خدا نے وعدہ کر رکھا ہے اور کیا ہے۔ کہ مسلمان فتوحات کرتے کرتے آخر خود شہر مکہ پر جا قابض ہوئے ۱۲

ع ۵ ۴ ۱۰

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی

اور یہ لوگ اللہ کے لئے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہراتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تم ان (شریکوں) کے نام تو لو یا تم خدا کو ایسے شریکوں

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

(کہ) زمین میں (کہیں بستے) ہیں (یا زبانی) اوپری (بے اصل) باتیں بناتے ہو بات یہ ہے کہ منکروں کو اپنی چالاکیاں بھلی معلوم ہوتی ہیں

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اور (یوں) راہ (راست) سے رکے ہوئے ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو کوئی اس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ

ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرۃ میں بھی اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) البتہ بہت (زیادہ) سخت ہے اور

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ

خدا (کے غضب) سے کوئی ان کا بچانے والا نہیں پرہیزگاروں کے لئے جس باغ (بہشت) کا وعدہ کیا جا رہا ہے اس کا حال یہ ہے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ

کہ اس کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اس کے پھل سدا بہار اور (اسی طرح) اس کی چھاؤں یہ ہے ان لوگوں کا انجام جو (دنیا میں)

اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

پرہیزگاری کرتے رہے اور کافروں کا انجام ہے دوزخ - اور (اے پیغمبر) جن (مسلمانوں) کو ہم نے (یہ) کتاب دی ہے

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

وہ تو جو (جو احکام) تم پر اتارے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں سے انکار رکھتے ہیں

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ

(تم ان منکروں سے) کہو کہ (تم کو ماننے نہ ماننے کا اختیار ہے) مجکو تو یہی حکم ملا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک بناؤں میں تم

اِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

(ہر بات میں) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ف اور ایسا ہی (جیسا کہ یہ قرآن ہے) ہم نے اس کو فرمان (زبان) عربی اتارا ہے (تاکہ اہل عرب سمجھیں) اور

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ

اس کے بعد بھی کہ تم کو علم ہو چکا ہے تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو پھر خدا کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حامی ہوگا اور

لَا وَاقٍ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

نہ کوئی بچانے والا - اور تم سے پہلے بھی ہم نے (بہتیرے) پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِیَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ

بیبیاں بھی دیں اور اولاد (بھی دی) اور کسی رسول کی طاقت نہ تھی کہ بے حکم خدا کوئی معجزہ لا دکھائے

ف ہم نے ترجمے میں الذین اٰتینٰھم الکتاب سے مسلمان مراد لیے ہیں مگر ان لفظوں سے اکثر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ مراد ہوتے ہیں سو اگر یہاں بھی ہوں تو بھی مطلب ٹھیک بیٹھتا ہے اس صورت میں ان یہودیوں اور نصرانیوں کی طرف اشارہ ہوگا جو مسلمان ہو گئے تھے ایسے ہی پارے کے شروع میں بھی اسی طرح کی ایک آیت ہے اور وہاں ہم نے ترجمے میں یہی شق اختیار کی ہے ۱۲

منزل ۳

ع ۶

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗٓ

ہر ایک وقت (موعود) کے لیے (ہمارے ہاں ایک قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے ف (پھر اس میں) خدا جس کو چاہتا ہے منسوخ کر دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے

اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) موجود ہے (کہ اس میں سب کچھ لکھا رہتا ہے) اور (اے پیغمبر عذاب وغیرہ کے) جیسے جیسے وعدے ان (کفار مکہ) سے ہم کرتے ہیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِی

(ہمارے احکام کا) پہنچا دینا تمہارا کام ہے اور (ان سے) حساب لینا ہمارا۔ کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم (فتوحات اسلام سے)

الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۚ

ملک کو سب طرف سے دباتے چلے آتے ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے کوئی (شخص ذی) ہو کر اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا

وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے۔ اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی پیغمبروں کی مخالفت میں اپنی اپنی تدبیریں کیں (مگر) تدبیر

جَمِيْعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۚ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

سب ہی کی ہیں جو شخص جو کچھ کر رہا ہے خدا کو (سب) معلوم ہے اور کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام بخیر ہے

الدَّارِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

اور (اے پیغمبر) منکر کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو (تم ان سے) کہو

شَهِيْدًا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور جن کے پاس (آسمانی) کتابوں کا علم ہے (اور ان میں میری نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں) گواہ بس ہیں

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | خَمْسُوْنَ وَاِثْنَتَانِ وَسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ابراہیم مکے میں اتری اور اس کی || (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) || باون آیتیں ہیں اور سات رکوع

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

الرا (اے پیغمبر) یہ قرآن ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے (کہ) اس کو ہم نے تم پر اس غرض سے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے (کفر کے) اندھیرے

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی

(یعنی) اس (ذات پاک) کے رستے پر لاؤ جو (سب پر) زبردست (اور ہمہ قت اور ہر حال میں) تعریف کے لائق ہے (یعنی) اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور عذاب سخت (کے اعتبار) سے (جو آخرت میں ہونے والا ہے) کافروں (کے حال) پر بڑا سخت افسوس ہے

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

کہ یہ لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند رکھتے اور

ف مطلب یہ ہے کہ جتنے واقعات ہیں از انجملہ معجزہ بھی ہے سب کا ایک وقت مقرر ہے جلدی کرنے سے کوئی کام وقت سے پہلے نہیں ہو سکتا واقعات کے لیے ایک طرح کا چٹھا ہو تو ایسا ہے کہ اس میں خدا کی مرضی سے ردو بدل بھی ہوتا رہتا ہے اور ایک حکم قطعی ہے وہ کبھی نہیں ٹلتا اور نہ بدلتا ہے پہلے کو قضائے معلق کہتے ہیں اور دوسرے کو قضائے مبرم ۱۲

منزل ۳ ع ۶ ۱۲

سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولٰئِكَ فِي ضَلٰلٍۭ بَعِيدٍ ۝

اللہ کے رستے (پر چلنے) سے (لوگوں کو) روکتے اور اس میں کجی (پیدا کرنی) چاہتے ہیں یہی لوگ راہ حق سے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں اور

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ

جب کبھی ہم نے کوئی پیغمبر بھیجا تو (اس کو) اسی کی قومی زبان میں (بات چیت کرتا ہوا بھیجا) تاکہ وہ ان کو اچھی طرح سمجھا سکے اس پر بھی

اللّٰهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَ

خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

ہم ہی نے موسے کو (بھی) اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور ان کو حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ

إِلَى النُّورِ ۙ وَذَكِّرْهُم بِأَيّٰمِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

اور ان کو خدا کے معرکے ف۲ یاد دلاؤ کیونکہ ان (واقعات) میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لئے (قدرت خدا اور عبرت کی) نشانیاں ہیں

شَكُورٍ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور ان ہی وقتوں کا مذکور بھی ہے کہ موسے نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ (بھائیو) اللہ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں ان کو یاد کرو

إِذْ أَنجٰىكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ

جب کہ اس نے تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تم کو بری طرح عذاب دیتے اور

أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ

تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حلال کرتے (تاکہ تمہارا زور ٹوٹے) اور تمہاری عورت ذات (یعنی بیٹیوں) کو (کار خدمت کے لیے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے

عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن

(تمہارے صبر کی) بڑی آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد ہے) جب تمہارے پروردگار نے جتا دیا تھا کہ اگر (ہمارا) شکر کرتے رہو گے تو ہم تم کو اور زیادہ دیں گے اور اگر

كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ وَقَالَ مُوسٰى إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ

تم نے ناشکری کی تو (تم کو معلوم ہے کہ) ہماری مار (بھی) بڑی سخت (مار) ہے اور موسے نے (اپنی قوم کے لوگوں سے یہ بھی) کہا کہ اگر تم

وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ أَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں وہ سب (کے سب) مل کر (بھی) خدا کی ناشکری کرو تو خدا کو (بھی) پروا نہیں کیونکہ وہ بے نیاز (اور) سزاوار حمد ہے کیا

نَبَؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ

ان کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے (ہو گزرے) ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد کی اور ثمود کی اور (دوسرے لوگ) جو

مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ

ان کے بعد ہوئے جن کی خبر بس خدا ہی کو ہے کہ ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر ان کے پاس آئے اور جیسا دستور ہے ان کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر [illegible] لگے

ف۱ منکرین کے اعتراضوں میں سے ایک بے تکا اعتراض یہ بھی تھا کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور عربی ہماری اور اس مدعی پیغمبری کی مادری زبان ہے ہو نہ ہو یہ شخص آپ بناتا اور خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے کہ اس کا کلام ہے اور یوں تو بقول لو نشاء لقلنا مثل ہذا ہم چاہیں تو ایسا کلام ہم بھی بنا لیں پس اگر واقع میں خدا کو کسی پیغمبر کا بھیجنا منظور تھا تو ایسا شخص بھیجتا جس کی بولی میں ہم کلام نہ کر سکتے خدا نے اس اعتراض کا نہایت معقول جواب دیا اور اس کلام کے مخاطب خاص کر اہل عرب ہیں کہ وہی یہ اعتراض پیش لاتے تھے اور خدا کو منظور تھا کہ ان لوگوں کی اخلاقی حالت سب سے زیادہ بگڑی ہوئی ہے پہلے ان ہی کو درست کیا جائے اور یہ خمیر کا کام دیں کہ ان کے ذریعے سے دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح ہو ۱۲

ف۲ معرکوں سے بڑے مشہور اور قابل یادگار واقعات مراد ہیں جیسے نوح کا طوفان فرعون کا ڈوبنا قارون کا گھر بار سمیت زمین میں دھنسنا وغیرہ وغیرہ ۱۲

فَرَدُّوٓا اَيْدِيَهُمْ فِيٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

تو انھوں نے ان کے ہاتھوں کو ان ہی کے مونہوں پر الٹا مار دیا اور بولے جو حکم تم کو دے کر (خدا کی طرف سے) بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے

وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت بڑے شک و شبہ میں (پڑے) ہیں۔ ان پیغمبروں نے (ان سے) کہا

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کیا (تم کو) خدا کے ہونے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے (اور) وہ تم کو اسی لئے (اپنی طرف) بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

اور ایک وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں امن چین سے) رہنے دے۔ وہ کہنے لگے کہ تم بھی تو بس

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا

ہماری ہی طرح کے آدمی ہو چاہتے ہو کہ جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے آئے ہیں ان (کی پرستش) سے ہم کو روک دو

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا

تو اچھا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم کو (ہماری خواہش کے مطابق) کوئی صاف صریح معجزہ لا دکھاؤ۔ ان پیغمبروں نے ان سے کہا

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَ

تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنا) فضل کرتا (اور اس کو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرماتا) ہے اور

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ

بے حکم خدا ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تم کو لا دکھائیں اور اللہ ہی پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ

(سب) ایمان والوں کو بھروسا رکھنا چاہئے ف۲ اور ہمارے لئے کیا (عذر) ہو سکتا ہے کہ اللہ پر بھروسا نہ رکھیں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ

ہمارے (یہ) طریقے (جن پر ہم چل رہے ہیں) اسی نے ہم کو بتائے اور جیسی جیسی ایذائیں تم ہم کو پہنچاتے رہے ہو (اب تک بھی) ہم ان

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

اور توکل کرنے والوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر توکل کریں۔ اور منکروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ

ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا (ناگزیر) تم پھر ہمارے مذہب میں آ جاؤ گے اس پر پیغمبروں کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ

کہ ہم (ان) سرکش لوگوں کو ضرور غارت کریں گے اور ان کے (غارت ہوئے) پیچھے ضرور تم کو اسی سرزمین میں بسائیں گے

ف۱ الفاظ قرآنی میں دو ضمیریں ہیں ایک ایدیہم کی دوسری افواہہم کی ان دونوں ضمیروں کے مرجع کے متعین کرنے میں مفسرین نے بہت تجویزیں کی ہیں بعض نے دونوں ضمیروں کا مرجع پیغمبروں کو ٹھیرایا بعض نے ایدیہم کی ضمیر کا مرجع کافروں کو اور افواہہم کی ضمیر کا مرجع پیغمبروں کو اور ہر ایک صورت میں مطلب کی ایک توجیہ کر دی سب کا حاصل یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبروں کی بات کو نہ مانا ان کو بولنے نہ دیا یا ان کی باتوں پر تعجب کھل کھلا کر ہنسے یہاں تک کہ ضبط خندہ کے لئے اپنے مونہ بند کر لئے یا پیغمبروں کی باتوں پر براہ تعجب دانتوں میں انگلیاں رکھ لیں اور ایک توجیہ جو ہم کو سوجھی ہم نے ترجمے میں اختیار کی ۱۲

ف۲ یعنی ہم کو بھی خدا کی ذات پر بھروسا ہے کہ وہ معجزے سے یا کسی اور طرح ہم کو تم پر غلبہ دے گا ۱۲

منزل ۳

ع ۶ / ۱۴

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ

یہ صلہ اس شخص کا ہی جو ہمارے حضور میں (اعمال کی جوابدہی کے لیے) کھڑے ہونے سے ڈرا اور (ہماری) ہمارے عذاب سے ڈرا اور پیغمبروں نے چاہا کہ (ان کا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝

ہر ایک سرکش ضدی ہلاک ہوا (یہ تو دنیا کی سزا تھی اور) اس کے بعد اُس کے لیے دوزخ ہی اور وہاں اُس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

کہ اُس کو زبردستی چسکیاں لے کر پیئے گا اور (دیر بھی) اُسکو گلے سے نہ اُتار سکے گا اور موت (کی) کہ اُس کو ہر طرف سے آتی رہی (یعنی دکھائی دیتی) ہی

وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وہ (پھر بھی) نہیں مرتا اور اُس کو (اور) عذاب سخت (رہی) ود پیش ہی۔ جو لوگ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے اُن کی مثال ایسی ہی

بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ

کہ اُن کے عمل (نیک) گویا راکھ (کا ڈھیر) ہیں کہ آندھی کے دن اُس کو ہوا لے اُڑی (اسی طرح)

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

جو (اعمال نیک) یہ لوگ (دنیا میں) کر گئے ہیں اُن میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہی پرلے درجے کی ناکامیابی ہی (گمراہی) ہی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

(ای آدم زاد) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو (ضرور کسی) مصلحت ہی سے پیدا کیا ہی اگر چاہے تو تم (سب) کو نابود کر دے

وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ وَبَرَزُوْا

نئی خلقت کو لا بسائے۔ اور یہ خدا پر کچھ دشوار نہیں اور (قیامت کے دن)

لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ

سب لوگ خدا کے روبرو نکل کھڑے ہوں گے تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور (تھے اُس وقت) اُن لوگوں سے جو بڑی عزت رکھتے تھے کہیں گے

تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا

کہ ہم تو تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم عذاب خدا میں سے کچھ (تھوڑا سا) ہم پر سے ہٹا سکتے ہو وہ کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو آپ ہی عذاب میں

لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اگر خدا ہم کو نجات کا کوئی طریقہ دکھاتا تو (وہ طریقہ) ہم بھی تم کو دکھا دیتے (اب) بے صبری کریں تو اور صبر کریں تو ہمارے (تمہارے) لیے (دونوں) حالتیں

مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

عذاب سے کسی طرح چھٹکارا نہیں اور جب (اخیر) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے تم سے

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

سچا وعدہ کیا تھا (سو اُس نے پورا کیا) اور وعدہ تم سے میں نے بھی کیا تھا مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی اور تم پر میری

منزل ۳

ع ۳ ۹ ۱۵

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ

کچھ زبردستی تو تھی نہیں بات تو اتنی ہی تھی کہ میں نے تم کو (اپنی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو اب مجھے الزام نہ دو بلکہ

لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ

اپنے تئیں الزام دو (آج) نہ تو میں تمھاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو میں تو (سرے سے) مانتا ہی نہیں

كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

کہ تم مجکو (اس سے) پہلے (دنیا میں) شریک (خدا) بناتے تھے اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نافرمان ہیں اُن کو (قیامت کے دن) بڑا دردناک

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (بہشت کے) باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے تلے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ

نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اپنے پروردگار کے حکم سے اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے وہاں اُن کی (ملاقات کے وقت کی) دُعا

كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ

کہ خدا نے نیک بات (یعنی مثلاً کلمہ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال دی ہے کہ (نیک بات) گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اُس کی جڑ مضبوط ہے

وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ

اور اُس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں ہمہ وقت اپنے پھل لا رہا ہے اپنے پروردگار کے حکم سے اور

يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَ مَثَلُ

اللہ لوگوں کے لیے (اس واسطے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سوچیں سمجھیں اور

كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

گندی بات (یعنی مثلاً کلمہ شرک) کی مثال گندے درخت کی سی ہے کہ (جب چاہا) زمین کے اوپر (اوپر) سے اکھاڑ پھینکا ف۲ اُس کو

مِنْ قَرَارٍ ۝ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

کچھ ٹھیراؤ تو ہی نہیں ف۳ جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو پکی بات (یعنی کلمہ توحید) کی برکت سے اللہ دنیا میں بھی (ایمان پر) ثابت (قدم)

الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ

اور آخرت میں (بھی) ثابت قدم رکھے گا - یعنی سوال جواب کے وقت اُن کو کسی طرح کی لغزش نہ ہوگی) اور اللہ نافرمان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ

مَا يَشَآءُ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا

جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے - (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور (آخرکار)

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَ بِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَ

اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر - (یعنی) جہنم میں لے جا اتارا کہ (وہ سب) اُس میں داخل ہوں گے اور وہ (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے ف۴ اور

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جنتی جب جب ایک دوسرے سے ملیں گے خوش ہو ہو کر ایک دوسرے سے سلام علیک کریں گے جس کے یہ معنی ہیں کہ تم سلامت رہو تو یہ سلام جنتیوں کا سلام ہے یا شاید فرشتوں کا سلام ہو کہ وہ بھی جنتیوں کو سلام کریں گے بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ خدا بھی جنتیوں کو سلام کرے گا جیسا کہ سورہ یاسین میں ہے سلامٌ قولًا من ربٍّ رحیم اللہ اللہ کیا بندہ نوازیاں ہیں ۱۲

ف۲ اجتثت من فوق الارض کے ایک معنی عبارت سے نکلتے ہوئے یہ بھی ہیں کہ زمین کے اوپر (اوپر) سے جم کھڑا ہوا ۱۲

ف۳ یعنی اہل توحید کی بات نہایت ہی معقول اور مستحکم ہے اور اہل کفر و شرک کا دعویٰ بہت ہی بودا بے اصل ہے ۱۲

ف۴ اس آیت میں کفار قریش کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے اُن میں سے ایک پیغمبر بھیج کر اُن پر بڑا ہی احسان کیا تھا اُنھوں نے اس احسان کے بدلے میں ناشکری کی اور پیغمبر کی یہاں تک مخالفت کی کہ مجبور ہو کر اُن کو مکہ چھوڑ دینا پڑا اور آخرکار مسلمانوں کے ساتھ لڑائیاں ٹھنیں

منزل ۳

ع ۶ / ۱۶

جو کفار مغلوب ہوئے کچھ لڑائیوں میں مارے گئے کچھ جلا وطن ہوئے دنیا میں تو یوں برباد ہوئے اور آخرت میں جہنم داخل ۱۲ -

جعلوا للہ اندادا لیضلوا عن سبیلہ قل تمتعوا فان

ان لوگوں نے اللہ کے مقابل (دوسرے معبود) کھڑے کیے ہیں تاکہ (لوگوں کو) اس کے رستے سے گمراہ کریں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (چند روزہ)

مصیرکم الی النار ۝ قل لعبادی الذین امنوا یقیموا

تو تم کو دوزخ کی طرف جانا ہی ہے (اے پیغمبر) ہمارے بندے جو ایمان لائے ہیں ان سے کہو کہ نمازیں پڑھا کریں

الصلوۃ وینفقوا مما رزقنھم سرا وعلانیۃ من قبل

اور اس سے پہلے کہ (قیامت کا) دن آموجود ہو جب نہ (اعمال کی) خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (اور محبت) چلے گی ہماری دی ہوئی روزی میں

ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلل ۝ اللہ الذی خلق السموت

(راہ خدا میں) چھپے اور ظاہر (خرچ) کرتے رہیں۔ اللہ ہی (ایسا قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں

والارض وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرت رزقا

اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر پانی کے ذریعے سے (درختوں کے) پھل نکالے کہ وہ تم لوگوں کی روزی ہے

لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ وسخر لکم الانھر

اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور (نیز) ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا

وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم الیل والنھار

اور اسی طرح (ایک اعتبار سے) سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونوں برابر چکر کھا رہے ہیں اور (ایسا ہی ایک طرح سے) رات اور دن کو

واتکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا

اور جو کچھ تم کو درکار تھا بقدر مناسب تم کو دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو

ان الانسان لظلوم کفار ۝ واذ قال ابرھیم رب اجعل

کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا ہی بے انصاف (اور) بڑا ہی ناشکرا ہے ف اور (وہ وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) دعا کی کہ اے میرے

ھذا البلد امنا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام ۝

اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ کر اور مجھ کو اور میری نسل کو اس (گمراہی) سے بچا کہ بتوں کو پوجنے لگیں

رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ

اے میرے پروردگار کچھ شک نہیں کہ ان بتوں نے اکثر لوگوں کو گمراہ کیا ہے ف۲ تو جس نے میری پیروی کی وہ

منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۝ ربنا انی اسکنت

میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے ف۳ اے ہمارے پروردگار میں نے

من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا

تیرے معزز گھر (خانہ کعبہ) کے پاس (اس) بیابان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں اپنی کچھ اولاد لا کر بسائی ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار

لیقیموا

ف۱ کشتی اور ندی اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کے یہ معنی ہیں کہ آدمی ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا کام لیتا ہے ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں خدا کے اختیار میں ہیں مگر ان چیزوں پر اختیار چلانے کے مدارج مختلف ہیں کشتی پر یہ اختیار ہے کہ ہم اس کو جدھر کو چاہیں چلائیں یا لنگر کر دیں یا تیز چلائیں یا آہستہ چلائیں ندیوں پر یہ اختیار ہے کہ ان کا رخ بدل دیں ان کا پانی ایک طرف کو کاٹ دیں سورج اور چاند پر یہ اختیار ہے کہ ان کی روشنی سے کام لیں ان کے پتے سے جنگلوں اور دریاؤں میں سمت دریافت کریں مہینوں اور برسوں کے حساب کریں علیٰ ہذا القیاس رات اور دن ۱۲

ف۲ چونکہ لوگ بتوں کی پرستش کرتے ہیں اس تعلق سے گمراہ کر دینے کو ان کی طرف منسوب کیا ورنہ بت پرست حقیقت میں گمراہ ہوئے اپنی غلطی سے اور بت ان کی گمراہی کا ذریعہ ہوئے ۱۲

ف۳ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اپنے اور اپنی نسل کے حق میں دعا کی پھر امت میں سے جو لوگ ان کے پیرو تھے ان کو بھی دعا میں شامل کر لیا اور یہ بالکل مقتضائے طبیعت بشری کے مطابق ہے اول خویش بعدہ درویش ۱۲

لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىٓ إِلَيْهِمْ

یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں تو آپ ایسا کر (کہ لوگوں کے دل ان کی طرف کو مائل ہوں) ف

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ

اور (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے ان کو روزی دے تاکہ یہ (تیرا) شکر کریں۔ اے ہمارے پروردگار جو (مطلب) ہم چھپاتے

مَا نُخْفِى وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِى

اور جو ظاہر کرتے ہیں تجھکو (سب) معلوم ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ

السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَ

آسمان میں ف۲ خدا کا شکر ہے جس نے مجھکو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور

إِسْحٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِى مُقِيمَ الصَّلٰوةِ

اسحٰق (دو دو بیٹے) عنایت کئے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سننے والا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھکو توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں

وَمِنْ ذُرِّيَّتِى ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِى وَلِوٰلِدَىَّ

اور (نہ صرف مجھکو بلکہ) میری اولاد کو (بھی) اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجھکو اور

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غٰفِلًا

اور (سب) ایمان والوں کو بخش دیجیو اور (اے پیغمبر) ایسا نہ سمجھنا کہ خدا ان ظالموں (یعنی کفار مکہ) کے اعمال سے غافل ہے

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصٰرُ ۝

(اور یہ جو فوراً ان پر عذاب نازل نہیں ہوتا اس کی وجہ) بس (یہی ہے کہ) خدا ان کو اس دن تک کی مہلت دے رہا ہے جب (دہشت کے مارے) لوگوں کی

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِى رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْـِٔدَتُهُمْ

اپنے سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (کہ ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے) کہ جدھر کو دیکھ رہے ہیں ادھر سے نگاہ پھر کر ان کی طرف کو لوٹ کر نہیں آتی اور ان کے دل

هَوَآءٌ ۝ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ

(ہیں کہ) ہوا ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اور (اے پیغمبر) لوگوں کو اس دن (کے آنے) سے ڈراؤ کہ جب ان پر عذاب آنازل ہوگا تو جو لوگ نافرمانی کرتے رہے

ظَلَمُوا رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلٰىٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ

کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو تھوڑی سی مدت کی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرے بلانے پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور پیغمبروں کے پیچھے ہو لیں گے

أَوَلَمْ تَكُونُوٓا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَسَكَنْتُمْ

(تو ان کو جواب دیا جائے گا کہ) کیا تم (وہی لوگ) نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھایا کرتے تھے (اور ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے) کہ تم کو کسی طرح

فِى مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ

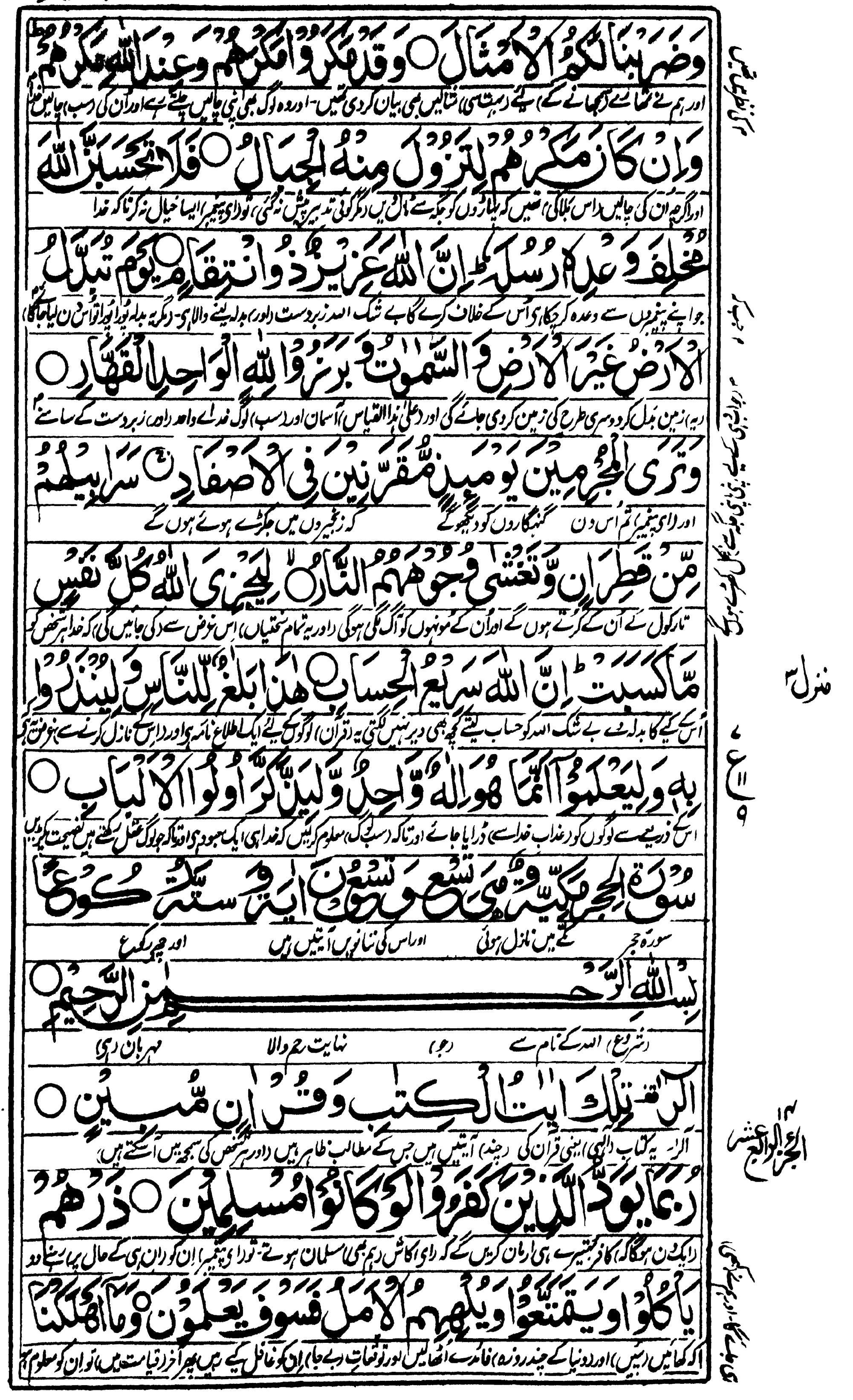
(کا زوال) نہیں ہوگا (حالانکہ) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) آپ اپنے اوپر ظلم کیے تھے ان ہی کے گھروں میں تم بھی رہے اور تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے

ف۱ اوپر کی طرف اٹھانے کو اقناع کہتے ہیں ۱۲

ف حج کے لئے جانا یہی لوگوں کے دلوں کا اہل مکہ کی طرف مائل ہونا ہے کہ حج کو جاتے ہیں تو لوگ اہل مکہ کے ساتھ بہت کچھ سلوک کرتے ہیں اور یوں بھی اہل مکہ کو مسلمانوں سے فائدے پہنچتے رہتے ہیں ۱۲

ف۲ ابراہیم علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں سارہ اور ہاجرہ اور دونوں سوکنوں میں نبتی نہ تھی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو ان کے بیٹے اسمٰعیل سمیت اس مقام پر لے آئے جہاں اب شہر مکہ آباد ہے تو ظاہر ابراہیم علیہ السلام کی ملک شام سے آنے کی وجہ دونوں بیبیوں کی ناسازگاری تھی مگر بڑا مطلب یہ بھی تھا کہ کوہستان مکہ میں خدائے واحد کی پرستش قائم ہو اور ربنا لیقیموا الصلوٰۃ کی صراحت پہلے اس خیال کی تائید کر رہی ہے دوسری تاویل یہ ہے کہ جب انسان ایک خیال میں مستغرق ہوتا ہے اور خصوصیت کے ساتھ عرض مطلب کرتا ہے تو جیسے جیسے خیال اس کو آتے جاتے ہیں ظاہر کرتا جاتا ہے بھی اپنی اولاد کے لیے دعائے رزق کر رہے تھے پھر خدا کے دانائے نہاں و آشکارا ہونے کا خیال ہے ۱۲

منزل ۳ ع ۷ ۱۵



وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ

اور ہم نے تمہارے (سمجھانے کے) لیے (بہت سی) مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور وہ (لوگ) بھی (عجیب) چالیں چلتے رہے اور ان کی (سب) چالیں خدا

وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ

اور اگرچہ ان کی چالیں (اس بلا کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں (مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی) تو (اے پیغمبر) ایسا خیال نہ کرنا کہ خدا

مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ

جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کرچکا ہے اس کے خلاف کرے گا۔ بے شک خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔ (مگر یہ بدلہ ہوگا) جس دن یہ

الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(یہ) زمین بدل کر دوسری طرح کی زمین کر دی جائے گی اور (علیٰ ہذا القیاس) آسمان اور (سب) لوگ خدائے واحد (و) زبردست کے سامنے

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُمْ

اور (اے پیغمبر) تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے

مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ

تارکول کے ان کے کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لگی ہوگی (اور یہ تمام سختیاں) اس غرض سے (کی جائیں گی) کہ خدا ہر شخص کو

مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا

اس کے کیے کا بدلہ دے۔ بے شک خدا کو حساب لیتے کچھ بھی دیر نہیں لگتی۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک اطلاع نامہ ہے (اور اس کے نازل کرنے سے یہ غرض ہے) کہ

بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

اس کے ذریعے سے لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرایا جائے اور تاکہ (سب لوگ) معلوم کرلیں کہ خدا ہی ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں نصیحت پکڑیں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حجر مکے میں نازل ہوئی اور اس کی ننانوے آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ۝

الرا۔ یہ (خدا کی) کتاب یعنی قرآن کی (چند) آیتیں ہیں جس کے مطالب ظاہر ہیں (اور ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتے ہیں)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ذَرْهُمْ

(ایک دن ہوگا کہ) کافر بہتیرے ہی ارمان کریں گے کہ (اے کاش) وہ مسلمان ہوتے۔ (اے پیغمبر) ان کو ان کے حال پر رہنے دو

يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا

کہ کھا لیں (پی لیں) اور (دنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھا لیں اور (طول) امل ان کو غافل کیے رہے۔ عنقریب (قیامت میں) ان کو معلوم ہو جائے گا

منزل ۳ — الجزء الرابع عشر — ع ۱۱

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا

کوئی بستی غارت نہیں کی مگر اُس (کی تباہی) کے لیے ایک میعادِ مقرر (پہلے سے) لکھی ہوئی (موجود) تھی۔ کوئی اُمت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ

وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ○ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ

اور نہ پیچھے رہ سکتی اور (اے پیغمبر کفارِ مکہ تم سے اس طرح پر خطاب کر کے) کہتے ہیں کہ اے شخص جس کے ذہن میں یہ خبط سما یا ہے کہ اُس پر (خدا کے ہاں

لَمَجْنُونٌ ○ لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○

تو دیوانہ ہے۔ اگر تو (اپنے دعوے میں) سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ○ إِنَّا

سو ہم فرشتوں کو نہیں بھیجا کرتے مگر فیصلے کے لیے اور فرشتے نازل ہوں تو پھر ان کو مہلت بھی نہ ملے ف بے شک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن

ہم ہی نے قرآن اُتارا ہے اور بے شک ہم ہی اُس کے نگہبان بھی ہیں ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے

قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ○ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا

پہلے بھی اگلے لوگوں کے (بہت سے) گروہوں میں (پیغمبر) بھیجے تھے۔ اور (اُن لوگوں کا بھی یہی دستور تھا کہ) جب جب اُن کے پاس پیغمبر آتا

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ○

اُس کی ہنسی اُڑاتے (تو جس طرح اگلے لوگ اپنے پیغمبروں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے) اسی طرح ہم (اِن) کافروں کے دلوں میں (بھی) ویسی ہی

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ○ وَلَوْ فَتَحْنَا

یہ قرآن پر ایمان لانے والے نہیں اور یہ رسم (کچھ انوکھی نہیں) اگلوں (ہی) سے ہوتی چلی آئی ہے اور اگر ہم

عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ○ لَقَالُوا إِنَّمَا

اِن لوگوں پر آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اُس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تاہم یہی کہیں کہ ہو

سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ○ وَلَقَدْ جَعَلْنَا

ہماری آنکھیں متوالی ہو گئی ہیں (یا) یہ نہیں تو ہم پر کسی نے جادو کر دیا ہے اور ہم ہی نے

فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ○ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ

آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے اُس کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر

شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ○ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ

شیطان مردود سے اُس کی حفاظت کی (کہ وہاں شیاطین میں سے کوئی جانے نہیں پاتا) مگر چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو شہاب کا

مُّبِينٌ ○ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا

اور ہم نے زمین کو پھیلایا (کہ آدمی اور جانور اُس میں بسیں) اور ہم نے اُس میں (میخ کی طرح بھاری بھاری) پہاڑ گاڑ دیے (کہ زمین ایک جگہ قائم

ف مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لے کر آتے ہیں اور جب عذاب آیا تو پھر مہلت کیسی ۱۲ ف یہ قرآن کے حق میں پیشین گوئی ہے اور کیسی عمدہ طرح پر پوری ہو رہی ہے کہ خدا نے مسلمانوں کو اُس کے زبانی یاد کرنے کا شوق دے دیا ہے دنیا میں اس کثرت سے حافظِ قرآن ہمہ وقت موجود رہتے ہیں کہ اگر خدا نخواستہ بفرضِ محال مکتوبی قرآن روئے زمین پر سے معدوم ہو جائیں تو بھی قرآن کا ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بلکہ ایک حرف نہ ضائع ہو سکتا ہے اور نہ بدلا جا سکتا ہے قرآن کے سوائے کسی آسمانی کتاب کو یہ فضیلت نصیب نہیں۔ کیا قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کے لیے یہ دلیل کافی نہیں؟ ہے اور ضرور ہے ۱۲ ف چاند سورج وغیرہ ستاروں کی رفتار کے حساب کے لیے فرضی طور پر آسمان کو علم والے لوگوں نے برابر کے بارہ حصوں میں تقسیم کر لیا ہے ہر ایک حصہ برج کہلاتا ہے اور ہر ایک حصے میں چند ستاروں کو ملا کر کوئی شکل ٹھہرا لی ہے اور اُسی شکل کے نام سے وہ برج پکارا جاتا ہے مثلاً برجِ اسد برجِ حوت برجِ میزان وغیرہ چونکہ ستارے خدا کے بنائے ہوئے ہیں اور اسی طرح پر واقع ہوئے ہیں کہ لوگوں کو برجوں کی تقسیم اور اُن کے نام زد کرنے کا موقع ملا ہے اس وجہ سے خدا نے تقسیمِ برج کو اپنی طرف نسبت کر دیا ہے شہاب اُس ستارے کو کہتے ہیں جو رات کے وقت ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے انتظامِ الٰہی اس طرح پر واقع ہوا ہے کہ فرشتوں کو انتظامِ دنیا کے لیے خدا کے ہاں سے حکم ملتا ہے اور فرشتوں میں اُس کا چرچا ہونے لگتا ہے پیغمبر صاحب کے وقت سے پہلے شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی گفتگو سن آیا کرتے تھے اور دنیا میں جو لوگ کاہن ہوتے تھے یعنی پیشین گوئی کا پیشہ کرتے تھے شیاطین سے سن کر اور اپنی طرف سے ڈھکوسلے بنا کر لوگوں کو بہکا دیا کرتے تھے پیغمبر صاحب کے وقت سے شیاطین کا آسمان تک جانا بند ہوا تاہم ایک حد تک اُن کی رسائی ہے لیکن جب کوئی شیطان فرشتوں کی گفتگو سننے لگتا ہے شہاب پھینک کر اُس کو ہٹا دیتے ہیں یہ معاملات ہم لوگوں کی فہم سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کرنے کی ضرورت نہیں جو بات قرآن کے الفاظ سے سمجھ میں آتی ہے اُس کو کان دبا کر سن لینا اور دل سے یقین کر لینا مسلمان کا کام ہے ۱۲ ف اب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچی ہے کہ زمین گول ہے اور اپنے اوپر پٹے کھاتی ہوئی آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے اگرچہ یہ باتیں عام مسلمانوں کے پچھلے خیالات کے خلاف ہیں مگر وہ خیالات مذہبی خیالات نہیں ہیں بلکہ فلسفۂ یونانی سے لیے گئے ہیں زمین گول ہو یا چپٹی اور حرکت کرے یا نہ کرے ان باتوں کو مذہبِ اسلام میں کچھ دخل نہیں نہ زمین چپٹی ہے یا گول چلتی ہے یا ٹھہری ہوئی بہرحال خدا کی بنائی ہوئی ہے اور اُس میں قدرتِ خدا کی بے شمار نشانیاں ہیں اگر گول ہے تو اُس کا گول ہونا خدا کی قدرت کی دلیل ہے اور اگر چپٹی ہے تو اُس کا چپٹا ہونا خدا کی قدرت کی

جعل

فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۝ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَ

اُس میں ہر ایک چیز مناسب اُگائی۔ اور (علاوہ بریں) ہم (ہی) نے زمین میں تم لوگوں کی معاش کے ساز و سامان مہیا کیے اور (نہ صرف تمہارے بلکہ) دوسرے

مَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ

جن کو تم روزی نہیں دیتے (بلکہ ہم دیتے ہیں) اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے ہاں سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہیں

وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا

مگر ہم ایک اندازہ معلوم (و مقرر) کے ساتھ اُن کو (مخلوقات کے لیے) بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی ہواؤں کو چلاتے ہیں جو بادلوں کو پانی سے باردار کرتی ہیں

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ۝ وَإِنَّا

پھر ہم (ہی) آسمان سے پانی برساتے پھر ہم (ہی) وہ (پانی) تم لوگوں کو پلاتے ہیں۔ اور تم لوگوں نے تو اُس کو جمع کر کے نہیں رکھا تھا کہ ہم نے ہی برسا دیا ہو ف۲

لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

(لوگوں کو) جلاتے اور ہم ہی (اُن کو) مارتے ہیں اور (سب کے مرے پیچھے) ہم ہی (اُن کے مال و متاع کے) وارث ہوں گے اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے

مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو (تمہارے) بعد آنے والے ہیں اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں تمہارا پروردگار ہی (قیامت کے دن) اِن (سب) کو (اپنے حضور میں) جمع کرے

إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ

بلاشبہ وہ حکمت والا (اور سب باتوں سے) واقف ہے۔ اور ہم ہی نے کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے آدم کو پیدا کیا

مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ۝

اور ہم جنات کو (آدم سے بھی) پہلے لُو کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے

حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا

تو جب میں اُس کو پورا کر چکوں اور اُس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو تم

لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ

اُس کے آگے سربسجود گر پڑنا چنانچہ تمام فرشتے سب کے سب (آدم کے سامنے) سربسجود ہو گئے مگر ابلیس

أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ

کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کی شمول سے انکار کیا۔ (اس پر خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس تجھ کو کیا (وجہ مانع) ہے

مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن

کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ بولا میں وہ نہیں کہ ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے

ف۱ بات یہ ہے کہ تین چوتھائی کے قریب زمین کا بڑا حصہ سمندر ہے اور اسی پیٹے خشکی جس پر آبادی ہے ربع مسکون کہلاتی ہے آفتاب کی گرمی پاکر سمندر اور ہر سیلی اور گیلی چیز سے بھاپ اُٹھتی ہے۔ جو ہوا میں اُڑ جا کر بادلوں کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر ہوا بادل کو اُڑائے اُڑائے پھرتی ہے یہاں تک کہ ایک خاص بلندی پر پہنچ کر اُس بھاپ کا مینھ بن جاتا ہے دیگچی میں پانی بھر کر نیچے آگ جلاؤ تو پانی سے بھاپ اُٹھے گی اور پھر وہ بھاپ چپنی تک پہنچ کر پانی کی بوندیں بن جائے گی بعینہٖ یہی قاعدہ مینھ کا ہے بادل اصل میں پانی ہی ہے آفتاب کی گرمی سے بھاپ بنا اور پھر اُوپر کی خنکی پاکر پانی۔ مگر چونکہ بادل کو ہوا اُڑے جاتی ہے اتنے تعلق کی وجہ سے فرمایا کہ ہوا بادل کو پانی سے باردار کرتی ہے گویا ہوا نر ہے اور بادل مادہ ۱۲

ف۲ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ تو مینھ کے پانی کو جمع کرکے نہیں رکھتے بلکہ ہم مینھ کا پانی زمین کی سوتوں میں اور پہاڑوں میں جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسی کو تم لوگ پیتے رہتے ہو ۱۲۔

منزل ۳

ع ۲

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝

کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے (خدا نے) فرمایا کہ (سجدہ نہیں کرتا تو) بہشت سے نکل جا تو راندہ

وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي

اور روز جزا تک تجھ پر پھٹکار (پڑا برسا کرے گی) (شیطان نے) کہا کہ اے میرے پروردگار (خیر) تو مجھکو اس دن تک کی مہلت دے

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ

جب کہ (بنی آدم قیامت میں دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے (خدا نے) فرمایا کہ (اچھا) روز (قیامت کے)

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي

وقت معلوم تک کی تجھکو مہلت دی گئی (شیطان نے) کہا کہ اے میرے پروردگار جیسی تونے (بنی آدم کی خاطر) میری راہ ماری ہے میں بھی (دنیا

الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝

اور اُن سب کو بہکاؤں گا - مگر ان میں سے تیرے خاص بندے (کہ وہ تو میرے بہکانے میں آنے والے نہیں)

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ

(خدا نے) فرمایا کہ (بس) یہی (خالص بندگی کا) ایک سیدھا رستہ ہے (جو) ہم تک (پہنچتا) ہے - (جو) ہمارے بندے (ہیں)

عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَإِنَّ جَهَنَّمَ

اُن پر تو تیرا کسی طرح کا زور نہیں ہاں گمراہوں میں سے جو کوئی تیرے پیچھے چلے (تو ہوئے) اور (ہاں) ایسے تمام لوگوں کے لئے

لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ

(ہمارے ہاں سے آخری) وعدہ جہنم کا ہی ہے کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے (میں داخل ہونے) کے لئے

جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ ادْخُلُوهَا

دوزخیوں کی ٹولیاں تقسیم کر دی گئی (الگ الگ رہیں) جو پرہیزگار ہیں (وہ اس دن بہشت کے) باغوں اور چشموں میں ہوں گے (اور باغوں میں آتے وقت)

بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ

سلامتی کے ساتھ باطمینان (تمام) (ان باغوں) میں تشریف لاؤ اور (دنیا میں ایک دوسرے کی طرف سے) ان کے دلوں میں کچھ رنجش رہی ہوگی تو

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝

تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے (ہوں گے) بھائی بھائی - ان کو بہشت میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ یہ کبھی بہشت سے نکالے جائیں گے

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ

(اے پیغمبر) ہمارے بندوں کو آگاہ کردو کہ (ایک طرف تو) ہم بخشنے والے مہربان ہیں اور (دوسری طرف) ہمارا عذاب بھی بڑا

الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا

موذی عذاب ہے اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سناؤ کہ جب ابراہیم کے پاس آئے

منزل ۳

ع ۳ ۱۹

وقف لازم

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ

تو پہلے) سلام کیا۔ ابراہیم نے (جواب سلام کے بعد) کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگ رہا ہے وہ بولے آپ (مطلق) خوف نہ کیجئے

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

ہم آپ کو ایک لائق فرزند (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری سناتے ہیں (ابراہیم نے) کہا کیا تم مجھے (بیٹے کے ہونے کی) خوش خبری دیتے ہو

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝

تو اب کا ہے کی خوش خبری سناتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم آپ کو سچی خوش خبری سناتے ہیں تو آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۝ قَالَ فَمَا

(ابراہیم نے) کہا کہ گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہو ف (پھر ابراہیم نے) کہا

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝

کہ (خدا کے بھیجے ہوئے) فرشتو! (اچھا) پھر اب تم کو کیا مہم (درپیش) ہے (انھوں نے) جواب دیا کہ ہم (عذاب نازل کرنے کے لئے) ایک گنہگار قوم

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

مگر لوط کا خاندان کہ ہم ان سب کو ضرور بچا لیں گے الا ان کی عورت (جسے) ہم نے تاک رکھا ہے

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ

کہ وہ ضرور (اپنی قوم میں) رہ جائے گی۔ پھر جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) خاندان لوط کے پاس آئے (تو لوط نے) کہا

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ

تم تو کچھ اجنبی (سے) لوگ (معلوم ہوتے) ہو۔ وہ کہنے لگے (نہیں) بلکہ جس (عذاب کے بارے) میں (تمہاری قوم کے لوگ) شک کرتے تھے

يَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

اور ہم (خدا کا) حکم قطعی لے کر تمہارے پاس آئے ہیں اور ہم (تم سے) سچ کہتے ہیں تو تم کچھ رات رہے سے اپنے (خاندان کے) لوگوں کو لے کر

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ

(اس بستی سے) نکل جاؤ اور تم ان (سب) کے پیچھے چلنا اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور

امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ

جہاں (جانے کا) تم کو حکم دیا گیا ہے (یعنی ملک شام) اسی طرف کو (سیدھے) چلے جانا۔ اور ہم نے لوط کی طرف اس بات کی قطعی وحی

هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَجَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

صبح ہوتے ہوتے ان کی جڑ (بنیاد) کاٹ (کر پھینک) دی جائے گی (اور) ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں) اور ادھر شہر کے لوگ (لوط کے گھر) خوشیاں مناتے

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝

(لوط نے) ان سے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں (کہیں ان کے بارے میں) مجھ کو فضیحت نہ کرنا اور خدا سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو

ف یعنی میں خدا کی طرف سے ناامید نہیں ہوں بلکہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجھکو تعجب معلوم ہوتا ہے ۱۲

منزل ۳ — ع ۴

قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیْۤ اِنْ كُنْتُمْ

وہ بولے کیوں جی! کیا ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں کی حمایت نہیں کر دی تھی (کہ ان کو نہ آنے دیا کرو)۔ لوطؑ نے کہا اگر (ایسا ہی) تم کو کرنا ہی تو یہ

فٰعِلِيْنَ ۝ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ

(ان سے نکاح کرلو) (اے پیغمبر) تمھاری جان کی قسم کہ یہ (لوطؑ کی قوم کے لوگ) اپنی (بدمستی) میں (پڑے) جھوم رہے تھے (وہ لوطؑ کی کب سنتے تھے) غرض

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

ان کو ایک بڑے زور کی آواز نے آلیا - پھر ہم نے (اس بستی کو الٹ کر) اس کے اوپر کے حصّے کو اس کے نیچے کا حصّہ کر دیا اور

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝

ان پر (اوپر سے) برسایا کھنگر کا پتھر کچھ شک نہیں کہ اس (واقعے) میں ان لوگوں کے لیے جو بات کی اصلیت کو تاڑ جاتے ہیں قدرت

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ان کی الٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے رستے پر (ابھی تک موجود) ہے کچھ شک نہیں کہ اس بستی کی حالت میں ایمان لانے والوں کے لیے (قدرت خدا کی

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا

اور (قوم لوطؑ کی طرح) بن والے (یعنی شعیبؑ کی امت کے لوگ بھی بڑے ہی) سرکش تھے تو ان سے (بھی) ہم نے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور (قوم لوطؑ کی اور ان

لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

کھلے شارع عام پر (اجڑی ہوئی اب تک موجود) ہیں ف اور اسی طرح حجر کے رہنے والوں (یعنی قوم ثمود) نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف۲

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

اور (باوجودیکہ) ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں (مگر پھر بھی) وہ ان سے روگردانی ہی کرتے رہے اور (بے پرواہی سے) امن کے خیال سے لا

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝

پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے تو ان کو (بھی) صبح ہوتے ہوتے بڑے زور کی آواز نے آلیا

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ

اور (اپنی حفاظت کی) جو تدبیریں کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں اور ہم نے آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ۝ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

زمین کو اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اس کو کسی بڑی مصلحت ہی سے بنایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے تو (اے پیغمبر) کافروں کی شرارتوں سے

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَقَدْ

وضع داری کے ساتھ درگزر کرو۔ کچھ شک نہیں تمہارا پروردگار ہی (سب کا) پیدا کرنے والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے اور (اے پیغمبر)

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے تم کو (سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کی) سات آیتیں عطا کی ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور (یہ) قرآن کی ایک (بڑی) عمدہ سورت

ع ۵ ۱۹ ۵ منزل ۳

ف زمانے میں جب کسی طرح کا فساد پھیلا خدا نے اُس کی اصلاح کے لیے کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا بن والے جن کا ذکر اس آیت میں ہے شعیب علیہ السلام کی اُمت کے لوگ ہیں اُن کا اصلی شہر مدین تھا اور مدین کے پاس ایک بہت بڑا بن واقع تھا تو وہ لوگ مدین والے بھی کہلاتے تھے اور بن والے بھی اُن میں شرک اور بت پرستی کے علاوہ ڈنڈی مارنا کم تولنا اس کا بڑا رواج تھا اور ان ہی خرابیوں کی اصلاح کے لیے حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے تو انھوں نے شعیب علیہ السلام کی ایک نہ سنی اور وہ بھی زلزلے اور کڑک سے تباہ ہوئے اور قوم لوطؑ کی بستیاں سدوم وغیرہ اور مدین والوں کی بستیاں یہ سب پاس پاس ہیں اور عرب سے ملک شام کو جاتے ہوئے سر راہ ابھی تک دکھائی دیتی ہیں ۱۲

ف۲ ایک پیغمبر کے نہ ماننے سے کل پیغمبروں کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ سب کا اصل دین ایک ہے گو سند کی مصلحت کے لحاظ سے شریعت بدلتی رہی ہے ۱۲

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

ان کافروں میں سے کئی قسم کے لوگوں کو دنیا کے چند روزہ فائدوں سے بہرہ مند کر رکھا ہے تم ان پر اپنی نظر نہ دوڑاؤ اور ان کی طرف سے

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ○ كَمَا

مسلمانوں سے ... اور (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں تو کھلے طور پر (تم سب کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں (اسی طرح)

أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ○ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ○

ہم ان لوگوں (یعنی یہود) پر کتاب نازل کی تھی جنہوں نے بانٹ کر اپنے قرآن (یعنی آسمانی کتاب) کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (بعض احکام کو مانا اور بعض کو نہیں)

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَاصْدَعْ

سو (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم ہے کہ ہم ان سب سے ان کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے پس

بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ○

تم کو جو حکم دیا گیا ہے اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکین کی مطلق پروا نہ کرو یہ لوگ جو تم پر ہنستے (اور)

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ

خدا کے ساتھ دوسرے دوسرے معبود قرار دیتے ہیں تمہاری طرف سے ہم ان کی سزا دہی کو بس کرتے ہیں تو آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا

نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ہم کو معلوم ہے کہ کافر جیسی جیسی باتیں کہتے ہیں ان کی وجہ سے تم تنگ دل ہوتے ہو تو تم اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ (اس کی) تسبیح (کرو)

وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ○ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ○

اور اس کی جناب میں سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو یہاں تک کہ تم کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے

سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ ... بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ... وَعِشْرُونَ ... عَشْرَةَ رُكُوعًا

سورۂ نحل مکے میں اتری اور اس کی ایک سو اٹھائیس (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (یعنی روز قیامت) آ پہنچا (آیا کہ آیا) تو بے فائدہ اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ (اے پیغمبر) ان کے شرک سے خدا کی ذات پاک اور بالاتر ہے

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے بھیجتا ہے

أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ○ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں تو ہم سے ڈرتے رہو اسی نے (کسی بڑی) مصلحت سے آسمان اور

الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن

زمین کو پیدا کیا تو یہ لوگ جو دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہیں وہ ان سے (پاک اور) بالاتر ہے اسی نے انسان کو

ف یعنی ان کی دنیاوی خوش حالی کا رشک نہ کرو تم کو جو قرآن دیا گیا ہے یہ سب سے بڑی نعمت ہے ۱۲ ف اس میں شک نہیں کہ کفر بجائے خود بڑی سخت مصیبت ہے مگر کافر اس کو مصیبت ہی نہیں سمجھتا اور نہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور سمجھاؤ تو الٹا برا مانتا ہے تو ایسے کے حال پر افسوس کرنا اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھونا ہے ۱۲ ف۳ خفض جناحک للمؤمنین کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ مسلمانوں کے لیے اپنا بازو جھکا دینا یہ اہل عرب کا محاورہ ہے اور اس سے مراد ہے تواضع خاطر مدارات و دلجوئی ہم نے ترجمے میں اپنے محاورے کے لحاظ سے صرف جھکنا لیا ہے ۱۲ ف قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ یقین کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو مگر حدیث میں آیا ہے کہ یہاں یقین سے مراد موت ہے اور عرب کا محاورہ بھی یہی ہے کہ موت کو یقین کہتے ہیں کیونکہ اس کا آنا تمام یقینوں سے بڑھ کر ہے ۱۲

الربع ع ۶ منزل ۳

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا

نطفے سے پیدا کیا با اینہمہ وہ ایکدم سے لگا کھلم کھلا (خدا ہی کے بارے میں) جھگڑنے ف۱ اور اسی نے چارپایوں کو پیدا کیا جن (کی کھال اور اُون) میں

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ

تم لوگوں کی جڑاول[1] ہے اور (اور بھی بہت طرح کے) فائدے ہیں اور اُن میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو اور جب شام کے وقت

وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ○ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا

اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو اُن کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک

بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَّ

تم بے جانکاہی نہیں پہنچ سکتے چارپائے وہاں تک تمہارے بوجھ (بھی) اُٹھا کر لے جاتے ہیں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (تم پر) بڑی شفقت رکھتا

الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ

(اور اسی نے) گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم اُن سے سواری لو اور (سواری کے علاوہ یہ چیزیں موجب) زینت (بھی) ہیں اور وہی

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ

جن کو تم نہیں جانتے۔ اور دین کے رستے دو قسم کے ہیں ایک) سیدھا رستہ (جو سیدھا) خدا تک (پہنچتا) ہے اور بعض ٹیڑھے (میڑھے)

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اور خدا چاہتا تو تم سب کو سیدھا ہی رستہ دکھا دیتا وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آسمان سے

مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ يُنْۢبِتُ

پانی برسایا جس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور (کچھ ایسا ہے کہ) اُس سے درخت (پرورش پاتے) ہیں جنہیں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے ہو اسی

لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ

تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے

الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ

پھل پیدا کرتا ہے جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں اُن کے لیے اس میں (قدرت خدا کی) ایک (بڑی) نشانی ہے۔ اور اسی نے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

رات اور دن اور سورج اور چاند کو (ایک اعتبار سے) تمہارا تابع کر رکھا ہے اور (اسی طرح) ستارے (بھی) اُسی کے حکم سے (تمہارے) تابع فرمان ہیں ف۲

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ○ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ

جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لیے ان چیزوں میں (قدرت خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں ہیں اور (بہت سی) چیزیں جو تمہارے (فائدے کے)

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ وَ

(اور) اُن کی مختلف رنگتیں ہیں ان میں (بھی) اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں (قدرت خدا کی بڑی) نشانی (موجود) ہے اور

ف۱ یعنی اپنی اصلیت پر تو نظر نہیں کرتا کہ ایک نطرۂ ناپاک سے پیدا ہوا ہے اور چھوٹا منہ بڑی بات خدا کے بارے میں بحث کرتا ہے ۱۲

ف۲ رات اور دن اور چاند اور سورج اور ستارے ان چیزوں کو آدمی کا تابع فرمان اس لیے فرمایا کہ ان سے آدمی کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں تو اس اعتبار سے وہ گویا آدمی کے تابع ہوئے ۱۲

ع ۶ / ۱ منزل ۳

[1] جانور کے سامان کو جڑاول کہتے ہیں ۱۲

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا

وہی (قادر مطلق) ہی جس نے (ایک اعتبار سے) دریا کو (تمھارا) مطیع کر دیا ہی ف۱ تاکہ اُس میں سے تم مچھلیاں نکال کر اُن کا تازہ (تازہ) گوشت کھاؤ اور نیز

مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا

اُس میں سے زیور کی چیزیں (یعنی جواہرات) نکالو جن کو تم لوگ پہنتے ہو اور (اے مخاطب) تو کشتیوں کو دیکھتا ہی کہ (پانی کو) پھاڑتی ہوئی دریا میں چلی جا رہی ہیں

مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

خدا کا فضل (یعنی تجارت کے فائدے) تلاش کرو اور تاکہ (آخر کار اِن سب نعمتوں پر نظر کر کے خدا کا) شکر کرو اور (اُسی نے) بھاری بوجھل پہاڑ زمین میں گاڑ دیے

أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَ

تاکہ زمین تمھیں لے کر کسی اَور طرف کو) نہ جھکنے پائے اور (اُسی نے) ندیاں اور رستے (بنائے) تاکہ تم (اپنی) منزل مقصود کو پہنچو اور (مسافروں کے لیے اور بھی)

عَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ

(لوگ) ستاروں سے بھی راہ معلوم کر لیتے ہیں تو کیا جو (خدا اتنی مخلوقات) پیدا کرے وہ اُن (بتوں) کے برابر ہو گیا جو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ

پھر کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اتنی بہت ہیں کہ تم لوگ) اُن کو پورا پورا نہ گن سکو بے شک خدا

لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝

بڑا بخشنے والا مہربان ہی (کہ تمھاری ناشکری پر بھی سزا نہیں دیتا اور اپنی نعمتیں موقوف نہیں کرتا) اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

اور خدا کے سوا جن (بتوں) کو (یہ لوگ حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں (اُن کا حال یہ ہی کہ) وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ

يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

خود بنائے جاتے ہیں ف۲ مردے ہیں جن میں جان نہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب

يُبْعَثُونَ ۝ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

(قیامت ہوگی اور مُردے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے (پھر یہ قیامت میں کیا کام آ سکتے ہیں۔ لوگو!) تمھارا معبود خدائے واحد ہی تو جو لوگ (روز) آخر

قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ

اُن کے دل (ہی کچھ اِس قسم کے ہیں کہ کیسی ہی واجبی بات ہو) انکار (ہی) کیے چلے جاتے ہیں اور وہ (بڑے) مغرور ہیں۔ یہ لوگ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝

جو کچھ چھپا کر کرتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک اللہ (سب کچھ) جانتا ہی وہ مغرور کرنے والوں کو (بالکل) پسند نہیں کرتا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور جب اِن (کافروں) سے (قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہی کہ تمھارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہی تو وہ جواب دیتے ہیں کہ (اجی)

منزل ۳

ف۱ دریا ایک اعتبار سے آدمی کا مطیع اس لیے ہی کہ لوگ اُس میں کشتیاں اور جہاز چلاتے مچھلی کا شکار کرتے اور موتی نکالتے ہیں اور پانی کاٹ کر دریا کا رُخ بھی بدل دیا جاتا ہی ۱۲ ف۲ یعنی لوگ اُن کو بناتے ہیں ۱۲

ع ۲ / ۸

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ

(ان کے اس کہنے کا ثمرہ یہ ہوگا کہ) نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے دن اپنے (گناہوں کے) سارے بوجھ اور جن لوگوں کو

يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ قَدْ مَكَرَ

بے سمجھے بوجھے گمراہ کرتے ہیں اُن کے (گناہوں کے) بوجھ بھی اُن ہی کو اُٹھانے پڑیں گے دیکھو تو (کیسا) بُرا بوجھ ہے یہ لوگ لئے اوپر لاتے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی (خدا کے خلاف) تدبیریں کی تھیں تو خدا نے اِن (کے منصوبوں) کی عمارت کی جڑ بنیاد سے خبر لی تو اس (خیالی

عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

چھت (دھڑام سے) ان ہی پر ان کے اوپر سے گر پڑی (اور سارے منصوبے غلط ہوگئے) اور جدھر سے اِن کو خبر تک نہ تھی عذاب نے ان کو آلیا

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

پھر (اسی پر بس نہیں) قیامت کے دن خدا ان کو (اور بھی) رُسوا کرے گا اور (ان سے) پوچھے گا کہ (تم نے جو) ہمارے شریک (بنا رکھے تھے اور

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

جن کے بارے میں تم (اہل ایمان سے) لڑا کرتے تھے (اب وہ) کہاں ہیں؟ (اس وقت اُن سے کچھ جواب دیتے بن نہ پڑے گا مگر) جن لوگوں کو (دنیا

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ

میں) علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج کے دن فضیحت اور خرابی (یہ ساری مصیبت) کافروں پر ہے کہ (دُنیا میں بھی)

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا

جس وقت فرشتوں نے اِن کی روحیں قبض کی تھیں یہ لوگ (شریک خدا بنا کر) آپ اپنے اُوپر ستم کر رہے تھے تو (جن سے دنیا میں لڑا کرتے تھے ان

نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا

(اپنے نزدیک) کسی قسم کی برائی نہیں کیا کرتے تھے (اس پر خدا فرمائے گا کہ) ہاں ہاں (تم نے برائی کی اور) جو کچھ تم کرتے تھے اللہ اس سے خوب واقف ہے سو

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ

جہنم کے دروازوں سے (دوزخ میں) جا داخل ہو (اور) اسی میں سدا (سدا کو) رہو غرض غرور کرنے والوں کا بھی (کیسا ہی) بُرا ٹھکانا ہے

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ

اور جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن سے (قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا تو جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا جن

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ

بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور (ان کا) آخری ٹھکانا (تو اس سے بھی) کہیں بہتر ہے اور

لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ

پرہیزگاروں کا (آخرت کا) گھر (کیسا) عمدہ ہے یعنی (اُن کے) ہمیشہ رہنے کے (لیے بہشت کے) باغ ہیں جن میں جا داخل ہوں گے

ع ۹ ۳ — منزل ۳

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِیۡهَا مَا یَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجۡزِی اللّٰهُ

اُن (باغوں) کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اور جس چیز کو اُن کا جی چاہے گا وہاں اُن کیلئے موجود ہو گی پرہیزگاروں کو اللہ ایسا ہی عوض

الۡمُتَّقِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیۡنَ ۙ یَقُوۡلُوۡنَ

جن کی جانیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک کی گندگی سے) پاک (و صاف) ہوتے ہیں (اور جب) فرشتے (قبض روح کرنے کو آتے ہیں)

سَلٰمٌ عَلَیۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ

سلام علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے (نیک) عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اُن کے صلے میں جنت میں جا داخل ہو۔ یہ پیغمبر کیا

اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ یَاۡتِیَ اَمۡرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

کا فرشتے اُن کی روحیں قبض کرنے کے لیے اُن کے پاس آموجود ہوں یا تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آ نازل ہو۔ جو لوگ

الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور خدا نے اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ (کفر کو اختیار کرکے) اپنے اوپر آپ

یَظۡلِمُوۡنَ ۝ فَاَصَابَهُمۡ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا

ظلم کرتے رہے۔ انجام یہ ہوا کہ (جیسے) برے عمل کرتے تھے (ویسے ہی) اُن کے عملوں کے برے بدلے اُن کو ملے اور جس (عذاب) کی

بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ

ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہو کر رہا اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا

مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَیۡءٍ نَّحۡنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ

تو نہ تو ہم ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی پرستش کرتے اور نہ ہمارے بڑے (ہی کرتے) اور

لَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

نہ ہم اس کے (حکم کے) بدون (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھیراتے جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی (حیلہ حوالہ) کیا

فَهَلۡ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ۝ وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ كُلِّ

تو پیغمبروں پر سوا اس کے کہ (احکام خدا کو) صاف طور پر پہنچا دیں اور کچھ ذمہ داری نہیں اور ہم

اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡهُمۡ

ہر ایک امت میں (کوئی نہ کوئی) پیغمبر (اس بات کے سمجھانے کے لیے) بھیجتے رہے ہیں کہ (لوگو!) خدا کی عبادت کرو اور (شیطان) سرکش

مَّنۡ هَدَی اللّٰهُ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِیۡرُوۡا

بعض کو تو خدا نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو (لوگو!)

فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِیۡنَ ۝ اِنۡ

روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا (اے پیغمبر) اگر

منزل ٣ — ع ٥ — ١٠

تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ

تم کو اِن لوگوں کے راہ راست پر آجانے کا ہُوکا ہو تو (اِس خیال کو چھوڑ دو کیونکہ) خدا جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہی اُس کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور کوئی

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ

مدد کو بھی نہیں کھڑا ہوتا (کہ اُن کو عذاب سے بچالے) اور یہ منکر خدا کی بڑی سخت قسمیں کھاتے ہیں

مَنْ یَّمُوْتُ ؕ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کہ جو مرجاتا ہی اُس کو خدا (دوبارہ) نہیں اُٹھا کھڑا کرے گا (اے پیغمبر اِن سے کہو کہ) ضرور (اُٹھا کھڑا کرے گا یہ اُس کا) وعدہ برحق ہی (اور اس کا ایفا)

لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَلِیَعْلَمَ

(اس کا) یقین نہیں کرتے (مُردوں کا جلا اُٹھانا) اس لیے (ضروری) کہ جن چیزوں میں یہ لوگ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے ہیں (قیامت کے دن)

الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ ۝ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ

کافر جان لیں کہ وہی بر سر غلط تھے جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو بس ہمارا کہنا اُس کے بارے میں اتنا ہی ہوتا ہی

اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی

کہ ہم اُس کو فرما دیتے ہیں کہ ہو اور وہ ہوجاتی ہی (تو ہم کو مُردوں کا جلانا کیا مشکل ہی) اور جن (مسلمانوں) پر (کافروں کی طرف سے) ظلم ہوئے اور ظلم ہوئے پیچھے اُن کو خدا

اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ

ہم اُن کو ضرور دنیا میں اچھے ٹھکانے سے بٹھائیں گے ف۱ اور اجر

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی

آخرت (جو اُن کو ملنے والا ہی وہ اِس سے) کہیں بڑھ کر ہی اے کاش یہ لوگ جو (راہِ خدا میں) صبر کرتے اور

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ

اپنے پروردگار (پر بھروسا رکھتے ہیں (اجرِ آخرت کے تفصیلی حالات) جانتے (تو تنگ دل نہ ہوتے) اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے (بھی) یہی (تمہاری)

اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

کہ اُن کی طرف وحی بھیج دیا کرتے تھے تو اِن منکروں سے کہو کہ اگر (یہ بات) تم کو خود معلوم نہیں تو (پچھلی آسمانی کتابوں کے) پڑھنے پڑھانے والوں سے پوچھ دیکھو

بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

اور (اسی طرح) ہم نے تم پر (بھی) یہ قرآن ف۲ اُتارا ہی تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لیے اُن کی طرف بھیجے گئے ہیں تم اُن کو اچھی طرح سمجھا

اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ

اور تاکہ وہ (بھی) ان باتوں کو سوچیں - تو کیا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں اُن کو اِس بات کا مطلق خوف نہیں

اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ

کہ خدا اُن کو زمین میں دھسا مارے یا جدھر سے اُن کو خبر بھی نہ ہو عذاب (خدا) اُن پر آنازل ہو

منزل ۳

ف۱ غلبہ اسلام کی پیشین گوئیوں میں سے یہ بھی ایک پیشین گوئی ہی جس کا وقوع ہو چکا ۱۲

ف۲ ہم نے ذکر کا ترجمہ قرآن کیا قرآن کو ذکر اس لیے فرمایا کہ وہ سر تا سر نصیحت اور یاد دہانی ہی ۱۲

النصف

لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝

یا اُن کے چلتے پھرتے خدا اُن کو آپکڑے (اور ایسا کرنے پر آئے) تو کسی تدبیر سے وہ (اُس کو) ہرا دہی نہیں سکتے

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا

یا اُن کو (خدا کی پکڑ کا) کھٹکا ہو اور کھٹکا ہوتے ہوتے دھر پکڑے سو (لوگو) اس میں شک نہیں تمھارا پروردگار بڑی ہی شفقت والا مہربان ہے کیا

إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ

خدا کی مخلوقات میں سے کسی چیز کی طرف نظر نہیں کی کہ اُس کے سایے (کبھی) داہنی طرف کو اور (کبھی) بائیں طرف کو جھکے (رہتے) ہیں۔ گویا

سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ۝ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

اللہ کے آگے سر بسجود ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں اور جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور

الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ

جتنے جاندار زمین میں ہیں (سب) اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں ف اور (نیز) فرشتے اور وہ (حکم خدا سے) سرتابی نہیں کرتے (اور)

رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ وَقَالَ اللَّهُ

اپنے پروردگار سے جو (بالائے عرش بریں) اُن کے اوپر ہے (ہمہ وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور (اُس کی جناب سے) جو حکم اُن کو دیا جاتا ہے اس کی تعمیل

لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

کہ دو دو معبود نہ ٹھیراؤ بس وہی (خدا) ایک معبود ہے

فَارْهَبُونِ ۝ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا

تو صرف ہمارا ہی خوف رکھو اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرماں برداری لازم ہے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ

تو کیا تم لوگ خدا کے سوا (دوسری دوسری چیزوں) سے ڈرتے ہو۔ اور جتنی نعمتیں تم کو حاصل ہیں (سب) خدا ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو

الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ

کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے بلبلاتے ہو پھر جب وہ (اُس تکلیف کو) تم پر سے دور کر دیتا ہے تو اسی دم تم میں سے کچھ لوگ

مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ

اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔ تاکہ جو نعمتیں ہم نے اُن کو دی تھیں اُن کی ناشکری کریں (خیر دنیا کے چند روزہ) فائدے

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ

پھر آخر کار (قیامت میں) تو تم کو معلوم ہو ہی جائے گا اور ہم نے جو اُن کو روزی دی ہے اُس میں یہ لوگ اُن (بتوں) کا حصہ بھی ٹھیراتے ہیں جن کی

تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

سو خدا کی (بلکہ ہم کو اپنی) قسم کہ جیسی جیسی بہتان بندیاں تم لوگ کرتے رہے ہو (قیامت کے دن) تم سے ضرور اُن کی بازپرس ہونی ہے اور یہ مشرک

ع ۱۰ ‏ ۱۲ ‏ منزل ۳

ف چیزوں کے سربسجود ہونے کے یہ معنی کہ جس چیز کو جس طرح کا بنایا ہے اسی حالت پر قائم ہے اور اُس سے تجاوز نہیں کر سکتی ۱۲ ف خدا کو اُس کی شان کے اعتبار سے آسمان کے ساتھ نسبت دی جاتی ہے ورنہ وہ ہر جگہ موجود ہے لیکن کس طرح پر ہے اسکو نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ہماری سمجھ سے باہر ہے ۱۲

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى

سبحان اللہ (خدا کے لیے بیٹیاں) اور ان کے لیے من مانے (بیٹے) اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی جاتی ہے

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

تو (مارے رنج کے) اُس کا مُونہ کالا پڑ جائے اور (زہر کے سے گھونٹ) پی کر رہ جائے ف۱ لوگوں سے بیٹی کی

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ

عار کے مارے جس کے پیدا ہونے کی اُس کو خوش خبری دی گئی چھپا چھپا پھرے (اور دل میں منصوبے سوچے کہ) آیا (اس) ذلت پر (بیٹی) کو لیے رہے

اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

دیکھو تو (خدا کے بارے میں) اِن لوگوں کی (کیا) بُری رائے ہے ف۲ بری (بُری) باتیں تو اُن ہی لوگوں کے مناسب حال ہیں جو (کافر ہیں روز)

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

اور اللہ کی شان کے مناسب تو وہ باتیں ہیں جو (عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے) اعلیٰ ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ف۳ اور اگر

ع ۱۰ ۱۳

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

خدا بندوں کو اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی متنفس ف۵ کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

ایک وقت مقرر (یعنی موت) تک ان کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا (وہ) وقت آ پہنچتا ہے تو (اس سے) نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے اور

منزل

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ

نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور (یہ لوگ) جن چیزوں کو آپ نہیں پسند کرتے ف۴ اُن کو خدا کے لیے تجویز کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹ

الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ

کہ (آخرت میں بھی) اُن کے لیے بھلائی ہے (بھلائی تو نہیں) البتہ اُن کے لیے دوزخ ہے بلکہ یہ (دوزخیوں کے) پیشرو ہیں

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

(اے پیغمبر) خدا کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم، ہم نے تم سے پہلے (بھی) اُمتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے (اُن لوگوں کی راہ ماری اور)

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا

اُن کے اعمال بد اُن کو عمدہ کر دکھائے سو وہی (شیطان) اس زمانے میں ان (کفار) کا (بھی) رفیق (بنا ہوا) ہے اور (آخر کار) ان کو عذاب دردناک

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى

تم پر (یہ) کتاب اسی غرض سے اتاری ہے کہ جن باتوں میں (یہ لوگ) آپس میں اختلاف کر رہے ہیں وہ ان کو (اچھی طرح) سمجھا دو علاوہ بریں (یہ قرآن)

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا

ایمان والوں کے لیے (موجب) ہدایت و رحمت ہے اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس (پانی) کے ذریعے سے

ف۱ کظیم کے لفظی معنی ضبط کرنے کے ہیں مطلب یہ کہ چار و ناچار اُس کو اپنا غصہ ضبط کرنا پڑے اور غصے کے ضبط کو ہمارے محاورے میں پی جانا بھی کہتے ہیں اسی لحاظ سے ہم نے ''وہ زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے'' ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

ف۲ یعنی باوجود اس کے کہ بیٹیوں سے خود عار رکھتے ہیں خدا کے لیے اُن کا ہونا تجویز کرتے ہیں ۱۲

ف۳ اول تو خدا کے سے اولاد ہی نہیں کہ اولاد کا رکھنا اُس کی بے نیازی اور وحدانیت کے خلاف ہے اور پھر بیٹیاں کہ وہ تو اولاد میں سے بھی گئی گزری ہوئی ہیں یہاں تک کہ آدمی بھی اُن کا ہونا اپنے حق میں موجب عار سمجھتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ذلت اور حقارت اور احتیاج کی جتنی باتیں ہیں وہ کافروں کے مناسب حال ہیں اور خدا وہ تو ایسی باتوں سے جو موجب کسر شان ہیں پاک اور بالاتر ہے ۱۲

ف۴ اس سے مراد یا تو وہی بیٹیاں ہوں گی جن کا ذکر اوپر سے چلا آرہا ہے یا شاید شرک مراد ہو کہ آدمی اپنے اختیارات میں اپنی دولت میں ساجھے کا روادار نہیں اسی طرح خدا کے بندوں اور

ف۵ دابۃ کے لغوی معنی تو زمین پر چلنے والے کے ہیں ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے متنفس ترجمہ کیا ہے اور دابۃ کو تنفس لازم بھی ہے ۱۲

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

زمین کو اُس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے (از سر نو) زندہ کر دیا ف کچھ شک نہیں کہ جو لوگ (بات کو) سنتے (سمجھتے) ہیں اُن کے لیے ان واقعات میں

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ

اور (لوگو!) تمہارے لیے چارپایوں میں بھی سوچنے کی جگہ ہے کہ اُن کے پیٹ میں جو (الا بلا بھری) ہے اُس سے

فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ۝ وَمِن ثَمَرَاتِ

(یعنی) گوبر اور خون میں سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جس کو پینے والے آسانی سے غٹ غٹ (پی جاتے ہیں) - اور (اسی طرح)

النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ

کھجور اور انگور کے پھلوں سے (بھی ہم تم کو اُن کا شیرہ پلاتے ہیں) کہ تم اُن کی شراب بناتے ہو ف اور (یوں) بھی اُن کو عمدہ روزی (سمجھ کر) دوسری طرح

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ

جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لیے ان چیزوں میں (بھی قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں

اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ

پہاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں بناتے ہیں اُن میں چھتے بنا پھر

كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن

ہر طرح کے پھلوں میں سے (اُن کا رس) چوستی پھر - پھر (فرط) سے اپنے پروردگار کے (تعلیم کیے ہوئے) آسان طریقوں پر چلی جا ف

بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

(مکھیوں) کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) جس کی رنگتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں (اور) اس میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کی شفا

لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم

غور کرنے والوں کے لیے اس میں (بھی قدرت خدا کی ایک) نشانی ہے اور (لوگو!) خدا ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور تم میں

مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ

بعض ایسے بھی ہیں جو عمر (کی) بدترین (حالت) کی طرف لوٹا دیے جاتے ہیں تاکہ (بہت کچھ) جاننے (بوجھنے) کے پیچھے (ایسے سٹرے بہترے ہو جائیں) کچھ

عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا

(نہ) سب کچھ جاننے والا قدرت والا ہے ف اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری (یعنی زیادہ روزی) دی ہے تو

الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیر دستوں (یعنی نوکروں غلاموں) کو نہیں دے دیا کرتے

فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ

کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں ف اور تم ہی میں سے خدا نے تمہارے لیے (تمہاری) بیبیاں پیدا کیا اور

ف زمین پر جب فصل لہلہاتی ہوتی ہے اور کسان کھیتوں پر آمد و رفت رکھتے ہیں اسی کو زمین کی زندگی فرمایا ۱۲ ف۲ شراب کا پینا حرام ہے مگر باایں ہمہ اُس میں خدا کی قدرت ہے کہ انگور حلال طیب ہے اور اُس کا کھانا کوئی برا اثر پیدا نہیں کرتا مگر اُس کے سڑنے سے اُس میں خدا کی قدرت سے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی عقل زائل ہو جاتی ہے ۱۲ ف۳ شہد کی مکھیوں کے عجیب حالات ہیں کہ اُن کے چھتوں کے خانے اصول علم ریاضی کے مطابق بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ تھوڑی سی تھوڑی جگہ میں بہت سے بہت شہد کے چھتے میں ایک سلطنت کا انتظام پایا جاتا ہے مکھیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور چھتے کی تمام مکھیاں اُسی کی فرمانبردار مکھیوں میں کئی قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنے والی کچھ پہرہ دینے والی پہاڑی لوگ بیٹیوں کے جہیز میں شہد کے چھتے دیتے ہیں جو چھتا دینا منظور ہوا اُس کی ملکہ کو پکڑ کر حوالے کر دیا سب مکھیاں اُس کے ساتھ ہولیں مکھیاں بہار کے موسم میں شہد جمع کرتی ہیں اور موسم خزاں کے لیے اُس کا ذخیرہ رکھتی ہیں جب اُن کو چھتے کا چھوڑ دینا منظور ہوتا ہے تو باقیماندہ تمام شہد چاٹ جاتی ہیں غرض ان مکھیوں میں بہت سے عجائبات قدرت الٰہی ہیں جن طریقوں سے مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں اور اُس کی حفاظت رکھتی ہیں اُن ہی کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ طریقے خدا نے اُن کو تعلیم کیے ہیں ۱۲ ف۴ تھوڑی دور آگے چل کر آدمی کی ابتدائی پیدائش کا اس طرح پر بیان ہے واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئا و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت آدمی پیدا ہوتا ہے تو بے عقل محض ہوتا ہے اور اسی مضمون کو سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی زبان میں یوں ادا کیا ہے قطعہ مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد ✤ آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز ✤ آں بناگاہ کسی گشت و بچیزے نرسید ✤ ویں بہ تمکین و فضیلت بگزشت از ہمہ چیز ✤ اس مقام پر انسان کی آخری حالت کا بیان ہے کہ جب وہ بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو سٹرا بہترا ہو کر بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے ۱۲ ف۵ یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا انتظام اختلاف حالت پر مبنی ہے اگر سب آدمی سب باتوں میں یکساں ہوں تو کیوں کوئی حاکم ہو اور کوئی محکوم اور کیوں کوئی محتاج اور کوئی محتاج الیہ کیوں کوئی کثیر الاولاد اور کوئی بے اولاد کیوں کوئی مالک مکان اور کوئی کرایہ دار لیکن جس طرح یہ خلاف حالت خدا کے کرنے سے ہے اسی طرح اس اختلافات کا دنیا میں قائم رکھنا خدا کے انتظام سے ہے چنانچہ چور - ڈاکو - غاصب اسی قاعدے کو توڑنا چاہتے ہیں جن لوگوں کی عاقبت میں خلل پڑتا ہے یوں دنیا میں امن اسی سے قائم ہے کہ اختلاف حالت جو اختیاری نہیں باقی رہے الغرض یہ ایک نعمت ہے اور خدا کی دی ہوئی نعمت ہے کیونکہ انسان نے نہ اختلاف حالت اپنے اختیار سے پیدا کیا اور نہ اپنے اختیار سے اُس کو باقی رکھ سکتا ہے پس جو نہیں سمجھتا کہ نعمت خدا کا اقرار ہوا اور نعمت

أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً

تمہاری بیبیوں سے تمہارے لیے (تمہارے) بیٹوں اور پوتوں کو پیدا کیا

وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ

اور تم کو اچھی (اچھی) چیزیں کھانے کو دیں تو کیا یہ لوگ باطل (جھوٹے معبودوں کے سنیم ہونے) کا یقین کرتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی

هُمْ يَكْفُرُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ

ناشکری کرتے ہیں (حالانکہ واقع میں منعم وہی ہے) اور خدا کے سوا اُن (معبودوں) کی پرستش کرتے ہیں

رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝

جو آسمان و زمین سے اِن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (ایسے اختیار پر) دسترس پا سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

تو (دنیا کے بادشاہوں کے قیاس پر) خدا کے لیے مثالیں تصنیف نہ کرو (ٹھیک مثال کا دینا) اللہ کو معلوم ہے اور تم کو معلوم نہیں ف

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ

ایک مثال خدا بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملک کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک (دوسرا) شخص ہے (خود مختار) جس کو ہم نے

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ

اپنی سرکار سے اچھی (معقول) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے چھپے چھپائے اور کھلے (خزانے جس طرح چاہتا ہے) خرچ کرتا ہے کیا (ایسے دو شخص)

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ

(یہ مثال سن کر مشرکین ضرور بول اٹھیں گے کہ نہیں) برابر ہو سکتے تو (اے پیغمبر تم اِن سے کہو) الحمد للہ (کہ تم کو اتنی تو سمجھ ہے) مگر (اِن لوگوں کا حال یہ ہے کہ) ان

أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا

میں کے ایک گونگا (اور گونگا ہونے کے علاوہ پرایا غلام کہ خود) کچھ نہیں کر سکتا اور (گونگے ہونے کی وجہ سے) وہ اپنے آقا کا بار خاطر بھی ہے کہ جہاں کہیں

يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ

اس کو بھیجے اس سے کچھ بھی ٹھیک نہیں بن آتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں جو (لوگوں کو) حدِ اعتدال پر قائم رہنے کو کہتا

وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ ع

اور خود بھی (اعتدال یعنی انصاف کے) سیدھے رستے پر (قائم) ہو ف اور آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں

وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

اور قیامت کا (واقع ہونا تو بس) ایسا ہی جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی) جلد تر ہے بے شک اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

ہر چیز پر قادر ہے اور (لوگو) اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اور اس وقت)

ف۱ مشرکین شرک کی تاویلیں کیا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں کہ جس طرح بادشاہوں کے ہاں بااختیار وزیر اور کارپرداز ہوتے ہیں اسی طرح خدا کی سرکار میں اُن کے دوسرے معبود ہیں خدا تعالیٰ نے اُن کے اس خیال کو باطل ٹھہرا دیا کہ تم کو مثال دینے کا سلیقہ نہیں تمہاری مثالیں بالکل بے تکی مثالیں ہیں چنانچہ آگے خدا نے خود دو مثالیں بیان فرمائی ہیں جو نہایت موزوں اور چسپاں ہیں اور ان اللہ یعلم وانتم لا تعلمون کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا لوگوں کے حال سے واقف ہے اور تم بنی آدم واقف نہیں ہو اسی واقفیت کی وجہ سے تم میں جو بادشاہ ہوتے ہیں اُن کو مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حاجتمندوں کو بھی ضرورت پڑتی ہے کہ کوئی اُن کا سفارشی ہو اور بادشاہ تک اُن کی خبر پہنچائے لیکن خدا خود دانا و بینا ہے وہ بغیر واسطے کے تمہاری سنتا اور تمہارا سب حال جانتا ہے ۱۲ ف۲ اس مثال میں بتوں اور اُن جھوٹے معبودوں کو غلام بے اختیار ٹھہرایا ہے جو اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا اور خدائے تعالیٰ نے اپنی مثال اُس شخص بااختیار کی سی دی جو اپنے مال میں جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اور کسی کا محکوم نہیں ۱۲ ف۳ یہ دوسری مثال بھی پہلی کی طرح بتوں کی ہے کہ وہ گویا غلام ہیں اور بے اختیار محض اور غلام ہونے کے علاوہ گونگے اور بدعقل جیسا کہ اکثر اولاد گونگے ہوا کرتے ہیں مالک کسی کام کو بھیجتا اور وہ اس ٹھیک نہیں بٹھیا دوسری طرف خدا ہے کہ مثال میں اُس کو ایک شخص فرض کیا گیا ہے جو راہ راست دکھاتا اور آپ بھی راہ راست پر ہے اور راہ راست کے دکھانے کے لیے بڑی گویائی بڑی عقل درکار ہے ۱۲

منزل ۳

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ

تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں (دیں) اور دل (دیئے)

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ

تاکہ تم (اس کا) شکر کرو کیا ان لوگوں نے پرندوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آسمانی میدان میں گھرے ہوئے ہیں (کہ اس سے باہر نہیں جا سکتے)

السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

(اُن کو اڑتے وقت) بس خدا ہی سنبھالتا ہے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اُن کے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی بہتسی) نشانیاں (موجود) ہیں

يُؤْمِنُونَ ○ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم

اور اللہ ہی نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا

مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

اور چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے (ایک خاص قسم کے) گھر (یعنی خیمے وغیرہ) بنائے کہ تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھیرنے کے وقت اُن کو

إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَ

اور چارپایوں کی اُون اور اُن کے رووں اور اُن کے بالوں سے (تمہارے) بہت سے سامان اور کارآمد چیزیں بنائیں (کہ تم)

مَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ○ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ

ایک وقت خاص تک (اُن سے) فائدہ (اٹھاؤ) اور اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور

لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ

پہاڑوں سے (از قسم غار وغیرہ) تمہارے لیے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے (کپڑے کے) کرتے بنائے جو تم کو گرمی (سے بچائیں)

وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور (کچھ لوہے کے) کرتے (بنائے یعنی زرہیں) جو تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائیں یوں (خدا) اپنی نعمتیں تم لوگوں پر پوری کرتا ہے (کہ تم)

تُسْلِمُونَ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ يَعْرِفُونَ

(اس کے آگے) جھکو پھر اگر (لوگ اتنے سمجھانے پر بھی) منہ موڑیں تو (اے پیغمبر) تمہارے ذمے کھلے طور پر (خدا کے حکم کا) پہنچا دینا ہے (اور بس)

نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ○ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

خدا کی نعمتوں کو پہچانتے پھر (دیدہ و دانستہ) اُن سے انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں اور (لوگو) اُس روز قیامت کو یاد کرو جب ہم

مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ

ہر ایک اُمت میں سے (اس امت کے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) اٹھا کھڑا کریں گے پھر کافروں کو (دوسری بات کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی ف اور نہ اُن

يُسْتَعْتَبُونَ ○ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ

عذر (و معذرت) کے لیے کہا جائے گا اور جن لوگوں نے (خدا کی جناب میں) گستاخیاں کی ہیں جب (قیامت کے دن) عذاب کو دیکھیں گے تو (کچھ بھی)

ف مطلب یہ کہ جب پیدا ہوتے وقت تم بے شعور محض تھے تو اسی سے معلوم ہوا کہ تم اپنے ارادے سے نہیں پیدا ہوئے ۱۲

ف مجرم کے حق میں یہ بھی ایک طرح کا عذاب ہوگا کہ اُس سے جواب تک نہ لیا جائے دنیا کا حاکم ایسا کرے تو بے انصافی ہے مگر خدا کو جواب لینے کی ضرورت ہی کیا ہے وہ تو بے کہے سب کچھ جانتا ہے ۱۲

منزل ۳

عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ

اُن سے (عذاب ہی) ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی اور جو لوگ (دنیا میں خدا کے) شریک بناتے رہے جب (قیامت میں)

قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِن دُونِكَ

بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا (دنیا میں اپنی حاجت روائی کے واسطے) پکارا کرتے تھے

فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ

تو وہ شریک (اُن کی) بات (اُلٹی) اُن ہی کی طرف پھینک ماریں گے کہ تم سر تا سر جھوٹے ہو اور وہ لوگ اُس دن خدا کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں گے

السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور (دنیا میں) جو بہتان بندیاں کیا کرتے تھے وہ سب اُن سے گئی گزری ہو جائیں گی جو لوگ کفر کرتے

وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا

اور (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے رہے اُن کی مفسدہ پردازیوں کی پاداش میں ہم اُن کے حق میں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے

يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم

اور (لوگو) اُس دن کو یاد کرو کہ جب ہم ہر ایک امت میں اُن ہی میں کا ایک گواہ (یعنی پیغمبر) ان کے مقابلے میں کھڑا کریں گے

مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ

اور (اے پیغمبر) تم کو (تمہارے زمانے کے) اُن کافروں کے مقابلے میں گواہ بنا کر لائیں گے ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر

الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

(یہ) کتاب نازل کی ہے (جس میں) ہر چیز کا بیان (شافی) ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ

(مسلمانو!) اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا اور (لوگوں کے ساتھ) احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو (مالی امداد) دینے کا اور

يَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

بے حیائی (کے کاموں) اور نا شائستہ حرکتوں اور (ایک دوسرے پر) زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے (تم لوگوں کو ایسی) نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ

اور جب تم لوگ آپس میں قول و قرار کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو ف۲ اور قسموں کو اُن کے پکا کیے پیچھے

تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھیرا چکے ہو کچھ شک نہیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے

مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ

اور (قسموں کے توڑنے میں) اُس عورت جیسے نہ ہو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے

الثلثة

منزل ۳ ع ۱۲ ۶ ۱۸

ف اس طرح کا مذکور قرآن میں اور جگہ بھی ہوا اور مطلب یہ ہو کہ قیامت میں جب حساب کتاب ہوگا ایک ایک امت کے لوگ اُن کے پیغمبر کے ساتھ پیش کیے جائیں گے اور پیغمبر گواہی دیں گے کہ ہم نے حکم ان لوگوں کو سنا سمجھا دیا تھا ۱۲

ف۲ لوگوں میں باہمی قول قرار اکثر قسما قسمی سے ہوا کرتا ہے اس لیے فرمایا کہ قول و قرار کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو مطلب یہ کہ قول و قرار کو پورا کرو ۱۲

قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ

ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو (اس غرض سے) آپس کے فساد کا سبب بنانے کہ ایک گروہ

هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

دوسرے گروہ سے زبردست ہے خدا نے جو بعض کو زبردست اور بعض کو کمزور بنا رکھا ہے بس اس (اختلاف حالت) سے تم لوگوں کی آزمائش

الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہے ہو قیامت کے دن خدا تم پر ان کی اصل حقیقت کو ضرور ظاہر کرے گا اور خدا چاہتا تو تم (سب) کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جس کو چاہتا گمراہ کرتا اور جس کو چاہتا ہدایت دیتا ہے

وَلَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا

اور (لوگو!) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہوگی اور اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ

بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

کہ (لوگوں کے) قدم جمے پیچھے (اسلام سے) اکھڑ جائیں اور (آخر کار) راہ خدا سے (لوگوں کو) روکنے کی پاداش میں تم کو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ

عذاب (الٰہی کا مزہ) چکھنا پڑے اور تم کو بڑی (سخت) سزا ہو اور اللہ کی قسم کے بدلے (دنیا کے)

اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

تھوڑے فائدے مت حاصل کرو (قول پورا کرنے کا اجر) جو خدا کے ہاں ہے وہی تمہارے حق میں بہت بہتر ہے بشرطیکہ تم (اس بات کو) سمجھو ف۱

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا

جو مال و متاع دنیا تمہارے پاس ہے (وہ سب ایک نہ ایک دن) نبڑ جائے گا اور جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہے گا اور جن

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

(لوگوں) بہترین عمل کا صلہ ہم ضرور عطا فرمائیں گے جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور ان کو (آخرت میں بھی)

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ

ان کے (ان کے) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائیں گے ف۲ تو (اے پیغمبر) جب تم قرآن پڑھنے لگو

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَي الَّذِيْنَ

تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو جو لوگ ایمان رکھتے

منزل ۳

ف۱ اسلام سے پہلے اہل عرب کے اخلاق نہایت خراب تھے از انجملہ ان میں ایک سخت عیب بدعہدی کا تھا کہ آج ایک قوم سے عہد کیا کل ان کے مخالف زبردست معلوم ہوئے عہد توڑ کر مخالفوں سے جا ملے۔ مسلمانوں کو ان آیتوں میں بڑی سختی کے ساتھ بدعہدی کی ممانعت کی گئی کہ بدعہدی کریں تو ان کی مثال اس دیوانی عورت کی سی ہو کہ سوت کو محنت سے کاتے پھر توڑ تار تار کر دے۔ بدعہدی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی لوگوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا ہے کوئی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتا اور اگر اس طرح پہلے کے مسلمان بدعہدی کرتے تو اس کا نقصان بہت سا ہوتا کہ جو لوگ اسلام لائے ہیں وہ بھی ان کی بدعہدی دیکھ کر دین سے اکھڑ جاتے اور دوسرے لوگ اسلام میں آنے سے ہچکچاتے تو ان پر وہی اس دیوانی عورت کی مثال صادق آتی کہ کن محنتوں سے تو اسلام کو رواج دیا اور بدعہدی کر کے ساری محنت برباد کر دی مسلمانوں کی بدعہدی دیکھ کر لوگ نفس اسلام سے متنفر ہو جاتے کہ جن کے قول کا اعتبار نہیں ان کا مذہب کیا ۱۲ ف۲ اس آیت کے مطلب پر فارسی کا ایک قطعہ خوب چسپاں ہے * اگر دنیا نباشد دردمندیم * وگر باشد بمهرش پائے بندیم * بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست * کہ رنج خاطر است ار ہست ور نیست * یعنی دنیا دار آدمی غنی ہو یا محتاج کسی حال میں خوش نہیں رہ سکتا صرف دینداری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر کچھ نعمت حاصل ہو تو شکر کرتا ہے اور مصیبت ہو تو صبر ۱۲

آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ

اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں اُن پر شیطان کا کچھ قابو نہیں (چلتا) اس کا قابو تو اُن ہی لوگوں پر (چلتا) ہے

يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ۝ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً

جو اُس کے ساتھ ارتباط رکھتے اور جو شریک خدا ٹھیراتے ہیں - اور (اے پیغمبر) جب ہم ایک آیت کو بدل کر

مَّكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ

اُس کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ جو (احکام) نازل فرماتا ہے اُس (کی مصلحتوں) کو وہی خوب جانتا ہے تو (کافر) کہنے لگتے ہیں

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن

(اُن کا یہ شبہ غلط ہے) بلکہ (بات یہ ہے کہ) اِن میں سے اکثر (وقت کی مصلحتوں کو) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر تم اِن لوگوں سے) کہو کہ حق تو یہ ہے کہ اس قرآن

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝

تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس (یعنی جبرئیل) لے کر آئے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں خدا (اس کے ذریعے سے) اُن کو (ایمان پر) ثابت قدم رکھے اور (فرمانبرداروں کے لیے تو یہ بالکل) ہدایت اور بشارت ہے

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي

اور (اے پیغمبر) ہم کو تحقیق معلوم ہے کہ کافر (قرآن کی نسبت) یہ اشتباہ کرتے ہیں کہ ہو نہ ہو اس شخص کو (یعنی تم کو فلاں) آدمی سکھایا کرتا ہے سو

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۝ إِنَّ

جس شخص کی طرف (سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اس کی بولی تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان (میں) ہے ف جو

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ

لوگ (ہیکڑی اور ہٹ دھرمی سے) خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی اُن کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا اور (آخرۃ) میں اُن کو عذاب

أَلِيمٌ ۝ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ

دردناک (ہونا) ہے - دل سے جھوٹ بناتا تو اُن ہی لوگوں کا کام ہے جن کو خدا کی آیتوں کا یقین نہیں

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ

اور (اصل میں) یہی لوگ جھوٹے ہیں جو شخص (کفر پر) مجبور کیا جائے

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ

مگر اُس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو (اُس سے کچھ مواخذہ نہیں) لیکن جو شخص ایمان لائے پیچھے خدا کے ساتھ کفر کرے

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور اُن کے لیے بڑا (سخت) عذاب ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ

یہ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر (ترجیح دے کر) عزیز رکھا اور (نیز) اِس وجہ سے کہ اللہ

ع ١٣ / ١٩ / ١١

ف مطلب یہ ہے کہ قرآن کی عبارت بڑی فصیح عربی ہے غیر ملک کا آدمی ایسی عمدہ عربی جانتا نہیں سکتا تو وہ دوسرے کو کیا سکھائے ١٢

منزل ٣

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

اُن لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا یہی وہ لوگ ہیں

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○

جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر کردی ہے اور یہی (برے درجے کے) غافل ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

پس ضرور آخرت میں (بھی) یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے پھر جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ

مبتلائے مصیبت رہنے کے پیچھے گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کیے اور (تکلیفوں پر جو اُن کو ترک وطن اور جہاد میں پہنچیں) صبر کیا

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ

بے شک تمہارا پروردگار ان (سب امتحانوں) کے بعد (قیامت کے دن) البتہ بخشنے والا مہربان ہے جب کہ ہر شخص

ع ۱۴ / ۲۰

نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ وَضَرَبَ

اپنی ذات کے لیے جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا اور

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

خدا ایک گاؤں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہاں کے لوگ (ہر طرح پر) امن و اطمینان سے تھے

منزل ۳

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ

ہر طرف سے بافراغت اُن کا رزق اُن کے پاس چلا آتا تھا پھر انھوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اُن کے کرتوتوں کی پاداش میں اللہ نے

الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

بھوک کو اور خوف کو (اُن کا) اوڑھنا (بچھونا) بنادیا - اور اُن ہی میں کا ایک رسول (بھی) اُن کے پاس آیا

مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ فَكُلُوْا

تو انھوں نے اُس کو جھٹلایا اس پر عذاب (الٰہی) نے اُن کو آپکڑا اور وہ برسر ناحق تھے ف تو (مسلمانو)

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

خدا نے جو تم کو حلال طیب روزی دی ہے اُس کو بے تامل کھاؤ اور اگر تم اللہ ہی کی فرماں برداری کا دم بھرتے ہو

اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

تو اُس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو اُس نے تو تم پر بس مُردار کو حرام کیا ہے اور خون کو اور سور کے گوشت کو

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ

اور اُس (جانور) کو جسے خدا کے سوا کسی اَور کی تعظیم اور اُس کے تقرب کے لیے (حلال اور) نامزد کیا جائے ف۲ پھر جو شخص (بھوک سے) بے قرار

ف خدا نے جس گاؤں کی مثال بیان کی اس کے نام کی صراحت نہیں فرمائی لیکن جو حالت بیان کی ہے خود اس کا مصداق معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اہل مکہ امن اطمینان سے رہتے تھے تمام جزیرۂ عرب میں لوٹ مار ہی ہی تھی مگر خانہ کعبہ کے لحاظ سے کوئی ان لوگوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا اور باوجودیکہ سرزمین مکہ کوہستان ہے اس میں کھیتی باڑی کی صلاحیت نہیں اور پانی کی بھی بہت ہی قلت ہے تاہم اطراف جوانب کی پیداوار بافراط کھنچی چلی آتی ہے تو یہ امن اطمینان اور روزی کا ساماں اہل مکہ کے حق میں بڑا احسان الٰہی تھا اور اہل مکہ پر اس کا شکر واجب تھا مگر وہ بجائے منعم اور محسن یعنی خدا کو بھول کر بت پرستی کرنے لگے خدا نے پیغمبر صاحب کو ان کی ہدایت کے لیے بھیجا اور انھوں نے ان کی قدر نہ جانی ان ناشکریوں کی سزا میں سات برس مبتلائے قحط رہے اور چونکہ مسلمانوں کے ساتھ لڑائی ٹھن گئی ان کی طرف کا بھی کھٹکا لگا رہتا تھا ۱۲

ف۲ پارہ سیقول کے پانچویں رکوع میں اس آیت کا فائدہ دیکھو ۱۲

لَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ

نہ (حدِ ضرورت سے) تجاوز کرنے والا اور مجبور ہو کر کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (لکافروں کی طرح) جھوٹ موٹ جو کچھ تمہاری

الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ

کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ (اس بکواس سے) لگو خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے

الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ○ مَتَاعٌ

جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن کو (کبھی) فلاح ہونی نہیں (یہ بھی دنیا کے چند روزہ)

قَلِيلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا

تھوڑے سے فائدے ہیں اور (آخرکار) اُن کو عذابِ دردناک (ہونا) ہے۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں جو

مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

پہلے تم سے بیان فرما چکے ہیں حرام کردی تھیں اور (اُن چیزوں کے حرام کرنے سے) ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے

يَظْلِمُونَ ○ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا

پھر جو لوگ براہِ جہالت گناہ کرتے رہے پھر اس کے بعد توبہ کی

مِن بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اور (توبہ کے بعد اپنی) اصلاح (حالت) بھی کی تو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک تمہارا پروردگار توبہ اور اصلاح (حالت) کے بعد اللہ بخشنے والا

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○

بے شک ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا ہو گزرے ہیں خدا کے فرماں بردار (بندے) جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ وَ

خدا کی نعمتوں کے شکرگزار خدا نے اُن کو انتخاب کر لیا تھا اور اُن کو (دین کا) سیدھا رستہ بھی دکھا دیا تھا اور

آتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ○

ہم نے اُن کو دنیا میں بھی (ہر طرح کی) بہتری دی تھی اور آخرۃ میں بھی وہ ضرور (ہمارے) نیک بندوں میں ہوں گے

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

پھر (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور

الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَ

مشرکوں میں سے نہ تھے ہفتے (کے دن) کی تعظیم تو بس اُن ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے (آخرکار) اس (کے بارے) میں (طرح طرح)

إِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○

(اور اے پیغمبر) جن جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں اختلاف کرتے رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار اُن میں اُن باتوں کا (قطعی) فیصلہ کردے گا

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ

(اے پیغمبر لوگوں کو) عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور اُن کے ساتھ بحث (بھی) کرو (تو)

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

ایسے طور پر کہ وہ (لوگوں کے نزدیک) بہت ہی پسندیدہ ہو (اے پیغمبر) جو کوئی خدا کے رستے سے بھٹکا تمہارا پروردگار اُس (کے حال) سے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ

اور نیز وہ اُن (لوگوں کے حال) سے بھی بخوبی واقف ہے جو راہِ راست پر ہیں اور (مسلمانو) دین کی بحث میں مخالفین کے ساتھ تم سختی بھی کرو تو ویسی ہی سختی

مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ وَ

تمہارے ساتھ کی گئی ہو اور اگر (لوگوں کی ایذاؤں پر) صبر کرو تو بہر حال صبر کرنے والوں کے حق میں صبر بہتر ہے اور (اے پیغمبر تم مخالفوں کی ایذاؤں پر) صبر

مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ

خدا کی توفیق کے بدون تو تم صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان (مخالفوں کے حال) پر افسوس نہ کرو اور یہ لوگ جو (تمہاری مخالفت میں)

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اور جو (لوگوں کے ساتھ) حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ ان

سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَاۗءِيْلَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ بنی اسرائیل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ایک سو گیارہ آیتیں ہیں اور بارہ رکوع

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ (خدا عجز اور درماندگی کے عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) کو راتوں رات مسجد

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ

حرام (یعنی خانۂ کعبہ) سے مسجد اقصے (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرداگرد ہم نے (دنیا و دین) کی برکتیں دے رکھی ہیں ف١ (اور

اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

چند نمونے معاینہ کرائیں (اور اُن کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں ورنہ اصل) سننے والا (اور) دیکھنے والا (یعنی عیب داں) وہی خدا ہے ف٢ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝

اُس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت (کا دستور العمل ٹھیرایا (اور اُن سے کہہ دیا) کہ ہمارے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ وَقَضَيْنَآ

(کہ تم) اُن لوگوں کی نسل (ہو) جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کر لیا تھا (اور) وہ ہمارے بندہ شکرگزار تھے اور ہم نے

اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ

بنی اسرائیل سے (اُسی) کتاب (توراۃ) میں صاف کہہ دیا تھا کہ تم ضرور ملک میں دو دفعہ فساد کرو گے اور

ف١ دنیا کی برکتوں سے مراد یہ ہے کہ وہاں کی زمین اعلیٰ درجے کی سیر حاصل ہے اُس میں عمدہ سے عمدہ پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور دین کی برکتوں سے مراد ہے اُس مکان کی مقبولیت کہ بیت المقدس تمام اہل کتاب کا قبلہ رہا ہے سیکڑوں پیغمبر اُس سرزمین میں پیدا ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے ١٢ ف٢ اس آیت میں انہ ہو السمیع البصیر کا تعلق عبارت سابق سے غور طلب ہے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ علم غیب خدا کے ساتھ خاص ہے مگر اُس کو منظور ہوتا ہے تو کسی قدر پیغمبروں پر بھی ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ ایک مقام پر فرمایا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول تم سے راتوں رات بیت المقدس پہونچانا تو متفق علیہ ہے مگر مفسروں نے بڑے بڑے اختلافات کیے ہیں کوئی کہتا ہے روحانی جیسے خواب کوئی کہتا ہے جسمانی کوئی کہتا ہے صرف ایک بار کوئی کہتا ہے کئی بار کوئی کہتا ہے صرف بیت المقدس تک اکثر کہتے ہیں پہلے بیت المقدس تک پھر آسمان تک بہرکیف معراج کا ہونا اور اُس میں پیغمبر صاحب پر نئے نئے حالات کا منکشف ہونا متفق علیہ ہے تو آیت کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کو جو معراج ہوئی تو اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ پیغمبر صاحب کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں لیکن باایں ہمہ اُن کا یہ علم محدود ہے اصل میں عالم الغیب خدا ہے اور اسی کا علم اتم و اکمل ہے سمع و بصر کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ معمولی طور پر انسان کے حق میں یہی دو ذریعے علم کے حاصل ہونے کے ہیں اور اقصے کے لغوی معنے ہیں دُور ترین بیت المقدس کو مسجد اقصے اس لیے فرمایا کہ وہ مکے سے بہت دُور ہے یا اس لیے کہ دوسری عام مساجد سے درجۂ مقبولیت میں بالاتر ہے ١٢

ف ۱ "تو پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اُٹھا کھڑا کیا" یہ اتنی عبارت مقدر ہے اور مقدر رہنے کا قرینہ ہی جملہ بعثنا علیکم جو پہلے آچکا ہے ہم نے مقدر کا ترجمہ ظاہر کر دیا ہے اس کے نہ تو عبارت کا ربط ٹھیک بیٹھتا اور نہ مطلب سمجھ میں آتا ۱۲

لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ

(اور) دو دفعہ لوگوں پر بڑی زیادتیاں بھی کرو گے تو جب اُن (فسادوں) میں پہلے (فساد) کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلے میں

عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ

اپنے ایسے بندے اُٹھا کھڑے کیے جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ (تمہارے) شہروں کے اندر پھیل گئے اور

وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

(خدا کا) وعدہ (پورا) ہونا ہی تھا پھر ہم نے (تم کو) دشمنوں پر (غلبہ دے کر دوبارہ) تمہارے دن پھیرے اور

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والے بنا دیا اگر (اس وقت) تم نے اچھے کام کیے

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

تو اپنے ہی (ذاتی فائدے کے) لیے اچھے کام کیے اور اگر بُرے کام کیے تو بھی اپنے ہی لیے پھر جب

الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

دوسرے (فساد) کا وقت آیا (تو پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اُٹھا کھڑا کیا) ف تاکہ (تم کو اس قدر ماریں کہ) تمہارے مُونہہ بگاڑ دیں اور (تمہاری

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ

پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں گھسے تھے (اور اس کو لوٹا کھسوٹا تھا) اسی طرح (اس دفعہ پھر) اُس میں گھسیں اور جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر اس کا

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ اِنَّ

اور اگر تم پھر (وہی پہلی سی شرارتیں) کرو گے تو ہم بھی پھر (وہی) کریں گے (جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دیں گے) اور ہم نے کافروں کے لیے جہنم کا جیل خانہ تیار کر رکھا ہے ف بے

هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

یہ قرآن (دین کا) وہ (رستہ) دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو

يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوش خبری دیتا ہے کہ اُن کو بڑا اجر ملے گا اور (نیز لوگوں کو) یہ (بھی) سمجھاتا ہے کہ جو لوگ

بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ

آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے لیے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے اور آدمی جس طرح (اپنے حق میں) بہتری کی دعا مانگتا ہے اسی طرح

دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَ

اور انسان بڑا جلد باز ہے اور ہم نے رات اور

النَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا سو رات کی نشانی کو تو ہم نے ماند بنایا اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا کہ اُس میں سب چیزیں دکھائی دیں

ف ۲ روئے زمین پر شاید یہود سے بڑھ کر کوئی شریر قوم نہیں ہوئی اُدھر جیسی اُن کی شرارتیں تھیں ویسی ہی اُن کو خدا کی طرف سے سزائیں ملتی رہتی تھیں ایک وقت تھا کہ وہ بڑی زبردست سلطنت رکھتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اتنی بڑی زمین اور کہیں ایک انچ پر اُن کی سلطنت نہیں اور جہاں ہیں بے اعتماد اور ذلیل و خوار۔ اس مقام پر یہود کو صرف دو واقعے یاد دلائے گئے ہیں غالباً پہلا بخت نصر کا اور دوسرا طیطس شاہ روم کا کہ دونوں بار لاکھوں یہودی قتل ہوئے اور ہیکل شریف یعنی بیت المقدس جلا دیا گیا مسمار کر دیا گیا یہ تمام تفصیلی حالات کتب تواریخ اور عہد عتیق کے صحیفوں میں بشرح و بسط مذکور ہیں اب خدا یہود کو سمجھاتا ہے کہ اس پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ پہلے کے سے معاملات نہ کرنا ورنہ ویسی ہی آفتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے چنانچہ یہود نے ویسی ہی شرارتیں کیں اور ویسی ہی سزا پائی ۱۲

منزل ۴

ف ۳ اپنے حق میں دعائے بد کرنے کے دو پہلو ہو سکتے ہیں ایک یہ آدمی کو علم غیب تو دیا نہیں گیا۔ بسا اوقات وہ ایک مطلب کو غلط فہمی سے اپنے حق میں مفید سمجھ کر خدا سے اُس کی خواستگاری کرتا ہے اور حقیقت میں وہ اُس کے حق میں مضر ہے مثلاً ایک لاولد خدا سے فرزند کے لیے دعا کرتا ہے اور وہ بڑا ہو کر ایسا نالائق ثابت ہو کہ خاندان کی دولت اور آبرو کو تباہ کر دے، دوسرا پہلو وہ ہے کہ پیغمبر صاحب کافروں کو عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور کافر جھوٹ سمجھ کر اُس کے لیے جلدی مچاتے تھے وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھار خلٰلھا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقٰی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ (بنی اسرائیل ع ۱۰) اور واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم (انفال ع ۴) اور وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب (ص ع ۲) اور اس طرح کی آیتیں قرآن میں تقریباً ہر پیغمبر کے بیان میں ہیں ۱۲

ع ۱۰

لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَ

تاکہ تم (لوگ) اپنے پروردگار کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش کرو اور تاکہ برسوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ○ وَكُلَّ إِنسَانٍ

حساب کر جانو اور ہم نے سب باتیں (قرآن میں) خوب تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہیں (از انجملہ رات اور دن پیدا کرنے کی مصلحت بھی ہے)

أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا

اس کے ساتھ لازم کرکے اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (یعنی ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے) اور قیامت کے دن ہم (اس کا) نامۂ اعمال

يَلْقَاهُ مَنشُورًا ○ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

(اور وہ) اس کو اپنے روبرو کھلا ہوا دیکھے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ یہ) اپنا نامہ (اعمال) پڑھ لے (اور) آج اپنا حساب لینے کے لیے

عَلَيْكَ حَسِيبًا ○ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَ

تو آپ ہی بس کرتا ہے۔ جو شخص سیدھے رستے چلا تو وہ اپنے ہی (ذاتی) فائدے کے لیے سیدھے رستے چلتا ہے اور

مَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ

جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑے گا اور کوئی (متنفس کسی) دوسرے (متنفس) کے بار (گناہ) کو اپنے اوپر نہیں لے گا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ○ وَإِذَا أَرَدْنَا أَن

اور جب تک ہم رسول بھیج (کر اتمام حجت) نہ (کر) لیں (کسی کو اس کے گناہ کی) سزا نہیں دیا کرتے اور جب ہم کو

نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا

کسی گانوں کا ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے ہم اس کے خوش حال لوگوں کو (کوئی سا بھی) حکم دیتے ہیں پھر وہ اس (بستی) میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں پھر وہ بستی

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ○ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن

حکم (عذاب) کی مستحق ہو جاتی ہے پھر ہم اس بستی کو مار کر تباہ کر دیتے ہیں ف اور نوح کے بعد ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا

بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ○

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہ جاننے اور دیکھنے کو بس ہے

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ

جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں (اور) جتنا چاہتے ہیں اسی (دنیا) میں سر دست اس کو دے دیتے ہیں (مگر)

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ○ وَمَنْ أَرَادَ

پھر (آخر کار) ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھیرا رکھی ہے جس میں وہ برے حالوں راندہ (درگاہ خدا) ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص طالب

الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم

آخرت ہو اور آخرت کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی اس کے لیے کوشش بھی کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی

ف یا تو یہی مطلب ہے جو ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ایک حکم صادر فرماتا ہے اور سب سے پہلے اُمرا اور اغنیا اس حکم کو توڑ چلتے ہیں یعنی نافرمانی خوش حال لوگوں سے شروع ہوتی ہے پھر امیر غریب سب وبالِ نافرمانی کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں اور واقع میں ایسا ہی دیکھا بھی جاتا ہے کہ اکثر امیری زیادہ تر مبتلائے فسق و فجور رہتے ہیں یا چونکہ خدا ہی بندوں کا اور ان کے افعال کا خالق ہے یعنی بندے برا بھلا جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا ہی نے ان کو کرنے کی قدرت دی ہے اس سے فرمایا

مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ

مقبول ہوگی (اے پیغمبر) وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (آخرت کے طالب) سب ہی کو ہم تمہارے پروردگار کی (دنیوی) بخشش سے امداد دیتے ہیں

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

اور تمہارے پروردگار کی بخشش (عام ہے کسی پر) بند نہیں (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی کہ ہم نے (دنیا میں) بعض لوگوں کو

عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ لَا تَجْعَلْ

بعض پر کیسی برتری دی ہے اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں اور ویسے ہی اس کی برتری (بھی) کہیں بڑھ کر ہے ف۱ (اے پیغمبر)

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ وَقَضٰى رَبُّكَ

خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تم ایسے (بدحال) بیٹھے رہ جاؤ گے کہ (خدا اور فرشتے اور ایمان والے سب) تم کو نفرین کریں اور تم کو

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

(لوگو!) اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (اے مخاطب) اگر

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا

والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ

تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

ان کو جھڑکنا اور ان سے کچھ کہنا (سننا) ہو تو ادب کے ساتھ کہنا (سننا) اور محبت سے خاکساری کا پہلو ان کے آگے جھکائے رکھنا

مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ ؕ

اور (ان کے حق میں) دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جس طرح انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

(لوگو!) تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادتمند ہو (اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگذاشت بھی ہو گئی)

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ

توبہ کرنے والوں (کی خطاؤں) کا بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر (ہر ایک) کو اس کا حق پہنچاتے رہو

السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ

اور (دولت کو) بے جا مت اڑاؤ (کیونکہ دولت کے) بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ

اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ف۲ اور اگر

عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝

تم کو اپنے پروردگار کے فضل کے انتظار میں جس کی تم کو توقع ہو (مجبوری) ان (غربا) سے منہ پھیرنا پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دو ف۳

ع ۲ ۱۲

ف۱ یعنی دنیاوی عزت اور فضیلت آخرت کی عزت اور فضیلت کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جیسے دنیا میں لوگوں کی حالتیں مختلف ہیں ایسے ہی آخرت میں بھی ہوں گی ۱۲

ف۲ شیطان گروہ ملائکہ میں سے تھا اس نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور خدا کی نافرمانی کی اسی طرح مال بھی خدا کی نعمت ہے اور جو اس کو بے جا اڑائے وہ اس کی قدر نہیں کرتا تو وہ نعمت کی قدر نہ جانے میں شیطان کا ساتھی ہوا اور دولت بے جا اڑائی جاتی ہے تو اکثر شیطانی حرکات اور ممنوعات شرعیہ میں اڑائی جاتی ہے اس لحاظ سے بھی دولت کے بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں ۱۲

ف۳ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وقت پر آدمی کے ہاتھ تلے روپیہ نہیں ہوتا اور کہیں سے کچھ آنے والا ہوتا ہے اور ابھی اس کے آنے میں دیر ہے اور لوگ اپنی حاجت لے کے آگے اور سو پر کا خیال نہیں کرتے اور بے جا تقاضا کرتے ہیں تو خدا فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں ان لوگوں کی دل شکنی نہ کرو اور آسانی کے ساتھ سمجھا دو ۱۲

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو کہ (گویا) گردن میں بندھا ہے اور نہ بالکل اُس کو پھیلا ہی دو

فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ

(ایسا کرو گے) تو تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کریں گے (اور) تم تہی دست بھی ہو گے ف۱ (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جس کی روزی

وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

اور (جس کی روزی) چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے (اور) وہ اپنے بندوں (کے حال) سے باخبر (اور اُن کی ضرورتوں کا) دیکھنے والا ہے۔ اور (لوگو) اپنی

خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) اُن کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں اولاد کا جان سے مارنا

خِطْئًا كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ

بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس (ہو کر) بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور (بہت ہی)

سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَ

بُرا چلن ہے اور (کسی کی) جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا اور

مَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي

جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اُس کے والی (وارث) کو (قاتل سے قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ خون (کا بدلہ لینے) میں

الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي

کیونکہ (وہ بھی بدلہ لینے میں بھی) اُس کی جیت ہے ف۲ اور جب تک یتیم اپنی جوانی کو نہ پہنچے اُس کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسی طرح پر

هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ (قیامت میں) عہد کی

مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ

بازپرس ہوگی اور جب ناپ کر دو تو پیمانے کو پورا بھر کر دیا کرو اور (تول کر دینا ہو تو) ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو

ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ

(معاملے کا) یہ بہتر (طریق) ہے اور (اس کا) انجام بھی اچھا ہے۔ اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھ کو علم (یقینی) نہیں (اٹکل پچو) اُس کے پیچھے نہ ہو لیا کر۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہونی ہے ف۳

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ

اور زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ (اس دھماکے کے ساتھ چلنے سے) تو زمین کو تو پھاڑ نہیں سکے گا اور نہ (تن کر چلنے سے)

ع ۳ — منزل ۴

ف۱ اس آیت میں توسط یعنی اعتدال اور میانہ روی کی ہدایت ہے کہ آدمی خیر خیرات میں تو ایسا بخل کرے کہ مٹھی کھلے ہی نہیں اور نہ ایسی داد و دہش کرے کہ آپ تکلیف اٹھائے اور لوگ اُلٹے ملامت کریں اور اُس کی داد و دہش کو فضول خرچی قرار دیں۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ مثلاً زید نے خالد کو ظلماً مار ڈالا تو اس صورت میں خالد کی جانب مظلوم تھی ورنہ خالد مارا ہی کیوں جاتا اب قصاص آیا قصاص کا تو خالد کی جانب خدا نے غلبہ دیا اور قاعدہ قصاص مقرر کر کے جاری کرنے سے اُس کی مدد کی تو وارثان خالد کو بھی بدلے پر قناعت کرنی چاہیئے یہ نہ سمجھیں کہ وہی بدلہ اُن کا کافی انتقام نہیں ہے ۱۲

ف۳ انسانی معلومات کے چند ذریعے ہیں حواس ظاہر و باطن اور انسان کو ان ہی ذریعوں سے کسی بات کا یقین ہو سکتا ہے لیکن بے دین آدمی خیالی تیر چلاتا اور ذہنی منصوبے گھڑا کرتا ہے چنانچہ جو حالات بعد مرگ پیش آئیں گے اُن کے بارے میں مشرکین اور دوسرے منکرین حشر ایسے ایسے ہی ڈھکوسلے ہانکتے رہے ہیں اسی طرح معلومات انسانی محدود ہی بہت لوگ حد بشریت سے تجاوز کر کے اُن باتوں میں فکر دوڑایا کرتے ہیں جو اُن کی فکر کی رسائی سے باہر ہیں اس آیت میں یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ انسان اپنی حد فطرت سے قدم باہر نہ رکھے اور اٹکل اعتقاد نہ کرے اور نص شرعی کا پابند رہے ۱۲

الجبال

الْجِبَالَ طُوْلًا ○ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ○

پہاڑوں کی لمبائی کو تو پہنچ سکے گا۔ (اے پیغمبر) اِن سب باتوں میں جو بُری ہیں سب ہی تو تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہیں

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

(اور اے پیغمبر) یہ باتیں (بھی) اُن عقل (ودانش) کی باتوں میں سے ہیں جن کو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہی اور خدا کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم (اور) راندہ (درگاہ) بنا کر جہنم میں جھونک دئیے جاؤ گے (اے مشرکین) کیا تمہارے پروردگار نے تم کو

بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

بیٹوں کے لئے خاص کیا اور آپ بیٹیاں لیں یعنی فرشتے (یہ تو) تم بڑی (ہی سخت) بات کہتے ہو

عَظِيْمًا ○ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

اور ہم نے اس قرآن میں (لوگوں کو) طرح طرح سے سمجھایا تاکہ یہ لوگ (کسی طرح) سمجھیں

اِلَّا نُفُوْرًا ○ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا

مگر (الٹا) اس سے اِن کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں (اور) معبود (بھی) ہوتے تو اس صورت میں

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ○ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

اُن معبودوں نے (کبھی کا) مالک عرش (یعنی خدا) تک (پہنچنے کا) رستہ ڈھونڈ نکالا ہوتا ف۱ جیسی (جیسی نالائق) باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت)

عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ

وہ پاک اور بالا تر ہی ساتوں آسمان اور زمین اور جو (فرشتے اور آدمی) آسمان و زمین میں ہیں (سب) اُس کی تسبیح (وتقدیس)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ

اور جتنی چیزیں ہیں سب اُس کی حمد (وثنا) کے ساتھ اُس کی تسبیح (وتقدیس) کر رہی ہیں مگر تم لوگ اُن کی تسبیح (وتقدیس) کو نہیں سمجھتے ف۲

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا ہی تحمل والا اور بڑا ہی درگزر کرنے والا ہی کہ فوراً آدمیوں کو اُن کی نافرمانی کی سزا نہیں دیتا) اور (اے پیغمبر) جب تم قرآن پڑھتے

وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ○ ۙ وَّ

اور اُن لوگوں میں جن کو آخرت کا یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ حائل کر دیتے ہیں (تاکہ راہ حق نہ دیکھ سکیں) اور

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ

اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور اُن کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی (پیدا) کر دیتے ہیں کہ (سن نہ سکیں اور)

اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○

جب تم قرآن میں تنہا اپنے پروردگار وحدہٗ (لاشریک لہٗ) کا ذکر کرتے ہو تو کافر نفرت کر کے پیٹھ پھیر (پھیر) کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

ع ۴ / ۱۰

منزل ۳

ف۱ مطلب ہی کہ جس طرح ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے جیسا کہ مشہور ہے "دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند" اسی طرح دو خدا بھی نہیں ہو سکتے لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا۔ اگر بفرض محال دو یا زیادہ خدا ہوتے تو کبھی کے لڑ مرے ہوتے اور چھوٹے معبود کچھ قدرت رکھتے ہوتے تو خدائے حقیقی پر جا چڑھے ہوتے ۱۲

ف۲ مطلب ہی کہ دنیا میں جو مخلوق بھی ہی وہ اپنے خالق کی ہستی کی گواہ ہی اور مخلوق کا ہونا عقلاً دلالت کرتا ہی کہ وہ آپ سے آپ موجود نہیں ہو گئی بلکہ کسی نے اُس کو پیدا کیا اور جس نے پیدا کیا وہی خدا ہی ۱۲

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جس نیت سے سنتے ہیں ہم کو خوب معلوم ہے اور جب یہ

نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

ظالم سرگوشیاں کرتے وقت (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک (باولے) آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی جادو کر دیا ہے (تو اُن کا یہ کہنا

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

(اے پیغمبر) دیکھو (تو سہی) تمہاری نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں تو (ان ہی باتوں کی وجہ سے) یہ لوگ گمراہ ہوئے اور اب (حق کا)

سَبِيْلًا ۝ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

رستہ نہیں پا سکتے اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرے پیچھے گل سڑ کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا (ایسی حالت میں) ہم کو (دوبارہ)

خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا

از سر نو پیدا کر کے اُٹھا کھڑا کیا جائے گا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم (مرے پیچھے) پتھر یا لوہا یا کوئی اور چیز بھی بن جاؤ

مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ

جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اس کا زندہ ہونا تمہارے نزدیک دشوار ہو تو بھی تم زندہ ہو کر رہو گے) اس پر (یہ لوگ تم سے) پوچھیں گے کہ بھلا

فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

تم کو اول بار پیدا کیا اس پر یہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے ف۱ اور پوچھیں گے

مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ

کہ بھلا قیامت کب آئے گی (تم ان سے) کہو عجب نہیں کہ قریب آ گئی ہو جب کہ خدا تم کو بلائے گا تو تم اُس کے حکم کی تعمیل کرو گے

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا

(یعنی) اُس کی تعریف کرتے ہوئے (قبروں سے نکل نکل کر چلے آؤ گے) اور خیال کرو گے کہ (مرے پیچھے) تم بس تھوڑے ہی دنوں (حالت مرگ

الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

کہ وہ (اخلاق کے اعتبار سے) بہتر ہو کیونکہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) لوگوں میں فساد ڈلوا تا ہے اور اس میں شک نہیں کہ شیطان

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ

انسان کا کھلا دشمن ہے (لوگو!) تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے چاہے (رحم کا مستحق سمجھ کر)

يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

تم پر رحم کرے اور چاہے (عذاب کا مستحق سمجھ کر) تم کو عذاب دے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کا ٹھیکہ دار بنا کر تو بھیجا نہیں ف۳

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ

اور (اے پیغمبر فرشتے اور جن و انسان) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار اُن (کے حال) سے بخوبی واقف ہے اور ہم نے بعض

ف۱ سر کا مٹکانا یہی ہلانا اسی طرح پر ہوتا ہے کبھی تسلیم کبھی انکار یہاں انکاری مٹکانا مراد ہے ۱۲

ف۲ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ دنیا میں تھوڑے ہی دن سے مطلب یہ کہ زندگی کی حالت میں انسان موت اور آخرت سے غافل ہے اور غفلت اگرچہ مونہہ سے نہ کہے مگر اُس کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ گویا اُس کو مرنا نہیں اور وہ ہمیشہ کی زندگی کے لیے پٹہ لکھوا کر لایا ہے مگر مرے پیچھے وہ سمجھے گا کہ دنیا میں بہت ہی کم رہا ۱۲

ف۳ یعنی حکم خدا کا پہنچا دینا پیغمبر کا کام ہے وہ لوگوں کے ایمان لانے کا ذمہ دار نہیں ۱۲

النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

پیغمبروں کو بعض پر برتری دی اور ہم ہی نے داؤد کو زبور (کتاب) عطا فرمائی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم (شریک خدائی) سمجھتے ہو (حاجت پڑے پر) ان کو بلا دیکھو (یعنی پکارو) تو تم سے تکلیف کو دور (کر) سکیں گے اور نہ (اس کو) بدل سکیں گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ

یہ لوگ جن کو مشرکین (حاجت روا سمجھ کر) بلاتے ہیں ان میں سے جو دوسروں کی نسبت زیادہ مقرب ہیں وہ (بھی) اپنے پروردگار کی (درگاہ) میں ذریعہ

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

اور اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (اور) واقع میں تمہارے پروردگار کا عذاب

كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ

ڈرنے کی چیز ہے (بھی) ف۲ اور (نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی نہیں مگر روز قیامت سے پہلے (پہلے نافرمانی کی سزا میں) تو ہم اس کو ہلاک کر ڈالیں

الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

یا اس کو (کوئی اور) عذاب سخت دیں گے (اور) یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں

مَسْطُوْرًا ۝ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

لکھی جا چکی ہے اور ہم کو فرمائشی معجزوں کے بھیجنے سے (کوئی اور وجہ) مانع نہیں (ہوئی) مگر یہی کہ اگلے لوگوں نے ان کو جھٹلایا ف۲

الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ

چنانچہ ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی (کا کھلا ہوا معجزہ) دیا تھا پھر بھی لوگوں نے (نہ مانا) اس کو ستایا (یہاں تک اس کو ہلاک کر دیا) اور (یہ) ہم

بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ

معجزے (بھیجا کرتے ہیں تو) صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں ف۳ اور (اے پیغمبر اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم سے فرمایا کہ تمہارے پروردگار

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ

اور خواب جو ہم نے تم کو دکھایا تو بس اس کو لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ) ٹھہرایا اور (اسی طرح تھوہر کے) درخت کو

الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا

جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے غرض باوجودیکہ ان لوگوں کو ہم (طرح طرح پر) ڈراتے ہیں لیکن ہمارا ڈرانا ان کی سرکشی کو اور کچھ نہیں زیادہ

كَبِيْرًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سبھی نے سجدہ کیا مگر

اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

ابلیس لگا حجت کرنے کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے (اور آدم کی طرف حقارت آمیز اشارہ کر کے)

ف۱ یہ ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو پیغمبروں یا بزرگوں یا جنات یا فرشتوں کو کسی طرح پر شریک خدائی بناتے تھے ان کے قائل کرنے کو یہ فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو یہ خود خدا کی رضا جوئی کے ذریعے ڈھونڈتے اور عذاب خدا سے ڈرتے رہتے ہیں جو بندگی کی شان ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بندے ہیں اور بندہ معبود نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۲ پیغمبر صاحب سے معجزوں کی فرمائشیں ہوتی تھیں اور وہ ہیرا پھیری جتانی باتیں تھیں ایسی درخواستیں منظور نہیں ہوتیں اور وہ منظور ہونے کے قابل بھی نہ تھیں ایسے ہی معجزوں کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم نے اگلے لوگوں کی تکذیب کے خیال سے ایسے معجزوں کا بھیجنا بند کر دیا ہے اور مثال بھی فرمائشی معجزے ہی کی دی ہے کہ قوم ثمود نے حضرت صالح سے درخواست کی تھی کہ پہاڑ سے اونٹنی پیدا ہو اس پر بھی لوگوں نے نہ مانا اور ہمارے پیغمبر صاحب کے زمانے کے لوگ بھی اسی قسم کے تھے کہ فرمائشی معجزے دیکھتے اور نہ مانتے ورنہ دوسرے معجزات سے قطع نظر خود قرآن ایک عظیم الشان جیتا جاگتا معجزہ موجود ہے ۱۲ ف۳ یعنی معجزوں سے اس کے سوا کوئی اور غرض متعلق نہیں قرآن کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ دنیا کے معمولی واقعات آسمان اور زمین اور دن اور رات اور ہوا اور بادل اور مینہ اور بجلی اور موت اور حیات اور چیونٹی اور مچھر وغیرہ سے خدا اور اس کی قدرتوں کے قائل ہوں پیغمبر صاحب نے بھی معجزے دکھائے مگر انہوں نے معجزات پر کبھی زور نہیں دیا اور چونکہ معجزے کا وقوع ایک وقت خاص میں خاص شخصوں کے روبرو ہو سکتا ہے اور اس میں بھی مخالفین چند در چند شکوک اور احتمال پیدا کرتے رہتے تھے تو معجزہ کوئی ایسی مستحکم دلیل نہیں ہو سکتا جس پر زور دیا جائے معمولی دنیا کے ایسے معجزات ہیں جو ہر وقت واقع ہوتے رہتے ہیں اور کسی کو ان میں گنجائش انکار نہیں ہو سکتی وہ خاص طبیعتیں ہیں جو معجزے کی محتاج ہیں اور جن کی ایسی طبیعتیں ہوتی ہیں وہ معجزے پر بھی مشکل سے ایمان لاتے ہیں وہ ایک واقعہ غیر معمولی دیکھ کر فی الفور دب جاتے مگر ادھر خوف زائل ہوا ادھر پھر اصل طبیعت کے شکوک نے عود کیا اور سحر وغیرہ پر محمول کرنے لگے ۱۲ ف۴ بات کا سلسلہ یوں چلا آتا ہے کہ معجزات صرف لوگوں کے ڈرانے کے لیے پیغمبروں کو دیئے جاتے ہیں لیکن جن کی طبیعتوں میں خودسری ہے وہ معجزوں سے بھی نہیں ڈرتے جیسے مثلاً ثمود اور یہی حال تھا قریش کے لوگوں کا کہ ان کے ڈرانے میں بھی کچھ کمی نہیں کی گئی مگر جو نہ ماننے والے تھے آخر تک نہ مانے یہاں دو ڈراووں کا ذکر ہے ایک ڈراوا دنیا کا یعنی واقعہ جنگ بدر دوسرا ڈراوا عذاب آخرت کا جنگ بدر ہونے کو ہوئی تو پیغمبر صاحب نے پہلے سے اس کے بارے میں ایک صاف صحیح خواب دیکھا اور پیغمبر کا خواب ہمیشہ وحی ہوتا ہے [illegible] یہاں تک کہ دکھائی دیا کہ فلاں کافر فلاں جگہ مارا پڑا ہوگا چنانچہ پیغمبر صاحب نے اپنا خواب لوگوں کو سنا دیا اور موقع و اوقات

منزل ۴ ع ۸ ۶

هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَىٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ

یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فوقیت دی ہے اگر تو مجھکو روزِ قیامت تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے لوگوں کے سوا

ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ

اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ خدا نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو

جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ

تم سب کی سزا جہنم (ہے اور) سزا بھی پوری اور ان میں سے جس کو (بہکا سکے) اپنی (دلکش جڑی) باتوں سے بہکاتا رہ

مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ

بن پڑے بہکاتا اور ان پر اپنے (شیطانوں کا) لشکر سوار اور پیادے (سب چڑھا) لا اور ان کے ساتھ

فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

مال اور اولاد میں (اپنا) ساجھا لگا اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان لوگوں سے جتنے وعدے کرتا ہے سب دھوکے ہی (کی ٹٹی)

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۝

(جو) ہمارے (سچے) بندے (ہیں) اُن پر (تو) تیرا کسی طرح کا قابو (چلنے کا) نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار (اپنے بندوں کا) کارساز بس ہے

رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

(لوگو) تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم (آسانی سے) اس کا فضل (یعنی اپنی معاش) تلاش کرو

اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ

اس میں شک نہیں کہ خدا تم پر (بڑا) مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں تم کو کسی طرح کی تکلیف پہنچتی ہے تو جن (معبودوں) کو

تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ

تم پکارا کرتے تھے (سب) بھولے بسرے ہو جاتے ہیں مگر وہی (ایک خدا یاد رہتا ہے) پھر جب (خدا) تم کو (سمندر سے) خشکی کی طرف نکال لاتا ہے

الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

انسان بڑا ہی ناشکرا ہے تو کیا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو کہ وہ تم کو خشکی کی طرف (لے جاکر زمین میں) دھنسا دے یا

یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ

تم پر اندھی کا بھراؤ چلائے اور (اس وقت تم (کسی کو) اپنا مددگار نہ پاؤ یا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو

اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ

کہ خدا پھر تم کو لوٹا کر دوبارہ اسی سمندر میں لے جائے اور (اس میں سے گئے پیچھے) تم پر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے

الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ۝

اور تمہاری ناشکریوں کی سزا میں تم کو غرق کر دے پھر تم کو کوئی (ایسا حامی) نہ ملے جو اس بات پر ہمارا پیچھا کرے

ف ۱ شیطان کے لشکر سے مراد ہیں اُس کے مددگار من الجنة والناس یعنی از قسم جن ہوں خواہ از قسم بشر مطلب یہ ہے کہ ان کے بہکانے میں اپنی پوری طاقت صرف کر اور تیرے ترکش میں کوئی تیر رہ نہ جائے اور مال اور اولاد میں شرکت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مال اور اولاد دو ہی بڑی چیزیں ہیں اور ان ہی کی وجہ سے اکثر گناہ واقع ہوتے ہیں کہ ان کے مکر میں آدمی خدا سے غفلت کرتا منزل ۴ اور ان ہی کی وجہ سے دنیا میں بہت سا فساد برپا ہوتا ہے مال اور اولاد کو خلاف شرع حد سے زیادہ عزیز رکھنا اغوائے شیطانی ہے جس کو شیطان کی شرکت سے تعبیر کیا گیا ہے اور مال اور اولاد میں شیطان کی شرکت کے بہت سے پیرائے ہیں از انجملہ یہ کہ مال کو خلاف شرع بے جا صرف کیا جائے جیسے نذر و نیاز غیر اللہ یا کسی تعزیہ کام میں یا واجب خرچ میں بخل کیا جائے اسی طرح اولاد کو برا اُٹھایا جائے کہ اُن کو دینداری سے کچھ نسبت نہ ہو یا اُن کے لیے ٹونے ٹوٹکے ناجائز باتیں کی جائیں جن سے بوئے شرک آتی ہو ۱۲

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور البتہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری میں اُن کو (جانوروں اور کشتیوں پر) سوار کیا اور عمدہ (عمدہ) چیزیں اُنھیں

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ يَوْمَ

(کھانے کو) دیں اور جتنی مخلوقات ہم نے پیدا کی ہیں اُن میں بہتیروں پر اُن کو برتری دی (اور بڑی برتری) تو اُس دن کی (یاد کرو) جب

نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

ہم سب لوگوں کو اُن کے پیشواؤں سمیت (اپنے سامنے) بلا کھڑا کریں گے تو جن کا نامہ (اعمال) اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ كَانَ

وہ (مارے خوشی کے) اپنے نامہ (اعمال) کو (جلدی سے) پڑھنے لگیں گے اور اُن پر ایک تس برابر بھی ظلم نہ ہوگا اور جو

فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ وَاِنْ

اِس (دنیا) میں (دیدہ و دانستہ) اندھا (بنا) رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور بھٹکا ہوا ف۱ اور (اے پیغمبر)

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا

ہم نے وحی کے ذریعے سے تمہاری طرف بھیجا ہے لوگ تم کو اُس سے بچلانے ہی لگے تھے تاکہ اِس (قرآن) کے سوا تم (جھوٹ) دوسری (بات)

غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ

اور تم ایسی جرأت کرتے تو یہ لوگ تم کو (اپنا سچا) دوست بنا لیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے تم کو ثابت (قدم بنائے) رکھا تو

كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

تم بھی کسی قدر تو اِن کی طرف کو ضرور جھکنے ہی لگے تھے (لیکن) ایسا ہوتا تو ہم تم کو جیتے

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ وَاِنْ كَادُوْا

اور مرے دوہری دوہری (سزا کا مزہ بھی) چکھا دیتے (اور) پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا اور

لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ

یہ لوگ تو تم کو (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کر ہی چلے تھے تاکہ تم کو یہاں سے نکال باہر کریں اور ایسا ہوتا تو

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

تمہارے (نکلے) پیچھے یہ لوگ بھی چند روز سے زیادہ (اطمینان سے اپنے وطن میں) نہ رہنے پائے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں اُن

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰي

اور (جو) دستور ہمارے (ٹھیرائے ہوئے ہیں اُن) میں (تم کبھی بھی) ردّ و بدل ہوتا ہوا نہ پاؤ گے ف۲ (اے پیغمبر) آفتاب کے ڈھلنے سے

غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

رات کے اندھیرے تک (ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء کی) نمازیں پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ نماز صبح کا وقت نور ظہور کا وقت ہے ف۳

ع ۱۰ / ۷

ع ۷ / ۸

ف۱ دنیا اور آخرت میں اندھے ہونے سے ظاہری نابینائی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا کا اندھا ہونا یہ کہ اُس نے راہ حق نہ دیکھی اور آخرت کا اندھا ہونا یہ کہ اُس کو جنت میں جانے کا رستہ نہ سوجھ پڑے گا ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جب کبھی کسی اُمت نے اپنے پیغمبر کو ستایا یا اُس کو جلاوطن کیا ہے تو وہ لوگ بھی عذاب سے محفوظ نہیں رہے یہی حال اہل مکہ کا ہونا ہے اور واقع میں ہوا بھی ۱۲ ف۳ مفسرین نے لفظ مشہود کے بہت سے معنے لکھے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انتظام دنیا کے لیے جو فرشتے اُترتے ہیں دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں اُس وقت اُن کی بدلی ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں نمازی کثرت سے جمع ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کا وقت حضور قلب کا وقت ہے کہ نماز میں جی خوب لگتا ہے اور اس کے سوا اور بہت سے اقوال ہیں ان سب تفسیروں پر نظر کر کے ہم نے ایک لگتا ہوا سا ترجمہ اختیار کر لیا ہے اور قرآن الفجر کے معنے تو ظاہر ہیں "صبح کا قرآن" مگر اس سے مراد نماز صبح ہے ۱۲

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

اور رات کے ایک حصے میں (نماز) تہجد بھی پڑھا کرو (اور نمازیں تو فرض ہیں اور یہ) تمہاری (نماز) نفل (ہے) عجب نہیں کہ (اس کی برکت سے) تمہارا پروردگار

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

مقام محمود میں پونہچائے ف۱ اور (یہ) دعا مانگا کرو کہ ای میرے پروردگار (اٰخر تو مجکو مکہ چھوڑ کر کسی جگہ جاکر رہنا ہی تو جہاں) مجکو (تو پونہچائے خیر سے) ۴

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

(جب) مجکو (کافروں کے نرغے سے نکالے تو خیر سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے مجکو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

اور (ای پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ (بس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوا اور (دین) باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ

اور ہم قرآن میں ایسی ایسی باتیں اُتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیئے (امراض روحانی کا) علاج اور (موجب) رحمت ہیں اور

لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ

نافرمانوں کو تو اس سے اور (اُلٹا) نقصان ہی ہوتا ہی اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝ قُلْ

تو (اُلٹا ہم سے) مونہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا ہی اور جب اُس کو (کوئی) تکلیف پونہچتی ہی تو اس توڑ بیٹھتا ہی (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

کہ ہر ایک اپنے طور پر عمل کرتا ہی پھر (تم میں سے) جو ٹھیک سیدھے رستے پر ہی تمہارا پروردگار اُس کو خوب جانتا ہی ف۲

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ

اور (ای پیغمبر لوگ) تم سے روح کی حقیقت دریافت کرتے ہیں تو (ان سے) کہہ دو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کا ایک حکم ہی اور تم لوگوں کو (اسرار)

الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہی۔ اور (ای پیغمبر) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا ہی اُسکو (دنیا کے پردے سے) اُٹھالے جائیں

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ

پھر تم کو اُس کے لیئے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی بھی نہ ملے مگر (یہ صرف) تمہارے پروردگار ہی کی رحمت ہی کہ وہ ایسا نہیں کرتا بے شک

فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

تم پر اُس کا بڑا ہی فضل ہی (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر آدمی اور جنات

عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ

جمع (ہو کر اس بات پر آمادہ) ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا (اور کلام) بنا لائیں تا ہم اس جیسا نہیں (بنا) لا سکتے اگرچہ

بعضہم

ف۱ مقام محمود کے لفظی معنی تو مقام پسندیدہ کے ہیں اور حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ مقام محمود جس کا پیغمبر صاحب سے وعدہ ہی وہ مرتبۂ شفاعت ہی کہ قیامت کے دن لوگ مضطر ہو کر تمام انبیائے سابقین سے سفارش کرانی چاہیں گے اور چونکہ تمام انبیاء آدمی ہو گزرے ہیں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ لغزش تقاضائے بشریت ہو گئی ہی انبیائے سابقین اپنی لغزشوں کو یاد کر کے شفاعت کی جرأت نہ کر سکیں گے آخر یہ مہم ہمارے پیغمبر آخر الزماں سر کریں گے اور خدا سے اُن تمام لوگوں کی شفاعت کی اجازت ہوگی اور خدا کی رحمت عام اس پیرائے میں ظاہر ہوگی کہ ہمارے پیغمبر سب کی شفاعت کریں اور خدا کی جناب میں اُن کی شفاعت قبول ہو ۱۲

ف۲ مناظرے کا ایک طریقہ یہ بھی ہی کہ جب زیادہ گفتگو کرنا مخالف پر اثر نہیں کرتا تو بحث کو والامختصر کر دیا جاتا ہی کہ یوں ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنے خیال میں مست ہی ع ہر کسے بخیال خویش خبطے دارد ٭ مگر خدا سب کی حقیقت سے واقف ہی قیامت کے دن حق کو حق اور ناحق کو ناحق کر دکھائے گا ۱۲

منزل ۴ ع ۹ ۹

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ○ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

ان میں سے ایک کی پشتی پر ایک (کیوں) ہو اور باوجودیکہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ○ وَقَالُوا لَنْ

سبھی (قسم کی) مثالیں (طرح طرح سے) بدل بدل کر بیان فرمائی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کیے بدون نہ رہے۔ اور (اے پیغمبر کفار) کہ ہم (تم سے) کہتے ہیں

نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ○ أَوْ تَكُونَ لَكَ

کہ ہم تو اس وقت تک تم پر ایمان لانے والے ہیں نہیں کہ (یا تو) ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا نکالو یا

جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ○ أَوْ

کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اور اس کے بیچ بیچ میں تم (بہت سی) نہریں جاری کر دکھاؤ یا

تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

جیسا تم کہا کرتے ہو آسمان کے ٹکڑے ہم پر لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (ہمارے)

قَبِيلًا ○ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ

سامنے لا کھڑا کرو یا (رہنے کے لیے) کوئی تمہارا طلائی گھر ہو یا آسمان میں چڑھ جاؤ

وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ

اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب اتار کر نہ لاؤ کہ ہم آپ اس کو پڑھ (بھی) لیں تب تک ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھنے

سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ○ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

کہ سبحان اللہ میں کیا چیز ہوں۔ میں ایک بندہ بشر (خدا کا) بھیجا ہوا ہوں ف۱ اور

أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ

جب لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آچکی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا اور کوئی بات مانع نہیں ہوئی کہ کہنے لگے کیا خدا نے

بَشَرًا رَسُولًا ○ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ

آدمی (کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا ہے (اے پیغمبر تم ان لوگوں کو) جواب دو کہ زمین میں اگر فرشتے (بستے) ہوتے کہ (روئے زمین پر)

مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ○ قُلْ

اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر (بنا کر) ان کے پاس بھیجتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

کہ میرے اور تمہارے درمیان میں خدا ہی گواہ بس ہے (اور) وہ اپنے بندوں (کے حال) سے واقف (اور ان کو)

بَصِيرًا ○ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ

دیکھ رہا ہے اور جس کو خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے اور جس کو (وہ) گمراہ کرے تو تم

ف۱ قرآن میں سبحان ربی ہے اور ہم نے اپنے محاورے کے مطابق سبحان اللہ ترجمہ کر دیا ہے کیونکہ تعجب کے مقام پر ہمارے ہاں سبحان اللہ بولا جاتا ہے اور ان دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سبحان اللہ کے معنے اللہ پاک ہے اور سبحان ربی کے معنی میرا پروردگار پاک ہے۔

منزل ۴

ع ۱۰ ۹ ۱۰

نصف

تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ

(اے پیغمبر) ایسے گمراہوں کے لیئے تم خدا کے سوا (دوسرے) مددگار (بھی) نہیں پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو اُن کے مونہ کے بل (اُم

عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا

اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا آخری ٹھکانا دوزخ جب بجھنے کو ہوگی ہم اُن کے لیے (اُس کو) اور زیادہ بھڑکا دیں گے

ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ (جہنم اس لیے) ان کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے (اور قیامت کا ہونا سن کر) کہا کرتے تھے کہ جب ہم (مرے پیچھے گل

وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے - کیا ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کرے

وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ۝

اور اُس نے اِن کے (دوبارہ پیدا ہونے کے) لیے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کسی طرح کا شک ہی نہیں اس پر (بھی) یہ ظالم انکار

قُلْ لَوْ أَنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم (ان کو) م

الْإِنْفَاقِ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ

اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے ف۲ اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے موسیٰ کو کھلے ہوئے نو معجزے دیئے ف۳

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ

تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے (بھی) پوچھ دیکھو کہ جب موسیٰ بنی اسرائیل پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا

إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هَٰؤُلَاءِ

کہ موسیٰ! میں تیری نسبت (ایسا) خیال کرتا ہوں کہ کسی نے تجھ پر جادو کر کے تجکو دیوانہ بنا دیا ہے (موسیٰ نے) جواب دیا کہ آپ (اپنے دل میں)

إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ۝

آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہی نے (یہ معجزے) اُتارے ہیں (اور لوگوں کے لیئے یہ) سوجھ کی باتیں (ہیں ان کو دیکھ کر خدا کو پہچانیں) اور

فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَفِزَّهُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ جَمِيعًا ۝

پھر فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو کسی طرح ملک میں سے اکھیڑ دے (کہ رہنے نہ پائیں) تو ہم نے اُس کو اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ

اور فرعون کے (ڈوبنے کے) پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ (اب تم) ملک میں (بسو) پھر جب آخرت کا وعدہ آموجود ہوگا -

ف۱ انسان کے بدن میں خدا نے جو عضو جس کام کے لیئے بنایا ہے وہ کام اُسی عضو سے خوب بن پڑتا ہے مونہ کے بل اُٹھائے جانے کے یہ معنے ہیں کہ دوزخی مونہوں سے پیروں کا کام لیں گے یعنے مونہوں کے بل گھسٹیں گے اور یہ بجائے خود عذاب ہے آدمی کے بدن میں شریف ترین اعضا اُس کا مونہ ہے اور ذلیل ترین اعضا پانوں جب پانوں کا کام مونہ سے لیا جانے لگا تو حد درجہ کی بے عزتی ہوئی ۱۲ ف۲ یہود نصریٰ اور مشرکین بھی اس بات کا حسد کرتے تھے کہ خدا نے کیوں پیغمبر صاحب کو پیغمبری کے لیے منتخب فرمایا اور کیوں ان پر قرآن نازل ہوا یہی مطلب قرآن میں اور کئی جگہ مذکور ہے اور یہاں بھی اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۳ صاحب معالم التنزیل نے ابن عباس اور ضحاک کی روایت سے نو معجزے یوں گنوائے ہیں کہ عصا ایک - ید بیضا دو - موسیٰ کا ہکلانا کہ باوجود ہکلے ہونے کے فرعون کے ساتھ مباحثے کے وقت بے ہکلائے صاف بات کرتے تھے تین - طوفان چار - ٹڈیاں پانچ - جوئیں چھ - مینڈک سات - خون آٹھ - سمندر کا عصا سے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا نو - نویں پارے کے ۹ رکوع میں بھی ان معجزوں کا بیان ہے اُس کو دیکھو ۱۲

ف۴ اگرچہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ہاں پرورش پائی تھی اور وہ اپنے وقت کا بادشاہ تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے حکم بھی دیا تھا کہ فرعون کو نرمی سے سمجھانا ان سب باتوں کے لحاظ سے ہم نے فرعون کی نسبت تعظیمی الفاظ کا استعمال کیا ۱۲ -

ع ۱۱

الاحزاب

الآخرة جئنا بكم لفيفا ○ وبالحق انزلنه وبالحق نزل و

تو ہم تم سب کو سمیٹ کر (اپنے حضور میں) لا حاضر کریں گے ۔ اور (اے پیغمبر) سچائی ہی کے ساتھ ہم نے قرآن کو اتارا اور سچائی ہی کے ساتھ وہ اترا اور

ما ارسلنك الا مبشرا ونذيرا ○ وقرانا فرقنه لتقراه على

ہم نے تم کو تو بس (نیکوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے (اس) لئے اتارا ہے کہ تم

الناس على مكث ونزلنه تنزيلا ○ قل امنوا به او لا تؤمنوا

(وقتاً فوقتاً) مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ اور (اسی مصلحت سے) ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو

ان الذين اوتوا العلم من قبله اذا يتلى عليهم يخرون

جن لوگوں کو قرآن سے پہلے (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے (ان کا تو یہ حال ہے کہ) جب اُن کے روبرو پڑھا جاتا ہے تو

للاذقان سجدا ○ ويقولون سبحن ربنا ان كان وعد ربنا

ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ۔ اور کہنے لگتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ

لمفعولا ○ ويخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعا ○

پورا ہونا ہی تھا اور ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (سجدے میں) روتے (جاتے ہیں) اور قرآن کی وجہ سے اُن کی عاجزی (اور)

قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ تم (خدا کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو جس (نام) سے بھی پکارو تو اُس کے (سب) نام اچھے (ہی اچھے) ہیں

الحسنى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك

اور (اے پیغمبر) نہ تو اپنی نماز چلا کر پڑھو اور نہ اُس کو بالکل چپکے پڑھو بلکہ ان (دونوں) کے بیچ بیچ ایک متوسط

سبيلا ○ وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له

طریق اختیار کرو اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ

شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا ○

(دونوں جہان کی) سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اُس کا مددگار ہے اور (وقتاً فوقتاً) اُس کی بڑائیاں

سورة الكهف مكية وهي مائة وعشر آيات واثنا عشر ركوعا | بسم الله الرحمن الرحيم

سورہ کہف مکے میں اتری اور اس کی ایک سو دس آیتیں ہیں اور بارہ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتب ولم يجعل له عوجا ○

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کجی (یعنی کسر) نہ رکھی

قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين

بالکل سیدھی سی بات ہے تاکہ خدا کی طرف سے (جو) عذاب شدید (کافروں پر) نازل ہونے والا ہے (لوگوں کو) اُس سے ڈرائے اور جو ایمان والے ہیں (اور)

السجدة — منزل ۴ — ع ۱۱ / ۱۲

ف۱ یعنی قرآن کی جتنی باتیں ہیں سب بالکل ٹھیک اور سچی ہیں اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی بات خلاف واقع نہیں اسی طرح قرآن خدا نے بھیجا اور جس طرح کا بھیجا اسی طرح کا بے کم و کاست دنیا میں نازل ہوا بیچ میں کسی نے کسی طرح کا اس میں تصرف نہیں کیا ۱۲

ف۲ یعنی قرآن کی پیشین گوئی اگلی آسمانی کتابوں میں موجود تھی اور اہل کتاب قرآن اور پیغمبر آخرالزمان کے منتظر تھے تو جو اُن میں حق شناس تھے قرآن کو سن کر سمجھ گئے کہ یہی وعدہ کا ایفا ہے اور ایمان لے آئے ۱۲

يَعْمَلُونَ الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝

نیک عمل (بھی) کرتے ہیں اُن کو اس بات کی خوش خبری دے کہ اُن کو خدا کے ہاں بڑا عمدہ اجر ملنے والا ہے (یعنی بہشت) جس میں وہ

وَّيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَّ

اور (نیز) اُن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے نہ تو ان ہی کو اس (بات) کی کچھ تحقیق ہے اور

لَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَّقُولُونَ

نہ ان کے بڑوں ہی کو (تھی) (بڑی ہی سخت) بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے

إِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا

نرا جھوٹ کہتے ہیں تو (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ) اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم

بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا

مارے افسوس کے ان کے پیچھے (اپنی جان) ہلاک کر ڈالو گے۔ جو (کچھ بھی) زمین پر ہے ہم نے اسکو (روئے) زمین کی رونق (کا موجب) بنایا ہے

لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا

تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور (پھر ایک دن) ہم تمام چیزوں کو جو (روئے) زمین پر ہیں (نیست و نابود کر کے) زمین کو

جُرُزًا ۝ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيٰتِنَا

چٹیل میدان بنا دیں گے۔ (اے پیغمبر) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبے والے (یعنی اصحاب کہف) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے

عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ

(ایک) عجیب (نشانی) تھے ف کہ ایک وقت چند جوان غار میں جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر

لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰى

اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے (اس) ارادے کی کامیابی کے سامان مہیا کر۔ اس کے بعد کئی برس کے لیے

آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

غار میں ہم نے ان کے کان تھپک دیئے (یعنی ان کو سلا دیا) پھر ہم نے ان کو جگا اٹھایا تاکہ ہم دیکھیں

الْحِزْبَيْنِ أَحْصٰى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ

کہ دو گروہوں میں کون سے (گروہ) کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہے ف (اے پیغمبر اب) ہم ان کا حال ٹھیک ٹھیک تم سے بیان کرتے ہیں

بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا

وہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور (روز بروز) ہم ان کو زیادہ ہی ہدایت دیتے گئے۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر استقلال

عَلٰى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کہ جب (ان کو بادشاہ وقت نے بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ) اٹھ کھڑے ہوئے اور بول اٹھے کہ ہمارا پروردگار (تو وہی ہے جو) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے

منزل ۴ — ع ۱۲

ف اصحاب کہف کا اجمالی قصہ علوم میں مشہور ہے اُن کے تفصیلی حالات تحقیق نہیں ہو سکتے ہاں کچھ تاریخوں سے کچھ آسمانی کتابوں سے پتہ لگتا ہے قرآن میں اُن کو اصحاب الکہف والرقیم فرمایا ہے کہف کے معنی تو غار کے ہیں اور رقیم کا ترجمہ ہم نے کتبہ کیا ہے کہ اصحاب کہف کے نام لوگوں نے یادداشت کے لیے یا تو دیوار پر کندہ کرا دیئے تھے یا الگ پتھر پر کندہ کرا کے غار کے مونہ پر رکھوا دیا تھا غار کے اعتبار سے اُن کو اصحاب الکہف اور کتبے کے لحاظ سے اصحاب الرقیم فرمایا پھر فرمایا کہ اصحاب کہف کا حال ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے تو ہے مگر اس کو عجیب نہیں سمجھنا چاہیئے دنیا کے تمام معمولی واقعات اور کل مخلوقات سے خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر معرفت کردگار ۱۲

ف اصحاب کہف نیند سے بیدار ہو کر اس بات میں اختلاف کیا کہ حالت خواب میں کتنی مدت رہے اسکی وجہ سے وہ دو گروہ ہو گئے تھے قرآن میں ایک گروہ کا مقولہ تو آگے چل کر بیان کیا ہے کہ ہم ایک دن یا اس سے بھی کم رہے اور دوسرے گروہ کا مقولہ مذکور نہیں اغلب ہے کچھ زیادہ کہا ہو گا ۱۲

لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۝ هٰۤؤُلَاۤءِ

ہم تو اس کے سوا (اپنی حاجت روائی کے لیے) کسی (دوسرے) معبود کو پکارنے والے ہیں نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے بڑی ہی بے جا بات کہی (اور) یہ

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ

ہماری قوم (کے لوگ) (ہیں) جنہوں نے خدا کے سوا (دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں ان (کے معبود ہونے) کی کوئی کھلی سند کیوں نہیں پیش کرتے

بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے؟ اور (پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ) جب تم نے اپنی قوم کے لوگوں سے

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں اُن سے کنارہ کشی کر لی تو (چلو فلاں) غار میں چل بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت (کا)

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

اور تمہارے اس (ارادے) میں سہولت کے سامان مہیا کرے گا (غرض یہ جی میں ٹھان غار میں اسی جگہ جا چھپے کہ اے مخاطب) جب آفتاب نکلے

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

کہ وہ اُن کے غار سے داہنی طرف کو بچا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کو کترا جاتا ہے

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ

اور (یہ غار کی تنگی کی وجہ سے نہیں (بلکہ) وہ غار کے اندر بڑی کشادہ جگہ میں (مزے سے چھاؤں میں لیٹے) ہیں یہ (بھی) خدا کی (قدرت کی)

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝

خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے تو (اے پیغمبر) تم کوئی اُس کا کارساز راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

اور (اے مخاطب) تو اُن کو سمجھے کہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم داہنی طرف کو اور

ذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ لَوِ اطَّلَعْتَ

بائیں طرف کو اُن کی کروٹیں بدلواتے جاتے ہیں اور اُن کا (ایک) کتا (بھی ہے جو) چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے (بیٹھا) ہے

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذٰلِكَ

تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور اُن (کی صورت حال) سے تجھ میں ایک دہشت سما جائے اور (جس طرح ہم نے اُن کو اپنی قدرت سے سلا دیا)

بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا

ہم نے اُن کو (اپنی قدرت سے جگا بھی) اٹھایا تاکہ آپس میں پوچھ گچھ کریں (چنانچہ) اُن میں سے ایک بولنے والا بول اٹھا (بھلا) اس (غار میں)

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْٓا

ہم (بہت) رہے (ہوں گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (آخر کار) سب بول اٹھے کہ جتنی مدت تم لوگ (غار میں) رہے تمہارا پروردگار اس کو بہتر جانتا ہے تو (اب)

ع ۵ / ۱۴ — منزل ۴

ف۱ پہاڑ میں غار کا ہونا اور وسیع ہونا اور اس طرح پر واقع ہونا کہ آفتاب طلوع کرتے وقت اپنی طرف کو بچا ہوا ہے اور زوال کے بعد بائیں طرف کو کترا ہوا ڈوب جائے یہ سب خدا ہی کی قدرت کے نمونہ مفسرین نے غار کا موقع متعین کرنے کے لیے کہ وہ کس رخ پر واقع ہوا تھا کہ آفتاب طلوع و غروب دونوں وقت اس سے الگ رہتا تھا کسی قدر طوالت کی ہے ہم نے اس کو ضروری نہیں سمجھا جیسا کہ اصحاب کہف کی گنتی کے بارے میں زیادہ تفتیش کرنے کو خدا نے ضروری نہیں سمجھا اور آگے چل کر پیغمبر صاحب سے فرما دیا کہ اس میں زیادہ کاوش کرنے سے کوئی نفاد نہیں ۱۲

أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا

اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو کہ وہ (جا کر) دیکھے کہ کس ہاں اچھا کھانا (مل سکتا ہے)

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝

تو اس میں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے پاس لے آئے اور چپکے سے لے کر چلا آئے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ

(کیونکہ) اگر (تمہاری قوم کے) لوگ تمہاری خبر پا جائیں گے تو تم کو (ڈال کر) سنگسار کر دیں گے یا تم کو الٹا پھر اپنے دین میں کر لیں گے

وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ

اور ایسا ہوا تو پھر تم کو کبھی فلاح ہونی نہیں اور جس طرح ہم نے اُن کو (اپنی قدرت سے) سلایا (اور اپنی قدرت سے اٹھایا) اسی طرح ہم نے (اُن کی

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں ف۱ اب اطلاع ہوئے پیچھے لوگ اُن کے بارے میں

أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ

تو بعض نے کہا (اصحاب کہف کے سونے کی جگہ) پر (بطور یادگار) ایک عمارت بنا کھڑی کرو (اور ان کے) حال کی زیادہ تفتیش نہ کرو ان کا پروردگار ان کے حال کو (خوب جانتا ہے)

الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ

ان کے بارے میں جن کی رائے (دوسروں پر) غالب ہی انہوں نے کہا کہ ہم تو ان (کے سونے کی جگہ) پر ایک مسجد بنائیں گے (بعض لوگ) کہتے ہیں

ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا

کہ (اصحاب کہف) تین تھے چوتھا اُن کا کتا اور (بعض) کہتے ہیں پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا (یہ سب)

بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ

غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تکے) چلاتے ہیں اور (بعض) کہتے ہیں سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ ان کی

بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا

(اصلی گنتی) کو بہت تھوڑے (لوگ) جانتے ہیں تو (اے پیغمبر) اصحاب کہف کے بارے میں (لوگوں سے) جھگڑا نہ کرو مگر سرسری طور کا جھگڑا

وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ

اور اصحاب کہف کے بارے میں ان میں سے کسی سے کچھ پوچھ گچھ (بھی) نہ کرو اور کسی چیز کی نسبت (یہ) نہ کہا کرو کہ میں

ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

اس کام کو کل کر دوں گا مگر (ہاں یوں کہا کرو کہ) خدا چاہے تو اس کام کو کل کر دوں گا اور اگر (ان شاء اللہ کہنا) بھی بھول جایا کرو تو (جب یاد آئے)

عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوا فِي

کہ امید ہے کہ میرا پروردگار اس سے زیادہ رو براہ بات مجھ کو بتائے ف۲ اور (اصحاب کہف)

ف۱ بات یہ ہی کہ ایک بادشاہ تھا بت پرست اور وہ اپنے مذہب کا ایسا متعصب تھا کہ رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا اُس نے ان اصحاب کہف کو بھی اپنی عادت کے موافق بت پرستی پر مجبور کرنا چاہا ان کو خدا نے ہمت دی کہ بت پرستی سے انکار کیا اور بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے وہاں اُن پر ایک طرح کی نیند کی حالت طاری ہوئی اصحاب کہف اس حالت میں تین سو نو برس رہے اس مدت میں یہاں تمام بساط بدل گیا تھا نہ وہ بادشاہ تھا نہ ویسے لوگ تھے نہ وہ بت پرستی کا غلو تھا اب بادشاہ اور اس کی رعایا کا مذہب عیسائی تھا اصحاب کہف بیدار ہو تو ان کو بھوک معلوم ہوئی اور انہوں نے اپنے کسی رفیق کو کھانا لانے کے لیے بستی میں بھیجا کچھ تو اس شخص کی صورت تین سو نو برس میں متغیر ہو گئی تھی اور سکہ جس کے بدلے یہ کھانا لینے آیا تھا اُس کا چلن بھی موقوف ہو گیا تھا لوگوں نے اُس سے پوچھ گچھ شروع کی شدہ شدہ نوبت بادشاہ تک بھی (پہنچی) اس نے اپنا حال بیان کیا اور سب سنتے ہی اُس کے بیان سے لوگوں کو جو عیسائی مذہب رکھتے تھے قیامت کا یقین کلی ہو گیا کہ جو خدا آدمی کو تین سو نو برس تک نیند کی حالت میں زندہ رکھ سکتا ہے وہ دوبارہ انسان کے زندہ کرنے پر کیوں قادر نہ ہو ۱۲

ف۲ یعنی جن لوگوں نے تم سے اصحاب کہف کا حال دریافت کیا ہے اُن سے کہہ دو کہ اصحاب کہف کے بارے میں تو مجھ کو وحی کے ذریعے سے اسی قدر معلوم ہوا ہے اور امید ہے کہ آئندہ ان کے علاوہ اور زیادہ ہدایت کی باتیں معلوم ہوں ۱۲

ف ان حضرت پیغمبر صاحب نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا مشرک اور بت پرست اور آتش پرست اور ستارہ پرست اور ملحد اور دہریے اور قیامت کے منکر اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے والے اور عیسائی اور یہودی مختلف عقائد کے لوگ جزیرہ عرب میں آباد تھے اور پیغمبر صاحب کو خدا نے اس لیے بھیجا تھا کہ ادیان باطلہ کو مٹا کر خدائے وحدہ لاشریک لہ کی پرستش کو قائم کریں تو جتنے دین مروج تھے تھوڑی بہت سبھی کے ساتھ مخالفت تھی اور یہی مخالفت کی وجہ سے عرب کا ذرہ ذرہ پیغمبر صاحب کا دشمن ہو رہا تھا دشمنوں میں سے اول درجے یہود کی پھر مشرکین کی دشمنی سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی کہ ان لوگوں نے پیغمبر صاحب کی اور اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ○ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ

اپنے غار میں تین سو برس رہے اور نو (برس اس کے اوپر) اور رہے (اے پیغمبر اس پر بھی لوگ اس مدت کو تسلیم نہ کریں تو ان سے) کہو

بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ

کہ جتنی مدت (تک اصحاب کہف غار میں) رہے اللہ (تم سے) بہتر جانتا ہے آسمانوں اور زمین کا (علم) غیب اسی کو ہے (اللہ اکبر) کیا ہی دیکھنے والا اور کیا

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ

اس کے سوا لوگوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے ف اور (اے پیغمبر)

اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

تمہارے پروردگار کی کتاب جو وحی کے ذریعے سے تم پر نازل ہوئی ہے اس کو پڑھتے (پڑھاتے) رہا کرو کوئی اس کی باتوں کو بدل نہیں سکتا اور

مُلْتَحَدًا ○ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

اور (اے پیغمبر) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے (اور)

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ

اسی کی رضامندی چاہتے ہیں ان کے ساتھ (اٹھنے بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمہاری نظر (التفات) ان سے ہٹنے نہ پائے کہ لگو

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ

دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے اور ایسے شخص کا کہا ہرگز نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے

هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ

اور اس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ یہ (قرآن) برحق تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا) ہے پس جو

فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا

مانے اور جو چاہے نہ مانے (مگر) منکروں کے لیے تو ہم نے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

جس کی قناتیں ان کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی ف اور فریاد کریں گے تو (جس) پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی (وہ اس قدر گرم

يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

(اور) وہ منہوں کو بھون ڈالے گا (کیا ہی) برا پانی ہے اور (دوزخ بھی) آرام و آسائش کے اعتبار سے کیا ہی بری جگہ ہے بے شک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ○

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے (آخرت میں ان کے لیے بڑے مزے ہیں کیونکہ) جو شخص نیک عمل کرے ہم اس کے اجر کو

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

یہی لوگ ہیں جن کے رہنے کے لیے (بہشت کے) ہمیشگی کے باغ ہیں ان لوگوں کے (مکانوں کے) تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی ان

لاجواب ہو کر رہ جائیں گے اور اگر یہود یوں کو ذرا بھی اشتباہ ہو تاکہ عجب نہیں اصحاب کہف کے حالات پیغمبر صاحب کے کان تک پہنچے ہوں یا اب پہنچ سکیں تو وہ ہرگز ایسے سوال کا ارادہ ہی کرتے لیکن انھوں نے پوچھا اور تفصیلی جواب بھی پایا یہ جواب ہی اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر صاحب پر وحی نازل ہوتی کیونکہ اور کوئی ذریعہ ان حالات کے معلوم کرنے کا نہ تھا اور اس کو دشمن بھی مانتے تھے

ف عرب کے لوگ اکثر خانہ بدوش خیموں میں بسر کرتے تھے اور ان کے قرب و جوار میں بھی خیموں کی قناتیں ہوا کرتی تھیں اسی خیال سے دوزخیوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ ان کے دوزخ کے خیموں کی قناتیں آگ کی ہوں گی اور مراد یہ ہے کہ دوزخ کی جاروں طرف آگ ہی آگ ہوگی

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ

سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف اور وہ مہین اور دبیز ریشمی سبز کپڑے زیب تن کریں گے (اور)

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ

وہاں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے (کیا ہی) اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی آرام و)

مُرْتَفَقًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

آسایش کی (کیسی) عمدہ جگہ ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے اُن دو شخصوں کی مثال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ (عنایت) کئے تھے

مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ۝ كِلْتَا

اور ہم نے اُن کے گرداگرد کھجوروں کے درخت لگا رکھے تھے اور ہم نے دونوں (باغوں) کے بیچ بیچ میں کھیتی (بھی) لگا رکھی تھی دونوں

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا

باغ اپنے پھل (خوب) لائے اور پھل (لانے) میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے نہر بھی جاری کر رکھی تھی

نَهَرًا ۙ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ

تو باغوں کے مالک کے پاس (ہر وقت طرح طرح کی) پیداوار موجود رہتی تھی (ایک دن) یہ شخص اپنے (کسی) دوست سے باتیں کرتے کرتے بول اُٹھا کہ

مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور (میرا) جتھا (بھی) بڑا زبردست (جتھا) ہے۔ اور (ایسی ہی) باتیں کرتا ہوا اپنے باغ میں گیا اور وہ (ناحق کے غرور اور خدا کی)

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ۝ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

لگا کہنے کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ (باغ) کبھی (بھی) برباد ہو اور میں (یہ بھی) نہیں سمجھتا کہ قیامت

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝

برپا ہو اور بالفرض (ہو بھی تو جب) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو جہاں لوٹ کر جاؤں گا (بہرحال) اس (دنیا) سے (تو اس جگہ)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ

اُس کا دوست جو اُس سے باتیں کرتا جاتا تھا (اثنائے گفتگو میں) بول اُٹھا کہ کیا تو اُس (پروردگار) کا منکر ہے جس نے تجھ کو (پہلے)

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ۝ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَ

مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے پورا آدمی بنایا لیکن میں تو (یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ

میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ اور (بھلا) جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے (یوں) کیوں نہ کہا کہ یہ (سب) خدا کے چاہے سے ہوا ہے

اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝

(ورنہ مجھ میں تو) بے مدد خدا کچھ بھی طاقت نہیں اگر تو مجھے مال اور اولاد کے اعتبار سے اپنے سے کم سمجھتا ہے

ع ۱۶

ف سونے کے کنگنوں کا پہننا عزت اور خوش حالی کی دلیل ہے اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کڑے پہنتے ہیں یا دوسرے طور پر زر و زیور کا استعمال کرتے ہیں جو مردوں کو شرعاً منع ہے۔

منزل ۴

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

تو عجب نہیں میرا پروردگار تیرے باغ سے (بھی) بہتر (باغ) مجھ کو عطا فرمائے اور تیرے باغ پر (تیری ناشکری کی سزا میں)

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا

آسمان سے کوئی (ایسی) بلا نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا پانی بہت نیچے اتر جائے

فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ

اور تو اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اس کے باغ کی پیداوار (عذاب) میں آ گئی

عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

تو وہ اس لاگت پر جو باغ (کی درستی) میں لگائی تھی اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا اور (باغ کا یہ حال ہو گیا کہ) وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا پڑا تھا ف اور

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ

میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور اس کا کوئی جتھا نہ ہوا کہ خدا کے سوا اس کی مدد کرتا

اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ

اور نہ وہ (خود ہی) انتقام لے سکا اسی (حکایت) سے (ثابت ہوا کہ) سب اختیار خدائے برحق ہی کا ہے وہی بہتر

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

ثواب (دینے) والا اور (وہی) آخر کار بہتر عوض (دینے) والا ہے اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے (ایک مثال اور بھی) بیان کر دو کہ دنیا کی زندگی کی مثال

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

جس کو ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اور خوب پھلی پھولی) پھر (آخر کار) چورا

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ

جسے ہوائیں اڑائے اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اے پیغمبر) مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

اور اولاد دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) بناؤ سنگھار ہیں اور اعمال نیک (جن کا اثر دیر تک) باقی (رہے)

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ

تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہیں اور توقع (آئندہ) کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ف اور (لوگو) اس دن کی فکر کرو

بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰي

کہ پہاڑ اور مکانات اور باغات وغیرہ سب ہٹا کر کھلا میدان (دیکھو گے) اور ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے اور سب

رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ

صف بصف تمہارے پروردگار کے روبرو پیش کیے جائیں گے (اور ہم کہیں گے کہ) جیسا ہم نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا (آخر) ویسے ہی تم ہمارے حضور

ف۱ جیسے رہنے کے گھروں میں چھتیں ہوتی ہیں ویسے ہی باغوں میں ٹٹیاں ہوتی ہیں جن پر بیلیں چڑھائی جاتی ہیں اسی سبب سے لفظ عرش چھت اور ٹٹی میں مشترک ہے گو مذکور تو چھت اور باغ کا مذکور ہو تو ٹٹی کے معنی ہیں اب چھت یا ٹٹی پر گرنا اس کی صورت یہ ہے کہ ستون تو دب جاتے ہیں پہلے چھت یا ٹٹی گر پڑتی ہے اس کے بعد اوپر سے خود ستون یا دیواریں ۱۲

ف۲ جیسے اولاد نیک یا جیسے کوئی کتاب تصنیف کر کے چھوڑ مرا اور اس سے لوگ کچھ فائدہ اٹھا رہے ہیں یا مسجد و چاہ و مہمان سرا وغیرہ از قسم خیر جاری ۱۲

ف۳ کا مطلب یہ ہے کہ اڑتے پھریں گے جیسا کہ آگے کی جگہ اس کی صراحت

ف۴ مطلب یہ کہ جیسے دنیا میں بے سروسامان بھیجے گئے تھے ویسے ہی بے سروسامان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہمارے حضور میں موجود ہو گے ۱۲

أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

کہ ہم تمہارے (دوبارہ زندہ کرنے کے) لیے کوئی وقت ہی نہیں ٹھیرائیں گے - اور (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر (سامنے) رکھا جائے گا تو تم

مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ

کہ جو کچھ رجسٹر میں (لکھا) ہے (اُس) کو دیکھ دیکھ کر اُس (کی جوابدہی) سے ڈر رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ ہائے ہماری کم بختی یہ کیسا رجسٹر ہے

لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا

کہ بے قلم بند کیے نہ کسی چھوٹے ہی (گناہ) کو چھوڑتا ہے اور نہ بڑے ہی کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب (رجسٹر اعمال میں لکھا ہوا)

حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا

موجود پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر (مطلق) ظلم نہیں کرتا - اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا

لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ

کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سبھی نے تو سجدہ کیا (یہ ابلیس چونکہ) جنات کی قسم میں سے تھا اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا

رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ

تو (لوگو!) کیا ہم کو چھوڑ کر ابلیس کو اور اُس کی نسل کو (اپنا) دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں

بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَّا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ظالموں (نے) جو خدا کے بدلے شیطان کو اختیار کیا ہے ان کے حق میں یہ بدلہ (بہت ہی) برا ہے ہم نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرتے وقت

وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝ وَيَوْمَ

بلکہ خود شیاطین کے پیدا کرتے وقت بھی شیاطین کو (اپنی مدد کے لیے) نہیں بلایا اور ہم (کچھ گئے گزرے) نہ تھے کہ گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) قوت بازو

يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا

خدا مشرکین کو حکم دے گا کہ جن کو تم (اپنے زعم میں) ہمارا شریک سمجھا کرتے تھے (اب) اُن کو بلاؤ سو یہ اُن کو بلائیں گے بھی مگر وہ اُن کو جواب بھی

لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا

اور ہم اُن (دونوں) کے بیچ میں (ایک) آڑ حائل کر دیں گے (دشوار گزار) مہلک ف۱ اور گنہگار لوگ آتش (دوزخ) کو دیکھیں گے اور سمجھ جائیں گے

أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

کہ وہ اُس میں گرنے والے ہیں اور اُن کو اُس سے کوئی راہ گریز نہیں ملے گی اور ہم نے

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ

اِس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے ہر طرح کی مثالیں پھیر پھیر کر بیان فرمائی ہیں مگر انسان تمام مخلوقات سے زیادہ

شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ

جھگڑالو ہے - اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ چکی تو (اب) ایمان لانے

ع ۶ / ۱۸

منزل ۴

ف۱ یعنی مثلاً کوئی خندق حائل ہوگی اور اُس میں آگ بھری ہوگی کہ جو اُس کو پھلانگ کر جانا چاہے جل کر بھسم ہو جائے ۱۲

ع ۷ / ۱۹

و

ف مطلب کو مفہوم کرنے کے لیئے ہم کو لفظوں سے دُور جا پڑے ورنہ لفظی ترجمہ تو یوں ہوتا کہ ۔۔ اُن (عملوں) کو بھول جائے جن کو اس کے ہاتھوں نے پہلے سے (زاد آخرۃ بنا کر) بھیجا ہے عمل کی خصوصیت ہاتھوں کے ساتھ اس لیئے ہے کہ آدمی اکثر عمل ہاتھوں کے ذریعے سے کرتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلائے اور اپنے عمل کی پروا نہ کرے کہ جو کچھ کر رہا ہوں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوگا یا مردود ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ قیامت چلی آرہی ہے اور اپنے وقت مقرر پر پہنچ کر رہے گی تو اس کے پہنچنے کے بعد ادھر یعنی پہلے کہیں پناہ نہیں کہ آدمی کسی محفوظ جگہ میں بیٹھ کر قیامت کی مصیبت سے بچ جائے ۱۲ ف۳ حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے سننے والوں میں سے کوئی پوچھ بیٹھا کہ کوئی آپ سے زیادہ بھی علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا میں نہیں جانتا جس کا مطلب تھا کہ وہی سب سے بڑے عالم ہیں موسیٰ بے شک بڑے اولوالعزم پیغمبروں میں سے منزل۴ تھے لیکن شانِ بندگی چاہتی تھی کہ وہ کسی حال میں تواضع اور کسر نفس سے غافل نہ ہوں پیغمبروں سے ایسی چھوٹی چھوٹی فروگزاشتوں پر بھی خدا کے ہاں سے مواخذہ ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا کے مقبول بندے سمجھے جاتے ہیں اور بندے مقبول ہوتے ہیں چاہیئے کہ ان کے اخلاق بھی مکمل درجے کے ہوں موسیٰ سے ایک انانیت کی بات سرزد ہو گئی تو خدا نے اُن کو ان کی غلطی پر اس طرح متنبہ کیا کہ اُن کو خضر کے پاس جانے کا حکم دیا اور اپنے وحی کے ذریعے سے موسیٰ کو پتہ بتا دیا تھا کہ خضر سے اُس جگہ ملاقات ہوگی جہاں دو دریا ملے ہیں یہ دو دریا شاید سمندر ہی دو شاخیں ہیں جن کے ملنے کی جگہ سے موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر دریا پار بھی ہوئے تھے موسیٰ کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ خضر سے اور تم سے جس جگہ ملاقات ہوگی وہاں تمہارے ناشتے کی تلی ہوئی مچھلی خدا کی قدرت سے زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے گی باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ ف۴ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے اس سفر میں کسی دن نہیں تھکے تھے مگر جب اُن کا سفر ختم ہونے کو آیا تو اُن کو تکان معلوم ہوئی ۱۲

وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے اِن کو اس کے سوا اور کون امر مانع ہوا سکتا تھا کہ اگلے لوگوں کا (سا) ماجرا اِن کو بھی پیش آئے یا

الْعَذَابُ قُبُلًا ○ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

(ہمارا) عذاب اِن کے سامنے آموجود ہو اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیئے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو نجات کی) خوش خبری سنائیں اور (بدوں

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا

اور جو لوگ منکر ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کی سند پکڑ کے جھگڑے کیا کرتے ہیں تاکہ (ناحق کے) جھگڑے سے حق کو (جگہ سے) اکھیڑ دیں اور ان

آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ○ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

ہماری آیتوں کو اور ہمارے عذاب کو جس سے اِن کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں

فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

اور وہ اُن سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوت کو بھول جائے ف (بات یہ ہے کہ) ہم ہی نے اِن کے دلوں پر

أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ

پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ (حق بات) کو سمجھ نہ سکیں اور اِن کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی پیدا کر دی ہے کہ حق بات کو سن نہ سکیں) اور (اے پیغمبر

فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ○ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم

تاہم یہ کبھی رُوبراہ ہونے والے نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم والا ہے اگر

بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن

اِن کے کردار کی پاداش میں اِن کو پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی اِن پر عذاب نازل کر دیتا لیکن اِن کے لیئے ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے

دُونِهِ مَوْئِلًا ○ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا

ادھر کہیں پناہ نہیں پا سکتے ف اور (عاد اور ثمود کی) یہ بستیاں (جن کو تم اہل عرب ملک شام کے رستے میں اجڑا ہوا دیکھتے ہو) انھوں نے بھی

لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ○ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ

اُن کی ہلاکت کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی اور (اے پیغمبر اس قصے کو یاد کرو) جب موسیٰ (خضر کی ملاقات کو ارادے سے چلے تو انھوں نے) اپنے خادم

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ○ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا

دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام پر نہ پہنچ لوں (اپنے ارادے سے) باز نہیں آؤں گا یا (یہی طرح) سالہا سال چلتا رہوں گا ف۳ پھر جب دونوں اُن

حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ○ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ

اپنی (ناشتے کی تلی ہوئی) مچھلی (وہیں) بھول گئے تو مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح کا اپنا رستہ بنا لیا پھر جب آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا

آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ○ قَالَ أَرَأَيْتَ

کہ (لاؤ جی) ہمارا ناشتہ تو ہم کو دو ہمارے (آج کے) اِس سفر سے تو ہم کو بڑی تکان ہوئی ف۴ (خادم نے) کہا آپ نے یہ بھی دیکھا؟

إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ

جب ہم (دریا کنارے) اُس پتھر کے پاس ٹھیرے تو میں (اُسی جگہ) مچھلی بھول اٹھا اور

إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ○ قَالَ

شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں (آپ سے) اُس کا تذکرہ کرتا اور مچھلی نے عجیب طور پر دریا میں (جانے کا) اپنا رستہ کر لیا (موسیٰ نے) کہا

ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ○ فَوَجَدَا عَبْدًا

کہ وہی (تو وہ جگہ) ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے (پیروں) نشانوں کی کھوج لگاتے لگاتے الٹے پاؤں پھرے۔ تو (دونوں) پاؤں

مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ○

ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (یعنی خضر) کو پایا جس کو ہم نے اپنی (خاص) مہربانی میں سے (ایک حصہ) دیا اور اپنی طرف سے اُس کو ایک (خاص) علم

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○

موسیٰ نے خضر سے کہا کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ جو علم (لدنی مِن جانب اللہ) آپ کو سکھایا گیا ہے اُس میں سے کچھ آپ مجھ کو

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ○ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ

(خضر نے) کہا تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا۔ اور جو چیز تمہاری آگہی کے احاطے سے باہر ہو اُس پر تم کیسے صبر کر سکتے ہو

بِهِ خُبْرًا ○ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ

(موسیٰ نے) کہا کہ اِن شاء اللہ آپ مجھ کو صابر (آدمی) ف۲ پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا

أَمْرًا ○ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ

(خضر نے) کہا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہی (منظور) ہے تو جب تک میں (از خود) تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کروں تم مجھ سے اُس کی بابت کچھ نہ پوچھنا

مِنْهُ ذِكْرًا ○ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ

پھر (موسیٰ اور خضر) دونوں (دل کرا کے) چلے یہاں تک کہ (راہ میں ایک دریا پڑا) جب دونوں کشتی میں سوار ہو لیے تو خضر نے (ایک تختہ توڑ کر) کشتی کو

قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ○ قَالَ

(موسیٰ نے) کہا کیا آپ نے کشتی کو اس غرض سے پھاڑا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو (دریا میں) ڈبو دو (یہ تو) آپ نے بڑی ہی (خطرناک) بات کی (خضر نے) کہا

أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ○ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي

کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا (موسیٰ نے) کہا کہ آپ مجھ سے میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجیے

بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ○ فَانْطَلَقَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

اور میرے (اس) معاملے میں میرے ساتھ (اتنی) سخت گیری (بھی) نہ کیجیے (بات رفت گزشت ہوئی) پھر دونوں (آگے) آگے بڑھے یہاں تک

لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ

ایک لڑکے سے ملے تو (خضر نے) اُس کو (پکڑ کر) مار ڈالا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا (اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بغیر

ع ۹ ۱۱ ۲۱

ف۱ قرآن میں لفظ رشد ہے جس کا ترجمہ ہم نے علم لدنی کیا ہے اور اس کے اصل معنے ہیں بات کی اصلیت کو معلوم کر لینا جس کو منزل ۴ سلیم فہمی اور عقل سلیم اور رائے صائب سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں مگر یہاں مراد وہی علم لدنی یعنی باطنی علم ہے جو خدا نے اُن کو سکھایا تھا ۱۲
ف۲ ضابط کے یہ معنی ہیں کہ میں اپنے نفس پر ضابط ہوں ایک بات کے پوچھنے کو جی چاہے اور نہ پوچھوں ۱۲

جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

آپ نے بڑی ہی بے جا حرکت کی (خضر نے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ

کہ میرے ساتھ تم سے ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں تو آپ مجھ اپنے ساتھ نہ رکھیے گا

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ

کہ آپ میری طرف سے (حدِ) عذر کو پہونچ گئے ف (یہ ہو ہوا کر اور) آگے بڑھے یہاں تک کہ جب ایک

اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا

گانوں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا اور انھوں نے اِن کو ضیافت کا دینا منظور نہ کیا اِتنے میں انھوں نے گانوں میں

جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ

ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی تو (خضر نے) اُس کو (پھر از سرِ نو) کھڑا کر دیا (اس پر موسیٰ نے) کہا اگر آپ چاہتے تو (ان لوگوں سے)

عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ

دیوار کے کھڑا کر دینے کی مزدوری لیتے (خضر نے) کہا بس اب مجھ میں اور تم میں جُھٹم چُھٹا

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ

جن (باتوں) پر تم سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی تم کو اُن کی اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں۔ کہ کشتی تو (ملاحی پیشہ) غریبوں کی تھی

يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

وہ (اُس کو) دریا میں (مزدوری پر) چلاتے تھے تو میں نے چاہا کہ اُس کو عیب دار کر دوں کیونکہ اِن کے سامنے کی طرف (دریا پار) ایک بادشاہ تھا (ظالم)

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

جو ہر ایک (بکار آمد) کشتی کو زبردستی ضبط کر لیا کرتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا تو اُس کے ماں باپ

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ فَاَرَدْنَآ

دونوں ایمان والے (لوگ) تھے تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو) بڑا ہو کر (سرکشی اور کفر سے اُن کو ایذا دے۔ لہٰذا ہم نے یہ ارادہ کیا ف۲ کہ اس

اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَ

اُن کا پروردگار (اُس کے بدلے میں اُن کو (ایسا فرزند) عطا فرمائے (جو) پاک نفسی اور پاسِ قرابت میں اس سے بہتر (ہو) اور

اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ

رہی دیوار سو شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور دیوار کے نیچے اُن ہی (لڑکوں) کا خزانہ (گڑا ہوا) تھا

لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ

اور اُن (لڑکوں) کا باپ (ایک) نیک (آدمی) تھا پس تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں اور

منزل ۴

ف۱ مطلب یہ کہ جب تیسری بار مجھ سے ایسا قصور ہو تو آپ کو میرے جدا کرنے کا اختیار ہے اور آپ معذور ہیں آپ سے کچھ شکایت نہیں ۱۲

ف۲ جب حضرت خضر نے اپنے ارادے کو بالکل خدا کے ارادے کا مطیع کر رکھا تھا تو ان کا یہ کہنا کہ ہم نے چاہا گو یا یہی کہنا تھا کہ خدا نے چاہا ۱۲۔

يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ

(ویرانے کے تلے سے) اپنا خزانہ نکال لیں (اور اُن کے حال پر) تمہارے پروردگار کی یہ ایک مہربانی تھی اور (ان واقعات میں) میں نے جو کچھ کیا

تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ

اصل حقیقت اُن (واقعات) کی جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا ۔ اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے ذوالقرنین کا حال (امتحاناً) دریافت کرتے ہیں

قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَ

تم (ان سے) کہو کہ میں تم کو اُس کا تھوڑا سا تذکرہ پڑھ کر سناتا ہوں (خدا فرماتا ہے کہ) ہم نے اُس کو روئے زمین پر بڑی قدرت دی تھی اور

آتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ

ہم نے اُس کو ہر طرح کے ساز و سامان دے رکھے تھے ۔ چنانچہ وہ ایک سامان کے پیچھے پڑا (یعنی سفر مغرب کی تیاری کرنے لگا) یہاں تک کہ جب

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ

تو اُس کو آفتاب ایسا دکھائی دیا کہ (جیسے) وہ کالی کالی کیچڑ کے کنڈ میں ڈوب رہا ہے اور دیکھا کہ اُس (کنڈ) کے قریب ایک قوم (بھی آباد) ہے

قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا

ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین (تم بادشاہ ہو اور دونوں اختیار رکھتے ہو) چاہو (ان لوگوں کو) عذاب دو یا ان (کے بارے) میں حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

(ذوالقرنین نے) کہا کہ جو (ان میں سے) سرکشی کرے گا اُس کو تو ہم سزا دیں گے پھر (قیامت کے دن) وہ اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹایا جائے گا اور وہ

عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ

عذاب سخت دے گا ۔ اور جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو (ویسا ہی) اُس کے بدلے میں اُس کو (خدا کے ہاں سے) بھلائی ملے گی

وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

اور ہم (بھی) اپنے کاموں میں اُس کو آسان آسان کام کرنے کو کہیں گے ۔ پھر وہ ایک (اور) سامان کے پیچھے پڑا (یعنی سفر مشرق کی تیاری کرنے لگا) یہاں تک کہ

مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا

آفتاب کے نکلنے کی جگہ پہنچا تو اُس کو ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب کچھ لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لیے ہم نے آفتاب کے اُدھر کوئی اوٹ نہیں رکھی

سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝

(اور واقع میں بھی) ایسا ہی (تھا) ف۱ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ف۲ ہم کو اُس کی پوری پوری آگاہی تھی ۔ پھر وہ ایک (اور) سامان (سفر) کے پیچھے

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ

یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے ایک پہاڑ کی گھاٹی کے) دو کگاروں کے بیچ میں پہنچا تو دیکھا کہ کگاروں کے ادھر ایک قوم (آباد) ہے اور وہ ایسے (وحشی ہیں)

يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

کہ بات کے سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے ۔ اُن لوگوں نے (اپنی بولی میں) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے اُدھر) یاجوج اور ماجوج (کی قوم) ہے اور وہ

ف۱ یعنی وہ لوگ وحشی تھے گھر بنانے کا سلیقہ نہیں رکھتے تھے اور دھوپ سے بچنے کے لیے اُن کے پاس کوئی پناہ نہ تھی ۱۲

ف۲ یعنی لاؤ لشکر اور دھوپ سے بچنے کا ساز و سامان وغیرہ ۱۲

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ

ملک میں (آکر) فساد کرتے ہیں (آپ کی مرضی ہو) تو ہم آپ کے لیے چندہ جمع کر دیں بشرطیکہ آپ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ

ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی (روک) بنا دیں (ذوالقرنین نے) کہا کہ وہ (مال) جس میں میرے پروردگار نے مجھے (پورا) اختیار دے رکھا ہے کافی

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ط

ہیں تم (لوگوں) میں اور ان (لوگوں) میں ایک بڑا مضبوط دیوار کھینچ دوں گا (اچھا تو کہیں) لوہے کی سلیں ہم کو لا دو (چنانچہ وہ سلیں لائے اور ضروری کارروائی ہوئی)

حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ط حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ

یہاں تک کہ جب (ذوالقرنین نے) دونوں کناروں (کے بیچ کی کشادگی) کو (پاٹ کر) برابر کر دیا تو حکم دیا کہ (اب اس کو) دھونکو یہاں تک کہ جب دیوار کو

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ط فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ

(لال) انگارا کر دیا تو کہا کہ اب میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دوں غرض (اس طرح) سے ایسی اونچی اور مضبوط دیوار تیار ہو گئی کہ یاجوج ماجوج

يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ

اور نہ اُس میں سوراخ کر سکتے تھے (ذوالقرنین نے اس دیوار آہنی کو دیکھ کر) کہا کہ یہ میرے رب کی مہربانی ہے ف

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ط ۝

لیکن جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آموجود ہو گا تو اس (دیوار) کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

اور (اے پیغمبر) ہم اُس دن اُن کو چھوڑ دیں گے کہ (دریا کی) لہروں کی طرح ایک میں ایک گڈمڈ ہو جائیں گے ف۲ اور صور پھونکا جائے گا پس ہم تمام لوگوں کو (میدان)

جَمْعًا ۝ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝ لا الَّذِيْنَ

اور اُسی دن دوزخ کو (بھی) کافروں کے سامنے لا پیش کریں گے جن کی

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آنکھیں ہمارے ذکر (یعنی قرآن) کی طرف سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور (حق کی طرف سے اُن کے) کانوں میں گرانی تھی کہ وہ (اس کو)

سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ

کیا یہ کافر اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو (اپنا) کارساز بنائیں (اور اُن سے کچھ باز پرس نہ ہو نہیں)

اَوْلِيَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

ہم نے کافروں کی ضیافت کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے پیغمبر کافروں سے) کہہ دو کہ کہو تو ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ط ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جو اعمال کے لحاظ سے بڑے گھاٹے میں ہیں (ہاں تو یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کی دنیا کی زندگی کی کوشش (سب) گئی گزری ہوئی

ف ذوالقرنین کے حق میں تو خدا کی یہ مہربانی تھی کہ اُس نے اس کو دیوار کے بنانے کی توفیق دی اور لوگوں کے حق میں یہ مہربانی تھی کہ یاجوج ماجوج کے مظالم سے اُن کو پناہ ملی ۱۲

ف۲ مطلب یہ کہ اس وقت سد ذوالقرنین ہم ادھر کے رہنے والوں میں اور قوم یاجوج ماجوج میں حائل ہے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج اس سد کو توڑ کر ادھر کے رہنے والوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور سب گڈمڈ ہو جائیں گے ۱۲

منزل ۴

ع ۱۹ / ۲

وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ (اپنی غلط فہمی سے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ

اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور (قیامت کے دن) اس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہ مانا تو ان کے عمل اکارت ہوگئے تو قیامت کے دن ہم ان کے

الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي

(رتی برابر) وزن (بھی حساب میں) قائم نہیں رکھیں گے ف یہ جہنم ان کی اس بدکرداری کا بدلہ ہے کہ انھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں

وَرُسُلِي هُزُوًا ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ

اور ہمارے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کی ضیافت کے لیے

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ○ قُلْ

فردوس (بریں) کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور کبھی) یہاں سے اٹھنا نہیں چاہیں گے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ

کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لیے سمندر (کا پانی) سیاہی (کی جگہ) ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے

كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ○ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

اگرچہ ہم ویسا ہی (اور سمندر) اس کی مدد کو لائیں ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی تو) تم ہی جیسا ایک بشر ہوں

يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ

(مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ) میرے پاس (خدا کی طرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی اکیلا) ایک معبود ہے تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے

رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ○

تو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ مریم مکے میں اتری اور اس کی اٹھانوے | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے | آیتیں ہیں اور چھ رکوع

كهيعص ○ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ○ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ

کہیعص ۔ (اے پیغمبر یہ اس) مہربانی کا مذکور ہے جو تمہارے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی کہ جب انھوں نے اپنے پروردگار کو

نِدَاءً خَفِيًّا ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ

دبی آواز سے پکارا (اور) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور

الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ وَإِنِّي خِفْتُ

سر (بڑھاپے کی آگ سے) بھڑک اٹھا ہے اور اے میرے پروردگار تیری جناب میں دعا کر کے میں (کبھی) محروم نہیں رہا۔ اور

ف محاورہ عربی کے اقتضا سے ایک مطلب اس کا یہ بھی ہے کہ ہم قیامت کے دن ان لوگوں کی کچھ بھی وقعت نہیں کریں گے ۱۲ منزل ۴

ف باتوں سے مراد ہے اس کی تعریفیں اس کے کارنامے اس کے تصرفات اس کے انتظامات ۱۲

ع ۹ ۳

الْمَوَالِيَ مِن وَرَاءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ

اپنے (مرنے) کے پیچھے بھائی بندوں سے خوف ہے (کہ کہیں میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں) اور میری بی بی بانجھ ہے پس اپنی طرف سے مجھ کو

وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

ایک جانشین (یعنی فرزند) عطا فرما جو میری (بھی) وارث ہو اور نسل یعقوب کا (بھی) وارث ہو (یعنی دین کو سنبھالے) اور اے میرے پروردگار اس کو مقبول

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ

(خدا نے فرمایا) زکریا! ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا (اور اس سے) پہلے ہم نے

سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا

اس نام کا کوئی (آدمی پیدا) نہیں کیا ف۱ (زکریا نے بہ تقاضائے بشریت) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا اور

وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ

اور میں بڑھاپے کی حد غایت کو پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم کو اس عمر میں بیٹا دینا

عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ

ہمارے لئے آسان ہے اور (اس سے) پہلے تم کو بھی تو ہم نے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے (زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

اجْعَل لِّي آيَةً ۚ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

(اس بات کی کہ میرے بیٹا ہوگا) مجھے کوئی نشانی بتا فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم برابر تین رات (دن) لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے ف۲

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً

پھر (زکریا) معمول کے مطابق وعظ و نصیحت کے لئے حجرے سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے تو اشارے سے ان کو سمجھا دیا کہ صبح

وَعَشِيًّا ۝ يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝

و شام (خدا کی) عبادت میں مصروف رہو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے ان کو حکم دیا کہ) اے یحییٰ کتاب (تورات) کو خوب مضبوطی سے پکڑے رہنا ف۳

وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَ

اور رحم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور (اس کے علاوہ) وہ پرہیزگار اور اپنے والدین کے خدمت گزار (بھی) تھے اور

لَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ

سخت گیر (اور) خود سر نہ تھے اور ان کو (ہر حال میں خدا کی) اماں جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے

وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ

اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو جب وہ

مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا

اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا ف۴

ف۱ یہ خدا کی مزید شفقت پر دلالت کرتا ہے کہ خلاف عادت زکریا کے بڑھاپے اور ان کی بی بی کے بانجھ ہونے پر لڑکا پیدا ہوا اور فرمایا کہ ہم ہی نے اس کا ایک نیا نام بھی تجویز کر دیا ہے لوگوں کو اس سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کا کوئی نیا اور اچھا نام ہو یحییٰ میں دونوں باتیں ہیں وہ نیا ہے اس واسطے کہ پہلے اس نام کا کوئی نہیں ہوا اور اچھا ہے اس لئے کہ اس میں فال نیک ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں جیتا جاگتا جیسے ہمارے ہاں عورتوں کا جیونا اور عورتوں کا جیونی نام رکھ دیتے ہیں ۱۲ ف۲ ایک ترجمہ تو یہ ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے کہ سویا کے معنی برابر کے لئے اور مفسرین نے سویا کے معنی بھلے چنگے صحیح سالم کے بھی کئے ہیں تو اس صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ نہ لقوہ نہ فالج اور نہ کسی قسم کا روگ خود بخود تمہاری زبان تین شبانہ روز بند رہے گی بہر کیف سویا کے معنی برابر کے ہوں یا بھلے چنگے کے لا تکلم مضارع منفی منصوب بان ہوگا اور ہم نے لا تکلم کو صیغہ نہی سمجھ کر پارۂ تلک الرسل رکوع ۱۲ میں ایک فائدہ لکھا ہے اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے تو مطلب ہوگا کہ تم برابر تین دن لوگوں سے بات چیت نہ کرنا یعنی روزہ رکھنا اور خدا سے لو لگانا کہ ان کی شریعت میں بحالت صوم کھانے پینے کی طرح بات چیت کرنے کی بھی مناہی تھی ۱۲ ف۳ یعنی تم اور تمہاری امت تورات پر عمل کرنے کو لازم سمجھنا اور یہ اس لئے کہ یحییٰ خود صاحب شریعت نہ تھے اور ان کا عمل موسوی شریعت پر تھا ۱۲ ف۴ مریم کو ان کی والدہ نے خدمت بیت المقدس کے لئے خاص کر کے زکریا کے سپرد کر دیا تھا زکریا نے مریم کے لئے مسجد میں ایک طرف کو جگہ معین کر دی تھی یہ اسی جگہ کا مذکور ہے ۱۲

منزل ۴ ع ۵

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ

تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آکھڑے ہوئے۔ وہ (اُن کو دیکھ کر) کہنے لگیں

إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا

کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) ف۱ (جبرئیل) بولے کہ میں تو تمہارے

رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ

تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لئے (آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاکیزہ لڑکا دوں۔ وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ

حالانکہ نہ تو (نکاح کے طور پر) مجھکو کسی مرد نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی۔ (جبرئیل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار فرماتا ہے

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ

کہ تمہارے ہاں بن باپ کے لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور (اُس کے پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اُس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور (دنیا میں) ہم کو ف۲

أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝

یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ اس پر مریم کو (اس) بیٹے کا حمل رہ گیا اور وہ حمل لے کر کہیں الگ دور کے مکان میں ہو بیٹھیں

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ

پھر درد زہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کے وقت اُن کو تکلیف ہوئی تو وہ) بول اٹھیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکتی

هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ۝ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي

اور (دنیا کے پردے سے) ناپید ہو کر کبھی کی بھولی بسری ہو گئی ہوتی ف۳ پھر جبرئیل نے (اُس چشمے سے) جو مریم کے تلے (خدا کی قدرت) سے (بہ رہا تھا)

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

(دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ

تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ

تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی پھر مزے سے کھجوریں کھاؤ اور چشمے کا پانی پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو

فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ

(اور اپنے بچے کو لے کر چلو) پھر رستے میں اگر تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے روزے

صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۝ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ

کی منت مانی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی ف۴ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں

قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ

وہ (دیکھ کر) کہنے لگے کہ مریم! یہ تو تو نے بہت ہی نالائق کام کیا اے ہارون کی بہن ف۵ نہ تو

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ لیکن اس سے اصلی مطلب اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا ہم لفظی ترجمے سے کسی قدر الگ ہو گئے ہیں

ف۲ یعنی ہم عیسیٰ کو پیغمبر بنائیں اور وہ لوگوں کو نیکوکاری سکھائے اور نیکوکاری کے صلے میں لوگوں پر ہم اپنی مہر کریں ۱۲

ف۳ مریم علیہا السلام سے الربع یہ رنج اور یاس کے کلمے یا تو وضع حمل کی تکلیف کی وجہ سے سرزد ہوئے یا بدنامی کے ڈر سے ۱۲

ف۴ اُس وقت کی شریعت میں بولنا روزے میں منع تھا اس لئے مریم کو یہ عذر تعلیم کیا گیا اور وہ فائدہ جو ہم نے ذکر کیا کے حال میں لکھا ہے وہ اسی پر متفرع ہے ۱۲

ف۵ صحیح مسلم میں ایک حدیث مذکور ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی کو پیغمبر صاحب نے نصارائے نجران کی طرف بھیجا تھا وہ لوگ قرآن تو سنتے سنائے رہا ہی کرتے تھے انہوں نے مغیرہ سے اعتراض کیا کہ تمہارے قرآن میں مریم کو اخت ہارون لکھا ہے حالانکہ ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور وہ حضرت عیسیٰ سے صدہا الربع سال پہلے ہو گزرے ہیں مریم اُن کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں مغیرہ نے یہ اعتراض پیغمبر صاحب کے آگے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ ہارون سے وہ ہارون موسیٰ کے بھائی مراد نہیں ہیں بلکہ لوگ تبرکاً پیغمبروں اور بزرگوں کے سے نام رکھ لیا کرتے تھے تو یہ ہارون دوسرے ہارون ہیں موسیٰ کے بھائی نہیں اور وہ ہارون جو یہاں مراد ہیں اس درجے کے نیک پارسا آدمی تھے کہ وہ تو وہ اُن کے خاندان میں سے بھی کوئی شخص ایسا نالائق کام نہیں کر سکتا تھا ان لوگوں کا مطلب تھا کہ تم ایسے مقدس خاندان کی لڑکی ہو کر تم کو ہارون پارسا کی بہن کہنا چاہیے یہ حرکت بے جا کیسے کر بیٹھیں ۱۲

أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ

تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہو اس سے پوچھ لو)

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ

وہ کہنے لگے ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں

آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ

اس نے مجھکو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھکو پیغمبر بنایا اور کہیں بھی رہوں مجھکو بابرکت کیا

وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي

اور مجھکو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھکو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا

وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

اور مجھکو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ

مروں گا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا (اے پیغمبر) یہ ہیں عیسےٰ ابن مریم (کی حقیقت) سچی سچی بات

الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ

جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ف خدا کو شایاں نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے

سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ

وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہوجا وہ ہو جاتا ہے اور کچھ شک نہیں

اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ

کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو لوگو! اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسےٰ لے کر آئے تھے) پھر

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ

(یہود و نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو ان لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ ان کو قیامت کے بڑے سخت دن

عَظِيمٍ ۝ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہونگے مگر اس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے) ہوئے

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ

کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو (اس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت) سے ڈراؤ جب (ان کا) فیصلہ کر دیا جائیگا

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَ

اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے (انجام کار) ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور

پوچھنا ہو اس سے پوچھ لو

ف جھگڑے سے عیسائیوں اور یہود کا جھگڑا مراد ہے کہ عیسائی عیسےٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہودی مریم علیہما السلام کو تہمت کرتے ہیں ۱۲

منزل ۴

(خدا کے حضور میں حاضر ہونا پڑے گا)

وقف لازم

وَمَنْ

ع ٢/٥

مَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِبْرٰهِيمَ ۚ

اُن لوگوں کے بھی جو روئے زمین پر ہیں اور ہماری ہی طرف سب لوٹ کر آنا ہوگا۔ اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو

إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

کہ وہ (بھی) بڑے ہی سچے (بندے اور) نبی تھے۔ کہ جب اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ کیوں ان (بتوں) کی پرستش کرتے ہیں

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۝ يٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ

جو نہ (کچھ) سنتے اور نہ (کچھ) دیکھتے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتے ہیں ابا جان! مجھکو (خدا کی طرف سے)

جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ صِرٰطًا

ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو آپ کو حاصل نہیں ہوئیں تو آپ میرے پیچھے ہو لیجئے میں آپ کو دین کا سیدھا رستہ دکھا دوں گا۔

سَوِيًّا ۝ يٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۖ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

ابا جان! شیطان (کے کہے میں آکر بتوں) کو نہ پوجیے کیونکہ شیطان (خدائے) رحمٰن سے

عَصِيًّا ۝ يٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

باغی ہے۔ ابا جان! مجھکو اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) رحمٰن کی طرف سے آپ کو کوئی عذاب آ پکڑے

فَتَكُونَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِي

اور آپ (آخر کار جہنم میں) شیطان کے ساتھی بنیں (ابراہیم کے باپ نے) کہا کہ ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے

منزل

يٰٓإِبْرٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ قَالَ

اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہیں آئے گا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور (اپنی خیر چاہتا ہے تو) میرے سامنے سے دور ہو جا (ابراہیم نے) کہا

سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَ

(اچھا تو میرا) سلام ہے (اس پر بھی) میں اپنے پروردگار سے آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا (کیونکہ) وہ مجھ پر حد درجے مہربان ہے اور

أَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّي عَسَىٰٓ أَلَّآ

میں نے تم (بت پرستوں) کو اور (تمہارے) ان (بتوں) کو جن کو تم خدا کے سوا (حاجت برآری کے لئے) پکارا کرتے ہو (سب کو) چھوڑ دیا اور اپنے پروردگار ہی کو

أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن

میں اپنے پروردگار سے دعا مانگنے میں بے نصیب نہیں ہوں گا۔ تو جب ابراہیم نے اُن (بت پرستوں) سے اور اُن (بتوں) سے جن کو وہ خدا کے سوا

دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَ

ہم نے اُن کو (بیٹا) عنایت کیا اسحٰق اور (پوتا) یعقوب اور سب کو ہم نے منصب نبوت سے (بھی) سرفراز فرمایا اور

ع ٦/٦

وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝

اپنی رحمت میں سے اُن کو (بڑا حصہ) دیا اور اُن کے لئے اعلیٰ درجے کا ذکر خیر (دنیا میں) باقی رکھا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اور (اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا مذکور (بھی لوگوں سے) بیان (کرو) کہ وہ (بھی ہمارے) خاص بندے اور پیغمبر صاحب شریعت تھے ف

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ وَوَهَبْنَا

اور ہم نے اُن کو (کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور (جس طرح) راز کہنے کے لیے پاس بلایا کرتے ہیں اسی طرح ہم نے اُن کو (اپنے) قریب (بلایا)

لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اپنی مہربانی سے اُن کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا کر اُن کو (ایک مددگار) عنایت کیا اور (اے پیغمبر) قرآن میں

اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اسمٰعیل کا مذکور (بھی لوگوں سے) بیان کرو کہ وہ وعدے کے (بڑے) سچے تھے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے پیغمبر تھے

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتے رہتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں

مَرْضِيًّا ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

مقبول تھے اور قرآن میں ادریس کا مذکور (بھی لوگوں سے) بیان (کرو) کہ وہ (بھی) بڑے سچے (بندے اور)

نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

پیغمبر تھے۔ اور ہم نے اُن کو (زمین سے) اُٹھا کر بڑی اونچی جگہ (بہشت) میں جا داخل کیا ف یہ انبیا لوگ جن پر اللہ نے فضل کیا

مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ

آدم کی نسل میں اور اُن لوگوں کی نسل ہیں جن کو ہم نے (طوفان کے وقت کشتی میں) نوح کے ساتھ سوار کر لیا تھا اور

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ابراہیم اور یعقوب کی نسل میں سے ہیں اور اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے راہ راست دکھائی اور منتخب فرمایا جب (خدا)

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمٰن کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں سجدے میں گر پڑتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف (پیدا) ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

جنہوں نے نمازیں کھوئیں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو اُن کی گمراہی اُن کے آگے آئے گی

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ○ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی (اور بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ (ہیں) جن کا وعدہ غیب میں خدا نے اپنے بندوں سے (کیا ہے)

ف بولتے ہیں تو رسول اور نبی دونوں ایک ہی معنی کے مترادف یعنی ہم معنی بولے جاتے ہیں لیکن جب دونوں لفظ ایک جگہ ہوں جیسے یہاں ہیں تو ان کے معنوں میں فرق کرنا ضروری ہے اور اس فرق کو ہم نے ترجمے میں دکھا دیا ہے گو اس میں بھی اختلاف کوئی کہتا ہے رسول صاحب شریعت ہوتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے ۱۲

ف یہ ترجمہ اُن لوگوں کے خیال کے مطابق ہے جو کہتے ہیں ادریس جیتے جی بہشت میں پہنچائے گئے اور اب بھی بہشت میں موجود ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے یا چھٹے آسمان پر اٹھا لیے گئے مگر یہ روایتیں ضعیف ہیں ٹھکانے کی بات تو یہ ہے کہ رفعنٰہ مکانا علیا سے علو منزلت مراد ہے یعنی ہم نے اُن کا رتبہ اور [illegible] بلند کیا کہ وہ نبی تھے اور مفسرین نے لکھا ہے کہ اُن پر تیس صحیفے نازل ہوئے اور وہ فن کتابت کے موجد ہیں اور نجوم اور حساب کو بھی اُن ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کپڑے کا سینا بھی سب سے پہلے اُن ہی کو سوجھا یہ حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں ان کا اصل نام [illegible] ہے

منزل ۴

بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا

(اور) بے شک اُس کا وعدہ پیش آکر رہے گا - بہشت میں کوئی بیہودہ بات اُن کے کان میں نہیں پڑے گی (ہر طرف سے)

سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ

سلام ہی سلام (کی آواز سنائی دے گی) اور وہاں اُن کا کھانا صبح و شام (جس وقت چاہیں) اُن کو ملا کرے گا ف یہی وہ جنت ہے کہ

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ

ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا ہم اُسے اُس کا وارث بنائیں گے ف اور (اے پیغمبر) ہم (فرشتے) تمہارے پروردگار کے حکم کے بدون

رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ

جو کچھ ہمارے آگے ہونے والا ہے اور جو کچھ ہم سے پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے سب اُسی کا ہے اور

رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

تمہارا پروردگار (کسی چیز سے) غافل نہیں ف آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور (نیز) اُن چیزوں کا جو آسمان زمین کے بیچ میں ہیں تو اُسی

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

اور اُس کی عبادت (میں جو تکلیفیں پیش آئیں اُن) کو برداشت کرو بھلا تمہارے علم میں اس جیسا کوئی اور بھی ہے - اور (جو) آدمی (منکر قیامت ہے) کہتا ہے

ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ

کیا (واقعی) جب میں مر جاؤں گا تو ضرور (دوبارہ) زندہ کر کے (زمین سے) نکالا جاؤں گا؟ کیا (ایسا) آدمی یاد نہیں کرتا کہ ہم نے پہلے

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ

حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا - تو (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی (یعنی اپنی) قسم ہم (تمام) آدمیوں کو اور (اُن کے ساتھ) شیطانوں کو (بھی) اپنے

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ

پھر اُن (سب) کو جہنم کے گرد لا حاضر کریں گے (مارے خوف کے دو زانو بیٹھے ہوئے) پھر ہر گروہ میں سے ہم اُن لوگوں کو (نکال کھڑا) کریں گے

شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ

جو (دنیا میں خدائے) رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر جو لوگ

هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى

جہنم میں جانے کے زیادہ سزاوار ہیں ہم اُن سے خوب واقف ہیں اور (اے اولاد آدم) تم میں کوئی (ایسا بشر) نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے

رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ

یہ وعدہ قطعی (اور) فیصل شدہ ہے جس کا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے - پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور نافرمانوں کو

فِيْهَا جِثِيًّا ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے ف اور جب ہمارے کھلے کھلے احکام لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو کافر (مومنوں سے) کہتے ہیں

ع ۱۵

لِلَّذِيْنَ

ف۱ عادت کے مطابق صبح و شام فرما دیا ہے کہ اکثر یہی دو وقت کھانے کے ہوتے ہیں ورنہ مراد ہر وقت کھانے کی ریل پیل ہے ۱۲

ف۲ خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے بہشت ان کے رہنے کے لیے عنایت فرمائی تھی اسی لحاظ سے جنتیوں کو بہشت کا وارث فرمایا ۱۲

ف۳ وحی کے آنے میں دیر ہوتی تو پیغمبر صاحب تنگ دل ہوتے ایک بار پیغمبر صاحب نے جبرئیل سے اس کی شکایت بھی کی تو جا ملا وحی کی طرف سے خدا نے یہ جواب دیا کہ ہم بے حکم خدا وحی نہیں لاسکتے اور خدا کسی چیز سے غافل نہیں کہ تم پر وحی کا بھیجنا بھول گیا ہو بلکہ بندوں کی مصلحت کے لحاظ سے جب مناسب سمجھتا ہے وحی بھیجتا ہے ۱۲

منزل ۴

ف۴ مطلب یہ ہے کہ اگر دوزخی تکلیف کے متحمل نہ ہو کر بھاگنا چاہیں گے تو اُن سے بھاگا بھی نہ جائے گا ۱۲

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

مسلمانوں سے پوچھنے لگتے ہیں کہ (بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہمارے اور تمہارے) دونوں فریقوں میں سے مکانات کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ

حالانکہ ہم ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے ساز و سامان اور (جن کی) نمود و نمائش (ظاہری) ان سے کہیں عمدہ تھی (اے پیغمبر ان

مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا

کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے (خدائے) رحمٰن اس کو ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی عذاب یا قیامت تو اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا

هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا

کہ اب کس کا مکان برا اور (کس کا) جتھا کمزور ہے اور جو لوگ راہ راست پر ہیں اللہ ان کو (روز بروز) زیادہ ہدایت دیتا چلا جاتا ہے

هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

اور (اے پیغمبر) اعمال نیک جن کا اثر (دیر تک) باقی ہے ثواب کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں ف

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور لگا کہنے کہ (قیامت ہوگی تو وہاں بھی) مجھ کو مال ملے گا

الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ

غیب کی خبر لگ گئی ہے یا اس نے (خدائے) رحمٰن سے عہد لے لیا ہے ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے ہم (سب) لکھے لیتے ہیں

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝

اور اس کے حق میں عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے اور یہ جو مال اولاد کا نام لیتا ہے (آخر کار) ہم ہی اس کے وارث ہوں گے اور یہ تن تنہا

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

اور مشرکوں نے جو خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود (اس امید سے) بنا رکھے ہیں کہ (قیامت میں) ان کے (حامی) مددگار ہوں ہرگز نہیں معبود (ان

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ

ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور الٹے ان کے دشمن ہو جائیں گے (اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے شیطانوں کو

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں تو (اے پیغمبر) تم ان (کافروں) پر (نزول عذاب کی) جلدی نہ کرو ہم ان کے (روز) گنتی

عَدًّا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ

جبکہ ہم پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمٰن کے (یعنی اپنے) حضور میں مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور

منزل ۴ — ع ۵ — ۱۷

ف نیکی ایک نوع کی مشابہت کے کو کہا گیا وہ باقی کے کو پھر اپنا دیا تو یہ نیکی پائیدار نہیں مثلاً پائیدار نیکی مثلاً پل مسجد چاہ و مہمان سرائے یا ہمارے زمانے کی ضرورت کے مطابق کتب مدرسے اور دار العلوم جن میں تعلیم پاکر آدمی دنیا و دین دونوں کے کام کا ہو۔ انجام سے مراد عمل کرنے والے کا انجام ہو تو بھی ہو سکتا ہے یا خود عمل کا انجام ہو تو اس سے مراد ہو وہ منفعت جو دیر تک لوگوں کو پہنچا کرے گی ۱۲

ف خباب صحابی لوہار تھے عاص بن وائل کافر نے ان سے تلوار بنوائی اور دام دینے خباب نے تقاضا کیا عاص نے کہا جب تک تم اسلام سے انحراف نہ کرو ہم تم کو ایک کوڑی دو نگا خباب نے کہا یہ نا ممکن ہے تو مجھ سے ہونے کی نہیں اور اگر تم مرکر بھی جیتے ہو تو تب بھی کفر کرنے والا نہیں عاص نے کہا مر کر جیونگا تو تم مسلمانوں کے عقیدے کے موافق وہاں بھی دنیا کا ساز و سامان سب کچھ ہوگا اس وقت میں تمہارے دام چکا دونگا چنانچہ عاص کے خیال غلط کی تردید میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اسی کے قریب قریب ایک حکایت لوگ بیان کرتے ہیں ایک

الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

گنہگاروں کو پیاسے (اونٹوں کی طرح) جہنم کی طرف ہانکیں گے (وہاں لوگ کسی کی) سفارش (کرنے) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جس نے

عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ

(خدائے) رحمن سے وعدہ لیا ہو (وہ وعدہ اس کا شفیع ہوگا) ف اور (بعض لوگ) قائل ہیں کہ (خدائے) رحمن بیٹا رکھتا ہے (اے پیغمبر ان سے کہو کہ یہ تم)

شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ

بڑی سخت بات (اپنی طرف سے گھڑ کر) لائے۔ جس (کی وجہ) سے (عجب نہیں) آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي

اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں۔ کہ لوگوں نے (خدائے) رحمن کے لیے بیٹا قرار دیا حالانکہ (خدائے)

لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

رحمن کو شایاں ہی نہیں کہ (وہ کسی کو اپنا) بیٹا بنائے جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہیں سبھی تو (قیامت کے دن خدائے)

إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ

رحمن کے آگے (اس کے) غلام بن کر حاضر ہوں گے۔ خدا نے ان کو (اپنی قدرت کے) احاطے میں گھیر رکھا اور ان (سب) کو گن (بھی) رکھا ہے

آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) اس کے حضور میں حاضر ہوں گے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

(خدائے) رحمن عنقریب ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کر دے گا ف تو (اے پیغمبر) ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان (عربی) میں اس

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

کہ تم اس کے ذریعے سے (دنیا جہان کے) پرہیزگاروں کو خوشخبری سناؤ اور (نیز) اس (کے ذریعے) سے (خاص کر) جھگڑالو لوگوں کو ڈراؤ اور ہم

قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

ان سے پہلے ہم کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں بھلا اب تم ان میں سے کسی کو (کہیں بھی) دیکھتے یا ان کی بھنک (بھی) سنتے ہو ف

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکے میں نازل ہوئی اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ایک سو پینتیس آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع

طه ۝ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۝ إِلَّا تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ۝

طٰہٰ (اے پیغمبر) ہم نے تم پر قرآن اس لیے تو نازل نہیں کیا کہ تم (اس کی وجہ سے) اس قدر مشقت اٹھاؤ ف (یہ قرآن) صرف (ایک) نصیحت ہے

تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ۝ الرَّحْمَٰنُ عَلَى

(یہ اس (خدا) کا اتارا ہوا (ہے) جس نے زمین اور اونچے (اونچے) آسمانوں کو پیدا کیا (اور) اسی کا ایک نام (ہے) رحمن

ف خدا سے وعدہ لینے کا مطلب یہ کہ خدا نے مومن نیک کردار سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ وعدہ قرآن میں جابجا مذکور ہے غرض ایسے شخص کی نجات اور مغفرت ہوگی

ف۲ یعنی لوگ خود بخود اس کے کردار سے متاثر ہو کے گرویدہ ہو جائیں گے اور دیکھا بھی جاتا ہے کہ نیکوکار لوگوں کو سب عزیز رکھتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے کوئی ان کو ستائے اور ایک سنی صاحب تفسیر کبیر نے اور لکھے ہیں اور وہ بھی اپنی جگہ درست ہیں کہ خدا نے رحمن اسم سے منزل سامان ان کے خاطر خواہ ان کے لیے مہیا کرے گا

ف۳ پیغمبر صاحب کو تسلی دینی منظور ہے کہ اگر عرب کے اکثر لوگ تم کو ستاتے ہیں تو صبر کرو ان سے بڑھ کر اکثر لوگ ہو گزرے ہیں اب ان کا کہیں نام و نشان بھی باقی نہیں اسی طرح یہ لوگ بھی ایک دن گئے گزرے ہو جائیں گے ۱۲

ف۴ پیغمبر صاحب پیغمبر ہوئے پیچھے اپنے نفس پر بڑی مشقت اٹھاتے تھے راتوں کو نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج سوج جاتے تھے پھر سارا سارا دن لوگوں کو سمجھانے اور وعظ کرنے میں گزر جاتا تھا اور مسلمانوں کو کافروں کی ایذا سے بچانا بجائے خود بڑا کام تھا غرض منصب نبوت کی شرائط کا ادا کرنا کچھ آسان کام نہ تھا اور پیغمبر صاحب خدمت رسالت کے بجالانے میں اس قدر زحمت اٹھاتے تھے جس سے خوف تھا کہ ان کی تندرستی میں خلل واقع ہوگا اس لیے خدا نے بنظر مزید عنایت ان کو زحمت شاقہ سے

الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

(جو) عرش (بریں) پر براجمان ہے۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ (آسمان و زمین) دونوں کے بیچ میں ہے

وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝

اور جو کچھ (کرۂ) خاک کے نیچے ہے اور (اے مخاطب) اگر تو پکار کر بات کرے تو وہ (زور سے پکارنے کا محتاج نہیں کیونکہ وہ) آہستہ اور (آہستہ سے) زیادہ مخفی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

(وہی) اللہ (ہے) کہ اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اچھے نام اُسی کے ہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت بھی پہنچی ہے

مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ

کہ جب اُن کو دُور سے آگ دکھائی دی تو اُنھوں نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ (ذرا) ٹھہرو مجھ کو (ایک) آگ (سی) دکھائی دی ہے

اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ

(میں وہاں جاؤں تو) عجب نہیں اُس (آگ) سے تمہارے لیے (ایک) چنگاری لے آؤں یا آگ (کے الاؤ) پر راہ کا پتہ معلوم کروں ف۲ پھر جب (موسیٰ) آگ کے پاس آئے تو اُن کو آواز دی گئی

يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

کہ موسیٰ! (دیکھو) ہم ہیں تمہارے پروردگار تو اپنی جوتیاں اُتار ڈالو (کیونکہ اس وقت) تم طویٰ (نام) کے میدانِ پاک میں ہو

طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اور ہم نے تم کو (پیغمبری کے لیے) منتخب فرمایا ہے تو جو کچھ (تم کو) ارشاد کیا جاتا ہے اُس کو کان لگا کر سنو کہ ہم ہی اللہ ہیں ہمارے سوا کوئی معبود

اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

نہیں تو ہماری ہی عبادت کیا کرو اور ہماری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت (ضرور) آنے والی ہے (اور)

اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ

ہم اُس (کے وقت) کو (لوگوں سے) پوشیدہ رکھنے کو ہیں تاکہ ہر شخص (قیامت کے ڈر سے نیک کام کرنے کی) کوشش کرے اور قیامت میں اُس کو

لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى

قیامت کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے تم کو قیامت (کے فکر) سے باز نہ رکھے (ایسا کرو گے) تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور موسیٰ

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کے) پتے جھاڑتا ہوں اور اس (لاٹھی) میں میرے

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝

اور بھی اغراض ہیں فرمایا موسیٰ! اس (لاٹھی) کو (زمین میں) ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ہے دوڑ رہا ہے

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۪ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ وَاضْمُمْ

فرمایا اس کو پکڑ لو اور ڈرو مت ہم دم کے دم میں اس کی پھر پہلی حالت کر دیں گے اور

ف۱ یعنی اصلی خوبی اور اچھائی اُسی کے نام کی ہے اس کا مطلب ہمارے ملک کے فقیروں کی صدا سے ملتا ہوا ہے "اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے جھوٹ" اور واقع میں جب خدا کے سوا سب چیزیں فانی ہیں تو ان کے نام بھی جھوٹے ہیں اس لیے کہ مسمّی موجود نہیں۔

ف۲ حضرت موسیٰ نے مصر میں ایک قبطی کو مار ڈالا تھا اس طرح پر کہ موسیٰ کی قوم کا ایک آدمی اور ایک قبطی دونوں لڑ رہے تھے موسیٰ نے بھی اپنی قوم کے آدمی کی مدد کی اور قبطی کو ایک مکا مار دیا اتفاق سے وہ مر گیا موسیٰ ڈر کے مارے مدین بھاگ گئے وہاں شعیب علیہ السلام نے اپنی بکریاں چرانے پر رکھ لیا اور اُن ہی کی بیٹی سے ان کا نکاح ہو گیا دس برس موسیٰ سسرال میں رہے پھر اپنی ماں بہن سے ملنے کا شوق ہوا تو بی بی کو لے کر مدین سے روانہ ہوئے جاڑے کا موسم اندھیری رات رستہ بھول گئے دور سے نظر آئی آگ لیکن وہ آگ نہ تھی خدا کا نور تھا یہی حال ان آیتوں میں مذکور ہے۔

منزل ۴

يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۝

اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنی بغل میں رکھ لو (اور پھر نکالو) تو وہ بدون اس کے کسی طرح کا روگ ہو سفید (براق) نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ قَالَ

(یہ دو نشانیاں اس وقت تم کو اس لیئے عطا فرمائی ہیں) کہ ہم (آگے چل کر) تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی (بڑی) نشانیاں دکھائیں (اچھا تو) فرعون پاس جاؤ کہ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ

کہ اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے ۔ اور میرے کام کو میرے لیئے آسان کر اور میری زبان (میں جو لکنت) کی گرہ (پڑی ہوئی) ہے اس کو بھی کھول دے

لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ

تاکہ لوگ میری بات (اچھی طرح) سمجھیں اور میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر

أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ

ان سے میری ڈھارس بندھا ۔ اور میرے کام میں اُن کو شریک کر تاکہ ہم دونوں (یک دل ہو کر) کثرت سے تیری تسبیح (و تقدیس) کریں

كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ

اور کثرت سے تیری یادگاری میں لگے رہیں (کہ) تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے ف۱ فرمایا

أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۝ إِذْ

موسیٰ! تمہاری (سب) درخواستیں منظور اور ہم تم پر ایک بار اور بھی احسان کر چکے ہیں جب

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۝ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ

ہم نے تمہاری ماں کی طرف وہ وحی بھیجی جس کا حال (تم کو اب) وحی کے ذریعے سے بتایا جاتا ہے کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر اس (صندوق) کو

فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ ۚ

دریا میں ڈال دو اور دریا صندوق کو کنارے پر دھکیل دے کہ (آخرکار) موسیٰ کو ہمارا دشمن اور (نیز) موسیٰ کا دشمن (یعنی فرعون) اسے لے گا

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۝ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ

اور (اے موسیٰ) ہم نے تم پر اپنی طرف سے محبت (کا پرتو) ڈال کر تمہاری صورت پیاری پیاری بنا دی (کہ جو تم کو دیکھتا محبت کرنے لگتا) اور (اس سے غرض)

فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ

(اپنی بہن کو فرعون کے لوگوں سے) کہتی چلی جا رہی تھی کہ (کہو تو) میں تم کو ایک ایسی دایہ بتا دوں جو اس کو (اچھی طرح) پالے اور (اس تدبیر سے) ہم نے تم کو پھر تمہاری

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور (تمہاری جدائی کا) رنج نہ کریں ف۲ اور (موسیٰ!) تم نے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا تھا (اور اپنی جان کے ڈر سے تم بہت غمگین ہوئے)

فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ

خوب ٹھوک بجا کر آزما یا ف۳ پھر تم کئی برس مدین کے لوگوں میں (جا کر) رہے یہاں تک کہ اے موسیٰ (آخرکار) تم (عمر کی پختگی کی) حد کو پہنچ کر (ہمارے حضور میں)

ف۱ یعنی تجھ کو خوب معلوم ہے کہ مجھ کو مددگار درکار ہے اور میں اس کے لیئے موزوں ہیں۔

ف۲ جن دنوں فرعون کی طرف سے وہ شورش ہو رہی تھی کہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالنا تھا اسی شورش میں موسیٰ پیدا ہوئے ان کی والدہ نے الہام ربانی کے مطابق ان کو صندوق میں رکھ دریائے نیل میں بہایا۔ یا نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی خدا کی قدرت سے صندوق بہتا بہتا محل میں نکلا۔ موسیٰ جیتے جاگتے نکال لیے گئے تو انھوں نے کسی عورت کی چھاتی منہ میں نہ لی آخر ان کی بہن نے بہ عرضانہ طور دایہ گری کے لیئے ماں کی تقریب کی اور موسیٰ ماں کے حوالے کیئے گئے ۱۲

منزل ۴

ع ۱۰

ف۳ ٹھوک بجا کر آزمانے میں اُن واقعات کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں دوسرے مقامات پر مذکور ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو بے سروسامان اکیلے بھاگنا پڑا راہ سے آشنا نہ تھے اور زادِ راہ پاس نہ تھا آخرکار مدین کی بستی کے باہر پہنچے وہاں کچھ لوگ پانی بھر رہے تھے اور حضرت شعیب کی بیٹیاں بھی اپنے جانوروں کو پانی پلانے لائی تھیں آخر موسیٰ نے اُن کے لیئے پانی کھینچ دیا اور یوں موسیٰ علیہ السلام شعیب علیہ السلام تک پہنچے اور ان کے ہاں بکریاں چرانے پر مامور ہوئے اور ان کی ایک بیٹی سے موسیٰ کا عقد بھی ہو گیا ۱۲

ف۴ اس سے مراد وہ عمر ہے جب کہ اکثر پیغمبروں کو پیغمبری ملی ہے یعنی چالیس برس ۱۲۔

يٰمُوْسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ

اور ہم نے تم کو اپنے (خاص کام) پیغمبری کے لیئے تیار کیا ہی (تو) تم اور تمہارے بھائی (ہارون دونوں) ہمارے معجزے لے کر جاؤ

وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ

اور ہماری یادگاری میں سستی نہ کرنا۔ دونوں فرعون پاس جاؤ اُس نے بہت سر اُٹھا رکھا ہی۔ پھر (اُس پاس جاکر) اُس سے

قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ

نرمی سے بات کرو شاید وہ سمجھ جائے یا (ہمارے عتاب سے) ڈرے۔ دونوں (بھائیوں) نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم اِس (بات) سے ڈرتے ہیں

عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝

یا (اور زیادہ) سرکشی (نہ) کرنے لگے فرمایا ڈرو مت ہم تمہارے ساتھ (ہیں اور سب کچھ) سنتے اور دیکھتے ہیں

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۵ۙ وَ

غرض اُس کے پاس جاؤ اور (جاکر) کہو کہ ہم دونوں آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ف۱ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کیجیے اور

لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ

اُن کو (کسی طرح کی) ایذا نہ دیجیے ہم آپ کے پروردگار کے پاس سے معجزہ لے کر آئے ہیں اور سلامتی اُسی کے لیے ہی جو راہ راست کی پیروی کرے

الْهُدٰى ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

ہم پر (خدا کی طرف سے یہ) وحی نازل ہوئی ہی کہ عذاب (الٰہی) اُسی پر (نازل ہوگا) جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اُس کے حکم سے) سرتابی کرے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ

(فرعون نے ازراہِ تکبر) پوچھا موسیٰ! تم دونوں (بھائیوں) کا پروردگار کون ہی (موسیٰ نے) کہا ہمارا پروردگار وہ ہی جس نے ہر مخلوق کو اُس کی (خاص طرح کی) بناوٹ

ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ

پھر اُس کو (اُن اغراض خاص کے پورا کرنے کی) راہ دکھائی (جن کے لیئے وہ پیدا کیا گیا ہی) ف۲ (فرعون نے) پوچھا کہ بھلا اگلے (زمانے کے) لوگوں کا کیا حال ہوا ہی

رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

میرے پروردگار کے یہاں کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہی میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہی اور نہ بھولتا ہی ف۳ اسی نے تو تم لوگوں کے لیئے زمین کا فرش بنایا

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا

اور تم لوگوں کے (چلنے کے) لیئے زمین میں رستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے

بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پانی کے ذریعے سے طرح طرح کی مختلف روئیدگیاں (زمین سے) نکالیں (تاکہ اُن چیزوں کو تم بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو (بھی) چراؤ کچھ شک نہیں کہ اُن

لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا

عقل والوں کے لیئے (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں (لوگو!) اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور (مرے پیچھے) اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے

منزل ۴

ع ۲

ف۱ چونکہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو خدا نے فرعون کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرنے کا حکم دیا ہم نے اُس نرمی کو ترجمے میں اس طرح برتا ہی کہ فرعون کی سلطنت کے لحاظ سے تعظیمی الفاظ فرعون کی نسبت استعمال کیئے ۱۲

ف۲ مطلب یہ کہ مخلوقات کی مختلف طرح کی حالتیں ہیں جیسی جس کی حالت ہی وہ شروع سے اُس کی تکمیل کرنے لگتا ہی آدمی کا بچہ دودھ پیتا پھر غذا پر لگتا۔ چلنا سیکھتا۔ پرندوں کے بچے اُڑنا شروع کر دیتے مچھلیوں کے بچے تیرنا۔ علیٰ ہذا القیاس کچھ لوگ جنت کے لیے پیدا کیئے گئے وہ نیک عمل کرتے ہیں کچھ دوزخ کے لیے وہ کفر اور شرک کرنے لگتے ہیں ۱۲

ف۳ موسیٰ علیہ السلام کے جواب کا مطلب غالباً یہ تھا کہ تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ۱۲

نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝

(قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے ۱؎ اور ہم نے فرعون کو اپنی سبھی نشانیاں تو دکھائیں اس پر بھی وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝ فَلَنَاْتِيَنَّكَ

(اور آخر الامر یہ) کہا کہ موسیٰ! کیا تو ہمارے پاس اس لیے (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے ہم کو ہمارے ملک سے نکال دے (بھلا) تو ہم بھی ایسا ہی

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ

جادو تیرے سامنے لا پیش کریں گے تو (اچھا) تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور

لَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ

نہ تو (ہمارا اور تیرا مقابلہ) کھلے میدان میں (ہو) ۔ موسیٰ نے کہا کہ (ہمارا) تمہارا وعدہ (عام) آرائش کے دن ۲؎ اور یہ کہ

النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ

لوگ دن چڑھے جمع ہوں ۳؎ یہ سن کر فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اس نے اپنے ہتھکنڈے (یعنی جادو کے لوازم) جمع کیے پھر (وقت مقررہ پر) آ موجود ہوا

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ

موسیٰ نے فرعونیوں (کا جماؤ دیکھ کر ان) سے کہا کہ (کیوں) تمہاری شامت آئی ہے خدا پر (جادو کی) جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ (تم پر کوئی) عذاب (نازل کر)

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا

جس نے خدا پر جھوٹی تہمت لگائی وہ تحقیق برباد ہو لیا ۔ اس پر لوگ اپنے (اس) امر کی بابت آپس میں بحث کرنے لگے اور چپکے چپکے

النَّجْوٰى ۝ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

سرگوشیاں کرنے (آخر سب نے بالاتفاق یہ) کہا کہ ہو نہ ہو یہ دونوں (بھائی) جادوگر ہیں (اور یہی) چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ

اور تمہارے عمدہ مذہب کو معدوم کر دیں ۔ تو تم بھی اپنی کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو اور

ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ

(پرے کا پرا) بن کر (ان کے) مقابلے (میں) آؤ اور جو آج وہ غالب رہا وہی بازی لے گیا ۔ (آخر جادوگروں نے) کہا کہ موسیٰ! یا تو یہ ہو

تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ

کہ تو (اپنی لاٹھی میدان میں) ڈال اور یا یہ ہو کہ ہم پہلے ڈالنے والے بنیں ۔ (موسیٰ نے) کہا نہیں تم ہی ڈالو (چنانچہ انہوں نے اپنے کرتب کیے) تو

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ

اور لاٹھیاں (سانپ بن بن کر) ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں ۔ تو موسیٰ اپنے جی ہی جی میں ڈرے

خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ

ہم نے فرمایا (موسیٰ!) ڈرو مت کچھ شک نہیں کہ تم ہی غالب رہو گے اور تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے اس کو (میدان میں) ڈال دو

۱؎ اگر آدمی کی پیدائش کا سلسلہ خلق آدم سے لو تو سب آدمیوں کو خدا نے زمین سے پیدا کیا اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا تو الد و تناسل کے قاعدے سے نہیں پیدا ہوئے اور یوں بھی جب سے توالد و تناسل کا قاعدہ جاری ہوا آدمی بنتا ہی نطفے سے نطفہ غذا سے غذا زمین سے اب باعتبار جیتے جی زمین میں لوٹایا جانا تو جو لوگ دفن کیے جاتے ہیں ان کا لوٹایا جانا تو ظاہر ہی اور جو لوگ جلا دیے جاتے یا دریا میں بہا دیے جاتے ہیں بھی آخر کار ہر پھر کر مٹی ہی میں ملتے ہیں اب آخری بات یعنی قیامت کے دن مٹی سے مردوں کا نکال کھڑا کرنا تو جو خدا پیدا کرنے اور مارنے پر قادر ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۱۲ ۲؎ عام آرائش کے دن سے مراد عید کا دن یا جلسے کا دن ہوگا یا شاہ فرعون کی سال گرہ کا جشن کہ اس روز لوگ بن سنور کر خوشیاں مناتے اور اپنے مکانات اور دکانیں آراستہ کرتے ہوں گے اور سب کی فرصت کا دن ہوتا ہوگا ۱۲ ۳؎ دن چڑھے کی قید اس لیے لگائی کہ بعض لوگ دیر کر کے سوتے اٹھتے

سلہ سانوٹا یعنی تیار ۱۲

یمینک

يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

کر (ان) جادوگروں نے جو (ڈھونگ) بنا کھڑا کیا ہے (ایک دم سے سب کو) ہڑپ کر جائے (کیونکہ) جو (ڈھونگ) انہوں نے بنا کھڑا کیا ہے (یہ سب) جادوگر کا

حَيْثُ أَتَىٰ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ

(غرض موسیٰ کی لاٹھی نے اژدہا بن کر جادوگروں کی سب رسیوں کو ہڑپ کر لیا) تو یہ دیکھ کر جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) لگے کہنے کہ ہم ہارون اور

مُوسَىٰ ۝ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ

(فرعون نے) کہا کیا اس سے پہلے کہ ہم تم کو اجازت دیں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے

الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پیر الٹے (سیدھے) کاٹ ڈالوں ف۱

وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَ

اور تم کو کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں تو سہی اور (اب) تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دو فریقوں) میں کس کی مار زیادہ سخت اور

أَبْقَىٰ ۝ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ

دیرپا ہے (جادوگر) بولے کہ کھلے کھلے معجزے جو ہمارے سامنے آئے اُن پر اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا ہے اُس پر تو ہم تجھ کو کسی طرح ترجیح دینے

فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ إِنَّا آمَنَّا

تو جو تو کرنے والا ہے کر گزر تو دنیا کی اسی زندگی پر حکم چلا سکتا ہے (کہ ہم کو عذاب دے یا ہلاک کرے تو جان سے مروا دے) اور بس ہم

بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ

اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور (خاص کر) جادو (کے گناہ) کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا اور اللہ (کا

وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا

اور زیادہ دیرپا ہے کچھ شک نہیں کہ جو شخص (جرم کفر کا) مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہی ہے جس میں تو وہ مرے ہی گا

وَلَا يَحْيَىٰ ۝ وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ

اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی پڑا سسکے گا) اور جو باایمان خدا کے حضور میں حاضر ہوگا (اور) اس نے نیک عمل (بھی) کئے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جن کے

الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

بڑے درجے ہوں گے (یعنی) رہنے کے باغ جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ ۵

اور جو شخص (لوث گناہ و کفر سے) پاک ہے اُس کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ

کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات (مصر سے) نکال لے جاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) اُن کے لئے سوکھی سڑک بنا دو (اور) کسی

ف۱ یہی مضمون پارہ ۹ - رکوع ۴ میں بھی آیا ہے اور وہاں ہم نے یہ حاشیہ لکھا ہے کہ اُلٹے سیدھے ہاتھ پاؤں کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں کہ اس سے سارا دھڑ بے کار ہو جاتا ہے ۱۲

منزل ۴ — الثلثۃ — ع ۳ — الثلثۃ

دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

(کسی) تعاقب کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے سے) ڈرو گے پھر فرعون نے اپنے لشکر لے کر بنی اسرائیل کا پیچھا کیا پھر دریا کا جیسا کچھ (ریلا) ان پر آیا سو آیا

مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈالا اور سیدھا رستہ نہ دکھایا (جس کا انجام یہ ہوا) اے بنی اسرائیل

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

ہم نے تم کو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی اور تم سے (کوہ) طور کی داہنی طرف کا وعدہ کیا ف۱

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا ف۲ (اور فرمایا کہ یہ) عمدہ روزی جو ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ

اور (ہمارے حکم سے) اس کے بارے میں (سرمو) تجاوز نہ کرنا (کہ کل کے لیے ذخیرہ کرنے لگو اگر ایسا کرو گے) تو تم پر ہمارا غضب نازل ہوگا اور جس پر

فَقَدْ هَوٰى ۝ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

تو (سمجھو کہ وہ جہنم کے) گڑھے میں جا گرا اور جو شخص (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرے (اور) پھر

اهْتَدٰى ۝ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

راہِ راست پر (قائم بھی) رہے تو ہم اس کے (گناہ سب کے سب) بڑے بخشنے والے ہیں۔ اور (جب موسیٰ تورات لینے آگے بڑھ آئے تو ہم نے پوچھا کہ) اے موسیٰ تم

عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

نے اپنی قوم سے (آگے بڑھ آنے میں) کیوں جلدی کی کہا وہ میرے پیچھے (ہی پیچھے چلے آ رہے ہیں) اور اے میرے پروردگار میں جلدی کر کے تیری طرف اس لیے (بڑھ) آیا ہوں کہ تو (مجھ سے) خوش ہو۔ فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہم نے

قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى

تمہاری قوم کو (ایک اور) بلا میں مبتلا کر دیا ہے اور (وہ یہ ہے کہ) ان کو سامری نے گمراہ کیا پھر موسیٰ

قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا

غصے (اور) افسوس کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور آ کر) لگے کہنے کہ بھائیو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے عمدہ (کتاب یعنی تورات

حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

کا) وعدہ نہیں کیا تھا تو کیا تم کو (اس وعدے کی) مدت (بڑی) لمبی معلوم ہوئی یا تم نے (یہ) چاہا کہ تم پر

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو اور اس وجہ سے تم نے اس عہد کے خلاف کیا جو (خدائے واحد کی پرستش کا) مجھ سے کر چکے تھے (وہ) لگے کہنے

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

بلکہ (ہم کو یہ معاملہ پیش آیا کہ قبطیوں کی) قوم کے زیوروں کا بوجھ (جو مصر سے چلتے وقت) ہم پر لاد دیا گیا تھا اب (سامری کے کہنے سے) ہم نے اس کو آگ

ف۱ طور کے داہنی طرف کے وعدے سے یہ مراد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم میں سے ستّر آدمی منتخب کر کے کوہِ طور کی داہنی طرف ان کو لے کر آنا ہم تم کو توراۃ دیں گے ۱۲

ف۲ من اور سلویٰ کی تحقیق پارہ اول رکوع ۶ میں گزر چکی اس کا حاشیہ دیکھ لو ۱۲

منزل ۴

أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا

سامری نے بھی (اپنے پاس کا زیور) ڈالا پھر (سامری نے) لوگوں کے لیے (آگ میں سے) ایک بچھڑا بنا کر نکال کھڑا کیا (یعنی بچھڑے کا) بُت جس کی آواز (بھی)

هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

کہ یہی تو تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود (بھی یہی تھا) اور وہ بھول (کر کوہ طور پر چلا گیا) ہے ف کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی نہیں سوجھتی کہ (وہ)

قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ

اور نہ ان کے کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ کسی نفع کا۔ اور ہارون نے (بچھڑے کی پرستش سے) پہلے ان سے کہا بھی

مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي

کہ بھائیو! یہ تو اس (بچھڑے) کے ذریعے سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے ورنہ تمہارا پروردگار (خدائے) رحمٰن ہے تو میرے کہے پر چلو

وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ

اور میری بات مانو (وہ) لگے کہنے جب تک موسیٰ لوٹ کر ہمارے پاس (نہ) آئیں ہم (تو) برابر اسی (بچھڑے کی پرستش) پر جمے بیٹھے رہیں گے

إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ۝

(موسیٰ نے ہارون کی طرف خطاب کر کے) کہا کہ ہارون! جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے تو تم کو کیا چیز مانع ہوئی

أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۝ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي

کہ تم نے میری (ہدایت کی) پیروی نہ کی کیا تم نے میرے حکم کی عدولی کی (وہ) بولے کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی

وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور سر (کے بال) تو پکڑو نہیں میں اس (بات) سے ڈرا کہ (تم واپس آ کر) کہیں یہ (نہ) کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی

وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ

اور میری بات کا پاس نہ کیا ف (اب موسیٰ نے سامری سے) پوچھا کہ سامری! تیرا کیا حال ہے (اس نے) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی

بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا

جو اوروں کو نہیں دکھائی دی (جبرئیل کو دیکھا کہ گھوڑی پر سوار چلے جاتے ہیں) تو میں نے (جبرئیل) فرشتے (کی گھوڑی) کے نقش قدم (کی مٹی)

وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ۝ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ

(اور وہ بھائیں بھائیں کرنے لگا) اور (اس وقت) میرے دل نے مجھ کو ایسی ہی صلاح دی (موسیٰ نے) کہا چل دور ہو اس زندگی میں تیری سزا یہ ہے

أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ

کہتا پھرا کر (دیکھو مجھے کوئی) چھونا (نہ) ورنہ ہم دونوں کو تپ آ جائے گی اور (اس کے علاوہ) تیرے لیے (عذاب قیامت کا) ایک وعدہ اور بھی ہے جو کسی طرح

إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ

اپنے (اس) معبود (یعنی بچھڑے) کی طرف دیکھ جس (کی پرستش) پر تو جما بیٹھا تھا ہم اس کو جلا کر (راکھ کر) دیں گے پھر اس (راکھ) کو

ف بنی اسرائیل میں عید کی تقریب تھی اور اسی حیلے سے وہ سب کے سب شہر چھوڑ کر باہر نکلے تھے اور اُن کے پاس قبطیوں کے کچھ زیور تھے بعض کہتے ہیں کہ قبطیوں نے امانت رکھوائے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے عید کے لیے مانگے لیے تھے بہرکیف اُن کے پاس قبطیوں کے زیور تھے جن کو سامری کے بہکانے سے گلا کر بچھڑے کی شکل کا بُت بنایا اور اس کو لگے پوجنے ۱۲ ف اس بات کا ذکر قرآن کے ایک دوسرے مقام پر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام چلتے چلتے اپنے بھائی ہارون سے کہہ گئے تھے کہ اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین یعنی میرے پیچھے خدمت نیابت بجا لاؤ اور لوگوں میں اصلاح کرتے رہو کہ آپس میں جھگڑنے نہ پائیں اور مفسد لوگوں کے رستے نہ چلو تو ہارون نے اس وصیت کی تعمیل یوں کی کہ بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی سے منع کیا آپ ان سے الگ ہو بیٹھے جب نہ مانا خاموش ہو کر بیٹھ رہے اس خاموش ہو کر بیٹھ رہنے پر موسیٰ نے ہارون کو الزام دیا کہ تم شرط خدمت نیابت کیوں نہ بجا لائے یہ معنی ہیں اس عبارت کے کہ تم کو میری پیروی کرنے سے کون چیز مانع ہوئی موسیٰ علیہ السلام کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بن پڑتا بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی پرستش پر مجبور کرتے ہارون علیہ السلام نے اصلاح فیما بین کی مصلحت یاد دلا کر عذر کیا ۱۲

منزل ۴ ع ۱۴

فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ

دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے (لوگو!) تمہارا اصل معبود بس اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں (اور)

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ

اُس کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے (اے پیغمبر) اسی طرح ہم واقعات گزشتہ کے حالات تم کو سناتے ہیں

وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ

اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ف۱ جن لوگوں نے اس سے منہ پھیرا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن وہ (اعمال بد کا) ایک (بھاری) بوجھ (اپنے سر پر) لادے ہوں گے (اور) اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ لوگ

حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

اٹھائے ہوں گے جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن گنہگاروں کو اپنے حضور میں جمع کریں گے (اور) ان کی آنکھیں (مارے خوف کے)

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ دنیا میں تم لوگ (بہت) ٹھیرے ہو گے (تو) بس دس دن جیسی جیسی باتیں یہ لوگ اُس دن کریں گے

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ

کہ جو ان میں (سب سے) زیادہ رو براہ ہوگا ف۲ وہ کہے گا نہیں (جی) تم (دنیا) میں بہت ٹھیرے ہو گے (تو) بس ایک دن اور (اے پیغمبر لوگ) تم سے

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝

پہاڑوں کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن اُن کا کیا حال ہوگا) تو تم ان سے کہو کہ میرا پروردگار ان کو دھول کرکے چاروں

لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ

کہ جس میں (اے مخاطب) تو نہ تو کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ نیچ اُس دن بے اس کے کہ بلانے والے (یعنی صور پھونکنے والے) کی آواز سے لوگ ادھر ادھر

لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ

اور مارے خوف کے خدائے رحمن کے آگے (سب کی) آوازیں بیٹھ جائیں گی پس (اے مخاطب) کھسر پھسر کے سوا تو کچھ اور نہ سنے گا اُس دن

لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو (خدائے) رحمن اجازت دے اور اُس کا بولنا پسند فرمائے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ وَ

جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگوں کا علم اُس پر حاوی نہیں ہو سکتا اور

عَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ

(قیامت کے دن خدائے) زندہ (و) پائندہ کے روبرو (سب کے) منہ جھکے ہوں گے اور (اُس دن) جو شخص کسی طرح کے ظلم کا بوجھ (گردن پر) لادے

ف۱ قرآن مجید کی عبارت میں لفظ ذکر آیا جس کے معنی ہیں نصیحت اور یاد دہانی - اور چونکہ قرآن مجید میں یہ دونوں صفتیں ہیں ہم نے ذکر کا ترجمہ قرآن کردیا ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ اس کی اٹکل دنیا اور برزخ کی منزل کی نسبت زیادہ تر قرین قیاس ہوا کرتی تھی ۱۲

ف۳ قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم سب سے بڑا ظلم تو یہی ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے ۱۲

ف۲ آہستہ آہستہ بات کرنے کو اردو کے ٹھیٹ محاورے میں کھسر پھسر کہتے ہیں ۱۲

يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ○ وَ

(دنیا میں) نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو اس کو نہ (کسی طرح کی) بے انصافی کا خوف ہوگا اور نہ کسی طرح کی حق تلفی کا

كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ

(جیسی کہ قرآن کی حالت موجود ہے) ایسا ہی ہم نے اس عربی زبان کا قرآن اتارا ہے اور اس میں طرح طرح پر ڈراوے سنا دیے ہیں تاکہ لوگ

يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ

پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعے سے ان (کے دلوں) میں غور (و فکر) پیدا ہو بس اللہ عالی شان (اور دونوں جہان کا) حقیقی بادشاہ

بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

وحی کے تمام ہونے سے پہلے قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرتے رہو کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب کر

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ○ وَ

اور ہم نے (اگلے زمانے میں) آدم سے (درخت گندم کے نہ کھانے کا) ایک عہد (و پیمان) لیا تھا تو آدم (اس کو) بھول گئے اور ہم نے ان (کے ارادے)

اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى ○

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سب ہی نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار کیا

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ

تو ہم نے (آدم سے) کہا کہ آدم یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو

الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ○ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ○ وَاَنَّكَ

بہشت سے نکلوا باہر کرے اور تمہاری شامت آجائے (اور) یہاں (بہشت میں) تو تم کو ایسے مزے ہیں کہ نہ تم بھوکے رہتے ہو اور ننگے رہتے

لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ○ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ

یہاں تم پیاسے ہوتے ہو اور نہ دھوپ میں رہتے ہو پھر شیطان نے آدم کو پھسلایا (اور ان سے) کہا

يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ○ فَاَكَلَا مِنْهَا

کہ آدم کیوں تم کو ہمیشگی کا درخت بتا دوں (کہ جس کو کھا کر سدا جیتے رہو) اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو (یعنی اس میں کسی طرح کا ضعف

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ

تو ان دونوں (اپنی) پردے کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور لگے باغ (بہشت) کے پتے اپنے اوپر چپکانے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ○ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ○ قَالَ

اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور (راہ صواب سے) بھٹک گئے (پھر آخر کار) ان کے پروردگار نے ان کو نوازا اور ان کی توبہ قبول کی اور ان

اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى

کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ ایک کا دشمن ایک اور (زمین میں پھلو پھولو)

ف جبرئیل وحی لاتے تو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ وحی کا کوئی لفظ دھیان سے اتر جائے جلدی کر کے الفاظ قرآنی کو بیچ بیچ میں دوہرانے لگتے اس سے جبرئیل علیہ السلام کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا تھا خدائے تعالیٰ نے پیغمبر صاحب کو پڑھنے اور سیکھنے کا ادب تعلیم فرمایا کہ پہلے بات پوری سن لو تب اس کو دوہراؤ اور اسی تقریب سے آدم کی ناستقل مزاجی کا بھی ذکر فرما دیا جس کا یہ مطلب ہے کہ عموماً بنی آدم جلد باز ہوتے ہیں چنانچہ ان ہی کے مورث اعلیٰ آدم علیہ السلام بھی ناستقل مزاج تھے اور ناستقل مزاجی جلد بازی کی دلیل ہے دوسری جگہ فرمایا ہے خلق الانسان من عجل اور وکان الانسان عجولا اور کھانے کا کیا اچھا طریقہ ہے کہ ملامت بھی ہے اور معذرت بھی ہے ۱۲

منزل ۴ — ع ۶/۱۱ ۱۵

ف ل جو لوگ دیندارانہ زندگی بسر نہیں کرتے وہ واقع میں کسی حال میں ہوں کبھی خوش نہیں رہ سکتے ایک غریب دین دار اگر مصیبت میں ہی صبر کرتا ہی اُس کے دل کو تسلی ہی

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ۝ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ

پھر اگر تمہارے (یعنی تمہاری نسلوں کے) پاس ہماری طرف سے ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت پر چلے گا نہ (راہ راست سے) بھٹکے گا اور نہ (آخر کار بد بخت ہوگا)

لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي

اُس کی زندگی تنگی میں گزرے گی ف اور قیامت کے دن (بھی) ہم اُس کو اندھا کر کے اُٹھائیں (وہ) کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھکو اندھا کر کے کیوں اُٹھایا

أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ

اور میں (دنیا میں) اچھا خاصا دیکھتا (بھالتا) تھا (خدا) فرمائے گا ایسا ہی (ہونا چاہیے تھا دنیا میں) ہماری آیتیں تیرے پاس ہیں مگر تو نے اُن کی کچھ خبر

الْيَوْمَ تُنسَىٰ ۝ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَ

آج تیری (بھی) خبر نہ لی جائے گی اور جو شخص (حد اعتدال سے) بڑھ چلا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا ہم اُس کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں اور

عَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ۝ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم

آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) بہت ہی سخت اور دیرپا ہی۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی

مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۝

جماعتوں کو ہلاک کر مارا (اور اب) یہ لوگ اُن ہی کے رہنے سہنے کی جگہوں میں چلتے (پھرتے) ہیں جو لوگ عقل والے ہیں اُن کے لیے اسی (ایک بات) میں

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ فَاصْبِرْ

اور (اے پیغمبر لوگوں کے کردار تو ایسے ہیں) اگر تمہارے پروردگار نے پہلے سے ایک بات نہ فرمائی ہوتی اور (اخیر فیصلے کی) ایک میعاد مقرر نہ ٹھیرائی ہوتی تو (فی الوقت)

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ

جیسی باتیں (یہ کافر) کہتے ہیں اُن پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور (نیز) اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و

آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ

رات کے وقتوں میں اور (دوپہر) دن کے لگ بھگ (یعنی ظہر کے وقت بھی) تسبیح (وتقدیس) کیا کرو تاکہ تم (اس عبادت کا صلہ پاکر) خوش ہو جاؤ ف اور

مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَ

ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان استعمال کے لیے دے رکھے ہیں کہ اُن کو ان (کے حال) میں آزمائیں تم اُن

رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ

تمہارے پروردگار کی (دی ہوئی) روزی (یعنی ثواب آخرت اس سے) کہیں بہتر اور پائندہ تر ہی اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید رکھو اور خود بھی اس کے پابند

رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن

کچھ روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تم کو روزی دیتے ہیں اور انجام (بخیر) تو پرہیزگاری ہی کا ہی ف۳ اور (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ (یہ پیغمبر) اپنے

رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ

کیا اگلی کتابوں کی پیشین گوئیوں کی گواہی ان کے پاس نہیں پہنچی (کہ وہ رسالت کا کافی نشان ہی) اور اگر ہم قرآن (کے آنے) سے پہلے کسی عذاب سے

اور اگر راحت میں ہی تو اس راحت کی قدر اور خدا کی شکرگزاری کرتا ہی برخلاف بے دین آدمی کے کہ ذرا سی مصیبت میں سخت بے قرار ہی اور فارغ البالی کو ایسی بری طرح استعمال کرتا ہی کہ آخر کار بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہی کبھی امراض خبیثہ اُس کو آگھیرتے ہیں کبھی دولت کو بے احتیاطی سے ضائع کرتا اور اچھے کھانے اور اچھے کپڑے سے کبھی اُس کو راحت نہیں ملتی وہ اُس کی قدر ہی نہیں کرتا اور پھر دولت کا کمانا اور اُس کا رکھ رکھاؤ ایک مصیبت ہی کسی کی خوشامد کرنی پڑتی کہیں جھوٹ بولنا پڑتا جس سے معاملہ کرتا ہی آخر کار اُس سے دشمنی قائم ہوتی ہی

ع ١٣ ١٦

اگر دنیا نباشد دردمندیم
وگر باشد بمہرش پائے بندیم
بلائے زیں جہاں آشوب ترنیست
کہ رنج خاطر ست ار ہست ور نیست

منزل ۴

یعنی ہیں تنگی میں زندگی بسر کرنے کے واقعات کو دیکھو تو یہی پاؤ گے از خود کسی کو خوش کر خرم کر بیٹے سے وہ شخص واقع میں خوش نہیں ہو سکتا ١٢ ف ٢ تسبیح سے مراد مطلق ذکر الٰہی ہی یا پانچوں نماز ہیں ١٢ ف ٣ ایک معنی تو یہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے جن کا حاصل یہ ہی کہ ہم تم سے اپنی عبادت چاہتے ہیں کچھ یہ تو نہیں کہتے کہ ہمیں کما کر کھلاؤ جیسا کہ دنیا کے بادشاہ رعایا سے لیتے لیے کراتے اور محنتیں کرتے ہیں اور دوسری جگہ اس طرح پر فرمایا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید

ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین تو مطلب یہ ہی کہ اگر ہم تم سے کمائی کو کہتے تو بھی ہمارا حق تھا اگر ہم تم سے صرف عبادت کو کہتے ہیں اور وہ کمائی کے مقابلے میں آسان تر ہی تو اگر نماز کی پابندی میں تھوڑی سی زحمت بھی ہی تو اُس کو برداشت کرو اور حق بندگی بجا لاؤ دوسرے معنے مفسرین نے یہ بھی لکھے ہیں کہ ہم تم سے (تمہارے) رزق سکے بھی خواستگار نہیں (کہ کماؤ اور کھاؤ) بلکہ ہم تم کو رزق دیتے ہیں (اور دیں گے تو فارغ البالی سے خدا کی عبادت پر جمے رہو) ١٢

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ

تو کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے

نَخْزٰى ۝ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝

(اے پیغمبر ان سے) کہو کہ (اپنی اپنی جگہ) سبھی (انجام کار کے) انتظار کر رہے ہیں سو تم بھی انتظار کرو تو آگے چل کر تم جان لو گے کہ سیدھے رستے والے کون

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انبیاء مکے میں اتری اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں ہیں اور سات رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(باوجودیکہ) لوگوں کا حساب (اعمال یعنی اس کا وقت) قریب آ گیا ہے اس پر بھی وہ غفلت میں (پڑے) منہ پھیرے ہوئے (چلے جا رہے) ہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے جو نیا حکم آتا ہے بس اسے ایسے (بے پروا ہو کر) سنتے ہیں کہ (اس کا) ہنسی کھیل بناتے ہیں

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

(اور) ان کے دل (ہیں کہ) مطلق متوجہ نہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ (شخص یعنی محمد) ہے ہی کیا

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ

تم ہی جیسا ایک آدمی ہے اور یہ تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو (کی باتیں سننے) کو آتے ہو (پیغمبر نے ان کی یہ سرگوشیاں معلوم کر کے) کہا کہ (تم لوگ کیا

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

جتنی باتیں آسمان و زمین میں ہوتی ہیں میرے پروردگار کو (سب) معلوم ہیں اور وہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (ظالموں نے قرآن کے جادو کہنے پر بس کیا) بلکہ

اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ

خیالات کا مجموعہ ہی بلکہ اس نے یہ جھوٹی باتیں اپنے دل سے بنا لی ہیں بلکہ (یہ شخص) شاعر ہے اور اگر واقع میں پیغمبر ہے تو جس طرح اگلے پیغمبر (معجزوں کے)

الْاَوَّلُوْنَ ۝ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

ساتھ بھیجے گئے تھے (اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ ہمارے سامنے لے آئے۔ جن بستیوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ تو (معجزے دیکھ کر بھی) ایمان نہ لائے تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے (کہ ہم کو جو کچھ فرمانا منظور ہوتا تھا) ان کی طرف وحی کر دیا کرتے تھے تو (لوگو)

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

اگر تم کو (یہ بات) معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ دیکھو۔ اور ہم نے ان کے لیے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں

وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ

اور نہ وہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے ہی تھے۔ پھر ہم نے (عذاب کا) وعدہ ان کو سچا کر دکھایا (یعنی وقت موعود پر عذاب بھیجا) تو ان (پیغمبروں) کو اور جس جس کو

الجزء السابع عشر ۱۷

ف ہم نے یہ قید اس لیے لگا دی کہ ان کو مطلق معجزہ درکار ہوتا تو خود قرآن عظیم الشان معجزہ تھا اور تا قیامت رہے گا ۱۲

منزل ۴

وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ○ لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ

اور جو لوگ حدِ اعتدال سے بڑھ گئے تھے ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا۔ (لوگو!) ہم نے تمہاری طرف (یہ قرآن ایسی) کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ

تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف۱ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جہاں کے لوگ (ڈرے) سرکش تھے توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا اور

أَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ○ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم

اُن کے بعد دوسرے لوگ اٹھا کھڑے کیے۔ تو جب اُن ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو

مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ○ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ

لگے اُس (بستی) سے بھاگنے (ہم نے کہا) بھاگو مت اور اُسی (ساز و سامانِ دنیا) کی طرف لوٹ جاؤ جس میں تم چین کرتے تھے اور

مَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ○ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ○ فَمَا

(نیز) اپنے مکانات کی طرف (واپس جاؤ جن میں تم رہا کرتے تھے) شاید (تمہارے خیال کے مطابق) تمہاری کچھ پوچھ ہو ف۲ وہ لگے کہنے ہائے ہماری

زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ○ وَمَا خَلَقْنَا

وہ لوگ برابر یہی بڑے پکارا کیے یہاں تک کہ ہم نے اُن کو (اجاڑ برباد) کر دیا (کہ گویا اُن کو اُن کی خوش حالی کی وجہ کھیت سمجھ) تو کٹے ہوئے (کھیت تھے) اور اگر اُن کو

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ○ لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا

آسمان اور زمین کو اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اُس کو کھیل کے لیے پیدا نہیں کیا۔ اگر ہم کو کھیل بنانا منظور ہوتا

لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ ○ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ

تو ہم اپنی تجویز سے کھیل کی طرح کا کوئی کھیل بنالیتے (لیکن) ہم کو ایسا کرنا منظور ہی تھا ف۳ بات یہ ہے کہ ہم حق کو (پتھر کی طرح)

عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

باطل (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے اور باطل اسی دم ملیا میٹ ہو جاتا ہے اور (لوگو!) تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو ف

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

اور جو (فرشتے) آسمانوں (میں) اور (جو لوگ) زمین میں ہیں وہ اُسی کے (بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اُس کی سرکار میں ہیں وہ نہ تو

عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ○ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اُس کی عبادت سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات دن اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہتے ہیں (اور)

لَا يَفْتُرُونَ ○ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ○

کاہلی نہیں کرتے کیا ان لوگوں نے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جن کو یہ لوگ خود زمین (کی چیزوں) (سے) بنا کر (کھڑا) کرتے ہیں

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ

اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونوں کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے تو جیسی جیسی باتیں یہ لوگ بناتے ہیں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب تمہاری اصلاح کے لیے اتاری گئی ہے تمہارے عیوب تمہاری خرابیوں اور تمہاری بد اخلاقیوں کا اس میں بیان ہے تاکہ اُن کی درستی ہو اگر اس میں صرف دوسرے لوگوں کے حالات کا مذکور ہوتا یا فقط پچھلی اُمتوں کی تاریخ ہوتی اور تم اُس کو اپنے حق میں بیکار سمجھتے تاہم وہ عذر ہو سکتی تھی لیکن اب تم کو اس کتاب سے بے پروائی کرنے کا کوئی سبب نہیں بلکہ تم پر سخت الزام عائد ہوتا ہے ۱۲ ف۲ یعنی وہ لوگ اپنے ساز و سامانِ دنیا پر مغرور تھے تو اُن سے خدا تعالیٰ استہزا کے طور پر فرماتا ہے کہ تم سے ہو سکے تو اپنے اُسی حال میں رہو عجب نہیں نزولِ عذاب کے وقت تمہاری خوش حالی کی وجہ سے لوگ ہمدردی کے طور پر تمہاری احوال پُرسی کریں ۱۲ ف۳ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کا اگر کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم نے اُس کو کھیل ہی کی طرح کا بنایا ہوتا نہ اس طرح حکمت و تدبیر کے ساتھ کہ اسباب کا ایک سلسلہ ہے ہر ایک کا ایک نتیجہ اور ذرے ذرے میں ہزاروں مصلحتیں مضمر غرض دنیا کی بناوٹ کھیل کے طور پر ہوتی تو کسی اور طرح پر ہوتی نہ موجودہ حالت ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے میں چند در چند مصلحتیں ہیں از آں جملہ یہ کہ حق و باطل خیر و شر ایمان و کفر صدق و کذب بھی دنیا میں ہیں اور ان سے آدمی کی آزمائش منظور ہے کہ آدمی ان دشمنوں میں کس کی جانب جاتا ہے اگرچہ دونوں دشمنوں کو خدا نے بنایا ہے مگر وہ حق کا طرف دار ہے اور حق کو غلبہ دیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے سے انسان کا امتحان کرنا منظور ہے ۱۲

عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ○ اَمِ اتَّخَذُوْا

اُن (عیبوں اور نقصانوں) سے پاک ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اُس کی بازپرس اُس سے نہیں کی جاتی اور (داں) لوگوں سے (اُن کے کیے کی) بازپرس ہونی ہے کیا لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ

خدا کے سوا اَور دوسرے معبود بنا رکھے ہیں (اے پیغمبر) تم (اِن لوگوں سے) کہو کہ اپنی دلیل تو پیش کرو جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُن کی کتاب (قرآن) اور

مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَ

جو مجھ سے پہلے ہو چکے ہیں اُن کی کتابیں (تورات انجیل وغیرہ) یہ موجود ہیں (ان میں دوسرے معبودوں کی سند دکھا دو) بات یہ ہے کہ ان میں اکثر حق (بات) سے

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

(اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اُس پر ہم یہی وحی نازل کرتے رہے کہ ہمارے سوا کوئی اَور معبود نہیں تو

اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ

(لوگو!) ہماری (ہی) عبادت کرو اور (بعض کافر) کہتے ہیں کہ (خدا) رحمٰن بیٹیاں رکھتا ہے (یعنی فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں) اُس کی ذات (اس تہمت سے

مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○

(اُس کے) معزز بندے ہیں اُس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اُسی کے حکم پر کاربند رہتے ہیں

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى

اُن کا اگلا پچھلا (سب) حال اُس کو معلوم ہے اور یہ (فرشتے کسی کی) سفارش (تک) نہیں کر سکتے مگر جن کے حق میں خدا اُن کی سفارش پسند

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ

اور وہ اُس کے جلال سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں۔ اور (بالفرض) جو ان میں سے یہ دعویٰ کرے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں (یہ فرشتہ مردود ہو گا)

دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَ

اُس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے (اور) سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں کیا جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَ

لوگ منکر ہیں انھوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمان و زمین دونوں کا ایک بھنڈا سا تھا تو ہم نے (اُس کو توڑ کر) زمین و آسمان کو الگ الگ کیا اور

جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا فِي

پانی سے تمام جان دار چیزیں بنائیں تو کیا اس پر بھی لوگ (ہم پر) ایمان نہیں لاتے اور ہم ہی نے

الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا

زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ (مواقع مناسب پر) رکھے تاکہ زمین لوگوں کو لے کر کسی طرف کو جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اُس میں چوڑے

لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ

تاکہ لوگ اپنی اپنی منزلِ مقصود کو جا پہنچیں اور ہم ہی نے آسمان کی چھت بنائی (جو سب) آفتوں سے محفوظ ہے اور لوگ ہیں

ف۱ یعنی اسمان اور نیکوکار ۱۲

منزل ۴

ع ۲

لہ ایک گول سول ڈھیر کو ہندی میں بھنڈا کہتے ہیں ۱۲

عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ

کہ آسمانی نشانیوں کی مطلق پروا نہیں کرتے اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے رات اور دن اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

سورج اور چاند کو پیدا کیا کہ تمام (اجرام فلکی) اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے لئے

قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۤىِٕقَةُ

ہمیشگی نہیں رکھی پس اگر تم مرجاؤ گے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ہر ایک جان دار (ایک ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے

الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ وَاِذَا

اور (لوگو) ہم تم کو بری اور بھلی حالتوں میں (رکھ کر) آزماتے ہیں اور (آخر کار) تم سب ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے۔ اور (اے پیغمبر) جب

رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ

منکر لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو تم سے (آپس میں) تمہاری ہنسی اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی (حضرت) ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کرتے ہیں

اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ

اور (ان) منکروں کا اپنا حال یہ ہے کہ خود (خدائے) رحمٰن کے ذکر سے منکر ہیں (در حقیقت ان کی ہنسی پر ہنسنا چاہیئے) انسان (گویا) جلدی

عَجَلٍ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

(لوگو! ذرا صبر کرو) ہم عنقریب تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائے دیتے ہیں تو ہم سے جلدی مت مچاؤ ف۲ اور (منکر) کہتے ہیں

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ

اگر تم (مسلمان) سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا کاش (یہ) منکر اس وقت (کی حقیقت) کو جانیں جب کہ

لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

(دوزخ کی) آگ ان کو گھیرے گی اور اس آگ کو نہ (سامنے سے) اپنے مونہوں پر سے روک سکیں گے اور نہ (پیچھے سے) اپنی پیٹھ پر سے اور نہ ان کو کہیں (مدد) ملے گی

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ

(قیامت آئے گی تو ان کو جتا جتا کر تھوڑا ہی آئے گی) بلکہ وہ ایک دم سے ان پر آموجود ہوگی اور ان کو بوکھلا کر دے گی پھر اس وقت نہ تو اس کو ہٹا سکیں گے

يُنْظَرُوْنَ ○ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی۔ اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ ہنسی کی جا چکی ہے تو جو لوگ

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ

ان کے ساتھ مذاق کرتے تھے جس (عذاب) کی ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ ان پر نازل ہو کر رہا۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (خدائے) رحمٰن (کے عذاب)

وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ اَمْ لَهُمْ

سے رات اور دن میں تمہاری کون پاسبانی کر سکتا ہے (ان کو تو خدا سے ڈرنا چاہیئے) لیکن ڈرنا تو درکنار یہ ان کو تو اپنے پروردگار کے نام سے بھی گریز ہی کیا

ف۱ لفظ فلک کے معنی گھیرے کے ہیں اور آسمان کو بھی فلک اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ گھیرا سا دکھائی دیتا ہے چاند اور سورج کی رفتار بھی ایک خیالی دائرے یعنی گھیرے کی شکل میں ہے شاہ عبد القادر صاحب نے گھیرا ترجمہ کیا ہے اور مدار جس کے لفظی معنے ہیں دورہ یعنی گردش کرنے کی جگہ ۱۲

ف۲ کافر ادھر عذاب کی جلدی مچاتے تھے اور ادھر قیامت کے لئے کہ جو کچھ ہونا ہے کہیں ہو چکے اس کے جواب میں فرمایا کہ گھبراؤ نہیں عذاب آنا ہی ہے وہ بھی اپنے وقت پر عنقریب آئے گا اور قیامت بھی اپنے وقت پر ہوگی ۱۲

ف۱ آسمانی نشانیوں سے مراد ہیں اجرام فلکی چاند۔ سورج۔ ستارے وغیرہ۔ اور ان کے حالات جو بجائے خود قدرت خدا کی دلیل ہیں ۱۲

ف۲ دفعۃً کسی چیز کے آنے سے آدمی حیران ہو جائے تو اس کو بوکھلا ہو جانا بولتے ہیں ۱۲

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم

ہمارے سوا ان کے کوئی اَور معبود ہیں جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (بچا کیا سکیں گے مصیبت پڑے پر) آپ اپنی مدد تو کر سکتے ہی نہیں

مِّنَّا يُصْحَبُونَ ○ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ

ہمارے مقابلے میں کوئی اُن کا ساتھ دے گا - بات یہ ہے کہ ہم نے اِن لوگوں کو اور ان کے بڑوں کو (دنیا میں) رسایا بسایا یہاں تک (خوش حالی

الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ

عمریں گزر گئیں (اور یہ مغرور ہو گئے) تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک چاروں طرف سے دبائے (اور فتح کرتے) چلے آتے ہیں (اس پر بھی)

الْغَالِبُونَ ○ قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا

غالب ہیں (یا مسلمان) ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو بس وحی کے مطابق تم کو (عذاب خدا سے) ڈراتا ہوں (مگر یہ لوگ بہرے ہیں) اور بہروں کو ڈرایا جائے

مَا يُنذَرُونَ ○ وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا

(ڈریں کیا خاک) ف۲ اور (اے پیغمبر) اگر ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی بھی ہوا لگ جائے تو بے اختیار بول اٹھیں کہ ای ہماری کم بختی

إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ○ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ

حقیقت میں ہم ہی قصوروار تھے - اور قیامت کے دن (لوگوں کے اعمال تولنے کے لیے) ہم سچی ڈنڈیاں لگا دیں گے تو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم ہو گا

نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ

اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہو گا تو ہم اس کو بھی (تولنے کے لیے) لا موجود کریں گے اور

بِنَا حَاسِبِينَ ○ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَ

حساب لینے کو ہم (اکیلے) بس ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی (کتاب یعنی توراۃ) دی اور (راہ راست

ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ

نصیحت (نامہ مگر) ان ہی پرہیزگاروں کے لیے - جو بے دیکھے اپنے پروردگار کا خوف مانتے اور وہ (روز) قیامت سے بھی

مُشْفِقُونَ ○ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ○

ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن بھی) نصیحت ہے بابرکت کہ ہم ہی نے اس کو اتارا ہے تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ○ إِذْ قَالَ

اور ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (کی صلاحیت) سے (خوب) واقف تھے جب انھوں نے

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ○ قَالُوا

اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ (یہ) مورتیں جن (کی پرستش) پر تم جمے بیٹھے ہو یہ ہیں کیا چیز؟ وہ بولے

وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي

ہم نے اپنے بڑوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے (ابراہیم نے) کہا کہ بے شک تم اور تمہارے بڑے

ضلل

منزل ۴

الربع

ف۱ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کا گروہ بہت ہی ضعیف تھا اور اس وقت ان کو غلبے اور فتوحات کی بشارت دی جاتی تھی یعنی منجملہ اور دلائل کے اسلام کی صداقت کی ایک دلیل یہ پیشین گوئی بھی تھی کہ مسلمانوں کی سلطنت قائم ہو گی تو کفار کو چاہیے تھا کہ اسلام کی فتوحات دیکھ کر اس کی صداقت کے قائل ہوتے ۱۲

ف۲ یعنی جس طرح بہرا آدمی آواز نہیں سنتا کافر بھی دل کے بہرے ہیں کہ عذاب خدا سے ان کو ڈرایا جاتا ہے نہیں ڈرتے اس واسطے کہ نہیں سنتے سنتے تو ڈرتے پہ ڈرتے ۱۲

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ

صریح گمراہی میں پڑے رہے۔ وہ بولے کیا تو ہمارے پاس سچی بات لے کر آیا ہے یا (ہم سے) دل لگی کرتا ہے (ابراہیمؑ نے) کہا (دل لگی کی بات نہیں) بلکہ

رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

(وہی) تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں / آسمانوں اور زمین کا پروردگار جس نے ان کو پیدا کیا

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

اس کا گواہ ہوں ف اور (آہستہ سے یہ بھی کہا کہ) بخدا تمہارے پیٹھ پھیرے اور گئے پیچھے میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا

چنانچہ (ابراہیمؑ) بتوں کو (توڑ پھوڑ کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ان کے بڑے (بت) کو اس غرض سے (رہنے دیا) کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں (جب لوگ) کہنے لگے

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى

(اے!) ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ گستاخی کس نے کی اس میں شک نہیں اس نے بڑا ہی ظلم کیا (بعض) بولے کہ وہ نوجوان (آدمی)

يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ

جس کو ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے اس کو ہم نے (برائی کے ساتھ) ان (بتوں) کا تذکرہ کرتے سنا ہے (لوگوں نے) کہا تو اس کو (سب) آدمیوں کے

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝

تاکہ (جو کچھ جواب دے) لوگ (اس کے) گواہ رہیں (غرض ابراہیمؑ بلائے گئے اور) لوگوں نے (ان سے) پوچھا کہ ابراہیمؑ کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (حرکت)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا

(ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ (بت) جو ان (سب) میں بڑا ہے اس نے یہ حرکت کی (ہوگی) اور اگر یہ (بت) بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو

اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ

اپنے جی میں سوچے اور (آپس میں) لگے کہنے کہ بلاشبہ تم ہی بےانصاف ہو پھر اپنے سروں کے بل اوندھے (اسی گمراہی میں) دھکیل دیے گئے (اور کہنے لگے)

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تم کو تو معلوم ہے کہ یہ (بت) بولا نہیں کرتے (ابراہیمؑ نے) کہا کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو

مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

جو نہ تو تم کو کچھ فائدہ ہی پہنچائیں اور نہ تم کو (کسی طرح کا) نقصان ہی پہنچائیں۔ تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جن کو تم

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (وہ آپس میں) لگے کہنے کہ اگر تم کو (کچھ) کرنا ہے تو ابراہیم کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں

فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ

(چنانچہ ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں جھونک دیا) ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ ابراہیمؑ کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی (کی موجب) بن جا اور ان لوگوں نے تو ان کو کسی طرح کی ایذا

کیدا

الربع

ف گواہ ہونے سے مطلب یہ کہ سوچ سمجھ کر ایک اتنی بات کہتا ہوں جو مجھکو تحقیق معلوم ہو

منزل ۴

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ

برائی کرنی چاہی تھی تو ہم نے اُن ہی کو ناکام کیا۔ اور (ابراہیم) کو اور (اُن کے ساتھ اُن کے بھتیجے) لوط کو (نافرمان لوگوں میں سے) صحیح وسلامت نکال کر اُس

بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَ

جس میں ہم نے لوگوں کے لئے (طرح طرح کی) برکتیں رکھی ہیں اور (خدا پرستی کے صلے میں) ابراہیم کو (ایک بیٹا) عنایت کیا اسحٰق (جسکے لئے) انھوں نے دعا

كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ

سب ہی کو تو ہم نے نیک اُٹھایا اور اُن کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (اُن کو) ہدایت کرتے تھے اور

اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا

اُن کی طرف نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی ف۱ اور (سب) ہمارے ہی

عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ

عبادت میں لگے رہتے تھے۔ اور لوط کو بھی ہم نے پیغمبری کے اختیارات دیئے اور علم (بھی دیا) اور ہم نے لوط کو اُس بستی سے

الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَـبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝

جہاں کے لوگ ناپاک کام کیا کرتے تھے بچا نکالا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے بُرے (اور) بدکار لوگ تھے

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى

اور لوط کو ہم نے اپنی مہربانی (کی پناہ) میں لے لیا کیونکہ وہ نیک بندوں میں سے تھے۔ اور (ای پیغمبر لوگوں کو) نوح (کا واقعہ بھی یاد دلاؤ) جب انھوں نے اُن سے

مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

(اور یہ بہت) پہلے کا واقعہ ہے) تو ہم نے اُن کی سن لی اور اُن کو اور اُن کے (خاندان کے) لوگوں کو (طوفان کی) بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے اُن کے مقابلے میں ہم نے اُن کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی بڑے) بُرے لوگ تھے

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ

تو ہم نے اِن سب کو غرق کر مارا اور (ای پیغمبر) داؤد اور سلیمان (کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ)

اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا

جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں (رات کے وقت) چاپڑی تھیں فیصلہ کرنے لگے اور ہم اُن کے فیصلے

سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

(کے وقت موجود) تھے تو ہم نے فیصلہ (کرنے کا طریق) سلیمان کو سمجھا دیا ف۲ اور (یوں تو) ہم نے دونوں ہی کو فیصلے کا سلیقہ اور علم دیا تھا اور پہاڑوں کو داؤد کا تابع کر دیا تھا کہ اُن کے ساتھ

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

(ساتھ خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے اور (اسی طرح) پرندوں کو (بھی اُن کا تابع کر دیا تھا) اور ہم (قادر مطلق ہیں ایسے ایسے عجائبات) کیا ہی کرتے ہیں

ف۱ یعنی اِن احکام کے خود بھی پابند رہو اور لوگوں کو بھی اِن کی ہدایت کرو ۱۲

ف۲ قصہ یہ تھا کہ بکریوں کا ریوڑ رات کے وقت کسی کے کھیت میں جا پڑا کچھ کھایا کچھ روند الا کھیت والے نے اُن لوگوں پر جن کی بکریاں تھیں داؤد علیہ السلام کی عدالت میں دعویٰ کر دیا انھوں نے تحقیق کیا تو جتنے کی بکریاں تھیں اتنے ہی کا کھیت کا نقصان ہوا تھا چنانچہ اُنھوں نے بکریاں کھیت والے کو دلوا دیں اہلِ مقدمہ عدالت سے جانے لگے تو رستے میں مل گئے حضرت سلیمان اُن کو معلوم ہوا تو سمجھے کہ والد صاحب سے غلطی ہوئی یہ حکم دینا چاہیے تھا کہ جب تک کھیتی درست نہ ہو اور اپنی اصلی حالت پر نہ آئے اُس مدت تک بکریوں کا مالک کھیت والے کی خدمت کرے یعنی اُس کی کھیتی کے کام میں لگا رہے اور اُس وقت تک بکریوں کا دودھ اور بکریوں کی اون کھیت والا لیتا رہے اس کے بعد بکری والے کو بکریاں واپس یہ واقعہ اس حیثیت سے قابل یادگاری کہ بیٹے نے باپ کی غلطی پکڑی اور باپ نے تقاضائے

منزل ۴

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○ وَلِسُلَيْمٰنَ

کہ تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائے تو (لوگو!) تم (ہماری اس نعمت کا بھی) شکر کرو گے (یا نہیں؟) اور ہم نے زور کی ہوا کو (بھی) سلیمان کا

الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَاؕ وَكُنَّا

تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے ملک (شام) کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے (طرح طرح کی) برکتیں دے رکھی تھیں اور ہم

بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ○ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ

سب چیزوں (کے حال) سے آگاہ تھے۔ اور دیووں میں سے بعض تو ایسے تھے جو سلیمان کے لیے (دریاؤں میں) غوطے لگاتے اور

عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ○ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ

اس کے سوا دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان کو تھامے ہوئے تھے (کہ وہ محنت سے بے دل ہو کر بھاگ نہیں سکتے تھے) اور ایوب

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

کہ مجھ کو (یہ) بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (تو میرے حال پر رحم فرما) تو ہم نے ان کی (فریاد) سن لی اور جو

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

دکھ ان کو تھا اس کو دور کر دیا اور ان کو ان کے اہل (و عیال) عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور (یہ محض) ہماری مہربانی تھی (اور ہم نے ان کی)

وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ○ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِؕ كُلٌّ مِّنَ

اور عبادت کرنے والوں کے لیے (یہ واقعہ قابل) یادگار (ہے تاکہ ان کو عبادت کی طرف زیادہ رغبت ہو) ف۱ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل ف۲

الصّٰبِرِيْنَ ○ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَاؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَ

صابر بندے (ہو گزرے) ہیں اور ہم نے ان (سب) کو اپنی رحمت (کے سایہ) میں لیا کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ نیک بندے تھے اور

ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى

ذوالنون (یعنی یونس) کو یاد کرو جب خفا ہو کر چل دیئے اور (جاتے وقت غصے میں تقاضائے بشریت) ان کو ایسا وہم گزرا کہ ہم ان پر قابو نہیں رکھیں گے

فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

اندھیروں کے اندر چلا اٹھے کہ (اے خدا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک (ذات) ہے میں نے (بڑا) ظلم کیا

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَ

تو ہم نے ان کی فریاد سن لی اور ان کو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچایا کرتے ہیں ف۳ اور

زَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○

زکریا کو (یاد کرو) جب انہوں نے (اولاد کی طرف سے مایوس ہو کر) اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

تو ہم نے ان کی (فریاد) سن لی اور ان کو یحییٰ عنایت کیا اور ان کی بی بی کو ان کے لیے بھلا چنگا کر دیا ف۴ یہ لوگ (نیک) کاموں میں دوڑ کر

ف۱ ایوب علیہ السلام بڑے خوش حال پیغمبر تھے سب ہی طرح کی برکتیں مال اور اولاد اور تندرستی وغیرہ خدا نے ان کو دے رکھی تھیں اور وہ حالت خوش حالی میں خدا کے شکر گزار بندے تھے پھر خدا نے ان کو مصیبت سے آزمایا مال اور اولاد سب فنا ہو گئے اپنے تئیں کوڑھ کا مرض لگ گیا اور مشہور یہ ہے کہ بدن میں کیڑے بھی پڑ گئے تھے مگر اس حال میں بھی وہ خدا کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں پورے اترے تو خدا نے اپنے فضل سے ان کی پھر وہی خوش حالی کی حالت کر دی بلکہ اس سے بہتر ۱۲

ف۲ پارہ ۲۳ کی سورۂ ص میں بھی ذوالکفل علیہ السلام کا ذکر ہے وہاں کا حاشیہ دیکھو

ف۳ ذوالنون کے لفظی معنے ہیں مچھلی والا اس لقب سے حضرت یونس کے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ ان کی امت نے ان کی مخالفت کی یہاں تک کہ لوگوں پر عذاب نازل ہونے کو ہوا تو یونس علیہ السلام نے پہلے سے خبر کر دی لوگوں نے نزول عذاب سے پہلے خدا کی جناب میں توبہ کی اور روئے پیٹے عذاب ٹل گیا یونس خوف عذاب سے پہلے نکل بھاگے تھے اب جو عذاب ٹل گیا تو ان کو یہ خیال ہوا کہ لوگ پہلے ہی میرا کہنا نہیں مانتے تھے اب تو میری طرف رخ بھی نہ کریں گے چاہا کہ کسی دوسری طرف کو نکل جائیں اور قوم میں واپس نہ آئیں راہ میں پڑتا تھا دریا یونس ناؤ میں سوار ہوئے۔ ناؤ چلتے چلتے ایک جگہ رک گئی ناخدا نے کہا کشتی میں کوئی غلام ہے جو اپنے مالک کے یہاں سے بھاگ کر آیا ہو وہ اترے تو ناؤ چلے قرعہ ڈالا تو یونس علیہ السلام کا نام نکلا ان کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا اور ان کو مچھلی نے نگل لیا تب ان کو اپنی غلطی پر تنبہ ہوا اور سمجھے کہ وہ بھاگا ہوا غلام میں ہی ہوں توبہ کی تقصیر معاف ہوا اور اندھیروں سے مراد ہیں رات اور دریا اور مچھلی کے پیٹ وغیرہ کے چند در چند اندھیرے ۱۲

ف۴ یعنی ان میں جو بانجھ پنے کا روگ تھا اس کو اپنی قدرت سے دور کر دیا ۱۲

منزل ۴

يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو (ہمارے فضل کی) توقع اور (ہمارے عذاب کے) خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے

وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً

اور اُن بی بی مریم کو (یاد کرو) جنھوں نے اپنی ناموس کی حفاظت کی تو ہم نے اُن میں اپنی روح پھونک دی (اور اُن کو بے شوہر حاملہ کر دیا) اور اُن کو اور

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝

اُن کے بیٹے کو اہل عالم کے لیے (اپنی قدرتِ کاملہ کی) نشانی قرار دیا۔ (مسلمانو) یہ تمہارے ہی گروہ (کے لوگ) ہیں (اور سب مذاہب کے اعتبار سے) ایک ہی گروہ (ہیں) اور میں

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

اور لوگوں نے آپس میں (اختلاف کر کے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (لیکن آخرکار) سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں (اُس وقت ہم اُن کو) جو نیک کام

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ وَحَرٰمٌ عَلٰى

اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اُس کی کوشش اکارت نہ جائے گی اور ہم اس کے اعمال نیک سب لکھتے جاتے ہیں اور

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ

جس بستی کو ہم نے (لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا محال ہے کہ وہ لوگ (قیامت کو ہمارے حضور میں) لوٹ کر نہ آئیں۔ یہاں تک کہ یاجوج اور

مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

ماجوج (سدِ ذوالقرنین کی قید سے) کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوئے چلے آئیں اور (قیامت کا) وعدۂ برحق نزدیک آ پہنچے

فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ

تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور کہنے لگیں کہ) ہائے ہماری کم بختی ہم تو

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اس (دن) کی طرف سے غفلت ہی میں رہے بلکہ (سچ یہ ہے کہ) ہم (اپنے حق میں) ظالم تھے (کافرو اس دن) تم اور جن چیزوں کی تم

اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ

دوزخ کا ایندھن ہوگے (اور) تم (سب) کو دوزخ میں جانا ہوگا۔ اگر یہ (تمہارے معبود سچے) معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور (اب) تم سب اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہے۔ ان لوگوں کو دوزخ میں چلانا ہوگا اور وہ (اپنے جلانے کے غل میں) وہاں (کسی دوسرے کی بات) نہ سن سکیں گے

سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ

جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے (ان کی تقدیر میں) پہلے سے بھلائی لکھی جا چکی ہے وہ دوزخ سے دور (ہی دور) رکھے جائیں گے

حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِىْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ

اُس کی بھنک بھی تو اُن کے کانوں میں نہیں پڑے گی اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور اُن کو (قیامت کا)

منزل ٤

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ

بڑا بھاری خوف بھی (کسی طرح) پریشان نہیں کرے گا اور فرشتے اُن کو (ہاتھوں ہاتھ) لیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی تو وہ تمہارا دن ہے جس کا (دنیا میں)

تُوْعَدُوْنَ ○ يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ

تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (یہ وہ دن ہوگا) جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے ف (اور) جس طرح ہم نے

اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ وَلَقَدْ

اول (بار مخلوقات کو) پیدا کیا تھا اسی طرح اُن کو دوبارہ بھی (پیدا) کریں گے (یہ ایک) وعدہ (ہے جس کا پورا کرنا) ہم نے (اپنی ذات) پر لازم کرلیا

كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

ہم زبور میں (بندو) نصیحت کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین

عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ○ اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ؕ ○

(کی سلطنت) کے وارث ہوں گے۔ جو لوگ خدا کی عبادت کرنے والے ہیں بلاشبہ اُن کے لیئے اس میں (ایک بشارت کا) پہنچا دینا ہے ف۲

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت (بنا کر) بھیجا ہے اور بس۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میری طرف تو اسی بات کی وحی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ

خدائے واحد ہی تمہارا معبود ہے تو کیا تم (اُس کے بندہ) فرماں بردار (بنتے) ہو (یا نہیں) پس اگر (لوگ) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ میں نے تم (سب) کو

عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِىْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ○ اِنَّهٗ

یکساں طور پر خبر کردی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (اس کا وقت) قریب آ لگا ہے یا (ابھی) دور ہے۔ وہ (اللہ)

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○ وَاِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ

اُس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اُس کو بھی جانتا ہے جو تم لوگ چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید (خدا کو) اس مہلت سے

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا

تمہاری آزمائش (منظور) ہو اور (یہ) غرض ہو کہ ایک وقت (خاص) تک (تم کو دنیاوی) فائدے (پہنچتے رہیں) پیغمبر نے لوگوں کا اصرار بے جا دیکھ کر آخر

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○

(خدا) رحمٰن ہی جس سے ہم اُن باتوں کے مقابلے میں جو تم لوگ بناتے ہو مدد مانگتے ہیں

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِىَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ حج مکے میں اُتری اور اس کی اٹھتر	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	آیتیں ہیں اور دس رکوع

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيْمٌ ○

لوگو! اپنے پروردگار (کے عذاب) سے ڈرو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ ایک بڑی (سخت) مصیبت ہوگی

منزل ۴

النصف ع ۷

ف۱ ہندی لوگ خطوط جمع کرکے ان کو جوڑ لیتے ہیں اور جوڑے پیچھے اُن کو مٹھے کی طرح لپیٹ لیتے ہیں اس نتھے کو کتب کہتے ہیں اسی مکتوب کے لپیٹنے سے آسمان کے لپیٹنے کو تشبیہ دی گئی ہے اور خطوط کے علاوہ دوسرے کاغذات از قسم قبالہ وغیرہ بھی مؤکر لپیٹ لیے جاتے ہیں یہ کیف مفسد و لپیٹنا ہو اف۲ یعنی وعدۂ زبور میں ایک طرح کی خوش خبری کا پہنچا دینا ہے کہ لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار بنیں اور مخلص کہ عبادت الٰہی اور نیک کرداری کا صلہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو سلطنت اور حکومت دیتا ہے ۱۲

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن وہ تمھارے سامنے آموجود ہوگی ہر دودھ پلانے والی (مارے ڈر کے) اپنے دُودھ پیتے (بچّے) کو بھول جائے گی اور تمنی

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ

حمل والیاں ہیں سب کے حمل گر پڑیں گے اور (مارے بدحواسی کے) لوگ متوالے دکھائی دیں گے حالانکہ وہ متوالے نہیں بلکہ

عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

خدا کا عذاب بڑا سخت ہی (جس کے ڈر سے لوگ بدحواس ہو رہے ہوں گے) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے (بوجھے) خدا (کے بارے) میں جھگڑتے

وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهٗ

اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس کی نسبت (خدا کے ہاں سے) یہ (حکم) لکھا جا چکا ہی کہ جو اس کی رفاقت کرے گا تو یہ

يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ

اُس کو گمراہ کرکے دوزخ کے عذاب میں پونہچا کر رہے گا لوگو! اگر تم کو (قیامت کے دن پھر)

فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

جی اُٹھنے میں کسی طرح کا شک ہو تو ہم نے تم کو (شروع میں) مٹی سے پھر نطفے سے پھر

مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ

خون کے لوتھڑے سے پھر پوری بنی ہوئی (سڈول) اور ادھوری بنی ہوئی (بے ڈول) بوٹی سے پیدا کیا ف۱ تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کریں (اور)

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

اور (عورتوں کے) پیٹ میں ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں (ایک) وقت مقرر تک ٹھیرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا أَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إِلٰٓى

پھر (تم کو پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم (بڑے ہوکر) اپنی جوانی کو پونہچو اور تم میں سے کوئی کوئی تو (عمر طبعی سے پہلے) مرجاتا ہی اور کوئی کوئی سب سے زیادہ

أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْأَرْضَ

نکمّی عمر (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہی ف۲ کہ (سب کچھ) جانے پیچھے (آخر میں سٹرا بہترا ہوکر) کچھ سمجھے (بوجھے خاک) نہیں اور (اے مخاطب)

هَامِدَةً فَإِذَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْۢبَتَتْ مِنْ

(تو) دیکھتا ہی (کہ) زمین بے حس و حرکت (پڑی) ہی پھر جب ہم اُس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ لہلہانے اور اُبھرنے لگتی اور

كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ

ہر طرح کی خوش نما روئیدگی اُگاتی ہی یہ (سب تصرفات) اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ برحق ہی اور (نیز) اس کی کہ وہ (قیامت میں پھر) مُردوں کو

أَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ

(زندہ کرے گا اور) اس کی کہ وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اس کی کہ قیامت ضرور آنے والی ہی اُس میں کسی طرح کا شک نہیں اور

ف۱ یہ آدمی کی پیدایش کا سلسلہ ہی کہ مٹی سے انسان کی غذا پیدا ہوتی ہی وہ اُس کو کھاتا اور اُس سے خون وغیرہ چیزیں بنتیں از انجملہ منی پھر مرد کی منی عورت کے رحم میں پڑتی اور اُس میں آہستہ آہستہ گاڑھا پن آتا جاتا پہلے خون کا لوتھڑا سا بنتا پھر زیادہ بستہ ہوکر بوٹی سا ہو جاتا اس درجے میں پونہچ کر صورتوں کا اختلاف ہوتا ہی اور بچے بچے کا کہ کوئی پوری مدت میں پیدا ہوتا ہی کوئی مدت سے پہلے کسی کی جسمانی بناوٹ کامل اور معمولی ہوتی ہی اور کسی کی ناقص اور غیر معمولی ۱۲

ف۲ نکمّی عمر کی طرف لوٹا کر لانے کے یہ معنے ہیں کہ ابتدائے ولادت میں انسان کی تمام جسمانی اور روحانی قوتیں ضعیف ہوتی ہیں پھر وہ بتدریج توانا ہوتا جاتا ہی پھر عمر کے ایک درجے کو پونہچ کر جس کو سن وقوف کہتے ہیں اُس کی ترقی ٹھیر جاتی ہی پھر اُس کی قوتوں میں تنزل انحطاط ہونے لگتا ہی ۱۲

النصف

منزل ۴

أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

اس کی کہ جو لوگ قبروں میں (گڑے پڑے) ہیں (قیامت میں) اللہ اُن کو (دوبارہ جلا) اٹھائے گا اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کو نہ تو کسی

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

(ذاتی) علم ہی اور نہ (اُس کے پاس) کسی طرح کی ہدایت اور نہ کوئی کتاب روشن جو (اُس کو راہِ حق) دکھائے (اور اینٹھا ہوا اکڑتا ہوا) ... میں جھگڑتا

اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○

ایسے (نابکار) کی (سزا) دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اُس کو عذاب دوزخ (کا مزہ) چکھائیں گے

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ وَمِنَ

(اور اُس سے کہیں گے کہ) یہ (تیرے) اُن (اعمالِ بد) کا بدلہ ہے جو تُو نے پہلے اپنے ہاتھوں (زادِ آخرۃ بنا کر) بھیجے تھے ورنہ خدا تو (اپنے) بندوں پر ذرہ

النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَ

لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت (تو) کرتا ہے مگر (اگر مگر) کر کے اگر اُس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اُس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور

اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

اگر اُس پر کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آیا تھا اُلٹا اُدھر ہی کو لوٹ گیا اس نے دنیا (بھی) کھوئی اور آخرۃ (بھی)

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

صریح گھاٹا یہی (کہلاتا) ہے۔ خدا کے سوا اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) بلاتا ہے جو نہ اُس کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں

وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗ اَقْرَبُ

اور نہ اُس کو نفع ہی پہنچا سکتی ہیں پرلے درجے کی گمراہی یہی (کہلاتی) ہے اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) بلاتا ہے جن کے فائدے سے

مِنْ نَّفْعِهٖ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

کچھ شک نہیں کہ ایسا کارساز بھی بُرا اور کچھ شک نہیں کہ ایسا رفیق بھی بُرا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے کچھ شک نہیں اُن کو (آخرۃ میں) اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں لے جا داخل

اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ جو شخص (حالتِ مایوسی میں خدا کی نسبت ایسا) گمان (فاسد) رکھتا ہو کہ خدا دنیا

وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ

اور آخرۃ میں اُس کی مدد کرے ہی گا نہیں اُس کو چاہیے کہ اُوپر کی طرف ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی لگائے اور) پھر (زمین سے اپنا) تعلق (قطع) کر

كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ○ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

(اس کی) یہ تدبیر اُس چیز کو جس کی وجہ سے ناخوش تھا رفع ہوئی یا نہیں ف اور (جیسا کہ یہ قرآن ہے) ایسا ہی ہم نے اُس کو اتارا ہے (کہ اس میں) کھلی کھلی دلیلیں (ہیں) اور اللہ

ف مطلب یہ ہے کہ جھوٹے معبودوں کی عبادت سے فائدہ تو کبھی کچھ ہوتا ہی نہیں کیونکہ اُن کو فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں ہے یا نقصان وہ دنیا میں ہو بھی جاتا ہے تاہم مرنے کے ساتھ حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اُس کل وقت بھی کچھ دور نہیں موت سر پر کھڑی ہی یا یہ معنی ہوں کہ جن کے فائدے سے اُن کا نقصان زیادہ تر قریب (قیاس) قریب بالفہم ہے ۱۲

ع ۱۰

ف پہلے سے بت پرستوں پر یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ یہ لوگ اپنی حاجت روائی کے لیے بتوں کو پکارتے ہیں اور وہ اُن کو نفع نقصان کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے لیکن کوئی کٹ حجت آدمی ایسی بدگمانی خدا کی شان میں بھی کرسکتا ہے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے اس کا جواب خدا یوں دیتا ہے کہ اس بدگمان آدمی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم کو اپنے ارادے کا محکوم بنانا چاہتا ہے کہ جو وہ کہا کرے ہم کر دیا کریں لیکن یہ ہم کرنے والے نہیں اگرچہ معترض اپنے تئیں ہلاک ہی کیوں نہ کر ڈالے اگر ہم اپنے ارادے کو لوگوں کے ارادوں کا ماتحت کردیں تو اس کے یہی معنی ہیں کہ لوگوں کو شریک خدائی بنا دیں یہ درخواست محال ہوا چاہتی ہے بت وہ تو برا بھلا کچھ کر ہی نہیں سکتے اور ہم سب کچھ کرسکتے ہیں لیکن کسی مصلحت سے اور اپنی مرضی سے لوگوں کی خواہش کے مطابق بعض کام نہیں کرتے بت نہیں کرتے اس واسطے کہ کر نہیں سکتے ہم نہیں کرتے اس واسطے کہ کرنا نہیں چاہتے اور کیوں نہیں کرنا چاہتے یہ ہماری غرض ہے تمہارا اس پر کچھ زور نہیں ۱۲

منزل ۴

مَن يُرِيدُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ

جس کو چاہے (اس کے ذریعے سے) ہدایت دے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں (یعنی مسلمان) اور جو یہودی ہیں اور صابی ف اور نصاریٰ

وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ

اور مجوس (یعنی آتش پرست) اور مشرکین قیامت کے دن ان (سب) کے درمیان اللہ (ان کے اختلافات کا) فیصلہ کرے گا (اور)

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

اللہ (لوگوں کی) سب باتوں کو دیکھ رہا ہے۔ (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے

وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ

اور جو (مخلوق) زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور

الدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن

چارپائے (سب ہی تو) خدا کے آگے سرنگوں ہیں اور بہت سے آدمی (بھی) اور (آدمیوں میں) بہت سے (ایسے بھی) ہیں جن پر (نافرمانی کی

يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ هَٰذَانِ

جس کو خدا ذلیل کرے تو (پھر) کوئی اُس کو عزت دینے والا نہیں خدا ہی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے (دنیا میں)۔ یہ دو (فریق) ہیں

خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن

ایک دوسرے کے مخالف (اور) آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں (ایک فریق خدا کو مانتا ہے اور ایک نہیں مانتا) تو جو لوگ (خدا کو)

نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ

(اور وہ اُن کو دوزخ میں پہنائے جائیں گے اور) اُن کے سروں پر سے کھولتا ہوا پانی اُنڈیلا جائے گا جس (کی گرمی) سے جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہے (یعنی انتڑیاں وغیرہ)

وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا

اور کھالیں (سب) گل جائیں گی۔ اور اُن کے (مارنے کے) لئے لوہے کے گرز ہوں گے (جن سے اُن کی گوشمالی کی جائے گی)۔ (اور دوزخ کے اندر) گھٹے گھٹے

مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ اللَّهَ

اُس سے نکلنا چاہیں گے تو اُسی میں پھر دھکیل دیئے جائیں گے اور (اُن کو حکم دیا جائے گا کہ آگ میں) جلنے کے عذاب (کے مزے) چکھا کرو

يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اُن کو اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں (لے جا کر) داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝

(اور) وہاں اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور (ہار وغیرہ کی صورت میں) موتی اور وہاں اُن کا (معمولی) لباس بھی ریشمی ہوگا

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ۝ إِنَّ

اور (سب آسائشیں اُن کو اس واسطے ملیں گی کہ دنیا میں) اُن کو عمدہ بات یعنی کلمہ طیبہ کے اعتقاد کی ہدایت دی گئی تھی اور اُن کو اسی (خدا) کا راستہ دکھایا

ف صابی کی نسبت کہ وہ کون لوگ تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے پہلے پارے کے آٹھویں رکوع کا حاشیہ دیکھو ۱۲

السجدة

منزل ۴

ع ۹ / ۱۲

الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي

جو لوگ کفر کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے اور مسجد حرام ف۱ (میں جانے) سے (مانع آتے)

جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ

جس کو ہم نے یکساں (بلا امتیاز سب) آدمیوں کے لئے (معبد) قرار دیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے (اُن روکنے والوں کو) اور (نیز) جو

بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

ہم (آخرت میں) عذاب دردناک (کا مزہ) چکھائیں گے۔ اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم (کی عبادت) کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی

أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَ

کہ ہمارے ساتھ کسی چیز کو شریک (خدائی) نہ کرنا اور ہمارے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام اور

الرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ

رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے صاف ستھرا رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف (دوڑے چلے آئیں) پیدل اور

عَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ

ہر طرح کی دبلی (دبلی سواریوں) پر جو ہر راہ دُور (دراز) سے آتی ہوں (سوار ہوں گے) (اور اس سفر سے) اُن کا مقصود یہ ہوگا کہ اپنے فائدے کے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ

اور (نیز) خدا نے جو مویشی چارپائے اُن کو دیے ہیں (اُن) خاص دنوں میں (اُن کی قربانی کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں ف۲

الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا

تو (لوگو!) (قربانی کے گوشت میں) سے (آپ بھی) کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔ پھر (لوگوں کو) چاہیئے کہ (قربانی کے پیچھے)

تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذَٰلِكَ

اپنا میل کچیل (جو احرام[1] کے دنوں میں بدن پر جم گیا ہوگا) اُتار دیں اور اپنی منتیں پوری کریں اور (معبد) قدیم (یعنی) خانہ (کعبہ) کا طواف (بھی)

وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ

اور (اس کے علاوہ) جو شخص خدا کی (قرار دی ہوئی) تمام قابل ادب چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے پروردگار کے ہاں اس کے حق میں بہتر ہے ف۳

الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَ

اُن چیزوں کے سوا جو تم کو (قرآن سے) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (یعنی مردار اور خنزیر وغیرہ باقی) سب چارپائے تمہارے لئے حلال ہیں اور (اہل دین)

اجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ

(نیز) جھوٹی بات کے کہنے سے بچتے رہو (بس) ایک اللہ کے (ہو رہو) اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ کرو اور جو (کسی کو)

بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ

خدا کا شریک بنائے تو (اس کا حال ایسا ہے) کہ جیسے وہ آسمان پر سے گر پڑا پھر (یا تو) اُس کو (راہ ہی میں) شکاری پرندے اُچک لے جائیں یا (ہوا) اُس کو

ف۱ مسجد حرام یعنی مسجد محترم وہ مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے ۱۲

ف۲ خاص دنوں سے قربانی کے تین دن مراد ہیں حج کی رسم اسلام سے پہلے بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں داخل ہو گئی تھیں اسلام نے حج کو خرابیوں اور بیہودگیوں سے پاک کر کے اس کو عبادت کا خاص رنگ دیا اور قربانی بھی ایک طرح کی عبادت تھی تو مطلب یہ کہ لوگ عبادت کی طرز پر خانہ کعبہ کا حج بھی کریں گے اور چونکہ موسم حج میں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے لہٰذا اس میں سے فائدہ بھی اٹھائیں ۱۲

منزل ۴

ف۳ قربانی اور طواف کے علاوہ اور جو ارکان حج ہیں اُن کی طرف اشارہ ہے ۱۲

[1] احرام کے متعلق پارہ سیقول ع ۸ کا فائدہ دیکھو ۱۲

فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى

کسی دور جگہ لے جا کر ڈال دے گی ف (ایک بات تو) یہ ہوئی) اور (اس کے علاوہ) جو شخص ان چیزوں کا ادب و لحاظ رکھے جو خدا سے نامزد کی گئی ہیں (تو یہ بات) دلوں کی

الْقُلُوبِ ۝ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ

ان (چارپایوں) میں ایک وقت خاص تک تم لوگوں کے (لیے) فائدے ہیں پھر (جب تم نے اُن کو قربانی کے لیے نامزد کر دیا تو) قدیم (عزت والے) خانہ کعبہ کے پاس

الْعَتِيقِ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ

اور ہر ایک اُمت کے لیے ہم نے قربانی قرار دی تھی تاکہ خدا نے جو اُن کو مویشی چارپائے دے رکھے ہیں (قربانی کرتے وقت)

مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَ

اُن پر خدا کا نام لیں سو (لوگو!) تم سب کا خدا (وہی) خدائے واحد ہے تو اُسی کے فرماں بردار بنو اور

بَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ

(اے پیغمبر) عاجزی کرنے والے بندوں کو (جنت کی) خوش خبری سنا دو (جو) ایسے (نیک ہیں) کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل لرز اٹھتے ہیں اور جو

عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالْبُدْنَ

مصیبت اُن پر آ پڑے اُس پر صبر کرتے اور نمازیں پڑھتے اور جو ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور (مسلمانو!)

جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

ہم نے تمہارے لیے قربانی کے اونٹوں کو بھی اُن (قابل ادب) چیزوں میں قرار دیا ہے جو خدا کے ساتھ نامزد کی جاتی ہیں اُن میں تمہارے لیے (چند

عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ

اُن کو کھڑا رکھ کر ف (ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لو پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو اُن میں سے (آپ بھی) کھاؤ اور

وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَن يَنَالَ

اور گدائی پیشہ (ہر طرح کے محتاجوں) کو کھلاؤ ہم نے یوں اُن (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم (ہمارا) شکر کرو

اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ

خدا تک نہ تو ان کے گوشت ہی پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری (اور فرماں برداری) پہنچتی ہے خدا نے اُن کو یوں

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ

تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ اُس نے جو (احکام حج تعلیم کر کے) تم کو (دین کا) رستہ دکھایا ہے تو (اُس کے) اس (احسان) کے بدلے میں اُس کی بڑائی

يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝ أُذِنَ

مسلمانوں (کے دشمنوں کو اُن) سے ہٹاتا رہتا ہے بے شک خدا کسی دغا باز ناشکر کو پسند نہیں کرتا

لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝

جن (مسلمانوں) سے (کافر) لڑتے ہیں اُن کو (بھی اُن کافروں سے لڑنے کی) اجازت ہے (اب) اس لیے کہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے اور کچھ شک نہیں خدا

ف مطلب یہ ہے کہ اُس کا انجام ہی ہلاکت کسی طرح اس سے بھی ہو ف جانوروں سے اور از انجملہ اونٹوں کے فائدے سب کو معلوم ہیں اُن کا دودھ پیا جاتا اور دودھ سے گھی اور مکھن اور انواع اقسام کی مزے دار چیزیں بنائی جاتی ہیں ... وہ لادنے اور سواری اور زمین جوتنے کے کام آتے ہیں ان کی اُون اور کھال اور ہڈی کوئی چیز بیکار نہیں ۱۲ ف اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جاتا ہے اس میں ذبح کرنے والوں کے لیے آسانی ہے اور خود اونٹ کے لیے بھی ۱۲

ف قربانی کے ادب سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی جانور قربانی کے لیے نامزد کر دیا گیا تو نذر خدا سمجھ کر اُس کی خدمت کرے اُس کے چارے اور پانی کی خبر رکھے اور اُس سے سواری اور لادنے کا کام نہ لے ۱۲

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ

یہ وہ (مظلوم لوگ ہیں) جو (بے چارے) صرف اتنی بات کے کہنے پر کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے ناحق (مار وا) اپنے گھروں نکال دیئے گئے

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (کے ہاتھ) سے نہ ہٹواتا رہتا تو (نصاریٰ کے) صومعے اور گرجے

وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ

اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے ف۱ اور جو اللہ کی مدد

مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ زبردست (اور سب پر) غالب ہے - یہ لوگ (یعنی شروع شروع کے مسلمان ہیں تو مظلوم لیکن) اگر (حاکم وقت بنا کر) ہم زمین میں

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ

تو اچھے ہی اچھے کام کریں (یعنی) نمازیں پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور (لوگوں کو) اچھے کام کے لیے کہیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے

الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ

اور سب چیزوں کا انجام کار تو خدا ہی کے اختیار میں ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) اگر یہ کافر تم کو جھٹلاتے ہیں تو

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝

ان سے پہلے نوح (کی امت) کے لوگ اور عاد اور ثمود اور ابراہیم (کی امت) کے لوگ اور لوط (کی امت) کے لوگ

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ

اور مدین کے رہنے والے سب ہی اپنے اپنے پیغمبر (کو) جھٹلا چکے ہیں اور (نیز) موسیٰ جھٹلائے جا چکے ہیں تو ہم نے (چند روز) کافروں کو مہلت

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

سو (تم نے دیکھا کہ) ہماری خفگی کیسی (بلا کی خفگی) تھی غرض کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا اور وہ نافرمان تھیں

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝

پس اب وہ (ایسی) اجڑی پڑی ہیں کہ اُن کی دیواریں اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (کتنے) کنوئیں بے کار (پڑے ہیں) اور (کتنے پکے)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے کہ ان کے ذریعے سے (انجام کار کو) سمجھتے اور (ان کے)

آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى

ایسے کان (ہوتے) کہ اُن کے ذریعے سے (نصیحت کی بات) سنتے بات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ

الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن

دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور

ف۱ عیسائیوں میں جو لوگ راہب یعنی تارک دنیا ہوتے ہیں وہ پہاڑوں یا جنگلوں میں عبادت کے لیے رہ پڑتے ہیں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ کو صومعہ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دین کی حمایت میں لڑنے کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بے دین لوگ آثار دینداری کو مٹا نہ سکیں ف۲ اس آخر جملے میں اس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو مسلمانوں کا غلبہ کے پاؤں جمانے منظور ہیں اور وہ اپنے اس ارادے کو پورا کر کے رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا ف۳ مکان کے گرنے کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ کمزور ہو کر پہلے چھت گرتی ہے اور دیواریں کھڑی رہ جاتی ہیں پھر آخرکار اوپر سے وہ بھی گر پڑتی ہیں

یخلف

ف اسلامی عقیدے کے متعلق یہ ایک بڑی ضروری بات ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پیغمبر کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لازم پیغمبری سمجھتے ہیں وہ

يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

خدا تو کبھی اپنا وعدہ خلاف کرنے کا نہیں اور کچھ شک نہیں کہ تمہارے پروردگار کے ہاں تم لوگوں کی گنتی کے مطابق ہزار برس کے برابر ایک دن ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ

اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے (چند روز) مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر آخرکار ہم نے ان کو دھر پکڑا اور (سب ہی کو)

الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَالَّذِيْنَ

ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو میں تو تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں اور بس پھر جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

(ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (اس کے صلے میں) ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جو لوگ

سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

ہماری آیتوں کے ساتھ ہرائی جتائی کرتے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے

قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ

پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی ایسا نبی گزرا کہ اس کو یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے (اپنی طرف سے کسی بات کی) تمنا کی شیطان نے اس کی تمنا میں (وسوسہ) ڈال دیا

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

پھر آخرکار خدا نے وسوسۂ شیطانی کو دور اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا اور اللہ (سب کے حال سے) واقف

حَكِيْمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

(اور) حکمت والا ہے ف (ایسے معاملات میں منظور خدا یہ ہوتا ہے) کہ اس (وسوسے) کو جو شیطان نے ڈالا ہے ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ گردانے

مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝

(جن کے) دلوں میں (بدعقیدگی کا) مرض ہے اور ان کے دل سخت ہیں اور کچھ شک نہیں کہ (یہ) ظالم (یعنی کافر تو پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ

اور (اے پیغمبر ایسے معاملات میں خدا کو یہ منظور (رہا) ہے کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ (یہی) برحق (ہے اور) تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے تو اس پر ایمان لائیں

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ

اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑانے لگیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں کچھ شک نہیں کہ خدا ان کو سیدھا

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

رستہ دکھا دیتا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں (پڑے) رہیں گے یہاں تک

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ

کہ قیامت یکایک ان کے سر پر آموجود ہو یا (یوں کہو کہ ایک بے) منحوس دن کا عذاب ان پر آنازل ہو ف (کہ) حکومت اس دن

پیغمبر کے ذاتی خیال کو جس کے خلاف واقع ہوا وسوسۂ شیطانی سے تعبیر کیا ہے اور وحی کو آیات الٰہی سے جب پیغمبر کا ذاتی خیال ٹھیک اترا ہے تو وحی کی اور مضبوطی ہوئی کیونکہ وحی نے خلاف نہ کبھی ہوا ہے

اور نہ ہو سکتا ہے ف عقیم کے لفظی معنے ہیں بانجھ یعنی وہ عورت جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور محاورۂ عرب میں اس منحوس دن کو بھی عقیم بول دیتے ہیں جس میں خلاف مراد واقعات پیش آتے رہے ہوں

چنانچہ اسی خیال سے ہم نے لازم معنے منحوس کے اختیار کر لیے ہیں منحوس دن سے یا تو روز قیامت مراد ہوگا جیسا ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے یا شاید روز بدر یا قحط سالی کی طرف اشارہ ہو کہ جنگ

لِلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

خدا (ہی) کی ہوگی وہ لوگوں میں (ان کے باہمی اختلافات کا) فیصلہ کرے گا تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے وہ آرام (و آسائش)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور جو انکار کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی (وہ بدنصیب) ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں وطن چھوڑے پھر شہید ہوگئے یا (اپنی موت سے) مر گئے

اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ

اللہ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا اور کچھ شک شبہ نہیں کہ خدا ہی (دوسرے) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے وہ ان کو

مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ

جس سے خوش ہو جائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) بردبار ہے یہ تو اپنے وقت پر یوں ہی ہو کر رہے گا اور جس شخص نے (دشمن کو) اتنی ہی

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

ایذا دی جتنا کہ یہ شخص (اس سے پہلے دشمن کے ہاتھوں) ستایا گیا تھا پھر (دشمن کی طرف سے) اس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اس (مظلوم) کی خدا ضرور مدد کرے گا کچھ شک شبہ نہیں

غَفُوْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

بخشنے والا ہے۔ یہ (مدد جو اس مظلوم کو دی جائے گی) اس وجہ سے ہے کہ اللہ (اپنی مرضی سے) رات کو دن میں داخل کرتا رہتا ہے اور دن کو

الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ

رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور (نیز) اس وجہ سے کہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے (اور نیز) یہ (مدد جو مظلوم کو دی جائے گی) اس سبب سے ہے

مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

جن (معبودوں) کو (یہ منکر) خدا کے سوا (اپنی حاجت براری کے لیے) پکارتے رہتے ہیں وہ (سر تا سر) لغو ہیں اور (نیز) اس سبب سے کہ اللہ ہی عالی شان (اور)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ

(اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے پھر (پانی برسے پیچھے) زمین سرسبز ہو جاتی ہے بے شک

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

اللہ (بندوں کے حال پر) مہربان (اور ان کی ضرورتوں سے) آگاہ ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کچھ شک شبہ نہیں کہ اللہ ہی

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَ

بے نیاز (اور) سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔ (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ نے ان (تمام) چیزوں کو جو زمین میں ہیں تم لوگوں کے

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي

(خاص کر) کشتی کو جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور (وہی) آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر (وہ حکم دے تو)

ع ۹ / ۱۴

ف مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو کافروں نے بڑی بڑی ایذائیں دیں مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکا صبر کرتے رہے جب ذرا جان آئی تو بعض مواقع پر انتقام بھی لیا کافروں کو چاہیے تھا کہ حد انتقام تک آگے کو زیادتی نہ کرتے کیونکہ حد انتقام تک بدلا تھا مگر کافروں نے پھر بھی مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور لگے زیادتیاں کرنے تو مسلمان مظلوم ہوئے اور خدا نے ان کی امداد کا وعدہ فرمایا اس میں بشارت فتوحات کی ہے اور اس کی وجہ بیان کی ہے رات اور دن کی مثال سے کہ جو خدا رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا ہے اور اجرام فلکی پر اس کی حکومت چلتی ہے اس کی قدرت کے آگے کافروں کا مغلوب اور مسلمانوں کا غالب کر دینا کیا چیز ہے رات سے ان ملکوں کی طرف اشارہ ہے جن پر کفر کی تاریکی چھائی ہوئی ہے یعنی کافروں کے قبضے میں ہیں اور دن سے مسلمانوں کی عملداری کی طرف اشارہ ہے ۱۲

منزل ۴

ع ۱۵

الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَهُوَ

اُس کے حکم سے (ابھی دم کے دم میں) گر پڑے کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھتا اور مہربان ہے اور (لوگو!) وہی

الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ

جس نے (اول بار) تم میں جان ڈالی پھر (وہی) تم کو مارتا ہے پھر (اسی طرح قیامت کے دن) تم کو جلائے گا (بھی) کچھ شک و شبہ نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ

(اے پیغمبر) ہم نے ہر ایک امت کے لیے (عبادت کے) طریقے قرار دیے کہ وہ ان پر چلتے ہیں تو (تمہارے زمانے کے) ان لوگوں کو چاہیے کہ اس طریقہ (اسلام

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِن جَادَلُوكَ

اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلائے چلے جاؤ کچھ شک و شبہ نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو اور اگر (اس پر بھی یہ لوگ) تمہارے جھگڑا کریں

فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تو (ان سے) کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے (لوگو!) جن باتوں میں تم (دنیا میں) باہم اختلاف کرتے رہے ہو (قیامت کے) دن اللہ

فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ

تم میں ان جھگڑوں کا فیصلہ کر دے گا (اے پیغمبر) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ اس سے (بخوبی) واقف ہے

وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَ

(اس میں کچھ) شک نہیں کہ یہ (سب باتیں) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں (اور اس میں بھی کچھ) شک نہیں کہ یہ (سب) خدا پر آسان ہے

يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم

(کافر) خدا کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ ان (ہی) کے پاس

بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

اس کی کوئی عقلی دلیل ہے اور (قیامت میں ایسے) بے انصافوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا اور (اے پیغمبر) جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ

تو تم (ان) منکروں کے چہروں میں ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر لپک

يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا

(اے پیغمبر) تم ان سے کہو کہ اس سے بھی بدتر تمہیں (ایک چیز) بتاؤں (لو سنو وہ) دوزخ ہے جس کا وعدہ

اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ

خدا منکروں سے کر چکا ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے

فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا

تو اس کو کان لگا کر سنو کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے

ف ۱ علم ہیأۃ کے عالموں کی تحقیق ہے اور یہی کہ چاند تو خیر ہماری زمین سے چھوٹا ہی مگر دوسرے اجرام فلکی یہاں تک چھوٹے چھوٹے ستارے جو ٹمٹماتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہم سے لاکھوں کروروں کوس دور اور بجائے خود ایک جہان ہیں اور ہماری زمین ان کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے بڑی گول کے مقابلے میں

منزل ۴

رائی کا دانہ یا اس سے بھی کم یہ سب اجرام فلکی پڑے چکر کھا رہے ہیں اور ایسے انتظام کے ساتھ گھوم رہے ہیں کہ ایک دوسرے سے ٹکرانے نہیں پاتے کبھی کبھی نجومی بیٹھے بیٹھے ڈرا دیا کرتے ہیں کہ فلاں ستارہ زمین کے ایسے پاس سے ہو کر گزرے گا کہ شاید زمین سے ٹکرا جائے مگر قیامت آنے کی تو یہی کچھ ہو گا ۱۲

وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ

اگرچہ اُس کے پیدا کرنے کے لیے سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اس سے وہ چیز نہیں چھڑا سکتے ایسے بودے

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

(کیسی) بودی وہ (بے چاری مکھی) جس کا پیچھا کیا جانے (اور پھر بھی ہاتھ نہ لگے) ف ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر جاننی چاہئے تھی جانی ہی نہیں (ورنہ) اللہ تو

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ

بڑا زبردست (سب پر) غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں (بعض کو اپنے احکام پہونچانے کے لیے) انتخاب فرما لیتا ہے اور (اسی طرح بعض کو) آدمیوں میں سے بھی

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

کیونکہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کا حال) دیکھتا ہے۔ وہ ان کے اگلے اور ان کے پچھلے (سب) حالات جانتا ہے اور سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر ہے

الْأُمُورُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

مسلمانو (اللہ کی جناب میں) رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

نیکی کرتے رہو تاکہ تم (آخر کار اپنی) مراد کو پہنچو اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ اس (کی راہ) میں کوشش کرنے کا حق ہے اسی نے تم کو (دنیا کی

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ

اور دین (کے بارے) میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (تمہارے لیے یہی) دین (تجویز کیا جو) تمہارے باپ ابراہیم کا (تھا) اسی (خدا) نے اگلی کتابوں

الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ

مسلمان رکھا (یعنی فرماں بردار بندے) اور اس (قرآن) میں (بھی) تاکہ رسول تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں اور

تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا

تم (دوسرے) لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو تو نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کا سہارا پکڑو

بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

وہی تمہارا کارساز ہے تو (کیا ہی) اچھا کارساز اور (کیا ہی) اچھا مددگار ہے ف۲

سورۃ المؤمنون مکیۃ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وہی مائۃ وثمانی عشرۃ آیۃ وستۃ رکوعات

سورہ مومنون مکے میں اتری اور اس کی ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور چھ رکوع — اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے شروع

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

ایمان والے (اپنی مراد کو) پہنچ گئے (اور یہ) وہ (لوگ ہیں) جو اپنی نماز میں

خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ

ف۱ ہم نے طالب بتوں کو اور مطلوب مکھی کو بتلایا ہے اور دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بت پرست طالب ہوں اور بت مطلوب مطلب دونوں طرح ٹھیک بیٹھتا ہے ۱۲ ف۲ گواہ ہونے کا مقصود ہی حجت کا کام کرنا اور حجت کے تمام کرنے سے غرض یہ ہے کہ جس پر حجت تمام کی جائے اُس کو عذر کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے پس خدا نے پیغمبر آخر الزماں کے بھیجنے سے ہم مسلمانوں پر اپنی حجت تمام کر دی کہ وہ ایسا دین لے کر آئے جو آسان اور قریب الفہم اور مطابق فطرت کہ ہم کو اُس دین کے قبول کرنے میں کوئی خاص عذر باقی نہیں جس طرح پیغمبر کے بھیجنے سے خدا نے اپنی حجت ہم مسلمانوں پر تمام کی اسی طرح ہم مسلمانوں کے اسلام لانے سے دوسرے لوگوں پر بھی حجت تمام ہو گئی کہ جیسے آدمی ہم ویسے آدمی وہ جیسے حواس ہمارے ویسے حواس اُن کے جیسی عقل ہم کو دی گئی ویسی ہی عقل اُن کو بھی دی گئی ہے تو کوئی سبب نہیں کہ ہم اسلام قبول کریں اور وہ نہ کریں ۱۲

منزل ۴ — ع ۱۰ / ۶ / ۱۷

فٰعِلُونَ ○ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ○ إِلَّا عَلٰٓى أَزْوٰجِهِمْ

دیا کرتے اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر اپنی بیبیوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ

یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) ان پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں

ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُونَ ○ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس

رٰعُونَ ○ وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ أُولٰٓئِكَ هُمُ

ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی لوگ (آدم کے اصلی)

الْوٰرِثُونَ ○ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○ وَلَقَدْ

وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے ف (اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور ہم نے

خَلَقْنَا الْإِنسٰنَ مِن سُلٰلَةٍ مِّن طِينٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِي

انسان کو مٹی کے ست سے بنایا پھر ہم ہی نے اس کو حفاظت کی جگہ (یعنی عورت کے رحم میں) نطفہ

قَرَارٍ مَّكِينٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

بنا کر رکھا پھر ہم ہی نے نطفے کا لوتھڑا بنایا پھر ہم ہی نے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنٰهُ خَلْقًا

پھر ہم ہی نے بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا پھر (آخرکار) ہم ہی نے اس کو (گویا بالکل) دوسری

ءَاخَرَ فَتَبٰرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِينَ ○ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذٰلِكَ

تو (سبحان اللہ) خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو (سب) بنانے والوں میں بہتر (بنانے والا) ہے ف۲ پھر (لوگو!) اس کے بعد تم (سب) کو

لَمَيِّتُونَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُونَ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

مرنا ہے پھر قیامت کے دن تم (سب) اٹھا کھڑے کیے جاؤ گے اور ہم ہی نے

فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِينَ ○ وَأَنزَلْنَا

تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور پیدا کرنے (کے ہنر) میں ہم کچھ اناڑی نہ تھے ف۳ اور ہم ہی نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنّٰهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهِ

ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں (جمع کرکے) ٹھیرائے رکھا اور ہم اس (پانی) کے (اڑا لے) جانے پر

لَقٰدِرُونَ ○ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنٰبٍ لَّكُمْ فِيهَا

قادر ہیں پھر اس (پانی) کے ذریعے سے ہم نے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنا کھڑے کیے کہ تمہارے لیے

ف خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے ان کو بسنے کے لیے بہشت دے دی تھی پھر آدم سے ایک قصور سرزد ہوا کہ انھوں نے درخت ممنوع کا پھل کھا لیا تو خدا نے ان کو بہشت سے نکال دیا مگر آدم کی جائیداد ضبط نہیں کی بلکہ آدم کی توبہ استغفار پر ان کی اولاد سے وعدہ کیا کہ دنیا میں نیک عمل کرو گے تو تم کو میراث پدری دخیل کر دیا جائے گا میراث کے ایک معنے تو یہ ہیں اور دوسری توجیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نکلتی ہے کہ ہر ایک شخص کے لیے خدا نے دو گھر رکھے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں تو دوزخیوں کے گھر بہشت میں ہیں جنتی ان کے وارث قرار پاکر ان پر بھی قبضہ کریں گے ۱۲ ف۲ یہ عام آدمیوں کی پیدائش کا مذکور ہے کہ اس کی ابتدا نطفے سے ہے اور نطفہ جز خلاصہ غذا اور غذا ہی مٹی کا خلاصہ جس سے حیوانات اور نباتات آدمی کے کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں مٹی سے لے کر پیدا ہونے تک جو تصرفات ہوتے ہیں ان کو حقیقت میں آدمی سے کچھ مناسبت نہیں معلوم ہوتی نطفہ ہونے کی حالت میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آخر کار اس کا آدمی بن جائے گا دوسری خلق کی صورت میں بنا کھڑا کرنے سے یہی معنے ہیں ۱۲ ف۳ قرآن میں لفظ طرائق ہے جس کا ترجمہ ہم نے آسمان کیا ہے اور بے شک طرائق سے مراد آسمان ہیں مگر عربی میں آسمانوں کو طرائق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ پرتلے تہوں اور پرتوں کی طرح واقع ہیں یا اس وجہ سے کہ فرشتوں اور ستاروں کے گزرگاہ ہیں ہم اپنی زبان میں کوئی ایسا لفظ نہیں پاتے جس سے وجہ تسمیہ بھی ظاہر ہو ۱۲

منزل

فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ

اُن میں بہت سے میوے (پیدا ہوتے) ہیں اور ان میں سے (بعض کو) تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور (ہم ہی نے زیتون کا وہ) درخت (پیدا کیا) جو

تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً

(اور) کھانے والوں کے لیے (گویا) روغن اور سالن لیے ہوئے اُگتا ہے ف اور (لوگو!) تمہارے لیے چارپایوں میں بھی عبرت (کا مقام) ہے

نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ

کہ جو (الابلا) اُن کے پیٹوں میں (بھری) ہے اس میں سے ہم تم کو (دودھ) پلاتے ہیں اور (دودھ کے علاوہ) چارپایوں میں تمہارے لیے (اور بھی)

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

اور ان پر اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے (بھی) پھرتے ہو۔ اور البتہ ہم نے نوح کو اُن کی قوم (کے لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا

فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝

تو انھوں نے لوگوں سے کہا کہ بھائیو اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ

اس پر اُن کی قوم کے سردار جو منکر تھے (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ (بھی) بس تم ہی جیسا آدمی ہے (اور)

أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا

تم سے برتر بننا چاہتا ہے اور اگر خدا کو (پیغمبر ہی بھیجنا) منظور ہوتا تو فرشتوں کو اتارتا ہم نے تو

بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا

ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں (ہوتی) سنی نہیں ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے

بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

سو ایک وقت (خاص) تک اُس (کے انجام) کا انتظار کرو۔ نوح نے (خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار جیسا انھوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر

أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

کہ ہمارے زیر نظر اور ہمارے ایما کے مطابق ایک کشتی بناؤ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آنے کو ہو اور

التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن

تنور (زمین) سے پانی اُبلنے لگے تو ناؤ میں ہر ایک (جاندار) قسم سے (نر و مادہ) دو دو کا جوڑا بٹھا لو اور (اپنے) ساتھ اپنے گھر والوں کو

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم

جن کی نسبت پہلے سے (غرق ہونے کا) حکم ہو چکا ہے (ان کو نہیں) اور جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں ان کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا کہ وہ

مُّغْرَقُونَ ۝ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

(بہر حال) ڈوبنے والے ہیں پھر جب تم اور تمہارے ہمراہی (سب اطمینان سے) کشتی میں بیٹھ لو تو کہو کہ

ع ٢٢

منزل ٤

ف یہ کوہ طور جو مشہور ہے اس کا پورا نام طور سینا ہے اور اس میں زیتون کے درخت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں روغن زیتون روغن اور سالن دونوں کا کام دیتا ہے اگر نرے روغن زیتون میں ڈبو کر روٹی کھا لو تو روٹی اور سالن کا مزہ دے ١٢

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي

خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دی اور (خدا کی جناب میں) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار

مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ

مجھ کو (زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنے والوں میں بہتر (اتارنے والا) ہے ف۱ کچھ شک نہیں کہ ان (واقعات) میں (ہماری قدرت

كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ○ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ○ فَأَرْسَلْنَا

ہم کو (لوگوں کے ایمان کا) امتحان لینا منظور تھا (سو لیا) پھر ان کے بعد ہم نے (ایک) اور امت (ثمود) نکال کھڑی کی اور انہی میں سے (صالح کو)

فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○

رسول (بنا کر) ان میں بھیجا (اور انہوں نے ان کو سمجھایا) کہ خدا کی عبادت کرو (کہ) اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم کو (اس سے) ڈر نہیں لگتا

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَ

اور ان کی قوم کے سردار جو (ان کی رسالت کے) منکر تھے اور روز آخرت کے آنے کو بھی جھٹلاتے تھے اور

أَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ

دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی (آپس میں) کہنے لگے کہ یہ (صالح) بس تم ہی جیسا آدمی ہے جو (کھانا) تم کھاتے ہو اسی قسم کا

مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ○ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ

اور جو (پانی) تم پیتے ہو اسی قسم کا (پانی) یہ بھی پیتا ہے اور اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو اس صورت میں ضرور تم

إِذًا لَخَاسِرُونَ ○ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ

(عقل کا) گھاٹا ہے - کیا یہ شخص تم سے کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) تمہاری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو تم (دوبارہ زندہ کر کے زمین سے)

مُخْرَجُونَ ○ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ○ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا

نکالے جاؤ گے (یہ) بات جو تم سے کہی جاتی ہے (بالکل عقل سے) دور (اور قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ پیدا ہونا کیسا) یہی ہماری

الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ

دنیا کی زندگی ہی ہے اور بس کہ ہم مرتے (بھی) ہیں اور جیتے (بھی) ہیں اور ہم کو (پھر جی کر) اٹھنا نہیں ہو نہ ہو یہ (صالح) ایک ایسا دلیر شخص ہے جس نے

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ○ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ○

خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو اس (کے کہنے) کا یقین کرتے نہیں (لوگوں کا یہ انکار دیکھ کر صالح) نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جیسا انہوں نے

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ○ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ

(خدا نے) فرمایا (ذرا صبر کرو) عنقریب ہی یہ لوگ (اپنے کیے سے) ضرور نادم ہوں گے - چنانچہ (ہمارے وعدہ) برحق کے مطابق ان کو آواز سخت (کے عذاب)

فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

اور ہم نے ان کو خس و خاشاک کی طرح پامال کر دیا پس ظالم لوگوں پر (خدا کی) لعنت - پھر ان کے بعد ہم نے اور (بہت سی)

قرونا

ع ۲/۱۰

منزل ۴

ف۱ یہاں اتارنے سے میزبانی مراد ہے نوح علیہ السلام کا مطلب تھا کہ اے خدا زمین پر بھی ہم اور ہم جو اس زمین کے تو تیرے ہی مہمان ہوں گے اور تو میزبان تو ہماری مہمانی اچھی طرح کیجیو یعنی فراغت سے کھانے پینے کو دیجیو یوں تو اور لوگ بھی میزبانی کرتے ہیں مگر تو ان سب سے بہتر حق میزبانی ادا کرنے والا ہے یعنی روزی دینے والا ہے ۱۲ ف۲ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کو باستحقاق آواز سخت نے آپکڑا یعنی یہ پکڑنا واجبی تھا اور وہ اس کے مستحق تھے ۱۲

قُرُونًا آخَرِينَ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝ ط

اُمتیں پیدا کیں کوئی اُمت اپنے وقتِ (مقرر) سے نہ آگے بڑھ سکتی اور نہ (اُس سے) پیچھے رہ سکتی ہے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا

پھر ہم لگاتار اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جب جب کسی اُمت کا رسول اُن کے پاس آتا اُس کو جھٹلاتے

بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝

تو ہم بھی ایک کے پیچھے ایک کو (ہلاک) کرتے گئے اور (نیست و نابود کر کے) ہم نے اُن کے افسانے بنا دیئے تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر لعنت

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ

پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیلِ ظاہر کے ساتھ ف

فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۝ فَقَالُوا

فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ (سب) شیخی میں آگئے اور وہ تھے (بھی) سرکش لوگ (تو) آپس میں کہنے لگے

أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُمَا

کیا ہم ان دو شخصوں پر کہ وہ بھی ہمارے ہی جیسے (بشر) ہیں ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہماری خدمتگار ہے غرض ان لوگوں نے (موسیٰ و ہارون) کو جھٹلایا

فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ

تو (انجام یہ ہوا کہ) ہلاک کر دیئے گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) اس غرض سے عنایت کی تھی کہ لوگ اُس سے ہدایت پائیں

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اُن کی والدہ (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور اُن دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھیرنے کے قابل اور

مَعِينٍ ۝ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي

شاداب بھی تھی (لے جا کر) پناہ دی ف (ہم نے اپنے تمام پیغمبروں کو بھی ارشاد کیا کہ اے) گروہ پیغمبران ستھری چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو

بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ

تم جیسے جیسے عمل کرتے ہو ہم اُن (سب) سے واقف ہیں۔ اور تمہارا (خدائی) گروہ یہ دین (اور ملت) کے اعتبار سے ایک ہی گروہ (ہے) اور ہم (ہی)

فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ

تو ہم (ہی) سے ڈرتے رہو۔ پھر لوگوں نے آپس میں پھوٹ کر کے اپنا (اپنا) دین جدا جدا کر لیا (اب) جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی

فَرِحُونَ ۝ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم

خوش ہے۔ تو (اے پیغمبر) تم ایک وقت (خاص) تک ان (لوگوں) کو اُن کی غفلت میں پڑا رہنے دو۔ کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو

بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝

مال اور اولاد سے اِن کی امداد کیے چلے جاتے ہیں (اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ) اِن کو فائدہ پہنچانے میں ہم جلدی کر رہے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ (لوگ) سمجھتے

ف نشانیوں اور دلیل ظاہر کا عطف یا تو عطف تفسیری ہے کہ نشانیاں یعنی معجزات سب مل کر وہی دلیل ظاہر تھے یا معجزات موسوی میں عصا عظیم الشان معجزہ تھا اس کو دوسرے معجزات سے الگ کر کے دلیل ظاہر فرمایا یا دلیل ظاہر سے وہ دلائل مراد ہوں جو موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ساتھ مباحثہ کرتے وقت بیان کیا کرتے تھے۔

ف جس طرح کا واقعہ فرعون کے ساتھ حضرت موسیٰ کو پیش آیا تھا کہ اُن کے پیدا ہونے کی خبر پہلے سے فرعون کو مل گئی تھی اسی طرح کا اتفاق حضرت عیسیٰ کو بھی پیش آیا کہ اُن کے پیدا ہونے سے پہلے ہیرودوس حاکم وقت کو [illegible] نبی سے [illegible] سبب ہونے والا ہے چنانچہ ہیرودوس کے خوف سے حضرت مریم کے چچا زاد بھائی یوسف نجار ماں بیٹوں کو مصر کے علاقے کے ایک گاؤں بلدہ میں جو کنار رود نیل پر آباد تھا لے آئے تھے حضرت عیسیٰ یہیں بڑے ہوئے ہیرودوس مر گیا تو یہ اپنے وطن کو واپس گئے اور اپنی پیغمبری کا اعلان کیا شاید اسی واقعہ کی طرف اس آیت میں مجملاً اشارہ ہو ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ

جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ترساں (وہراساں) رہتے اور جو

رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ

اپنے پروردگار کی آیتوں کا یقین رکھتے۔ اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ دیتے بن پڑتا ہے

مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ

(خدا کی راہ میں) دیتے اور (اس پر بھی) ان کے دلوں کو اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہی

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا

نیک کاموں میں جلدی کرتے اور ان کے لئے آگے نکلتے ہیں ف۱ اور ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر اس پر

وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ بَلْ قُلُوبُهُمْ

بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے ہاں (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر ہے ف۲ جو (ہر ایک کا) ٹھیک (ٹھیک حال) بتاتا ہے اور (لوگ اس سے) اطمینان رکھیں کہ کسی طرح

فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ۝

ان (باتوں کی طرف) سے غفلت میں ہیں اور غفلت کے علاوہ ان کے (اور بھی بہت سے) اعمال (بد) ہیں جن کے یہ مرتکب ہوتے رہتے ہیں (اور یہ ان اعمال بد سے باز آنے

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ۝ لَا تَجْأَرُوا

یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے خوش حال لوگوں کو (اپنے) عذاب میں دھر پکڑیں گے تو یہ فوراً بلبلا اٹھیں گے (اس وقت ہم ان سے کہیں گے کہ) اب مت بلبلاؤ

الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ۝ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

تم کو ہمارے ہاں سے (کسی طرح کی) مدد ملنے والی نہیں۔ (قرآن میں سے) ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں

فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ ۝ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا

تو تم اکڑے اکڑے قرآن کا مشغلہ بنائے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے الٹے پاؤں

تَهْجُرُونَ ۝ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ

بھاگتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے (سرے سے ہمارے اس) ارشاد (یعنی قرآن) میں غور ہی نہیں کیا یا (ان کے بدکنے کی یہ وجہ ہوئی کہ) ان کے پاس ایک (نئی)

الْأَوَّلِينَ ۝ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ

یا یہ لوگ اپنے رسول (کی راستبازی) سے واقف نہ تھے اور (لاعلمی کی وجہ) یہ ان (کی رسالت) سے منکر ہیں یا (اپنے رسول کی نسبت

بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ وَلَوِ اتَّبَعَ

کہ اس کو جنون ہے (ان میں سے کوئی سی بات بھی نہیں) بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آیا اور ان میں سے اکثر حق سے متنفر ہیں اور اگر

الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ

حق ان کی خواہشوں کے مطابق ہوا کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے (ان سب کا انتظام کبھی کا) درہم و برہم ہو گیا ہوتا ف۳ بلکہ حقیقۃ الحال یوں ہے کہ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کافر کفر و شرک کرتا ہے، دنیا میں اس کو کامیابی بھی ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کامیابی اس کے کفر و شرک کا نتیجہ ہے اور کفر و شرک اچھی چیز ہے اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے وہ خوشی خوشی کفر و شرک کرتا چلا جاتا ہے خدا نے اس کی غلط فہمی پر اس کو متنبہ کر دیا کہ دنیاوی ناکامی اور کامیابی دوسری چیز ہے اور اس سے بندوں کے صبر و شکر کا امتحان لینا منظور ہے پس کفر و شرک کو نیکی اور دنیاوی کامیابی کو اس کا نتیجہ سمجھنا تا سر بے عقلی ہے ہاں جو لوگ کفر و شرک نہیں کرتے وہ البتہ نیکیوں کی طرف لپکتے ہیں نہ کافر و مشرک کہ کریں کفر و شرک اور سمجھیں ہم نیکیوں کی طرف لپک رہے ہیں اور ہم کو دنیا میں اسی کا بدلہ مل رہا ہے ۱۲

ف۲ اخیر پارے کی سورہ مطففین میں اس کی زیادہ صراحت ہے۔ ف۳ بات یہ ہے کہ انسان کی خواہشیں ہیں غیر محدود اور چونکہ ہر فرد بشر کا یہی حال ہے اور سب لوگ مل کر رہتے سہتے ہیں اگر خواہشوں کو محدود نہ کیا جائے اور لوگوں کو شریعت کا پابند نہ رکھا جائے تو دنیا دین میں سب کچھ سب گڑبڑ ہے

منزل ۴

أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا

ہم نے ان کو ان ہی کے حالات لا کر سنائے اب یہ اپنے حالات (کے سننے) سے گریز کرتے ہیں ف یا (اے پیغمبر) تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ اجرت مانگتے ہو

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ

تو تمہارے پروردگار کی دین (ان کی اجرتوں سے کہیں) بہتر ہے اور خدا (سب) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے اور (اے پیغمبر) تم ان کو

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

سیدھے رستے کی طرف بلاتے ہو اور جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہیں وہی (سیدھے) رستے سے

لَنَاكِبُونَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي

ہٹے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم ان (کے حال) پر رحم فرمائیں اور جو تکلیفیں ان کو (ان کے کفر کی وجہ سے) پہنچی رہتی ہیں ان کو دور بھی کر دیں تو یہ ایسے بدنفس ہیں

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا

اپنی سرکشی پر اصرار کریں (اور راہ راست سے) بھٹکے بھٹکے (پھریں) اور ہم نے ان کو مبتلائے عذاب (الٰہی) کیا تاہم یہ لوگ

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ

اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور عاجزی کرنا تو ان کا شیوہ ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب سخت کا دروازہ کھول دیا

شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

تو اس وقت نا امید ہو بیٹھے ف٢ اور (لوگو) وہی (خدا کیسا مہربان) ہے جس نے تمہارے لیے کان اور

الْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي

آنکھیں اور دل پیدا کیے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جس نے تم کو

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ

زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن) تم (سب) کو اکٹھا کرکے اسی کے حضور میں لایا جائے گا اور وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝

رات اور دن کا ادلا بدلی بھی اسی کا کام ہے تو کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (ان کے پاس کوئی جواب معقول تو ہی نہیں) بلکہ جیسی باتیں اگلے

قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا

(یعنی) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں اور (مرے پیچھے) مٹی ہو جائیں گے اور (صرف) ہڈیاں (باقی رہ جائیں گی) کیا ہم (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے

نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

ہم سے (اور ہم سے) پہلے ہمارے بڑوں سے (اس کا) وعدہ ہوتا آیا ہے ہو نہ ہو یہ صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ اگر تم (پڑھے) لکھے ہو تو (بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ اس میں ہے (یہ تمام کائنات) کس کی ہے وہ فوراً (کہیں گے)

الربع — منزل ٤

ف١ جس وقت پیغمبر صاحب مبعوث ہوئے ہیں اہل عرب کا طرز تمدن اس قدر خراب تھا کہ ان کو نیا کہنے میں بھی مضائقہ نہ تھا پیغمبر صاحب نے ان کے عیوب ان پر ظاہر کرکے ان کی اصلاح کی قاعدے کی بات ہے کہ آدمی اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوتا اور حق بات سب ہی کو تلخ لگتی ہے تو جو لوگ بہت خود پسند اور مغرور تھے ان کو الٹی ضد پیدا ہوئی اس آیت میں یہی الزام دیا گیا ہے ١٢ ف٢ مقصود تو یہ ہے کہ کفار مکہ کی یہ حالت ہے کہ رجوع الی اللہ نہیں ہوتا مانند لانے انکار رسالت کی وجہ سے ان کو تکلیفیں بھی پہنچائیں بڑا سخت قحط پڑا۔ بدر کی لڑائی میں قوم کے سردار مارے گئے اور شکست فاش ہوئی چاہیے تھا کہ عذاب آیا تھا تو خدا کے آگے گڑگڑاتے سو ایسے تو عجب ہی کے نہ تھے ہلکا سا عذاب ہوا تو اپنی ضد پر اڑے رہے عذاب سختی ہوئی تو کوڑ بین جاتا رہا مگر نا امیدی کی حالت طاری ہوئی اور آس توڑ بیٹھے غرض خدا کی طرف متوجہ نہ ہوئے ١٢

ف١ دنیا جو مقصد رہی اس کا حاصل مقصد دین ہو بیائے مجہول ١٢

لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

کہ اللہ کا (ان سے) کہو کہ پھر تم کیوں نہیں غور کرتے (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے اور (نیز) عرش عالی شان کا مالک (کون ہے؟)

الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ

وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ (یہ سب کچھ) اللہ ہی کا ہے (اب تم ان سے) کہو کہ کیا پھر تم کو (اس سے) ڈر نہیں لگتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ تم بتاؤ (بڑے) جو

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ

ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ (جس کو چاہتا) پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا وہ فوراً یہی جواب دینگے

لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کہ (یہ سب صفتیں تو) اللہ ہی کی ہیں (اب ان سے) کہو کہ پھر تم کو کیسی پھٹکی پڑ جاتی ہے حق یہ ہے کہ ہم نے ان کو سچی بات پہنچا دی ہے اور یہ بیشک جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک

اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

خدا اپنی مخلوقات کو (الگ لیے) لیے پھرتا اور (آپس میں لڑتے) اور آخرکار (ایک دوسرے پر) غالب آجاتا جیسی باتیں یہ (لوگ اللہ کی نسبت

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ

(وہ) غائب اور حاضر (سب) کو جانتا ہے اور وہ لوگوں کے شرک سے (بری اور) بالاتر ہے (اے پیغمبر تم تو یہ) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار

مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنَّا عَلٰٓي

جس (عذاب) کا وعدہ ان کافروں سے کیا جا رہا ہے اگر شاید وہ عذاب تو مجھکو دکھائے تو اے میرے پروردگار (ان) ظالم لوگوں میں کہیں مجھکو شامل کر لینا اور

اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ

قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا وعدہ (ان کافروں) سے کر رہے ہیں (تمہاری زندگی میں ان پر نازل کریں اور) تم کو دکھائیں (اے پیغمبر اگر کوئی تمہارے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝

(اور) جو کچھ یہ (لوگ تمہاری نسبت) کہتے ہیں ہم اس سے خوب واقف ہیں اور (یہ بھی) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

اور اے میرے پروردگار میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور یہ کافر) تو یہ ماننے والے نہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آ موجود

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا

تو دعا مانگنے لگا کہ اے میرے پروردگار آپ ایک (مجھے) پھر (دنیا میں) بھیج دیجئے تاکہ (دنیا) جس میں چھوڑ آیا ہوں اس میں (پھر جا کر) نیک عمل کروں (یہ تم فرشتوں کی طرف

كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

یہ ایک (لن ترانی) بات ہے جو (وہ) بکتا ہے اور لوگوں کے پیچھے (ایک عالم) برزخ ہے جس میں ان کو (اس دن تک رہنا ہے جس دن) (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے

ف۱ ان آیتوں میں پیغمبر صاحب کو کفار کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کی تعلیم ہے اگرچہ کفار پیغمبر صاحب کو جادوگر اور شاعر اور جھوٹا سبھی کچھ کہتے تھے مگر پیغمبر صاحب کو یہی حکم تھا کہ تم گالی کے بدلے گالی نہ دو ورنہ شیطان اغوا کرکے زیادہ بگاڑ ڈلوا دے گا ۱۲

ف۲ بالو کلا انہا کلمۃ ہو قائلہا سارے کا سارا کافر کی دعا کا جواب ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا اور یا دعا کا جواب لفظ کلا پر تمام ہو گیا اور انہا کلمۃ ہو قائلہا علیحدہ جملہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کافر کے حال کی خبر دیتا ہے کہ وہ ہر طرف سے ناامید ہو کر یہ انہونی بات کہے گا ۱۲

منزل ۴ ع ۵

ف۳ مرنے کے بعد سے قیامت کے برپا ہونے تک روحیں جس حالت میں رہیں گی اس کا نام ہے برزخ اصل میں برزخ کے معنی آڑ کے ہیں اور اسی واسطے اس حالت کو برزخ کہا جو موت سے لے کر قیامت تک رہے گی گویا کہ اس دنیا کی زندگی اور قیامت میں ایک حد فاصل ہے ۱۲

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اُس دن نہ تو لوگوں میں رشتے داریاں (باقی) رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ف

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ

پھر جن (کے نیک عملوں) کا بوجھ بھاری نکلے گا تو یہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن کے نیک عملوں کا

مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝

بوجھ ہلکا نکلے گا تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں آپ برباد کر لیا کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ میں رہیں گے

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ

آتش (دوزخ کی لپیٹ) اُن کے مونہوں کو جھلستی ہوگی اور وہ وہاں بُرے مونہہ بنائے ہوں گے (ہم ان سے پوچھیں گے کہ) کیا (دنیا میں) ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر

عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

اور تم اُن کو (سن سن کر) جھٹلاتے تھے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری شامت سوار تھی

وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝

اور ہم گمراہ لوگ تھے - اے ہمارے پروردگار ہم کو کسی طرح اس (دوزخ سے) نکال پھر اگر ہم دوبارہ (ایسا قصور) کریں تو ہم بے شک قصوروار

قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي

(خدا) فرمائے گا (ہمارے سامنے سے) دُور ہو اور اسی (جہنم) میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ہمارے بندوں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا

يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

جو کہا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝

تو تم نے اُن کی ہنسی بنائی یہاں تک کہ (گویا) انہوں نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم (ان سے) تمسخر کرتے رہے

إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ قَالَ كَمْ

آج میں نے اُن کو ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ (خاطر خواہ اپنی) مراد کو پہنچے (پھر خدا دوزخیوں سے) پوچھے گا کہ (بھلا)

لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

تم زمین پر گنتی کے کتنے برس رہے؟ وہ کہیں گے (برس گنے) ہم (بہت) رہے (ہوں گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم

فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ۝ قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ

(ٹھیک وقت یاد نہیں) جو (دن اور مہینے) گنتے رہے ہوں ان سے پوچھ دیکھیے (اس پر خدا) فرمائے گا بے شک تم (بہت) زمین پر تھوڑی ہی مدت رہے اگر

تَعْلَمُونَ ۝ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا

(لوگو!) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یوں ہی) بے کار پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم کو ہماری طرف

ف مطلب یہ ہے کہ نہ قرابت مندی کام آئے گی اور نہ کوئی کسی سے مدد لے سکے گا نفسی نفسی پڑی ہوگی ۱۲
ف۲ یعنی اس وقت ان کو دنیا میں بسنے کی مدت نہایت قلیل معلوم ہوگی کیونکہ یہاں کا عذاب ... ایک دن سے بھی کم ... زندگی کی حالت میں تو لوگ موت سے ایسے بے فکر ہیں کہ گویا ان کو مرنا ہی نہیں ۱۲

لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

پھر لوٹ کر آنا نہیں۔ تو خدا (جو) بادشاہِ برحق (ہی بے فائدہ کام کرنے سے بری اور) بالاتر ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک (ہی)

الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا

اور جو شخص خدا کے سوا کسی اَور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لیئے) بلاتا ہی (اور) اُس کے پاس اس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (تو ہی) نہیں تو بس

حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ

اُس کے پروردگار ہی کے ہاں اُس کا حساب ہونا ہی (مگر معلوم ہے کہ) کافروں کو تو کسی طرح فلاح ہونی نہیں اور (اے پیغمبر) تم دعا کرو کہ اے میرے پروردگار (ہمارے)

وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہی

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
سورۂ نور مدینے میں اُتری اور اس کی چونسٹھ آیتیں ہیں اور نو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی)

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

(یہ ایک) سورہ ہی جس کو ہم نے اُتارا اور یہ (دستور العمل) ہمارا ہی باندھا ہوا ہی اور ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کیے تاکہ تم (مسلمان اُن کو)

تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

یاد رکھو (اور اُن پر عمل کرو) عورت اور مرد زنا کریں تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سُو درّے[1] مارو اور اگر اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہو تو اللہ کے حکم کی تعمیل میں تم کو اُن (کے حال) پر کسی طرح کا ترس دامنگیر نہ ہو

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ

اور (نیز) اُن کے سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (اُن کی فضیحت کے لیئے) موجود رہے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ

بدکار مرد (تو اپنی رغبت سے جب نکاح کرے گا غالبًا) بدکار عورت یا مشرکہ عورت ہی سے نکاح کرے گا اور بدکار عورت (بھی غالبًا اپنا ہی جیسا

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اُس کو بدکار یا مشرک کے سوا اَور کوئی نکاح میں نہیں لائے گا اور (دین دار) مسلمانوں پر تو ایسے تعلقات حرام ہیں ف

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

تو اُن کو اسّی دِرّے مارو اور (آیندہ) کبھی اُن کی گواہی قبول نہ کرو

ف مطلب یہ ہی کہ کُند ہم جنس باہم جنس پرواز کے قاعدے سے بدکار مرد اور بدکار عورت اور مشرک مرد اور مشرک عورت میں باہم اختلاط اور ارتباط ہوتا ہی اور وہ اختلاط اور ارتباط بڑھتے بڑھتے کبھی دونوں میں نکاح کا تعلق بھی پیدا کر دیتا ہی ایسے مرد و زن زنا اور شرک کو برا ہی نہیں سمجھتے کہ اُس سے نفرت کریں اگرچہ یہ پرلے درجے کی بے حیائی ہی مگر دنیا ایسے لوگوں سے خالی بھی نہیں مرد جو عورت کی بدکاری سے چشم پوشی کرے بھڑوا کہلاتا ہی مسلمان جو زنا اور شرک دونوں سے بالطبع متنفر ہی وہ ایسی نالائق عورتوں سے ملنے ہی کیوں لگا کہ نکاح کی نوبت پہنچے حرم ذٰلک علی المؤمنین کے یہ معنی ہیں ہاں عورت شرک و زنا سے توبہ کرلے تو اُس کے ساتھ نکاح کی مناہی نہیں ۱۲

ع ۶ ۲۶ ۶

منزل ۴

[1] درّے میں کوڑا چابک قمچی سب داخل ہیں ۱۲

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اور یہ لوگ خود بدکار ہیں ف۱ مگر جنھوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور

اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ

اپنی عادت درست کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیبیوں پر زنا کا عیب لگاتے ہیں اور

لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ

بجز اپنے اُن کا کوئی گواہ نہ ہو ایسے مدّعیوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہی ہے کہ وہ چار بار

بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ بلا شک و شبہہ (اپنے دعوے میں) سچا ہے اور پانچویں (دفعہ) یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت

اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ

اور مرد کے حلف کیے پیچھے عورت کے سر پر سے اس طرح پر سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ

اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ

چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں (بار) یوں (کہے) کہ اگر

غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا ہی کا غضب (پڑے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم لوگوں پر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ

اور اُس کا کرم ہے (اور وہ اپنے فضل و کرم سے تم کو یہ قاعدے تعلیم فرماتا ہے) اور (نیز) یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور مصالح خانہ داری سے) واقف

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ

تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اس (طوفان) کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوا کہ (سچے مسلمان اور منافق پہچان پڑے)

امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ

طوفان اٹھانے والوں میں سے جتنا گناہ جس نے سمیٹا (اُس کی سزا بھگتے گا) اور جس نے ان میں طوفان کا بڑا حصہ لیا (ویسی ہی) اُس کو

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

بڑی (سخت) سزا ہو گی (مسلمانو) جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ

اپنے (مسلمان بھائی بہنوں) کے حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور (سنتے کے ساتھ ہی) کیوں نہ بول اُٹھے کہ یہ صریح بہتان ہے جن لوگوں نے یہ طوفان اٹھایا

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

چار گواہ کیوں نہ لائے پھر جب گواہ نہ لا سکے تو خدا کے نزدیک (بس) یہی

ف۱ جرم تہمت ناحق کی ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرما دیا کہ وہی خود بدکار ہیں یعنی جیسے بدکاری جرم ہے ویسے ہی ناحق کی تہمت بھی جرم ہے ناحق کی تہمت لگانے سے آدمی تعلیمات کے دائرے سے خارج اور بے آبرو ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کی گواہی بھی مقبول اور منظور نہیں ۱۲

منزل ۴ ع ۱۰

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا

جھوٹے ہیں — اور اگر تم (مسلمانوں) پر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا

وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ

تو جیسا تم نے ایسی (نالائق) بات کا چرچا کیا تھا اس میں تم پر کوئی بڑی آفت نازل ہو گئی ہوتی — کہ تم لگے

بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

اپنی زبانوں سے اس کی نقل در نقل کرنے اور اپنے مونہہ سے ایسی بات بکنے جس کی تم کو مطلق خبر نہیں — اور

تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ○ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

تم نے اس کو ایسی ہلکی (سی) بات سمجھا حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی (سخت) بات ہے۔ اور جب تم نے (ایسی نالائق) بات سنی تھی

قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

(سنتے کے ساتھ) کیوں نہیں بول اٹھے کہ ہم کو ایسی بات مونہہ سے نکالنی زیبا نہیں حاشا وکلا یہ تو بڑا (بھاری) بہتان ہے ف

عَظِيْمٌ ○ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

(مسلمانو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان رکھتے ہو — تو پھر کبھی ایسا نہ کرنا

مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

اور اللہ (اپنے) احکام تم سے (کھول کھول کر) بیان کرتا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

جو لوگ چاہتے ہیں — کہ مسلمانوں میں — بےحیائی کی باتوں کا چرچا ہو — ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

دنیا میں عذاب دردناک ہے اور آخرت میں (بھی) اور (ایسے لوگوں کو) اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

اور (مسلمانو!) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کا کرم ہے اور (نیز) یہ کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے تو تم میں فساد عظیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ

مسلمانو! — شیطان کے — قدم بہ قدم نہ چلو — اور جو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ

شیطان کے قدم بہ قدم چلے گا تو شیطان (اس کو) بےحیائی اور برے ہی کام (کرنے) کو کہے گا — اور اگر تم پر — اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اس کا کرم نہ ہوتا تو تم میں سے — کوئی کبھی بھی پاک (و صاف) نہ ہوتا — لیکن اللہ

ف لفظ سبحانک اور سبحان اللہ دونوں کے ایک معنی ہیں سبحان اللہ کے معنی ہیں کہ اللہ پاک ہے اور سبحانک کے معنی ہیں کہ (اے اللہ) تو پاک ہے۔ سبحان اللہ تعجب کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا سب ہیں ویسا ہی ہمارے ہاں فرق اتنا ہے کہ تعجب دو طرح ہوتا ہے ایک اچھی جگہ ایک بری جگہ۔ عرب دونوں جگہ سبحان اللہ بولتے ہیں ہم تعجب کے مقام پر اچھی جگہ سبحان اللہ اور بری جگہ حاشا وکلا۔ اسی خیال سے ہم نے سبحانک کا ترجمہ حاشا وکلا کر دیا ہے۔

منزل ۴ — ع ۱۰ — النصف

يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

جس کو چاہتا ہی پاک (وصاف) کرتا ہی اور اللہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہی اور تم میں سے جو لوگ بزرگ (مفلس)

مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

اور صاحب مقدور ہیں قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مدد خرچ) نہ دینے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ

بلکہ (چاہیئے کہ) ان کے قصور بخش دیں اور درگذر کریں (مسلمانو!) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے

لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں جو (بے چاریاں ایسی باتوں سے محض) بے خبر (ہیں اور)

الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ

ایمان رکھتی ہیں (ایسے لوگ) دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملعون ہیں اور (قیامت کے دن) ان کو بڑا (سخت) عذاب ہوگا جب کہ

تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ

(اور) اس دن اللہ ان کو ان کا پورا پورا واجب بدلہ دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا (اور سچ کو سچ کر دکھانے والا) ہی

الْمُبِينُ ○ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَ

گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور

الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ

پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے تہمت باندھنے والے جو بکتے پھرتے ہیں یہ ان کی تہمتوں سے (بالکل)

مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

بری ہیں ان کے لیے (آخرت میں) بخشش ہی اور عزت کی روزی ف مسلمانو!

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ

اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو

أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

یہ تمہارے حق میں بہتر ہی (یہ حکم تم کو) اس غرض سے دیا گیا ہی کہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم (اس کا) خیال رکھو ۔ پھر اگر تم کو معلوم ہو

فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ

کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو ان میں نہ جاؤ اور اگر (گھر میں کوئی ہو اور)

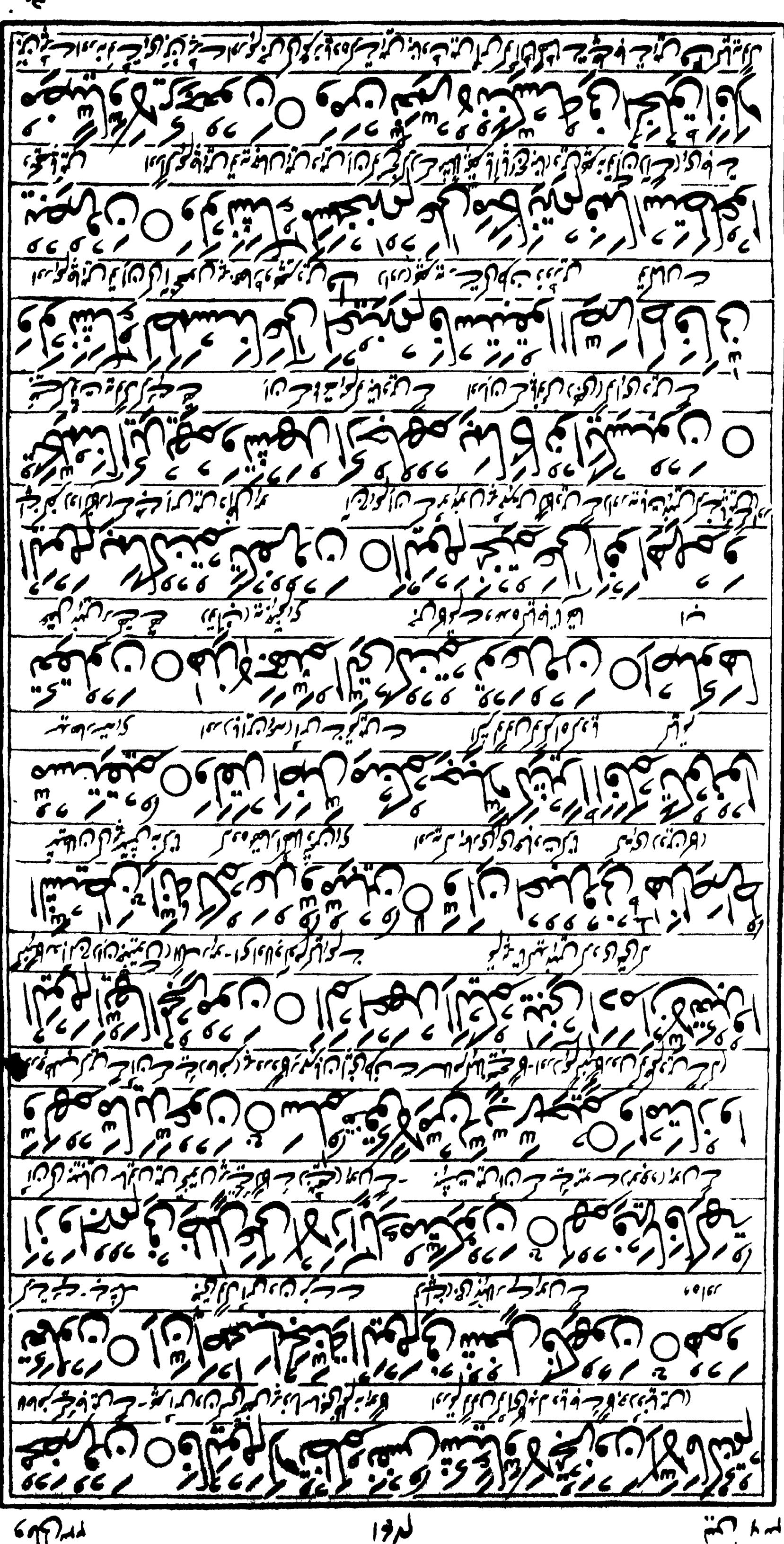
ف ان الذین جاؤ و بالافک سے لے کر یہاں تک پورے دو رکوع اس ناگفتہ بہ واقعے کی نسبت نازل ہوئے ہیں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حرم محترم کی نسبت پیش آیا کہ جناب رسول خدا جب کبھی سفر کو تشریف لے جاتے تو امہات المومنین یعنی اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈال لیا کرتے تھے جن کے نام کا قرعہ نکلتا ان بی بی کو اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ ہجرت کے پانچویں برس غزوۂ بنی مصطلق کے لیے جاتے ہوئے بی بی عائشہ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ پیغمبر صاحب کے ساتھ گئیں لوٹتیں تو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا اور کچھ رات رہے سے چل کھڑے ہوئے بی بی عائشہ قضاے حاجت کے لیے پڑاو سے باہر چلی گئی تھیں وہاں ان کا منکوں کا ہار جو چلتے وقت اپنی بہن اسما سے مستعار لائی تھیں ٹوٹ کر گر پڑا جگہ پر واپس آئیں تو خبر ہوئی ہار ڈھونڈنے میں لگی دیر یہ لوٹ کر آنے نہیں پائیں کہ لشکر کوچ کر گیا ساربان سمجھا کہ یہ اپنے کجاوے میں ہیں بند کا بند اونٹ پر لاد لیا یہ اس خیال سے کہ آخر ہم کو کوئی نہ کوئی مجھے ڈھونڈنے منزل آئے گا اپنی جگہ بیٹھ گئیں لشکر کے پیچھے ایک آدمی رہا کرتا ہی جو لوگوں کی گری پڑی چیز اٹھا لیتا ہی اتفاق سے وہ آدمی صفوان بن معطل تھا وہ جو آیا تو دور سے آدمی کی پرچھائیں دیکھ کر اس نے آواز دی اور معلوم کیا کہ ام المومنین عائشہ ہیں اپنے اونٹ پر سے اتر پڑا اور ام المومنین عائشہ کو سوار کر لیا اور مہار ہاتھ میں لے کر آگے آگے ہو لیا بات تو اتنی ہی تھی مگر منافقوں کو گفت و شنید کا موقع ملا سب سے زیادہ عبداللہ بن ابی منافق نے اس کا چرچا کیا اور بہت سے مسلمان بھی اس آفت میں پھنسے پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا اور بی بی عائشہ سے کشیدہ رہنے لگے انھوں نے بھی سنا بیمار تو پہلے ہی سے تھیں اس رنج کے صدمے سے رہی سہی اور بھی نڈھال ہو گئیں اور میکے چلی گئیں آخر کار بی بی عائشہ کی برات بڑے زور شور کے ساتھ نازل ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک خالہ زاد بھائی تھا مسطح اور وہ تھا مفلس مگر ہجرت کر کے مدینے میں آ رہا تھا اور جنگ بدر میں شریک ہوا تھا ابوبکر خرچ پات سے اس کی مدد کیا کرتے تھے اس بہتان کے چرچے میں وہ بھی شامت اعمال سے شریک ہو گیا تھا ابوبکر اپنی امداد سے دست کش ہو گئے خدا نے مسطح کی سفارش کی اور ابوبکر نے بدستور اپنی امداد جاری کر دی یہ واقعہ ابوبکر کی للہیت کا اعلیٰ درجے کا ثبوت ہی اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے تئیں اسلام پر وقف کر ہی رکھا تھا اسلام کے مقابلے میں ان کو نہ اپنی جان کی پروا تھی نہ مال کی نہ دنیاوی آبرو کی ان کی

ع ۹

۳

(ادھر)





يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

تیرتے ہیں۔ اور ان (لوگوں) کے (سمجھنے کے) لئے ہماری قدرت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ہم ان (آدمیوں) کی نسل کو بھری ہوئی کشتیوں میں لے جاتے

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

اور کشتی کی طرح کی ہم نے ان کے لئے اور چیزیں (از قسم ڈونگی وغیرہ بھی) پیدا کی ہیں جن پر یہ (دریاؤں میں) سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں ان کو غرق

صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝

پھر تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ یہ کسی طرح ڈوبنے کی مصیبت سے چھڑائے جا سکیں مگر (یہ) ہماری مہربانی (ہے) اور ایک وقت (خاص) تک (ان کو) زندگی

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (آفتیں تم کو) تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے (سے گھیرے ہوئی) ہیں ان سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ اس کی مطلق

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی سی نشانی بھی ان کے پاس آئے تو یہ اس سے منہ موڑے بدون نہیں رہتے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو تم کو رزق دے رکھا ہے اس میں سے کچھ اس کے رستے میں غرباء پر بھی خرچ کرتے رہا کرو تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي

کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو خدا چاہتا تو (تم مسلمانوں کے عقیدے کے موافق آپ ہی بغیر کچھ) کھلا سکتا ہے بس اب تم جو خدا کی مرضی کے خلاف ان کو

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

صریح گمراہی میں (پڑے) ہو۔ اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝

(بس) یہ اسی کے منتظر ہیں کہ یہ لوگ آپس میں (ایک دوسرے سے معمولی طور پر) لڑ جھگڑ رہے ہوں اور ایک کڑکی آواز (صور) ان کو (ایک دم سے) آن پکڑے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَنُفِخَ

پھر نہ تو وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ اپنے بال بچوں میں لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر دوبارہ)

ع ۳ / ۱۸

فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ۝ قَالُوا

صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سے (سب کے سب) قبروں سے (نکل نکل) اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔ (اور حیران ہو کر ایک دوسرے سے) پوچھیں گے

يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

کہ ہائے ہماری کم بختی (ہم تو پڑے سوتے تھے) کس نے ہم کو ہماری خوابگاہ سے (جگا) اٹھایا (فرشتے جواب دیں گے کہ یہی تو وہ (قیامت) ہے جس کا وعدہ

الْمُرْسَلُونَ ۝ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

پیغمبر سچ کہتے تھے (الغرض) قیامت بس ایک زور کی آواز (صور) ہوگی تو ایک دم سے سب لوگ ہمارے حضور میں

ف انسان کی زندگی پر ہزاروں طرح کی آفتیں ہیں بہت طرح کی بیماریاں خود اس کے جسم سے پیدا ہوتی ہیں اور بہت طرح کی آفتیں اس پر باہر سے آسکتی ہیں آدمی کو ضرور چاہیے کہ ہمہ وقت خدا کے غضب سے ڈرتا اور پناہ مانگتا رہے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ جو (عذاب) تم سے پہلے (اور قوموں پر آچکے) ہیں اور جو تمہارے بعد (آئندہ آنے والے) ہیں ان سے ڈرتے رہو ۱۲

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ

اور ہم نے اس کے (مرنے کے) پیچھے اُس کی قوم (کے لوگوں) پر آسمان سے (فرشتوں کا) کوئی لشکر نہ اتارا (کہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کریں) اور ہم کو (لشکر کے) اتارنے

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ يٰحَسْرَةً عَلَى

وہ تو بس ایک آواز سخت تھی (کہ کر دی گئی) اور وہ اسی دم (آگ کی طرح) بجھ کر رہ گئے۔ بندوں کے حال پر (بھی) بڑا ہی افسوس ہے

الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا

کبھی اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی اُنھوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔ کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ

کہ اِن سے پہلے ہم نے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا اور جن کو ہلاک کر مارا پھر وہ اِن کی طرف لوٹ کر نہیں آتے ہاں جتنے ہیں

كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ

سب ہمارے حضور میں حاضر رکھے گئے ہیں ف اور اِن (لوگوں) کے (سمجھنے کے) لیے ہماری (قدرت کی) ایک نشانی مری ہوئی (یعنی پڑتی پڑی)

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ

کہ ہم نے اُس کو (پانی برسا کر) جلا اُٹھایا اور اُس سے اناج نکالا کہ اُسی میں سے (یہ لوگ بھی اپنی قسمت کا) کھاتے ہیں اور زمین میں

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

ہم نے کھجوروں کے اور انگوروں کے باغ لگائے اور اُن میں (پانی کے) چشمے بہائے۔ تاکہ باغ کے پھلوں میں سے (یہ لوگ بھی اپنی قسمت کا) کھائیں

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۚ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور (معلوم ہے کہ یہ پھل) اِن کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے تو نہیں کیا (یہ لوگ) اس نعمت کا شکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ (ذات) جس نے

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

زمین کی روئیدگی کی قسم میں سے (اور خود) اِن کی اپنی (یعنی انسان کی) قسم میں سے اور اُن (مخلوقات) کی قسم میں سے جن کو یہ نہیں جانتے سب طرح

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝

اور اِن کے (سمجھنے کے) لیے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے کہ ہم اُس میں سے دن کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں تو بس لوگ اندھیرے میں رہ

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَ

اور آفتاب (دیکھو کہ) اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ اندازہ خدا کا باندھا ہوا ہے جو زبردست (اور ہر چیز سے) آگاہ ہے اور

الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ

چاند (ہے کہ) اُس کے لیے ہم نے منزلیں ٹھیرا دیں یہاں تک کہ (آخر ماہ میں گھٹتے گھٹتے) پھر (ایسا ٹیڑھا اور پتلا) رہ جاتا ہے جیسے (کھجور کی)

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

ہی سے بن پڑتا ہے کہ چاند کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے اور (کیا چاند اور کیا سورج) سب (اپنے اپنے) مدار (یعنی گھیرے) میں

ف یہ سارا رکوع ایک گاؤں کے حالات میں ہے جس کے نام کی صراحت قرآن میں نہیں اور نہ ان تین پیغمبروں کے نام بیان فرمائے ہیں جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے اور نہ اُس شخص کا نام ہے جو شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا تھا اور نہ اُس کی شہادت کا ذکر ہے لیکن باوجود اس کے قصے کے بیان کرنے سے جو مقصود ہے وہ بخوبی حاصل ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ناموں کی تعیین کیونکر متعلق ہو سکتی ہے لیکن پہلے بھی کچھ لوگ ہوئے ہیں اور اب تو زیادہ کثرت سے ہیں جو اصلی غرض کو نظرانداز کر کے تاریخی باتوں کی تحقیق کے پیچھے پڑ جاتے ہیں پرانے وقتوں کی باتیں اور وہ بھی مجمل و مختصر تاریخوں کا کچھ اعتبار نہیں پہلی آسمانی منزل ھ کتابیں محفوظ نہیں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ کون سا گاؤں تھا مگر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ گاؤں انطاکیہ تھا اور تین رسول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواری تھے اور وہ شخص جو شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا تھا حبیب نام نجار ذات کا بڑھئی اور وہ کوڑھی بھی تھا حضرت عیسےٰ کے حواریوں نے اُس کو کرامت سے اچھا کر دیا وہ حواریوں کی تائید اور تصدیق کرنے لگا تو انطاکیہ کے لوگوں نے اُس کو مار ڈالا انطاکیہ والوں پر پہلے قحط پڑا اور پھر بجلی گری گاؤں سارا ہو گیا یہ ہیں وہ باتیں جو تفسیروں سے معلوم ہوتی ہیں والعلم عند اللہ تعالیٰ ہم اس مقام پر ترجمہ کے پڑھنے والوں کو یہ بات سمجھانی چاہتے ہیں کہ قرآن کو مورخانہ کاوش کے ساتھ سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں اس سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں عقیدہ بھی متزلزل ہو جاتا ہے اور طبیعت کی افتاد از روئے مذہب بہت ہی بری افتاد ہے سو ہر ایک مسلمان کو اِس سے پرہیز کرنا چاہیے ۱۲

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا إِنَّآ إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ۝ قَالُوا مَآ أَنتُمْ

اس پر ہم نے تیسرے (پیغمبر) سے (ان کی) مدد کی تو ان تینوں نے (ان لوگوں سے) کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ کہنے لگے

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

بس ہماری ہی طرح کے آدمی ہو اور (خدائے) رحمٰن نے تو کوئی چیز (از قسم کتاب وغیرہ کبھی) اتاری نہیں تم تو نرا

تَكْذِبُونَ ۝ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۝ وَ

جھوٹ بولتے ہو (پیغمبروں نے) کہا ہمارا پروردگار علیم ہے کہ ہم بے شک (اسی کے) بھیجے ہوئے تمہارے پاس آئے ہیں اور

مَا عَلَيْنَآ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ۝ قَالُوٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن

ہمارا کام تو (حکم خدا کا) صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس۔ وہ لگے کہنے کہ ہم نے تو تم کو (بڑا ہی) منحوس پایا کہ تمہارے آتے ہی مبتلائے قحط

لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالُوا

اگر تم (اپنے وعظ و نصیحت سے) باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر دیں گے اور ضرور تم کو ہم سے (بڑی) سخت تکلیف پہنچے گی (پیغمبروں نے) کہا

طَٰٓئِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝

کہ (یہ تو) تمہاری (ہی) شامت (اعمال) ہے کہیں بھی ہو تمہارے ساتھ ہو گیا (اس سے) کہ تم کو سمجھایا گیا [illegible] بلکہ تم

وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰقَوْمِ

اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) لگا کہنے کہ بھائیو!

ٱتَّبِعُوا ٱلْمُرْسَلِينَ ۝ ٱتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝

(ان) پیغمبروں کے کہنے پر چلو (ضرور) ایسے لوگوں کے کہنے پر چلو جو تم سے (کچھ) معاوضہ (بھی) طلب نہیں کرتے اور خود راہ راست پر بھی ہیں

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اور مجھے کیا (جنون) ہے کہ جس نے مجھ کو پیدا کیا ہی اسی کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب مرے پیچھے اسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى

کیا اس کے سوا دوسروں کو معبود مان لوں اگر (خدائے) رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو ان کی

شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ۝ إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝

سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ یہ مجھ کو (اس مصیبت سے) چھڑا سکیں (اگر) ایسا کروں تو بس میں صریح گمراہی میں جا پڑا

إِنِّىٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ۝ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ قَالَ يَٰلَيْتَ

میں تمہارے پروردگار پر ایمان لاتا ہوں سو میری نصیحت سنو اور پلے باندھو (تاہم لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ اس کو شہید کر ڈالا تو خدا کی طرف سے اس کو حکم

قَوْمِى يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ۝ وَ

کہ یہ جو میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا اور اپنے نوازے ہوؤں میں مجھ کو داخل کیا کاش میری قوم کے لوگوں کو یہ حال معلوم ہو۔ اور

منزل ۵

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

پھر جب اُن کا (وہ) وقت آ پہنچے گا تو اللہ اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہی (جیسا جس کا عمل ہوگا ویسا اس کو بدلہ دے گا)

ع ۵ / ۸ / ۱۷

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ یٰس مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ

یٰسٓ | قرآن کی قسم جس میں (سراسر) دانائی کی باتیں ہیں - کہ (اے محمد) کچھ شک نہیں کہ منجملہ (اور) پیغمبروں کے تم بھی (پیغمبر) ہو - (اور دین کے)

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

سیدھے رستے پر (ہو) - یہ قرآن خدائے زبردست (اور) مہربان کا اتارا (ہے) - تاکہ تم ایسے لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

جن کے باپ (دادا ان سے پہلے کسی پیغمبر کی معرفت عذاب الٰہی سے) نہیں ڈرائے گئے اور یہی سبب ہے کہ وہ (دین سے) غافل ہیں ف ان میں سے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

تو بیشتر کسی طرح ماننے والے نہیں - ہم نے ان کی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈال دیے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

تو ان کے سر (ایسے) اُلل کر رہ گئے ہیں (کہ ان کو رستہ دکھائی ہی نہیں دیتا) - اور ہم نے ایک دیوار (تو) ان کے آگے بنا دی اور ایک دیوار ان کے پیچھے

سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اور اُوپر سے ان کو ڈھانک دیا تو یہ دیکھ ہی نہیں سکتے ف اور (اے پیغمبر) ان کے لیے یکساں ہی کہ تم ان کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

یا نہ ڈراؤ یہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں | تم تو بس اسی کو ڈرا سکتے ہو | جو سمجھانے پر چلے

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

اور بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرے تو اس کو گناہوں کی معافی اور اعمال نیک کے بدلے میں عزت کے اجر کی خوشخبری سنا دو

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ

بے شک ہم ہی مُردوں کو جلائیں گے اور جو عمل زادِ آخرت بنا کر لوگ اپنے آگے آگے بھیجتے ہیں اور (جو) آثار ان کے (مرے) پیچھے دنیا میں باقی رہ جاتے

اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ

ع ۱۲ / ۱۸

کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں قلم بند کر رکھا ہے ف | اور (اے پیغمبر) ان (لوگوں) سے مثال کے طور پر ایک گاؤں والوں کا حال بیان کرو

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

کہ جب اُن کے پاس پیغمبر آئے | یعنی غور کرو کہ (پہلے تو) ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انھوں نے دونوں کو جھٹلایا

ف کفار کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد تھے اُن کی طرف حضرت اسمٰعیل کے بعد پیغمبر صاحب تک کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا ۱۲ ف مطلب یہ کہ یہ لوگ خدا کے علم میں عذاب کے مستحق ٹھیر چکے ہیں ۱۲ ف راہ حق کے نہ سوجھنے کی دو مثالیں بیان فرمائیں کہ گردن میں طوق پھنسا ہو اور سر اُلل کر رہ جائے تو رستہ سوجھے کیا خاک علیٰ ہذا القیاس آگے دیوار پیچھے دیوار اُوپر سے مثلاً منزل ۵ چھت تو کیا سوجھے غرض کفار شیخی اور حق کی ضد وغیرہ خیالات میں گھرے ہوئے ہیں ان کو ایمان کا رستہ دکھائی نہیں دیتا ۱۲ ف لغت میں امام کے معنے پیشوا اور شارع عام کے ہیں اور لوح محفوظ پر دونوں باتیں صادق آتی ہیں کہ تمام واقعات گزشتہ اور آئندہ اسی کے مطابق واقع ہوئے اور ہوں گے گویا تمام دنیا وما فیہا اسی پر چل رہی ہے اور اس کو مبین اس لیے فرمایا کہ اس میں سب باتیں وضاحت کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں جو علم الٰہی بھی ہو سکتا ہے ۱۲

سلہ اونچا ہو جانے کو اُلْلنا بولتے ہیں گاڑی کا اگلا حصہ اونچا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ گاڑی اُلار ہو گئی ۱۲

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ

زمین بنائی ہو یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کا کچھ (ساجھا) ہے یا ہم نے ان (مشرکوں) کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اُس کی سند رکھتے ہیں (ان)

مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ

بلکہ (یہ) ظالم جو ایک دوسرے سے وعدے کرتے ہیں (بس نری) دھوکے (کی ٹٹیاں) ہیں ف ۱ بے شک

اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ

اللہ آسمانوں (کو) اور (نیز) زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ (کہیں اپنی جگہ سے) ٹل (نہ) جائیں اور (بالفرض) ٹل جائیں تو

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

پھر اُس کے سوا کوئی (بھی ایسا) نہیں جو اُن کو تھام سکے بے شک اللہ (بڑا) تحمل والا اور بندوں کے گناہوں کا بخشنے والا ہے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى

اور (یہ مشرک تو) اللہ کی بڑی بڑی پکی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اُن کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانے والا آئے گا تو (دنیا کی) کسی اُمت سے بھی (ہو) وہ خوب

مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۝

ہر ایک اُمت سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے پھر جب ڈرانے والا ان کے پاس آ پہنچا تو اُس کے آنے سے ان کی نفرت کو (اُلٹی) ترقی ہوئی

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

کہ لگے ملک میں سرکشی اور بُری (بُری) تدبیریں کرنے ف ۲ اور بُری تدبیر (الٹی) بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو ہو نہ ہو

بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

(یہ لوگ) اُسی برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے تو (اے پیغمبر) تم خدا کے قاعدے کو ہرگز

تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

بدلتا ہوا نہ پاؤگے اور نہ خدا کے قاعدے کو ہرگز ٹلتا ہوا پاؤ گے — کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بوتے میں (وہ لوگ) اِن سے کہیں بڑھ کر تھے

قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

اور اللہ کچھ گیا گزرا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اُس کو کوئی چیز (بھی) عاجز کر سکے

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

بے شک وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) بڑی قدرت والا ہے — اور اگر خدا لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں پکڑتا

مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

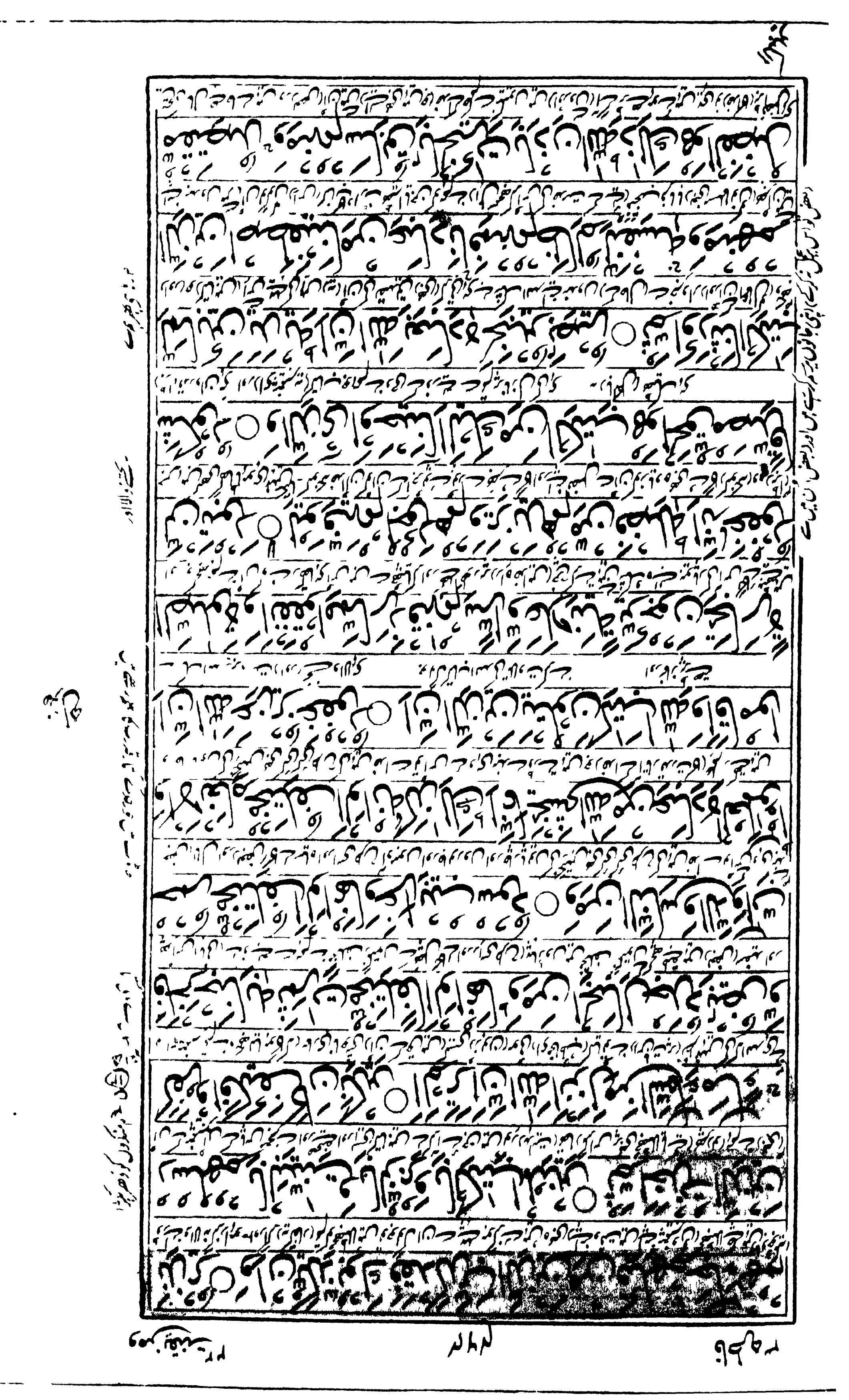
تو روئے زمین پر ف ۳ کسی جاندار کو (باقی) نہ چھوڑتا مگر (وہ) ایک وقت مقرر (یعنی قیامت) تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے

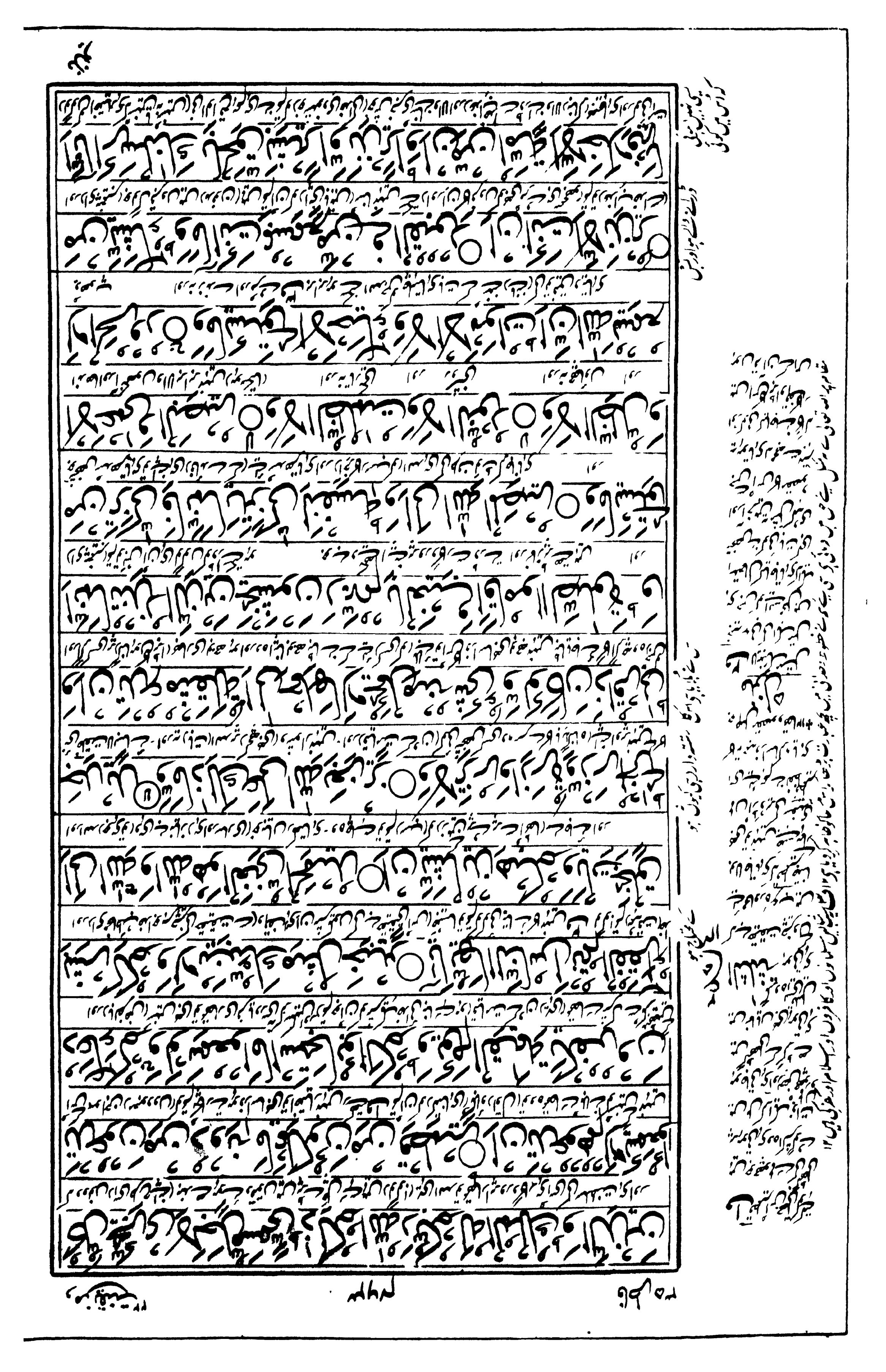
ف ۱ وعدوں سے مراد وُہ اُمیدیں ہیں جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی نسبت مشرکین ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہیں مگر واقع میں یہ سب شیطانی دھوکے ہیں اس واسطے کہ جن کو شریک خدا ٹھیرایا جاتا ہے وہ بے اختیار محض ہیں ۱۲

ف ۲ مشرکین عرب کے پاس کوئی پیغمبر تو آیا نہ تھا تو دوسری اُمتوں کی نافرمانیاں سُن کر کہا کرتے تھے کہ [illegible] پاس پیغمبر آئے تو ہم اُس کی سب سے بڑھ کر فرماں برداری کریں لیکن جب واقع میں اُن کے پاس پیغمبر آخر الزماں آئے تو جو دوسری اُمتوں نے کیا تھا انھوں نے بھی کیا یعنی سرکشی کی اور رسول کی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا ۱۲

ف ۳ لفظ ظہر کے معنی پشت کے ہیں اور اُس سے مراد ہے زمین کے اوپر کی سطح جس کو ہم اپنے محاورے میں روئے زمین سے تعبیر کرتے ہیں اسی لئے ہم نے اپنا محاورہ اختیار کیا ۱۲







يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں (کے حال) پر افسوس کر کر کے کہیں تمہاری جان جاتی رہے

حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ

(تم صبر کیے بیٹھے رہو۔ کیونکہ) جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُن (سب) سے واقف ہے (وقت پر اُن کو سمجھ لے گا) اور اللہ (ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جو

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں پھر بادل کو ہم ایسے شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں جو خشکی کی وجہ سے مُردہ (یعنی پڑتی پڑا) ہے پھر ہم مینہ کے ذریعے

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ

اسی طرح (لوگوں کو بھی) جیا اُٹھنا ہوگا۔ جو عزت کا خواہاں ہو تو اُس کو چاہیے کہ خدا کی فرماں برداری کرے کیونکہ عزت ساری خدا کی (دین) ہے

يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

(اچھی) اچھی باتیں اُسی (کی جناب) تک پہنچتی ہیں اور (وہی) نیک عمل (کرنے والوں کے درجوں) کو بلند کرتا ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ (تمہاری ایذا دہی کے

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ

اُن کو سخت سزا ہونی ہے اور اُن کی (سب) تدبیریں وہی (آخرکار) ملیامیٹ ہو جائیں گی اور (لوگو!) اللہ ہی نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ

تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر (مرد عورت بنا کر) تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور نہ

مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ

کسی عورت کو پیٹ رہتا ہے اور نہ (وہ بچہ) جنتی ہے مگر (یہ سب) خدا ہی کے علم (اور اجازت) سے (ہوتا ہے) اور نہ کسی شخص کی عمر زیادہ اور نہ کسی کی عمر

مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي

مگر (یہ سب) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے (اور) کچھ شک نہیں یہ (سب) اللہ کے نزدیک (ایک) سہل (سی بات) ہے اور

الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَ

(سمندر) دو (قسم کے ہوتے ہیں اور وہ دونوں) سمندر ایک طرح کے نہیں ہیں ایک (تو) ایسا ہے کہ اُس کا پانی میٹھا خوش ذائقہ خوش گوار اور ایک (ایسا ہے کہ

مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

(باوجود اس اختلاف کے) تم (لوگ) دونوں قسم کے دریاؤں میں سے مچھلیاں شکار کر کے اُن کا تر و تازہ گوشت کھاتے اور زیور (یعنی موتی) اُن کا

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو میٹھا ہو یا کھاری) پھاڑتی چلی جاری ہیں تاکہ تم (لوگ) خدا کا فضل (یعنی تجارت کے نفع) ڈھونڈو

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ

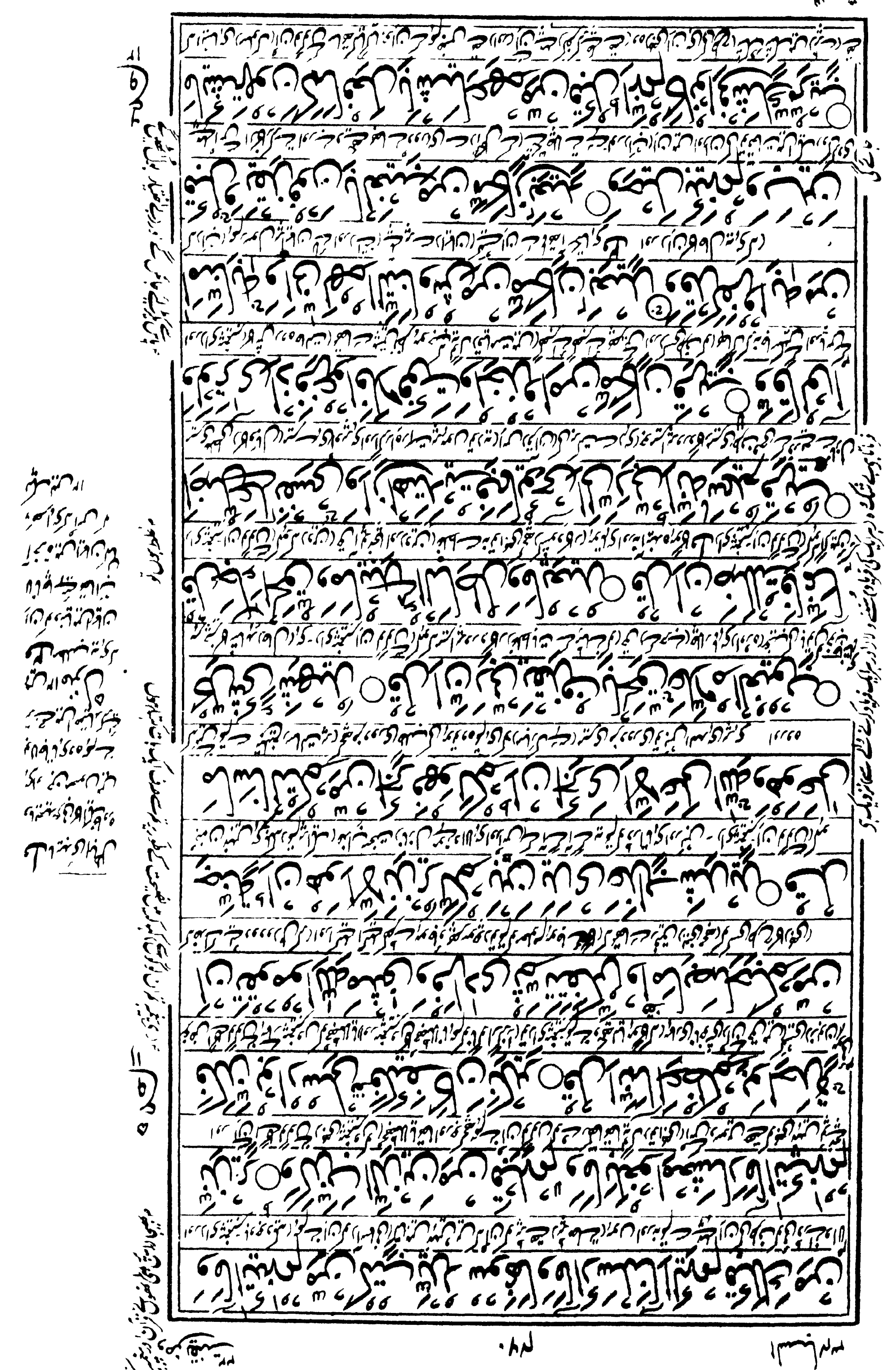
وہ رات (کے ایک جزو) کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن (کے ایک جزو) کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو (اپنا) مطیع (فرمان) کر

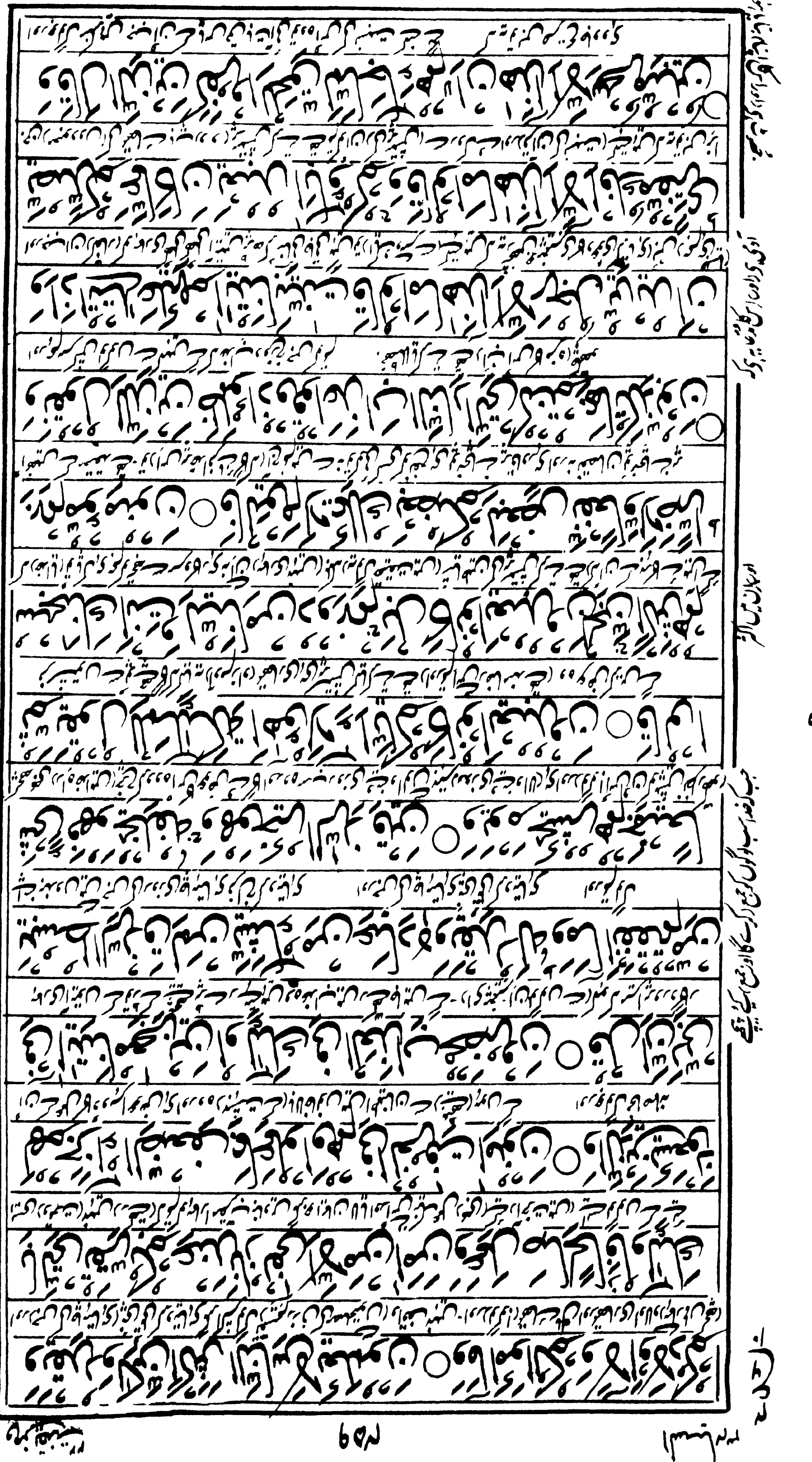
اس میں غلبۂ اسلام کی بشارت اور صریح پیشین گوئی ہے ۱۲
میٹھے اور کھاری سمندر کی مثال میں اسلام اور کفر کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام موافق طبائع ہے اس کو دل قبول کرتا ہے اور کفر سے طبیعت متنفر ہوتی ہے اور پھر جو دونوں سمندروں کی یکساں حالت بیان کر دی ہے اس سے قدرت الٰہی کا ظاہر کرنا مقصود ہے ۱۲

منزل ٥

لہ ملے مجہول کے ساتھ بننے کا فاعل مصدر ۱۲ لہ ترجمے میں تو عورت کو خاص کر دیا ہے مگر لفظ انثیٰ کا ٹھیک ترجمہ مادہ ہے جس میں عورت بھی داخل ہے ۱۲







وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈرانے والا) مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے - اور (جو لوگ منکر ہیں مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ (بھلا)

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ

اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا - (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہو کہ تمہارے لئے ساعت جس دن کا وعدہ ہے تم نہ اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے

سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا

اور نہ آگے بڑھ سکو گے ف ۔ اور کفار (مکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اس

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ

قرآن کو کبھی بھی نہ مانیں اور نہ اس سے پہلی (کتابوں) کو مانیں اور (اے پیغمبر) کاش تم دیکھو جب (قیامت کے دن یہ) ظالم اپنے پروردگار کے حضور میں

رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

(اور) ایک کی بات ایک رد کر رہا ہوگا کہ کمزور (یعنی ادنیٰ درجے کے لوگ) بڑے لوگوں سے کہیں گے

اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ

کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے (اس پر) بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے

اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

کہ جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تو کیا اس کے آنے کے پیچھے ہم نے تم کو (زبردستی) اس (پر عمل کرنے) سے روکا (ایسی بات نہیں) تم

مُّجْرِمِيْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ

خطاوار تھے - اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (کہ زبردستی تو نہیں) مگر (ہاں تمہاری) رات دن کی تدبیروں نے (روکا)

النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

کہ (جب) تم ہم سے خدا کو نہ ماننے اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو کہتے تھے اور جب لوگ عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو اظہار ندامت کریں گے ف۲

رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ

اور جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے تھے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ

اُن ہی کا تو بدلا ان کو مل رہا ہے - اور ہم نے کسی بستی میں کوئی (رسول عذاب خدا سے) ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگوں نے (اُن سے) کہا

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا

کہ جو (احکام) دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم تو ان کو مانتے نہیں - اور (اسی طرح یہ کفار بھی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد (تم سے) زیادہ رکھتے ہیں

وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور (آخرت میں بھی) ہم کو عذاب نہیں ہوگا - (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

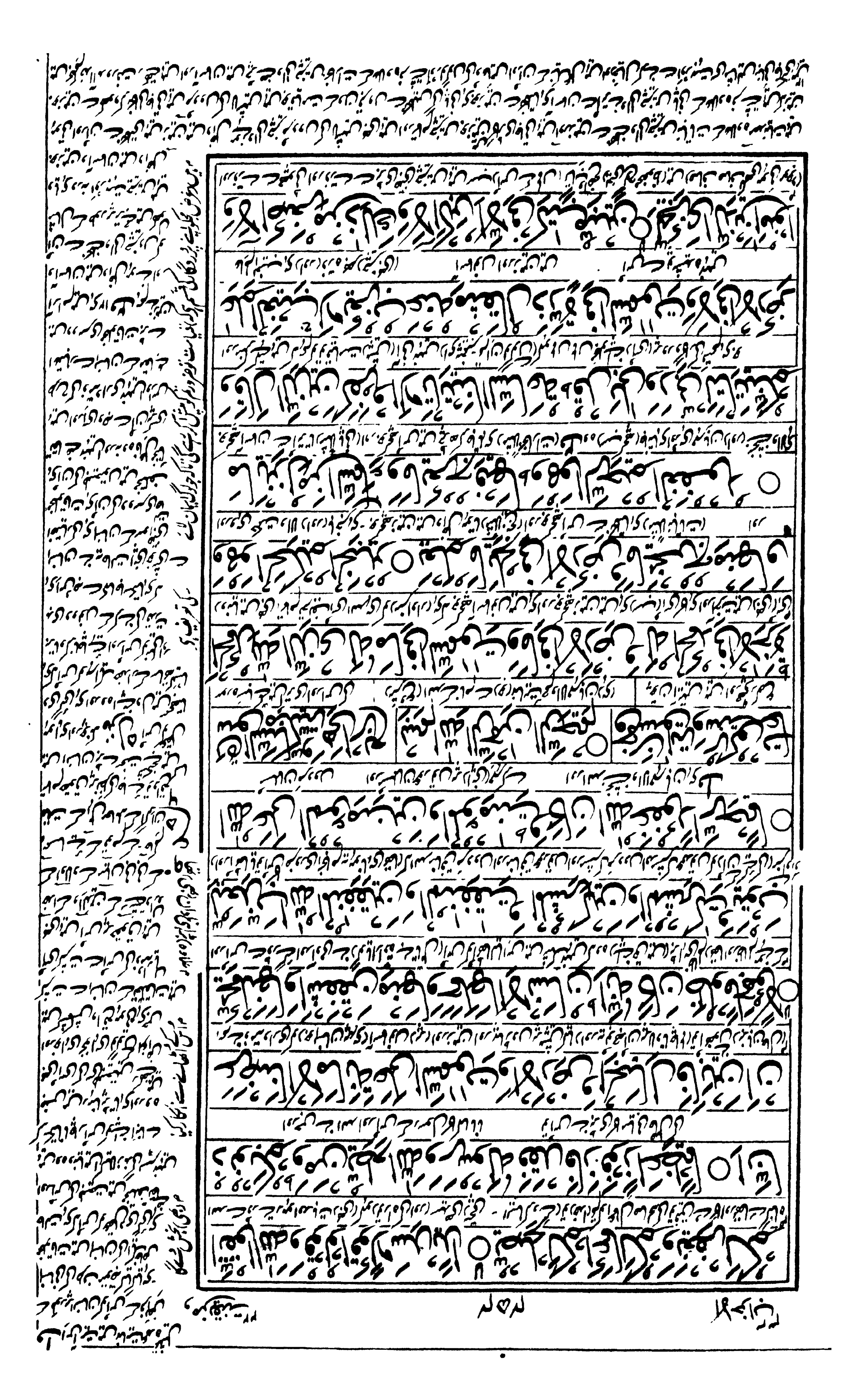
ف ظاہر میں تو لوگ قیامت کا وقت پوچھتے تھے اور مقصود ان کا یہ تھا کہ قیامت نہیں ہوگی تو جواب میں خدا نے وقت تو نہیں بتایا مگر ان کے اصلی مقصود یعنی انکار کی اس طرح پر تردید کردی کہ [illegible] کا بتانا تو منظور نہیں مگر قیامت اپنے وقت پر ضرور آکر رہے گی ۱۲

ف۲ پارہٴ گیارہ رکوع ۹ کا دوسرا فائدہ ملاحظہ ہو ۱۲+





[illegible]





ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَ

اس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی تھی اور وہ تمہارا لحاظ کرتے تھے اور اللہ تو حق (بات کے کہنے) میں (کسی کا کچھ) لحاظ کرتا نہیں اور

اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ

جب پیغمبر کی بیبیوں سے تمہیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر (کھڑے رہ کر) ان سے مانگو اس میں تمہارے دل (ان کی طرف سے) خوب پاک (رہتے ہیں)

لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ

اور (اسی طرح) ان کے دل (بھی) اور تم کو (کسی طرح) شایاں نہیں کہ رسول خدا کو ایذا دو اور نہ یہ (بات شایاں ہے)

تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ○

کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو خدا کے نزدیک یہ بڑی (بے جا) بات ہے

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ لَا جُنَاحَ

تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ اللہ (کو) تو (دونوں باتیں برابر ہیں کیونکہ وہ) سب چیزوں سے واقف ہے

عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے

وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ

اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنے مال (یعنی لونڈیوں) کے (سامنے ہونے میں ان پر کچھ گناہ ہے) اور (اے پیغمبر کی بیبیو)

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر چیز کا شاہد (حال) ہے اللہ اور اس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں (تو) مسلمانو (تم بھی) پیغمبر پر درود اور سلام بھیجتے رہو

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو (کسی طرح کی) ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں خدا کی پھٹکار ہے

وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور خدا نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

بے اس کے کہ انہوں نے قصور کیا ہو ناحق کی تہمت لگا کر ایذا دیتے ہیں تو وہ جھوٹ (طوفان) اور صریح گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لیتے ہیں

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ

اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو

ف پیغمبر صلعم پر درود بھیجنے کے معنے پچھلے رکوع کے فائدے میں دیکھو

منزل ۵

واسطے ہے کہ تم کو جنہیں کی بابت یہ اختیار دینے سے تمہاری بیبیاں سمجھ لیں گی کہ دوسروں کی بیبیوں کی طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے کچھ حقوق نہیں ہیں اس پر بھی پیغمبر صاحب

بَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ

تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں

هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ

جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور کوئی سی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو دے دے (یعنی بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ

اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

پیغمبر (بھی) اس کو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خاص تمہارے ہی لیے ہے عام مسلمانوں کے لیے نہیں

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا

ہم نے جو عام مسلمانوں پر اُن کی بیبیوں اور اُن کے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کا حق (مہر) ٹھیرا دیا ہے ہم کو معلوم ہے (اور وہ اُن کو دینا)

يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ

تم پر کسی طرح کی تنگی نہ ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پھر دوسری رعایت یہ ہے کہ) اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہو (اور جتنے دن چاہو) اپنے سے

مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا

(الگ کر دو) اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جب تک چاہو اپنے پاس رکھو اور جن کو تم نے (ایک وقت خاص تک) الگ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو پھر (اپنے پاس) بلا لو تو اس میں بھی

جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ

تم پر کچھ گناہ نہیں (یہ اختیار تم کو) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ غالباً تمہاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو

بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

(کچھ بھی) تم اُن کو دو گے اُسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا

حَلِيْمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ

تحمل والا ہے (اے پیغمبر) اس وقت کے بعد سے (دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں اور نہ یہ درست ہے کہ اُن کو بدل کر دوسری بیبیاں کر لو

اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

گو اُن کا حسن (صورت) تم کو (کتنا ہی) اچھا کیوں نہ لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کا مضائقہ نہیں اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ

ہر چیز کا نگران (حال) ہے مسلمانو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر

اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ

یہ کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے (تو اس صورت میں) ایسا وقت تاک کر جاؤ کہ تم کو کھانے کے تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے

فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ

تو (عین وقت پر) جاؤ اور جب کھا چکو تو (آپ اپنی راہ) لگو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ

بیبیوں کے ساتھ التفات کریں اُن کی ذاتی مہربانی ہے ہمارا کچھ دعویٰ نہیں اور دعویٰ نہیں تو شکایت کیوں ہو پیغمبر صاحب کو خدا نے اختیار دیا اُس کی وجہ یہ ہوئی کہ پیغمبر صاحب کی بیبیاں فقر و فاقہ پر قانع نہ رہ کر اُن کو تنگ کرنے لگی تھیں اور نیز خدا پیغمبر صاحب کی ضعف مزاجی کو جانتا تھا پیغمبر تو موسیٰ سے لوگ پیغمبر صاحب پر اُن کی خانہ داری کے معاملات میں بہت مونہ آتے ہیں حالانکہ انصاف سے دیکھا جائے تو کوئی بات بھی اعتراض کی نہیں اگر پیغمبر صاحب کی خانہ داری قابل اعتراض ہوتی تو اُن کی پیغمبری چل ہی نہیں سکتی تھی بلکہ اُسی خانہ داری کے ساتھ پیغمبری چلی اُس وقت کے لوگ پیغمبر صاحب کو اعلیٰ درجے کا مقدس تسلیم کیا اسی ایک بات میں اُن تمام شبہات کا جواب ہے جو پیغمبر صاحب کی خانہ داری پر ضد اور مخالفت سے وارد کیے جاتے ہیں اہل یورپ کے حالات جہاں تک معلوم ہیں اور اُس وقت کے اشعار وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ سپاہی منش اور بڑے غیور تھے اگر پیغمبر صاحب کا طرز خانہ داری قابل اعتراض ہوتا تو ہرگز جیسے غیور اپنی بیٹیاں پیغمبر صاحب کو دینے والے نہیں تھے پیغمبر صاحب خانہ داری کے اکثر تعلقات ایسے وقت شروع کیے جب اُن کی عمر پچاس سے متجاوز ہو چکی تھی اور اُن کا پہلا تعلق ہوا خدیجہ ۲۵ برس سے جو بیوہ اور پیغمبر صاحب سے پندرہ برس بڑی تھیں اُن کی وفات کے بعد سودہ سے کہ عمر کے اعتبار سے اُن سے بھی گئی گزری تھیں ان ہی تعلقات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں کس قسم کی غرضیں معتبر تھیں بعض سے پیغمبر صاحب پر حقوق تھے اور اُن کا ابتدا معاوضہ اس کے سوا نہیں ہو سکتا تھا کہ پیغمبر صاحب اُن کو اپنے

نکاح میں لیں بعض کی نسبت مروت مقتضی تھی اور بعض کی نسبت اسلامی اغراض مثلاً تالیف قلوب اور بعض عورتیں پیغمبر صاحب کا شوہر بننا فخر اور نجات کا موجب سمجھتی تھیں غرض فرداً فرداً ایک ایک ام المومنین کے حال پر نظر کی جائے اور خود پیغمبر صاحب کی عمر اور اُن کی شب بیداری اور عبادت شاقہ اور مشاغل تبلیغ رسالت و جہاد وغیرہ پر نظر کی جائے تو بے اختیار تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پیغمبر صاحب کے تعلقات خانہ داری خواہش نفسانی کی وجہ سے نہ تھے اسی طرح پیغمبر صاحب کی خانہ داری عام خانہ داریوں کی طرح نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی اس پر بھی باوجود یہ پیغمبر صاحب دوسرے لوگوں کی طرح خدا نے بیبیوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا تاہم پیغمبر صاحب نے از خود اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا اور اُس کو تادم مرگ اس عمدگی اور خوبی سے نباہا کہ دوسرا کر نہیں سکتا ۱۲











لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

اُن کے (حقیقی) باپوں کے نام سے بلایا کرو یہی بات اللہ کے نزدیک زیادہ ترقرین انصاف ہے پس اگر تم کو اُن کے باپ معلوم نہ ہوں تو تمہارے

فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَ

اور (نیز) تمہارے (دینی) دوست ہیں (تو اُن ہی کے مناسب حال لفظوں سے اُن کو بلایا کرو) اور تم سے اس میں بھول چوک ہوجائے تو اس میں تم پر

لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى

کچھ گناہ نہیں مگر ہاں دل سے ارادہ کرکے ایسا کرو (تو البتہ گناہ کی بات ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پیغمبر

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

مسلمانوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (اور وہ مسلمانوں کے باپ کی جگہ ہیں) ف اور پیغمبر کی بیبیاں (ادب و تعظیم میں) اُن کی

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ

کتاب اللہ کی رُو سے (تمام) مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھ کر ایک کے حق دار ایک ہیں مگر

اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۚ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو وہ بات دوسری ہے) یہی حکم کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے ف۳

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے (تمام) پیغمبروں سے (تبلیغ رسالت کا) عہد لیا اور (خاص کر) تم سے اور نوح اور ابراہیم

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ⑪ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ

اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسےٰ سے اور اُن سے عہد (بھی) لیا (وہ) پکا کہ آخر کار (قیامت کے دن خدا) سچوں (یعنی پیغمبروں) سے

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اُن کے سچ (یعنی تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور اُس نے نہ ماننے والوں کے لئے عذاب دردناک تیار کر رکھا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ

اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا تھا جب (کافروں کے) لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (آندھی کے علاوہ) فرشتوں کی فوج

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ○ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

اور (اُس وقت جنگ کی) جو (تدبیریں) تم لوگ کر رہے تھے ف۴ اللہ (اُن کو بھی) دیکھ رہا تھا جس وقت کہ (دشمن) تم پر تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اتر آئے اور

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ⑩

اور (مارے خوف کے تمہاری) آنکھیں پھری کی پھری رہ گئیں تھیں اور کلیجے مونہوں کو آگئے تھے ف۶ اور خدا کی نسبت تم (لوگ) طرح طرح کے گمان کرنے

هُنَالِكَ ابْتُلِىَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

اس موقع پر مسلمانوں (کے استقلال) کی آزمائش کی گئی اور خوب ہی جھڑ جھڑائے گئے اور جب منافق

ف۱ مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنی جان کا پاس کرتا ہے لیکن پیغمبر کے حکم کا پاس اس سے بھی زیادہ کرنا چاہیے ۱۲ ف۲ جو لوگ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات کی تعظیم کما حقہ نہیں کرتے اس آیت سے اُن پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۱۲ ف۳ سورہ انفال کی آخری آیت کے متعلق جو فائدہ لکھا ہے اس کو یہاں دیکھ لینا چاہیے ۱۲ ف۴ یعنی مقابلہ کفار کے متعلق جو تدبیریں تم کر رہے تھے جیسے خندق کا کھودنا وغیرہ ۱۲

منزل ۵

ف۵ اگرچہ دشمنوں کا صرف دو طرف سے آنا بیان فرمایا مگر مراد سب طرف سے چڑھ آنا ہے یا شاید اوپر کی طرف سے مدینے کا پورب رخ مراد ہو کہ وہ اونچا ہے اور نیچے کی طرف سے پچھم کا رخ کہ وہ نیچا ہے ۱۲

ع ۸ / ۱۷

ف۶ قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں تک پہنچ گئے تھے ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے لفظوں کو چھوڑ دیا ہے ۱۲

ف۱ مناسب حال لفظوں کا یہ مطلب ہے کہ مثلاً صاحبزادے یا میاں لڑکے یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ کہہ کر بلانا ۱۲

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر دیں (اور) یہ لوگ ان ہی کے گھروں میں چلتے پھرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ

اس انقلاب میں (لوگوں کے لیے بڑی) عبرتیں ہیں تو کیا (لوگ) سنتے (سمجھتے) نہیں اور کیا (صرف) اس (بات) پر نظر نہیں کی کہ ہم افتادہ زمین کی

الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝

پھر پانی کے ذریعے سے کھیتی کو نکالتے ہیں جس میں ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور آپ بھی تو کیا (لوگ اس نمونہ قدرت کو) نہیں دیکھتے

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ

اور (کافر) کہتے ہیں کہ (مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو (قیامت کا) یہ (آخری) فیصلہ (جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو) کب ہو گا (اے پیغمبر ان سے) کہو

لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے رہے فیصلے کے دن ان کا ایمان لانا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ۝

تو (اے پیغمبر) ان کی (باتوں کی کچھ) پروا نہ کرو اور دیکھو تو سہی (کیا ہوتا ہے آخر) یہ (بھی) دیکھ رہے ہیں

ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ
تہتر آیتیں ہیں اور نو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	سورۂ احزاب مدینے میں اتری اور اس کی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

(اے پیغمبر خدا ہی) سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں (کے ڈر) سے ان کے کہنے میں آجانا بے شک اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

(سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو حکم تم پر وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلے جاؤ کچھ شک نہیں

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ مَا جَعَلَ

تم لوگ جیسے جیسے عمل کرتے ہو اللہ کو اس کی سب خبر ہے اور (اے پیغمبر) اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ کارساز بس ہے

اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي

اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تم لوگوں کی بیبیوں کو جن سے

تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ

تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ

قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝ ادْعُوهُمْ

تمہارے اپنے مونہہ کی کہن ہے اور اللہ تو حق بات فرماتا ہے اور وہی (لوگوں کو) سیدھا رستہ دکھاتا ہے ف لے پالکوں کو

ف اسلام سے پہلے عرب میں ایک طرح کی طلاق کا رواج تھا جس کو ظہار کہتے ہیں اور اس قسم کے الفاظ سے واقع ہوتی تھی کہ مرد نے عورت کو کہہ دیا کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے جس کا مطلب ہوتا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اتنا کہہ دینے سے عورت مرد پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی تھی اب بھی لوگوں سے اس قسم کی نادانیاں سرزد ہوتی ہیں مگر اسلام نے اس کو طلاق نہیں مانا بلکہ اس کا ایک کفارہ ٹھہرا دیا جس کی صراحت اٹھائیسویں پارے کی سورۂ مجادلہ میں ہے دوسری رسم یہ تھی کہ لے پالک کو بھی اور اب بھی کرتے ہیں کو تمام باتوں میں اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا ہے خدا تعالیٰ نے ان دونوں رسموں کو یہ فرما کر اٹھا دیا کہ کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں ہوتے جس کا یہ مطلب ہے کہ آدمی کی طرز خاص کا میلان طبیعت دو طرف نہیں ہو سکتا ہے تو جو میلان آدمی کو اپنی ماں کی طرف ہوتا ہے اس قسم کا میلان بی بی کی طرف کیوں ہونے لگا پس اگر آدمی بی بی کو کہہ دے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اس کہنے سے بی بی ماں کی جگہ نہیں ہو جاتی ماں ماں ہی کی جگہ ہے اور بی بی بی بی ہی کی جگہ۔ اسی طرح غیر کے فرزند کو بیٹا بنا لینے سے وہ اصلی بیٹا نہیں ہو جاتا پس اس قسم کی باتیں خدا کے نزدیک معتبر نہیں ہم نے اپنی کتاب فصنات کے لوح کے صفحہ پر اس آیت کا حاصل ترجمہ یوں نظم کر دیا ہے
ہم معتقد دعوے باطل نہیں ہوتے
سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

منزل ۵



مِّمَّا تَعُدُّونَ ○ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○

یہی (تو خدا) ہے چھپی اور کھلی (سب) باتوں کا جاننے والا زبردست مہربان

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ○

اس نے جو چیز بنائی خوب ہی بنائی اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ○ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ

پھر (مٹی کے) نچوڑ (یعنی منی) سے جو ایک حقیر پانی ہے اُس کی نسل چلائی پھر اس (کے پتلے) کو درست کیا اور اس میں

مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا

اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تم لوگوں کے (سننے کے) لئے کان اور (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دل بنائے (اس پر بھی) تم لوگ کم

مَّا تَشْكُرُونَ ○ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

احسان مانتے ہو اور (منکرین قیامت) کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم (پھر) نئے جنم میں آئیں گے

جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ○ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ

(یہ لوگ دوبارہ پیدا ہونے کو نہیں) بلکہ (اصل میں) اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کو نہیں مانتے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک

الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ○ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ

الموت جو تم پر تعینات (کر دیا گیا) ہے تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر (تم سب) اپنے پروردگار کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے اور (اے پیغمبر) کاش تم

الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

مجرموں کو دیکھو کہ (قیامت میں حساب اعمال کے وقت) اپنے پروردگار کے رو برو سر جھکائے کھڑے ہیں (اور عرض کر رہے ہیں) اے ہمارے پروردگار (اب)

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ

تو ہم کو (ایک بار پھر دنیا میں) بھیج کہ ہم نیک عمل کریں (اور اب) ہم کو (عاقبت کا) پورا پورا یقین ہو (گیا) ہے اور (خدا فرمائے گا) ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر شخص

نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

(کو اسی) سوجھ عنایت کرتے (کہ وہ سیدھے رستے پر آ جاتا) مگر ہماری (وہ) بات (جو ہم روز ازل میں فرما چکے تھے) پوری ہونی ہی تھی (اور پوری ہو کر رہی) کہ

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا

اور آدمی (ان) سب سے ہم دوزخ کو بھر کر رہیں گے۔ تو (گنہگارو!) جیسے تم اس دن کے پیش آنے کو بھولے رہے آج اس کا مزہ چکھو کہ ہم نے

نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّمَا يُؤْمِنُ

(بھی) تم کو (دیدہ و دانستہ) بھلا دیا اور جیسے جیسے تم عمل کرتے رہے اس کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو ہماری آیتوں پر تو بس

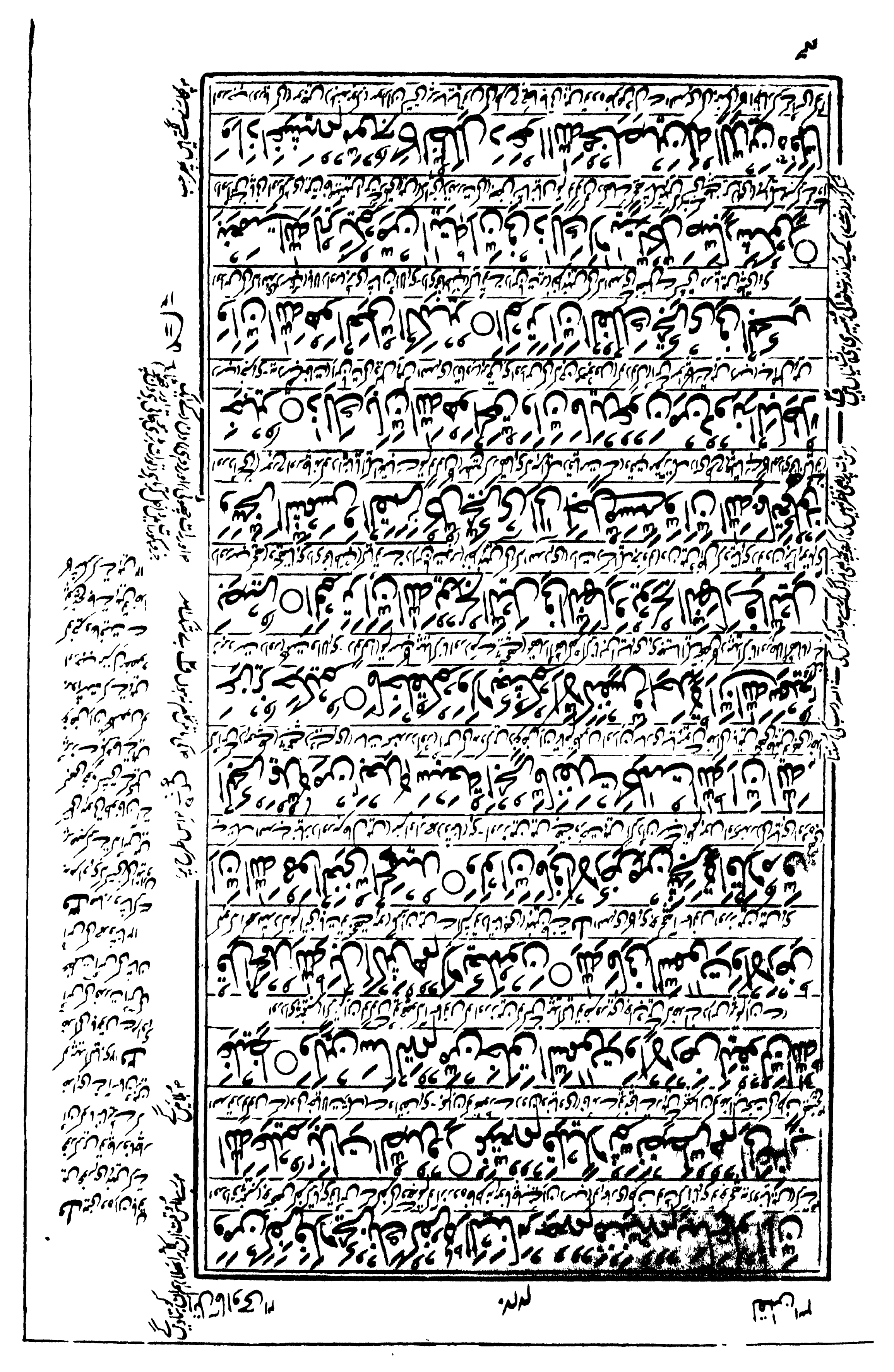
بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن کو وہ (آیتیں) یاد دلائی جاتی ہیں (تو) گر پڑتے ہیں سجدے میں اور اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) کے ساتھ تسبیح (و تقدیس)

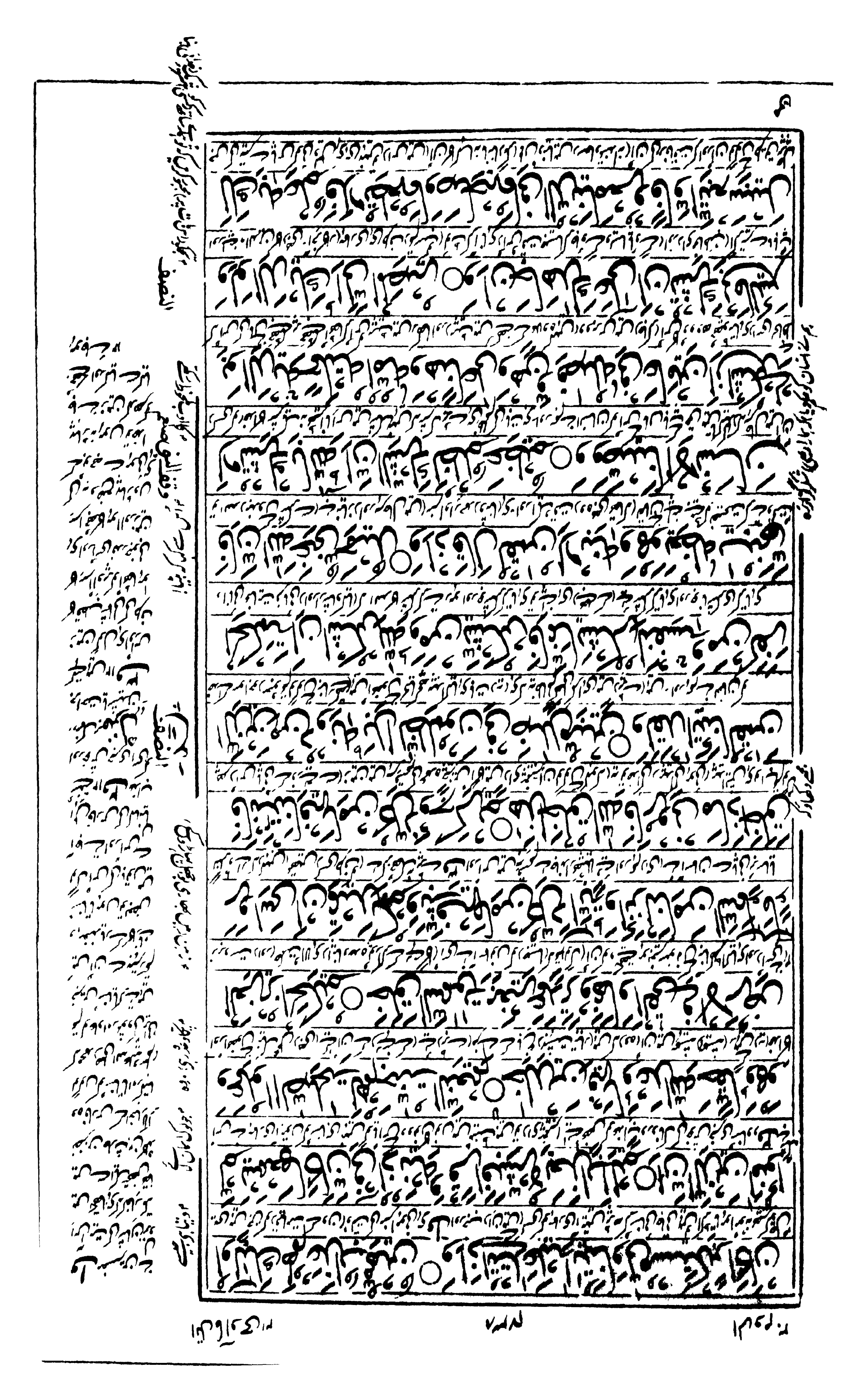
ف مطلب یہ ہے کہ قیامت کا انکار ایک اس وجہ سے ہے کہ مرے پیچھے جی اٹھنے کو عقل قبول نہیں کرتی دوسرے یہ کہ حساب و کتاب کی جزا و سزا ان کی سمجھ میں نہیں آتیں تو خدا فرماتا ہے کہ منکرین قیامت اصل میں اعمال کی جوابدہی سے گھبراتے ہیں اور اسی سبب سے قیامت کو نہیں مانتے اگر اعمال کی جوابدہی کا ڈر نہ ہوتا تو یہ ایسے تشدد کے ساتھ قیامت کا انکار نہ کرتے ۱۲

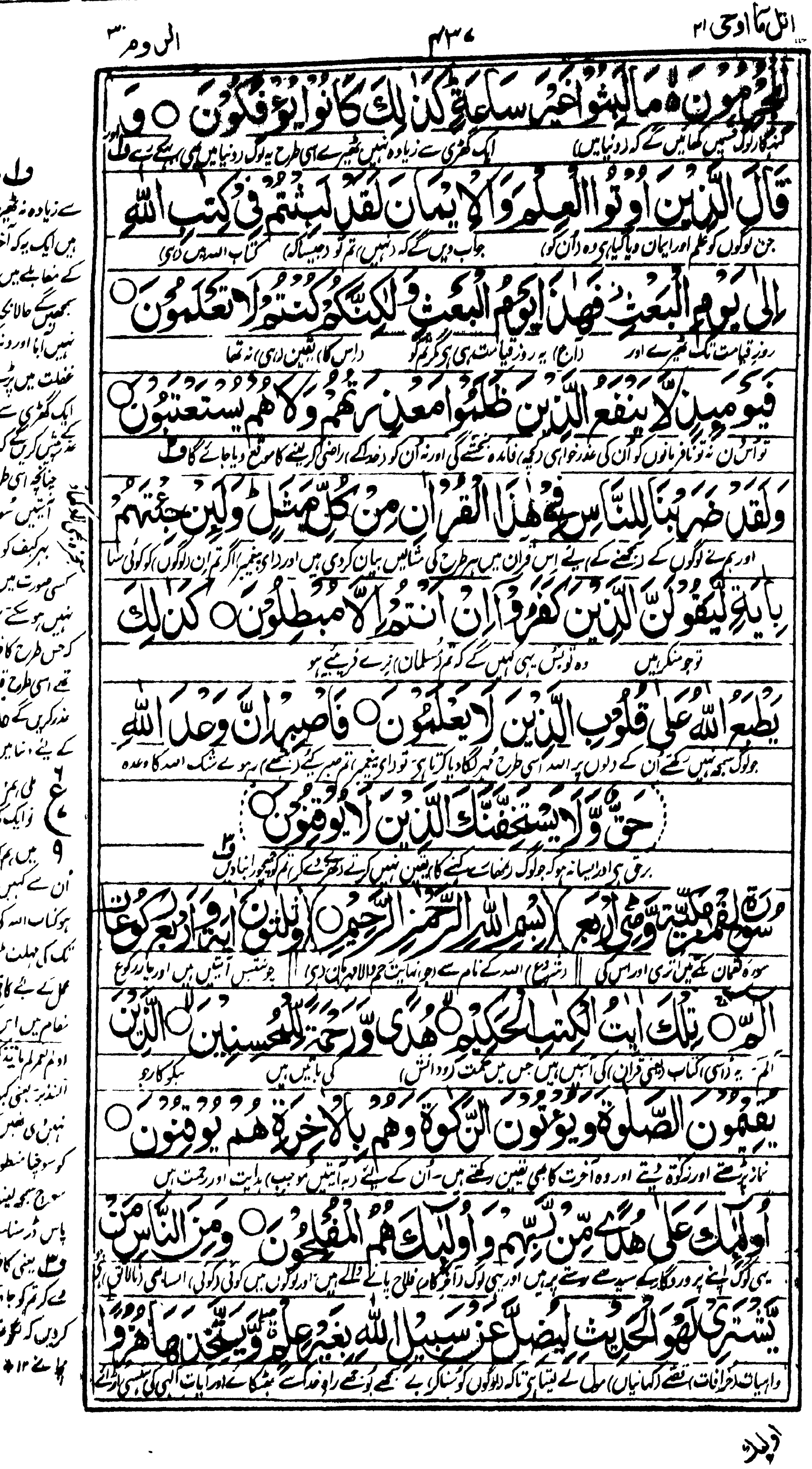
منزل ۵ ع ۱۱











الْمُجْرِمُونَ ۥ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ○ وَ

گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھیرے اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہے تھے ف۱ اور

قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ

جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ (اُن کو) جواب دیں گے کہ (نہیں) تم تو (جیسا کہ) کتاب اللہ میں (ہے)

إِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

روز قیامت تک ٹھیرے رہے اور (آج) یہ روز قیامت ہی ہے مگر تم (اس کا) یقین (ہی) نہ کرتے تھے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○

تو اس دن نافرمانوں کو اُن کی عذرخواہی (کچھ) فائدہ نہ بخشے گی اور نہ اُن کو (خدا کے) راضی کرنے کا موقع دیا جائے گا ف۲

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (لوگوں) کو کوئی نشانی

بِاٰيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ○ كَذٰلِكَ

(دکھاؤ) تو جو منکر ہیں وہ تو یہی کہیں گے کہ تم (مسلمان) نرے فریبی ہو

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

جو لوگ سمجھ نہیں رکھتے اُن کے دلوں پر اللہ اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے تو (اے پیغمبر) تم صبر کرو (کچھ شک) نہیں کہ اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ○

برحق ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تم کو اوچھا نہ بنا دیں ف۳

سُورَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ أَرْبَعٌ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَّثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ لقمان مکی ہے اور اس کی (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے چونتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

الٓمٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيمِ ○ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ○ الَّذِينَ

الٓمٓ یہ (اس) کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں جس میں حکمت (و دانش) کی باتیں ہیں نیکوکاروں کے لیے جو

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ○

نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں اُن کے لیے (یہ آیتیں موجب) ہدایت اور رحمت ہیں

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی لوگ (آخرکار) فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں کوئی (کوئی) ایسا بھی (ہے) جو

يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا

واہیات (خرافات) قصے (کہانیاں) مول لے لیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بھٹکائے اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائے

ف۱ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھیرنے کے دو محمل ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آخرت کی ہمیشگی کی ہستی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو قلیل سمجھیں گے حالانکہ جیتے جی ان کو خیال نہیں آیا اور دنیا کی زندگی پر مغرور ہو کر غفلت میں پڑے رہے یا یہ کہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھیرنے کو بطور عذر پیش کریں گے کہ ہم کو مہلت ہی کب ملی چنانچہ اسی طرح کے مضمون کی آیتیں سورۂ فاطر میں بھی ہیں بہرکیف کوئی سا پیرایہ بھی ہو وہ کسی صورت میں بھی الزام سے بری نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کافر دنیا میں حیلے کیا کرتے تھے اسی طرح قیامت میں بھی یہ غلط عذر کریں گے کہ ہم کو عمل کرنے کے لیے دنیا میں کافی مہلت نہیں ملی ہم دنیا میں بہت سے بہت رہے تو ایک گھڑی تو اس ایک گھڑی میں ہم کیا کر سکتے تھے اہل ایمان ان سے کہیں گے کہ یہ تم غلط کہتے ہو کتاب اللہ کی رُو سے تم لوگ روز قیامت تک کی مہلت ملی تھی سو ملی اور وہ عمل کے لیے کافی تھی چنانچہ ایک جگہ اس مقام میں اس کی زیادہ صراحت ہے اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر یعنی کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس مہلت میں جس کو سوچنا منظور ہوتا اچھی خاصی طرح سوچ سمجھ لیتا اور اس کے علاوہ تمہارے پاس ڈر سنانے والے پیغمبر بھی آئے ف۳ یعنی کافر لوگ بڑبڑا کر تم کو جا کر استغنا منہ سے منحرف کر دیں کہ تم عذاب کے لیے جلدی مچانے لگو ۱۲

منزل ۵ ع۶ ۹





لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ

(اس) دین کی طرف اپنا رخ کیے رہو (یہ) خدا کی (بنائی ہوئی) سرشت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کی (بنائی ہوئی) بناوٹ میں ردّ و

لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

بدل نہیں یہی دین (کا) سیدھا (رستہ) ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف۱

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(لوگو!) اسی (ایک خدا) کی طرف رجوع ہو کر (دین اسلام پر جمے رہو) اور اسی (ایک خدا) کا ڈر مانو اور نماز پڑھتے رہو اور شرک کرنے والوں میں

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے (اصلی پیدائشی) دین میں تفرقہ ڈالا اور (خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا کر) فرقے (فرقے) ہو گئے جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے

فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

وہ اسی میں مگن ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھا دیتا ہے تو بس ان میں سے کچھ لوگ (جھوٹے معبودوں کو) اپنے پروردگار کا شریک بنانے لگتے ہیں

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ

تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے ان کو دی ہیں ان کی ناشکری کریں ف۲ تو (لوگو! دنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھا لو آگے چل کر تم (سمجھ) لو گے کیا ہم نے

سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

(کوئی) سند (اتاری ہے) کہ جیسے یہ لوگ خدا کے ساتھ شرک کر رہے ہیں وہ (سند ان کو شرک کرنا) بتا رہی ہے اور جب لوگوں کو ہم (اپنی) رحمت (کا ذائقہ) چکھا دیتے ہیں

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر ان (کے اعمال بد) کے بدلے میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں ان پر کسی قسم کا وبال آ جاتا ہے

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

تو بس وہ اس تو (نا امید) ہونے لگتے ہیں کیا لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں (بھی) قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں تو (اے پیغمبر) قرابت

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

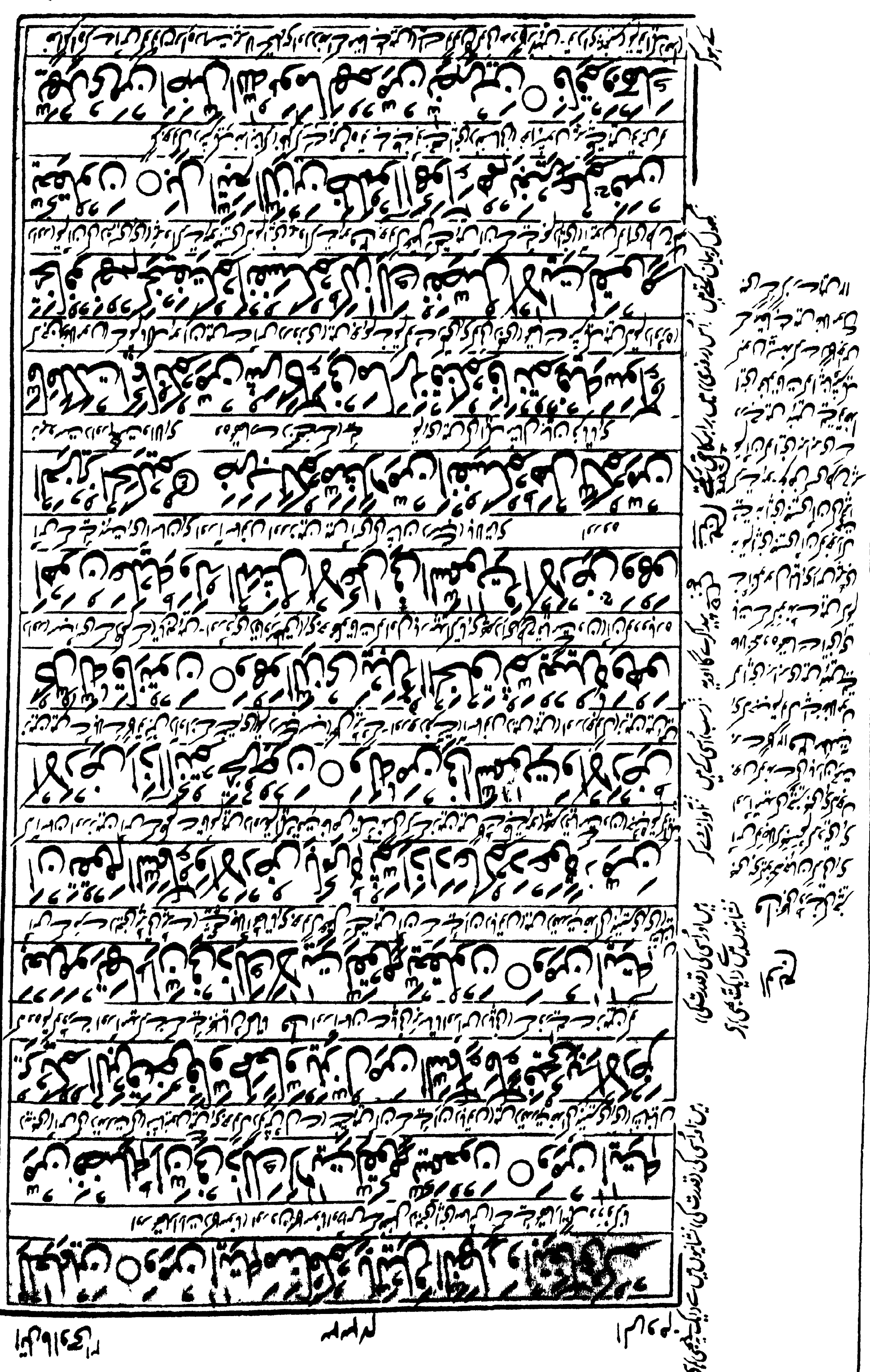
اس کا حق دیتے رہو اور محتاج اور مسافر کو (ان کا حق) جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے

وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا

اور یہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں اور (دیکھو) جو تم لوگ سود دیتے ہو تاکہ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا نے آدمی کا دل ہی ایسا بنایا ہے کہ وہ ذرا متوجہ ہو تو اس پر چار و ناچار خدا کا اقرار کرنا پڑے مگر غفلت آدمی کو سوچنے سمجھنے نہیں دیتی ۱۲

ف۲ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسرے کی دی ہوئی سمجھنا یہ بھی نعمت کی ناشکری ہے۔ اور ناشکری بھی بڑے درجے کی ۱۲



بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

اور اُن کی ہنسی اُڑایا کیے ۔ اللہ ہی مخلوق کو اوّل بار پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی (اسی طرح کی) مخلوق بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ف۱

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

پھر تم (سب لوگ) اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی گنہگار نا اُمید ہو کر رہ جائیں گے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور (جن کو یہ لوگ شریک خدائی بناتے ہیں) ان کے (ان) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور (اُس وقت یہ لوگ بھی) اپنے شریکوں سے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور جس دن قیامت برپا ہو گی اُس دن (مومن اور کافر ایک دوسرے سے) جدا ہو جائیں گے ۔ پھر جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے وہ تو باغ (بہشت) میں ہوں گے (اور) اُن کی خاطر داریاں ہو رہی ہوں گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

اور ہماری آیتوں اور روزِ آخرت کے پیش آنے کو جھٹلاتے رہے تو یہی لوگ عذاب میں پکڑے ہوئے ہوں گے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

پس جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرو اور آسمان و زمین میں وہی اللہ تعریف کے لائق ہے اور

الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

(نیز) تیسرے پہر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو) ف۳ (وہی) زندے کو مُردے سے نکالتا ہے اور (وہی)

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

مُردے کو زندے سے نکالتا ہے ف۴ اور (وہی) زمین کو اس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے زندہ (و شاداب) کرتا ہے اور اسی طرح تم (لوگ بھی)

اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ

کہ اس نے تم (لوگوں) کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کہ روئے زمین پر ہر طرف پھیلے ہوئے ہو اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی ہے)

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ

کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم کو اُن کی طرف (رغبت کرنے سے) راحت ملے اور تم (میاں بی بی) میں پیار اور اخلاص

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں اُن کے لیے اِن (باتوں) میں (قدرتِ خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور تمہاری بولیوں اور تمہاری رنگتوں کا مختلف ہونا یہ بھی اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کچھ شک نہیں کہ سمجھنے والوں کے لیے ان باتوں

لِّلْعٰلِمِيْنَ

ف۱ سورۂ نمل کے پانچویں رکوع میں بھی اسی طرح کی آیت گزر چکی ہے وہاں کا حاشیہ دیکھو ۱۲

ف۲ مطلب یہ کہ جھوٹے معبود اور اُن کی پرستش کرنے والے قیامت میں ایک دوسرے کو جھٹلائیں گے اور ایک کو ایک الزام دے گا ۱۲

ف۳ تسبیح و تقدیس سے یا تو مطلق ذکر الٰہی مراد ہے یا پانچوں نمازیں کیونکہ نماز میں بھی خدا کی تسبیح و تقدیس کی جاتی ہے اور پانچ وقتوں کی تخصیص بھی اسی معنی کی مؤید ہے کہ تمسون میں مغرب اور عشا داخل ہے اور تصبحون میں صبح اور عشیا میں عصر اور تظہرون میں ظہر ۱۲

ف۴ مُردے سے زندے اور زندے سے مُردے کے نکالنے کی بہت سی مثالیں ہو سکتی ہیں مثلاً انڈا کہ جاندار مرغی سے نکلتا اور خود بے جان ہوتا۔ پھر اُس بے جان سے جاندار پیدا ہوتا ہے ۱۲

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ساٹھ آیتیں ہیں اور چھ رکوع

الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

الٓمٓ۔ قریب کے ملک (یعنی فارس) میں رومی (جو نصاریٰ ہیں) اہل فارس سے جو آتش پرست ہیں مغلوب ہوگئے ہیں لیکن یہ لوگ مغلوب ہونے کے بعد

سَيَغْلِبُوْنَ ○ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ

عنقریب چند سال میں (پھر اہل فارس پر) غالب آجائیں گے (اس سے) پہلے بھی (فتح و شکست کا) اختیار اللہ ہی کو تھا اور (اس واقعے کے) بعد بھی

وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ

اور اس دن (جب کہ رومی غالب ہوں گے) مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

زبردست (اور) رحم والا ہے (یہ) اللہ کا وعدہ (ہے) اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ

نہیں سمجھتے ف (یہ لوگ بس) زندگی دنیا کے ظاہر (حال) کو سمجھتے ہیں اور آخرت سے تو یہ لوگ

هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

بالکل ہی بے خبر ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں کسی مصلحت ہی سے اور (ایک) وقت مقرر تک کے لیے پیدا کیا ہے اور بہت سے آدمی تو

النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اپنے پروردگار سے ملنے کو (مرنے سے) مانتے ہی نہیں کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے)

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا (برا) انجام ہوا وہ لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں بڑھ کر تھے

قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

اور انھوں نے زمینیں بھی جوتیں اور زمین کو جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے اس سے بہت زیادہ ان لوگوں نے آباد کیا تھا اور ان پاس (بھی)

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان کے پیغمبر معجزے لے کر آتے رہے (مگر انھوں نے نہ مانا اور اپنے کیے کی سزا پائی) تو خدا (تو) ایسا بے انصاف نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ لوگ

يَظْلِمُوْنَ ○ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا

ظلم کیا کرتے تھے۔ پھر جن لوگوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہی ہوا کیونکہ انھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا

ف پیغمبر صاحب کے وقت میں مملکت روم نصاریٰ کے قبضے میں تھی اور فارس پر آتش پرست مسلط تھے دونوں میں لڑائی ہوئی اگرچہ یہ لڑائی عراق عجم پر ہوئی تھی جو عرب سے خارج اور اس کی سرحد پر واقع ہے اور عرب کو اس جنگ سے کچھ تعلق نہ تھا مگر تاہم مسلمان چاہتے تھے کہ رومیوں کا غلبہ ہو کیونکہ وہ اہل کتاب ہیں اور مشرکین عرب اہل فارس کی خیر مناتے تھے کیونکہ وہ بھی ایک طرح کے بت پرست تھے اتفاق سے اہل فارس کی فتح ہوئی تو مشرکین بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں پر لگے آوازے کسنے۔ ان آیتوں میں خدا نے پہلے سے بتا دیا کہ اس وقت رومی مغلوب ہوگئے ہیں مگر وہ چند سال بعد اہل فارس پر فتح پائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ واقعہ تاریخی پیشین گوئی کا بڑا زبردست معجزہ ہے دو زبردست سلطنتوں کے بارے میں برسوں پہلے ایک قطعی فیصلہ وثوق کے ساتھ کر دینا کسی بشر کا کام نہیں اور پیغمبر صاحب کو تو ان دونوں سلطنتوں کی فوجی قوت اور انتظام کے جانچنے کا کبھی موقع ہی نہیں ملا اور بالفرض پیغمبر صاحب کی کوئی ذاتی رائے اس بات میں رہی بھی ہو تو اس کو وحی آسمانی قرار دے کر مشتہر کرنا رسالت کی بڑی مستحکم دلیل ہے اور یہ جو آیت کے آخر میں فرمایا کہ اکثر لوگ نہیں سمجھتے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اسباب ظاہر دیکھ کر لوگ سبب اصلی یعنی خدا سے غافل ہو جاتے ہیں حالانکہ ہر ایک چھوٹے بڑے واقعے کا اصلی سبب خدا کا ارادہ ہوتا ہے لوگ غلط فہمی سے اس کو دوسرے اسباب کی طرف منسوب کرتے اور ان ہی پر بھروسا کر بیٹھتے ہیں ۱۲

منزل ۵







الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ○ خَلَقَ

(چند) مثالیں لوگوں کے سمجھانے کے لئے بیان فرماتے ہیں اور سمجھ دار ہی ان کو سمجھتے ہیں

اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ○

خدا نے آسمانوں اور زمین کو (کسی) غرض و مصلحت سے پیدا کیا ہے ایمان لانے والوں کے لئے تو اس میں (قدرت خدا کی) بڑی نشانی (موجود) ہے

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ

(اے پیغمبر) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھتے رہو

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ

کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی (کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے اور یاد خدا البتہ بڑی (چیز) ہے اور

يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ○ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ

جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ جانتا ہے اور (مسلمانو) اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کیا کرو مگر ایسی طرح پر کہ وہ

أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا

نہایت ہی عمدہ (اور شائستہ) ہو ہاں جو لوگ ان میں سے زیادتی کریں (تو ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کا مضائقہ نہیں) اور (ان لوگوں سے) کہو کہ جو (کتاب) ہم پر

وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○

اور (جو کتابیں) تم پر نازل ہوئیں ہم تو سبھی کو مانتے ہیں اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ

اور (اے پیغمبر) جس طرح ہم نے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاری تھیں اسی طرح ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری تو جن کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی ہے

بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ

اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین عرب) میں بھی بعض ایسے (سمجھ دار) ہیں کہ وہ بھی (سچ سمجھ کر) اس پر ایمان لاتے ہیں اور (جو بڑے) ہٹ

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا

اور (اے پیغمبر قرآن) سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے (پڑھاتے) تھے اور نہ تم کو اپنے ہاتھ سے لکھنا ہی آتا تھا کہ ایسا ہوتا

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ○ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا

تو یہ بے دین خواہی نخواہی شبہہ کرتے ف بلکہ جن لوگوں کو عقل دی گئی ہے ان کے سینوں میں تو یہ (قرآن ایسی) کھلی کھلی آیتیں ہیں (کہ کوئی مصحف

الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ○ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ

اور جو بے انصاف ہیں وہی ہماری آیتوں کو نہیں مانتے۔ اور (بعض لوگ تمہاری نسبت) کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر

آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○

اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں اترے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ معجزے تو خدا ہی کے پاس (یعنی اسی کے اختیار میں) ہیں اور میں تو

ف مطلب یہ کہ پیغمبر صاحب پڑھے لکھے تو ہے نہیں اس میں کسی بدلنے نہ صلاحیت تھی کہ اگر پیغمبر صاحب پڑھے لکھے ہوتے تو منکر ضرور شبہہ کرتے کہ یہ باتیں جو یہ شخص سمجھا رہا اس کی دیکھی بھالی ہوئی ہیں اگلی کتابوں میں سے چن چن کر ایک قرآن بنا لیا مگر پیغمبر صاحب کے امی ہونے کی وجہ سے شبہہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اس پر بھی جو انکار کریں ان کی نری ہٹ دھرمی ہے ١٢



الْعٰلَمِيْنَ ○ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) لڑکوں پر گرتے ہو اور (مسافروں کی) راہ مارتے ہو ف اور

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہو تو لوط کی قوم کے پاس اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ کہنے لگے کہ

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى

اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب خدا لا نازل کر (اس پر لوط نے خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار

الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ

(ان) مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کے پیدا ہونے کی) خوشخبری کر آئے

قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○

تو انہوں نے (ابراہیم سے) کہا کہ ہم (منقریب) اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں (کیونکہ) اس بستی کے لوگ (بڑے ہی) ظالم ہیں

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ

(اس پر ابراہیم نے) کہا کہ اس (بستی) میں تو لوط بھی ہیں وہ کہنے لگے کہ جو لوگ اس (بستی) میں ہیں ہمیں سب معلوم ہیں ہم ان کو اچھی طرح واقف ہیں لوط کو

وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ

اور ان کے (سب) گھر والوں کو (بستی میں سے نکال کر) ہم ضرور بچا لیں گے مگر (ایک) لوط کی بی بی کہ وہ (البتہ) پیچھے رہنے والوں میں ہو گی اور جب

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫

ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو (لوط) ان (کے آنے) سے ناخوش (ہوئے) اور ان کی وجہ سے (اپنے) دل میں تنگ ہوئے اور فرشتوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے اور نہ رنج کیجئے

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

ہم (فرشتے) آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو بچا لیں گے مگر آپ کی بی بی کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی

عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

اس بستی کے لوگ جو بدکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی سزا میں ہم ان پر ایک آسمانی آفت نازل کرنے والے ہیں (چنانچہ فرشتوں نے

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ وَاِلٰى مَدْيَنَ

اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اس (اُلٹی ہوئی بستی) کو (ایک) صریح عبرت بنا چھوڑا اور (ہم نے) مدین (کے رہنے والوں) کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ

ان کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (ان سے) کہا کہ بھائیو خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کا خطر (ملحوظ) رکھو

الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ

اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انہوں نے شعیب کو جھٹلایا

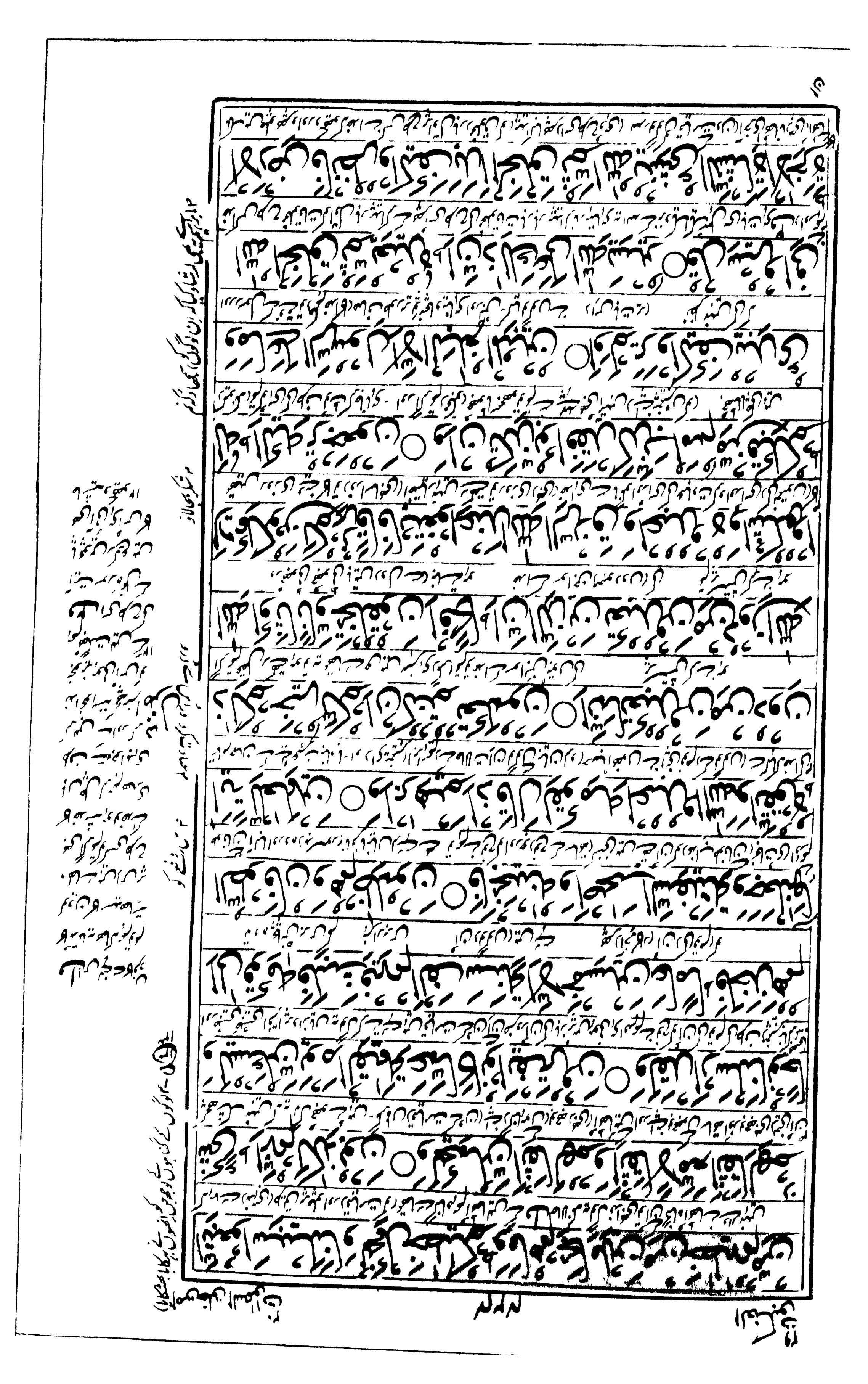
ع ۳ / ۱۵

ف بعض مفسرین نے تقطعون کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل منزلہ کا جرم ایک ہی ٹھیرا اور جو معنے رہزنی کے ہم نے اختیار کئے ہیں وہ جرم جدا گانہ ہے اور تفسیروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے ۱۲

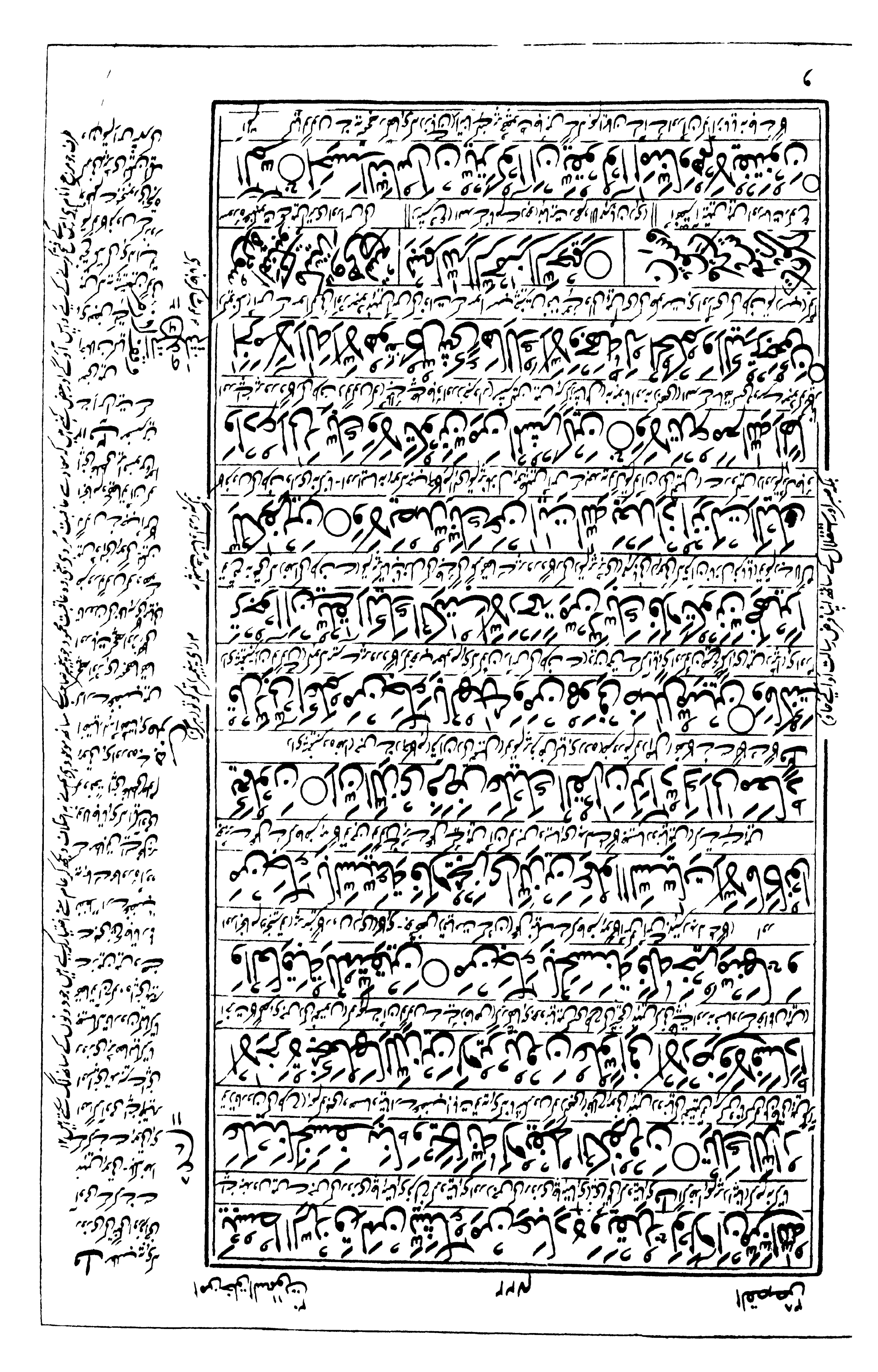
منزل ۵

فاخذتهم











مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝

جس (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل (بھی) کیے تو امید ہے کہ (آخرت میں) ایسا شخص فلاح پانے والوں میں ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جیسے لوگ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ان میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کرلیتا ہے انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات اس سے پاک اور (اس کی شان) اس سے بہت بلند ہے ف اور (اے پیغمبر) جو (خیالات) یہ لوگ اپنے [illegible]

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ

اور وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں دنیا اور آخرت (دونوں) میں اسی کی تعریف ہے

وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

اور اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوگوں کو لوٹ کر جانا ہے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر اللہ

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۭ اَفَلَا

روز قیامت تک ہمیشہ تم پر رات کیے رہے تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے جو تمہارے لیے (دن کا) نور لے آئے کیا

تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى

تم (دیسی معقول بات بھی) نہیں سنتے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ روز قیامت تک ہمیشہ تم پر دن کیے رہے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا

تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے جو تمہارے لیے رات کو لا موجود کرے کہ تم اس میں آرام پاؤ کیا

تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

تم لوگ (خدا کی ایسی صریح قدرت کو بھی) نہیں دیکھتے۔ اور (اسی نے) اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو

فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

اور تاکہ دن میں اس کا فضل (یعنی اپنی روزی) کی جستجو میں لگے رہو اور تاکہ تم (اس کا) شکر کرو۔ اور جس دن (خدا) مشرکوں کو بلاکر

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ

پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک سمجھتے تھے (آج) وہ ہمارے شریک کہاں ہیں (جنانچہ وہ شریک حاضر کیے جائیں گے) اور ہر ایک

اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ

امت میں سے ہم ایک گواہ (یعنی پیغمبر) کو الگ کریں گے اور وہ کفار کے خلاف گواہی دیں گے پھر ہم امت سے کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچی بات اللہ کی ہے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى

اور (دنیا میں) جیسی جیسی جھوٹی باتیں دل سے بنایا کرتے تھے (اس دن سب) ان سے گئی گزری ہو جائیں گی (شرک کردہ بھی ایک قسم کی ناشکری ہے) [illegible]

ف کفار مکہ پیغمبر پر ایک اعتراض یہ بھی کرتے تھے کہ مال اور عہدے کے اعتبار سے دوسرے لوگ رسالت کے ان سے زیادہ اہل ہیں اس کا جواب ہے کہ خدا نے یہ انتخاب اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور دنیاوی جاہ وحشمت پر موقوف نہیں بلکہ دل کی پاکیزگی پر منحصر ہے اور اس معاملے میں دخل دینا ایک طرح کا شرک ہے ۱۲

منزل ۵

[illegible] دلوں میں مخفی رکھتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار ان کو جانتا ہے

ع ۱۵ [illegible]

ف یہ کہ قارون موسیٰ کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) میں سے تھا







فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف (بھیجے جاتے ہیں) کیونکہ وہ (بڑے) نافرمان لوگ ہیں (موسیٰ نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ

ان میں سے ایک آدمی (قبطی) کا خون کر دیا ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ (کہیں) مجھ کو (اس کے عوض میں پکڑ کر) مار (نہ) ڈالیں اور میرے (بڑے) بھائی ہارون

لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ ۖ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ۝

تو ان کو میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ میری تصدیق کریں (کیونکہ) مجھے اندیشہ ہے کہ (فرعون کے لوگ) مجھے جھٹلائیں گے (تو ان کو) قائل معقول کرنے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ

فرمایا (اچھا) ہم تمہارے بھائی کو تمہارا (قوت) بازو بنائیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ دیں گے کہ فرعون کے لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے

اِلَیْكُمَا ۚ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

(تو بے تامل) ہمارے معجزے لے کر جاؤ کہ تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کرے (سب) غالب رہو گے ۔ تو جب

مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا

موسیٰ ہمارے کھلے ہوئے معجزے لے کر ان کے پاس آئے وہ کہنے لگے کہ یہ (معجزے) تو ایک (قسم کا) جادو ہیں (اور) ان کو ناحق (خدا کی طرف) منسوب

فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰی رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی

اپنے اگلے باپ دادوں میں ایسی باتیں سنیں نہیں ۔ اور موسیٰ نے کہا ۔ کہ جو شخص

مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

خدا کی طرف سے (دین) حق لے کر آیا ہے اور آخرکار جس کا انجام بخیر ہونا ہے میرے پروردگار کو (اس کا حال) خوب معلوم ہے ۔ یہ بات تحقیق ہے کہ جو لوگ برسر ناحق

وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ

اور فرعون نے کہا ۔ اے اہل دربار! ۔ مجھ کو تو اپنے سوا ۔ تمہارا کوئی خدا ۔ معلوم نہیں

فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ

(اور موسیٰ ایک خدا کا نشان دیتا ہے اور اپنے وزیر کی طرف خطاب کر کے کہا کہ) اے ہامان اچھا تو ہمارے لیے مٹی (کی اینٹوں) کو آگ لگا (یعنی پزاوہ بنوا)

مُوْسٰی ۙ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ

موسیٰ کے خدا کو جھانکیں اور ہم تو (اس دعوے میں) موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق (ناروا)

فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ۝ فَاَخَذْنٰهُ

ملک میں بہت سر اٹھایا اور انہوں نے ایسا سمجھا کہ وہ (مرے پیچھے) ہماری طرف لوٹا کر نہیں لائے جائیں گے ۔ تو ہم نے فرعون

وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اور اس کے لشکروں کو دھر پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک مارا کو دیکھو (اے پیغمبر) تو سہی ۔ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا

منزل ۵

ع ۳ ۔ عند المتاخرین ۱۳

[illegible]

۱ جس آدمی کو حضرت موسیٰ نے مار ڈالا تھا اس کا نام فاتون (؟) تھا ۱۲ ۔

اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ؗ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝

کہ اباجان! اِن کو نوکر رکھ لیجیے کیونکہ بہتر سے بہتر آدمی جو آپ نوکر رکھنا چاہیں مضبوط (اور) امانت دار ہونا چاہیے (اور اس شخص میں ظاہرا دونوں

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ

(اس پر اُن بزرگ نے موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اِن دو بیٹیوں میں سے ایک اس (مہر) پر تمہارے نکاح میں دوں کہ

ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ

تم آٹھ برس میری نوکری کرو اور اگر تم دس (برس) پورے کردو تو تمہارا احسان ہے اور مجکو تم پر (زیادہ محنت) مشقت ڈالنی منظور نہیں

سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ

(اور) تم مجکو ان شاء اللہ (خوش معاملہ) بھلا آدمی پاؤگے (موسیٰ نے) کہا (بس تو) یہ بات میرے اور آپکے درمیان (پکی) ہو چکی

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝

(مجکو اختیار ہے) دونوں مدتوں میں سے جونسی (مدت چاہوں) پوری کردوں مجھ پر کسی طرح کا جبر نہیں اور (یہ) جو میرے اور آپکے درمیان میں قول

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

پھر جب موسیٰ نے (اپنی) مدت (ملازمت) پوری کی اور اپنی بی بی کو لے کر روانہ ہوئے تو (کوہ) طور کی طرف سے اِن کو ایک آگ (سی) دکھائی دی

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ نے) اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ (اسی جگہ) ٹھیرو مجکو (ایک) آگ (سی) دکھائی دی ہے (اور میں وہاں جاتا ہوں) شاید وہاں سے تمہارے پاس (رستے

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

یا رہو سکے تو) آگ کی ایک چنگاری لیتا آؤں تاکہ تم لوگ تاپو پھر جب موسیٰ آگ پاس پہنچے تو (اُس)

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى

مبارک جگہ میں میدان کے داہنے کنارے (ایک) درخت (تھا اُس میں) سے اُن کو آواز آئی کہ موسیٰ!

اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا

(یہ تو) ہم اللہ ہیں سارے جہان کے پروردگار۔ اور (ساتھ ہی) یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو تو جب (موسیٰ نے) لاٹھی کو

جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ

(زندہ) سانپ ہی تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے کو (مڑ کر بھی) نہ دیکھا (ہم نے فرمایا) موسیٰ! آگے آؤ اور (کسی بات کا) خوف کرو تم (ہر طرح سے)

الْاٰمِنِيْنَ ۝ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫

امن میں ہو۔ اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر رکھو (اور پھر نکالو تو وہ) بغیر کسی روگ کے (بھلا چنگا) سفید نکلے گا

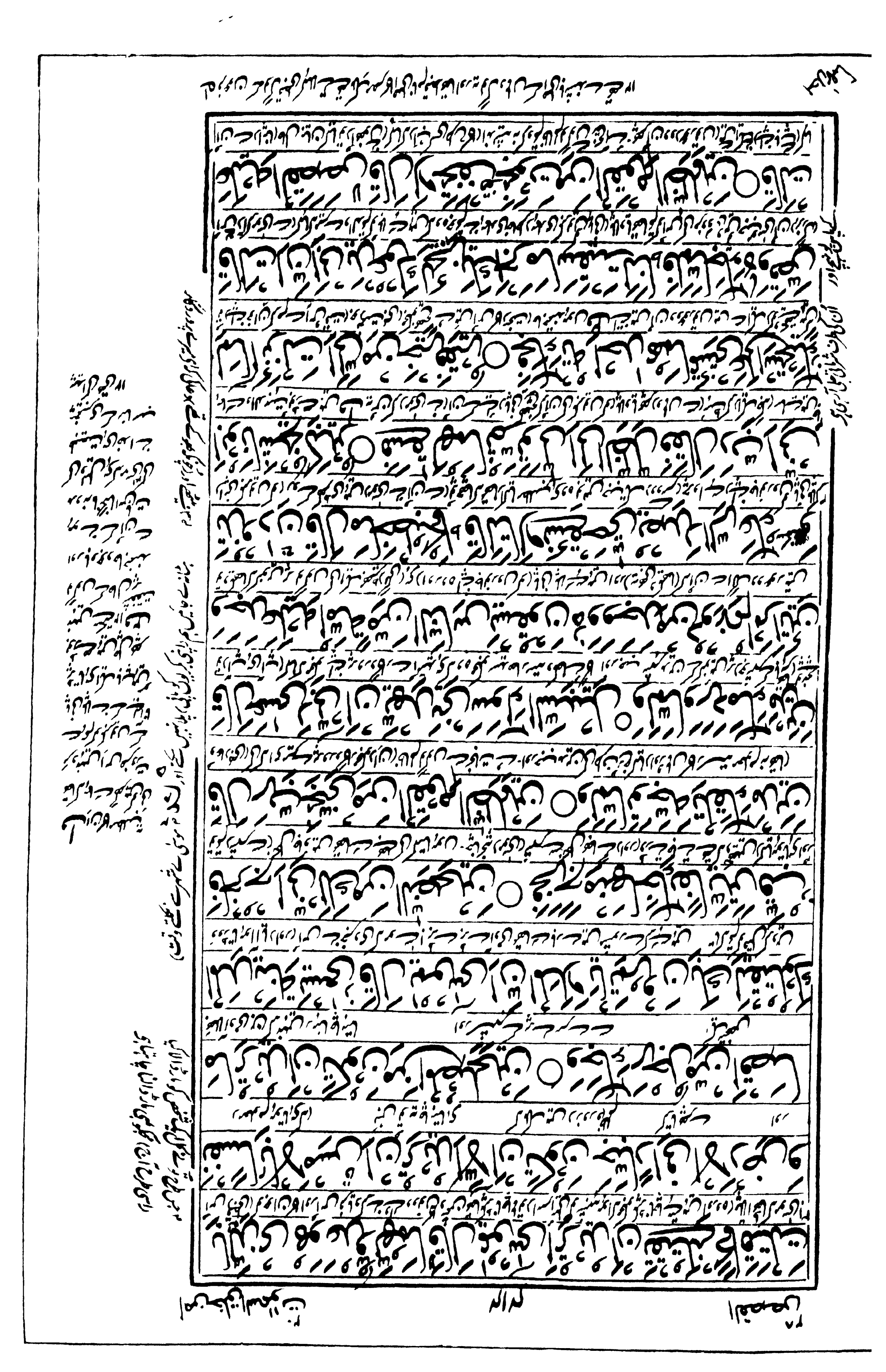
وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى

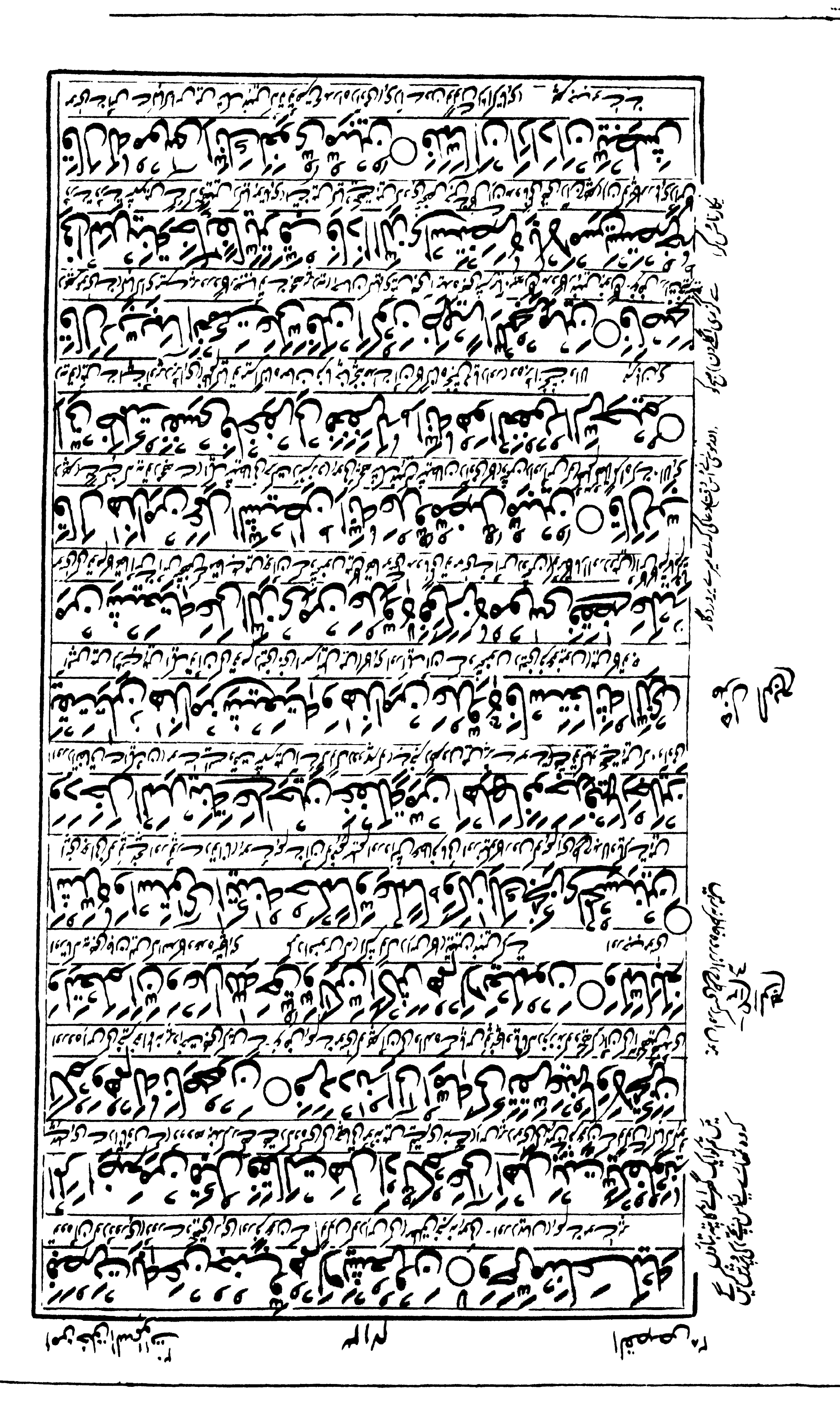
اور رفع خوف کے لیے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو[2] غرض (عصا اور ید بیضا) یہ دونوں معجزے عطیہ ربانی ہیں (جو تمہاری معرفت)

[1] پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ایک کا حاشیہ دیکھو ۱۲ [2] سردی کا یہ سمٹ تھا اور موسیٰ علیہ السلام پر خوف طاری کہ آدمی ڈر کے وقت بول بھی کانپ اٹھتا اور حرارت پیدا کرے کے لیے سمٹ اور سکڑ جاتا ہے مار و اپنی طرف سکیڑ لینے کا یہ مطلب ہے ۱۲

ع ۲ منزل ۵

[1] موسیٰ علیہ السلام کی مضبوطی تو اس سے پہچانی گئی کہ انھوں نے پانی کھینچ دیا اور امانت داری اُن کے برتاؤ سے معلوم ہوئی ۱۲





وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ

اور فرعون کے بعض واقعی حالات تم کو سناتے ہیں کہ فرعون ملک (مصر) میں (بہت) بڑھ چڑھ رہا تھا

وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ

اور اس نے وہاں کے لوگوں کے الگ الگ گروہ قرار دیئے تھے اُن میں سے ایک گروہ (یعنی بنی اسرائیل) کو (اس قدر) کمزور سمجھ رکھا تھا کہ اُن کے بیٹوں

وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ

اور اُن کی عورتوں (یعنی بیٹیوں) کو زندہ رکھتا اس میں شک نہیں کہ وہ (بھی) فسادیوں میں سے (ایک ہی فسادی) تھا اور ہمارا ارادہ یہ تھا کہ

عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ

جو لوگ (اس) ملک میں کمزور سمجھے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُن (ہی) کو سردار بنائیں اور اُن (ہی) کو

الْوٰرِثِيْنَ ○ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

(سلطنت کا) وارث ٹھیرائیں - اور اُن (ہی) کو ملک میں جمائیں اور فرعون اور ہامان اور

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى

اُن کے لشکر کو (بنی اسرائیل کی طرف سے) جس بات کا خطرہ تھا وہ اُن ہی (بنی اسرائیل) کے ہاتھ سے اُن کے آگے لائیں ف اور ہم نے

اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَ

کہ اس کو دودھ پلاؤ - پھر جب اس کی نسبت تم کو کسی طرح کا خوف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا اور (کچھ) خوف نہ کرنا اور

لَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فَالْتَقَطَهٗٓ

نہ رنج کرنا کیونکہ ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور (آخر کار) اس کو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) بنائیں گے (چنانچہ موسیٰ کی والدہ نے

اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

فرعون کے لوگوں نے انہیں رستے کو اٹھا لیا کہ (آخر کار یہی موسیٰ) اُن کے دشمن اور (اُن کی) پریشانی کے باعث ہوں کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ○ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ

اُن کے سپاہیوں نے (اپنے حق میں) بڑی غلطی کی ف اور فرعون کی عورت (اپنے شوہر سے) بولی کہ یہ میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی

وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

(ٹھنڈک ہے) تو تم لوگ اس کو مار نہیں عجب نہیں کہ ہم کو (کوئی) فائدہ پہنچائے یا اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں اور اُن لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی ف۳

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ

اور (ادھر) موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا (اور) اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کئے رہیں تو اس سے کچھ دور نہ تھا کہ موسیٰ (کے حال) کو [illegible]

رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ

تاکہ ہمارے وعدے کا یقین کئے بیٹھی رہیں - اور (صندوق کو دریا میں ڈالتے وقت) موسیٰ کی والدہ نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا

ف خطرہ یہ تھا کہ فرعون کو نجومیوں نے بتا دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ بنی اسرائیل کو تمہاری حکومت سے آزاد کرے تمہاری سلطنت کو تہ و بالا کرے گا فرعون نے اس کی روک اس طرح کی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مروا ڈالتا لیکن خدا نے ارادے [illegible] اسی سورت میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آخر کار فرعون کی سلطنت کو زیر و زبر کر دیا ۱۲ ف۲ آیتیں کے دو محل ہو سکتے ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے کہ خدا نے فرعون کی قوم کو اندھا کر دیا اور مخلوق نے اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلہاڑی ماری اور دشمن کو بغل میں پالا دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ازبسکہ فرعون اور ہامان اور اُن کے اعوان نصار نافرمان اور گنہگار لوگ تھے خدا نے اُن کی ہلاکت کا سامان اُن ہی کے ہاتھوں مہیا کرا دیا ۱۲ ف۳ یعنی اُن کو معلوم نہ تھا کہ یہی لڑکا جس سے فائدے کی توقع رکھتے ہیں اُن کی بربادی کا موجب ہوگا

منزل

فخرت







يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

اپنی رحمت (یعنی مینھ) کے آگے (آگے) ہواؤں کو (بارش کی) خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟

اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ

یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی شان) اس سے بالاتر ہے ۔ بھلا کون ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

پھر اسی طرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ف اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (نہیں) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر (شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جتنی مخلوقات آسمانوں میں اور زمین میں ہے ان میں غیب (کی بات) کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

اور نہ لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ کب (قیامت ہوگی اور دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے بات یہ ہے کہ (یا تو) آخرۃ (کے بارے) میں ان لوگوں کا علم

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا

(یا یہ) نہیں (تو ان کو) اس کے بارے میں شک ہے (یا یہ) نہیں (تو) یہ لوگ (جان بوجھ کر) اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں ف اور جو لوگ منکر ہیں

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا

ہم اور ہمارے باپ دادا (کل) سڑ کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زمین سے نکالے جائیں گے پہلے سے بھی ہمارے اور ہمارے باپ دادوں کے ساتھ ایسے وعدے ہوتے چلے آئے ہیں

مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ہو نہ ہو یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں ۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

اور دیکھو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا ف اور (اے پیغمبر تم) ان (لوگوں کے حال) پر بہت افسوس نہ کرو اور

لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

جیسی جیسی تدبیریں (تمہارے خلاف میں) کر رہے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہو ۔ اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بھلا) یہ (عذاب کا) وعدہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ عجب نہیں جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اس میں سے کچھ تمہارے پاس آ لگا ہو ف

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر (اپنا) بڑا فضل رکھتا ہے (کہ جلدی عذاب نازل نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ

ع ۵ منزل ۵

ف مطلب یہ ہے کہ پیدائش کا سلسلہ بند نہیں ہر سال بہار آتی ہے ہر سال خزاں ہوتی ہے اور جیسا پیدائش کا سلسلہ نباتات میں جاری ہے ویسا ہی حیوانات میں اور باوجودیکہ ہم آدمیوں اور جانوروں اور نباتات کو متواتر پیدا ہوتے دیکھتے رہتے ہیں اس پر بھی ہم پیدائش کے راز سے آگاہ نہیں اسی طرح کی پیدائش قیامت میں بھی ہو تو ہم کو اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول نہیں ہو سکتی اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا کس طرح مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے بس اس پر کلام تمام ہو گیا اور آگے دوسری بات شروع ہوئی کہ جس طرح خدا اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی (قیامت میں) اس کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا ۱۲ ف۲ قیامت کے متعلق دو چیزیں ہیں ایک تو مطلق قیامت کا ہونا، دوسرے اس کا وقت سو وقت کی نسبت خدا نے فرما دیا کہ ہم نے کسی بندے کو یہاں تک کہ پیغمبر اور فرشتوں کو بھی نہیں بتایا کہ قیامت کب آئے گی یعنی قیامت کا وقت داخل غیب ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مطلق قیامت کا ہونا اگرچہ یقینی بات ہے اور اس کے دلائل جا بجا قرآن میں مذکور ہیں مگر جو بھی شک نہیں کی اور معلوم نہیں کب آئے گی اس سے بہت لوگ قیامت کا انکار کرنے لگتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تین حالتیں ہیں بعض کو تو یقین ہے کہ قیامت نہیں آنے کی ان کا یہ یقین غلط اور بے اصل دوسرا درجہ شک کا ہے کہ خبر نہیں کہ کبھی آئے یا نہ آئے تیسرا درجہ یہ ہے کہ قیامت کے آنے کا تو یقین ہے مگر آدمی آبا و اجداد کی تقلید اور ہٹ دھرمی سے اس کا انکار کر دیتا ہے یہی تین حالتیں ہیں جن کا ان آیتوں میں مذکور ہے ۱۲ ف۳ یعنی یا تو عذاب سے ہلاک ہوئے یا عذاب سے ہلاک نہ بھی ہوئے تو اپنی موت سے مر کر دوزخ ... ہمیشگی کی جگہ نہیں اور خدا سے ڈرنے اور نیکوکار بننے کے لیے اتنا بھی بس کرتا ہے

ف عذاب آخرۃ کے علاوہ پیغمبر صاحب اپنے وقت کے کافروں کو دنیا کے عذاب سے بھی ڈراتے تھے کہ تم مسلمانوں کے مقابلے میں مغلوب ہوگے اور تم کو قحط وغیرہ کی مصیبتیں بھی پہنچیں گی الوعد میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے اور یہ تمام باتیں اپنے وقت پر واقع ہو کر رہیں ۱۲ ف پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۶ دیکھو ۱۲

ف صالح اور لوط علیہما السلام کے حالات کے بعد آیۂ قل الحمد للہ کے واقع کے ہونے سے لطیف پیرائے میں پیغمبر صاحب کو بشارت دینی منظور ہے کہ جس طرح صالح اور لوط کی قومیں اپنے پیغمبر کی مخالفت کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں اور پیغمبر کی ایذا دہی کے جو منصوبے سوچتے تھے سب غلط ہو گئے یہی معاملہ کفار قریش کے ساتھ ہونا ہے تو مطلب یہ کہ ان لوگوں کو تباہ ہوا سمجھو اور خدا کا شکر کرو کہ اس نے تم کو ان کے عذاب سے نجات دی جس طرح صالح اور لوط کو نجات دی تھی اور ان کے ساتھ برگزیدگان خدا پر درود اور سلام بھی بھیجو کہ خدا شکر گزاری کا مستحق ہے تو برگزیدگان خدا درود و سلام کے ۱۲ ف۲ اس آیۃ میں اور اس کے مابعد کی آیتوں میں خدا کو بت پرستوں اور مشرکوں کے مقابلے میں یہ بات ثابت کرنی منظور ہے کہ ہماری ذات پاک کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں استدلال کا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ خدا اپنی چند قدرتیں یاد دلا کر پوچھتا ہے کہ یہ بڑے بڑے کام کس نے کیے چونکہ تمام آدمیوں کے دل کی بناوٹ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ ہر ایک آدمی چار و ناچار تسلیم کرتا ہے کہ بے شک کام خدا کے ہیں اور کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتے چنانچہ کئی جگہ یہ مضمون صاف صاف لفظوں میں ہے مثلاً سورۂ عنکبوت میں ہے ولئن سالتہم من خلق السموات والارض وسخر الشمس والقمر لیقولن اللہ ولئن سالتہم من نزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض من بعد موتہا لیقولن اللہ تو پہلے بتقاضائے فطرت انسانی یہ بات تسلیم کر کے کہ آسمان زمین کا پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ کام خدا ہی نے کیے ہیں اور کسی اور سے نہیں ہو سکتے دلیل کو اس طرح پر پورا کیا ہے کہ جس نے یہ کام کیے ہوں وہی قابل عبادت ہے نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے سوا کوئی اور قابل عبادت نہیں اس پر بھی جو لوگ شرک و بت پرستی کرتے ہیں [illegible]

منزل ۵   الجزء العشرون

شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۞ فَمَا كَانَ

شہوت رانی کے (ارادے) سے (لوگوں پر گرے پڑتے ہو بات یہ ہے کہ تم (بڑے) بے سمجھ لوگ ہو تو

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ

لوط کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا کہ وہ کہنے لگے کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو (کیونکہ) یہ

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا

لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں تو ہم نے لوط کو اور ان کے خاندان کے لوگوں کو (عذاب سے) بچا لیا مگر ان کی بی بی جس کی تقدیر میں ہم نے

مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝

کر وہ (بھی) پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور (لوط کے پیچھے جو لوگ باقی رہ گئے) ان پر ہم نے پتھراؤ برسایا تو (کیا ہی) برا پتھراؤ ان لوگوں پر برسا

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

(اے پیغمبر) کہو کہ (نافرمانوں کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر ہے اور (ان) بندگان خدا کو سلام ہے جن کو اس نے برگزیدہ کیا بھلا قدرت اور قدردانی کے

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ

بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تم لوگوں کے لیے کس نے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا)

السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن

پھر پانی کے ذریعے سے ہم ہی نے خوشنما باغ اگائے (لوگو) تمہارے بس کی تو بات نہ تھی کہ تم

تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ۝ أَمَّن جَعَلَ

ان کے درختوں کو اگا سکو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر یہی بے سمجھ لوگ ہیں (ناحق) کج روی کرتے ہیں ف بھلا کس نے

الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

زمین کو آدمیوں اور جانوروں کے ٹھیرنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ بیچ میں ندی نالے بنائے اور اس کی (ایک خاص) وضع رکھنے کے لیے پہاڑ

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حد فاصل رکھی کہ ایک دوسرے سے مل نہ جائیں کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر ان لوگوں میں

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ

بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہو کر اس سے فریاد کرے وہ اس بے قرار کی فریاد کو پہنچے اور اس کی مصیبت کو ٹال دے اور (کون ہے جو)

خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝

زمین میں تم لوگوں کو (اپنا) نائب بناتا ہے ف۳ کہ تم اس میں کا سا تصرف کرتے ہو کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر

أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن

بھلا کون (ہے جو) تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون (ہے جو)

[illegible] راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں ۱۲ ف۳ خلفاء جمع ہے خلیفہ کی جس کے معنے جانشین اور نائب کے ہیں ہم نے انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے پتے سے نائب کا ترجمہ کیا ہے [illegible] نیابت کی وجہ بھی کھول دی ہے لیکن خلیفہ کے معنے جانشین کے بھی ہیں تو ترجمہ یوں کرنا ہوگا اور کون (ہے جو) زمین میں تم لوگوں کو پچھلوں کا جانشین بناتا ہے کہ بڑوں کے مرنے پر چھوٹے ان کے قائم مقام ہوتے ہیں ۱۲

۵۴ پارہ ۱۴ سورۂ حجر ع۶ ۱۲ ف دیکھو ۱۲   ۵۲ پارہ ۱۹ سورۂ فرقان ع۲ ف دیکھو ۱۲



قَوَارِيرَ ۚ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ

جس کے فرش ایں (بھی) شیشے (ہی) جڑے ہوئے ہیں (تب اُس کو اپنی غلطی اور سلامتی پر متنبہ ہوا اور) لگی (خدا کی بارگاہ میں) عرض کرنے کہ اے میرے پروردگار میں

رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا

رب العالمین پر ایمان لائی - اور ہم ہی نے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ (لوگو!)

اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ○ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ

خدا کی عبادت کرو تو صالح کے آتے ہی وہ لوگ (مومن اور منکر) دو فریق ہو گئے (اور) لگے آپس میں جھگڑنے (صالح نے) کہا کہ بھائیو بھلائی سے پہلے برائی

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اللہ کی جناب میں (توبہ اور) استغفار کیوں نہیں کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ

وہ بولے (صالح!) ہم نے تو تجھ کو اور اُن لوگوں کو جو تیرے ساتھ ہیں بڑا ہی منحوس پایا (صالح نے) کہا تمھاری نحوست (سب) خدا کی طرف سے

قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ○ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ

(کچھ اس طرح کے معمول نہیں) لوگ ہو (کہ آسانی سے شیطان کے) بہکائے میں آجاتے ہو - اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے

فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ○ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ

اور (کسی طرح بھی) اصلاح کے درپے نہ ہوتے تھے انھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ (آؤ جی) آپس میں خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور صالح کو اور اُس کے گھر والوں کو

ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ○

پھر ہم سے پوچھنے کی نوبت آئے گی تو ہم اُس کے وارث سے کہہ دیں گے کہ صالح کے گھر والوں کے مارے جانے کے وقت ہم تو موجود (ہی) نہ تھے اور ہم بالکل سچ

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

غرض وہ ایک داؤ چلے اور ہم بھی ایک داؤ چلے اور (ہمارے داؤ کی) اُن کو خبر بھی نہ ہوئی تو (اے پیغمبر) دیکھو تو اُن کے داؤ کا کیسا (خراب)

عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ○ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ

انجام ہوا کہ ہم نے اُن کو اور اُن کی قوم کو سبھی کو تو ہلاک کر مارا - اب یہ اُن کے گھر ہیں کہ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے (اُن پر عذاب آیا اور وہ گھر)

خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○

خالی پڑے بھائیں بھائیں کر رہے ہیں اس (واقعے) میں اُن لوگوں کے لیے جو جانتے (اور سمجھتے) ہیں (بڑی) عبرت ہے اور

وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

جو لوگ ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہتے تھے اُن کو ہم نے بچا لیا - اور (اے پیغمبر) لوط (کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ) کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا

أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ○ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

کہ کیا تم بے حیائی (کے کام) کے مرتکب ہوتے ہو اور غضب ہے کہ چھپاتے تک نہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھتے (ہی) جاتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر

ف۱ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچانے کے معنی یہ ہیں کہ صالح علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح مومنوں کو خوش خبری دیتے تھے اور منکروں کو عذاب سے ڈراتے تھے تو لوگوں کو چاہیے تھا کہ ایمان لا کر اجر و ثواب کے منتظر رہیں نہ یہ کہ انکار کر کے مونہ مانگی موت کو بلائیں ۱۲

ف۲ صالح کی قوم نے صالح علیہ السلام اور اُن کے ساتھ والوں کو پایا تو اُس سے منحوس بتایا کہ صالح نے اِن لوگوں میں پھوٹ ڈال دی تھی کہ کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ انکار پر جمے رہے اور دونوں گروہوں میں اختلاف پیدا ہو گیا یا شاید اُن دنوں قوم ثمود پر بڑا سخت قحط پڑا تھا قحط کی مصیبت کو صالح اور اُن کے ساتھ والوں کی نحوست سمجھا ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے دنگئی اور بدمعاش لوگ تھے اور لوگوں کو ستایا کرتے تھے اور بھلمنساہت کا کوئی کام اُن سے نہیں ہوتا تھا ۱۲

ف۴ اُن کا داؤ یہ تھا کہ صالح علیہ السلام کو راتوں رات مار کے چپکے سے بھاگ جائیں اور کسی کو خبر نہ ہو اور تحقیقات کی نوبت پہنچے تو مکر جائیں اور جرم ثابت نہ ہونے دیں اور خدائی داؤ یہ کہ اپنا منصوبہ عمل میں بھی نہ لانے پائے کہ خدا نے رستے ہی میں ہلاک کر دیا ۱۲

منزل ۵





أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ○ أَلَّا يَسْجُدُوا

اور اُن کو راہ (راست) سے روک دیا ہی تو اُن کو (اتنی بات بھی) نہیں سوجھ پڑتی کہ

لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَ

خدا ہی کے آگے (کیوں) نہ سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہی ف۱ اور جو کام تم لوگ چھپا کر کرو اور

مَا تُعْلِنُونَ ○ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ قَالَ سَنَنْظُرُ

جو علانیہ کرو سب سے واقف ہی- اللہ (وہ ذات پاک ہی کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور وہی) عرش بریں (کے تخت) کا مالک ہی ف۲ سلیمان نے کہا

أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ○ اِذْهَبْ بِكِتٰبِي هٰذَا فَأَلْقِهْ

کہ تو سچ کہتا ہی یا جھوٹا ہی- یہ ہماری تحریر لے کر جا اور اُس کو اُن کی طرف ڈال دے

إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ○ قَالَتْ يٰۤأَيُّهَا الْمَلَؤُا

پھر اُن سے الگ ہٹ جا پھر دیکھتا رہ کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں- (غرض ہُدہُد نے سلیمان کا فرمان ملکہ کو پہنچا دیا وہ اُسے دیکھ کر)

إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيمٌ ○ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

(یہ) ایک فرمان واجب الاحترام ہماری طرف ڈالا گیا ہی- یہ سلیمان کی طرف سے ہی اور یہ (یعنی اس کی عبارت اس طرح پر ہی کہ سب سے پہلے اس میں)

الرَّحِيمِ ○ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○ قَالَتْ يٰۤأَيُّهَا الْمَلَؤُا

الرحیم ہی- اور (بسم اللہ کے بعد) یہ کہ ہم سے سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر ہمارے حضور میں حاضر ہو (سبا کی ملکہ سلیمان کا فرمان سنانے کے)

أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُونِ ○ قَالُوا نَحْنُ

ہمارے (اس) معاملے میں ہم سے اپنی رائے بیان کرو (ہمارا ہمیشہ سے دستور رہا ہی کہ) تاوقتیکہ تم ہمارے حضور میں موجود نہ ہو ہم کسی امر میں قطعی حکم نہیں کرتے

أُولُوا قُوَّةٍ وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا

(بڑے) طاقتور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آیندہ) سرکار کو اختیار ہی جیسا حضور حکم دیں اُس کے نیک بد کو (اچھی طرح) دیکھ لیں

تَأْمُرِينَ ○ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا

(وہ) بولی بادشاہ جب کسی شہر کو بزور فتح کر کے اُس میں داخل ہوا کرتے ہیں تو (اُن کا دستور ہی کہ) اُس کو خراب اور

أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ○ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ

وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور (واقع میں) ایسا ہی کیا کرتے ہیں ف۳ اور ہم (ایلچیوں کے ہاتھ) اُن کی طرف

بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ○ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ

تحفے (تحائف) بھیج کر دیکھتے ہیں کہ ایلچی کیا (جواب) لے کر آتے ہیں- پھر جب ایلچیوں کا سرگروہ سلیمان کے حضور میں (وہ تحائف لے کر) حاضر ہوا تو

أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ

کہ کیا تم لوگ مال سے ہماری امداد کرنی چاہتے ہو سو جو کچھ ہم کو خدا نے دے رکھا ہی وہ اُس سے جو تم کو دے رکھا ہی کہیں بہتر ہی سو کچھ تم ہی اپنے تحفے سے

منزل ۵ ع ۲ ۱۷

ف۱ زمین کی مخفی چیزوں سے مراد ہی نباتات اور معدنیات کہ یہ چیزیں دنیا میں زمین سے نکلتی ہیں اور قیامت کے دن مردے زمین سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان کی مخفی چیزیں ہیں مینھ بجلی اولے اور ستارے وغیرہ ۱۲

ف۲ سیاق کلام چاہتا ہی کہ یہ تمام مقولہ ہُدہُد کا ہو اور اس میں کچھ بھی تعجب کی بات نہیں کہ خدا نے جانوروں کو بلکہ جمادات کو بھی اس کا ادراک دیا ہو کہ وہ خدا کو اور اُس کی بعض صفات کو جانتے پہچانتے ہوں دوسری جگہ فرمایا ہی وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم اس سے بھی تمام مخلوقات عالم میں اس ادراک کا ظاہر ہوتا ہی گو بنی آدم کو حیوانات اور جمادات کے اس ادراک کا شعور نہیں لیکن ہمارے شعور نہ ہونے سے لازم نہیں آتا کہ حیوانات اور جمادات کو خدا اور اُس کی صفات کا ادراک نہیں اس میں شک نہیں کہ آدمی کو ایک خاص طرح کی عقل دی گئی ہی جس کے بل بوتے پر انسان نے دنیا میں اپنا تسلط بٹھا رکھا ہی لیکن اس پر بھی جانوروں میں بعض فطری کمالات ہیں جو انسان کو نصیب نہیں ہوئے کمالات عقل کے بدون حاصل نہیں ہو سکتے اور عقل بھی ادنے درجے کی نہیں بلکہ عقل انسانی سے بالاتر- شہد کی مکھی کی چیونٹی کی کیا حقیقت ہی مگر ان کے انتظام ان کے معیشتوں اور گھروں کی بناوٹ دلالت کرتی ہی کہ ان کو ایک خاص سلیقہ عنایت ہوا ہی آدمی بیے کا سا گھونسلا نہیں بنا سکتا کونجوں کی قطاروں میں ایسی ترتیب دیکھی جاتی ہی جو بڑی قواعد داں فوج میں بھی نہیں پائی جاتی اور اسی طرح کی ہزاروں باتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ جانور اتنے بدعقل نہیں ہیں جتنا اُن کو انسان نے سمجھ رکھا ہی بلکہ بعض باتوں میں جانوروں کو آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہی

ف۳ جملہ وکذلک یفعلون کے دونوں محل ہو سکتے ہیں کہ ملکہ سبا کا مقولہ ہو یا خدا تعالیٰ کا ۱۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا

لوگو! ہم کو (خدا کی طرف سے) پرندوں (تک) کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر طرح کے ساز و سامان عنایت ہوئے ہیں بے شک یہ

لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۝ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَ

(خدا کا) صریح فضل ہے۔ اور سلیمان کے (رکتے) لشکر جنات اور آدمیوں اور پرندوں کے (رتبے) ان کے (ملاحظے کے) لئے جمع کئے گئے

الْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ

تو وہ مثل[1] ان کے روبرو کھڑے کئے جاتے تھے (غرض اس ترتیب سے لشکر ایک طرف کو روانہ ہوا) یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے (ایک) میدان

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ

تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو! اپنے (اپنے) بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور سلیمان کے لشکر تم کو کچل ڈالیں

وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا وَ

اور ان کو (اس کی) خبر بھی نہ ہو۔ چیونٹی کی (اس) بات سے سلیمان ہنسے اور مسکرائے ف اور

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ

کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں تیرے ان احسانات

وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

اور (زندگی بھر) ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند فرمائے (اور آخر کار) مجھ کو اپنے کرم سے اپنے نیک بندوں میں

الصَّالِحِينَ ۝ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ

اور سلیمان نے پرندوں کی موجودات لی تو کہا کیا بات ہے کہ ہم ہُدہُد کو نہیں دیکھتے کیا پرندوں کی کثرت کی وجہ سے ہم کو نہیں دکھائی

مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ

غیر حاضر ہے۔ (اگر غیر حاضر ہے تو) ہم اس کو ضرور سخت سزا دیں گے یا اسے حلال ہی کر ڈالیں گے

أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ

یا وہ ہمارے حضور میں (اپنی غیر حاضری کی) کوئی وجہ پیش کرے (جس سے) ظاہر (ہو کہ وہ بے قصور ہے) پھر تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد آ حاضر

بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً

جو آپ تک حضور کو معلوم نہیں ہوا اور میں حضور کے پاس (شہر) سبا کی ایک تحقیقی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں میں نے ایک عورت کو دیکھا

تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ وَجَدْتُهَا وَ

کہ وہ وہاں کے لوگوں کی بادشاہی کرتی ہے اور ان پر حکمرانی کر رہی ہے اور ہر طرح کے ساز و سامان سلطنت اس کو میسر ہیں اور اس کا ایک بڑا تخت ہے

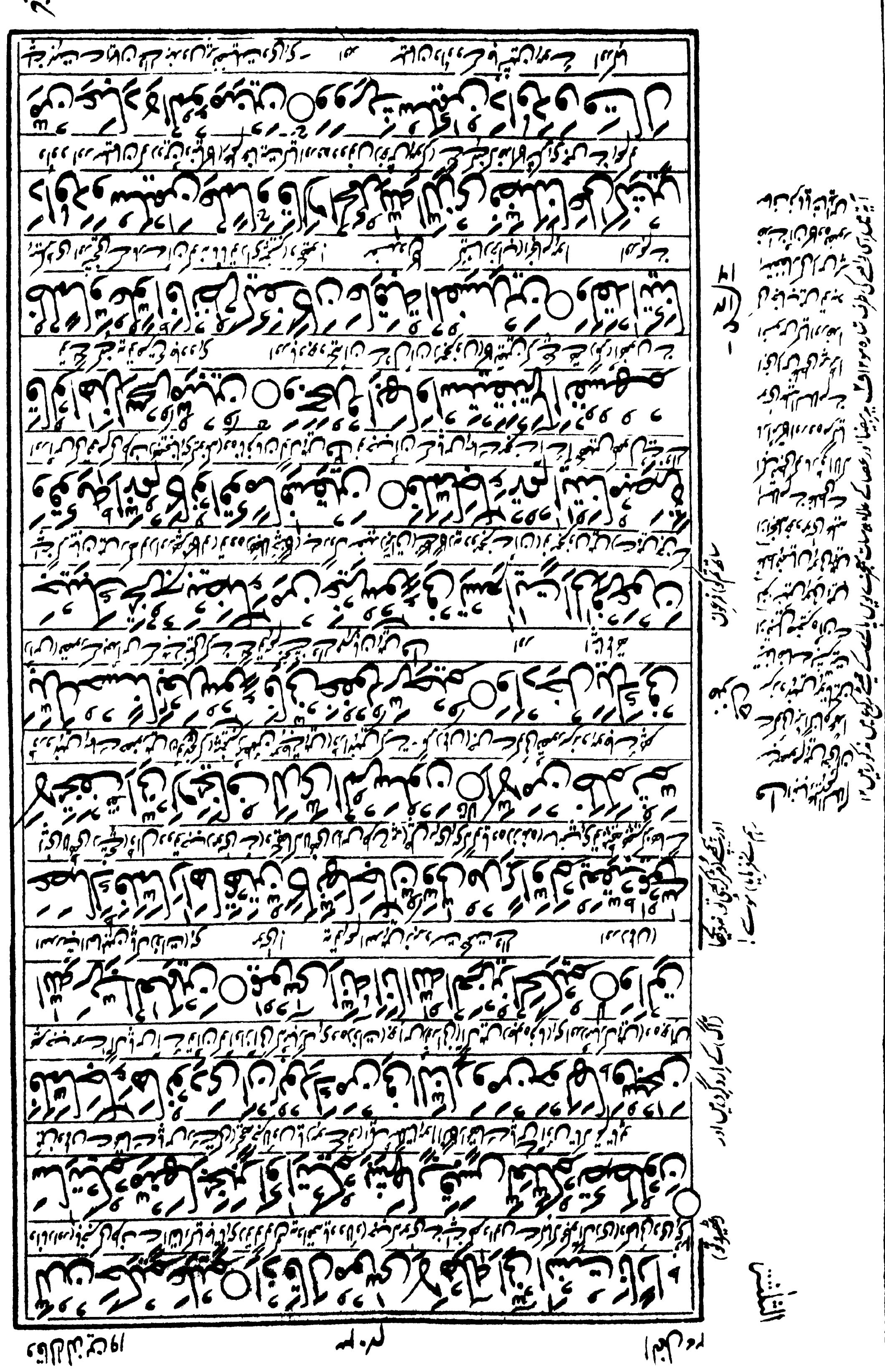
قَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ

اس کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو انہیں عمدہ کر دکھایا ہے

ف چونکہ سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا اور اس کے اس چھوٹے سے بچے پر اس کی احتیاط کو دیکھا اس سے خوش ہوئے اور اس کی بات کے سمجھ جانے پر خدا کا شکر کیا کوئی کوئی اللہ کے بندے معجزات میں شبہات کرتے ہیں از انجملہ اس میں بھی کہ سلیمان نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا مگر کسی ڈاکٹر نے بڑی کاوش سے چیونٹیوں کے اشاروں کا مطلب تحقیق کر کے لغت کی طرح کی ایک کتاب لکھی ہے ڈاکٹر کا یقین کریں گے اور سلیمان کا نہیں بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے لگے اس کو جھٹلانے ۱۲

منزل ۵

[1] قسم وار لوگ ترتیب کے ساتھ کھڑے کئے جائیں تو ایک قسم کے لوگوں کی جماعت کو مثل کہتے ہیں ۱۲



الذي يراك حين تقوم ۝ وتقلبك في السجدين ۝ انه هو

کہ جب تم (نماز میں) کھڑے ہوتے ہو وہ تمہارے کھڑے ہونے کو۔ اور نمازیوں (کی جماعت) میں تمہاری حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے۔ وہ

السميع العليم ۝ هل انبئكم على من تنزل الشيطين ۝

(سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ) میں تمہیں بتاؤں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں؟

تنزل على كل افاك اثيم ۝ يلقون السمع واكثرهم كذبون ۝

(ہاں) تو اترا کرتے ہیں ہر جھوٹے بدکردار پر۔ کہ شیطان سنی سنائی بات (ان پر) القا کر دیتے ہیں اور ان میں بہتیرے (اکثر) جھوٹے

والشعراء يتبعهم الغاون ۝ الم تر انهم في كل واد يهيمون ۝

اور (جیسا کہ کافر خیال کرتے ہیں پیغمبر شاعر بھی نہیں کیونکہ) شاعر (تو) گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہیں اور ان کی پیروی (بھی) گمراہ

وانهم يقولون ما لا يفعلون ۝ الا الذين امنوا وعملوا الصلحت

اور ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو خود نہیں کرتے ف۱ مگر (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے

وذكروا الله كثيرا وانتصروا من بعد ما ظلموا وسيعلم الذين

اور (اپنے اشعار میں) کثرت سے خدا کا ذکر کیا اور (کسی کی ہجو بھی کی تو) بے خود ان پر ظلم ہو لیا ہے اس کے بعد انتقام لیا تو ایسی شاعری کا مضائقہ

ظلموا اي منقلب ينقلبون ۝

لوگوں (پر ظلم کیے) ہیں (مثلاً ناحق کسی کی ہجو کی ہے) ان کو (مرنے پر) عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے

سورة النمل مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | ثلث وتسعون آية وسبع ركوعات

سورۂ نمل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ترانویں آیتیں ہیں اور سات رکوع

طس تلك ايت القران وكتاب مبين ۝ هدى وبشرى

طس یہ (سورت) قرآن یعنی اس کتاب کی چند آیتیں ہیں جو عام فہم ہے۔ (اور عام فہم ہونے کے علاوہ) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری

للمؤمنين ۝ الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم

جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ

بالاخرة هم يوقنون ۝ ان الذين لا يؤمنون بالاخرة زينا

روز آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے ہیں ف۲

لهم اعمالهم فهم يعمهون ۝ اولئك الذين لهم سوء العذاب

تو یہ لوگ بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو بری طرح کا عذاب ہونا ہے

وهم في الاخرة هم الاخسرون ۝ وانك لتلقى القران من

اور یہی لوگ ہیں جو آخرت میں (سب سے) زیادہ نقصان میں رہیں گے اور (اے پیغمبر) تم کو تو قرآن (خدائے)

ف۱ مشرکین پیغمبر خدا کی نسبت یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ شخص کاہن یعنی عامل ہے کہ شیاطین اس کے تابع ہیں اور وہ اس کو غیب کی خبریں بتا جاتے ہیں تو خدا نے اس تہمت کا جواب دیا کہ شیاطین تو جھوٹوں اور بدکاروں کے پاس آیا کرتے ہیں جو آسمان سے کوئی بات سن پائی تو اس میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر ان کے کان میں کہہ دی غرض ایسے لوگ جھوٹے اور بدکردار ہوتے ہیں بخلاف پیغمبروں کے کہ ان کا کوئی قول خلاف واقع نہیں اور نہ بدکرداری ان کے پاس پھٹکتی ہے ۱۲ ف۲ ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ ایشیائی شاعری کا رنگ پیغمبر صاحب کے وقت میں بھی بگڑا ہوا تھا الا ماشاء اللہ تو جھوٹ اور مبالغے اور فحش کے سوا اور کوئی بات ہی دیکھنے میں نہیں آتی سو پیغمبر اور قرآن کو ان بیہودہ خیالات سے کیا مناسبت اس میں نصیحت کی باتیں ہیں اخلاق کی تعلیم ہے خدا پرستی کی تاکید ہے کہاں شاعرانہ خیالات اور کہاں قرآن زمین و آسمان کا فرق پورب پچھم کا تفاوت ہے ۱۲ ف۳ یعنی ہم نے ان کی طبیعتیں ہی ایسی بنا دی ہیں کہ جو کچھ بھی کرتے ہیں ان کو بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے ۱۲

لہ یعنی ادائے ارکان نماز ۱۲



الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

(اور) رحم والا ہے (اسی طرح) بن کے رہنے والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا جب کہ شعیب نے ان سے کہا

أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے؟ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ

(کوئی چیز لوگوں کو) پیمانے سے ماپ کر دیا کرو (تو) پیمانہ بھر کر دیا کرو اور (لوگوں کو) نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔ اور (تولا کرو تو) ترازو ڈنڈی

الْمُسْتَقِيمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

سیدھی رکھ کر تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کمی سے نہ دیا کرو اور ملک میں

مُفْسِدِينَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۝ قَالُوا

فساد نہ پھیلاتے پھرو اور اس (خدا) سے ڈرتے رہو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ بولے

إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ

تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے اور تم تو ہماری طرح کے بس ایک بشر ہو اور ہم تو

لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ

جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ڈھیم برساؤ ف

مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ

(شعیب نے) کہا جو کچھ تم کر رہے ہو میرا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے (اور وہ تم کو ضرور سزا دے گا) غرض ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

تو ان کو واقعہ سائبان کے عذاب نے آلیا ف اس میں شک نہیں کہ واقعہ سائبان بھی بڑے (ہی سخت) دن کا عذاب تھا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ

بے شک اس (واقعے) میں (بھی) البتہ (بڑی) عبرت ہے اور شعیب کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اس کو

الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ

جبرئیل امین نے ف (ہمارے حکم سے)

ف ۱ شعیب علیہ السلام کی امت ہیں کبھی ان کو مدین والے کہتے ہیں اس لیے کہ مدین ان کا بڑا شہر تھا اور کبھی بن والے اس لیے کہ ان کی بستیوں کے قریب ایک بڑا جنگل واقع تھا ۱۲ ف ۲ ان کا مطلب یہ تھا کہ پتھر برساؤ ۱۲ ف ۳ یعنی بادل آکر سائبان کی طرح چھا گیا اس میں سے بجلی گری منزل اور سب ہلاک ہو گئے ۱۲ ف ۴ امین کے لغوی معنے امانت دار کے ہیں اور یہ جبرئیل علیہ السلام کی صفت لازمی ہے اس لیے کہ جبرئیل پیغمبروں کے پاس وحی لاتے اور اس کو بے کم و کاست پہونچاتے رہے ہیں ۱۲

ع ۹ ۱۶ ۱۳ — ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

سلہ بڑے بڑے ڈھیلوں کو اردو میں ڈھیم کہتے ہیں بیائے مجہول ۱۲

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

ایک روز مقرر کے پینے کی باری تمہاری اور اس کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچانا ورنہ ایک روز سخت کا عذاب تم کو آلے گا

عَظِيمٍ ۝ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ۝ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ

اس پر (بھی) لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ف پھر (بہت ہی) پشیمان ہوئے مگر اس وقت کی پشیمانی بے سود تھی

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ

اس روداد میں (بھی) ایک بڑی عبرت ہے اور صالح کی قوم کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح) قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا

لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

کہ ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے؟ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اجرت

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ

تو بس پروردگار عالم پر ہے کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں پر گرے پڑتے اور

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝ قَالُوا

تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے بیبیاں پیدا کر دی ہیں ان سے کنارہ کشی کرتے ہو بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو حد (فطرت)

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم

لوط! اگر تم (اپنی ان باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو بے تامل تم کو نکال باہر کر دیا جائے گا (لوط نے) کہا میں تو تمہارے اس کام سے

مِّنَ الْقَالِينَ ۝ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ فَنَجَّيْنَاهُ وَ

سخت بیزار ہوں (اور ساتھ ہی خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان (ناپاک) کاموں (کے وبال) سے جو یہ

أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝

ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی - مگر (لوط کی) بڑھیا عورت (کہ وہ) پیچھے رہنے والوں میں (رہ گئی) پھر ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور ان پر پتھراؤ برسایا سو کیا ہی برا پتھراؤ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو ہمارے عذاب سے ڈرایا گیا تھا اور نصیحت نہیں مانا بے شک اس

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

عبرت ہے اور قوم لوط کے اکثر لوگ تو ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست

ع ۱۹ ۸ ۱۱

ف پاؤں میں پیچھے کی طرف ایڑی کے پاس جو پٹھے ہوتے ہیں کونچیں کہلاتے ہیں کونچیں کاٹ ڈالی جائیں تو جانور چل پھر نہیں سکتا اور آخر کار پڑا پڑا ہلاک ہو جاتا ہے حاصل مدعا یہ ہے کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲

منزل ۵

ف خدائے تعالیٰ نے توالد و تناسل کا جو قاعدہ آدمیوں اور جانوروں میں جاری کر رکھا ہے وہ تو مقتضائے فطرت ہے یعنی آدمیوں اور جانوروں کی بناوٹ چاہتی ہے کہ اس قاعدے کے پابند رہیں اس کے علاوہ جتنے طریقے ہیں سب خلاف فطرت ہیں از انجملہ قوم لوط کا عمل بھی حد فطرت سے باہر تھا ۱۲

امدکم بانعام وبنین ۝ وجنت وعیون ۝ انی اخاف علیکم عذاب یوم

(یعنی) چارپایوں اور بیٹوں - اور باغات اور چشموں سے تمہاری امداد کی - مجھکو (تمہاری بدکرداری کی وجہ سے) تمہاری نسبت ایک روز سخت کے عذاب

عظیم ۝ قالوا سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الوعظین ۝ ان

(بڑا) اندیشہ ہے ۔ وہ بولے تم ہم کو نصیحت کرو یا نہ کرو ہم کو (تو سب) برابر ہے ۔ یہ (عذاب کا ڈراوا جو تم ہم کو دیتے ہو)

هذا الا خلق الاولین ۝ وما نحن بمعذبین ۝ فکذبوه

بس اگلے لوگوں کی ایک (معمولی) عادت ہے اور ہم پر کوئی آفت نہیں آنے کی غرض قوم عاد نے ہود کو جھٹلایا

فاهلکنهم ط ان فی ذلک لایة ط وما کان اکثرهم مؤمنین ۝

تو ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا اس (واقعے) میں (بھی) (ایک بڑی) عبرت ہے اور ہود کی قوم میں اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں

وان ربک لهو العزیز الرحیم ۝ ع کذبت ثمود المرسلین ۝

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح قوم) ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا

ع ۱۵

اذ قال لهم اخوهم صلح الا تتقون ۝ انی لکم رسول امین ۝

کہ اُن کے بھائی صالح نے اُن سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فاتقوا الله واطیعون ۝ وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری

تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (دکھانے) پر تم سے کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو

منزل ۵

الا علی رب العلمین ۝ اتترکون فی ما ههنا امنین ۝ فی

بس پروردگار عالم پر ہے - کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) ہیں (یعنی)

جنت وعیون ۝ وزروع ونخل طلعها هضیم ۝ وتنحتون

باغات اور چشمے - اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گیلیں[1] (لدے بوجھ کے) ٹوٹی پڑتی ہیں تم ان ہی میں بے کھٹکے (ہمیشہ کے لئے) چھوڑ دیئے

من الجبال بیوتا فرهین ۝ فاتقوا الله واطیعون ۝ ولا تطیعوا

خوش ہو ہو کر پہاڑوں سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور

امر المسرفین ۝ الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون ۝

بندگی کی حد سے بڑھ جانے والوں کے کہے میں نہ آجانا جو ملک میں فساد ڈالتے ہیں اور (خرابیوں کی) اصلاح نہیں کرتے

قالوا انما انت من المسحرین ۝ ما انت الا بشر مثلنا فات

وہ بولے تم پر تو بس کسی نے جادو کر دیا ہے تم بھی ہم ہی جیسے آدمی ہو اور بس

بایة ان کنت من الصدقین ۝ قال هذه ناقة لها شرب ولکم

بس اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ لا دکھاؤ (صالح نے) کہا یہ اونٹنی (معجزہ) ہے پانی پینے کی (ایک دن کی) باری اس کی اور

[1] کھجوروں کے خوشوں یا گچھوں کو گیل کہتے ہیں ۱۲

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ وہ کہنے لگے کہ کیا ہم تمہاری بات کو تسلیم کرلیں اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) ادنیٰ درجے کے لوگ (مزدور وغیرہ) تمہارے پیرو ہوئے ہیں

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ

(نوح نے) کہا کہ جو (پیشہ) یہ لوگ کرتے رہے ہوں مجھے اس کے دریافت کرنے سے کیا مطلب (رہا یہ کہ) ان کے کردار کا حساب تو بس میرے پروردگار

تَشْعُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

(کاش) سمجھو۔ اور میں مسلمانوں کو (اپنے پاس سے) دھکے دینے والا نہیں ہوں۔ میں (لوگوں کو) صاف طور پر (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس

مُّبِيْنٌ ۝ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝

وہ بولے نوح! اگر تم (اپنی حرکت سے) باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ

(آخر کار نوح نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا۔ تو (اب) مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے (یعنی ان پر عذاب

وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ

اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں ان کو بچالے۔ چنانچہ ہم نے نوح اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں ان کے ساتھ تھے

الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَ

(عذاب طوفان سے) بچا لیا۔ پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (واقعے) میں (بھی) البتہ (ایک) عبرت ہے اور

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

نوح کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔ اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

(اسی طرح قوم) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ کہ ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ

میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور میں اس (کام) کا تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

کچھ اجرت تو نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہی (ہے)۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے ضرورت

تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ

یادگاریں بناتے۔ اور (بڑی) صنعت کے محل تعمیر کرتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے ف اور جب (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو اس کو

بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝

بڑی سختی سے پکڑتے ہو۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور اس (کے غضب) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جو تم کو (خوب) معلوم

ف قوم عاد کو سنگ تراشی میں بڑی دستگاہ تھی اور وہ ضرورت سے زیادہ اس ہنر سے کام لیتے تھے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے اور طرح طرح کی یادگاریں کھڑی کرتے جیسا اب ہمارے وقتوں میں بھی ہورہا ہے کہ نامور لوگوں کے بت بڑے بڑے شہروں میں نظر گاہ عام پر کھڑے کیے جاتے ہیں اور اس سے مقصود ان لوگوں کی یادگار کا باقی رکھنا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک فعل عبث ہی ہے ... اور ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں روپے کی لاگت کے گنبد اور مزار اور قلعے اور کیا اور کیا موجود ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ کس کے بنوائے ہوئے ہیں اور کس زمانے کے ہیں اور اس کی ایک عمدہ مثال اہرام مصر ہیں کہ روئے زمین پر ان جیسی عمدہ اور مستحکم عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجودیکہ ان پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے لیکن اصل بانی کا حال کچھ تحقیق نہیں ہو سکتا غرض ...

النصف — منزل ۵ — ع ۶ / ۱۸ / ۱۰

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝
کہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور جس دن لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ
کہ اُس دن نہ مال ہی کام آئے گا اور نہ بیٹے ہی (کام آئیں گے) مگر (وہاں اسی کی نجات ہوگی) جو پاک دل لے کر خدا کے حضور میں حاضر ہوگا

سَلِيمٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝
اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی۔ اور دوزخ نکال کر گمراہوں کے سامنے کر دی جائے گی

وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ
اور اُن سے کہا جائے گا کہ خدا کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے

أَوْ يَنتَصِرُونَ ۝ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ
یا تمہاری طرف سے کچھ انتقام لے سکتے ہیں۔ پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ (جو اُن کی پرستش کرتے تھے) اور شیطان کے لشکر

أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي
سب کے سب اوندھے منہ دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے (اور) گمراہ اور اُن کے معبود وہاں (آپس میں) جھگڑنے لگیں گے (اور جھگڑتے وقت) گمراہ لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تو

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا
صریح گمراہی میں تھے کہ تم کو پروردگار عالم کے برابر سمجھتے تھے اور ہم کو تو بس (ان دوسرے)

الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝
گنہگاروں نے گمراہ کیا تو (آج) نہ تو کوئی ہماری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل سوز دوست

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
پس (ہائے) کاش ہمیں (دنیا میں) پھر لوٹ کر جانا ہو تو ہم ایمان والوں میں (شامل) ہو کر رہیں۔ بے شک (ابراہیم کے) اس (قصے) میں نشانی ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ ع
اور ابراہیم کی امت میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔ اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار زبردست (اور) رحم والا ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا
(اسی طرح) قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱ جب اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم (لوگ خدا سے)

تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
نہیں ڈرتے؟ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ف۲ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

منزل ۵ — ع ۵

ف۱ پیغمبروں کے جھٹلانے کے یہ معنی ہیں کہ ایک نبی کو کیا جھٹلایا سارے پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ سب پیغمبر خدا کے بھیجے ہوئے اور سب برحق اور سب کا ایک دین ہے شریعتیں البتہ مختلف ہیں۔

ف۲ چونکہ رسول کو ایک طرف خدا سے تعلق ہوتا ہے اور دوسری طرف امت سے تو کبھی اس کو خدا کا رسول کہتے ہیں کیونکہ خدا نے اس کو بھیجا ہے اور کبھی امت کا رسول کہتے ہیں کیونکہ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ امانت دار کے بھی دو پہلو ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خدا نے وحی پر رسول کا اعتبار کیا کہ یہ جیسے کا تیسا حکم بندوں کو پہنچا دے گے یا یہ کہ وہ لوگوں میں معتبر سمجھے جاتے تھے کہ جھوٹ نہیں بولتے اس صورت میں جہاں جہاں لکھ رسول امین کا لفظ واقع ہوا ہے وہاں یہی معنے مراد ہیں۔



مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

(میدان میں) ڈال چلو۔ اس پر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور بولے کہ فرعون کے اقبال سے

اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ○ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○

ہم ہی غالب رہیں گے۔ اس پر موسیٰ نے اپنا عصا (میدان میں) ڈالا تو بس وہ ان (شعبدوں) کو جو جادوگر بنا کر لائے تھے ایک دم سے نگلنے لگا

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ

یہ دیکھ کر جادوگر (ایسے متاثر ہوئے کہ) سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے پروردگار پر۔ کہ (وہی) موسیٰ اور

هٰرُوْنَ ○ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ

ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے (فرعون نے) کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

تم کو جادو سکھایا ہے سو (خیر) تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے (سیدھے) کاٹ دوں گا[1]

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اور تم سب کو سولی دے دوں گا۔ وہ بولے کچھ حرج (کی بات) نہیں ہم کو تو ہر حال اپنے پروردگار کی طرف

مُنْقَلِبُوْنَ ○ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ

لوٹ کر جانا ہی ہے (اور) ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے گا اس لیے کہ ہم سب سے پہلے

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○

ایمان لائے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے نکلو (کیونکہ) تمہارا تعاقب کیا جائے گا

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ

اس پر فرعون نے لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کے لیے شہروں میں ہرکارے دوڑائے کہ بنی اسرائیل تھوڑی سی جماعت ہیں

قَلِيْلُوْنَ ○ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ○ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ○

اور انہوں نے ہم کو سخت ناراض کیا ہے۔ اور اگرچہ ہماری جماعت (کثیر ہے مگر) ہمارا شیوہ احتیاط ہے (لہٰذا تم کو مدد کے لیے بلاتے ہیں)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ○ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا

غرض ہم نے فرعونی لوگوں کو باغوں (سے) اور چشموں (سے) اور خزانوں (سے) اور عزت کی جگہ سے نکال باہر کیا۔ ایسا ہی (ہوا) اور ایسا ہی ہم نے ان چیزوں کا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ○ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى

(غرض موسیٰ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے لے کر نکل گئے) تو فرعون کے لوگوں نے دن نکلتے نکلتے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے

اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ○ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کہ آپ تو دشمن نے ہم کو آلیا۔ (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں (کیونکہ) میرے ساتھ میرا پروردگار ہے اور وہ مجھ کو (سلامتی کا) رستہ دکھائے گا پھر ہم نے

---

[1] ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹنے سے مراد ہے مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں تاکہ سارا دھڑ اپاہج ہو جائے ۱۲

[2] فرعون کے غرق ہوئے پیچھے فوراً تو بنی اسرائیل ملک مصر پر مسلط ہوئے نہیں مگر ہاں ایک زمانہ دراز کے بعد ایسے انقلاب واقع ہوئے کہ ملک مصر بھی بنی اسرائیل کی سلطنت میں شامل ہو گیا ۱۲

منزل ۵

ع ۳

إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ○ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ○ قَالَ رَبُّكُمْ

اگر تم لوگ یقین کرو (فرعون نے) اپنے مصاحبوں سے جو اس کے ارد گرد (بیٹھے) تھے کہا کیا تم (موسیٰ کی باتیں) نہیں سنتے (موسیٰ نے) کہا وہی تمہارا اور

وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ○ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ

تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار (فرعون نے) پھر اپنے مصاحبوں سے خطاب کر کے کہا کہ (یہ جو) تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے

لَمَجْنُونٌ ○ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ○

باولا ہے (موسیٰ نے) کہا (وہی) پورب اور پچھم اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو ف۱

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ○ قَالَ أَوَلَوْ

(آخر کار فرعون نے) موسیٰ سے کہا اگر میرے سوا کسی اور کو خدا مانا تو میں تجھ کو قیدیوں میں (رکھ) دوں گا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا اگر

جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ○ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○

میں ایک کھلا ہوا معجزہ بھی آپ کو لا دکھاؤں تو بھی؟ (فرعون نے) کہا اگر تو سچا ہے تو اس کو لا (دکھا)

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ○ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ

(اس پر موسیٰ نے) اپنی لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک صریح اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ نکالنے کے ساتھ

لِلنَّاظِرِينَ ○ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ○ يُرِيدُ أَن

سب دیکھنے والوں کی نظر میں بڑا چمکتا ہوا تھا (فرعون نے) درباریوں سے جو اس کے ارد گرد (بیٹھے) تھے کہا اس میں شک نہیں کہ یہ کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے

يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○ قَالُوا أَرْجِهْ

اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو اب تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو (درباریوں نے) عرض کیا (حضور!) موسیٰ اور

وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ○ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ○

اس کے بھائی (کے معاملے) کو (چند روز) ملتوی رکھیں اور شہروں میں (جادوگروں کے) جمع کرنے کو ہرکارے روانہ فرمائیں کہ وہ تمام بڑے بڑے ماہر

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ○ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم

غرض (دن) مقرر ہوا اور اس روز مقرر کے وعدے پر جادوگر جمع کیے گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ اب تک تم لوگ اکٹھے ہو گئے

مُّجْتَمِعُونَ ○ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ○ فَلَمَّا

جمع ہو گئے یا نہیں (تاکہ) اگر جادوگر (یعنی موسیٰ اور اس کے ساتھی) ہی غالب رہے تو شاید ہم ان ہی کا دین اختیار کر لیں ف۳ غرض جب

جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ○

جادوگر (ملک کے اطراف و جوانب سے) حاضر ہوئے تو انھوں نے فرعون سے کہا کہ بھلا اگر ہم ہی غالب رہے تو ہم کو (سرکار سے) کچھ انعام بھی ملے گا

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا

(فرعون نے) کہا ہاں (ضرور) اور (انعام کیا) تم (غالب رہنے کی صورت میں تو) (بارگاہ شاہی) مقرب قرار دیے جاؤ گے موسیٰ نے (جادوگروں سے) کہا

ف۱ فرعون موسیٰ سے خدا کے ہونے کی دلیل چاہتا تھا از قسم مشاہدہ اور ایسی دلیل خدا کے بارے میں نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اس واسطے کہ انسان ضعیف البنیان کو ایسے حواس نہیں دیئے گئے جن کے ذریعے سے خدا انسان کے حواس کی گرفت میں آ سکے پس موسیٰ فرعون اور اس کے درباریوں کو عقلی گواہی سے قائل کرتے تھے یعنی مخلوقات سے خالق کے ہونے پر استدلال کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے تھے ان کنتم موقنین ان کنتم تعقلون یعنی اگر تم کو عقل ہے اور عقلی شہادت تم کو یقین لا سکتی ہے تو یہی مخلوقات خدا کے ہونے کی دلیل ہے اور اگر سرے سے عقل ہی نہیں یا شہادت عقلی کا یقین نہیں تو پھر حل مشکل ہے ۱۲ ف۲ حاشرین کے لفظی معنی ہیں اکٹھا کرنے والے اور مراد وہ لوگ ہیں جو شہروں میں جائیں اور جادوگروں کو سمیٹ کر لے آئیں ہم نے ہرکارے ترجمہ کر دیا ہے مگر اس کے ساتھ جادوگروں کے جمع کرنے کو اور بڑھا دیا ہے ۱۲ ف۳ فرعون کو حضرت موسیٰ کی نسبت شروع سے جادوگر ہونے کا یقین تھا اور ساتھ ہی یہ بھی یقین تھا کہ اپنے جادوگروں سے ان کو ہرا دے گا تو اس نے یہ منادی ہنسی کے طور پر کرائی اس کا اصل مقصود لوگوں کو جمع کرنا تھا اور بس تو اس صورت میں جادوگروں سے مراد موسیٰ اور ہارون اور ان کے ساتھی بنی اسرائیل ہوئے یا جادوگروں سے

مراد وہ جادوگر ہیں جن کو فرعون نے جمع کیا تھا تو منادی کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہمارے جادوگر غالب ہوئے تو ہم ان ہی کا دین اختیار کریں گے مگر فرعون کا یہ کہنا بھی ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اس کے جادوگر پیغمبری کے دعوے دار نہ تھے اور نہ اپنے دین کی دعوت کرتے تھے بلکہ فرعون کی رعایا میں سے مبتذل لوگ سمجھے جاتے تھے ۱۲









وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ وَ

اور (اسی طرح) عاد اور ثمود اور خندق والوں ف۱ اور اُن کے بیچ بیچ میں اور بہت سی اُمتوں کو (ہم نے ہلاک کر مارا) اور

كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى

سبھی کو تو ہم نے (اگلے) لوگوں کی مثالیں دے دے کر سمجھایا تھا (مگر کسی نے نہ سمجھا) اور ہم نے سب کو ملیامیٹ کر دیا۔ اور یہ (کفار مکہ سفر در قوم لوط کی) اُس

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی پر (بھی) ہو کر گزرے ہیں جس پر برا پتھراؤ برسایا گیا تھا تو کیا انھوں نے اُس کو نہ دیکھا ہوگا مگر بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو (مرے پیچھے) دوبارہ

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا

جی اُٹھنے کی توقع ہی نہیں (تو ایمان کیونکر لائیں) اور (اے پیغمبر) جب (یہ لوگ) تم کو دیکھتے ہیں تو تمھاری ہنسی ہی بناتے ہیں اور چھیڑنے کے طور پر کہتے ہیں (کیا) یہی

الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ

(ہیں) جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم بتوں (کی پرستش) پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس شخص نے ہم کو ہمارے معبودوں سے منحرف کر ہی دیا تھا

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ

اور چند روز بعد (قیامت کے دن) جب یہ لوگ عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو جان لیں گے کہ (مسلمانوں اور کافروں کے دونوں فریقوں میں) کون گمراہ تھا

سَبِيْلًا ۝ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو کیا تم اُس کی نگرانی کر سکتے ہو (کہ اس کو گمراہ نہ ہونے دو)

وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا

یا تم خیال کرتے ہو کہ ان (کافروں) میں اکثر بات کو سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو بس

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ

چارپایوں کی طرح کے ہیں بلکہ یہ (اُن سے بھی) گئے گزرے ہیں (اے پیغمبر) کیا تم نے اپنے پروردگار کی (اس قدرت) پر نظر نہیں کی کہ اُس نے (سایہ کو کیسا پھیلایا)

وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ

اور اگر چاہتا تو اُس کو (ایک حالت پر) ٹھیرا ہوا کر دیتا (لیکن ہم اُس کو پھیلاتے رہتے ہیں) پھر ہم نے آفتاب کو اُس کا سبب (ظاہر) ٹھیرا دیا ہے پھر

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

ہم اُس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں ف۲ اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کے لیے رات کو

لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ

پردہ پوش اور نیند کو (موجب) راحت بنایا اور دن کو (اس غرض سے) بنایا کہ لوگ چلیں پھریں اور وہی (قادر مطلق) ہے

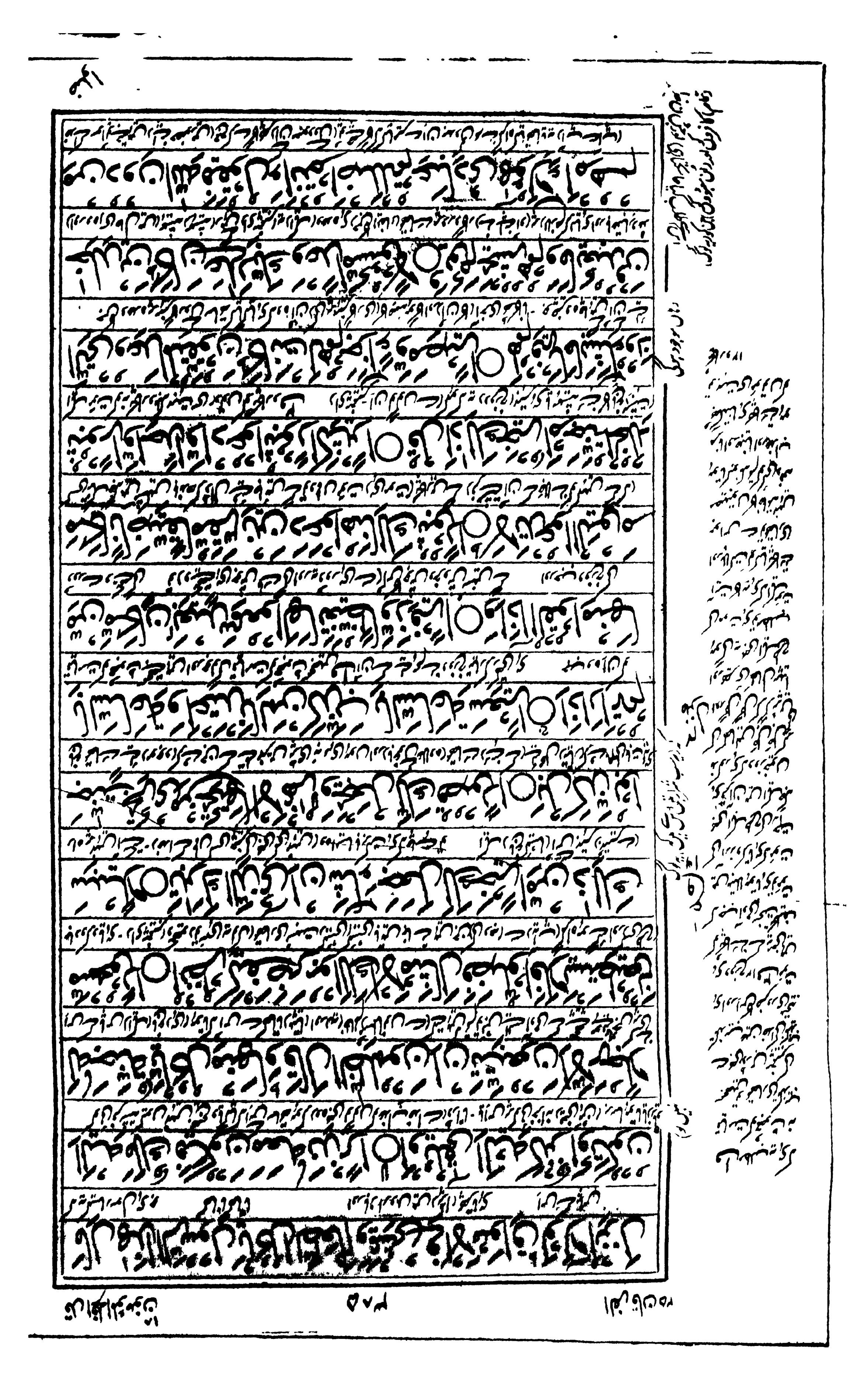
اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ۝

جو اپنی رحمت (یعنی مینھ) کے آگے (آگے) ہواؤں کو (مینھ کی) خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے ف۳ اور ہم ہی آسمان سے پانی اتارتے ہیں (جو) صاف

ف۱ رس کے معنوں میں بہت اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کنواں کوئی کہتا ہے گانوں کوئی کہتا ہے بن اور جب اس کے معنوں میں اختلاف ہے تو لا محالہ اصحاب الرس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون لوگ تھے کس نبی کی اُمت تھے کیونکر ہلاک ہوئے بعض مفسروں نے اس کے معنی خندق کے بھی لکھے ہیں ہم نے بھی یہی شق اختیار کر لی ہے کیونکہ عربی میں خندق کو اخدود بھی کہتے ہیں اور اصحاب الاخدود کا بیان آخیر پارے کی سورہ بروج میں ہے وہ لوگ بت پرست تھے اور ایک خندق کھود کر اُس میں آگ دہکا رکھی تھی جبرًا لوگوں سے بت پرستی کراتے جو انکار کرتا اُس کو آگ کی خندق میں جھونک دیتے مولوی روم نے اپنی مثنوی میں اس کی مفصل پُر زور حکایت لکھی ہے اور اس کا ماخذ حدیث ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جہاں زمین آسمان چاند سورج ستارے اور کیا اور کیا خدا کی ہستی اور اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح سایہ بھی خدا کی ہستی اور اُس کی قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ گو اُس کا سبب ظاہر آفتاب کا سامنے ہونا ہے مگر سب چیزوں اور سب واقعات کا سبب اصلی خدا ہے اگر وہ چاہتا تو سایے کو ایک ایسی چیز بناتا جس کو آفتاب سے کچھ تعلق نہ ہوتا آفتاب طلوع کرتا اور دوپہر تک سر پر آجاتا اور پھر ڈھلتا یہاں تک کہ غروب ہو جاتا اور سایہ ایک ہی حالت پر رہتا لیکن اب خدا نے سایے کو ایسی چیز بنایا ہے جو آفتاب کی وجہ سے گھٹتی بڑھتی (دوپہر) شام کے وقت سایہ بڑھتے بڑھتے آخر کو ناپید ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ ظلمت شب آجاتی ہے سایے کے معدوم ہو جانے کو فرمایا کہ ہم اُس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا کہ جب لوگ سوتے ہیں تو ہم سب کی روحوں کو اپنی طرف بلا لیتے ہیں ۱۲ ف۳ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ پانی کے برسنے سے پہلے ہوا چلتی ہے تاکہ بادلوں کو جمع کرے اُٹھائے اُڑائے تو







أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

کہ (کہیں) اُن پر کوئی آفت (نہ) آن پڑے یا اُن پر کوئی اور عذاب دردناک (نہ) نازل ہو سنو جی! اللہ ہی کا ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ

آسمانوں اور زمین میں ہے تم (لوگ) جس (روش) پر ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس روز (لوگ قیامت میں) خدا کی طرف لوٹا کر لائے جائیں گے

إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

تو جیسے (کچھ دنیا میں) عمل کرتے رہے ہیں خدا اُن کا نیک و بد اُن کو بتا دے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ | سَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ فرقان مکے میں اتری اور اس کی || (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) || ستتر آیتیں ہیں اور چھ رکوع

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝

(خدا کی ذات) بڑی بابرکت (ذات) ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر فرقان اتارا ف تاکہ تمام جہان کے (لوگوں کے) لیے (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہو

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ

وہی تو ہے کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور وہ کوئی فرزند بھی نہیں رکھتا اور نہ

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِن

سلطنت میں (کبھی) کوئی اس کا شریک رہا اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر ہر ایک چیز کے لیے ایک (مناسب) اندازہ ٹھہرا دیا ف اور کافروں نے

دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ

خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ (خود دوسرے کے) بنائے (اور) پیدا کیے ہوئے ہیں اور خود اُن کا اپنا

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝ وَقَالَ

برا بھلا (بھی) اُن کے اختیار میں نہیں اور نہ مرنا اور نہ جینا اور نہ (مرے پیچھے جی) اُٹھنا اُن کے اختیار میں ہے اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ

کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جس کو اس (شخص یعنی پیغمبر) نے (اپنے دل سے) گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (دھڑت) میں اس کی مدد کی

آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

(ایسی بات کہنے سے) یہ لوگ (بڑے ہی) ظلم اور (سراسر) جھوٹ کے مرتکب ہوئے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (قرآن) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ

جس کو اس (شخص) نے کسی سے لکھوا لیا ہے اور وہی صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائے (اور یاد کرائے) جاتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَقَالُوا

جو آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے کہ تم کو فوراً اس بہتان کی سزا نہیں دیتا اور (کافر یہ بھی)

ع ٩ / ١٥ — منزل ٤ — مع ١٠

ف اصل لفظ فرقان ہے اور اس سے مراد ہے قرآن۔ فرقان کے معنی ہیں فرق کرنے والا۔ قرآن کو فرقان اس لیے کہا کہ اس نے حق باطل کو جدا کر دکھایا ١٢ ف مثلاً آدمی کے لیے ایک وقت خاص تک ماں کے پیٹ میں رہنا پھر ایک وقت خاص تک دودھ سے پرورش پانا پھر اس کے دانت نکلنے اور کھانا کھانے لگنا اور ایک حد تک اس کے جسم میں کو ترقی ہوتی جانی پھر تنزل شروع ہونا پھر مر جانا اسی طرح دنیا کی کل موجودات اور تمام واقعات کے لیے ایک اندازہ باندھ رکھا ہے کوئی چیز اس اندازے سے باہر نہیں جا سکتی ١٢



وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اور (مسلمانو!) نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کے کہنے پر چلو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ

(اے پیغمبر) ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر ملک میں (کہیں) بھاگ کر ہمیں ہرا دیں گے (نہیں یہ خود ہاریں گے) اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بے شک

الْمَصِيرُ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

برا ٹھکانا ہے مسلمانو! تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈی غلام)

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلوٰةِ الْفَجْرِ

اور تم میں جو (حد) بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (ایک تو) نماز صبح سے پہلے

وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ

اور (دوسرے) جب تم دوپہر کو (سونے کے لیے معمول کے مطابق) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشا کے بعد

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُونَ

(یہ) تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں ان (اوقات) کے سوا نہ (تو بے اذن آنے میں) تم پر کچھ گناہ اور نہ (بے اذن چلے آنے میں) ان پر

عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ

(اور تم میں سے بعض کو (یعنی لونڈی غلاموں کو) بعض (یعنی تمہارے) پاس آنے جانے کی ضرورت لگی ہی رہتی ہے (تو بار بار اذن مانگنے میں ہرج ہے) [illegible]

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور (مسلمانو!) جب تمہارے لڑکے (حد) بلوغ کو پہنچیں جس طرح ان سے اگلے (یعنی ان سے بڑی عمر کے) گھروں میں آنے کے لیے

كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ

(اسی طرح) ان کو بھی اذن مانگنا چاہیئے یوں اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

جاننے والا حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید (باقی) نہیں (رہی) اگر

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِينَةٍ وَ

اپنے کپڑے (چادر وغیرہ) اتار رکھا کریں تو اس میں ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ ان کو (اپنا) بناؤ دکھانا منظور نہ ہو اور

أَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى

(اگر اس کی بھی) احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ نہ تو اندھے (آدمی) کے لیے

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلٰى

کچھ مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے (آدمی) کے لیے کچھ مضائقہ ہے اور نہ بیمار کے لیے کچھ مضائقہ ہے اور نہ (خود)

منزل ۴



وتسبيحه ۗ والله عليم بما يفعلون ○ ولله ملك السموت و

اور اپنی (اپنی) تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہی اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اُس سے واقف ہی ف اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہی

الارض ۚ والى الله المصير ○ الم تر ان الله يزجي سحابا ثم

اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہی (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) بادل کو ہانکتا ہی پھر

يؤلف بينه ثم يجعله ركاما فترى الودق يخرج من خلله

بادل (کے ٹکڑوں) کو آپس میں جوڑتا ہی پھر اُن کو تہ بتہ رکھتا ہی پھر (اے مخاطب) تو بادل کے بیچ میں سے مینھ کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہی

وينزل من السماء من جبال فيها من برد فيصيب به من يشاء

اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ (یعنی جمے ہوئے بادل) ہیں وہی اُن میں سے اولے برساتا ہی تو جس پر چاہتا اولے برساتا

ويصرفه عن من يشاء ۖ يكاد سنا برقه يذهب بالابصار ○

اور جس سے چاہتا ہی اُن کو ہٹا دیتا ہی بادل کی بجلی کی چمک ہی کہ گویا آنکھوں (کے نور) کو اُچکے لیے چلی جاتی ہی

يقلب الله اليل والنهار ۚ ان في ذلك لعبرة لاولي الابصار ○

اللہ رات اور دن کا ردّ و بدل کرتا رہتا ہی جو لوگ سوجھ رکھتے ہیں اُن کے لیے اس میں بڑی عبرت ہی

والله خلق كل دابة من ماء ۚ فمنهم من يمشي على بطنه و

اور اللہ (ہی) نے تمام (چلنے پھرنے والے) جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہی ف پھر اُن میں (بعض) وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور

منهم من يمشي على رجلين ۚ ومنهم من يمشي على اربع ۚ يخلق

(بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو چار (یا زیادہ پاؤں) پر چلتے ہیں

الله ما يشاء ۚ ان الله على كل شيء قدير ○ لقد انزلنا ايت مبينت ۚ

اللہ جو چاہتا ہی بناتا ہی بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہی ہم ہی نے یہ آیتیں اُتاری ہیں جو لوگوں کو ہماری قدرتیں سمجھاتی ہیں

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم ○ ويقولون امنا

اور اللہ (ہی) جس کو چاہتا ہی سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہی اور دو دلے لوگ کہتے ہیں کہ ہم

بالله وبالرسول واطعنا ثم يتولى فريق منهم من بعد ذلك ۚ

اللہ پر اور (نیز) رسول پر ایمان لے آئے اور خدا اور رسول کا حکم مانا پھر اس کے بعد اُن میں کا ایک فریق (خدا اور رسول کے حکم سے) رُو گردانی کرتا ہی

وما اولئك بالمؤمنين ○ واذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم

اور وہ (سرے سے) مسلمان (ہی) نہیں اور جب اُن کو خدا اور اُس کے رسول کی طرف بُلایا جاتا ہی

بينهم اذا فريق منهم معرضون ○ وان يكن لهم الحق ياتوا

تاکہ اُن میں (اُن کے باہمی جھگڑوں کا) چکوتا کر دیں تو بس اُن میں کا ایک فریق گریز کرتا ہی اور اگر حق بجانب اُن کے ہو

ف۱ مطلب یہ ہی کہ عالم کا ذرہ ذرہ خدا کی گواہی دے رہا ہی اُس کی ہستی اس بات کی دلیل ہی کہ وہ آپ سے آپ نہیں ہو گیا بلکہ کسی کے بنانے سے بنا اور جس نے بنایا وہی خدا ہی

ف۲ بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہی تو دابہ میں انسان اور حیوان از قسم چارپایہ وغیرہ داخل ہو گئے ورنہ بہت سے جاندار از قسم حشرات الارض مٹی سے نکل پڑتے ہیں یا یہ کہ جانداروں کی بناوٹ میں مٹی کی طرح پانی کو بھی دخل ہی اور سب سے بہتر توجیہ یہ ہی کہ ابتدائے آفرینش میں پانی ہی پانی تھا پھر خدا نے پانی میں تموج پیدا کیا تموج سے پیدا ہوئے جھاگ جھاگ منجمد ہو کر بنی زمین تو اس اعتبار سے پانی سب جانداروں کی اصل ٹھیرا اور اس میں تو کچھ بھی شبہ نہیں کہ جانداروں کے لیے پانی مدار حیات ہی عجب نہیں اس جہت سے پانی سے ہر چیز کا پیدا کرنا فرما دیا ہو ۱۲

منزل ۴

الیہ







يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ○ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا

ان جیسے (آدمیوں کو دوبارہ) پیدا کرے ہاں (ضرور قادر ہے) اور وہ (تو) بڑا پیدا کرنے والا (اور) ماہر ہے اُس کی تو یہ شان ہے

أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ

کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتی ہے پس پاک ہے وہ (ذات) جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور (مرے پیچھے) تم سب اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے

سُورَةُ الصَّافَّاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | اثْنَانِ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورہ صافات مکے میں اتری اور اس کی ایک سو | (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بیاسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ○ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ○ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ○ إِنَّ

(غازیوں کی) ان لشکروں کی قسم جو (دشمنوں سے لڑنے کے لیے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں پھر

إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تمہارا معبود ایک (خدا) ہے آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں آسمان زمین میں ہیں سب کا پروردگار اور (نیز) ان مقامات کا پروردگار

الْمَشَارِقِ ○ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ

جہاں جہاں سے (سورج مختلف فصلوں میں) طلوع کرتا ہے ف۱ ہم ہی نے ورلے آسمان کو (ایک) زینت یعنی ستاروں سے آراستہ کیا۔ اور ہر

شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن

شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ اوپر کے لوگوں (یعنی فرشتوں) کی باتوں کی طرف کان بھی لگانے نہیں پاتے اور کھدیڑے جانے کے لیے

كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ○ إِلَّا مَنْ خَطِفَ

ہر طرف سے (اُن پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور (یہ) ان کے لیے لازمی عذاب ہے غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں سننے نہیں پاتے مگر (ہاں)

الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم

تو شہاب دہکتا ہوا انگار اُس کے پیچھے لگا ہوتا ہے ف۲ تو (اے پیغمبر ان منکرین قیامت سے) پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا

مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ○ بَلْ عَجِبْتَ وَ

(مذکورہ بالا) چیزوں کا جن کو ہم نے بنایا ہے ان بنی آدم کو تو ہم نے (ایک معمولی) لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے ف۳ (اے پیغمبر) بات یہ ہے کہ تم تو (اُن کے انکار پر) تعجب کرتے ہو

يَسْخَرُونَ ○ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً

اور یہ (تمہاری باتوں پر) ہنستے ہیں اور جب اِن کو سمجھایا جاتا ہے تو (سمجھانے کا کچھ) اثر نہیں لیتے اور جب کسی نشانی (یعنی معجزہ) کو دیکھتے ہیں

يَسْتَسْخِرُونَ ○ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○ أَإِذَا مِتْنَا

(تو اس کی) ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس صریح جادو ہے کیا جب ہم مر گئے (اور مر کر)

ف۱ مشرق کو شرق اسی سے کہتے ہیں کہ سورج اُدھر سے نکلتا ہے اور لفظ مشرق کے معنی یہ جائز (ہیں کہ) مطلق نکلنے کی جگہ نکلنے والا کوئی بھی ہو سورج چاند ستارہ

ف۲ پارہ ۱۴ کے دوسرے رکوع میں الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کا فائدہ دیکھو ۱۲

ف۳ جو لوگ حشر کے قائل نہیں ان کو قائل کرنا مقصود ہے ان کو بڑا تعجب اس بات کا تھا کہ آدمی توالد و تناسل کے قاعدے سے پیدا ہوتا ہے بعد مرگ خلاف قاعدہ آدمی کا زندہ ہونا خلاف قیاس ہے جواب دیا کہ پہلے بھی شروع میں آدمی کو مٹی سے پیدا کیا گیا اسی طرح قیامت میں پھر مٹی سے نکال کھڑا کریں گے جیسا وہ پیدا کرنا آسان تھا ویسا ہی یہ پیدا کرنا آسان ہے اور مطلق اشکال پر نظر کرو تو آسمان و زمین اور فرشتے وغیرہ وغیرہ ان کا پیدا کرنا بظاہر زیادہ مشکل ہے بایں ہمہ ان چیزوں کو خدا نے محض عدم سے پیدا کر رکھا تو قیامت میں آدمی کا دوبارہ جلا اٹھانا اُس کے لیے ایسی کون سی بڑی مہم ہے ۱۲

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝

اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ گئے کیا ہم (قیامت میں دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ (دادا) بھی

قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ہاں (ضرور اٹھا کھڑے کیے جاؤ گے) اور تم (اُس وقت) بالکل عاجز ناتوان ہو گے ف۱ قیامت تو بس ایک للکار ہے اور یہ

يَنْظُرُونَ ۝ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

لگے دیکھنے۔ اور جو (قیامت کے منکر ہیں وہ اُس وقت) بول اٹھیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ تو (قیامت) جزا کا دن (معلوم ہوتا) ہے (کہا جائے گا کہ ہاں) یہی

الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ

وہ فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) جو لوگ (دنیا میں) نافرمانیاں کرتے رہے ہیں اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو ف۲ اور جن

وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ

اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو پوجتے رہے ہیں اُن کو (سب) ایک جگہ اکٹھا کر دو اور پھر اُن کو دوزخ کے رستے لے چلو

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور (ذرا) اُن کو ٹھہرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے (اب) تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (یہ کچھ بھی جواب نہیں دیں گے) بلکہ یہ (تو) آج

مُسْتَسْلِمُونَ ۝ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا

سر بھی گردن کئے (ہوئے کھڑے) ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ (اور مخاطب) ہو کر پوچھا پاچھی کریں گے۔ ایک فریق (دوسرے فریق سے) کہے گا

إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝

کہ تم ہی ہم پر دائیں (اور بائیں) سے آتے تھے۔ وہ کہیں گے (کہ نہیں) بلکہ تم (آپ) ایمان نہیں لاتے تھے

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ فَحَقَّ

اور ہمارا تم پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے پس

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝

ہمارے پروردگار کا وعدہ (عذاب) ہمارے (سب کے) حق میں پورا ہو گیا اب ہم (سب) کو (عذاب کے) مزے چکھنے ہوں گے ہم نے تم کو بھی بہکایا (اور) ہم خود بھی بہکے ہوئے تھے

فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ

الغرض اُس دن وہ (سب لوگ) عذاب میں شریک ہوں گے۔ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی (برتاؤ) کیا کرتے ہیں

بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝

یہ ایسے (سرکش) تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اکڑ بیٹھتے تھے

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ

اور (اے پیغمبر تمہارے زمانے کے منکر) کہتے ہیں کہ بھلا (کہیں) ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دینے والے ہیں (سو پیغمبر) بلکہ وہ

الربع

ع ۵ / ۳۱

منزل ۶

ف۱ یعنی تمہاری ساری اکڑ فوں وہاں نکل جائے گی۔

ف۲ قرآن میں لفظ ازواج واقع ہوا ہے جس کے معنی بیبیوں کے ہیں اور ہم جنس کے بھی نازل ہیں اور اسی ہم جنس میں ساتھی اور ہمنشین سب داخل ہیں مطلب یہ ہے کہ جو ان کے شریک گمراہی تھے سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے گا۔

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ

اور (اگلے) پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں - تم (ان کو جھٹلا کر) ضرور عذاب دردناک کے مزے چکھو گے اور

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

جیسے جیسے عمل کرتے ہو ویسے ہی ان کا بدلہ پاؤ گے - مگر اللہ کے خاص بندے یہ ایسے (خوش نصیب) ہوں گے کہ (خدا کے خوان کرم سے) ان کی

رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○

روزی مقرر ہوگی (اور روزی بھی ایسی ویسی نہیں بلکہ) میوے اور وہ آرام (و آسائش) کے باغوں میں بڑی عزت سے

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○

تختوں پر آمنے سامنے (بیٹھے) ہوں گے - ان میں صاف (و) سفید شراب کے جام کا دور چل رہا ہوگا

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○

(اور) پینے والوں کو (وہ شراب بڑا) مزہ دے گی - نہ تو اس میں خمار ہوگا ف۱ اور نہ اس سے ان کی عقلیں زائل ہوں گی

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ○ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○ فَاَقْبَلَ

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی (بڑی) آنکھوں کی (حوریں) ہوں گی ف۲ (ان کی گوری رنگتوں میں ہلکی ہلکی زردی ایسی جھلکتی ہوگی کہ

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ

ایک دوسرے کی طرف متوجہ (اور مخاطب) ہو کر آپس میں پوچھا پاچھی کریں گے - ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) ایک میرا

قَرِيْنٌ ○ يَّقُوْلُ اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

ساتھی تھا (اور وہ مجھ سے تعجب کی راہ سے) پوچھا کرتا تھا کہ کیا تو (بھی) ان لوگوں میں ہے جو (قیامت کے) قائل ہیں - کیا (واقع میں) جب ہم مر جائیں گے

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ فَاطَّلَعَ

اور ہڈیاں ہو کر رہ جائیں گے کیا حقیقت میں ہم دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے (اور) ہم کو (اپنے کیے کا) بدلہ ملنا ہے پھر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ○ وَلَوْلَا نِعْمَةُ

تو (اپنے) اس (رفیق) کو (بیچ) دوزخ کے بیچوں بیچ پڑا دیکھے گا - وہ اس کو اس حال میں دیکھ کر بول اٹھے گا کہ خدا کی قسم تو نے تو مجھے تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے

رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا

تو آج (میں بھی) ان ہی لوگوں میں ہوتا جو گرفتار (عذاب) ہیں کیا ہم (جنتیوں کی یہ حال) نہیں پہلی بار مرنا تھا سو مر چکے اب آگے کو ہمیں مرنا نہیں

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

اور نہ ہم مبتلائے عذاب ہیں ف۵ بے شک یہ بڑی کامیابی (کی بات) ہے

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○

(اور) چاہیے کہ ایسی ہی (کامیابی) حاصل کرنے کے لیے عمل کرنے والے عمل کریں - بھلا خدا کی طرف سے بندوں کی یہ ضیافت بہتر یا تھوہر کا درخت

ف۱ شراب کا نشہ اترنے کے بعد ہوتا ہے تو ایک قسم کا درد سر پیدا ہوتا ہے اس کو خمار کہتے ہیں ۱۲ ف۲ آنکھیں نیچی کیے رہنا یہ بھی معشوقی کی ایک ادا ہے یا یہ مراد ہے کہ شرم و حیا کی وجہ سے وہ آنکھیں نیچی کیے رہیں گی یا پاک دامنی کی وجہ سے اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھیں گی ۱۲ ف۳ عرب کے لوگ اس طرح کی رنگت پسند کرتے ہیں جس میں صباحت یعنی سفیدی جس میں خفیف زردی ہو اور شتر مرغ کے انڈے ایسے ہی ہوتے ہیں ۱۲ ف۴ یعنی آؤ سب مل کر دیکھیں تو سہی کہ کس حال میں ہے ۱۲ ف۵ اس آیۃ کا ایک مطلب تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسا وہ دوزخی دنیا میں کہا کرتے تھے کہ بس ایک بار مرنا ہے اس کے بعد نہ قیامت ہے نہ حشر ہے نہ عذاب ہے نہ ثواب نہ کچھ بھی نہیں اب جنتی اپنے رفیق کو جو دوزخ میں ہے قائل کرے گا کہ دیکھ تو سہی تیری بات غلط نکلی یا نہیں کہ مرے پیچھے ایک طرح کی ہستی ہوئی اور عذاب بھی ہو رہا ہے اس صورت میں یہ بات تتمہ ہوگی اس گفتگو کا جو جنتی دوزخی سے کرتا تھا لیکن چاہو اس کو دوسری بات سمجھ کر اس کے مخاطب جنتیوں کو قرار دے لو مگر تتمہ سمجھو یا سخن جداگانہ اصل مطلب میں کوئی بڑا فرق نہیں آتا ۱۲

منزل ۶

إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝

کہ ہم نے اس کو (ان) ظالموں (کے ایمان) کی آزمائش قرار دیا ہے ف وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں (سے) اگتا ہے

طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اس کے پھل (ایسے بدنما ہیں) جیسے سانپوں کے پھن تو یہ (دوزخی) اسی میں سے کھائیں گے اور

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ

اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے اوپر سے ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ سے ملا کر پینے کو) دیا جائے گا پھر (یہ کچھ کھا پی کر)

مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ۝ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ

ان کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا (وجہ یہ ہے کہ) انہوں (نے یعنی کفار مکہ) نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا پس یہ

عَلٰىٓ اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ۝

بے تحاشا ان ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان سے پہلے اگلے (لوگوں میں بھی) اکثر گمراہ ہو چکے ہیں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور ان میں بھی ہم نے ڈر سنانے والے (پیغمبر) بھیجے تھے تو (اے پیغمبر) دیکھو ان لوگوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا جو (پہلے سے)

الْمُنْذَرِيْنَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ

ڈرائے جا چکے تھے (اور انہوں نے نہیں مانا تھا) ہاں (ان میں جو) اللہ کے خالص بندے (تھے وہ عذاب سے محفوظ رہے) اور نوح نے بھی ہم کو (مدد کے لئے) پکارا

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

تو ہم نے ان کی فریاد سن لی اور ہم (کیسے) اچھے فریاد رس ہیں کہ نوح اور ان کے گھر والوں کو سخت مصیبت سے بچا لیا ف۲

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور ان کی نسل کو ایسا (بابرکت) کیا کہ وہی (قیامت تک) باقی رہے گی اور (ان کے بعد) آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ إِنَّهٗ

کہ سارے جہان میں (ہر طرف سے یہی آواز ہے کہ) نوح پر سلام۔ نیک لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ نوح

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَإِنَّ مِنْ

ہمارے ایمان دار بندوں میں سے ہیں پھر اوروں کو ہم نے غرق کر دیا اور

شِيْعَتِهٖ لَإِبْرٰهِيْمَ ۝ إِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ

نوح ہی کے طریق پر چلنے والوں میں سے ایک ابراہیم بھی تھے جب صاف دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے (اور) جب انہوں نے اپنے باپ

وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ أَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا

اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ یہ (بت) کیا چیزیں ہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ کیا جھوٹ موٹ خدا کے سوا دوسرے معبودوں کے پیچھے پڑے ہو تو

ع ۵۲ — منزل ۶

ف ایمان کے آزمانے سے مطلب یہ ہے کہ دوزخ میں درخت کا ہونا سن کر مسلمانوں نے تو یقین کر لیا کہ خدا کی قدرت سے آگ میں درخت کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت ہوتے ہیں ریگستان میں بھی درخت ہوتے ہیں ریگستان کے رہنے والوں کو گرم ملک کے درختوں پر تعجب کرنے کا کیا حق ہے اسی طرح اگر دوزخ میں بھی کسی خاص قسم کے درخت ہوں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے مگر کافر دوزخ اور درخت کا نام سن کر خدا کی قدرت کے منکر ہوتے ہیں اور اسی میں ان کے ایمان کی آزمائش تھی ۱۲ ف۲ نوح علیہ السلام کو اپنی قوم سے بڑی بڑی ایذائیں پہنچتی تھیں اور ایذا کا سلسلہ ایک زمانہ دراز تک جاری رہا آخر کار خدا نے طوفان کو ان کی نجات کا ذریعہ قرار دیا کہ نوح کو خدا نے پہلے سے طوفان کی خبر کر دی اور خدا ہی کے حکم سے انہوں نے کشتی تیار کر لی اور اپنے خاندان کے لوگوں کو اور جو ایمان لائے تھے ان کو کشتی میں بٹھا لیا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی رکھ لیا آخر وقت موعود پر طوفان آیا جتنے جاندار کشتی میں تھے وہ بچے باقی دنیا غرقاب ہو گئی ڈوبنے والوں میں نوح کا بیٹا بھی تھا جو باپ سے پھرا ہوا تھا باپ نے بتقاضائے شفقت پدری اس کو بلایا وہ نہ آیا نوح سے خدا نے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہارے خاندان کو بھی طوفان سے نجات دیں گے اس وعدے کی بنا پر نوح نے بیٹے کے لئے دعا کی خدا نے فرمایا تمہارا بیٹا کفر اور نافرمانی کی وجہ سے تمہارے خاندان سے خارج ہے ۱۲

ف استفہامیہ نہیں بلکہ تحقیر کے لئے ہے ۱۲

ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ

تم نے (اللہ) رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے ۔ پھر (جس طرح نجومی زائچہ دیکھتا ہے اسی طرح پر) ابراہیم نے ستاروں (کی رفتار) میں نظر کرکے یہ حیلہ کیا کہ میں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

تو وہ لوگ اِن کو چھوڑ کر چلے گئے ف اُن کا جانا تھا کہ ابراہیم چپکے سے اُن کے بتوں میں جا گھسے اور (اُن سے ہنسی کے طور پر) کہا کہ (اپنے چڑھاوے

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ

تمھارا کیا حال ہے کہ تم (تو) بولتے (تک بھی) نہیں پھر تو (ابراہیم) بڑے زور سے اُن کے مارنے پر پلے (اور توڑ پھوڑ اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے لوگوں کو خبر ملی) تو ابراہیم پاس

يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ

دوڑے آئے (ابراہیم) کہا کیا تم ایسی (بے حقیقت) چیزوں کو پوجتے ہو جن کو تم (آپ) تراشتے ہو حالانکہ تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو سب کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے

مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا

(یہ سن کر وہ لوگ آپس میں) لگے کہنے کہ ابراہیم کے لیے (بھٹی کی طرح کی) ایک عمارت بناؤ (اور اُس میں آگ دہکاؤ) اور اُس کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو غرض لوگوں نے

بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ

ابراہیم کے ساتھ ایک داؤ کرنا چاہا مگر ہم نے (ابراہیم کے مقابلے میں) اُن ہی کو مغلوب کیا۔ اور (جب ابراہیم کو بادشاہ بت پرست کی خاطر سے باپ نے گھر سے نکال دیا

سَيَهْدِيْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝

وہ مجھے (کسی اچھے) ہی ٹھکانے لگا دے گا اور (ابراہیم نے یہ بھی دعا مانگی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو نیک (بختوں) میں سے (ایک نیک بخت بطور فرزند) عطا فرما۔ تو ہم نے اُن کو

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ

پھر جب لڑکا (جوان ہوا اور) ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا! میں خواب میں (کیا) دیکھتا ہوں (جیسے) میں تم کو ذبح کر رہا ہوں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ

پس تم (بھی تو اپنی جگہ) سوچو کہ تمھاری کیا رائے ہے (بیٹے نے) کہا ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے (بے تامل) اُس کی تعمیل کیجیے ان شاء اللہ

اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ

آپ مجھ کو بھی صابر (ہی) پائیں گے ۔ پھر جب دونوں (باپ بیٹے) تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور باپ نے (حلال کرنے کے لیے) بیٹے کو ماتھے کے بل پچھاڑا تو ہم نے اُن کو

اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

کہ ابراہیم! تم نے (اپنے) خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب ہم تم کو بڑے بڑے مراتب دیں گے اور) نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

بے شک یہ کھلی ہوئی آزمائش تھی اور ہم نے بڑی قربانی کو اسمٰعیل کا فدیہ کیا ف اور (ابراہیم کے بعد) آنے والی امتوں میں اُن کا ذکر خیر باقی رکھا

الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

کہ (سارے جہان میں یہی آواز ہو رہی ہے کہ) ابراہیم پر سلام ۔ ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اِس میں شک نہیں کہ ابراہیم (بھی) ہمارے

ف ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگوں میں کوئی عید ہونے کو تھی اُنھوں نے ابراہیم کو ساتھ لے جانا چاہا یہ ایک حیلہ کر کے رہ گئے اور موقع پا کر بت خانے میں جا گھسے باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ستاروں میں نظر کرنے کی مفسرین نے کئی تاویلیں کی ہیں ایک یہ کہ ابراہیم کی قوم کے لوگ نجوم کے بڑے معتقد تھے ابراہیم علیہ السلام نے اِن کو یقین دلانے کے لیے اوپری دل سے ستاروں کی چال میں نظر کی یعنی زائچہ دیکھا دوسری تاویل یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو تپ آیا کرتی تھی انھوں نے وقت پہچاننے کے لیے ستاروں کو دیکھا اور اُن کا مطلب تھا کہ تپ چڑھنے کا وقت قریب ہے اسی طرح لوگوں کے چلے جانے کی بھی ایک تاویل کرتے ہیں کہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کو اس ڈر سے چھوڑ کر چلے گئے کہ کہیں ان کی بیماری دوسروں کو بھی نہ لگ جائے یا ان کے حال پر ترس کھایا کہ بیمار کو کیوں تکلیف دی جائے بہرکیف یہ سب باتیں ضمنی ہیں اصل مطلب تو اس قصے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ابراہیم کو بتوں سے سخت نفرت تھی ۱۲

منزل ۶

ف مفسرین لکھتے ہیں بڑی قربانی سے وہ مینڈھا مراد ہے جو اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے میں خدا نے جنت سے ذبح کرنے کے لیے بھیجا تھا اور ہمارا ذہن اِس طرف منتقل ہوا تھا کہ شاید بڑی قربانی سے بقر عید کی قربانی مراد ہو کہ یہی سنت ابراہیمی ہے واللہ اعلم ۱۲

الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى

ایماندار بندوں میں ہیں اور ہم نے ابراہیم کو (ایک دوسرے فرزند) اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوش خبری دی تھی (اور کہہ دیا تھا کہ یہ بھی) پیغمبر اور ہمارے نیک

إِسْحٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى

اسحٰق پر (بھی) برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی نسل میں (بعض) نیکوکار ہیں اور (بعض نافرمانیاں کر کے) اپنی جانوں پر صریح ظلم کر رہے ہیں اور ہم نے

مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ

موسیٰ اور ہارون پر (بھی) بہت سے احسانات کیے اور (آخر کار) دونوں (بھائیوں) کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت (یعنی فرعونی مظالم) سے نجات دی اور

فَكَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنٰهُمَا

تو (آخر کار) یہی لوگ غالب رہے۔ اور دونوں (بھائیوں) کو کتاب (تورات) دی جس میں ہر طرح کے احکام صاف صاف لکھے ہوئے (تھے)۔ اور دونوں کو

الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوسٰى

(دین کا) سیدھا رستہ دکھایا اور (ان کے بعد) آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔ کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) موسیٰ اور

وَهٰرُونَ ۝ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ

بے شک ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں ہیں

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ

اور تحقیق الیاس (بھی) البتہ پیغمبروں میں سے ہیں جب انہوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کیا تم (لوگ خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم

بَعْلًا وَّتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخٰلِقِينَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَائِكُمُ

بعل (بت) کو پوجتے اور اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا (اور) تمہارا (بھی) پروردگار (ہے) اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے

الْأَوَّلِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ

تو لوگوں نے الیاس کو جھٹلایا سو یہ لوگ (قیامت میں) ضرور گرفتار (عذاب) ہوں گے۔ مگر (ہاں) اللہ کے خاص بندے (کہ نہ انہوں نے جھٹلایا اور نہ ان کو عذاب ہوگا)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ ۝ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

اور (الیاس کے بعد) آنے والی امتوں میں ہم نے ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) ال یاسین (یعنی الیاس) پر سلام ہو بے شک

الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ

بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ الیاس ہمارے ایمان والے بندوں میں سے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ البتہ لوط (بھی) پیغمبروں میں سے ہیں

إِذْ نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغٰبِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا

کہ ہم نے لوط کو اور ان کے تمام خاندان کو عذاب سے بچا لیا مگر (ان کی) ایک بوڑھی (بی بی کہ وہ) پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی تھی پھر (ان کے نکلے پیچھے)

الْاٰخَرِينَ ۝ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور (لوگوں) کو ہلاک کر مارا اور (اہل مکہ) تم تو (ملک شام کو تجارت کے لئے آتے جاتے کبھی) صبح کو اور (کبھی) رات کو ان لوگوں (کی بستیوں) پر سے ہو کر گزرا ہی کرتے ہو

ف الیاس اور ال یاسین دونوں نام ہیں یہاں رعایت سجع کے لحاظ سے ال یاسین فرمایا ۱۲

منزل ۶

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

اور بے شک یونس (بھی) البتہ پیغمبروں میں سے ہیں کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝

اور (وہاں) اہل کشتی کے ساتھ قرعہ ڈالا (چونکہ قرعے میں اُن کا نام نکلا، اس لئے دریا میں) پھینک دیئے گئے پھر (دریا میں گرے پیچھے) اُن کو مچھلی نے

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

النصف

تو اگر یونس (اُس وقت خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرنے والوں میں نہ ہوتے تو اُس دن تک جبکہ لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے (یعنی قیامت تک) مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ۝

تو ہم نے اُن کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ (تھوڑی ہی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے بہت ہی نڈھال ہو گئے تھے اور (کھڑا) ہم

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ

اور ان کو (اچھا بچھا کرکے) لاکھ آدمی کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا بلکہ (ایک حساب سے) وہ لاکھ سے بھی زیادہ تھے ف۲ تو وہ لوگ (اُن پر) ایمان لائے تو ہم نے اُن کو ایک وقت

حِينٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا

تو (اے پیغمبر) اِن (کفارِ مکہ) سے پوچھو کہ کیا خدا کے لئے بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے یا ہم نے (واقع میں)

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝

فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور یہ دیکھ رہے تھے سنو جی! یہ تو اپنے دل سے بنا بنا کر کہتے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝

کہ خدا صاحبِ اولاد ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں کیا (خدا نے) بیٹوں پر (بیٹیوں کو ترجیح دے کر، بیٹیاں (اپنے لیے) پسند کیں

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ۝

تم (لوگوں) کو کیا (ہو گیا) ہے کیسے (بیہودہ) حکم لگاتے ہو۔ کیا تم سوچ کو کام میں نہیں لاتے۔ یا تمہارے پاس کوئی کھلی ہوئی (کتابی) سند ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لا پیش کرو اور ان لوگوں نے خدا میں اور جنات میں ناطہ ٹھہرایا ہے

نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

حالانکہ جنات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ (بھی دوسرے بندوں کی طرح محکوم ہیں اور ان میں جو بدکردار ہیں عذاب میں) ضرور حاضر رکھے جائیں گے

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنْتُمْ

مگر (ہاں) اللہ کے خالص بندے (کہ نہ خدا کے بارے میں لغو عقیدے رکھتے ہیں نہ اُن کو عذاب ہوگا) سو (اے کفارِ مکہ) تم اور (جنات) جن کی تم پرستش کرتے ہو

عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

خدا سے ضد باندھ کر (تو کسی کو) بہکا نہیں سکتے۔ مگر اسی کو جو (بحکمِ تقدیر) جہنم میں جانے والا ہے (یہ تو جنات کی کیفیت ہے) اور رہے فرشتے اُن کا تو یہ مقولہ ہے کہ ہم

ف۱ کدو کا خاصہ ہے کہ اس کے سایے میں مکھی نہیں بیٹھتی چونکہ کچھ دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے جلد بدن بکس سی گئی تھی مکھیاں بیٹھتیں تو گھاو منزل ۶ ڈال دیتیں اس مصلحت سے خدا نے کدو کی بیل اگا دی ۱۲ ف۲ یعنی عاقل بالغ کو لو تو لاکھ تھے اور چھوٹے بھی شمار کیے جائیں تو لاکھ سے زیادہ تھے ۱۲ ف۳ پارہ ۱۷ رکوع ۶ میں فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المؤمنين کا فائدہ دیکھو ۱۲۔

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝

درجہ مقرر ہے - اور ہم تو (ہمہ وقت خدا کی بندگی میں) صف بستہ (حاضر) رہتے ہیں اور ہم تو (ہمہ وقت اس کی) تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہتے ہیں

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝

اور یہ (کفار مکہ نزول قرآن سے پہلے) کہا ہی کرتے تھے کہ اگلے لوگوں کی کوئی کتاب (الہی) ہمارے پاس ہوتی

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَ

تو ہم بھی خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے سو (اب یہ کتاب الہی ان کے پاس آئی) اور انھوں نے اس کو نہ مانا تو (خیر) آگے چل کر (اپنے انکار کا انجام) معلوم (کر لیں گے)

لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝

اپنے خاص بندوں (یعنی) پیغمبروں کے حق میں ہمارا پہلے (ہی) ارشاد ہو چکا ہے کہ (ہمارے ہاں) بے شک ان ہی کی مدد ہوتی ہے

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ

اور بے شک ہمارا لشکر (اسلام) ضرور غالب آ کر رہے گا - تو (اے پیغمبر) چند روز ان منکروں سے (کچھ) تعرض نہ کرو اور ان کو دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ

آگے چل کر (یہ خود بھی اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں سو جب (وہ عذاب)

بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

ان کے (گھروں کے) آنگنوں میں آ نازل ہوگا تو جن لوگوں کو پہلے سے ڈرایا جا چکا تھا (اور انھوں نے نہ مانا) ان کی (یہ) صبح (بڑی ہی) منحوس (صبح ہوگی)

وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

اور دیکھتے رہو آگے چل کر یہ بھی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے - (اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں (یہ لوگ خدا کے بارے میں) بناتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار پاک ہے

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور پیغمبروں پر (درود اور) سلام اور سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے

ع ۵ ۹

سورۃ ص مکیۃ [illegible] — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ثمانون آیۃ و خمس رکوعات

سورۂ صاد مکے میں اتری اور اس کی — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اٹھاسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

صٓ ۚ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝

صٓ - قرآن کی قسم جس میں نصیحت (ہی نصیحت) ہے (کہ یہ قرآن ہمارا نازل کیا ہوا ہے) لیکن جو لوگ منکر ہیں (ناحق کی) ہیکڑی اور مخالفت (میں ہیں)

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۝

ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ماریں تو (نزول عذاب کے وقت) چلا اٹھے اور (اس وقت چلانے سے کیا ہوتا تھا) مخلصی کی مہلت ہی نہ تھی

وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ان لوگوں نے (اس بات) سے بھی تعجب کیا کہ ان ہی میں کا (ایک شخص) عذاب خدا سے ڈرانے والا (خدا کی طرف سے) ان کے پاس آیا [illegible]

ف واؤ تو مطلق ہے جس میں عذاب نازل ہوگا اور صبح کی تخصیص اس سے کی کہ عرب میں لوٹ مار کا یہی وقت تھا اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو نازل ہوئے ہیں کہ وہ غفلت کا وقت ہوتا ہے

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ

کیا اس نے (سب) معبودوں کی (جگہ کھو کر) ایک ہی معبود رکھا کہ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور ان میں کے چند سردار لوگ

مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۝

یہ کہہ کر (مجلس وعظ سے) چل کھڑے ہوئے کہ چلو جی (اس کی نہ سنو) اور اپنے معبودوں پر جمے رہو یہ بات (جو یہ شخص سمجھاتا ہے بے شک اس میں اس کی) غرض ہے

مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

ہم نے تو یہ (نئی) بات (اپنے) پچھلے مذہب میں کبھی (کسی سے) نہیں سنی ہو نہ ہو یہ (اس کی اپنی) گھڑت ہے

أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۖ

کیا ہم میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل ہوا ہے بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے) ہمارے کلام (ہی) میں شک ہے (کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے بھی یا نہیں)

بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ

بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے ابھی ہمارے عذاب کے مزے نہیں چکھے (ورنہ ان کی عقل ٹھکانے سے آگئی ہوتی) (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار زبردست

الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا

یا آسمانوں اور زمین اور وہ چیزیں جو آسمان زمین میں ہیں ان (سب) کا اختیار ان ہی کو ہے اگر ہے تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر

فِي الْأَسْبَابِ ۝ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ

(آسمان پر) چڑھیں (اور خدا سے لڑیں) بس (اے پیغمبر یہ بھی لوگوں کی) ایک بھیڑ ہے کہ یہاں تمہاری مخالفت پر آمادہ ہے جماعتوں (مخالفان خدا) کے گروہ

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ

ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون ف۲ اور ثمود اور

لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ

لوط کی قوم اور بن کے لوگ[1] (یعنی شعیب کی قوم) یہ سب پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں یہی وہ گروہ ہیں (جنھوں نے خدا کے مقابلے میں شکست کھائی) (کہ ان)

الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا

تو ہمارا عذاب نازل ہوا اور یہ کفار مکہ بھی بس ایک زور کی آواز (یعنی صور کے اول بار پھونکے جانے) کے منتظر ہیں (شروع ہوئے پیچھے جب سب فنا)

مِن فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝

بیچ میں دم نہ لے گی اور (ہنسی کے طور پر) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار (جو کچھ) ہماری قسمت کا (لکھا ہو وہ) روز حساب (یعنی قیامت) سے پہلے ہم کو دے (کہیں)

اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝

(اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو (باوجودیکہ ہر طرح کی) قوت رکھتے تھے (مگر اس پر بھی)

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَ

ہم نے (ایک طور پر) پہاڑوں کو (بھی) ان کا تابع (فرمان) کر رکھا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (ساتھ خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے اور

[1] پارہ ۱۴ رکوع ۵ میں وان کان اصحاب الایکۃ لظالمین کا حاشیہ دیکھو ۱۲

ف مترجم نے ایک نظم میں اس مطلب کو اس طرح پر ادا کیا ہے ۔ خدا نے رسول عرب کو جو بھیجا ۔ لگا پکنے کفار کے سر میں بھیجا ۔ کہ ہم میں سے بعضے بڑے آدمی ہیں ۔ مگر وہ رسالت کے شایاں نہیں ہیں ۔ خدا اگر کسی کو پیمبر بناتا ۔ تو جبرئیل ان میں کسی پاس آتا ۔ جب اس پاس کچھ مال و دولت نہیں ہے ۔ تو اس کی رسالت رسالت نہیں ہے ۔ خدا نے کہا تم شدت سے احمق ۔ نہیں تم کو تمیز سے بہرہ مطلق ۔ رسالت نہیں ہے مگر فضل باری ۔ یہ انعام ہے محض رحمت ہماری ۔ اسے دیتے ہیں اہل پاتے ہیں جس کو ۔ ذرا تم تو درمیاں سے دور کھسکو ۱۲ ف۲ فرعون میخوں والا کے اس سے مشہور ہوا کہ وہ لوگوں کو جو سزا کرنے کے عذاب دیا کرتا تھا اس نے کہ اس کے لشکر میں گھڑ چڑھے یعنی سوار بہت تھے ۱۲

منزل ۶

ع ۱

الطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

(اسی طرح) پرندوں کو بھی (ان کا تابع کر رکھا تھا) کہ (وہ بھی تسبیح و تقدیس سن کر ان کے پاس) سمٹ آتے (اور) سب ان کے جوابی بنتے ف اور ہم نے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا

عقل (انتظام) دی تھی اور بحث کے فیصلہ کرنے کا سلیقہ ف اور (اے پیغمبر) بھلا (ان) دعوے داروں کی (بھی) خبر تم تک پہنچی ہے کہ جب وہ

الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ

حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند کر داؤد کے پاس آئے تو وہ ان (کے بے وقت اور خلاف عادت آنے) سے ڈر گئے انھوں نے عرض کیا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دونوں

بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں منصفانہ فیصلہ کر دیجیے اور انصاف سے نہ گزر جائیے اور ہم کو

إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَ

سیدھے رستے لگا دیجیے (روداد یہ ہے کہ) یہ (بھی) میرا بھائی ہے (اور) اس کے (ہاں) ننانوے دنبیاں ہیں اور

لِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝

میرے (ہاں) صرف (ایک ہی دنبی ہے اب یہ کہتا ہے کہ اپنی دنبی بھی مجھے دے ڈال اور بات چیت میں مجھ پر دباتا ہے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

(داؤد نے) کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو بے شک تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر

الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

شرکا ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر (ہاں) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل (بھی) کرتے ہیں (وہ زیادتی نہیں کیا کرتے)

وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ

اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (اب) داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کو صرف ایک جتا دیا ہے ف۳ تو انھوں نے اپنے پروردگار کے آگے (تو بہ) استغفار کی

رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ

سجدے میں گر پڑے۔ اور (خدا کی طرف) رجوع ہوئے تو ہم نے ان کی وہ (خطا) معاف کر دی اور بے شک ان کا تقرب اور (ان کی) اچھی منزلت ہے

مَآبٍ ۝ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ

(ہم نے داؤد سے یہ بھی فرمایا کہ) اے داؤد ہم نے تم کو ملک میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں (کے معاملات) میں

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور (اپنی نفسانی) خواہش پر نہ چلنا (ایسا کرو گے) تو (خواہش نفسانی کی پیروی) تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی

الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا

(اور) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کو (بڑی) سخت سزا ہونی ہے اس لیے کہ وہ

ف۱ جوابی کے معنی یہ ہیں کہ جن الفاظ سے حضرت داؤد یاد الٰہی کرتے ویسی ہی آواز پہاڑوں سے آتی اور ویسی ہی آوازیں پرندے کرنے لگتے ۱۲

ف۲ بحث سے مراد وہ بحث ہے جو مقدمے کے فریق آپس میں کیا کرتے ہیں کہ اس منزل ۶ میں ایک دوسرے کو خطاب کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے ۱۲

ف۳ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیاں تھیں انھوں نے ان کی گنتی پوری سو کرنی چاہی ایک ہمسایے کی عورت کو بیبیوں میں شامل

السجدة

ف اس عبارت کا مطلب یہ ہو کہ دوزخ کے مصائب پر نظر کی جائے تو کافروں کی حالت سخت قابلِ افسوس ہو کہ وہ کیوں اُس میں جانے سے نہیں ڈرتے ۱۲

يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ

روزِ حساب (یعنی قیامت) کو بھولے رہے۔ اور ہم نے آسمان زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو بیکار نہیں پیدا کیا

ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝ أَمْ

یہ اُن لوگوں کا خیال ہو جو کافر ہیں اور دوزخ (کے اعتبار) سے کافروں کے حال پر (بڑا ہی) افسوس ہی ف کیا

نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کو ہم اُن ہی جیسا کر کے رکھیں گے جو مُلک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں

أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ

یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر کے رکھیں گے؟ (اے پیغمبر یہ قرآن بڑی) برکت والی کتاب ہی جو ہم نے تمھاری طرف اُتاری ہی

لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ

تاکہ لوگ اِس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ جو عقل رکھتے ہیں (اِس کے مطالب سے) نصیحت پکڑیں اور ہم نے داؤد کو

سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ

سلیمان (بیٹا) عنایت فرمایا (سلیمان بھی کیا ہی) اچھے بندے تھے کہ وہ (بات بات میں خدا کی طرف) رجوع (کرتے) تھے کہ ایک بار شام کے وقت

الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

خاصے کے اصیل گھوڑے اُن کے رُوبرو پیش کیے گئے ف (تو وہ اُن کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ نمازِ عصر قضا ہوگئی پھر خیال آیا) تو لگے کہنے

کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی

رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا

یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے) پردے میں چھپ گیا۔ (اچھا تو اِن (گھوڑوں) کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور اب (مارے غصے کے) لگے تلوار سے گھوڑوں کی

بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ

پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کرنے ف اور ہم نے سلیمان کو (ایک اور طرح پر بھی) آزمایا اور اُن کے تخت پر

جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي

ایک دھڑ لا ڈالا ف پھر (سلیمان نے خدا کی جناب میں) رجوع کیا (اور) دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور مجھکو ایسی سلطنت عنایت

لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ

کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو بے شک تُو بڑا فیاض ہی تو ہم نے ہوا کو اُن کا تابع کر دیا

تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ

کہ جہاں پہنچنا چاہتے اُن کے حکم کے مطابق (اُسی طرف کو) نرمی سے چلتی۔ اور (اسی طرح) جتنے بھی معمار اور غوطے خور تھے سب (اُن کا تابع کر دیا)

وَغَوَّاصٍ ۝ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ

(اور اُن کے علاوہ) دوسرے دیووں کو (بھی) اُن کا تابع کر رکھا تھا جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے (ہم نے سلیمان سے کہا کہ) یہ ہماری بخشش ہی (تو احسان کرو یا رکھ چھوڑو) بے حساب

ف۲ جیاد کے لغظی معنی عمدہ گھوڑے کے ہیں اور چونکہ شاہی ہاں کے گھوڑے عمدہ ہوتے ہیں اس لیے ہم نے خاصے کے گھوڑے ترجمہ کر دیا اور صافنات کے اصل معنی ہیں وہ گھوڑے جو تھان پر بندھے ہونے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پر بوجھ نہ دیں کہ یہ گھوڑے میں اصالت کی بات ہو اسی واسطے اصیل ترجمہ کیا ۱۲ ف۳ یہ آیت لفظاً و معنیً قرآن کی مشکل آیتوں میں سے ہی مفسرین نے اس کے معنوں میں بہت اختلاف کیا ہی اور لغت اور نحو کے اعتبار سے بھی اس میں بڑی بحث ہی ہم نے جو معنی اختیار کیے ہیں اکثر لوگ اُن ہی کی طرف گئے ہیں ورنہ ہمارا ذہن تو اس طرف بھی منتقل ہوتا تھا کہ شاید یہ معنی ہوں کہ حضرت سلیمانؑ کے روبرو گھوڑے پیش ہوئے تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں ان کو اپنے پروردگار کے خیال سے عزیز رکھتا ہوں کہ یہ جہاد میں کام آئیں گے اور غروبِ آفتاب تک ان کے دیکھنے میں مشغول رہا ایک بار پھر ان کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور پھر دوبارہ اُنھوں نے گھوڑوں کو تھپکا اور پیار کیا اور تھپکا اس بیان میں سلیمان کی اُس بات کا ثبوت ہی کہ وہ بات بات میں خدا کی طرف رجوع کرتے تھے اُن کو گھوڑے نفس کی کے سبب عزیز نہ تھے بلکہ اس وجہ سے کہ خدا کے کام میں آتے ہیں اور یہی رجوع الی اللہ ہی اور ترجمے کی رُو سے رجوع الی اللہ اس طرح پر ہی کہ نمازِ عصر قضا ہو جانے سے حضرت سلیمانؑ کو اس قدر تکلیف ہوا کہ اپنے شوق کی چیز کو ہلاک کر دیا ۱۲ ف۴ مفسرین نے یہ قصہ نقل کیا ہی کہ سلیمان تھے لاولد اور اُن کو اپنے لشکریوں کی دلجمعی کرنی پڑتی تھی تو ایک بار اُن کا نازیبا حادثہ کہ سلیمانؑ نے کہا کہ میری ستر بیبیاں ہیں سب پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر ان شاء اللہ کہنا بھول گئے پیغمبر کی اتنی غفلت بھی شانِ پیغمبری کے خلاف ہو چنانچہ ستر کی جگہ ایک بی بی سے بیٹا ہوا وہ بھی کچا ادھورا لوگوں نے لا کر تخت پہ اُن کے سامنے رکھ دیا کہ لیجیے یہ آپ کا وارثِ تخت و تاج ہی ۱۲

ع ۱۴ / ۱۱ ع ۲

أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

یا (تمام ساز و سامان) اپنے ہی پاس رکھے رہو اور بے شک سلیمان کو ہمارے ہاں تقرب بھی اور اچھی منزلت

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ

اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو کہ اُنھوں نے ایک وقت اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھکو شیطان نے ایذا

وَعَذَابٍ ۝ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَ

اور تکلیف پہنچا رکھی ہے (تو ہم نے کہا کہ زمین پر) اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکراؤ (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

ہم نے اُن کو اُن کے اہل (و عیال) اور اُن کے ساتھ اُنکے برابر اور عنایت فرمائے (یہ) ہماری طرف سے مہربانی (تھی) اور عقل والوں کیلئے نصیحت

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

اور (ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بے شک ہم نے اُنکو ثابت قدم پایا

نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَ

(وہ بھی کیا ہی) اچھے بندے تھے کہ (بات بات میں) خدا کی طرف رجوع کرتے تھے ف اور (اے پیغمبر) ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور

يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ

یعقوب کو (بھی) یاد کرو (وہ) ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے ف اور ہم نے اُن کو ایک خاص بات

ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ وَ

(یعنی) یادِ آخرت کے لیے منتخب فرمایا تھا اور وہ ہمارے ہاں برگزیدہ اور نیک بندوں میں سے تھے اور

اذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝ هَٰذَا

اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو وہ سب نیک بندوں میں ہیں ف یہ (حالات مذکورہ بجائے خود)

ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

نصیحت ہیں اور بے شک پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں) اچھا ٹھکانا ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے بہشت جن کے دروازے اُن کیلئے کھلے

مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ

(اور وہ) اُن میں تکیے لگائے بیٹھیں گے (اور) وہاں بہت سے میوے اور شراب منگوائیں گے اور اُن کے پاس نیچی

الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا

نظر والی بیبیاں ہوں گی ف (اور) ہم عمر۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا تم سے روزِ حساب کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا یہ ہمارا رزق ہے

مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ

جو کبھی ختم ہی نہیں ہوگا۔ یہ (نعمتیں تو پرہیزگاروں کے لیے ہیں) اور سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔ دوزخ کہ اس میں اُن کو جانا پڑے گا

ف ایوب علیہ السلام بڑے خوش حال پیغمبر تھے اُن کا صبر آزمانے کو خدا نے اُن پر بڑی مصیبتیں نازل کیں مال و متاع اور سامان سب جاتا رہا۔ تمام بدن پر پھوڑے نکل آئے صرف بی بی خدمت کرتی تھیں اُن پر بھی کسی بات پر ناخوش ہو کر قسم کھا بیٹھے تھے کہ اچھا ہو لوں تو تم کو سو قمچیاں ماروں پھر ایوب علیہ السلام نے خدا کی جناب میں زاری کی خدا کی قدرت سے ایک چشمہ نکلا اس میں نہائے دھوئے اور اُس کا پانی پیا اور اچھے ہو گئے اور بی بی کے مارنے کی قسم اس طرح پوری کی کہ سو سینکوں کی جھاڑو لے کر ایک بار چھوا دی ۱۲ ف ہاتھوں والے سے مراد یہ ہے کہ عمل کرتے تھے اور آنکھوں والے سے مراد یہ کہ دنیا میں رہ کر آخرت تک کا حال دیکھتے اور مخلوق سے خالق کو پہچانتے ۱۲ ف اسمٰعیل علیہ السلام کا حال تو معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم کے فرزند رشید ہیں اور ابو العرب یعنی سارے عرب ان ہی کی نسل ہیں الیسع اور ذوالکفل دو نام نامانوس سے ہیں الیسع اور یسع اور الیسع نام متعدد ہیں اور یہی وصی ان کے والد کا نام خطوب الیسع حضرت الیاس نبی کے خلیفہ تھے بعد کو پیغمبر ہوئے اور ذوالکفل ترکیبی نام ہے جس کی ترکیب صاف ظاہر ہے کہ عربی ہے اس کے لغوی معنی ضامن کے ہیں یہ حضرت یسع یا بشر بن ایوب کے چچا زاد بھائی ہیں اور ان کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل جو کثرت سے اپنے پیغمبروں کو قتل کرتے رہتے تھے اُنھوں نے سو پیغمبروں کی جان بچائی یا ہر روز سو نمازیں پڑھتے تھے ۱۲ ف نیچی نظر کیے رہنا اور کم دیکھنا پاک دامنی کی دلیل اور خوبصورتی کی گواہی ۱۲

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ

اور وہ (کیا ہی) بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح کی اور انواع (و اقسام کی چیزیں) دوزخیوں کے کھانے پینے کے لیے موجود ہیں ان

أَزْوَاجٌ ۝ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝

(پھر جب وہ دوزخیوں کے پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے پیروؤں کی) یہ (ایک) جماعت (اور بھی ہے جو) تمہارے ساتھ (دوزخ

قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا

(یہ سن کر پیرو پیشواؤں پر برہم ہو جائیں گے اور ان سے خطاب کرکے) کہیں گے کہ (ہمارا نہیں) بلکہ تمہارا کالا مونہ (کیونکہ) تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے آگے لائے تو (یہ جہنم کیا ہی) بری جگہ ہے

رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوا مَا لَنَا

کہ اے ہمارے پروردگار جو یہ (بلا) ہمارے آگے لایا اس کو (ہم سے) بڑھ کر دوزخ میں دوہری سزا دے۔ اور (دوزخی) آپس میں (یہ بھی) کہیں گے

لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ

کہ جن لوگوں کو ہم برے لوگوں میں گنا کرتے تھے کیا بات ہے کہ ہم ان کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے کیا ہم نے ان کی ناحق ہنسی بنائی (اور وہ ایسے نہ تھے) یا (وہ بھی دوزخ

عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ

(دوزخ میں) ہیں اور ہماری) نظریں ان (کے دیکھنے) سے چوک گئیں۔ یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا یہ (ایک) امر حق (یعنی ضرور ہونے والا) ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دیں کہ میں تو (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا ہوں

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

اور ایک خدا کے سوا کہ (وہ سب پر) غالب ہے (اور) کوئی معبود نہیں (وہی) آسمانوں اور زمین اور

مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝

ان چیزوں کا مالک (ہے) جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں (اور وہ) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ یہ (قرآن ایک) بڑی (بھاری) خبر ہے جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے (قرآن کا نازل ہونا بھی)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ

عالم بالا کے رہنے والے (یعنی فرشتے) جب آپس میں جھگڑتے تھے تو مجھ کو ان کی (بحث کی) کچھ بھی خبر نہ تھی (اور یہ باتیں مجھ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوئی ہیں اور) میری طرف (بس) یہی

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

صرف اس غرض سے وحی آتی ہے کہ میں (تم کو) صاف طور پر ڈر سنانے والا ہوں (اے پیغمبر فرشتوں کی وہ باہم بحث یہ تھی) کہ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک

مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝

تو جب میں اس کو پورا کر لوں اور اپنی روح اس میں پھونک دوں ف تو تم اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

چنانچہ سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ شیخی میں آ گیا اور

الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

نافرمان بن بیٹھا (خدا نے ابلیس سے) پوچھا کہ اے ابلیس جس چیز کو ہم نے

ف لا مرحبا کے معنی کالا مونہ کرکے اصل قرآن کے الفاظ سے دور جا پڑے ہیں مگر جو مقصود عربی میں لا مرحبا سے ہے وہی مقصود اردو میں کالا مونہ سے ہے کالا مونہ سے اصلی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ اس سے مراد ہوتی ہے دور ہو دفع ہو پرے ہٹ یہاں کوئی تیرا آدر نہیں یہی مطلب لا مرحبا کا ہے ۱۲

منزل ۶

ف اپنی روح سے مراد ہے اپنی پیدا کی ہوئی اور روح انسانی کے مرتبے کے لحاظ سے اس کو اپنی طرف منسوب کیا ۱۲

بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

اپنے ہاتھوں بنایا اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز مانع ہوئی کیا تو شیخی میں آ گیا یا تو فی الواقع (بڑے لوگوں میں سے) ہی (وہ) بولا اُس کو کیونکر سجدہ کروں) میں

خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ

مجکو تو نے آگ سے بنایا اور اُس کو تو نے مٹی سے بنایا۔ فرمایا تو یہاں سے نکل (جا) ہو کہ تو ہماری بارگاہ سے

رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ

راندہ گیا اور روزِ جزا تک تجھ پر ہماری پھٹکار (پڑی برسا کرے گی) (وہ) بولا تو اے میرے پروردگار

فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ

مجکو اُس دن تک کی مہلت دے جب کہ (سب لوگ دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ فرمایا (ہاں) تجکو اُس دن تک کی مہلت ہے

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ

جس کا وقت (ہم ہی کو) معلوم ہے (وہ) بولا تو (مجھے بھی) تیری (ہی) عزت کی قسم ہے و۱

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝

کہ ان (بنی آدم) میں جو تیرے خالص بندے ہیں اُن کو چھوڑ کر ان سب کو گمراہ کر کے رہوں تو سہی فرمایا تو (ہم بھی) حق بات (کہے دیتے ہیں) اور ہم

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قُلْ

کہ ہم بھی تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کریں اُن سے سب سے جہنم کو بھر دیں گے (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنْ هُوَ

کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ معاوضہ تو مانگتا نہیں اور نہ مجکو تکلف کرنا آتا ہے یہ (قرآن جو میں تم کو سناتا ہوں)

إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝

دنیا جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے اور کچھ دنوں پیچھے تم (لوگوں) کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ زمر مکے میں اُتری اور اس کی پچھتر آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

(یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر) کتاب حقیقت میں ہم ہی نے تم پر اتاری ہے

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

تو خالص خدا ہی کی فرماں برداری مدِ نظر رکھ کر اُسی کی عبادت کیے جاؤ۔ سنو جی! خالص فرماں برداری خدا ہی کے لیے ہے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا

اور جن لوگوں نے خدا کے سوا اور (دوسرے) حمایتی بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کر دیں

و۱ عزت کی قسم یہاں اُن قسموں سے ملتی ہوئی ہے جیسے کہا کرتے ہیں مجکو تمھارے سر کی قسم تمھاری جان کی قسم مجکو اپنی جوانی کی قسم ۱۲

منزل

ع ۵

اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ

تو جن جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں خدا (قیامت کے دن) ان میں اُن (باتوں) کا فیصلہ کر دے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ

بے شک جو شخص جھوٹا اور ناشکرا ہو خدا اُس کو (نیک) ہدایت نہیں دیا کرتا اگر خدا کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا

وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا (لیکن) اُس کی ذات (زن و فرزند کے بکھیڑے سے) پاک ہے وہ اکیلا خدا ہے بڑا زبردست

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اُسی نے (کسی) مصلحت سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (وہی) رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور وہی

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مطیع کر رکھا ہے (کہ یہ) سب (ایک) وقت مقرر تک (اسی طرح) چلے جائیں گے

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ○ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

سنو جی اُدہی (خدا) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے اُسی نے تم لوگوں کو (آدم کے) تن واحد سے پیدا کیا پھر

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لئے آٹھ قسم کے چار پائے (اپنی قدرت سے) اُتارے ف۲ وہی تم کو

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ

تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (بتدریج) ایک طرح کے بعد دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے ف۳ یہی

اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○ اِنْ تَكْفُرُوْا

اللہ تو تمہارا پروردگار ہے اُسی کی حکومت ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر (اس پر بھی) تم لوگ کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہو اگر تم (خدا کی) ناشکری

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا

تو اللہ تم سے بے نیازِ مطلق ہے اور اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو پسند نہیں کرتا ف۴ اور اگر تم (اُس کا) شکر کرو

يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

تو وہ تمہاری اس ادا کو پسند کرتا ہے اور (قیامت کے دن) کوئی کسی (کے گناہوں) کا بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اُٹھائے گا پھر تم (سب کو) اپنے پروردگار

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ وَ

تو جیسے جیسے عمل تم لوگ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (ایک ایک کر کے) وہ تم کو بتا دے گا وہ (تو لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے اور

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اُس کو پکارتا ہے پھر جب (خدا) اپنی طرف سے اُس کو کوئی نعمت عطا فرما دیتا ہے

ف۱ لپیٹنے سے دن رات کا گھٹانا بڑھانا مُراد ہے ۱۲ ف۲ اونٹ گائے بھیڑ بکری نر و مادہ آٹھ ہوئے ۱۲ ف۳ ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے مراد یہ ہے کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر لوتھڑا پھر بوٹی۔ پھر اُس میں ہڈیاں اور کھال اور بال پیدا ہوتے ہیں اور تین اندھیروں سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ منزل پیٹ ہوتا ہے اور پیٹ کے اندر بچہ دان جس کو رحم کہتے ہیں رحم کے اندر وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے اور وہ آنول نال کے ساتھ باہر نکل آتی ہے ۱۲ ف۴ یعنی یہ نہیں چاہتا کہ بندے اُس کی ناشکری کریں ۱۲ +

مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا

تو جس (مطلب) کے لیئے اُس نے پہلے (خدا کو) پکارا تھا اُس کو بھلا دیتا اور خدا کے شریک بنا چلتا ہی تاکہ (اپنا بُرا نمونہ دکھا کر دوسروں کو بھی)

لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

خدا کی راہ سے گمراہ کرے (اے پیغمبر ایسے شخص سے) کہدو کہ چند روز اپنے کفر (کی حالت) میں رس بس لے (آخر تو) تو دوزخیوں میں ہو ہی گا

النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ

بھلا جو شخص رات کے اوقات (تنہائی) میں (خدا کی) بندگی میں لگا ہو کبھی اُس کی جناب میں سجدہ کرتا اور کبھی اُس کے حضور میں دست بستہ [illegible]

وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ

اور اپنے پروردگار کے فضل کا امیدوار ہو کہیں ایسا شخص بندۂ نافرمان کے برابر ہو سکتا ہی۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ کہیں جاننے والے اور

لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ

نہ جاننے والے بھی برابر ہوئے ہیں مگر ان باتوں سے وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں (اے پیغمبر ہماری طرف سے مسلمانوں کو سمجھا دو کہ اے ہمارے بندو جو

اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَ

ایمان لاچکے ہو اپنے پروردگار سے (یعنی اُس سے) ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیئے (آخرت میں) بھلائی ہی اور

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

خدا کی زمین (بڑی) فراخ ہی وہ تو صبر ہی کے بندے ہیں جن کو (قیامت میں) اُن کا اجر بے حساب بھر دیا جائے گا ف

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجکو (تو خدا کے ہاں سے یہی) حکم ملا ہو کہ بخالص خدا ہی کی فرماں برداری مد نظر رکھکر اُسی کی عبادت کیا کروں اور (نیز) مجکو یہ

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اس صورت میں) مجھے بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا

سخت دن (یعنی روز قیامت) کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو خدا ہی کی فرماں برداری مد نظر رکھکر اُسی کی عبادت

مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اُس کے سوا جس کو چاہو پوجو تم ہی کو اُس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنا

وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ

اور اپنے اہل و عیال کا نقصان کر بیٹھے ف سن رکھو! یہی تو صریح گھاٹا ہی

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ

ان کے اوپر سے آگ ہی کا اُن کا اوڑھنا ہو گا اور اُن کے نیچے (آگ ہی کا) بچھونا ف یہی تو وہ عذاب ہی جس سے خدا

ع ۱ ۱۵ — منزل ۶

ف۱ یعنی "ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست" مسلمان کو دین کے بارے میں کسی جگہ مجبوری ہو تو وہاں رہے ہی کیوں

ف۲ آدمی گمراہ ہونے سے اپنا نقصان کرتا ہی اور اس کے علاوہ اپنے اہل و عیال کا بھی کیونکہ وہ لوگ اُس کا نمونہ بد دیکھ کر اُس کی تقلید کرتے ہیں

ف۳ محاورہ کے لحاظ سے ہم لفظوں سے الگ ہو گئے ہیں ورنہ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اُن کے اوپر آگ کے سایبان ہونگے اور اُن کے نیچے بھی (اسی طرح کے) سایبان دوسرے مقام پر یہی مطلب ان لفظوں سے آیا ہی لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش اور اس محاورے سے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہی بہت ہی چسپاں ہی ۱۲

عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ

اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے ہمارے بندو ہمارا ہی ڈر مانو ۔ اور جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے

يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ

اور خدا کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے پیغمبر) ہمارے ان بندوں کو خوشخبری سنا دو ۔ جو

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ

(ہمارے) کلام کو کان لگا کر سنتے اور اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی تو وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے (نیک) ہدایت دی اور

اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط

یہی تو عقل (سلیم بھی) رکھتے ہیں ۔ (اے پیغمبر) بھلا جو شخص وعید عذاب کا مستحق ہو لیا

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

کیا تم (اس) دوزخی کو (دوزخ سے) نکال سکو گے - لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے (رہنے کے) لیے (بہشت میں) بالاخانے

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

(اور) بالاخانوں کے اوپر (اور) بالاخانے بنے ہوئے (موجود) ہیں جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (یہ ان سے) خدا کا وعدہ (ہے)

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا - (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ

پھر زمین میں اس کے چشمے بہائے پھر وہی اس (پانی) کے ذریعے سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالتا ہے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

پھر وہ زوروں پر آتی ہے پھر (دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی ہے پھر خدا اس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے بے شک کھیتی کی اس (ابتدا و انتہا) میں

لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

عقلمندوں کے لیے (بڑی) عبرت ہے ۔ کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے (قبول) اسلام کے لیے کھول دیا ہے

فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

اور وہ اپنے پروردگار کی (مشعل ہدایت آگے رکھتا اور اسی کی) روشنی پر (چلتا) ہے (اس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا ہو) تو افسوس

اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا

یہی لوگ تو صریح گمراہی میں ہیں ۔ اللہ نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب اتاری

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ

(جس کی باتیں ایک دوسرے سے) ملتی جلتی (ہیں اور وہی باتیں سمجھانے کے لیے) بار بار دوہرائی گئی ہیں (اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ) جو لوگ اپنے

ف قرآن جملۃً واحدۃً نازل نہیں ہوا بلکہ بجا بجا سالہائے دراز تک نازل ہوتا رہا ہے اگر یہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو یہ کیا بات ہے کہ اتنی مدت تک یعنی ۲۳ برس تک اس کے خیالات یکساں رہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ طفلی سے لے کر پیری تک اس کے خیالات میں برابر تغیر و تبدل واقع ہوا ہے پس اگر قرآن کسی انسان کا کلام ہوتا تو ضرور اس میں بھی خیالات مختلف نظر پڑتے مگر دیکھا جاتا ہے کہ وہ شروع سے آخر تک ایک نسق پر چلا جاتا ہے اور جو تعلیم ہے وہ قرآن کی ہر جگہ سے بڑی میل کھاتی ہے اور یہ امر اس کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی دلیل ہے

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف (رغبت) ہوتے ہیں ف یہ (قرآن) ہدایت الٰہی ہے

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

بس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے (دین کا سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اس کو ہدایت دینے والا نہیں

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ

تو کیا جو شخص قیامت کے دن اپنے مونہ کو بدترین سزا (یعنی دوزخ کی آگ) کی سپر بنا تا ہے (وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو مزے سے بہشت میں بیٹھا

لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

(اور) ناانصافوں سے کہا جائے گا کہ (دنیا میں) جیسا کچھ کرتے رہے ہو (اب) اس کا مزہ چکھو ۔ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (انہوں نے) بھی (پیغمبروں کو)

قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ

تو ان کو عذاب نے ایسی طرف سے آ لیا کہ انہیں اس کی خبر بھی نہ تھی ۔ تو ان کو

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ

(اسی) دنیا کی زندگی میں اللہ نے (ذلت اور) رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے ۔ کاش

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

یہ لوگ (اتنی بات) جانتے ۔ اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اس قرآن میں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ

سبھی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں ۔ (یہ) قرآن (صاف اور سلیس) عربی (زبان میں ہے) اس میں کسی طرح

عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ

کا پیچید گی نہیں تاکہ (اول یہ اہل عرب اپنی زبان مادری ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی سمجھیں اور سمجھ کر خدا سے) ڈریں ف (اب) اللہ ایک مثال بیان فرماتا

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ

(جو) آپس میں بڑی کشمکش رکھتے (ہیں) اور ایک شخص (وہ بھی غلام ہے مگر) سہوچا ایک ہی کا ہے کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت یکساں ہو سکتی ہے ف

لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

للہ مگر (افسوس ہے کہ) ان میں سے اکثر (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تم کو بھی مرنا ہے اور کچھ شک نہیں کہ ان کو بھی مرنا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

پھر قیامت کے دن تم (دونوں فریق) اپنے پروردگار کے روبرو (اپنے اپنے) جھگڑے (پیش) کرو گے (اس وقت حق و باطل کھل جائے گا)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بولے اور (نیز اس کے) سچی بات اس کو پہنچے اور وہ اس کو جھٹلائے

ف جسم نرم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے اعمال عبادت مثلاً رکوع و سجدہ وغیرہ با آسانی سرزد ہونے لگتے ہیں ۱۲ ف۲ مونہ اس لیے کہا کہ مونہ نیز کولہ وہ تمام دوسرے اعضا کو اس کی سپر بناتا ہے اور جب مونہ سے سپر کا کام لینے لگا تو یہ انتہا درجے کا عذاب ہے اور مونہ سپر کا کام لینے کی وجہ یہ ہے کہ دوزخی کے ہاتھ پاؤں تو جکڑے ہوئے ہوں گے وہ مونہ بحث منزل مونہ سے سپر کا کام لے تو کیا کرے ۱۲ ف۳ یہ قرآن کا عجیب تصرف ہے کہ اہل عرب پر نازل ہوا حالانکہ اس کے نزول کے وقت تمدن اور اخلاق اور معتقدات کے اعتبار سے بلا مبالغہ چیونٹی بھرے ہوئے کباب تھے پھر قرآن کی تعلیم سے وہ ایسے ٹھیک ہوئے کہ پھر ان سے سارے جہان نے تہذیب اور شائستگی ع ۱۰ اور ترقی ۱۷ سبق لیا ۱۲ ف۴ یہ مثال موحد اور مشرک کی

ف۵ سوچے کے معنے سالم سارا پورا ۱۲

اِذْ جَآءَهٗ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَالَّذِیْ جَآءَ

کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہی؟ اور جو

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ

سچی بات لے کر آیا اور زندہ جس نے اُس کو سچ جانا یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں ف۱ جو چاہیں گے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۝ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ

اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لیے (موجود) ہوگا نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہی تاکہ خدا اُن کے اعمال بد (کا بوجھ) اُن (پر) سے اُتار دے

الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

اور اُن کو اُن کے نیک کاموں کے عوض میں اُن کا اجر عطا فرمائے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ

کیا خدا اپنے بندے (محمد کی حفاظت) کے لیے کافی نہیں؟ اور (اے پیغمبر یہ لوگ) تم کو خدا کے سوا (دوسرے معبودوں) سے ڈراتے ہیں اور

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کو کوئی (بھی) ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو خدا ہدایت دے تو کوئی بھی اُس کو گمراہ کرنے والا نہیں

مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

کیا خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہی؟ اور (اے پیغمبر) اگر تم اُن (لوگوں) سے پوچھو

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور (یہی) کہیں گے کہ خدا نے (تو) تم اُن کو کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ

خدا کے سوا (معبودوں) کو تم پکارتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے کیا یہ (معبود) اُس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں

اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ

یا خدا مجھ پر (اپنا) فضل کرنا چاہے کیا یہ (معبود) اُس کے فضل کو روک سکتے ہیں؟ (اے پیغمبر تم) کہو کہ مجھے تو خدا بس کرتا ہی

یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ

(اور) بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسا رکھا کرتے ہیں (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ بھائیو تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کر رہا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسی آفت آتی ہی جو اُس کو دنیا میں رسوا کرے گی اور (آخرت میں) اُس پر

مُّقِیْمٌ ۝ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی

دائمی عذاب نازل ہوگا (سو الگ)۔ اے پیغمبر بے شک (یہ) کتاب ہم نے لوگوں کی (فائدے کے) لیے تم پر اُتاری ہی (اور) اِس میں (دین)

ف۱ جو سچی بات لے کر آیا وہ پیغمبر صاحب ہیں اور سچی بات قرآن اور دین اسلام اور جس نے اُس کو سچ جانا وہ مسلمان ۱۲

ف۲ اس قسم کی عبارت قرآن میں کئی جگہ آئی ہی سو لفظ بالحق کے ایک تو معنے یہ ہیں جو اس جگہ ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ حقیقت میں واقع میں ہم ہی نے اس کتاب کو اُتارا ہی کہیں کہیں ہم نے اس طرح پر بھی ترجمہ کر دیا ہی ۱۲

منزل ۶

فمن

فلنفسه ومن ضل فانما يضل عليها وما انت عليهم بوكيل ○ الله

وہ خاص اپنے (بھلے کے) لیے (رو براہ ہوا) اور جو بھٹکا تو اُس کے بھٹکنے کا وبال (بھی) اُسی پر پڑے گا اور تم ان کے کچھ حوالدار تو ہو نہیں ف

يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك

لوگوں کے مرنے کے وقت اللہ اُن کی روحوں کو (اپنے پاس) بلا لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں (اُن کی روحیں بھی) ان کے سونے کے وقت (خدا کے ہاں)

التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى ان

جن کی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے اُن کو (تو) روک رکھتا ہے اور باقی (روحوں) کو ایک وقت مقرر تک (پھر دنیا میں) بھیج دیتا ہے

في ذلك لايت لقوم يتفكرون ○ ام اتخذوا من دون الله

جو لوگ (غور و) فکر کو کام میں لانا چاہتے ہیں کچھ شک نہیں ان کے لیے اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا

شفعاء قل اولو كانوا لا يملكون شيئا ولا يعقلون ○ قل لله

سفارشی ٹھیرا رکھے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگرچہ (تمہارے یہ سفارشی) کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کچھ) عقل (و شعور) رکھتے ہوں کہو اس

الشفاعة جميعا له ملك السموت والارض ثم اليه ترجعون ○

سفارش تو ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے پھر تم (لوگ) اسی کی طرف کو لوٹا (کر) لائے جاؤ گے

واذا ذكر الله وحده اشمازت قلوب الذين لا يؤمنون

اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے دل بھنچنے لگتے ہیں

بالاخرة واذا ذكر الذين من دونه اذا هم يستبشرون ○

اور جب خدا کے سوا (دوسرے دوسرے معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس یہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں

قل اللهم فاطر السموت والارض علم الغيب والشهادة انت

(اے پیغمبر تم) کہو کہ بار خدایا آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے

تحكم بين عبادك في ما كانوا فيه يختلفون ○ ولو ان للذين

جن باتوں میں (یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کر رہے ہیں تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا اور اگر

ظلموا ما في الارض جميعا ومثله معه لافتدوا به من سوء

نافرمانوں کے پاس (روئے) زمین کی ساری کائنات ہو اور اُس کے ساتھ اتنی ہی اور (بھی) ہو

العذاب يوم القيمة وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون ○

تو قیامت کے دن عذاب سخت کے عوض میں دے ڈالیں اُس دن بکلیں اور (اس وقت) ان (لوگوں) کو خدا کی طرف سے ایسا (معاملہ)

وبدا لهم سيات ما كسبوا وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ○

اور جیسے جیسے عمل (یہ لوگ) کرتے رہے ہیں اُن کی خرابیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی ہنسی اڑاتے رہے ہیں وہ ان پر نازل ہو گا

ع ۱۰

ف حوالداری بھی داروغگی کی طرح کی ایک خدمت ہے جس میں حوالدار اپنے ماتحتوں کے کام کا ذمہ دار بھی ہوتا اور اُن پر انضباط بھی رکھتا ہے غرض یہ کہ تم کو اختیار دے کر نہیں بھیجا گیا کہ تم زبردستی اور جواب دہی کے ڈر سے لوگوں کو زبردستی مسلمان کرو تمہارا کام ہمارے احکام کا پہنچا دینا ہے اور بس ۱۲

ف۲ النوم اخ الموت عربی کی ایک مشہور مثل ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سونا بھی ایک طرح کا مرنا ہے تو مرنا منزلہ دو طرح پر ہوا ایک واقعی مرنا اور دوسرا سونا کہ دونوں حالتوں میں روح قبض کی جاتی ہے سو جو قبض روح مرنے کی وجہ سے ہوا ہے اس روح کو پھر دنیا میں آنا نہیں ملتا اور جو قبض روح سونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ روح خدا کے حکم سے پھر دنیا میں واپس آتی ہے غرض عبرت کے واسطے ہر سونے میں حقیقی موت کو یاد کرنا چاہیے ۱۲

فاذا مس الانسان ضر دعانا ثم اذا خولنه نعمة منا قال

تو انسان (کی عادت ہے کہ اُس) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے

انما اوتيته على علم بل هي فتنة ولكن اكثرهم لا يعلمون ○

یہ تو مجکو بس (میری) لیاقت کی وجہ سے ملی ہے (انسان کا ایسا سمجھنا غلط ہی ہے) بلکہ یہ (نعمت) آزمائش ہے وف مگر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے

قد قالها الذين من قبلهم فما اغنى عنهم ما كانوا يكسبون ○

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (وہ بھی) ایسی ہی (باتیں) بکا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے رہے (کچھ بھی) اُن کے کام نہ آیا

فاصابهم سيات ما كسبوا والذين ظلموا من هؤلاء

اور اُن کے اعمال (بد) کے بُرے نتیجے اُن کو پہنچے (پر پہنچے) اور ان (کفار مکہ) میں سے جو لوگ نافرمانیاں کرتے ہیں

سيصيبهم سيات ما كسبوا وما هم بمعجزين ○ اولم يعلموا ان

اُن کو (بھی) اُن کے اعمال کے بُرے نتیجے عنقریب پہنچنے والے ہیں اور یہ (لوگ خدا کو) ہرا سکتے نہیں کیا ان کو (اتنی بات) معلوم نہیں

الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر ان في ذلك لايت

اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس (بات) میں

لقوم يؤمنون ○ قل يعبادي الذين اسرفوا على انفسهم

ایمان والوں کے لیے (تو قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنے

لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ رہو کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے (اور) وہ بے شک

الغفور الرحيم ○ وانيبوا الى ربكم واسلموا له من قبل

(بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اُس کی فرماں برداری کرو (مگر) اس سے پہلے

ان ياتيكم العذاب ثم لا تنصرون ○ واتبعوا احسن ما انزل

کہ تم پر عذاب آ نازل ہو اور اُس وقت تم کو کسی طرف سے مدد بھی نہ پہنچ سکے اور نعمائے پروردگار کی طرف سے جو (اچھی اچھی) نصیحتیں

اليكم من ربكم من قبل ان ياتيكم العذاب بغتة وانتم

(مگر) اس سے پہلے کہ یکایک تم پر عذاب آ نازل ہو اور تم کو (اس کے آنے کی)

لا تشعرون ○ ان تقول نفس يحسرتى على ما فرطت في جنب

خبر (بھی) نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (آخر کار تم میں سے) کوئی کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے پاس خدا (ملحوظ رکھنے) میں

الله وان كنت لمن السخرين ○ او تقول لو ان الله هدىني

اور میں تو (ان باتوں پر) ہنستا ہی رہا یا کہنے لگے کہ اگر خدا مجکو (نیک) ہدایت دیتا

ع ۵ ۱۱ ۲

ف آزمائش سے اس بات کی آزمائش مراد ہے کہ آدمی نعمت پاکر خدا کا شکر کرتا ہے یا [illegible] ناشکری جو شخص نعمت کو اپنی لیاقت کا حاصل سمجھے گا وہ خدا کا شکر کیوں کرنے لگا ۱۲

لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ

تو میں (بھی) پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب (سامنے) موجود ہو اُس کو دیکھ کر کہنے لگے کہ (اے) کاش مجھ کو (دنیا میں) پھر لوٹ جانا (نصیب ہو تو میں)

مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ

نیکوں (کے زمرے) میں رہوں (اُس وقت خدا اُس سے فرمائے گا) ہاں ہمارے احکام تجھ کو پہنچے اور تو نے اُن کو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور

مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ

منکروں میں سے (ایک منکر تو بھی) تھا (اب تیرے ساتھ کچھ رعایت نہیں ہو سکتی) اور (اے پیغمبر تم) قیامت کے دن دیکھو گے کہ جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ

کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اُن کو خدا کامیابی کے ساتھ نجات دے گا

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ

نہ اُن کو کسی طرح کی بھی ایذا نہیں پہنچے گی اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر

شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَّهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

چیز کا خبر گیراں ہے۔ آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اُسی کی ہیں ف اور جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے

اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ

(آخر کار) وہی گھاٹے میں رہیں گے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے نادانو! کیا تم مجھے (یہ) صلاح دیتے ہو کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت

أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

اور (اے پیغمبر بلا شبہہ) تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں (ایک ایک کی طرف) وحی بھیجی جا چکی ہے

لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهَ

کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے (سارے) عمل اکارت ہو جائیں گے اور ضرور تم گھاٹے میں آ جاؤ گے (ان لوگوں کا کہنا نہ مانو) بلکہ اللہ ہی کی

فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

عبادت کرو اور (اُس کے) شکرگزار بندوں (کے زمرے) میں ہو۔ اور ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی اُس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ

حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ) قیامت کے دن (یہ) ساری زمین اُس کی (ایک) مٹھی (میں) ہو گی اور آسمان (کاغذ کے) مکتوب کی طرح

بِيَمِينِهِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ

اُس کے داہنے ہاتھ میں ف (لپٹے ہوں گے) لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا کی ذات اُس سے پاک اور (اُس کی شان) اُس سے بہت ہی بلند ہے اور

مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اُن (سب) پر (مرگ کی) بے ہوشی طاری ہو جائے گی مگر جس کو خدا چاہے پھر

ف یعنی وہی اُن کنجیوں اور خزانوں کا مالک ہے اور اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں

منزل ۶ ع ۱۱ ۳

ف خدا تعالیٰ نے ہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے ہمارے ہی محاورے میں اپنی عظمت اور قدرت کو مٹھی اور ہاتھ میں بیان فرمایا ہے ۱۲

فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو آن سب کے سب ایک دم سے (قبروں سے نکل کر) کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور (لوگوں کے نامۂ اعمال کی) کتاب (لا کر سامنے) رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ لا حاضر کیے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ (اُن کے خلاف)

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ

اور اُن پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ اور جس نے جیسے عمل کیے ہیں سب کو پورے پورے بھر دیے جائیں گے اور (لوگ) جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا

اور جو لوگ کفر کرتے رہے ہیں جہنم کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اُن کے لیے

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ

اُس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور دوزخ کے موکل اُن سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ

وہ تمہارے پروردگار کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہارے اس روز (بد) کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے یہ جواب دیں گے کہ ہاں

حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

(ہم نے) اُن کی ایک نہ سنی اور) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہا۔ پھر (اُن سے) کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

(اور) ہمیشہ اس (جہنم) میں رہو۔ غرض (خدا سے) اکڑنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔ اور جو لوگ (دنیا میں)

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کو (بھی) ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب (یہ لوگ) بہشت کے پاس پہنچ جائیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○

اور بہشت کے موکل اُن سے سلام علیکم کہیں گے کہ تم (بہت) مزے میں رہے تو بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) کے لیے داخل ہو

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ

اور (یہ لوگ) کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کر دکھایا اور ہم کو (بہشت کی) سرزمین کا مالک بنا دیا کہ

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ

ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو (نیک) عمل کرنے والوں کا (کیا ہی) اچھا اجر ہے۔ اور (اے پیغمبر) تم فرشتوں کو دیکھو گے

حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کر رہے ہیں اور لوگوں کے

منزل ۶

الربع

بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ ۝

اور (سب کچھ ہو ہوا کر آخر) کار ہر طرف سے یہی صدا (بلند) ہو گی کہ سب تعریف خدا کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ مومن مکے میں اتری اور اس کی پچاسی آیتیں ہیں اور نو رکوع (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتَٰبِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ

حمٓ ۔ (یہ) فرمان تحریری) پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور ہر چیز سے) واقف ہے گناہوں کا بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ

توبہ کا قبول کرنے والا (اور) سخت عذاب دینے والا (اور) صاحب کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو)

الْمَصِيرُ ۝ مَا يُجَٰدِلُ فِي آيَٰتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ

لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں تو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَٰدِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ

(کہ ان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا) ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور ان کے بعد اور امتوں نے

بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَٰدَلُوا

اور ہر امت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور (جھوٹی) بیہودہ باتوں سے (رسولوں سے) جھگڑتے

بِالْبَٰطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

تاکہ ان سے حق کو (جھگڑ کر) اکھاڑ دیں تو (آخرکار) ہم نے ان کو پکڑ لیا تو دیکھ لو ہم نے ان کو کیسی سزا دی

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ النَّارِ ۝

اور اسی طرح (ان) کافروں پر (بھی) تمہارے پروردگار کا فرمودہ صادق آ چکا ہے کہ یہ دوزخی ہیں

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر

بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ

ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

اور اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور جو ان کے

منزل ۶

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ

ان کے باپ دادوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو (بھی) بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے اور

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ

(قیامت کے دن ہر طرح کی) خرابیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو اس دن خرابیوں سے محفوظ رکھے گا تو اس پر تو نے (اپنا بڑا ہی) فضل کیا اور یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

بڑی کامیابی ہے جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں (قیامت کے دن) ان سے باواز بلند کہدیا جائے گا کہ جیسے تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو

مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

(تم سے) بیزار تھا جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور نہیں مانتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

(وہ لوگ) عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بار مردہ اور دو بار زندہ رکھ چکا ف تو (اب) ہم

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ

اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں پھر (اب یہاں سے) نکلنے کی (بھی) کوئی صورت ہے؟ (خدا فرمائے گا نہیں اور) یہ اس لئے کہ (دنیا میں) جب اکیلے

وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

تو تم (اس کو) نہیں مانتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تھے تو تم یقین کر لیتے تھے تو (آج) اللہ ہی کی حکومت ہے جو عالی شان

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ

(لوگو) وہی تو ہے جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا اور آسمان سے تمہارے لئے روزی اتارتا ہے اور (ایسی باتوں کو) وہی سوچتا ہے

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

جو (خدا کی طرف) رجوع کرتا ہے تو (مسلمانو) خالص اللہ ہی کی فرماں برداری مد نظر رکھ کر اسی کو پکارو اگرچہ

الْكٰفِرُوْنَ ۝ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ

کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے (خدا) بڑا عالی مرتبہ (اور) عرش (بریں) کا مالک (ہے)

عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے تاکہ (وہ پیغمبر لوگوں کو) روز قیامت (کی مصیبتوں) سے ڈرائے ف جب

بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ

(سب) لوگ (خدا کے) سامنے آموجود ہوں گے (اور) ان کی کوئی بات خدا سے پوشیدہ نہ ہوگی (خدا کی طرف سے ندا ہوگی کہ) آج کس کی حکومت ہے؟

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ

اکیلے اللہ ہی کی ہے جو بڑا زبردست ہے آج ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا (اور آج کسی پر) مطلق ظلم نہ ہوگا

ف۱ دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے انسان جس جس حالت میں رہا ہو وہ بھی ایک طرح کی موت ہی ہے کیونکہ اس کو زندگی تو کہہ نہیں سکتے زندگی شروع ہوتی ہے اس وقت سے جب کہ جسم اور جان میں تعلق ہوتا ہے اور دوسری موت معلوم ہے جو سب کو آتی ہے غرض یہ تو دو موتیں ہوئیں اور دو زندگیوں سے مراد ہے زندگی دنیا و زندگی آخرت ۱۲

ف۲ روز قیامت کے جہاں اور نام ہیں جیسے یوم [illegible] البعث اور یوم التناد وغیرہ اس کا ایک نام یوم التلاق بھی ہے اور اسی لئے ہم نے روز قیامت ہی ترجمہ کیا ہے یوم التلاق کے لفظی معنی روز ملاقات کے ہیں اور قیامت کے دن ملاقات یعنی ملنا کئی طرح کا ہوگا روحوں کا بدنوں سے بندوں کا خدا سے جنتیوں اور دوزخیوں کا اپنے اپنے اعمال سے ساکنان روئے زمین کا ساکنان آسمان یعنی فرشتوں سے رشتے داروں کا رشتے داروں سے جان پہچان والوں کا جان پہچان والوں سے ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى

بے شک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ف اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اس روز (قیامت) کی مصیبتوں سے ڈراؤ جو (سر پر) چلا آرہا ہے جب

الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ يَعْلَمُ

(لوگوں کے) کلیجے منہ کو آجائیں گے ف (اس دن) نافرمانوں کا نہ تو کوئی دل سوز دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ خدا

خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے ف اور ان (بھیدوں) کو بھی جو (لوگوں کے) سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اللہ تو ٹھیک (ٹھیک) حکم دیتا ہے اور اس کے

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

وہ تو ٹھیک بے ٹھیک کسی طرح کا حکم بھی نہیں دے سکتے بے شک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے اور کیا ان لوگوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ

ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

بل بوتے کے اعتبار سے اور (کیا) ان نشانوں کے اعتبار سے (جو وہ) زمین پر چھوڑ گئے ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے (مگر چونکہ کافر اور مفسد تھے) تو خدا نے ان

مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ

کوئی بھی بچانے والا نہ ہوا (اور) یہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر ان کے پاس آتے رہے اس پر بھی انہوں نے نہ مانا تو اللہ نے ان کو

قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

(بڑا) زور آور (اور بڑی) سخت سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (یعنی معجزے) اور کھلی کھلی دلیلیں دے کر

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو وہ (لوگ موسیٰ کی نسبت) کہنے لگے کہ (یہ) جادوگر (اور) جھوٹا ہے غرض جب موسیٰ

بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

(دین) حق لے کر ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے (اپنے ماتحتوں کو) حکم دیا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالو اور

نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ان میں (جو) عورت ذات (ہوں ان) کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں تو (آخر کار سب) غلط ہی ہو جاتی ہیں ف اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ

کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو (اپنی مدد کے لیے) بلائے مجھ کو اندیشہ ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو) تمہارے دین کو الٹ نہ ڈالے

اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ

یا ملک میں فساد و بگاڑ کھڑا کرے اور موسیٰ نے کہا میں تو

ف اس جملے کا تعلق پہلے جملے سے اس طرح ہے کہ مقدمے کو دیر تک لٹکائے رکھنا اہل مقدمہ پر بھی ایک طرح کا ظلم ہے الانتظار اشد من الموت سو قیامت میں خدا کی طرف سے اتنا بھی ظلم نہ ہوگا کیونکہ وہ تو سب کا حساب پلک جھپکنے میں کر دے گا ۱۲

ف لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں سے پاس آجائیں گے اور پاس لوگ رنج وغم کو ضبط کیے ہوں گے جیسے موانع پر بہانے بجا رہے ہیں کلیجے کا منہ کو آنا دم کا ناکوں میں آجانا بولا جاتا ہے ۱۲

ف آنکھوں کی چوری سے مراد ہے نگاہ بد یا آنکھ کے اشارے ۱۲

ف اس طرح کا حکم تو فرعون نے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی دے رکھا تھا نجومیوں نے اس کو خبر کر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ تیری سلطنت کو تہ و بالا کرے گا فرعون نے اس خطرے سے محفوظ رہنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی سو وہ تو پیش رفت نہ گئی اب پھر جو دوبارہ حکم دیا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے مردوں کا بیج مار دیا جائے کہ نہ ان میں مرد ہوں گے اور نہ فرعونیوں کا مقابلہ کر سکیں گے مگر خدا کے سامنے کس کی چل سکتی ہے آخر کار سب کا سب لشکر خود ڈوبیں ۱۲

رَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ
اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی پناہ لے چکا ہوں (اور وہ مجھ کو) ہر ایک مغرور (کے شر) سے محفوظ رکھے گا، جو روز حساب

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا
فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایماندار (تھا اور) اپنے ایمان کو چھپاتا تھا وہ (یہ ماجرا سن کر) بولا کہ کیا تم (صرف اتنی بات پر) ایک شخص کو قتل

أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ
کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لے کر بھی آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص

كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي
جھوٹا بھی ہو تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر (پڑے گا)، اور اگر سچا ہوا تو بعض جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کرتا ہے اس میں سے کوئی نہ کوئی (تو)

يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يَا قَوْمِ
بے شک جو شخص حد سے بڑھا ہوا (اور) جھوٹا ہو خدا اس کو ہدایت نہیں دیتا — تم پر آ پڑے گا — بھائیو!

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ
آج تو تمہاری حکومت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا ہے لیکن (خدا نخواستہ) اگر عذاب خدا ہمارے سامنے

اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ
فرعون نے کہا میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو آپ سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں

إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ
جو سیدھی ہے اور وہ شخص جو (در پردہ) ایمان لا چکا تھا لوگوں سے کہنے لگا کہ بھائیو!

عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ
مجھ کو تمہاری نسبت (اور امتوں جیسے روز (بد) کا اندیشہ ہے (یعنی کہیں تمہارا بھی ویسا ہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم اور عاد

وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝
اور ثمود اور ان لوگوں کا حال (ہوا تھا) جو ان کے بعد ہوئے ہیں اور اللہ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہتا

وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ
اور بھائیو! مجھ کو تمہاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے جب کہ تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے (اس دن) تم کو

مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝
(عذاب) خدا سے کوئی (بھی) بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہ کرے تو اس کو کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا
اور (اس سے) پہلے یوسف کھلے کھلے احکام لے کر تمہارے پاس آ چکے ہیں تو جو (احکام) وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے تم ان میں شک

ف ۱ ایک کا سلطان دلیل طرف لگ سنتا یا دیکھ کر وہی بات ... [illegible]

جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ

یہاں تک کہ جب اُن کا انتقال ہو گیا تو تم (اُن کے مرے پیچھے) لگے کہنے کہ (اس کا جھگڑا تو خدا نے چکا دیا اور اب) اُس کے بعد (بھی) اللہ کوئی

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

جو لوگ (حدِ اعتدال سے) بڑھے ہوئے (اور) شک میں پڑے ہوئے ہیں اسی طرح اللہ اُن کو گمراہ کر دیا کرتا ہے

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

کہ کوئی سند تو اُن کے پاس آئی نہیں ہوتی اور وہ خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکال کھڑے کیا کرتے ہیں اللہ کے نزدیک اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

ایمان والوں کے نزدیک (اُن کی) یہ (حرکت) بہت ہی ناپسند ہے جتنے مغرور (اور) سرکش ہیں اللہ اُن کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝

اور فرعون نے (اپنے وزیر ہامان سے) کہا کہ ای ہامان! ہمارے لیے ایک محل بنوا تاکہ جو آسمان (پر چڑھنے) کے رستے ہیں

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ

ہم (اُن) رستوں پر جا (پہنچیں)، پھر ہم موسیٰ کے خدا تک (آسانی سے) پہنچ جائیں گے اور ہم تو موسیٰ کو (اس بیان میں) جھوٹا ہی

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ

اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اُس کو بھلی کر دکھائی گئی تھیں اور اُس کو راہ (راست) سے روک دیا گیا تھا اور

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ

فرعون کی تدبیریں (تو) بس غارت ہونے والی ہی تھیں اور وہ شخص جو (در پردہ) ایمان لایا تھا لگا کہنے کہ بھائیو! میرے کہے پر چلو

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّ

سیدھا رستہ دکھا دوں گا بھائیو! یہ دنیا کی زندگی (تو) بس (چند روزہ) فائدے ہیں اور

اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا

آخرت (جو ہے تو) وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو بُرے کام کرتا ہے تو اُس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا

مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ

اور جو نیک کام کرتا ہے مرد ہو یا عورت مگر ہو ایمان دار تو یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ

بہشت میں داخل ہوں گے (اور) وہاں اُن کو بے حساب روزی ملے گی اور بھائیو! میرا بھی عجیب ماجرا ہے

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ

کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو (یعنی) تم مجھ کو اسی لیے بلاتے ہو کہ میں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ تم نے یوسف علیہ السلام کی رسالت سے اُن کی زندگی بھر انکار کرتے رہے پھر اُن کے انتقال کے پیچھے اُنھوں نے آیندہ کا بھی فیصلہ کر لیا کہ جس طرح خدا نے اب تک کوئی رسول نہیں بھیجا آیندہ بھی نہیں بھیجے گا اور ایک مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یوسف کے جیتے جی تم اُن کی رسالت میں شک کرتے رہے جب اُن کا انتقال ہوا اور مصر کی سلطنت میں منظمی پھیلیں تو تم کو یوسف کی قدر ہوئی اور سمجھے کہ وہ بڑے مرتبے میں نبی تھے اور آیندہ اُن جیسا کوئی رسول نہ آئے گا غرض کہ کوئی سے معنی بھی لو اُن کی غلطی پر متنبہ کرنا منظور ہے کہ یوسف کی رسالت میں شک کیا تو وہ بھی بے جا تھا پھر آگے کو جو حکم لگایا وہ بھی بے جا ۱۲

ف۲ فرعون خود تو خدا کا قائل تھا ہی نہیں مگر اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے سنا تھا کہ خدا ہے اور وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے اُس کے فرشتے زمین پر آتے جاتے ہیں اس سے فرعون کو خیال ہوا کہ موسیٰ کے کہنے کے مطابق خدا آسمان پر ہے تو میں اونچا محل بنوا کر آسمان تک پہنچ سکتا ہوں ۱۲

بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اُس کے ساتھ اُس چیز کو شریک کروں جس (کے شریک خدائی ہونے) کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم

الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا

(کو) زبردست (اور) گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ پس کچھ شک نہیں کہ جس چیز کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے

وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ

اور نہ آخرت میں اور کچھ شک نہیں کہ ہم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور کچھ شک نہیں جو لوگ (بندگی کی) حد سے بڑھے ہوئے

النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

دوزخی ہیں سو آگے چل کر (تم میری بات کو) جو میں تم سے کہتا ہوں یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ خدا ہی کے سپرد کرتا ہوں

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ

بے شک اللہ اپنے بندوں کا نگران حال ہے۔ چنانچہ اُس (ایمان دار) کو تو اللہ نے فرعونیوں کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا اور

بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ

فرعونیوں پر (ہی) اُلٹی بُری سزا آ پڑی (یعنی دوزخ کی) آگ کہ صبح و شام اُن کو اُس کے سامنے لا کھڑا کیا جاتا ہے ف

عَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اُس دن ہم حکم دیں گے کہ) فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں (لے جا کر) داخل کرو

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا

اور ایک وقت (ہوگا کہ دوزخی) ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝

کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو (اب) تم تھوڑی سی آگ بھی ہم پر سے ہٹا سکتے ہو؟

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝

بڑے لوگ کہیں گے کہ (اب تو) ہم (تم) سب اسی (آگ) میں (پڑے) ہیں اللہ (کو اپنے) بندوں کے بارے میں (جو کچھ) حکم (دینا تھا سو) دے چکا

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا

اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ کے موکلوں سے درخواست کریں گے کہ (تم ہی) اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ (بھلا) کسی دن (تو) ہم سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْۤا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ

عذاب ہلکا کر دیا کرے۔ وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے (لے لے کر نہیں آتے رہے؟)

قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

وہ کہیں گے ہاں (آتے تو رہے) تب دوزخ کے موکل کہیں گے کہ پھر تو تم (آپ ہی) عرض معروض کرلو اور (اُس دن) کافروں کا عرض معروض کرنا

ف یہ عالم برزخ کا عذاب آخرت کے عذاب کی تمہید ہے خدا سب مسلمانوں کو دونوں عذابوں سے محفوظ رکھے اور سب کے صدقے میں مترجم کو۔ آمین ۱۲

منزل ۶

ع ۵ / ۱۳ / ۱۰

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿۱۱﴾

ہم دنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب گواہ (یعنی پیغمبر اور فرشتے منکروں پر گواہی دینے کو) کھڑے ہوں گے

يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

جس دن نافرمانوں کو ان کی معذرت (کچھ) بھی نفع نہ دے گی اور ان پر (خدا کی) پھٹکار ہوگی اور ان کو (بہت ہی) برا گھر (رہنے کو) ملے گا

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ○ هُدًى

اور ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت (نامہ یعنی توریت) دی اور بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا ف۱ جس میں

وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ○ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ

عقلمندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔ تو (اے پیغمبر کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ برحق ہے اور (خدا سے)

لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ○ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی تسبیح و تقدیس) کرتے رہو۔ جن لوگوں کے پاس

فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم

خدا کی طرف سے کوئی سند تو آئی نہیں اور (ناحق ناروا) خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں ان کے دلوں میں بس بڑائی (کی ایک ایسی

بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ

ہوس) ہے (اور) اس (مراد) کو بھی پہنچنے والے نہیں تو (اے پیغمبر ان لوگوں کی شرارتوں سے) خدا کی پناہ مانگتے رہو بے شک وہ سب کی سنتا (اور سب کو دیکھتا) ہے

وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

آسمان اور زمین کو پیدا کرنا آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کے مقابلے میں البتہ بڑا (کام) ہے مگر اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف۳

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتا اور (اسی طرح) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے (وہ)

وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ○ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ

اور بدکار (برابر نہیں ہو سکتے مگر) تم لوگ (بہت ہی) کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنی ہے

لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَقَالَ رَبُّكُمُ

اس میں کسی طرح کا شک نہیں مگر اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں کرتے اور (لوگو!) تمھارا پروردگار فرماتا ہے

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

کہ ہم سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمھاری دعا قبول کریں گے جو لوگ (مارے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ○ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

عنقریب (مرے پیچھے ذلیل و) خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (لوگو!) اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی

ف۱ بنی اسرائیل کو وارث کتاب بنانے کے یہ معنی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد وہ کتاب بنی اسرائیل میں رہی اور ان کے احبار و رہبان یعنی علماء حقانی لوگوں کو اس کے مطابق ہدایت کرتے رہے یہ وہی ہدایت ہے وصیت العلما ورثۃ الانبیاء میں ۱۲

ف۲ وہ لوگ مراد ہیں جو دنیاوی جاہ و حشم پر مغرور ہو کر مارے شیخی کے اسلام قبول کرنے کو اپنی توہین کا موجب سمجھتے ۱۲

منزل ۶

ف۳ اس سے ان لوگوں کا حال بتانا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے کہ بہ نظر ظاہر آسمان و زمین اور اتنی بڑی بڑی مخلوقات کا پیدا کرنا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے پس ان چیزوں کو جس نے پیدا کر رکھا ہے تو وہی خدا انسان کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی کہ وہ ایک سہل سی بات ہے کیوں قادر ہو ۱۲

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن (بنایا) تاکہ (اپنی روشنی میں تم کو سب چیزیں) دکھائے بے شک اللہ تو لوگوں پر (بڑا ہی) مہربان ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

لیکن اکثر لوگ (اُس کا) شکر نہیں کرتے (لوگو!) یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے

كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ

کل چیزوں کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار رکھتے ہیں

كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا

وہ اسی طرح بہکتے رہتے ہیں اللہ وہ (ذات مطلق) ہے جس نے تمہارے لیئے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ

وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ

اور آسمان کو چھت بنایا اور اُسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں (بھی) بنائیں (تو) اچھی اور عمدہ عمدہ چیزیں تمہیں (کھانے کو) دیں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے سو اللہ (کی ذات بڑی) بابرکت ہے (کہ وہ) تمام جہان کا پالنے والا ہے وہی (ہمیشہ) زندہ ہے اُس کے سوا کوئی

هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تو خالص اُسی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اُسی کی عبادت کرو سب تعریفیں خدا ہی کو (سزاوار) ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے (صاف اور واضح) دلیلیں آچکی ہیں تو مجھکو اُن (معبودوں) کی پرستش کی

جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ (اللہ) رب العالمین کا فرماں بردار ہو کر رہوں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ

(لوگو!) وہ (خدا ہی) تو ہے جس نے تم کو (اول بار) مٹی سے پیدا کیا ف پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر

يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ

تم کو بچہ سا (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تم کو اور زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور

مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

کوئی (ان وقتوں سے) پہلے (بھی) مر جاتا ہے اور (جن کو جوانی یا بڑھاپے تک زندہ رکھا جاتا ہے تو) اس غرض سے زندہ رکھا جاتا ہے کہ تم (لوگ) موت کے وقت

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُسے کہہ دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے

وقف لازم

ف آدمی کو اول بار مٹی سے پیدا کرنے میں یا تو آدم کی پیدایش کی طرف اشارہ ہوگا کہ وہ پہلے آدمی تھے جو مٹی سے پیدا ہوئے اور اُن کے بعد سے توالد و تناسل کا یہ دستور ٹھیرا جو اب چل رہا ہے یا شاید سارے آدمیوں کا مٹی سے پیدا کرنا مراد ہو کہ نطفہ غذا سے بنتا ہے اور غذا جو کچھ بھی ہو مٹی سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

منزل ۶

ع ۷ / ۸ / ۱۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں کدھر کو بہکے چلے جاتے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں)

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

جو (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو جھٹلاتے ہیں اور اُن (کتابوں اور صحیفوں) کو بھی جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے (دوسرے) پیغمبروں کی معرفت بھیجے ہیں

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ

جب طوق اِن کی گردنوں میں ہونگے اور (طوقوں کے علاوہ) زنجیریں (پانی پلانے کے لئے) گھسیٹتے ہوئے ان کو کھولتے پانی میں لے جائیں گے

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

پھر آگ میں جھونکے جائیں گے پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ خدا کے سوا تم جن (معبودوں) کو شریک (خدائی) ٹھہراتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَـيْـــًٔا

وہ کہیں گے (اب تو وہ) ہم سے کھوئے گئے (کہ کہیں نظر نہیں آتے)، بلکہ (اصل بات تو یہ ہے کہ) ہم تو اس سے پہلے (خدا کے سوا) کسی (اور) چیز کی پرستش

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ

اللہ کافروں کو اسی طرح بد حواس کرے گا (کہ اُن کو جواب کی کوئی رستہ نہ سوجھ پڑے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ) یہ تمہاری اُن باتوں کی سزا ہے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اور (نیز) اس کی سزا ہے کہ تم اترایا کرتے تھے (تو اب) جہنم کے دروازوں (سے دوزخ) میں داخل ہو (اور) ہمیشہ (ہمیشہ کو) اسی میں رہو

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی کیا ہی) برا ٹھکانا ہے تو (اے پیغمبر) صبر سے بیٹھے رہو بے شک خدا کا وعدہ برحق ہے

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

تو (عذاب کے جیسے) جیسے وعدے ہم ان لوگوں سے کرتے ہیں (اُن میں سے) کچھ تم کو دکھائیں یا (اُن وعدوں کے واقع ہونے سے پہلے) تم کو (دنیا سے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

اور ہم نے تم سے پہلے (بھی کتنے) رسول بھیجے (سو) اُن میں (سے بعض) ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو سنائے

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو نہیں سنائے اور کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ بے اذنِ خدا کوئی معجزہ لا دکھا

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ

پھر جب حکم خدا (یعنی عذاب) آموجود ہوا تو انصاف کے ساتھ (اُمتوں اور پیغمبروں میں) فیصلہ کر دیا گیا اور جو لوگ برسرِ غلط تھے اُس وقت ٹوٹے میں

الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ

(لوگو!) اللہ ایسا قادرِ مطلق ہے جس نے تمہارے واسطے چوپائے بنائے ہیں تاکہ اُن میں بعض سے سواری لو اور

منزل ٦

مِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ

(بعض) اُن میں سے (ایسے ہیں کہ تم) اُن کا گوشت کھاتے ہو۔ اور تمہارے لیے چارپایوں میں (اور بھی) چند در چند فائدے ہیں اور چارپایوں

صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ

اپنے دلی مقصد کو پہنچو اور چارپایوں اور (نیز) کشتیوں پر تم (لوگ لدے) لدے پھرتے ہو۔ اور (خدا) تم کو اپنی (قدرت کی بے شمار) نشانیاں

اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

خدا کی (قدرت کی) کون کون سی نشانیوں سے انکار کرو گے کیا یہ لوگ ملک میں نہیں چلے پھرے اور (انہوں نے) اس بات پر نظر نہیں کی

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً

کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا وہ ان سے (شمار میں) کہیں زیادہ تھے اور (کیا) بل بوتے کے اعتبار سے

وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا

اور کیا اُن آثار کے اعتبار سے جو (وہ لوگ روئے) زمین پر (چھوڑ گئے) ہیں (ان سے) کہیں بڑھ چڑھ کر تھے تو ان کی (دنیاوی) کمائی ان کے

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ

اُن کے رسول اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں کر آئے تو یہ لوگ اپنی لیاقت علمی پر بڑے نازاں تھے اور جس (عذاب) کی

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

ہنسی اُڑاتے تھے وہ ان ہی پر الٹ پڑا پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب (آتا) دیکھا تو لگے کہنے کہ (اب) ہم خدائے واحد پر ایمان لائے

وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

اور جن چیزوں کو ہم شریک (خدائی) ٹھہراتے تھے (اب) ہم اُن کو نہیں مانتے۔ مگر جب انہوں نے ہمارے عذاب (آتے) دیکھ لیا تو اُس وقت اُن کا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ

(دیہ دستور الٰہی ہے) جو (سدا سے) اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور (جو لوگ)

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

منکر تھے نزول عذاب کے وقت (ذہی) گھاٹے میں رہے

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ حم السجدہ مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے | چون آیتیں ہیں اور چھ رکوع

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا

حٰم (یہ فرمان خدائے) رحمٰن (و) رحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے یہ قرآن کتاب ہے جس کی باتیں

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

زبان عربی میں سمجھدار لوگوں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں ماننے والوں کو خوشنودی خدا کی خوش خبری سناتا اور منکروں کو

ف لیاقت علمی پر نازاں ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہم پیغمبروں کو اپنے زور علم سے مناظرے میں دبا لیں گے اور اُن کی تعلیم کو ہیچ سمجھتے نہیں ہونے دیں گے ۱۲

منزل ۶



فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

اور وہ (اس کو) سنتے ہی نہیں۔ اور (اے پیغمبر یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہمارے دل تو اس سے پردوں میں ہیں (اور ہمارے

وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ۝

اور ہمارے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی ہے (کہ تم جو کہتے ہو سنائی نہیں دیتا) اور ہم میں اور تم میں (ایک طرح کا) پردہ (حائل) ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

(اے پیغمبر) تم (ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی) تم ہی جیسا بشر ہوں (مگر) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (بس) (ایک ہی) معبود ہے

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ

پس سیدھے اسی کی طرف (منہ کئے) چلے جاؤ اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اور شرک کرنے والوں پر افسوس۔ جو

لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي

اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ان کے لئے (آخرت میں) بڑا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ف (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہو کیا تم اس

خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم (دوسروں کو) اس کا ہمسر بناتے ہو یہی (خدا تو) سارے جہان کا پروردگار ہے

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر سے (بھاری بوجھل) پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں (ہر طرح کی) برکت دی اور اسی میں اس کی پیداوار کا

أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ

(اور یہ سب کچھ) چار دن میں (سب) مانگنے والوں کے لئے برابر ف پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھوئیں (کی طرح کا) تھا

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝

تو اس (آسمان) کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے آؤ یا زبردستی آؤ (اور جو حکم ہم دیتے ہیں اس کو بجا لاؤ) دونوں نے عرض

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا

اس کے بعد دو دن میں اس (آسمان) کے طبقات کے سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں (جو نظام خدا کو منظور تھا وہ) انتظام (کارکنان قضا

وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

اور ورلے آسمان کو ہم نے ستاروں کی قندیلوں سے سجایا اور سجانے کے علاوہ حفاظت کے لئے بھی ف یہ (اندازے) اس (خدائے) زبردست

الْعَلِيمِ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ

(اور) علم (والے) کا باندھا ہوا ہے پس اگر (اتنے سمجھانے پر بھی کفار) منہ پھیریں تو (اے پیغمبر) تم (ان سے) کہو کہ جیسی کڑک عاد اور ثمود پر ہوئی تھی اسی طرح کی کڑک سے

ف غیر ممنون کے ایک تو وہ معنی ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے اور ایک معنے بے منت کے بھی ہیں کہ منت رکھنے سے لینے والے کو تھوڑی بہت ایذا ہوتی ہے چنانچہ صدقات کے بارے میں فرمایا ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی تو مطلب یہ ہوا کہ جنتیوں کو جو اجر دیا جائے گا احسان نہیں رکھا جائے گا تاکہ انہیں شرمانا نہ پڑے ۱۲ ف سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی مضمون کو ادا کیا ہے ع ادیم زمین سفرۂ عام اوست برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست مانگنے والے سے مراد ہے حاجتمند جس کو اردو کے محاورے میں صاحب سوال کہتے ہیں اور ایک جگہ اسی طرح کی قدرتیں بیان کر کے فرمایا ہے واتاکم من کل ما سألتموہ کہ جو کچھ تم نے مانگا یعنی جو کچھ تم کو درکار تھا سو دیا ۱۲ ف ابتدائے آفرینش کی نسبت انسانی معلومات تو درجہ تحقیق کو پہنچی نہیں آسمانی کتابوں میں اجمالاً کچھ مذکور ہے اصلی مقصود تو انسان کو خدا کی قدرت کی طرف متوجہ کرنا منظور ہے اور جیسا اجمال سے حاصل ہوتا ہے ویسا ہی تفصیل سے اب اس زمانے میں علم ہیئت نے دوربین کے ذریعے سے بہت ترقی کی ہے اور قدیم حالات بھی بڑی کاوش کے ساتھ دریافت کئے جاتے ہیں مگر انسان وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کی حد سے باہر نہیں جا سکتا اب لوگوں کا یہ خیال ہے اور توریت موجودہ سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے کہ شروع میں پانی ہی پانی تھا اس میں خدا نے اپنی قدرت سے حرارت پیدا کی اور پانی پر

جھاگ آ گئے اور کچھ بخارات اڑے بخارات سے بنے آسمان اور جھاگ سخت ہو کر بنی زمین علی ہذا القیاس اب لوگ خیال کرتے ہیں کہ اجرام فلکی یعنی چھوٹے سے چھوٹا ستارہ بھی بجائے خود ایک جہان ہے ستاروں میں پہاڑ اور سمندر اور ہوا اور بادل اور صوبے اس قسم کی چیزیں دوربین سے دیکھی گئی ہیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ عجب نہیں وہاں بھی کسی قسم کی مخلوق آباد ہو لیکن ان کے حالات بتائے نہیں گئے اور نہ ہم معلوم کر سکتے ہیں وما یعلم جنود ربک الا ہو بہر کیف جس قدر بتا دیا گیا ہے اور جس قدر معلوم ہے خدا کی قدرت پر استدلال کرنے کے لئے کافی ہے

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

کہ اُن کے پاس رسول اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے) پیغمبر آئے

خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً

(اور پیغمبروں نے اُن کو سمجھایا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارے پروردگار کو (پیغمبر کا بھیجنا) منظور ہوتا تو (آسمان سے

فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي

غرض جو (دین) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اُس کو مانتے نہیں   سو (وہ جو) عاد (کے لوگ) تھے ناحق (زمانہ وار)

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

ملک میں تکبر کرنے اور بولے کہ بل بوتے میں ہم سے بڑھ کر اور کون ہے؟   کیا اُن کو اتنا نہ سوجھا کہ جس

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○

اللہ نے اُن کو پیدا کیا وہ بل بوتے میں اُن سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ

تو ہم نے (بھی) اُن کی نحوست کے دنوں میں اُن پر بڑے زور کی آندھی چلائی تاکہ دنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت (و خواری) کے عذاب کا

الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ○

اور آخرت کا عذاب (اُن کو دنیا کے عذاب سے کہیں) زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا اور (اُس وقت) اُن کو کسی طرف سے مدد (بھی) نہیں ملنے کی

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

اور رہے ثمود تو ہم نے اُن کو (سیدھا) رستہ دکھا دیا تھا   مگر اُنھوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی اختیار کی

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

انجام یہ ہوا کہ اُن کی بدکرداریوں کی وجہ سے اُن کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا   اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

ایمان لائے اور (ہم سے) ڈرتے تھے اُن کو ہم نے (اس مصیبت سے) بچا لیا۔ اور جس دن دشمنانِ خدا (یعنی کافر) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

پھر وہ (اور دوزخیوں کے جمع ہونے کے انتظار میں) روکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ (جب) دوزخ پر آ جمع ہوں گے تو جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں اُن

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست اُن کے مقابلے میں (اُن عملوں کی) گواہی دیں گے ف۱ اور یہ لوگ اپنے (گوشت) پوست سے پوچھیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ

کہ بھلا تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ہوگی؟ وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت سے) گویا کیا ف۲ اور

ف۱ قرآن میں لفظ جلود واقع ہے جس کے لفظی معنی پوست کے ہیں اور مراد ہیں تمام اعضا اسی لیے ہم نے گوشت کا لفظ بڑھا دیا ہے اور بولنے میں بھی گوشت پوست بولا جاتا ہے ۱۲

ف۲ ہر چیز کو گویا کیا اس کے دو محل ہیں ایک یہ کہ دنیا میں جو چیزیں گویائی کی صلاحیت رکھتی تھیں خدا ہی نے اُن کو گویا کیا تھا تو بھی خدا نے اپنی قدرت سے ہم کو یہاں گویا کر دیا دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قیامت کے دن تو سب چیزیں بول اُٹھیں گی یہاں تک زمین کی نسبت فرمایا ہے یومئذ تحدث اخبارہا بان ربک اوحی لہا۔ تو انسان کے اعضاء و جوارح دوسری چیزوں کی گویائی سے استدلال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ نہیں بولے بلکہ ہم کو خدا نے بلوایا جس طرح دنیا میں بولنا ہمارے اختیار کی بات نہ تھی اسی طرح یہاں بولنا ہمارے اپنے ارادے سے نہیں غرض ہم سے شکایت عبث ۱۲ ع

منزل ۶

ع ۱۰ / ۱۴

هُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ

اُسی نے تم کو اوّل بار پیدا کیا تھا اور اب تم لوگ اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جا رہے ہو۔ اور (گناہ کرتے وقت) تم پردہ داری (بھی) کرتے تھے (تو) اس

أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ

(خیال) کو، تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے (گوشت) پوست تمہارے خلاف گواہی دینے کو کھڑے ہو جائیں گے بلکہ

ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

تم کو یہ خیال تھا کہ تمہارے بہت سے عملوں سے خدا (بھی) واقف نہیں اور (یہ) بدگمانی

الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

جو تم نے اپنے پروردگار کے حق میں کی تمہاری اسی بدگمانی نے تو (آج) تم کو تباہ کیا اور تم گھاٹے میں آ گئے

فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ

تو اگر یہ لوگ صبر کر (کے خاموش ہو) رہیں تو بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہی اور اگر معافی چاہیں تو ان کو

الْمُعْتَبِينَ ۝ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

معافی بھی نہیں دی جائے گی ف اور ہم نے ان (کفار) کے ساتھ (بُرے) ہم نشین ف۲ تعینات کر دیئے تھے تو اُنھوں نے اُن کے اگلے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور پچھلے تمام حالات اِن کی نظر میں اچھے کر دکھائے اور اِن سے پہلے

مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

جنات کی اور آدمیوں کی (اور) بہت سی (نافرمان) اُمتیں ہو گزری تھیں اُن کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ اُن کے حق میں بھی پورا ہو کر رہا بے شک وہ گھاٹے میں رہے

كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝

منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے) کہا کرتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (سنانے لگیں تو) اس (کے بیچ بیچ) میں غل مچا دیا کرو شاید (اس تدبیر سے) تم (مسلمانوں پر) غالب آ جاؤ

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ

تو جو لوگ (دینِ اسلام سے) منکر ہیں ہم اُن کو ضرور عذابِ سخت (کا مزہ) چکھا کر رہیں گے اور ضرور اُن کے (ان) بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے

الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا

یہ دوزخ (ہی) دشمنانِ خدا (یعنی کافروں) کا بدلہ ہے کہ وہ جو

دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے اُس کی سزا میں اُن کو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں گھر ملا اور جو لوگ

كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

منکر ہیں (قیامت میں) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار شیطان اور آدمی جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ذرا ایک نظر اُن کو ہمیں (بھی تو) دکھا کہ ہم اُن کو

منزل ۶ ع ۳

ف یہ ترجمہ ہم نے مولوی شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمے سے لیا ہے اور یہ لازمی معنی ہیں ورنہ اصل لغت کے اعتبار سے تو ترجمہ یہ ہے کہ اگر وہ چاہیں کہ اُن کو راضی اور خوش کر دیا جائے تو اُن کو راضی اور خوش بھی نہیں کیا جائے گا ۱۲ ف۲ ہم نشین سے مراد ہیں شیاطین اور جلیس۔ ۶ زنہار از جلیس بد زنہار ۱۲

تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا

اپنے پیروں کے تلے (مسل) ڈالیں تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا

رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ

کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر (اسی عقیدے پر) جمے رہے (مرتے وقت) اُن پر (رحمت کے) فرشتے نازل ہونگے (اور اُن سے کہیں گے) کہ

لَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ

نہ (گزشتہ کے لیے کسی طرح کا) رنج (کرو) اور بہشت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب اُس کی خوشیاں مناؤ

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَ

دنیا کی زندگی میں بھی ہم (بحکم خدا) تمہارے (حامی و) مددگار تھے اور آخرۃ میں بھی (رہیں گے) اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا تمہارے لیے بہشت

لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ○ وَمَنْ أَحْسَنُ

جو چیز تم طلب کرو گے وہاں حاضر (یہ) بخشنے والے مہربان (یعنی خدا) کی طرف سے (تمہاری) ضیافت ہے اور اُس سے بہتر

قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○

کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور نیک کام بھی ہو اور (لوگوں سے) کہے کہ میں (بھی خدا کے) فرمانبرداروں میں ہوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا

اور (اے پیغمبر) نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ (دیکھنے والوں کی نظر میں) بہت ہی اچھا ہو (اگر ایسا کرو گے)

الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ

تو تم دیکھو گے کہ تم میں اور کسی شخص میں عداوت تھی گویا وہ (تمہارا) دلسوز دوست ہے - اور (حسن مدارات) کی توفیق اُن ہی

صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ○ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ

جو صبر کرتے ہیں اور یہ اُن ہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو بڑے نصیب ہیں - اور اگر تم کو کسی طرح کا شیطانی وسوسہ گزرنے

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو کہ وہی (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے - اور رات اور دن بہت سی نشانیاں ہیں خدا کی (قدرت کی) نشانی

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

اور سورج اور چاند بھی ہیں تو (لوگو!) نہ (تو) سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی عبادت کرنی ہے تو اللہ ہی کو سجدہ کرنا

الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا

جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے پس (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ اس پر بھی) غرور کریں

فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ○

تو (خدا کے ہاں عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں) جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں

منزل ۶

ع ۱۷

السجدۃ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

اور (اے پیغمبر) اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ (سنسان) بے حس (و حرکت) پڑی ہے پھر جب ہم اُس پر

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

تو بس لہلہانے لگتی (اور ابھر جاتی) ہے جس نے اس (زمین) کو جلایا وہی (خدا تو قیامت میں) مُردوں کو بھی جلانے والا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ

قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں ہم پر اُن کا حال مخفی نہیں ہے ف بھلا

يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا

جو شخص (آخر کار) دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر یا وہ شخص جو قیامت کے دن آئے (اور) اس کو کسی بات کا کھٹکا نہ ہو (لوگو!)

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

جو چاہو سو کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُس کو دیکھ رہا ہے جن لوگوں کے پاس (قرآن جیسی) نصیحت آئی اور انہوں نے اس کو نہ مانا

لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ

(وہ بھی اپنا انجام کار دیکھ) لیں گے اور یہ (قرآن) تو بڑے پائے کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو

بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ مَا يُقَالُ

اس کے آگے (ہی کی طرف) سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے (کی طرف) سے (کیونکہ) حکمت والے سزاوار حمد (و ثنا یعنی خدا) کی اتاری ہوئی

لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ

جو تم سے پہلے (اور) پیغمبروں سے کہی جا چکی ہے ف۲ بے شک تمہارا پروردگار (گناہوں کا) معاف کرنے والا بھی ہے

وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

اور اُس کی سزا بھی دردناک ہے۔ اور اگر ہم اس کو عربی کے سوا دوسری زبان کا قرآن بناتے تو یہ کفار مکہ ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں ہماری

اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

کیا تعجب کی بات ہے کہ قرآن کی زبان عجمی (یعنی کوئی اور) اور (ہمارے) عربی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے تو یہ قرآن

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ

اور جو ایمان نہیں رکھتے اُن کے کانوں (کے حق) میں گرانی اور وہ اُن (کی آنکھوں) کے حق میں نابینائی ہے

اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

یہ لوگ (قرآن) کی طرف سے ایسی بے پروائی ظاہر کرتے ہیں گویا ان کو بڑی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (ان کو کچھ سنائی نہیں دیتا) اور ہم ہی نے

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

کتاب (یعنی توراۃ) دی تھی تو اس میں (بھی) پھوٹ پڑی (یعنی) اختلاف ہوئے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (قیامت ہی پر فیصلہ

ف۱ کجی کے پیدا کرنے کے معنی ہیں کہ کھینچ تان کر اپنی خواہش کے مطابق ایسے معنی کلام الٰہی سے نکالنے چاہتے ہیں جو نہ متبادر ہیں اور نہ مقصود شارع کہ یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے اسی طرح کے الحاد سے اہل کتاب نے پیغمبر صاحب کی پیشین گوئیوں کو معدوم کر دیا ہے ۱۲

ف۲ یا تو یہ مطلب ہے کہ دین ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اسلام کوئی نیا انوکھا دین نہیں کہ لوگ اس سے کھٹکیں اصل دین خدا کو ایک ماننا ہے ہر سارے پیغمبر اسی کی تلقین کرتے آئے بندوں کی حالت کے اختلاف سے شریعت بدلا کی تو شریعت دین کی فرع ہے یا یہ مطلب ہے کہ جو اور امتوں نے اپنے پیغمبروں کے حق میں کہا ہے کہ ان کو شاعر اور جادوگر اور جھوٹا اور مفتری بنایا ویسی ہی باتیں اس امت کے کافر تمہاری نسبت کہتے ہیں تو پچھلے پیغمبروں نے صبر کیا تھا تو تم بھی صبر کرو ۱۲

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

توان میں (ان کے اختلافات کا) فیصلہ کبھی کا کر دیا گیا ہوتا اور (ایسا ہی) یہ لوگ قرآن کی نسبت (بھی) شک در شک میں پڑے ہیں (اور) جو

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝

تو خاص اپنے (بھلے کے) لیے اور جو بُرا کرتا ہے تو اس کا (وبال) اسی پر (پڑے گا) اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ

اُسی کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے (یعنی وہی جانتا ہے کہ کب ہوگی) اور نہ پھل ہی اپنے گابھوں سے نکلیں

مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ

اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر (یہ سب کچھ) اُسی (خدا) کے علم (و ارادہ) سے (ہوتا ہے) اور جس

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ

(قیامت کے) دن (خدا) لوگوں کو پکارے گا اور پوچھے گا کہ (جن کو تم) ہمارا شریک ٹھیراتے تھے وہ ہمارے شریک (اب) کہاں ہیں وہ جواب

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ۝

جن معبودوں کو پہلے یہ لوگ بلایا کرتے تھے اب ان (کے پاس سے) سب (ایسے) کھوئے جائیں گے (کہ کہیں پتہ نہیں لگے گا) اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ (اب) ان کے لیے

لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ

آدمی بہتری کی دعا (مانگنے) سے کبھی نہیں اکتاتا اور اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دل شکستہ (اور)

قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

بالکل نااُمید (ہو جاتا ہے) اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے اور تکلیف کے بعد ہم اس کو اپنی مہربانی (کی لذت) چکھا دیتے ہیں

لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ

تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا ہونا ہی تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ کبھی قیامت برپا ہو اور اگر مجھ کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہوا (بھی)

رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا

تو اس کے ہاں (بھی) میرے لیے (اچھائی) اچھا ہی ہے تو جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (قیامت کے)

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ

اور اُن کو عذاب سخت (کا مزہ) چکھائیں گے (رسوا گک) اور جب ہم آدمی پر (اپنا فضل و) کرم کرتے ہیں

أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝

تو (وہ ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے اور (ہم سے) کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر (یہ قرآن) خدا کے ہاں سے (آیا) ہو اور اس پر بھی تم اس سے انکار رکھو تو جو (ایسے)

ف فتوحات اسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود منکروں کا وطن مکہ فتح ہوا

منزل

مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي

(راہ) سے کون (ہو سکتا) ہے (سو) عنقریب ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں رونما کرے اطراف میں (بھی) دکھائیں گے اور ان

أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ

اپنے درمیان میں (بھی) ف یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) برحق ہے اس لیے کہ اس کی پیشین گوئیاں پوری ہوتی چلی جاری ہیں

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ

ہر چیز کا شاہد (حال) ہے — سنو جی! یہ (لوگ تو) اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی طرف سے ہی شک میں (پڑے) ہیں

أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝

سنو جی! خدا کا علم اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ شوریٰ مکے میں اتری اور اس کی ترپن آیتیں ہیں اور پانچ رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

حٰمٓ عٓسٓقٓ — (اے) پیغمبر جس طرح یہ سورت تم پر نازل کی جاتی ہے اسی طرح اللہ جو زبردست (اور) حکمت والا ہے تمہاری طرف اور ان پیغمبروں

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ

وحی بھیجتا رہا ہے — اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی (سب سے) بڑا (اور)

الْعَظِيمُ ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ

عالی شان ہے — (کچھ) بعید نہیں کہ آسمان (مارے) اس کی ہیبت کے اپنے اوپر کی طرف سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (ہیں کہ)

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ

اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور جو لوگ زمین میں (رہتے) ہیں ان کے گناہوں کی معافی

اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

کہ اللہ ہی (گناہوں کا) معاف کرنے والا (اور) مہربان ہے — اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے کارساز ٹھیرا رکھے ہیں

اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

اللہ ان کا حال دیکھ رہا ہے — اور (اے پیغمبر) تم ان پر کچھ تعینات تو ہو نہیں ف — اور اسی طرح

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ

عربی (زبان کا) قرآن ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے نازل کیا ہے تاکہ تم مکے کے رہنے والوں کو اور جو لوگ مکے کے آس پاس بستے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَ

قیامت (کی مصیبت) سے ڈراؤ جس (کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں ف (اس دن) کچھ لوگ جنت میں ہوں گے اور کچھ دوزخ میں اور

ف فتوحاتِ اسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود منکروں کا وطن مکہ ۱۲

ف یعنی ہم نے تم کو ان پر کچھ تعینات نہیں کیا کہ کفر نہ کرنے پائیں تمہارا کام تو فقط سمجھانا ہے ۱۲

ف ام القریٰ کے لفظی معنے ہیں بستیوں کی ماں یا اصل بڑے قصبے یا شہر کو ام القریٰ کہتے ہیں یا تو اس وجہ سے کہ لوگ خرید و فروخت کے لیے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے بچے ماں کی طرف یا اس لیے کہ جب بڑے قصبے میں آبادی زیادہ ہو جاتی ہے تو وہاں کے لوگ دوسری جگہ جا بستے ہیں علیٰ ھذا گویا وہ بڑا قصبہ ماں ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے اس کے بچے ہیں یہاں ام القریٰ سے مراد مکہ ہے کہ وہ اس وقت بھی بڑا قصبہ تھا مرجع خلائق اور اب بھی بڑا شہر ہے ۱۲

ف روز قیامت کے بہت سے نام ہیں یوم الحشر الساعۃ یوم التلاق وغیرہ ایک نام روز قیامت کا یوم الجمع بھی ہے اس لیے کہ لوگ اس دن حساب اعمال کے لیے جمع کیے جائیں گے ۱۲

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

خدا چاہتا تو (مذہب کے اعتبار سے سب) لوگوں کا ایک ہی فرقہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا

اپنی رحمت میں لے لیتا ہے اور (رہے) نافرمان (تو) اُن کا (اُس دن) نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ کوئی مددگار کیا ان لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى

خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں سو اللہ ہی کارساز ہے اور وہی (قیامت میں) مُردوں کو جلائے گا اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جن باتوں میں تم لوگ آپس میں اختلاف رکھتے ہو اُس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالے ہے

ع ۲ ۹ ۱

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

(لوگو!) یہی اللہ تو میرا پروردگار ہے میں اُسی پر بھروسہ رکھتا اور (ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (وہی) آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ

اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے) اُسی نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے (یعنی بیبیاں) اور (تمہارے جوڑوں کے علاوہ) چارپایوں کے

اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

جوڑے (اس طرح) تم کو روئے زمین پر پھیلاتا رہتا ہے کوئی چیز (بھی) اُس جیسی نہیں اور وہ (سب کی) سنتا

الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

(سب کچھ) دیکھتا ہے آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اُسی پاس ہیں جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے (لوگو!) اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے

مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ

جس (پر چلنے) کا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا اور (ای پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اُسی رستے کی وحی کی ہے اور اُسی کا ہم نے ابراہیم

وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى

اور موسیٰ اور عیسیٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (ای پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف

الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ

مشرکین کو بلاتے ہو وہ اُن پر (بہت ہی) شاق گزرتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے انتخاب کرکے اپنی طرف کھینچ بلاتا ہے اور

اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ

جو (اُس کی طرف) رجوع لاتے ہیں اُن ہی کو اپنے تک (پہنچنے) کا رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور (اہل کتاب جو) جدا جدا فرقے ہوئے تو سمجھ آئے پیچھے

ف یا شاید اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسلمان اس وقت ضعیف ہیں خدا اسلام کی برکت سے ان کو توانائی دے گا اور یہ سلطنت کریں گے ۱۲

منزل ۶

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

اپنی باہمی ضد سے ہوئے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہ ہوا ہوتا تو ان لوگوں (کا) قیامت تک

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ

اور جو لوگ اگلوں کے بعد کتاب (الٰہی) کے وارث ہوئے (یعنی تمہارے زمانے کے یہود و نصاریٰ) وہ دین اصلی کی طرف سے شک اور تنگ میں پڑے ہیں ف

مُرِيبٍ ۝ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ

تو (اے پیغمبر) تم تو (لوگوں کو) اسی (اصل دین) کی طرف بلاتے رہو اور (خود بھی) جیسا تم سے فرما دیا گیا ہے (اس پر) قائم رہو اور ان (یہود و نصاریٰ)

وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ

اور (ان سے صاف) کہہ دو کہ کتاب (کی قسم میں) سے جو کچھ خدا نے اتارا ہے میرا تو سب پر ایمان ہے اور مجھ کو (خدا کے ہاں سے) حکم ملا ہے کہ تمہارے درمیان (تمہارے

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ

دتو) ہمارا پروردگار ہے اور (وہی) تمہارا پروردگار (ہے) ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں

اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن

اللہ ہی (قیامت کے دن) ہم کو (اور تم کو ایک جگہ) جمع کرے گا اور اُسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے اور جب (بہت سے لوگ اسلام کر) خدا کو مان

بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَ

تو اُن کے پروردگار کے نزدیک اُن کی حجت پھسپھسی اور اُن پر (خدا کا) غضب ہے اور

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ

اُن کو سخت عذاب ہونا ہے ف اللہ ہی تو ہے جس نے (پیغمبروں کی معرفت) کتابیں اُتاریں (اور وہ سب) برحق ہیں اور (وہ بجائے خود) ترازو (ہیں)

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ

اور (اے پیغمبر) تم کیا جان سکتے ہو شاید قیامت قریب (ہی آ لگی) ہو۔ جن کو قیامت کا یقین نہیں وہ تو اس کے لیے جلدی مچا رہے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

اور جو ایمان والے ہیں وہ اُس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

کہ قیامت (کا آنا) برحق ہے سنو جی! جو لوگ قیامت (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں بے شک وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

اللہ اپنے بندوں کے ذرا ذرا حال سے واقف ہے جس کو (جتنی روزی) چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑا زور آور (اور) زبردست ہے

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اُس کی کھیتی میں اُس کے لیے برکت دیں گے اور جو

ف شرع لکم سے لے کر یہاں تک کا مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ نوح سے لے کر پیغمبر صاحب آخر الزماں تک جتنے پیغمبر آئے وہی ایک دین اسلام لے کر آئے اور ان کو اُسی کی تعلیم کا حکم تھا اور انھوں نے اُسی کی تعلیم کی کسی پیغمبر کا اصل دین کسی پیغمبر کے اصل دین سے کسی بات میں مختلف نہیں اور نہ پیغمبروں میں کسی طرح کا تفرقہ و اختلاف ہے ایک خدا کی پرستش کے لیے سب ہدایت کرتے چلے آئے ہیں سو باوجودیکہ پیغمبروں کے اصل دین میں کسی طرح کا اختلاف نہیں اس پر بھی اُن کی اُمتوں نے کتاب الٰہی نازل ہوئے پیچھے دین میں تفرقہ ڈالا اور یہود و نصاریٰ بن بیٹھے یہ لوگ انبیاء کے بعد وارث کتاب الٰہی ہوئے تھے ان کو چاہیے تھا کہ اصل دین میں پھوٹ نہ ڈالتے مگر انھوں نے شیخی یا ضد یا طمع دنیا کی وجہ سے اصل دین میں شکوک پیدا کر دیئے اسی اصل دین کی طرف مشرکین عرب کو بھی بلایا جاتا ہے اور یہ اس سے بدکتے ہیں ۱۲ ف۲ اہل عرب تھے مشرک اور یہود و نصاریٰ بھی عرب میں بستے تھے اور وہ تھے اہل کتاب جب پیغمبر صاحب سمجھانے سے اہل عرب مسلمان ہوتے تو اہل کتاب اُن کے دلوں میں شبہے ڈال ڈال کر اُن کو بہکاتے یہ آیت اُن ہی اہل کتاب کے بارے میں ہے ۱۲

ع ۱۰/۲ ۳

حرث

حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ اَمْ لَهُمْ

دنیا کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم بقدر مناسب اُس کو دنیا دیتے ہیں (مگر) پھر آخرت میں اُس کا کچھ حصّہ نہیں۔ کیا ان لوگوں (نے خدا

شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ

کے) شریک (بنا رکھے) ہیں (اور) اُنہوں نے اُن کے لیے دین کا رستہ مقرر کر دیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور (خدا کی طرف سے قیامت کا) قطعی وعدہ

الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تَرَى

تو ان میں (ان کے) اختلافات کا فیصلہ (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا اور جو نافرمان ہیں اُن کو آخرت میں ضرور عذاب دردناک ہونا ہے (اے پیغمبر تم)

الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(اُس دن) اِن نافرمانوں کو دیکھو گے کہ اُنہوں نے جیسے جیسے عمل (دنیا میں) کیے ہیں اُن (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (جارہ ناچار)

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے وہ باغہائے بہشت کے سبزہ زاروں میں ہوں گے جو کچھ اُن کو درکار ہو گا

رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ

اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لیے (موجود) ہو گا یہی (تو خدا کا) بڑا فضل ہے (اور) یہی (تو) وہ (نعمت) ہے جس کی خوش خبری خدا

عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ

اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے (اور ایمان کے علاوہ) اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ)

اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا

کی کوئی مزدوری تو مانگتا نہیں مگر رشتے ناطے کی محبت (تو قائم رکھو) اور جو شخص نیکی کرے گا اس کے لیے ہم اُس (کی نیکی) میں اور زیادہ خوبی

حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ

(کیونکہ) اللہ (گناہوں کا) بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔ (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ اس شخص نے (قرآن کے بارے میں) خدا پر

كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ

جھوٹ (اور بہتان) باندھا ہے سو (اس صورت میں) خدا (تو اس بات پر قادر ہے کہ) اگر چاہے تو تمہارے دل پر مُہر لگا دے اور (تم ایسے کلام کے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ

حق کو جماتا ہے (اور) وہ (لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے (بھی) واقف ہے اور وہی تو ہے جو

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّـيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور (ان کی) خطاؤں سے درگزر کرتا ہے اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اُن سے واقف ہے

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کی (دعائیں) قبول کرتا اور اپنے فضل سے اُن کو (استحقاق سے) بڑھ کر (ثواب) دیتا ہے

منزل ۶

وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ

اور جو لوگ منکر ہیں اُن کے لیئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیئے (اُن کی) روزی فراخ کرے

لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ بقدر مناسب (ہر ایک کی) جتنی (روزی) چاہتا ہے اُتارتا ہے (کیونکہ) وہ اپنے بندوں کی ضرورتوں

بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

(اور اُن کے حال) کا نگراں ہے۔ اور وہی تو ہے کہ لوگوں (کو) بارش کی طرف سے ناامیدی ہو جاتی ہے تو وہ اُن کے ناامید ہوئے پیچھے مینہ برساتا اور

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ

(اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں (کا) اور

الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ

زمین کا پیدا کرنا ہے اور (نیز) اُن جانداروں کا جو اُس نے آسمانوں اور زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) اُن

قَدِيْرٌ ۝ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

(کو اکٹھا کرنے پر) قادر ہے۔ اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے تو تمہارے اپنے ہی کرتوت سے

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ

اور خدا (تمہارے) بہت (سے قصوروں) سے درگزر کرتا ہے۔ ورنہ تم (روئے) زمین پر کسی طرف بھاگ کر خدا کو ہرا تو سکتے ہی نہیں اور

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

خدا کے سوا نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی (حامی و) مددگار۔ اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (بادبانی) جہاز ہیں جو سمندر میں

كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي

پہاڑوں کی طرح (اُونچے اونچے) دکھائی دیتے ہیں۔ خدا چاہے تو ہوا کو ٹھیرا دے تو جہاز (بھی) سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں

ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ

جتنے (بندے) صبر (و) شکر کرنے والے ہیں اُن کے لیئے (جہازوں کی) ہر طرف کو دوڑے دوڑے پھرنے میں (بھی) قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں

بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ

(تو بعض غرق ہوں) اور بہتیروں (کے قصوروں) سے درگزر کرے کہ وہ باوجود جہازی تباہی کے کسی طرح بچ بچا جائیں) اور جو لوگ ہماری (قدرت کی)

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

(جہاز کی تباہی کے وقت) جان لیں کہ (اب) اُن کو کہیں بھی جائے گریز نہیں ف ۱ تو (لوگو!) جو کچھ بھی تم کو دیا گیا (وہ) دنیا کی زندگی کا (چند روزہ)

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

اور جو اجر خدا کے ہاں ہے وہ اُس سے کہیں بہتر اور پائدار ہے مگر اُن ہی لوگوں کے لیئے جو ایمان لائے اور (اپنی علاوہ) اپنے پروردگار پر (بھی) بھروسہ رکھتے ہیں

الربع

ف ۱ کٹ حجتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ لوگ ہر ایک کام کو اپنی تدبیر کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں جہاز تباہی کی حالت میں آئے اور کوئی تدبیر پیش رفت نہ ہو تو سمجھیں کہ سب کچھ خدا ہی کے حکم سے ہو رہا ہے اور آدمی عاجز ہے ۱۲

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا

اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جب اُن کو غصہ آجاتا ہے

هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

تو (لوگوں کی خطاؤں سے) درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے اور نماز پڑھتے ہیں

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ

اور اُن کے (سب) کام (رہیں) آپس کے مشورے (سے ہوتے) ہیں اور جو ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

کہ جب اُن پر (کسی طرف سے) بے جا زیادتی ہوتی ہے تو وہ (واجبی) بدلہ لیتے ہیں۔ اور بُرائی کا بدلہ تو ویسی ہی بُرائی

مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

ہے اس پر (بھی) جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بےشک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۝

اور ہاں کسی پر ظلم ہوا ہو اور وہ اُس کے بعد بدلہ لے تو یہ لوگ (معذور ہیں) اِن پر کوئی الزام نہیں ف

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ

الزام (تو) اُن ہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق (ناروا) ملک میں (لوگوں پر) زیادتی کرتے ہیں

بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

یہی لوگ ہیں جن کو عذاب دردناک ہوگا۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور (دوسرے کی) خطا بخش دے

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ

تو بےشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر اُس کا کوئی

وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ

دوست (مددگار) نہیں۔ اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے (تو حسرت سے) کہیں گے

هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ۝ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ

کہ بھلا (دنیا میں) پھر لوٹ جانے کی بھی کوئی سبیل ہے۔ اور تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے (اور) ذلّت کے

مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

(اور) کن انکھیوں سے دیکھتے (جاتے) ہوں گے اور (اُس وقت) ایمان والے کہیں گے

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہ ہیں جنھوں نے (خود گمراہ ہونے سے) آج قیامت کے دن اپنے آپ کو بھی تباہ کیا اور (اپنا) گھر والوں کو

ف سبیل کے معنے تو رستے کے ہیں جس کا مرادف ہے ہمارے ہاں تدبیر، طریق اور اس کا مضاف الیہ محذوف مثلاً الزام کی کوئی صورت مواخذے کی کوئی صورت باز پرس کی کوئی صورت اور اصل میں مراد ہے مضاف الیہ اس لیے ہم مولانا نے الزام کو مراد سمجھ کر مضاف الیہ کا قائم مقام کرلیا ۱۲+

ع ۴ / ۵

أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ

سنو جی! ظلم کرنے والے ضرور ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے اور خدا کے سوا اُن کے کوئی حامی نہ ہوں گے

يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ۝

کہ اُن کی مدد کریں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کے لیے (نجات کا) کوئی رستہ ہی نہیں

اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ

(لوگو!) اُس روز (قیامت) کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے پروردگار کا کہا مانو

مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

کہ اُس دن نہ تو تم کو کہیں پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی کرتے بن پڑے گا تو (اے پیغمبر) اگر (تمہارے سمجھانے پر بھی) یہ لوگ رُوگردانی کریں تو

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

ہم نے تم کو ان پر کچھ داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں تمہارے ذمے تو (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

آدمی کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو اُن کے اپنے ہی کرتوت ف۱ کے بدلے میں کوئی مصیبت

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

تو خدا کی شکایت کرنے لگتے ہیں اور) انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (نرے) بیٹے عنایت کرتا ہے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ

یا بیٹے اور بیٹیاں (ملا کر) اُن کو دونوں قسم کی اولاد دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ایسا (بے نام و نشان) کر دیتا ہے کہ اُس کے اولاد ہی نہیں ہوتی وہ تو

قَدِيرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ

(اور سرو سامان بنانے پر) قادر ہے اور کسی آدمی کی تاب نہیں کہ خدا اُس سے (روبرو ہو کر) کلام کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے

حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ

یا کسی فرشتے کو اُس کے پاس بھیج دیتا ہے اور وہ خدا کے حکم سے جو اُس کو منظور ہوتا ہے (پیغام خدا) پہنچا دیتا ہے بےشک خدا اعلیٰ شان

حَكِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ

(اور) حکمت والا ہے۔ اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے (دین کی) جان (یعنی یہ کتاب) تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی ہے ف۲

تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ

جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ (یہ جانتے تھے کہ) ایمان (کس کو کہتے ہیں) مگر ہم نے قرآن کو ایک نور بنا دیا ہے

ف۱ ما قدمت ایدیہم کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے وہ عمل جو اُن کے ہاتھوں نے آخرت سے پہلے دنیا میں کیا یا جو زادِ آخرت کے لئے پہلے بھیجا اور مراد ہر عمل جس کا ترجمہ ہم نے کرتوت کیا ہے عمل کو ہاتھوں کا فعل اس لئے کہتے ہیں کہ اکثر اعمال ہاتھوں سے کئے جاتے ہیں ۱۲

ف۲ مفسرین نے روح کے دو معنی لکھے ہیں بعض نے روح القدس یعنی جبرئیل تو مضوف اوحینا کے معنی ارسلنا کے ہیں کہ ہم نے اپنے حکم سے روح القدس یعنی جبرئیل کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور بعض نے روح سے قرآن مراد لیا ہے کہ وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے یا حیات ابدی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ہم نے اس معنی کا لحاظ کر کے دین کی جان ترجمہ کیا کہ دین جو لوگوں کے اختلافات اور تصرفات سے گویا مردہ ہو گیا تھا قرآن نے اس میں از سر نو روح پھونک دی ۱۲

مَنْ نَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ

کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اُس کے ذریعے سے (دین کا) رستہ دکھا دیتے ہیں اور (اے پیغمبر) اِس میں شک نہیں کہ تم

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى

(یعنی) اُس خدا کا رستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے سنو جی !

اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ

خدا ہی سب کاموں کا مرجع (اخیر) ہے ف

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی تسع وثمانون آیۃ وسبع رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ زخرف مکے میں اُتری اور اُس کی نواسی آیتیں ہیں اور سات رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حٰمۗ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰم (اس) کتاب (یعنی قرآن) کی قسم ہے جس کے مطالب صاف اور واضح ہیں کہ ہم نے اس کو (صاف اور سلیس) عربی (زبان کا) قرآن بنایا ہے تاکہ

تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۭ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو (اور تمہارے ذریعے سے دوسرے لوگ) اور یہ (قرآن) ہمارے ہاں اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے اور بڑے پایہ کی (اور) حکمت (سے بھری) ہے تو

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۔ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

اِس وجہ سے کہ تم لوگ حد (عبودیت) سے باہر ہو گئے ہو ہم (تمہاری اصلاح سے) بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے ۔ اور

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

اگلے لوگوں میں ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے - اور (اُن کا بھی یہی حال تھا کہ) جو پیغمبر اُن کے پاس آتا اُلٹا اُس کی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

ہنسی ہی اُڑاتے پھر (آخر کار) ہم نے اُن کو کہ وہ اِن (کفار مکہ) سے کہیں زور آور تھے ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اُن اگلے لوگوں کے افسانے چل (رہے ہیں)

الْاَوَّلِيْنَ ۔ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور (اے پیغمبر) اگر تم اِن لوگوں سے پوچھو کہ (بھلا) آسمانوں (کو) اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

تو وہ اِن کے پیدا کرنے کو (اُسی خدائے) زبردست دانا (و بینا) کی طرف منسوب کریں گے ف جس نے زمین کو تم لوگوں کے لیے فرش بنایا ہے

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْ

اور تمہارے (چلنے کے) لیے اُس میں رستے نکالے ہیں تاکہ تم (اپنی منزل مقصود کو) پہنچو اور جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ

ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اُس (پانی) کے ذریعے سے مرے ہوئے (یعنی پڑتی پڑے ہوئے) شہر کو جلا اُٹھایا

ف یعنی بندوں کے تمام اعمال نیک و بد اُسی کے حضور میں پیش ہوں گے اور وہی اُن کو جزا یا سزا دے گا یا یہ جتنے واقعات دنیا میں ہوتے ہیں سب کا سبب اخیر خدا ہی اور سلسلہ اسباب اُسی پر جاکر منتہی ہوتا ہے ۱۲

ع ۵ / ۱۰ / ۶

ف یعنی لوگ آپس میں اُن کے حالات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں ۱۲

ع ۱۱

ف یہ مضمون قرآن میں کئی جگہ ہے کہیں صرف آسمان و زمین کے پیدا کرنے کا مذکور ہے کہیں آسمان و زمین کے ساتھ آفتاب و مہتاب کا بھی اور کہیں پانی برسانے اور کہیں اَور اَور منزل باتوں کا جو انسان کے اختیار سے خارج ہیں خلاصہ اِن مضامین کا یہ ہے کہ اگرچہ انسان کسی ترنگ میں خدا سے انکار بھی کرتا ہے لیکن اگر اُس کو وہ واقعات یاد دلائے جائیں جو جنس بشر کی قدرت سے باہر ہیں تو چار و ناچار اُس کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ تصرفات خدا کے ہیں چنانچہ اس مقام پر مقصود یہی ہے کہ ان سے آسمان و زمین کی پیدائش کی نسبت سوال کرکے خدا کا اقرار کرایا جائے باقی صفات تفصیلی جو مذکور ہیں منکروں کا مقولہ نہیں ہے بلکہ خود

تُخْرَجُونَ ○ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ

تم لوگ بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں　اور تمہارے لئے

الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ○ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ

کشتیاں اور چوپائے بنائے ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو　تاکہ تم اُن کی پیٹھ پر (اچھی طرح اطمینان سے) بیٹھ جاؤ پھر

تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

جب (اطمینان سے) اُن پر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور (اس کا شکر ادا کرو) کہ پاک ہے وہ (ذات) جس نے

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ○ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ

ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم (تو ایسے طاقتور) نہ تھے کہ ان کو (اپنے) قابو میں کر لیتے اور بے شک ہم کو اپنے پروردگار کی طرف

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ

اور لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (فرشتوں کو) اُس کا جز (یعنی اولاد) قرار دے رکھا ہے کچھ شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ○ وَإِذَا بُشِّرَ

کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے (آپ تو) بیٹیاں لیں اور تم (لوگوں) کو بیٹے دے کر نوازا　اور (حال یہ ہے کہ) جب

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ

ان لوگوں میں سے کسی کو اُس چیز کے ہونے کی خوشخبری دی جائے (یعنی بیٹی کی) جس کی تہمت یہ (خدائے) رحمٰن پر رکھتا ہے تو مارے غصے کے

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ○ وَجَعَلُوا

کیا (بیٹی ذات) جو زیوروں میں نشوونما پائے اور (کوئی جھگڑا آ پڑے تو) جھگڑتے وقت (اچھی طرح) اظہارِ مطلب نہ کر سکے (وہ خدا کی شان کے

الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ

فرشتوں کو کہ وہ (بھی اور مخلوقات کی طرح خدائے) رحمٰن کے بندے ہیں عورت ذات قرار دے رکھا ہے کیا جس وقت خدا نے فرشتوں کو پیدا کیا یہ لوگ

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ○ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ

ان کا (یہ) مقولہ قلم بند کیا جا رہا ہے اور (قیامت میں) اس کی ان سے باز پرس ہوگی اور کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن چاہتا تو ہم اُن کی پرستش کرتے

مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

اِن کو معاملۂ تقدیر کی کچھ خبر تو ہی نہیں نری اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔ یا اِن کو ہم نے اس کے پہلے سے کوئی کتاب دے رکھی ہے

مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ○ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

کہ یہ اُس کی دلیل پکڑتے ہیں　(نہیں) بلکہ (یہ تو یوں) کہتے ہیں　کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو

عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا

ایک طریقے پر پایا اور اُن ہی کے قدم بہ قدم ہم بھی ٹھیک رستے پر چلے جا رہے ہیں　اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے

ف وجعل لکم الانعٰم　مطلب یہ ہے کہ لتستوا علی ظہورہ تک خدا نے اپنے چند احسان عام بیان فرمائے تو ان نعمتوں کا شکر چاہتا ہے لہٰذا کی تسبیح و تقدیس کی جائے۔ ... جو لوگ ... صاحب اولاد ... تسبیح و تقدیس کی جگہ غلط مذمت اور توہین یعنی شکر کی جگہ ناشکری کرتے ہیں ۱۲

ف عورتوں کو خدا نے ایسا ضعیف القلب پیدا کیا ہے کہ عام جلسوں میں ... سے ... اور ... کا خلقی نقصان ہے چنانچہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے انگریز اپنی بیویوں کو دربار وغیرہ میں ہمراہ لئے پھرتے ہیں اور لوگ مانے خوشامد کے ان بیبیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کی ... کیا کرتے ہیں مگر ان عورتوں سے کچھ بھی کہتے نہیں بن پڑتا ہاں ان کے شوہر ان کی طرف سے جواب بھی دیتے ہیں شکریہ بھی ادا کیا کرتے ہیں ۱۲

ع ۱۵

منزل ۶

مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا

تم سے پہلے جب کبھی کسی گاؤں میں کوئی پیغمبر ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے

آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم

باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا اور اُن ہی کے قدم بہ قدم ہم (بھی) اُن کی پیروی کر رہے ہیں (اس پر اُن کے پیغمبر نے اُن سے) کہا

بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ

کہ جس (طریقے) پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اگر میں اس سے کہیں سیدھا رستہ (یعنی دین حق) لے کر تمہارے پاس آیا ہوں تو بھی (تم اُسی پر رہوگے)

كَافِرُونَ ۝ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

ہم تو اُس کو ماننے والے ہی نہیں۔ آخر کار ہم نے اُن سے (اُن کی سرکشی کا) بدلہ لیا تو (اے پیغمبر) دیکھو کہ (پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۝

اور ایک وقت (وہ بھی تھا کہ) ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو مجھ کو اُن سے سروکار نہیں

إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً

مگر (ہاں مجھ کو) اُس خدا سے سروکار ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا سو وہی مجھ کو (راہ راست) (بھی) دکھائے گا اور انہوں نے اس (عقیدۂ توحید) کو (وصیت

فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ

اُن کی نسل میں باقی چھوڑی ف (اس سے) اُن کی غرض یہ تھی کہ لوگ (خدائے واحد کی طرف) رجوع رہیں مگر (اہل عرب باوجود) ... اُن ہی کی نسل

حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

یہاں تک کہ اب اُن کے پاس (دین) حق آ موجود ہوا اور (نیز یہ) پیغمبر (محمدؐ) جو (دین) توحید صاف طور پر اُن کو سمجھاتے ہیں اور جب اُن کے پاس (دین) حق آیا تو

هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ

کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (ان) دو بستیوں (یعنی مکے اور طائف) سے ف کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن

عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ

کیوں نہ نازل کیا گیا (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری) کے تقسیم کرنے والے ہیں

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

سو اُس (دنیا) کی زندگی میں تو اُن کی روزی اُن میں ہم تقسیم کرتے ہیں اور ہم نے (دنیاوی) درجوں کے اعتبار سے اُن میں ایک کو

فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

ایک پر ترجیح دی ہے تاکہ اُن میں ایک کو ایک اپنا محکوم بنائے رہے اور جو (مال متاع یہ لوگ) سمیٹتے پھرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری)

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

(تو وہ) بدرجہا اُس سے بہتر ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو (ساز و سامان دنیا ہمارے یہاں اتنا حقیر ہے کہ)

ف خطوط ہلالی میں ہم نے جو کچھ بھی بڑھایا ہے وہ پہلے پارے کے اخیر رکوع سے لیا ہے جہاں فرمایا ہے ووصّٰی بہا ابراہیم بنیہ و یعقوب یٰبنی ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب کے وقت میں مکہ اور طائف ہی عرب میں دو بڑے شہر تھے اور ان شہروں کے باشندے بڑے لائق اور فائق سمجھے جاتے تھے جیسے اب بھی دیہات والے اہل شہر کو سمجھتے ہیں ۱۲

لجعلنا

لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ

جو لوگ منکر (خدائے) رحمٰن ہیں اُن کے لیے اُن کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور

مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا

(چھتوں کے علاوہ چاندی کے) زینے کہ اُن پر چڑھتے (اُترتے) اور (چاندی ہی کے) اُن کے گھروں کے دروازے (کر دیتے) اور (چاندی ہی کے) تخت

يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ۚ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

تکیے لگا لگا کر بیٹھتے - اور (چاندی ہی نہیں بلکہ) سونے کے (بھی) اور دیکھو بھی یہ تمام (ساز و سامان) (اس فانی) زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اور (اے پیغمبر معاد) آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں (ہی) کے لیے ہے اور جو شخص (خدائے) رحمٰن کی یاد سے اغماض کیا کرتا ہے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِينٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ

ہم اُس پر ایک شیطان تعینات کر دیا کرتے ہیں اور وہ اُس کے ساتھ رہتا ہے - اور باوجودیکہ شیاطین گنہگاروں کو راہ (خدا) سے روکتے رہتے ہیں

السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝ حَتّٰى اِذَا جَآءَنَا قَالَ

تاہم گنہگار (اپنے تئیں) خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں - یہاں تک کہ جب گنہگار (قیامت کے دن) ہمارے حضور میں حاضر ہوگا تو (وہ)

يٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ وَلَنْ

کہے کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب اور پچھم کا فاصلہ رہا ہوتا تو (شیطان بھی آدمی کا کیا ہی) بُرا ساتھی ہے اور

يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝

(گنہگارو!) جب کہ تم نے (دنیا میں) نافرمانیاں کی ہیں تو آج یہ بات (بھی) تمہارے کچھ بکار آمد نہ ہوگی کہ تم (اور شیاطین) ایک ساتھ عذاب میں ہو ف۲

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝

تو (اے پیغمبر) کیا تم بہروں کو سُنا سکتے ہو یا اندھوں کو اور اُن کو جو صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں راہ راست پر لا سکتے ہو

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُونَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي

تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) اُٹھا بھی لیں تو بھی ہم کو اِن (کافروں) سے تو ضرور بدلہ لینا ہے - یا تم کو زندہ رکھیں اور اِن کے ساتھ جو

وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيٓ اُوحِيَ

(عذاب کا) وعدہ ہے (اِن پر نازل کر کے) تم کو لا دکھائیں تو (اس میں بھی کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ) ہم کو اِن پر ہر طرح کی قدرت حاصل ہے

اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

اُس کو خوب مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو - اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ (قرآن) ضرور تمہارے اور تمہاری

وَسَوْفَ تُسْئَلُونَ ۝ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ

(قوم کے) لیے نصیحت ہے اور آگے چل کر تم (سب) سے (اس کی بابت) باز پرس ہونی ہے - اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے اُن سے پوچھ دیکھو ف۳

ع ۱۰ / ۹

ف۱ اس آیت میں دنیاوی ساز و سامان کی بے حقیقتی اس طرح پر ظاہر کی گئی ہے کہ خدا چاہتا تو کافروں کو یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی اور سونے میں مڑھ دیتا اور چاندی سونے کو اُن کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا مگر صرف اس مصلحت سے کہ کہیں لوگ دنیا کی فارغ البالی کو موجب رضامندیٔ خدا نہ سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا ورنہ خدا کی نظر میں ساز و سامان دنیا کی کچھ بھی وقعت نہیں منزل ۶ اس کی وقعت کچھ ہے تو اُن احمقوں کی نظروں میں ہے جو خدا کو نہیں جانتے اور فکرِ عاقبت سے غافل ہیں ۱۲

ف۲ انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ کسی کو شریک مصیبت دیکھ کر کسی قدر تسلی پاتا ہے جیسے کہا کرتے ہیں "مرگ انبوہ جشنے دارد" دوزخیوں کو یہ تسلی بھی نصیب نہ ہوگی ۱۲

ف۳ یعنی اُن کے معتقدات جو اُن کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں دیکھ لو اُن کو دیکھنا گویا پیغمبروں سے پوچھنا ہے ۱۲

أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا (اور دوسرے) معبود مقرر (کیے تھے) کہ اُن کی پرستش کی جائے۔ اور ہم ہی نے

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ

موسیٰ کو (بھی) اپنے معجزے دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو (موسیٰ نے اُن کو سمجھا) کہا کہ میں پروردگار

الْعَالَمِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ وَ

تو جب (موسیٰ) ہمارے معجزے لے کر اُن پاس آئے تو وہ اُن معجزوں کی ہنسی اڑانے (لگے) اور

مَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ

ہم جو معجزہ اُن کو دکھاتے تھے وہ دوسرے معجزے سے (جو اُن کو دکھایا جا چکا تھا) بڑھ کر ہی ہوتا تھا اور ہم نے اُن کو عذاب میں پکڑ لیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

کہ (اب بھی) یہ لوگ باز آئیں۔ اور ان لوگوں نے (عذاب آنے پر موسیٰ سے) کہا کہ اے جادوگر! اپنے پروردگار سے جو تجھ سے (تیری دعا قبول کرنے کا)

عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ

(تیری دعا سے عذاب ٹل گیا تو) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے۔ پھر جب ہم نے اُن (لوگوں) پر سے عذاب کو دفع کر دیا تو وہ

يَنكُثُونَ ۝ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي

(اپنا عہد) توڑنے (لگے) اور فرعون نے اپنی قوم میں اس بات کی منادی کرادی کہ اے قوم کیا

مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝

ملک مصر ہمارا نہیں؟ اور (تم دیکھتے ہی ہو کہ) یہ نہریں ہمارے (ایوان شاہی کے) نیچے (بڑی) بہ رہی ہیں۔ تو کیا تم کو دکھائی نہیں (دیتا)

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا

تو ہم اس (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل (آدمی) ہے اور صاف بات بھی اچھی طرح نہیں کر سکتا کہیں بڑھ کر ہیں ف۱ (اور اگر موسیٰ ہم سے بہتر)

أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ

اُس کے لئے سونے کے کنگن (خدا کی طرف سے) کیوں نہیں اُترے ف۲ یا فرشتے جمع ہو کر اُس کے ساتھ آئے ہوتے

مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

غرض (ایسی باتیں بنا کر) فرعون نے اپنے لوگوں کو پھسلایا اور وہ اُس کے کہے میں آ گئے اس میں شک نہیں کہ وہ تھے ہی

فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ

نافرمان لوگ۔ پھر جب ان لوگوں نے (ہماری نافرمانی سے) ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور اُن سب کو ڈبو دیا

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

اور ان کو گیا گزرا کر دیا اور آنے والی نسلوں کے لئے (ان کو) ضرب المثل بنا دیا۔ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی

ف۱ چونکہ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی اور اس وجہ سے وہ اچھی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تھے اور اسی وجہ سے انھوں نے ہارون علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیا تھا جیسا کہ دوسرے مقام پر مذکور ہے فرعون نے اسی بات کا اُن کو طعنہ دیا ۱۲

ف۲ منزل۶ فرعون کے اعتراض کا خلاصہ یہ تھا کہ موسیٰ کی دنیاوی حالت درست کیوں نہیں سونے کے کنگن کا ہونا مال و زر ہونے کی دلیل ہے اب بھی بادشاہ اور امراء اکثر سونے اور جواہرات کا استعمال کیا کرتے ہیں ۱۲

مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوٓا۟ ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ

مثال بیان کی گئی تو بس تمہاری قوم کے لوگ اس (کو سن کر ایک دم) سے کھلکھلا پڑے اور لگے کہنے کہ (اس صورت میں) ہمارے معبود اچھے

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًۢا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ

ان لوگوں نے عیسےٰ کی مثال جو تمہارے سامنے (بیچ میں) لا ڈالی تو صرف کٹ حجتی کے طور پر (لا ڈالی) بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں (ہی کچھ) جھگڑالو ف (عیسےٰ) تو

أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ

ایک بندے تھے جن کو ہم نے خدمت پیغمبری سے سرفراز فرما کر ان پر احسان کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لیے ان کو (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور ہم چاہیں

لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ

تو تم (لوگوں) میں فرشتے (پیدا) کر دیتے کہ وہ زمین میں تمہاری جگہ آباد ہوتے ف اور البتہ عیسےٰ (بھی) قیامت کی ایک دلیل ہیں ف

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

تو (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم لوگ قیامت (کے آنے) میں شک نہ کرو اور میرے کہے پر چلو یہی سیدھا رستہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ

اور ایسا نہ ہو کہ تم کو شیطان (اس رستے سے) روکے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب

عِيسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِٱلْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم

عیسےٰ معجزے لے کر آئے تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمہارے پاس دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں اور (میرے آنے کا ایک) مقصد (یہ بھی ہے)

بَعْضَ ٱلَّذِى تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ ٱللَّهَ

کہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں تو (لوگو) اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بے شک اللہ ہی

هُوَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ فَٱخْتَلَفَ

میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی (دین کا) سیدھا رستہ ہے تو

ٱلْأَحْزَابُ مِنۢ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

ان ہی میں سے (بہت سے) لوگ (ان سے) اختلاف کرنے لگے تو جو لوگ سرکشی کرتے ہیں روز قیامت کے عذاب دردناک کے اعتبار سے

أَلِيمٍ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا ٱلسَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ

کیا یہ لوگ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ یکایک ان پر آ جائے اور ان کو

لَا يَشْعُرُونَ ۝ ٱلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

خبر بھی نہ ہو جو لوگ (آپس میں) دوستیاں رکھتے ہیں اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے مگر

ٱلْمُتَّقِينَ ۝ يَٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ

پرہیزگار ف ۳ (ہم ان سے کہہ دیں گے کہ) ہمارے بندو! آج تم کو نہ تو کسی طرح کا خوف ہے اور نہ تم کسی طرح پر آزردہ خاطر ہو گے

ع ۶ ۱۱ ۱۲

ف قرآن میں ایک جگہ مشرکین کو خطاب کر کے فرمایا ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کہ تم اور خدا کے سوا جن چیزوں کو پوجتے ہو وہ سب دوزخ کا ایندھن ہونگے اس پر ایک مشرک بول اٹھا لہٰذا اس سے تو فرشتوں کا اور ان پیغمبروں کا جن کو لوگ پوجتے ہیں اور از انجملہ عیسےٰ کا دوزخی ہونا لازم آیا اور جب بت اور فرشتے اور پیغمبر اس جرم کی پاداش میں دوزخی ہوئے کہ لوگوں نے ان کی پرستش کی تو فی الحقیقت بت مزے میں ہے کیونکہ پتھر کو آگ میں جھونک دو تو اس کو کیا تکلیف معلوم ہو خدا نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمہاری کٹ حجتیاں ہیں اور واقع میں ان کا کہنا اصل کٹ حجتی تھا اس لیے کہ فرشتے اور پیغمبر اس آیت میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ لفظ ما ذوی العقول کے واسطے نہیں بولا جاتا یعنی اس آیت سے صرف بت مراد تھے ۱۲ ف ۲ مثلاً عیسےٰ وہ تو مشرکین کی سمجھ کے مطابق بتوں کی طرح کے ہیں اور نہ نصاریٰ کے عقیدے کے موافق خدا یا ابن اللہ ہیں بلکہ وہ بھی ایک بندے ہیں جن کو مثل اور پیغمبروں کے خدا نے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا اور معمولی توالد و تناسل کے قاعدے سے فرشتوں اور عیسےٰ کا پیدا نہ ہونا خدا کی قدرت کے سامنے کچھ بات نہیں وہ چاہے تو آدمیوں میں سے فرشتے پیدا ہونے لگیں ۱۲ ف ۲ یعنی جو خدا عیسےٰ علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ قیامت میں مردوں کو جلا اٹھائے یا یہ

منزل ۶

مطلب ہے کہ حضرت عیسےٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا قرب قیامت کی دلیل ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے ۱۲ ف ۳ یعنی دنیا کی دوستیاں دنیا کے ساتھ تھیں وہ تو گئی گزری ہو گئیں مگر پرہیزگار تو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ خدا واسطے کی دوستی رکھتے ہیں ایسی دوستیاں آخرت میں بھی باقی رہیں گی ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ

(یہ وہ لوگ ہیں) جو (دنیا میں) ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرماں بردار رہے (ہم اُن سے فرما دیں گے کہ) تم

وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ

اور تمہاری بیبیاں عزت (و اکرام) کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دَور چلے گا

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اور جس چیز کو (اُن کا) جی چاہے اور جو (اُن کی) نظر میں بھلی معلوم ہو بہشت میں (اُن کے لئے) موجود ہوگی اور (اُن کو مژدہ سنا دیا جائے گا کہ)

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

اور یہ جنت کی میراث جو تم کو ملی ہے تو اُن (نیک) اعمال کے عوض میں (ملی ہے) جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو ف وہاں تمہارے لئے کثرت سے

كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝

ہیں جن میں سے کھاتے رہو البتہ گنہگار ہمیشہ عذاب جہنم میں رہیں گے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا

جو کبھی اُن پر سے ناغہ نہ ہوگا اور وہ اسی (عذاب) میں ناامید (اور دل شکستہ) رہیں گے۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ (ہماری جناب میں)

هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ

یہی ظلم کرتے رہے تھے ف اور (دوزخی داروغہ جہنم کو) آواز دیں گے کہ اے مالک (تم ہی کوئی ایسی تدبیر کرو کہ) تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے

مَاكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝

اسی حال میں رہنا ہے (اے کفار مکہ) ہم نے تمہارے پاس (دین) حق پہنچایا لیکن تم میں اکثر (کا حال یہ ہے کہ وہ) حق (بات) سے چڑتے ہیں

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا ان لوگوں نے کوئی (اور) بات ٹھان رکھی ہے تو (سمجھ رکھیں) ہم نے بھی ٹھان رکھی ہے یا (یہ لوگ یہ) خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے چھپے چھپائے

نَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ

مشورے نہیں سنتے ہیں؟ اور (سنتے) کے علاوہ ہمارے فرشتے اُن کے پاس (تعینات ہیں وہ) ان کی سب باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر (بالفرض) خدائے رحمٰن

وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

(کے کوئی) اولاد ہو تو سب سے پہلے (اُس کی) عبادت کرنے کو میں (حاضر) ہوں جیسی جیسی باتیں یہ لوگ خدا کے بارے میں بناتے ہیں آسمانوں کا اور زمین کا

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ

مالک عرش (بریں) کا مالک پاک ہے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کو پڑے بکنے اور کھیل کرنے دو یہاں تک

يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ

کہ جس روز کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی روز قیامت) اُن کے سامنے آموجود ہو (اُس وقت ان پر ساری حقیقت کھل جائے گی) اور وہی

ف جنت کو میراث اس وجہ سے فرمایا کہ سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں سے اور وہی اُن کا اصلی گھر تھا ہم سب لوگ آدم کے رشتے سے بہشت کے وارث ہیں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک عمل کریں ۱۲ ف اس جملے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خدا پر ظلم کرنے سے اور حدیث میں آیا بھی ہے ظلمنی عبدی خدا کا شریک ٹھیرانا بھی خدا پر ظلم کرنا ہے دوسرے یہ کہ اپنی بدکرداریوں سے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے اور اپنے ہاتھوں یہ منزل اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے ہے ۱۲ ف مالک ایک فرشتے کا نام ہے جو جہنم پر مسلط ہے ۱۲ ف مطلب یہ کہ اگر ان کے دل میں کچھ شرارت کرنے کی ہو مثلاً یہ کہ پیغمبر پر دست درازی کریں یا اُن کو جلاوطن کرنا چاہیں تو ہم نے بھی شرارت کا توڑ سوچ رکھا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پیغمبر صاحب مجبور ہو کر ہجرت کر گئے اور پھر اُن ہی کو خدا نے اہل مکہ پر فتح دی چنانچہ اسی کے ہم معنی ایک آیت دوسری جگہ بھی ہے ام یریدون کیدا فالذین کفروا ہم المکیدون ۱۲

وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ

اور زمین میں (بھی) اُسی کی بندگی ہے اور وہ حکمت والا (اور سب چیزوں کا) جاننے والا ہے اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ

کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب وہی مالک ہے اور قیامت کی خبر (بھی) اسی کو ہے اور تم (سب مرنے کے پیچھے) اسی کی طرف کو

تُرْجَعُونَ ۝ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ

لوٹا کر لائے جاؤ گے۔ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو سفارش (تک) کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے

إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ

ہاں جو لوگ سمجھ بوجھ کر حق (بات یعنی کلمہ توحید) کے قائل ہیں (البتہ اُن کی سفارش فرشتے وغیرہ کریں گے) اور اے پیغمبر اگر تم ان (کفار مکہ) سے پوچھو

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ

تو لاچار و ناچار یہی کہیں گے کہ اللہ پھر (اتنا سمجھنے پر) کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں (ہم کو) رسول کے یارب (یارب) کہنے کی قسم ہے کہ یہ بے شک ایسے

لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

لوگ (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ف تو اے پیغمبر اُن لوگوں سے درگزر کرو اور کہو کہ میرا تو تم کو سلام ہے پھر آگے چل کر (قیامت میں) معلوم

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ دخان مکے میں اتری اور اس کی انسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حم ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا

حٰمٓ (یہ) کتاب (جو احکام الٰہی صاف اور واضح طور پر بتا رہی ہے یعنی قرآن) اسی کی قسم ہے کہ ہم نے (شب قدر کی) مبارک رات میں اس کو (پہلے پہل) اتارا

كُنَّا مُنذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ

(لوگوں کو اپنے عذاب سے) ڈرانا منظور تھا (دنیا کے) سارے انتظام جو حکمت (اور مصلحت) پر مبنی ہیں اسی رات تصفیہ پاتے ہیں (اور یہ مجملہ قرآن بھی تھا جو) ہمارے

إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

کیونکہ ہم کو (پیغمبر کا) بھیجنا منظور تھا اور اے پیغمبر (یہ) تمہارے پروردگار کا فضل تھا جو اس نے اپنے بندوں پر کیا کیونکہ وہ (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ۝

آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ آسمان زمین میں ہے (وہی) اُن (سب) کا مالک (ہے) اگر تم لوگوں میں کچھ بات کے یقین کرنے کی صلاحیت ہے تو اس

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا (بھی) پروردگار اور (وہی) تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ

مگر یہ لوگ تو شک میں پڑے ہوئے (ان باتوں کو) کھیل (سمجھ) رہے ہیں تو اے پیغمبر اُس دن کا انتظار کرو کہ (سب دیکھتے) آسمان سے ایک صاف دھواں

ف۱ مطلب یہ کہ رسول جو یارب یارب کہہ کر خدا سے فریاد و زاری کرتے رہتے ہیں کہ میں اپنی سی بہتیری کچھ کرتا ہوں یہ لوگ نہیں مانتے اور خدا کو رسول کی یہ فریاد و زاری خوش آتی ہے تو خدا اسی فریاد کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ واقع میں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ۱۲ ف۲ مطلب یہ کہ منع والی ہے ساختہ ان سے الگ ہو جاؤ اور ان کے پیچھے نہ پڑو ۱۲ ف۳ مفسرین نے اس جگہ دو معنی لکھے ہیں ایک یہ کہ شب قدر کی رات پہلی وحی نازل ہوئی اور پھر قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا دوسرا یہ کہ منزل شب قدر کی رات سارا قرآن آسمان دنیا میں فرشتوں پہ نازل ہوا اور پھر جتنا جتنا خدا کو پیغمبر صاحب پر نازل کرنا منظور تھا بتدریج اتارا پھر شب قدر کی تعیین میں بڑے اختلافات ہیں قول راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے اخیر دہے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہو غالباً ستائیسویں ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے معتقدات مذہبی بالکل خراب ہو گئے تھے رحمت الٰہی نے جوش مارا اور اس نے محض اپنے فضل سے پیغمبر آخر الزماں کو مبعوث کیا اور ان پر قرآن نازل فرمایا جس نے دنیا میں نور ایمان پھیلا دیا ۱۲

مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

ظاہر ہو (اور وہ) سب لوگوں پر چھا جائے ف یہ ہے عذاب دردناک (جس کو دیکھ کر یہ منکر بھی دعائیں مانگنے لگیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم پر سے

الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ

اس آفت کو ٹال کہ (اب ہم دیکھ چکے) ایمان لاتے ہیں (لیکن اس صورت میں سے) ان کو کیا نصیحت ہوگی ف اور (ان کا حال تو یہ ہے کہ) ان کے

رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝

پیغمبر آیا اور اس نے ہندی کی چندی کر کے (ان کو) سمجھایا اس پر (بھی) یہ لوگ اس سے بکتے رہے اور یہی کہا کیے کہ (یہ تو) کسی کا سکھایا پڑھایا ہوا

إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ

(لوگو! حجت تمام کرنے کے لیے) ہم (بھی) اس عذاب کو چند روز کے لیے ہٹا دیں گے مگر تم پھر (وہی کفر) کرو گے اور ہم (ان لوگوں سے) بدلہ لیں گے جس روز ہم

الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ

بڑی (سخت) پکڑ پکڑیں گے (کہ بچ کر کہیں جا نہ سکیں) ہم (رحم کرتے ہیں) بدلہ (بھی) لیا کرتے ہیں ف اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو

فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ

(بھی) آزما چکے ہیں اور ان کے پاس بڑے اعلیٰ رتبے کے رسول (موسیٰ) آئے (اور انھوں نے آ کر فرعون کے لوگوں کو کہا) کہ (ان) اللہ کے بندوں (یعنی بنی

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم

اسرائیل کو) میرے حوالے کر دو میں (خدا کا) بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں (اور وحی خدا کا) امانت دار ہوں ف اور یہ (بھی کہا) کہ خدا سے سرکشی نہ کرو میں (اپنے پیغمبر ہونے کی)

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ۝

ایک صاف دلیل تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں اور اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی

وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ

اور اگر تم کو میری بات کا یقین نہیں تو میرے حال سے کچھ تعرض نہ کرو (مگر اس پر بھی وہ موسیٰ کے پیچھے پڑے رہے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی

مُّجْرِمُونَ ۝ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝ وَاتْرُكِ

کہ یہ لوگ مجرم ہیں ۔ تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ میرے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ (اور سمجھے رہنا کہ فرعون کی طرف سے) تم لوگوں کا تعاقب کیا جائے گا

الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝

دریا کو (اپنی جگہ) ٹھیرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جانا کہ (اس میں) فرعونیوں کا سارا لشکر غرق کر دیا جائے گا ۔ یہ لوگ کتنے ہی باغ اور کتنی ہی نہریں

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَ

اور کتنی ہی کھیتیاں اور کتنے ہی عمدہ عمدہ مکانات اور کتنے ہی آرام (و آسائش) کے سامان چھوڑ مرے جن میں مزے اڑایا کرتے تھے (واقع

أَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَ

ہم نے دوسرے لوگوں کو اس (تمام سازوسامان) کا وارث بنا دیا ۔ تو ان لوگوں پر آسمان اور زمین (کسی) کو بھی تو رقت نہ آئی اور

ف پیغمبر صاحب کے عہد میں کفار مکہ کے کفر کی شامت سے متواتر سات برس قحط پڑا عرب میں یوں بھی مینہ بہت کم ہوتا ہے اور ایسی بھی کم برستا ہے اس پر قحط اور قحط بھی سات برس کا قحط لوگ بلبلا اٹھے جب پانی نہیں برستا اور سخت گرمی پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ جیسے آسمان زمین سے دھوئیں اٹھ رہے ہیں یہاں دھوئیں سے وہی دھواں مراد ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں اور احادیث سے بھی آیا ہے کہ قیامت سے قریب زمانہ میں ایک آگ نکلے گی اور اس کا دھواں دنیا میں پھیل جائے گا لیکن اگر پہلا دھواں مراد ہو تو وہ پیشین گوئی تھی جو واقع ہو چکی ف یعنی جب لوگ ایسے ہیں کہ عذاب کے ٹلتے ہی پھر کفر کرنے لگیں گے یا یہ معنی ہوں کہ اب ان کا نصیحت ان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے عذاب آئے پیچھے تو یہ کب نصیحت ہو سکتی ہے ف اگر دھوئیں سے قحط مراد ہو تو بڑی پکڑ سے جنگ بدر کی پکڑ مراد ہے کہ اس میں کفار قریش کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ پھر نہ پنپے اور اگر دھوئیں سے آتش عہد کا دھواں مراد ہو تو قیامت کے قریب ہوگا تو یہ پکڑ قیامت کی پکڑ ہے



مَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَاءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ

نہ اُن کو (توبہ اور ندامت کی) مہلت (ہی) ملی - اور ہم ہی نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب (یعنی فرعون کے پنجۂ غضب) سے نجات دی

الْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَلَقَدِ

اس میں شک نہیں کہ وہ (بڑا) سرکش (اور) حد (عبودیت) سے باہر ہو گیا تھا اور

اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ

بنی اسرائیل کو ہم نے (دیکھ) سمجھ کر دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی اور اُن کو (من و سلویٰ وغیرہ کے اس کثرت سے) معجزے دیئے جن میں اُن کے

بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ

صریح آزمائش تھی یہ (کفار مکہ تو مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمارا پہلی ہی دفعہ کا مرنا ہے اور بس (پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہے)

وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے - پس اگر تم (مسلمان اپنے دعویٰ قیامت میں) سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر ہمارے سامنے) لا

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

بھلا (یہ لوگ) بل بوتے میں بڑھ کر ہیں یا شاہ یمن[1] تبع کی قوم (کے لوگ) اور (اور لوگ) جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم نے اُن (سب) کو

مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ۝

وہ نافرمان تھے - اور ہم نے آسمانوں (کو) اور زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو کھیل بنانے کے لئے پیدا نہیں کیا

مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے تو آسمان و زمین کو (ایک غرض اور مصلحت سے) پیدا کیا ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے - بے شک فیصلے (یعنی قیامت) کا دن

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا وقت مقرر ہے کہ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ لوگوں کو (کسی طرف سے)

يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ

مدد پہنچے گی - مگر جس پر خدا رحم کرے (وہ تو البتہ پار ہے) بے شک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے کچھ شک نہیں

شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝

کہ (آخرت میں) تھوہر کا درخت (رہے) مجرموں (یعنی کافروں) کا کھانا ہو گا جیسے پگھلا ہوا تانبا (اور وہ) پیٹ میں (ایسا) کھولے گا

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ

جیسے کھولتا ہوا پانی کھولتا ہے (اس کے علاوہ ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝ إِنَّ هَٰذَا

سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو (پھر ہم دوزخی کی مصیبت بڑھانے کو اس سے کہیں گے کہ) اس عذاب کا مزہ چکھ تو ہمارے ہاں بڑی عزت

ف مشرکین مکہ دراصل احیاء موتی کے منکر تھے اور سمجھتے تھے کہ آدمی کا مرنے کے پیچھے دوبارہ زندہ ہونا محال ہے اور اسی لئے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اگر مردے کا دوبارہ زندہ ہونا ممکن ہے تو وعدہ قیامت کا کون منتظر بیٹھا ہے اب کسی مرے کو جلا کر دکھا دو۔ تو خدا نے پہلے ان کو قوم تبع کا حال سنا کر ڈرایا پھر جواب دیا کہ خدا کا آسمان و زمین وغیرہ کا پیدا کرنا لڑکوں کا کھیل تو نہیں ہے اس کا نظام گواہی دے رہا ہے کہ اس میں کوئی غرض و مصلحت مضمر ہے اور وہ اعمال کی جزا و سزا ہے اور اس کے لئے احیاء موتی ضروری ہے ۱۲

[1] تبع بادشاہ یمن کا خطاب تھا جیسے مصر کے بادشاہ کا فرعون ۱۲

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ

جس کی نسبت تم لوگ شبہ کیا کرتے تھے (بے شک) پرہیزگار (لوگ تو) امن کی جگہ (یعنی) باغوں

وَّعُیُوْنٍ ۝ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝

اور چشموں میں (ہوں گے) ریشم کی (نہایت) باریک اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے (ایک دوسرے کے) آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)

كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

ایسا ہی (ہوگا) اور (اس کے علاوہ) بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کے جوڑے لگا دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر طرح کے میوے منگائیں گے

اٰمِنِیْنَ ۝ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ۚ وَ

پہلی (دفعہ کی) موت کے سوا (جو دنیا میں چکھ چکے) وہاں ان کو موت (کی تلخی) چکھنی ہی نہیں پڑے گی اور

وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا فضل (ان کے شامل حال ہوگا) یہ کچھ نعمتیں ان کو ملیں گی

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ

تو (اے پیغمبر) ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری بولی میں اس غرض سے آسان کر دیا ہے کہ یہ (اہل عرب اس کے مضامین کو سمجھ کر) نصیحت پکڑیں (اگر یہ

مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

انتظار کر رہے ہیں

سُوْرَةُ الْجَاثِیَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ جاثیہ مکے میں اتری اور اس کی سینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ

حٰمٓ۔ (یہ) فرمان تحریری پیشگاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ بے شک ایمان والوں کے لیے آسمانوں (میں)

وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور زمین میں (قدرت خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں ہیں۔ اور (لوگو!) تمہارے پیدا کرنے میں اور (نیز) جانوروں میں جن کو (وہ) روئے زمین پر

اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

(پھیلاتا ہے) ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور (نیز) رات اور دن کی آمد و شد میں اور (اس) رزق (یعنی پانی) میں جو

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ

آسمان سے نازل فرما کر اس کے ذریعے سے زمین کو اس کے مرنے (یعنی بنجر پڑ جانے) کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور

الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ

ہواؤں کے رد و بدل میں (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں (مگر) ان (ہی) لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں (اے پیغمبر) حقیقت میں خدا

منزل ۶

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ○ وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ

تو (اب) اللہ اور اُس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات ہوگی جسے سُن کر (یہ لوگ) ایمان لائیں گے ۔ ہر ایک جھوٹے بدکار کا

اَثِیۡمٍ ○ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتۡلٰی عَلَیۡہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ

کھو جڑا جائے کہ (جب) خدا کی آیتیں اُس کے رُوبرو پڑھی جاتی ہیں (اور وہ) اُن کو سُنتا (بھی) ہے پھر (بھی) مارے غرور کے (کفر پر) اس طرح اَڑا رہتا ہے گویا

لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ○ وَ اِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا شَیۡئَا ۣاتَّخَذَہَا

اُس نے اِن (آیتوں) کو سُنا ہی نہیں تو (اے پیغمبر) ایسے (نالائق) کو عذاب دردناک کی خوشخبری سُنا دو اور (کفر پر اَڑنے کے علاوہ) جب ہماری آیتوں کی کچھ بھی

ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ؕ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ جَہَنَّمُ ۚ وَ لَا یُغۡنِیۡ

ہنسی بناتا ہے ایسے ہی لوگوں کے لیئے ذلت کا عذاب ہے کہ آگے (چل کر) اِن کے لیئے جہنم ہے اور (دنیا میں)

عَنۡہُمۡ مَّا کَسَبُوۡا شَیۡئًا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَوۡلِیَآءَ ۚ وَ لَہُمۡ

جو کچھ عمل کر گئے نہ تو وہی اِن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ (اِن کے معبود) جن کو انھوں نے خدا کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا تھا اور ان کو

عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ ہٰذَا ہُدًی ۚ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَہُمۡ عَذَابٌ

بڑا عذاب ہونا ہے یہ (قرآن سراپا) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں اُن کو بڑے (سخت) عذاب کی

مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ○ اَللّٰہُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَکُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ فِیۡہِ

دردناک سزا ہونی ہے (لوگو) اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ خدا کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں

بِاَمۡرِہٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ وَ سَخَّرَ لَکُمۡ

اور تاکہ تم لوگ اُس کے فضل (یعنی معاش) کو تلاش کرو ف۱ اور تاکہ تم (اُس کا) شکر کرو اور

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ اِنَّ فِیۡ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی نے اپنے (کرم سے) اِن سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ف۲ بے شک

ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ○ قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا

اِن (باتوں) میں (قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں (مگر اُن ہی) لوگوں کے لیئے جو (غور و) فکر کو کام میں لاتے ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہو کہ جو لوگ

لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ○

خدا کے کارناموں سے نہیں ڈرتے اُن سے درگزر کریں (اور خدا پر چھوڑے رہیں) تاکہ اللہ (اِن) لوگوں کو اِن کے کیئے کا بدلہ دے ف۳

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡہَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ

جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے (بھلے کے) لیئے اور جو بُرا کرتا ہے تو (اُس کا) وبال اُسی پر پھر (آخرکار تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ ○ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ

لوٹ کر جانا ہے اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توراۃ) اور حکومت اور پیغمبری عنایت فرمائی

ع ۱۱ ۱۷

ف۱ بحری تجارت مراد ہے ۱۲

ف۲ زمین کی مخلوقات کا آدمی کے بکار آمد ہونا تو ظاہر ہے آسمانی مخلوقات کے بارے میں شیخ سعدی نے عمدہ طور پر کہا ہے ؎ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✤ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار ✤ شرطِ انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری ۱۲

ف۳ کارنامہ اور کارِ نمایاں منزل ۶ اُن بڑے واقعات کو کہتے ہیں جو مدتوں یاد رہیں جیسے طوفانِ نوح ؑ اور فرعون کا غرق ہونا اور وہ عذاب جو عاد و ثمود اور قوم لوط وغیرہ قوموں پر نازل ہوئے ۱۲

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ

اور (من و سلویٰ جیسی) عمدہ عمدہ چیزیں اُنھیں کھانے کو دیں اور دُنیا جہان کے لوگوں پر اُن کو فوقیت دی۔ اور دین کے کھلے کھلے

مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

احکام اُن کو (دیتا) دیے سو اُن لوگوں نے جو ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو آگاہی ہوئے پیچھے آپس کی ضد سے (کیا)۔ اور اے پیغمبر جن (باتوں) میں

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار اِن میں اُن (باتوں) کا فیصلہ کر دے گا

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ

پھر (اے پیغمبر ہم) نے تم کو دین کی (ایک) شریعت (یعنی اسلام) سے لگا دیا ہے تو تم اسی (ڈھرے) پر چلے جاؤ اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

جن کو (اِن) باتوں کا علم نہیں اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ تمہارے کچھ بھی کام نہیں آ سکتے اور نافرمان لوگ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا بَصَآئِرُ

ایک کے ساتھی ایک اور پرہیزگاروں کا ساتھی اللہ یہ (قرآن)

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

لوگوں کے لیے (عقل و) دانش کی باتوں کا مجموعہ ہے اور جو لوگ (اس کا) یقین رکھتے ہیں اُن کے لیے سراپا ہدایت اور رحمت ہے۔ جو لوگ بدکرداریوں کے مرتکب ہو رہے ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً

کیا اُنھوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم اُن کو اُن ہی لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ) اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ اُن (سب) کا مرنا اور اُن (سب) کا جینا ایک ہی طرح کا ہو یہ (لوگ کیا ہی) بُرے حکم لگایا کرتے ہیں اور اللہ نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور زمین کو (کسی غرض اور) مصلحت سے پیدا کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے (چنانچہ قیامت میں ایسا ہی ہوگا) اور لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائے گا

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص کے حال پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ نے اُس کو گمراہ کر دیا ہے ف۲

عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اُس کے کانوں پر اور اُس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے تو خدا کے (گمراہ کیے) پیچھے اُس کو کون ہدایت دے سکتا ہے

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

کیا تم لوگ غور (و فکر) کر کے کام میں نہیں لاتے اور کہتے ہیں ہماری تو بس یہی دُنیا کی زندگی ہے اور بس

منزل ۶ — ع ۲/۱۰ — ۱۸

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کارخانۂ دُنیا میں انسان اشرف المخلوقات ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام ساز و سامان اِسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک وقت تک دُنیا میں رہتا اور دنیا کی چیزوں سے متمتع ہوتا اور اُن میں تصرفات کرتا ہے اور اسی تمتع اور تصرف کی وجہ سے وہ فاعل مختار ہے اور خدا کے ہاں اپنے افعال کا جواب دہ تو اس صورت میں نیک و بد یکساں نہیں ہو سکتے کہ بس ایک معمولی قاعدے کے مطابق ایک ہی طرح پر پیدا ہوئے اور ایک ہی طرح پر مر گئے اور اس کے بعد کچھ نہیں بلکہ دنیا کے بعد ایک اور ہستی ہے اور جو کچھ یہاں کیا ہے۔ وہاں اس کا نتیجہ بھگتنا ہے۔ نیک بہشت میں ہوں گے اور بد دوزخ میں ۱۲

ف۲ یعنی باوجودیکہ جانتا بوجھتا ہے اور پھر اس کی عقل پر پتھر پڑے ہیں کہ انکار کرتا ہے سچ کہا ہے العلم حجاب اکبر خدا کی طرف سے ہدایت نہ ہو تو علم و عقل کیا کام آئے اور مفسرین نے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ خدا نے یہ جان کر کہ یہ شخص گمراہ ہونے والا ہے اور اس میں ہدایت پانے کی صلاحیت نہیں اس کو گمراہ کر دیا ۱۲

حاشیہ ف۱ "بصائر" بصیرت کو کہتے ہیں ۱۲

نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ

کہ (یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کر دیتا ہے اور ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں

إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ مَّا كَانَ

یہ تو نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو بس

حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا ائْتُوا بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ قُلِ

یہی کٹ حجتیاں کیا کرتے ہیں کہ (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوی قیامت میں) سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا) اٹھا لاؤ کہو

اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ

کہ اللہ ہی تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (وہی) تم کو مارتا (بھی) ہے پھر (اسی طرح) قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں تم کو (دوبارہ جلا کر)

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ

مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف اور آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ

اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (قیامت کے) جھٹلانے والے بڑے ہی گھاٹے میں جا رہیں گے (اس لیے کہ منکر قیامت تھے)

جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰٓ إِلَىٰ كِتَٰبِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ

(منتظر فیصلہ ہو کر سب اور) دو زانو بیٹھی ہوگی ہر ایک امت اپنے نامۂ اعمال کے (دیکھنے) کے لیے بلائی جائے گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ) دنیا میں تم

تَعْمَلُونَ ۝ هَٰذَا كِتَٰبُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ

عوض دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (جس میں تمہارے اعمال لکھے ہوئے ہیں) تمہارے مقابلے میں حق حق بول رہی ہے (اور) جیسے جیسے تم عمل

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ

تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کو

رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوٓا

ان کا پروردگار اپنی رحمت میں لے لے گا یہی صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کفر کرتے رہے

أَفَلَمْ تَكُنْ ءَايَٰتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا

(ہم ان سے کہیں گے) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں (مگر) تم نے غرور کیا اور تم کچھ تھے ہی

مُّجْرِمِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا

نافرمان لوگ اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں

قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ

تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہاں کچھ یوں ہی سا وہم تو ہم کو بھی گزرتا ہے مگر

ع ۳ ۵ ۱۹

ف اسی طرح کی آیت ابھی تھوڑی دور سورۂ دخان کے دوسرے رکوع میں گزر چکی ہے منکرین قیامت کا جو اعتراض وہاں تھا وہی یہاں ہے مگر وہاں خدا نے آسمان و زمین کو کسی مصلحت کے لیے پیدا کرنے سے جواب دیا تھا اور یہاں یہ جواب دیا کہ اول بار دنیا میں جلاتا اور مارتا ہے تو وہی دوبارہ جلا اٹھانے گا یعنی جو دنیا میں جلانے اور مارنے پر قادر ہے وہی دوبارہ جلا اٹھانے پر بھی قادر ہے اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ۱۲

منزل ۶

مُسْتَيْقِنِينَ ○ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا

(جس کو) یقین (رکھتے) ہیں وہ تو ہم کو (ہی) نہیں اور جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے (اب) اُن کی برائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور

بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ○ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ

ہنسی اڑاتے رہے ہیں (اب) وہ اُن پر آ نازل ہوگا اور (اُن سے) کہہ دیا جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلائے رکھا

يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِينَ ○ ذٰلِكُمْ

آج ہم بھی تم کو (دیدہ و دانستہ) بھلا دیں گے ف اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ اُس کی سزا ہے

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ

کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی بنائی اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا غرض آج

لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

نہ تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ اُن کو موقع دیا جائے گا کہ (توبہ و استغفار کر کے خدا کو) رضامند کر لیں۔ پس اللہ ہی کو تعریف

وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

(جو) آسمانوں (کا) اور زمین کا مالک (ہے اور) دنیا جہان کا مالک (ہے) اور آسمانوں (میں) اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے

الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

اور وہی زبردست (اور) حکمت والا ہے

سُورَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ احقاف مکے میں اتری اور اس کی پینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حٰمٓ ○ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○

حٰمٓ (یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى

ہم نے آسمانوں (کو) اور زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو کسی مصلحت ہی سے اور ایک وقت خاص تک کے لیے پیدا کیا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّآ اُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ

اور کافروں کو جس (چیز) سے ڈرایا جاتا ہے (یعنی قیامت وغیرہ وہ) اُس کی پروا (ہی) نہیں کرتے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو

مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو (ایک نظر) مجھ کو تو دکھاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا ساجھا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ اِيتُونِي بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت میرے سامنے پیش کرو

ف خدا کے بھلا دینے کے یہ معنی ہیں کہ دوزخیوں کی کچھ بھی خبر نہیں لے گا کہ ان پر کیا گزر رہی ہے

منزل ۶ — ع ۴

كُنتُمْ صٰدِقِينَ ۝ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللّٰهِ مَن

اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خدا کے سوا ایسے معبود کو پکارے

لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غٰفِلُونَ ۝ وَإِذَا

جو روز قیامت تک اُس کو جواب نہ دے سکیں اور (جواب دینا تو درکنار) اُن کو اُن کی دعا (تک) کی (بھی) خبر نہیں۔ اور جب

حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَآءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ۝ وَإِذَا

(قیامت کے دن) لوگ (حساب کے لیے) جمع کیے جائیں گے تو وہ (معبود) ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے اور جب

تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ

ہماری کھلی کھلی آیتیں ان (لوگوں) کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (تو) جو لوگ منکر ہیں (قرآن) برحق کے آنے کے پیچھے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُۥ

یہ تو صریح جادو ہے ف۱ (ای پیغمبر) کیا یہ (لوگ قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اس کو اس (شخص یعنی تم) نے اپنے دل سے بنا لیا ہے

فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ

(تم ان سے) کہو کہ اگر میں نے اس کو اپنے دل سے بنا لیا ہو گا تو تم خدا کے مقابلے میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے ف۲ وہ جو کچھ تم (باتیں) بناتے ہو وہی اُن کو خوب جانتا ہے

بِهِۦ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ مَا كُنتُ

(اور وہی) میرے اور تمہارے درمیان شاہد کافی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں

بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا

پیغمبروں میں کوئی انوکھا (پیغمبر) بن کر نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ (آیندہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ جانتا ہوں کہ) تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا ف۳

مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ

میری طرف جو وحی آتی ہے میں صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں اور میں تو صاف صاف طور پر (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر یہ (قرآن)

عِندِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ عَلَىٰ

خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار کر بیٹھے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی ایک (کتاب) کے نازل ہونے کی گواہی دی

مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝

اور وہ ایمان (بھی) لے آیا اور تم اکڑ بیٹھے (تو اس صورت میں تمہارا کیا انجام ہونا ہے) بے شک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ف۴

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ ءَامَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ ۚ

اور کافر مسلمانوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر (دین اسلام) بہتر ہوتا تو (یہ عوام الناس) ہم سے پہلے اس کی طرف نہ دوڑ پڑتے

وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ هٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝ وَمِن قَبْلِهِۦ

اور جب قرآن سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب (اس کے سوا اور کیا) کہیں گے کہ یہ (تو ایک) قدیمی جھوٹ ہے ف۵ حالانکہ قرآن سے پہلے

ف۱ جادو سے اُن کی مراد یہ ہے کہ لوگ اس کی باتوں میں آجاتے ہیں جیسے کسی پر کوئی منتر پڑھ دیا جائے ۱۲

ف۲ یعنی اگر میں نے بنایا ہے تو اس کا وبال بھی میں ہی بھگتوں گا تم مجھے اس وبال سے نہیں بچا سکو گے اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو تمہیں پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ۱۲

ف۳ یا تو مراد یہ ہے کہ میں غیب نہیں جانتا کہ دنیا میں کسی کو کیا پیش آئے گا یا خوف الٰہی کے لحاظ سے کہا کہ میں کسی کا انجام کار نہیں جانتا نہ اپنا نہ تمہارا سو خدا کو کام تو سوچے ہوئے ہیں میں نے سب لیکن پھر رہے ہے کہ خوف مجھے اس کی بے نیازی کا ہے ۱۲

ف۴ کہتے ہیں کہ اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام صحابی ہیں بہر کیف کوئی ہوں مطلب یہ ہے کہ علمائے یہود میں جو منصف مزاج تھے وہ پیغمبر آخر الزمان کی پیشین گوئیاں تورات میں دیکھ کر اُن کے منتظر تھے اُن کی باتیں سُن کر ایمان لے آئے ۱۲

ف۵ یعنی جس طرح قدیم سے جھوٹی باتیں بنتی چلی آئی ہیں یہ بھی اُسی قسم کا ایک جھوٹ ہے ۱۲

كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

موسیٰ کی کتاب (یعنی تورات نازل ہو چکی ہے) کہ وہ بجائے خود دین کی پیشوا اور (خدا کی) رحمت (ہے) اور یہ (قرآن بھی اسی طرح کی کتاب (الٰہی) ہے) تورات

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

تاکہ جو لوگ (بڑے) سرکش ہیں اُن کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور جو لوگ نیکوکار ہیں اُن کو (خوشنودی خدا کی) خوشخبری (دے) بے شک جن لوگوں نے کہا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (آخر تک اسی عقیدے پر) جمے رہے تو (آخرت میں) نہ تو اُن پر (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اہل جنت کہ اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) اُن کے عملوں کا بدلہ (ہے) جو (دنیا میں) کرتے رہے اور ہم نے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ

اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اُس کو پیٹ میں رکھا اور مشکل ہی سے اُس کو جنا اور اُس کا پیٹ میں رہنا

وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اور اُس کا دودھ کا چھوٹنا کم سے کم (یہ) تیس مہینے (میں جاکر تمام) ہوتا ہے [ف] یہاں تک کہ جب (آدمی) اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے یعنی چالیس برس کی عمر

ف کم سے کم تیس مہینے اس طرح پر ہوتے ہیں کہ حمل کی اقل مدت چھ مہینے پھر دو برس دودھ پلانے کے ان کا مجموعہ تیس مہینے ہوئے ۱۲

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى

کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اِس (بات) کی توفیق دے کہ تُو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کیے ہیں میں اُن احسانات کا شکر گزار ہوں

منزل ۶

وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ

اور اِس (بات) کی (بھی توفیق دے) کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں نیک بختی پیدا کر (کہ) میں (اپنی ذریت میں) تیری طرف رجوع کرتا ہوں

تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

(اپنی تمام حاجتوں میں) تیری طرف رجوع لاتا ہوں اور میں تیرے فرماں بردار بندوں میں ہوں یہی لوگ ہیں کہ (اللہ جنتیوں (کے شمول) میں ہم ان کے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ

نیک عملوں کو قبول فرمائیں گے اور اِن کی خطاؤں سے درگزر کریں گے وعدہ

الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ

سچا جو (دنیا میں) اِن سے کیا جاتا تھا (یہ اُس کی تعمیل ہے) اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر تُف ہے[1]

لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا

کیا تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ میں (دوبارہ زندہ کر کے قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے (کتنی) اُمتیں گزر گئیں (اور کسی کو مر کر جیتے نہ دیکھا)

يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ

وہ خدا کی دہائی دیتے ہیں (اور بیٹے سے کہتے ہیں) کہ تیرا برا ہو ناس ایمان لے آ بے شک اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے تو (یہ اُن کو) جواب دیتا ہے کہ یہ تو

[1] تُف دینا جھڑکنا وعدہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی دھمکا دینا ۱۲

إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي

نرے اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں یہی وہ لوگ ہیں

أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ

کہ جنات کی اور آدمیوں کی دوسری اُمتیں جو اُن سے پہلے ہو گزری ہیں اُن کے ضمن میں یہ بھی وعدہ عذاب کے مستحق ہوئے بے شک

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَ

اور (آخرت میں) اپنے اپنے عمل کے مطابق سب (اچھے یا برے) کے درجے ہوں گے اور (یہ) اس لئے کہ خدا اُن لوگوں کو اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور اُن

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ

(قیامت کے دن) جب کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے حصے کے مزے اڑا چکے

الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ

اور اُن سے (خاطر خواہ) فائدہ (بھی) اٹھا چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی (یہ) اس کا بدلہ (ہے) کہ تم

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝ وَ

ناحق (زمانہ) زمین میں اکڑا کرتے تھے اور (یہ) اس کا بدلہ (ہے) کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے اور

اذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ

(اے پیغمبر اِن لوگوں کو قوم) عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کو یاد دلاؤ جب اُنہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (عذابِ خدا سے) ڈرایا اور

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ

اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے) ڈرانے والے بھی آچکے تھے (اور ہود نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا

تمہاری نسبت (ایک) بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خطرہ ہے وہ کہنے لگے کیا تو اس غرض سے ہماری طرف (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ

پس اگر (اپنے دعوے میں) سچا ہے تو جس (عذاب) کا وعدہ تو ہم (لوگوں) سے کرتا ہے اس کو ہم پر لا نازل کر۔ ہود نے کہا اس کی خبر تو

عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ

اللہ ہی کو ہے اور مجھ کو جو (پیغام) دے کر بھیجا گیا ہے وہ تم کو پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کرتے ہو

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

پھر (اُن لوگوں نے) جب اُس عذاب کو دیکھا کہ ایک ابر ہے جو اُن کے میدانوں کی طرف کو امنڈا چلا آرہا ہے تو لگے کہنے کہ یہ تو ایک ابر ہے (اور) ہم پر

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ

بلکہ یہ وہی (عذابِ خدا) ہے جس کے لئے تم جلدی مچاتے تھے (یعنی بڑے زور کی) آندھی ہے جس میں عذاب دردناک ہے

منزل ۶

شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

کہ وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کئے دیتی ہے چنانچہ (واقع میں) یہ لوگ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا

نافرمان لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے ایسے کاموں کا مقدور دیا تھا کہ تم (اہلِ مکہ) کو اُن کا مقدور بھی نہیں دیا اور

لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ

اُن کو کان اور آنکھیں اور دل (سب کچھ) دئیے تھے لیکن از بسکہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ اُن کے کان ہی ان کے کچھ کام آ سکے

وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم

اور نہ اُن کے دل اور جس (عذاب) کی ہنسی اڑاتے تھے (آخر کار) اُن ہی پر الٹ پڑا

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ

اور (اے اہلِ مکہ) ہم نے تمہارے آس پاس کی (کئی) بستیاں ہلاک کر دیں

الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ

اور ہم نے بدل بدل کر (اپنی قدرت کی) نشانیاں (کئی طرح کی) دکھائیں کہ کسی ڈھب سے وہ (اپنی حرکات سے) باز آ جائیں (مگر انہوں نے ایک نہ مانی)

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ

خدا کے سوا جن چیزوں کو انہوں نے تقرب (خدا) حاصل کرنے کے لئے اپنا معبود بنا رکھا تھا اگر ان کو قدرت تھی تو انہوں نے (نزولِ عذاب کے وقت)

وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ

اور اُن کا جھوٹ اور ان کی بہتان بندیوں کی حقیقت تھی (جو ظاہر ہو گئی) اور (اے پیغمبر) اُن لوگوں کو اس قصہ کا علم کرو جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تمہاری طرف متوجہ کیا

الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ

کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ اس (موقع) پر آ حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ چپ رہو (اور سنتے رہو) پھر جب (قرآن کا پڑھنا) تمام ہوا

وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۝ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا

تو وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ گئے کہ ان کو (عذابِ خدا سے) ڈرائیں۔ (اور ان سے جا کر) کہنے لگے کہ بھائیو! ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں

أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے (اگلی کتابیں) جو اس کے زمانے میں موجود ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے (دینِ) حق (ربانی)

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ

اور سیدھا رستہ دکھاتی ہے۔ بھائیو! (یہ پیغمبر محمد) جو خدا کی طرف سے منادی کرتے ہیں اُن کی بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ تاکہ خدا

لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

تمہارے گناہ معاف کرے اور (آخرت کے) عذابِ دردناک سے تم کو (اپنی) پناہ میں رکھے اور جو (شخص) خدا کی طرف سے منادی کرنے والے کی

منزل ۶

ع ۴ ۳

اللہ

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰٓئِكَ

وہ روے زمین پر (کہیں بھاگ کر خدا کو تو) عاجز کر سکتا نہیں اور نہ خدا کے سوا (کوئی) اُس کے حمایتی ہیں یہ لوگ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں گ (جو لوگ قیامت کے منکر ہیں) کیا انھوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جس خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اور ان کے پیدا کرنے میں اُس کو (ذرا بھی) تھکان نہ ہوا وہ مُردوں کے جلا اُٹھانے پر (بھی) قادر ہے (اور) کیوں نقادر نہ ہو وہ تو ہر چیز کی

قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ

قدرت رکھتا ہے۔ اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اُن سے) پوچھا جائے گا کہ کیا یہ (دوزخ اب بھی) برحق نہیں ہے؟

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

وہ کہیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور برحق ہے تو (خدا اُن کو حکم دے گا کہ) اچھا تو اپنے کفر (و انکار) کے بدلے میں (اسی حکے) عذاب (کے مزے) چکھو

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ

تو (اے پیغمبر) جس طرح (اَور) ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کی ایذاؤں پر) صبر کیا تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ

يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ

جس دن (قیامت کو) دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا دنیا میں) بہت سے رہے ہوں گے تو (سارے) دن میں

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

سو (اب اس کے بعد) جو لوگ نافرمان ہوں گے وہی ہلاک ہوں گے

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ محمد مدینے میں اُتری اور اُس کی اڑتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ

جن لوگوں نے (دین حق کو) نہ مانا اور اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکا خدا نے اُن کے عمل گئے گزرے کر دیئے اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ

ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اور (قرآن) جو محمد پر نازل ہوا ہے اس پر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے (اور) ان کے پروردگار (کی طرف سے) ہے

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

خدا نے اُن کے گناہ اُن پر سے اُتار دیئے اور اُن کی (دینی دنیوی) حالت (بھی) درست کر دی۔ یہ (اختلاف حالت) اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے (دین حق کو نہ مانا)

اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ

وہ غلط رستے پر چلے اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کے ٹھیک رستے پر چلے

ف مولوی شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں کہ حضرت نکلے تھے حج کے دنوں میں شہر مکے سے باہر نماز صبح کی پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اُس وقت کئی جن سن گئے او مسلمان ہوئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر تشریف لے گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورہ جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت پر وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی ان کو سبب معلوم نہ تھا قرآن جب سنا تو جانا کہ اس کا نزول ہوتا ہے اس سبب سے خبر بندی ہے ۱۲

منزل

ع ۹ / ۴

يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

یوں اللہ لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے اُن کے حالات بیان فرماتا ہے۔ تو مسلمانو! جب (لڑائی میں) کافروں سے تمہاری مُٹھ بھیڑ ہو تو بے تامل اُن کی

الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ

یہاں تک کہ جب خوب اچھی طرح اُن کا زور توڑ لو تو (اُن کی) مشکیں کس لو (یعنی قید کر لو) پھر (قید کیے) پیچھے یا تو احسان رکھ کر (چھوڑ دینا)

اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

یا معاوضہ لے کر یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں ف۱ یہ (ہمارا ارشاد ہے اور اسی کی تعمیل ہونی چاہیے) اور خدا چاہتا

لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

تو (لڑنے کی نوبت نہ آتی اور یوں ہی) اُن سے بدلہ لے لیتا مگر (اُس کو تو یہ) منظور ہوا کہ ایک کو ایک سے (لڑوا کر تم سب) آزمائے اور جو لوگ خدا کی راہ

اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ

اُن کے عملوں کو خدا ہرگز رائگاں نہیں ہونے دے گا (بلکہ) انھیں (منزل) مقصود کو پہنچا دے گا اور اُن کو خوش حال کر دے گا (یعنی اُن کو) جنت میں جا

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

جس کا حال اُس نے اُن کو (پہلے سے) بتا رکھا ہے۔ مسلمانو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے ۔ تو وہ تمہاری مدد کرے گا

وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ

اور (دشمنوں کے مقابلے میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا اور جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں اُن کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے ف۲ اور اُن کا سارا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

(اور) یہ اس سبب سے کہ خدا نے جو (دین) اُتارا اُس کو اُنھوں نے پسند نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے اُن کے عمل اکارت کر دیے ۔ کیا یہ لوگ

فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ

ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو دیکھتے کہ جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ

کہ خدا نے اُن کو تہس نہس کر دیا اور ایسا ہی کچھ (اِن) کافروں کو (بھی) پیش آنا ہے یہ اس سبب سے کہ مسلمانوں کا حامی (و مددگار) تو اللہ ہے

اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اس سبب سے کہ کافروں کا کوئی حامی (و مددگار) نہیں ۔ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے بلا شبہہ اُن کو اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَ

(دنیا میں بے فکری کے ساتھ) رستے بستے اور جس طرح چارپائے کھاتے پیتے ہیں (یہ بھی) (نا شتاب) کھاتے پیتے ہیں اور ان کا (آخری) ٹھکانا دوزخ

كَاَيِّنْ

ع ۱۳ عند المتقدمین ۱۲

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے یہ عرب کا محاورہ ہے ہمارے ہاں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا نہیں بولتے اسی لیے ہم الفاظ سے الگ ہو گئے ہیں مطلب ہے کہ دشمنوں میں لڑنے کی طاقت نہ رہے اور لڑائی موقوف ہو جائے ۱۲

ف۲ لغت منزل ۶ میں تعس کے کئی معنی لکھے ہیں از انجملہ دو مناسب مقام ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے یکدہ ہلاک ہو گئے اور تہس نہس جو کردو میں بولا جاتا ہے عجب نہیں کہ تہس یہی تعس ہو ۱۲

ع ۵

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ

(اور اے پیغمبر) تمہاری (یہ) بستی (مکہ) جس (کے لوگوں) نے تم کو (گھر سے) نکال چھوڑا کتنی بستیاں اس سے بھی قوت میں بڑھی چڑھی تھیں

أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ

کہ ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا اور کوئی بھی اُن کی مدد کو نہ کھڑا ہوا — تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے (سیدھے) کھلے رستے پر ہیں وہ

كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ

اُن کی طرح (کے) ہو سکتے ہیں جن کی بدکرداریاں اُن کو بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور وہ اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتے ہیں جس بہشت کا

الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ

اُس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں (ایسے) پانی کی نہریں ہیں جس میں بو کا نام نہیں اور (ایسے) دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ مطلق نہیں بدلا

طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى

اور (ایسی) شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو بہت ہی خوش ذائقہ معلوم ہوگی اور (نیز) صاف (و شفاف) شہد کی نہریں ہیں

وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

اور اُن کے لیے وہاں ہر طرح کے میوے (موجود) ہوں گے اور اُن کے پروردگار کی طرف سے (گناہوں کی) معافی (سو آگ کیا ایسے بہشتی

النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ

اور پیاس لگے گی تو اُن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور وہ (اُن کی) انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ اور (اے پیغمبر) بعض ان میں ایسے (بھی) ہیں جو

حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

مگر جب تمہارے پاس سے (اُٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو (دینی) معلومات دی گئی ہیں اُن سے پوچھتے ہیں کہ (کیوں جی) اس شخص نے ابھی (ابھی) کیا کہا

آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهَلْ يَنْظُرُونَ

اور جو لوگ راہ پر ہیں (جب جب قرآن سنتے ہیں تو) اللہ (اس قرآن کی برکت سے) ان کو زیادہ ہدایت دیتا اور (نیز) ان کو پرہیزگاری کی توفیق

إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ

پس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایکا ایکی ان پر آ نازل ہو سو اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں ف

إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ

جب قیامت ان کے سامنے آ موجود ہوگی تو (اس وقت) ان کا سمجھنا ان کو کیا مفید ہوگا۔ تو (اے پیغمبر اچھی طرح) جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

(ہم سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور (نیز) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے (بھی معافی مانگتے رہو) اور (لوگو) کام کاج میں

ف قرب قیامت کی علامتوں میں سے بڑی علامت ہمارے پیغمبر آخر الزمان کا مبعوث ہونا ہے سو ہو چکا۔ اور یوں حدیثوں میں قیامت کی علامتیں بکثرت موجود ہیں منجملہ ازاں جملہ کثرت گناہ و بدکاری کا شائع ہونا علم دین کا اٹھ جانا وغیرہ وغیرہ ۱۲

مَثْوٰىكُمْ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ

اور آرام کے لیے گھروں میں (آکر) ٹھیرنا اللہ کو (سب) معلوم ہے۔ اور سچے مسلمان تو یہ تمنا ظاہر کرتے ہیں کاش (جہاد کے بارے میں) کوئی سورت

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ

کوئی سورت نازل ہو اور اس میں (صاف طور پر جہاد کا حکم اور) لڑائی کا تذکرہ ہو تو اے پیغمبر! جن لوگوں کے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ

دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس (خوف زدہ) دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو رہی ہو اور اس

فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ

تو خدا ہی ان کا کھوج کھوئے (رسول کی) فرماں برداری (چاہیئے) اور (کچھ) پوچھیں تو سیدھی طرح سے (بے لاگ لپیٹ) جواب دینا چاہیئے اور جب

صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

خدا سے سچے رہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہو۔ (اے منافقو) کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ اگر (جہاد کرنے سے) پھر بیٹھو

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

تو (اس صورت میں بھی) ملک میں فساد کرنے لگو اور اپنے رشتوں ناطوں کو توڑنے ف یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي

اور ان کو (حق بات کے سننے سے) بہرا اور (راہ راست کے دیکھنے سے) ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) کو نہیں سمجھتے یا

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

دلوں پر تالے (لگ رہے) ہیں بے شک جن لوگوں نے (دین کا) سیدھا رستہ صاف طور پر معلوم ہوا (اور) پھر بھی وہ اپنے الٹے پاؤں پھر گئے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ

شیطان نے ان کو بہکا دیا اور ان کو (ان کی آرزوؤں کی) رسیاں دراز کر دی ہیں ف (اور) یہ (ان لوگوں کا پھر بیٹھنا)

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ

اس سبب سے ہے کہ جو لوگ (قرآن کو) جو خدا نے نازل کیا ناپسند کرتے ہیں (شاید) یہ (منافق) ان سے کہتے ہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمہاری ہی

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ

اور اللہ ان کی سرگوشیوں کو (خوب) جانتا ہے ف پھر اس وقت (ان کی) کیسی (گت) بنے گی جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

اور ان کے مونہوں پر اور ان کی پیٹھوں پر مارتے جاتے ہوں گے (اور ان کی) یہ نوبت اس لیے (ہوگی) کہ جو چیز خدا کو بری لگتی ہے یہ اسی کے

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اس کی خوشنودی نہ چاہی تو خدا نے بھی ان کے عمل ملیا میٹ کر دیئے کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے یہ خیال میں ہیں

ف مطلب یہ کہ جہاد جو کیے جاتے ہیں وہ امن قائم کرنے کے لیے ہیں اور منافق جو جہاد سے جی چراتے ہیں اور جہاد کو مفسدہ پردازی سمجھتے ہیں تو یہ ان کی حیلہ جوئی ہے اگر جہاد نہ بھی کیا جائے تاہم یہ لوگ خانہ جنگیاں اور لوٹ مار کیا ہی کرتے ہیں اور رشتے ناطے کسی چیز کا پاس لحاظ نہیں رکھتے اور آئندہ بھی ایسے فسادات سے باز نہیں آئیں گے۔

ف۲ املی لہم کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ

منزل ۶

اُن کو ڈھیل دے رکھی ہے ہم نے کاٹ دینے کے لحاظ سے ڈھیل کو رسی دراز کرنے سے تعبیر کیا ہے۔ مطلب یہ کہ شیطان نے ان کو سمجھا رکھا ہے کہ جہاد نہ کرو گے تو مدتوں جیتے رہو گے۔

ف۳ مطلب یہ کہ منافق کھلم کھلا تو مسلمانوں کی مخالفت کرتے نہ تھے مگر درپردہ یہودیوں سے ملے ہوئے تھے چنانچہ پارۂ قد سمع کی سورۂ حشر میں منافقوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے الم تر

ع ۲ ۔۔۔ ع ۳ ۔۔۔ ع ۹

أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم

کہ خدا اُن کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا اور (اے پیغمبر) ہم چاہتے تو تمہیں اُن لوگوں کو (ایسی طرح) دکھا دیتے کہ تم اُن کو اُن کی صورتوں

بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ○

ہی سے پہچان لیتے اور تم اُن کو (اُن کے) طرزِ کلام سے ضرور پہچان لوگے اور اللہ تم سب کے عملوں کو (خوب) جانتا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ

اور (مسلمانو!) ہم تم (سب) کو ضرور آزماتے رہیں گے تاکہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور (لڑائی کی تکلیفوں کو) برداشت کرنے والے ہیں اُن کو ہم (ا)چھی

أَخْبَارَكُمْ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا

جانچ لیں۔ بے شک جن لوگوں پر (دین کا سیدھا) رستہ صاف ظاہر ہو گیا (اور ظاہر ہوئے) پیچھے انھوں نے انکار کیا اور اللہ کے رستے سے (لوگوں کو)

الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَ

رسول کی مخالفت کی خدا کو تو — یہ لوگ کسی طرح کا نقصان پہنچا سکیں گے نہیں — بلکہ (وہ)

سَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اُن ہی کے عملوں کو اکارت کر دے گا — مسلمانو! — اللہ کے حکم پر چلو — اور رسول کے حکم پر چلو

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ

اور (رسول کی مخالفت کر کے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو — بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکا

ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ○ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا

پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے خدا اُن کو ہرگز نہ بخشے گا۔ تو (مسلمانو!) بودے نہ بنو اور (خود پیام دے کر دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ

إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ○

اور (جانے رہو کہ آخر کار) تم ہی غالب ہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے عملوں (کے ثواب) میں کسی طرح کی کمی نہیں کرے گا

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ

(یہ) دنیا کی زندگی (جو ہے) تو بس نرا کھیل اور تماشا ہے اور اگر (خدا پر) ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو وہ تم کو

أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ○ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

تمہارے اجر عنایت کرے گا اور (اپنے لئے) تمہارے مال تم سے نہیں طلب کرے گا (اور بالفرض) اگر وہ تم سے (اپنے لیے) تمہارے مال طلب کرے (اور تم

وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ○ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ

اور اس سے تمہاری دلی عداوتیں ظاہر ہوں۔ تم لوگ سن رکھو کہ (خدا کو تو تم کیا دو گے) تم (تو) ایسے (دل کے تنگ) ہو کہ تم کو خدا کے رستے میں (اپنے قومی کام

اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ

اس پر بھی تم میں ایسے (بہتیرے) ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو حقیقت میں خود اپنے سے بخل کرتا ہے

ف۱ عداوت سے مراد یا تو وہ عداوت ہے جو عموماً ہر ایک بخیل کو سائل سے ہوتی ہے یا یہاں وہ عداوتیں مراد ہوں جو پہلے سے مسلمانوں کے ساتھ اُن لوگوں کے دلوں میں تھیں ۱۲

ف۱ ہجرت کے چھٹے برس پیغمبر صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مسلمان مسجدِ حرام میں گئے اور وہاں احرام اتارنے کے لیے کوئی بیٹھا سر منڈوا رہا ہے اور کوئی بال کتروا رہا ہے اور چونکہ پیغمبر کا خواب غلط نہیں ہوا کرتا آپ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا مکے کے قریب پہنچے تو کفارِ قریش مسلمانوں کی آمد سُن کر لڑنے کے ارادے سے باہر نکل آئے آنحضرت نے قریش کی آمادگی دیکھ کر حدیبیہ میں مقام کیا اور فریقین میں گفت و شنود ہونے لگی آخر بڑی مشکل سے یہ صلح ٹھیری کہ دس برس تک مسلمانوں میں اور قریش میں لڑائی موقوف اور پیغمبر صاحب اس وقت بے عمرہ کیے لوٹ جائیں اگلے سال عمرہ کریں مگر کوئی مسلمان تلوار میان سے باہر نہ نکالے اور تین دن سے زیادہ مکے میں نہ رہیں اور دورانِ صلح میں اگر کوئی مسلمان کفارِ قریش سے جا ملے تو قریش اُس کو واپس نہ دیں اور اُن کا کوئی آدمی مسلمانوں کی طرف چلا آئے تو وہ اُن کو واپس دیا جائے یہ صلح پیغمبر صاحب نے دب کر کی اور مسلمانوں کی بڑی دل شکنی کا باعث ہوئی اس وقت بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ پیغمبر صاحب نے یہ کیسا خواب دیکھا اور بعض منافقین یہ شبہہ کرتے تھے کہ اگر خدا اسلام کا حامی ہوتا تو یوں دب کر صلح نہ کی جاتی اور کچھ لوگ شروع ہی سے پیچھے رہ گئے تھے اُن کو یقین تھا کہ اہلِ مکہ اِن مسلمانوں کو گھسنے نہیں دیں گے اور ایسا ہی ہوا لیکن

۶ نکہ ہر کس بقدرِ منزل ۶ ہمت اوست

حدیبیہ کی صلح بظاہر دب کر ہوئی تھی مگر حقیقت میں اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی کہ ابتدائی حالت میں آئے دن کی لڑائی اُن کو پنپنے نہیں دیتی تھی دوسرے معلوم تھا کہ قریش کی طرف سے ضرور بدعہدی ہو گی اور ہوئی بھی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار اور بنی بکر قریش کے تو صلح کی رُو سے اِن دونوں قبیلوں کو بھی شرائطِ صلح کی پابندی لازم تھی مگر یہ دونوں لڑے اور قریش نے در پردہ بنی بکر کی مدد کی حدیبیہ کی صلح ٹوٹ گئی مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور مکے پر چڑھ دوڑے خدا کا کرنا کہ بے لڑائی مکہ فتح ہوا حدیبیہ سے لوٹتے ہی پیغمبر صاحب سیدھے خیبر پر جا چڑھے اور اُس کو فتح کیا اور وہاں مسلمانوں کو بہت سا مالِ غنیمت بھی ہاتھ لگا اس سورہ میں اِن تمام واقعات کا بیان ہے یعنی صلحِ حدیبیہ کا اور فتحِ خیبر کا اور آخر کار فتحِ مکہ کا بلکہ بطور پیشین گوئی کے اشارہ غزواتِ فارس اور روم کا بھی ہے جو خلفاءِ راشدین کے وقت میں ہوئے اس

ع ۸

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

ورنہ اللہ تو بے نیاز ہے اور تم (اُس کے) محتاج ہو اور اگر تم (حکمِ خدا سے) روگردانی کرو گے تو (خدا) تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو (تمہاری جگہ) لا بٹھائے گا

غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

اور وہ تم جیسے (تنگ دل بھی) نہیں ہوں گے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ فتح مدینے میں اُتری اور اس کی (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

(اے پیغمبر حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی) حقیقت میں ہم نے کھلم کھلا تمہاری فتح کرا دی ف۱ تاکہ (تم اس فتح کے شکریے میں دینِ حق کی ترقی کے لیے اور زیادہ کوشش کرو)

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ۙ

اور پچھلے گناہ معاف کرے اور تم پر اپنے احسانات پورے کرے اور تم کو (دین کے) سیدھے رستے لے چلے اور (کوئی تمہارا مانع و مزاحم ہو)

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالا تاکہ اُن کے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ۙ لِّيُدْخِلَ

آسمانوں اور زمین (کی مخلوقات) کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ (ہر وقت کی مصلحت کا) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

(اور مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالنے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ مسلمان اسلام پر ثابت قدم ہیں اور آخر کار خدا ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بہشت کے)

فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ۙ

ان (ہی) باغوں (میں رہیں) اور (نیز یہ کہ) اُن پر سے اُن کے گناہوں کو اُتار دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

اور (نیز یہ کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے

الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں رکھتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے اور خدا کا غضب اِن پر (اُترا نازل ہوا)

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

اور اللہ نے اِن کو پھٹکار دیا اور اس کے علاوہ اُس نے اِن کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور (وہ بہت ہی) بُری جگہ ہے اور

سورہ میں اُن لوگوں پر ملامت ہے جو سفرِ حدیبیہ میں ساتھ نہ تھے مسلمانوں کو طرح طرح پر تسلی دی گئی ہے یعنی اُن کو سمجھایا ہے کہ حدیبیہ کی صلح کو مغلوبانہ صلح نہ سمجھو یہ فتحِ مکہ کی تمہید ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی کبھی اُن کو تسلی دی ہے کہ گو تم مکے نہ جا سکے مگر فتحِ خیبر کیا کم ہے اس صلحِ حدیبیہ کے چند واقعات قابلِ تذکرہ ہیں ایک بیعتِ رضوان ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمانؓ پیامِ صلح لے کر اہلِ مکہ کے پاس گئے تھے اُن کے آنے میں دیر ہوئی یہاں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان کو اہلِ مکہ نے مار ڈالا تو آپ چار و ناچار لڑائی ٹھیری اس پر پیغمبر صاحب نے مسلمانوں سے لڑنے مرنے کی بیعت لی جو بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک کیکر کے درخت کے تلے ہوئی تھی اور آخر کار اُس درخت کی تعظیم ہی حد سے زیادہ ہونے لگی جو ایک قسم کی پرستش سمجھی جاتی تھی چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں اُس درخت کو اکھڑوا پھینکوا دیا دوسرا واقعہ صلح نامہ ہے کہ اُس کے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ

آسمانوں (کے) اور زمین (کی مخلوقات) کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ (بڑا) زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر) ہم نے تم کو (اپنی) ذات

شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ

گواہ اور (اہل) ایمان والوں کو خوشخبری اور (کافروں کو) ڈر سنانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور (مسلمانو) ہم نے ان کو اس غرض سے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ تم

وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

اور اس کا ادب لحاظ رکھو اور صبح و شام اس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہو (اے پیغمبر) جو لوگ (صلح حدیبیہ کے وقت) تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی)

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ

وہ (تم سے نہیں بلکہ) خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں (کہ تمہارا نہیں بلکہ) خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے تو جو (ایسا پکا قول قرار کیے پیچھے) اس کو

عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

خود اسی پر پڑے گا اور جو اس (عہد) کو (پورا کر کے) پورا کرے گا جو اس نے خدا کے ساتھ کیا ہے تو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ

(اے پیغمبر) دیہاتی لوگ جو پیچھے رہ گئے (اور اس سفر حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے) اب وہ تمہارے روبرو یہ عذر (غلط) پیش کریں گے کہ ہم اپنے مال اور

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

اہل (و عیال) کی پرداخت میں لگے رہے تو آپ ہمارا (یہ) قصور (خدا سے) معاف کرا دیجیے (یہ لوگ) اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ

(اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر خدا تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں تمہارا (نفع یا نقصان)

نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

بلکہ (بات یہ ہے کہ) جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے (اور وہ جانتا ہے کہ تم مال و اولاد کی وجہ سے پیچھے نہیں رہے) بلکہ (دل میں) تم

يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ

کہ پیغمبر اور مسلمان اپنے بال بچوں میں کبھی واپس آنے ہی کے نہیں اور یہ (بات) تمہارے

فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ

دلوں میں کھب گئی تھی اور تم (طرح طرح کی) بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (ایسے خیالات سے) تم لوگ آپ برباد ہوئے اور جو

لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) منکروں کے لیے (جہنم کی) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

آسمانوں (کی) اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے سزا دے

النصف

ع ۹

منزل ۶

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ

اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کے لیے جانے لگو گے تو جو لوگ (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے

اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

کہ ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے دو (اس سے) ان کا مطلب یہ ہے کہ فرمودہ خدا کو بدل دیں (یعنی نہ ہونے دیں)

كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے اللہ نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے ف۱ یہ سن کر (یہ لوگ) کہیں گے کہ (خدا

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ

بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہم سے حسد رکھتے ہو ف۲ (حسد نہیں) بلکہ یہ لوگ (اصل مطلب) بہت ہی کم سمجھتے ہیں (کہ یہ) ان سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

دیہاتی جو (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہے ان سے کہہ دو کہ کوئی دن جاتا ہے کہ تم بڑے لڑنے والوں (یعنی فارس و روم) کے (مقابلے کے) لیے بلائے جاؤ گے کہ تم

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے تو اگر (اس وقت) خدا کا حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا اجر دے گا اور اگر (کہیں) تم نے سرتابی کی

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

جیسے تم پہلے (سفر حدیبیہ میں) سرتابی کر چکے ہو تو وہ تم کو عذاب دردناک کی سزا دے گا ف۳ (کسی) اندھے پر

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ

سختی نہیں (کہ خواہی نخواہی شریک جہاد ہو) اور نہ (کسی) لنگڑے پر سختی ہے اور نہ (کسی) بیمار پر سختی ہے اور جو

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا (اللہ) اس کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اور جو

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ

سرتابی کرے گا وہ اس کو عذاب دردناک کی سزا دے گا (اے پیغمبر) جب مسلمان (ایک کیکر کے) درخت کے تلے تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے

ع ۲

يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

خدا یہ حال دیکھ کر ضرور ان مسلمانوں سے خوش ہوا اور اس نے ان کی دلی عقیدت کو جان لیا اور ان کو اطمینان (قلب) عنایت کیا

عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ

اور (اس کے) بدلے میں ان کو سر دست (خیبر کی) فتح دی اور (فتح کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں جن پر ان لوگوں نے جا قبضہ کیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!) اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرما رکھا ہے کہ تم ان پر قابض ہو گے

ف۱ صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر پیغمبر صاحب خیبر کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کیے رہتے تھے خیبر فتح ہو گیا اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا غنیمت خیبر کے بارے میں خدا کا یہ حکم تھا کہ وہی لوگ اس کے مستحق ہیں جو سفر حدیبیہ میں بھی ساتھ تھے منافق جو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے تھے خیبر کی چڑھائی میں انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ جانا چاہا اور ان کا مطلب تھا کہ غنیمت خیبر سے حصہ لیں مگر پیغمبر صاحب نے اجازت نہ دی یہی مذکور ان آیتوں میں ہے ۱۲

منزل ۶

ف۲ یعنی تم ہم کو مارے حسد کے ساتھ نہیں چلنے دیتے کہ کہیں خیبر کی غنیمت میں سے حصہ نہ لیں ۱۲

ف۳ روم فارس کی لڑائیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی ہیں تو یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ کی بشارت ہے ۱۲

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً

تو یہ (خیبر کی غنیمت) تم کو جلد دلوا دی اور (صلح حدیبیہ کی وجہ سے عرب کے) لوگوں کے دستِ (تعدی) کو تم سے روک دیا (سوالگ) اور (ایک) مقصود یہ بھی تھا

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

مسلمانوں کے لئے (پیغمبر کی صداقت کی ایک) دلیل ہوں اور (نیز) یہ کہ خدا تم لو (اسلام کے) سیدھے رستے پر لے چلے (اور کوئی تمہارا مانع و مزاحم نہ ہو) اور

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ

جس پر اس وقت تک تم نے قابو نہیں پایا (مگر) وہ خدا کے احاطۂ (قدرت) میں ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ؏ اور اگر

قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ

کافر (اس وقت) تم (مسلمانوں) سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر اُن کو نہ کوئی حامی ہی ملتا اور

لَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

نہ کوئی مددگار (یہ) اللہ کا دستور (ہے) جو پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور (اے پیغمبر) تم

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

اللہ کے دستور میں کبھی (تغیر و) تبدل (ہوتا ہوا) نہ پاؤ گے۔ اور (مسلمانو!) وہ (خدا ہی تو) تھا جس نے عین (شہر) مکہ میں تم کو کافروں پر فتح دیے

عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

پیچھے ان سے اور (اس وقت) جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے تھے اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(سب) دیکھتا تھا ؁ (یہ مکے والے) وہی تو ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام (میں جانے) سے روکا

وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ (وہ جہاں کے تہاں) رُکے رہے (اور) اپنی (مقررہ) جگہ تک پہنچنے نہ پائے اور اگر (شہر مکہ میں) کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

اور کچھ مسلمان عورتیں نہ ہوتیں کہ تم اُن (کے حال) سے واقف نہ تھے (اور لڑائی کی صورت میں) تم اُن کو پامال کر ڈالتے اور نادانستہ اُن کی طرف

مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

(تو بھی معاملہ یکسو کرا دیا جاتا مگر خدا نے صلح حدیبیہ کے وقت) اس مصلحت سے لڑائی نہ ہونے دی کہ خدا اس عرصے میں جس (جس) کو چاہے اپنی رحمت کی

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ

تو ان (اہل مکہ) میں سے جس (جس) نے کفر کیا سب ہی کو ہم عذاب دردناک کی سزا دیتے (یہ اُس وقت کے واقعات ہیں) جب

كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

کافروں نے اپنے دل میں ضد ٹھان لی (اور ضد بھی زمانہ جاہلیت کی سی ضد) تو اللہ نے

؁ یہ فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ؁ ہاتھوں کے روک دینے سے مراد یہ ہے کہ دست درازی نہ کرنے دی ۱۲ ؁ اس آیۃ میں مذکور تو ہے صلح حدیبیہ کا اور اس کے بیان کے ضمن میں مسلمانوں کی طرف فتح کو منسوب کرنا ظاہر اخلاف واقعہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقۃ الحال یہ ہے کہ ابھی صلح حدیبیہ کا معاملہ در پیش تھا کہ کفار قریش کے اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادے سے جبل تنعیم کی راہ اُتر آئے مسلمان سامنے تو تھے ہی اُنھوں نے ان کو گرفتار ؁ کر لیا یہ بھی ایک قسم کی فتح ہے جو اس آیۃ میں مراد ہے لیکن پیغمبر صاحب نے اُن کو چھوڑ دیا اور چھوڑتے تو خواہی نہ خواہی عین شہر مکہ میں تلوار چلتی اور صلح ہوئی بھی تو نہ ہوتی ۱۲ ؁ مطلب یہ ہے کہ مکے میں بہت سے لوگ کافروں کے ڈر سے چھپے ہوئے مسلمان تھے اور خود مسلمانوں کو بھی اُن کا حال معلوم نہ تھا تو اگر لڑائی ہوتی تو کافروں کے ساتھ ان بے چاروں کا گھن بھی پس جاتا اور چونکہ یہ مسلمانوں کے دشمن نہ تھے مسلمانوں پر اس کی بابت بھی الزام آتی اس بات کا افسوس رہے تم سمجھا کرتے

؁ خصوصاً اسلام سے پہلے کا وقت زمانۂ جاہلیت کہلاتا ہے کیونکہ لوگ اللہ اور رسول کو نہیں جانتے تھے ۱۲ سکینہ ... کے کہیں ٹل گئے ہوتے

سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنے رسول اور مسلمانوں کو اپنی طرف سے تحمل و اطمینان (قلب) عنایت کیا اور

التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

ان کو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکھا ف اور وہ اس کے سزاوار اور لائق بھی تھے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

بے شک اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا کہ ان شاء اللہ تم (مسلمان) مسجد حرام میں

إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

بے خوف (وخطر) باطمینان (تمام) ہو داخل ہوگے (وہاں جاکر تم (کچھ تو) اپنا سر منڈواؤ گے اور (کچھ فقط) بال ہی کترواؤ گے ف

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○ هُوَ الَّذِي

غرض جس بات کی تم کو خبر نہ تھی خدا کو (پہلے سے) معلوم تھی پھر (اس خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ) فتح مکہ سے پہلے ایک سر دست فتح کرادی ف وہ (خدا)

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ

اپنے رسول (محمد) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرکے

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

اور (دین اسلام کی صداقت کے لئے) خدا گواہ بس کرتا ہے۔ محمد خدا کے بھیجے ہوئے (پیغمبر) ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں (تو ان کی

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

بڑے سخت ہیں مگر آپس میں رحم دل (اے مخاطب) تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں (اور کبھی) سجدہ کر رہے ہیں (اور) خدا کے فضل

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ

اور خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں ان کی شناخت یہ ہے کہ سجدے کے نشان ان کی پیشانیوں پر ہیں یہی

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ

اوصاف ان کے توراۃ میں (بھی مذکور) ہیں اور (یہی) اوصاف ان کے انجیل میں بھی ہیں (اور وہ روز بروز اس طرح ترقی کرتے جاتے ہیں) جیسے

فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ

پھر اس نے (غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے) اس (سوئی) کو قوی کیا چنانچہ وہ (رفتہ رفتہ) موٹی ہوئی (یہاں تک کہ آخر کار کھیتی) اپنی نال پر سیدھی

بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم

(اور خدا نے ان کو روز افزوں ترقی) اس لئے دی ہے کہ ان (کی ترقی) سے کافروں کو جلائے۔ ان میں سے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی)

مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○

مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمالیا ہے

ع ۹ ۱۱ — ع ۳ ۱۲

ف پرہیزگاری کی بات سے مراد ہے صلح کہ اگر مسلمان تحمل کو کام میں نہ لاتیں اور کافروں کی طرح جہالت کرتے تو صلح ٹھنڈی ہوگئی ہوتی اور خونریزی کی نوبت پہنچتی یہ مسلمانوں کی پرہیزگاری کی دلیل تھی نہ کافروں کے بادل ناخواستہ صلح کرلی ۱۲

ف سر منڈوانا اور بال کتروانا بھی جزو خواب تھا کہ ہم صاحب نے مسلمانوں کو ایسا کرتے خواب میں دیکھا اور سر منڈوانا یا بال کتروانا اعمال حج میں سے آخری عمل ہے مطلب یہ ہوا کہ تم اطمینان تمام حج پورا کروگے ۱۲

ف یعنی صلح حدیبیہ کہ یہ بھی ایک طرح کی فتح ہے یا فتح خیبر کہ وہ بھی صلح حدیبیہ کے تھوڑے ہی دن بعد فتح مکہ سے پہلے ہی تھی

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ حجرات مدینے میں اتری اور اس کی (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اٹھارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنایا کرو اور (ہمہ وقت) اللہ سے ڈرتے رہو

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

(کیونکہ) اللہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہے مسلمانو!

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ

تم ایک دوسرے (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو جو

الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

لوگ رسول خدا کے روبرو اپنی آوازیں پست کر لیا کرتے ہیں یہی ہیں

امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ

جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لئے (اچھی طرح) جانچ لیا ہے ان کے لئے (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور بڑا اجر ہے

الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

(اے پیغمبر) جو لوگ تم کو (تمہارے رہنے کے) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں جن کو (مطلق) عقل نہیں

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ وَاللَّهُ

اور اگر یہ (لوگ) اتنا صبر کرتے کہ تم (از خود) حجروں سے نکل کر ان کے پاس آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ

بخشنے والا مہربان ہے ف مسلمانو اگر کوئی بدذات تمہارے پاس کوئی خبر لائے

بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ

تو اچھی طرح (اس کو) تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ نادانی سے تم کسی قوم پر جا پڑو پھر اپنے کئے سے

نَادِمِينَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي

پشیمان ہو۔ اور جانے رہو کہ تم میں رسول خدا (موجود) ہیں (اور) بہتیری باتیں (اس قسم کی ہوتی) ہیں کہ اگر وہ

كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ

ان میں تمہارا کہنا مان لیا کریں تو (الٹی) تم ہی پر مشکل پڑ جائے مگر (بھلے کو) خدا نے تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور

ف قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے کو آئے پیغمبر صاحب کو مسجد میں نہ دیکھا تو لگے نام لے لے کر آواز بلند پکارنے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیغمبر صاحب کا ادب تعلیم فرمایا کہ آواز بلند کر کے پکارنا کیسا پیغمبر صاحب کے روبرو پکار کر بولنا بھی بے ادبی ہے ۱۲

زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ

اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے اور کفر اور خود سری اور نافرمانی سے تم کو نفرت دلا دی ہے

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

یہی لوگ ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے نیک چلن ہیں اور اللہ جاننے والا (اور)

حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا

حکمت والا ہے ف اور اگر (تم) مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو

بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي

پھر اگر ان میں کا ایک (فرقہ) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے (تم بھی) اس سے لڑو

حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف رجوع لائے پھر جب رجوع لے آئے تو فریقین میں برابری کے ساتھ صلح کرا دو

وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

اور انصاف کو ملحوظ رکھو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے مسلمان تو بس (آپس میں) بھائی ہیں

فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو تاکہ (خدا کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا

مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں

مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۖ وَلَا

اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور

تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ

آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لائے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے

بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

مسلمانو! (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ

اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا

النصف ع ۱۳

ف ولید بن عقبہ بن ابی معیط مسلمان تھا مگر منافق پیغمبر صاحب منافقوں کو جانتے تھے مگر مسلمانوں کے ساتھ ایسی مدارات کرتے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہو دوسری بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کے وقت سے لے کر حضرت عثمانؓ کی خلافت کے چند روز تک زکوٰۃ بیت المال میں داخل کرائی جاتی تھی اور اپنی زندگی میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد ان کے خلیفہ بنی رہے سے اس کو مسلمان ساز و سامان اور مساکین غریبوں کی امداد میں خرچ کرتے حضرت عثمانؓ کے وقت میں اسلامی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی اور سلطنت کی آمدنی بھی وافر تھی حضرت عثمانؓ نے زکوٰۃ بیت المال میں لینی بند کر دی اور منزل ۶ لوگوں کو اجازت دی کہ بطور خود ادا کر کے زکوٰۃ کر لیا کریں بہرکیف پیغمبر صاحب کے وقت میں یہی قاعدہ تھا کہ ایک عامل دیہات میں جاتا اور زکوٰۃ وصول کر لاتا بنی مصطلق ایک قبیلہ تھا ان سے زکوٰۃ کے وصول کرنے کو پیغمبر صاحب نے تالیف اور استمالت کے طور پر ولید کو مامور فرمایا ولید کی قوم اور بنی مصطلق میں تھی عداوت ولید پہنچا تو بنی مصطلق کے لوگ اس کو پیغمبر صاحب کا فرستادہ سمجھ کر استقبال کے لیے باہر آئے ولید عداوت سابقہ کی بنا پر بدگمانی کر کے مدینے واپس آیا اور لوگوں میں مشہور کر دیا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے اور ادائے زکوٰۃ سے انکار کرتے ہیں پیغمبر صاحب بنی مصطلق کی سزا دہی کے لیے کچھ لوگ بھیجنے کو تھے کہ اتنے میں بنی مصطلق کے کچھ لوگ دوڑے آئے اور عرض حال کیا یہ آیتیں اسی واقعہ کی شان میں نازل ہوئیں ۱۲

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں (تو غیبت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَ

مہربان ہے ۔ لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

(پھر) تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھیرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں اشرف وہی ہے جو تم میں بڑا

اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ

پرہیزگار ہے ۔ بے شک اللہ جاننے والا (اور) باخبر ہے ۔ عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے پیغمبر ان سے) کہدو

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ

کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں (یوں) کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے اور ایمان کا تو ہنوز تمہارے دلوں میں گزر تک بھی نہیں ہوا ف۲

قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ

اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمہارے عملوں (کے اجر) میں سے کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کرے گا

شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ بس (سچے) مسلمان تو وہ ہیں

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر (کسی طرح کا) شک (و شبہہ) نہیں کیا اور اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ

کوشش کی (حقیقت میں) یہی سچے (مسلمان) ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتاتے ہو؟

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

حالانکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ (تو سب ہی کچھ) جانتا ہے اور اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

(اے پیغمبر یہ لوگ) تم پر اپنے اسلام لانے کا احسان رکھتے ہیں تم (ان سے) کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام (لانے) کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ

تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم (دعوے اسلام میں) سچے ہو ف۳ بے شک

اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب (کی باتوں) کو جانتا ہے اور تم لوگ جیسے جیسے عمل کر رہے ہو اللہ ان کو دیکھ رہا ہے

ف اس آیت میں غیبت کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے اور وجوہ تشبیہ یہ ہیں اول بے خبری کہ جیسے مُردے کو اپنی بوٹیوں کے نوچے جانے کی خبر نہیں ہوتی اسی طرح اس شخص کو جس کی پیٹھ پیچھے برا کہا جاتا ہے غیبت کی خبر نہیں ہوتی دوسرے جس طرح گوشت خوار لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھاتے ہیں اسی طرح غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کردیا یا یوں کہو کہ اس کی عزت کا خون پی لیا فارسی میں غیبت کو ذرا پس مردم افتادن کہتے ہیں محاورہ اس تشبیہ سے بہت ہی مناسب ہے ۱۲ ف۲ ایمان دل سے علاقہ رکھتا ہے اور خدا کے سوا دوسرے کو اس کی خبر نہیں ہو سکتی اور اسلام افعال ظاہر سے تعلق رکھتا ہے ایک شخص مسلمانوں کی سی وضع رکھتا اور مثل مسلمانوں کے ساتھ کھاتا پیتا اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو شرع جو ظاہر پر حکم کرتی ہے اس کی رو سے مسلمان سمجھا جائے گا مگر ممکن ہے کہ اس کے دل میں ایمان نہ ہو اس آیت میں ایمان اور اسلام کا فرق جتانا مقصود ہے سخت افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں میں یہ فساد کثرت سے شائع ہو گیا ہے کہ بات بات میں مسلمانوں کو کافر بنا لیتے ہیں حالانکہ شریعت کی رو سے کسی کو حق نہیں کہ مسلمان بھائی کو گروہ اسلام سے خارج کرے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساری ہی عمر مسلمانوں کے گروہ کے بڑھانے کی تدبیروں میں لگے رہے اور وہ مسلمانوں کے گروہ میں داخل کرنے کے پئے جیلے ڈھونڈتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اُباہی

ع ۲ ۸ ۱۴

بکم الامم کہ تمام پیغمبروں میں میں ایسا پیغمبر ہوں جس کی اُمت آخرت میں سب اُمتوں سے زیادہ ہوگی اس کے برخلاف اب مسلمانوں کو گروہ مسلمانوں سے خارج کرنے کے پئے جیلے ڈھونڈھتے جاتے ہیں ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۱۲ ف۳ شیخ سعدی نے اسی مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ۵ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم * منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت ۱۲

سُوْرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّ ثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ ق مکے میں اُتری اور اس کی پینتالیس آیتیں ہیں اور تین رکوع
(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَھُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْھُمْ
قٓ (اے پیغمبر) قرآن مجید کی قسم (کہ تم ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو) مگر ان کافروں (نے) اس سے تعجب کیا کہ ان ہی میں کا ایک ڈر سنانے والا ان کے پاس آیا

فَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ
تو یہ کافر کہنے لگے کہ یہ تو (ایک) عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو ہم کو قیامت میں دوبارہ جلایا اٹھایا جائے گا؟)

رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۚ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْھُمْ ۚ وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ
بالکل بعید (از قیاس) ہے۔ مُردوں کے جن اجزا کو مٹی (کھاتی) اور کم کرتی ہے ہم کو تو معلوم ہی ہیں (پھر جب چاہیں گے اُن کو جمع کر لیں گے) اور ہمارے پاس کتاب

حَفِیْظٌ ۚ بَلْ کَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمْ فَھُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ
(لوح) محفوظ (بھی موجود) ہے (اور اس میں ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے) مگر ان لوگوں نے ایک حق بات کو بھی اور پوچھنے کے ساتھ ضد سے بے سوچے سمجھے اُس کو جھٹلایا

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَھُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰھَا وَزَیَّنّٰھَا وَمَا لَھَا
کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف (نظر بھر کر) نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو کیسا بنایا اور (ستاروں سے) اُس کو سجایا اور اُس میں

مِنْ فُرُوْجٍ ۚ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَاَلْقَیْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا
کہیں درز (کا نام) نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اُس کے اندر بھاری بوجھل پہاڑ جمائے اور

فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۢ بَھِیْجٍ ۚ تَبْصِرَۃً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ
سب طرح کی خوشنما چیزیں اُس میں اُگائیں تاکہ جھکنے بندے (ہماری طرف) رجوع لانے والے ہیں (وہ ہماری قدرت کا تماشا دیکھیں اور)

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ
اور ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا اور (اپنے) بندوں کو روزی دینے کے لیے اُس (پانی) کے ذریعے سے باغ اُگائے اور کھیتی کا اناج

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّھَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ
اور لمبی لمبی کھجوریں جن کی گُبھیں خوب گُتھی ہوئی ہیں اور (نیز) ہم نے مینہ کے ذریعے سے

بَلْدَۃً مَّیْتًا ۚ کَذٰلِکَ الْخُرُوْجُ ۚ کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
مری ہوئی (یعنی پڑتی پڑی) بستی کو جلا اُٹھایا اسی طرح (قیامت کے دن لوگوں کا قبروں سے) نکلنا ہوگا۔ ان (لوگوں) سے پہلے نوح کی قوم نے اور

الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ
خندق والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور قوم لوط نے اور بَن کے بسنے والوں نے

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ۚ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ
اور تبع کے لوگوں نے سب ہی نے تو اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا وعدۂ عذاب اُن کے حق میں پورا ہوا تو کیا ہم اوّل (بار) پیدا کر کے

ف۱ یعنی پیغمبر صاحب کو کبھی ساحر بتاتے ہیں کبھی جادوگر کبھی مجنون کبھی کچھ کبھی کچھ اور پھر قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہیں غرض ان کی بات کو قرار نہیں

ف۲ خندق والوں کا ذکر اخیر پارے کی سورۂ بروج میں ہے بن والے شعیب کی قوم ہیں تبع حمیر یمن کا بادشاہ تھا پیغمبر کے جھٹلانے کا ایک محمل تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک تمام پیغمبروں کا دین ایک رہا ہے تو یعنی صالح عباد کے لحاظ سے ایک ہی ہیں تو ایک پیغمبر کی تکذیب سے کل پیغمبروں کی تکذیب لازم آتی ہے

الاول بل هم في لبس من خلق جديد ○ ولقد خلقنا الانسان

(کہ قیامت میں دوبارہ نہیں پیدا کرسکیں گے؟ نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ (خلاف عادت) از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے شک میں (پڑے)

ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد

اور ہم اس کے دلی خیالات (تک) سے واقف ہیں اور ہم (اُس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں (مگر اُس کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہے)

اذ يتلقى المتلقيان عن اليمين وعن الشمال قعيد ○ ما يلفظ

کہ دو ضبط کرنے والے (یعنی کراماً کاتبین فرشتے) اُس کی باتیں ضبط (یعنی قلم بند) کرتے جاتے ہیں (ایک) داہنی طرف بیٹھا ہے اور (ایک) بائیں طرف

من قول الا لديه رقيب عتيد ○ وجاءت سكرة الموت

مگر ایک چوکیدار اُس کے پاس (لکھنے کو) تیار (رہتا) ہے۔ اور موت کی بیہوشی تو ضرور آکر رہے گی (اور ہم اُس وقت آدمی کو جتا دیں گے کہ)

بالحق ذلك ما كنت منه تحيد ○ ونفخ في الصور ذلك يوم

یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو گریز کرتا تھا اور (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہوگا جس سے (لوگوں کو)

الوعيد ○ وجاءت كل نفس معها سائق وشهيد ○ لقد كنت

ڈرایا جاتا ہے اور ہر شخص (اعمال کی جواب دہی کے لئے) حاضر ہوگا (ایک فرشتہ تو) اُس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا اور (ایک فرشتہ اُس کا نامۂ اعمال لئے)

في غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد ○

اِس (دن) سے بے خبر رہا تو (جو پردہ تیری آنکھوں پر پڑا تھا اب) ہم نے تیرے (اُس) پردے کو تجھ پر سے ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز (معلوم ہوتی) ہے

وقال قرينه هذا ما لدي عتيد ○ القيا في جهنم كل كفار

اور اُس کا ساتھی (جو گواہی دینے آیا ہے) عرض کرے گا کہ (الٰہی نامۂ اعمال) جو میرے پاس (لکھا موجود) ہے وہ تو یہ (حاضر) ہے۔ (اِس پر ہم اپنے دو چوبداروں)

عنيد ○ مناع للخير معتد مريب ○ الذي جعل مع الله الها

سرکش، نیکی سے روکنے والے حد (عبودیت) سے بڑھنے والے (دین میں) شکوک پیدا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرے (دوسرے معبود)

اخر فالقياه في العذاب الشديد ○ قال قرينه ربنا ما اطغيته

اب (سب کو لے جاکر) جہنم میں جھونک دو اور اِس (مجرم) کو بھی سخت عذاب میں (لے جاکر) ڈال دو (پھر) اُس کا ساتھی (شیطان) عرض کرے گا

ولكن كان في ضلل بعيد ○ قال لا تختصموا لدي وقد قدمت

بلکہ یہ (از خود) پرلے درجے کی گمراہی میں (پڑا) تھا (اِس پر خدا) فرمائے گا کہ ہمارے حضور میں (ایسے رگڑے) جھگڑے (کی باتیں) نہ کرو اور ہم تو تم

اليكم بالوعيد ○ ما يبدل القول لدي وما انا بظلام للعبيد ○ ع

ڈر سنوا چکے تھے۔ ہمارے ہاں (جو ایک) بات (قرار پا چکتی ہے پھر) نہیں بدلا کرتی اور ہم تو بندوں پر ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کرتے۔

يوم نقول لجهنم هل امتلات وتقول هل من مزيد ○ وازلفت

اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو (دوزخیوں سے) بھر چکی؟ (یا نہیں) وہ عرض کرے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ اور

منزل ۷

لے ہر ایک آدمی کے ساتھ دو فرشتے تعینات ہیں ایک اُس کے اعمال نیک لکھتا رہتا ہے دوسرا اعمال بد کراماً کاتبین اُن فرشتوں کی صفت ہو کر معرّف ہیں لو اعمال علاوہ لکھتے مگر اب کراماً کاتبین ان فرشتوں کا نام پڑ گیا ہے ۱۲ منہ

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

بہشت (اس قدر) پرہیزگاروں سے قریب لائی جائے گی (کہ کچھ بھی) فاصلہ نہ ہوگا یہی تو وہ (بہشت) ہے جس کا تم (میں) سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع

حَفِيظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۝

(حقوق کی) حفاظت کرنے والے کے لیئے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرتا رہا اور دل گرویدہ لے کر حاضر ہوا

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَ

(ہم ایسے لوگوں سے فرمائیں گے) کہ سلامتی کے ساتھ اس (بہشت) میں جا داخل ہو یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے جو چاہیں گے اُن کو بہشت میں (ملے گا)

لَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ

ہماری سرکار میں (تو اس سے بھی کہیں) زیادہ (موجود) ہے۔ اور ان (کفار مکہ) سے پہلے ہم نے کتنی امتیں ہلاک کر ماریں کہ وہ ان سے بل بوتے میں کہیں بڑھ

بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

تو جب اُن پر عذاب نازل ہوا تو انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہے؟

لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو صاحب دل ہو یا کان لگا کر حضور قلب سے (بات کو) سنتا ہو اس کے لیے تو ان باتوں میں (کافی) نصیحت ہے اور ہم نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ

آسمانوں (کو) اور زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن (سب) کو چھ دن میں بنا کھڑا کیا اور تکان ہم کو چھوا تک بھی تو نہیں

لُغُوبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

تو (اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں (یہ منکر) کہتے ہیں اُن پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے

وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۝ وَاسْتَمِعْ

اور (اس کے) غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح و تقدیس کیا کرو اور رات میں بھی تھوڑی دیر اس کی

يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ

جس دن (مردوں کو) پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل) پاس کے پاس سے (سب کو) آواز دے گا (اٹھو) جس دن (اس) فرشتے کے چیخنے کو (سب لوگ) بخوبی

بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝

وہ دن (لوگوں کے قبروں سے) نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی جلاتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف (پھر کر) لوٹ آنا ہے

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝

جس دن (کہ) مردوں (کی لاشوں پر) سے (پھٹ کر) زمین پھٹ جائے گی (اور یہ زندہ ہو کر حساب کتاب کے لیے) نکل پڑیں گے یہ جمع کرنا ہم کو

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ

(اے پیغمبر) یہ لوگ جو (جو باتیں) تمہاری نسبت کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور تم ان پر (حاکم) جابر (تو ہو) نہیں (کہ) بزور ان کو مسلمان کر لو تمہارا کام تو

منزل ۷

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

ہمارے عذاب سے ڈرتا ہی اُس کو قرآن سنا سنا کر سمجھاتے رہو

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ذاریات مکے میں اتری اور اس کی ساٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی)

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ

(ان ہواؤں) کی قسم جو (بادلوں کو) اُڑا اُڑا کر بکھیر دیتی ہیں پھر (مینہ کا) بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر ایک (بہت) ضروری چیز (یعنی بارش) کو روزے تقسیم کرتی ہیں کہ تم لوگوں سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جاتا ہی بالکل سچ ہی اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہونی ہی اور آسمان کی قسم جس میں (ستاروں کی گردش کے) رستے پڑے ہوئے ہیں کہ تم لوگ (ایک ایسی) بے ٹھکانے بات میں (پڑے) ہو جس کی وجہ سے وہی گمراہ ہوتا ہی جو گمراہ (ازلی ہی) واف (اٹکل کے تکے چلانے والوں کا ناس جائے جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں (اور) پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا (ان سے کہنا چاہیے کہ) اُس دن (ہوگا) جب یہ لوگ (کباب کی طرح) آگ پر سینکے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اب اپنے (کیے کا) مزہ چکھو یہی تو وہ (عذاب) ہی جس کے لیے تم جلدی مچایا کرتے تھے بے شک پرہیزگار (بہشت کے) باغوں میں ہوں گے اور چشموں میں جو (جو نعمتیں) خدا نے ان کو دی ہوں گی ان کو لے رہے ہوں گے ف۲ یہ لوگ اس سے پہلے نیکوکار تھے (عبادت میں مشغول رہنے کے سبب) رات کو بہت ہی کم سوتے تھے اور صبح سویرے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے اور اُن کے مالوں میں حصہ تھا اُس کا جو (مونہہ پھوڑ کر) مانگے اور جو صورت سوال ہو اور (ناگوں) یقین لانے والوں کے لیے زمین میں (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں (ہیں) اور خود تم میں (بھی) تو کیا تم کو سوجھ نہیں پڑتا اور تمھاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہی (وہ سب) آسمان میں ہی ف۳ تو

ع ۱۶ / ۱۷

ف۱ مطلب یہ ہی کہ قرآن کے بارے میں تم لوگ بے ٹھکانے باتیں کیا کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہی کبھی کہتے ہو کہ پیغمبر نے اپنے دل سے بنا لیا ہی کبھی کہتے ہو کہ کوئی دوسرا آدمی اس کو بنا دیتا ہی تو تمھاری ان باتوں سے وہی بہکتا ہی جو گمراہ ازلی ہی ۱۲ ف۲ ترجمہ لفظوں سے کسی قدر الگ ہو گیا ہی مگر اُردو کا ٹھیٹھ محاورہ اختیار کر لیا گیا ہی اور لفظی ترجمہ یہ ہی کہ جو کچھ ان کو ان کے پروردگار نے دیا ہی اس کو (لپک لپک کر) لے رہے ہوں گے ۱۲ ف۳ روزی کا آسمان میں ہونا اس طرح پر ہی کہ رزق کا سبب یعنی پانی آسمان کی طرف سے برستا ہی اور وعدے سے مراد وعدۂ جنت ہی اور وہ بھی آسمان میں ہی یا یہ معنی ہوں کہ تمھاری روزی اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہی (یعنی عذاب و ثواب وغیرہ) سب خدا کے اختیار میں ہی جو آسمان میں ہی ۱۲

منزل ۷

ع ۲۳ / ۱۸

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ○ هَلْ

آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم کہ یہ (قرآن) برحق (کلامِ الٰہی) ہے جس طرح کہ تم کلام کرتے ہو ف۱ (اے پیغمبر)

اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ

ابراہیم کے معزز مہمانوں (یعنی فرشتوں) کی حکایت بھی تم تک پہنچی ہے؟ کہ جب (یہ لوگ) اُن کے پاس آئے

وقفہ لازم

فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

تو (آتے ہی) سلام علیک کی ابراہیم نے جواب میں سلام دیا (اور دل میں کہا کہ) یہ لوگ (تو کچھ) اجنبی (سے معلوم ہوتے) ہیں۔ پھر جلدی سے اپنے گھر جا

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ○ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ○ فَاَوْجَسَ

(ایک) موٹا تازہ بچھڑا (یعنی اس کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے لیے) لائے اور اُن کے سامنے رکھا تو اُنہوں نے تامل کیا۔ ابراہیم نے) پوچھا آپ کھاتے کیوں نہیں

مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ○ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ

اُن سے جی ہی جی میں ڈرے اُنہوں نے (ان کی حالت دیکھ کر) کہا کہ آپ کسی طرح کا اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے (یعنی اسحٰق کے پیدا ہونے) کی

فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ○ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ

بولتی ہوئی آگے آکھڑی ہوئیں اور اپنا منہ پیٹ لیا اور لگیں کہنے کہ (اول تو) بڑھیا (اور دوسرے) بانجھ (اس سے بیٹا ہونا کیسا) فرشتوں نے کہا

قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ○

تمہارے پروردگار نے یونہی فرمایا ہے (اور) کچھ شک نہیں کہ وہ حکمت والا (اور ہر چیز سے) واقف ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّآ

(اس کے بعد ابراہیم نے فرشتوں سے) پوچھا کہ اے فرستادگان (بارگاہِ خداوندی) پھر (یہاں آنے سے) تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولے کہ ہم کو

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ○ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ○

گنہگار لوگوں (یعنی قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے کہ اُن پر کھنگروں کا پتھراؤ برسائیں

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ○ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا

کہ یہ (کھنگر) تمہارے پروردگار کے یہاں اُن لوگوں کے لیے نامزد ہو چکے ہیں جو (حدِ فطرت سے) نکل گئے ہیں ف۲ غرض (انجام یہ ہوا کہ) اس بستی میں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(جتنے) مومن تھے اُن کو ہم نے نکال لیا اور اُس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کہ وہ خاندانِ لوط کے لوگ تھے) مسلمانوں کا کوئی (اور گھر) ہم نے نہیں پایا

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ وَفِيْ

اور جو لوگ عذاب دردناک سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے وہاں (عبرت کی) نشانی چھوڑ دی اور موسیٰ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے)

مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ فَتَوَلّٰى

موسیٰ کے حالات میں بھی (خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں) جب ہم نے اُن کو صریح معجزے دے کر فرعون کی طرف بھیجا تو اُس نے اپنے

ف۱ یعنی جس طرح تم اپنے کلام کو اپنا کلام سمجھتے ہو اسی طرح بلا شبہ قرآن کو کلامِ الٰہی سمجھو مگر ہاں کلامِ الٰہی کی ماہیت معلوم نہیں کہ وہ کیونکر بولتا اور ہماری طرح کے الفاظ اُس کے کلام سے کیونکر ظاہر ہوتے ہیں ۱۲ ف۲ خدا نے عورت مرد میں ایک مادہ ودیعت رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف راغب ہوتے ہیں اور وہی مقتضائے فطرت ہے اس کے علاوہ جتنے طریقے شہوت رانی کے ہیں وہ سب خلاف وضعِ فطرت ہیں اُن میں سے ایک وضع خاص کے مجرم قوم لوط کے لوگ تھے جس کے سبب اُن پر عذاب آیا ۱۲

بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

اور (موسیٰ کی نسبت) کہا کہ (یہ تو) جادوگر یا دیوانہ ہے۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو (عذاب میں) دھر پکڑا اور ان کو دریا میں دے پٹکا

فِی الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ

اور اس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ جو سنے ٹھٹری کرے اور قوم عاد (کے ہلاک ہونے) میں بھی (قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں) جب ہم نے

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ وَفِیْ ثَمُوْدَ

جس چیز پر سے (ہو کر) گزرتی اس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح (چورا چورا) کیے بدون نہ چھوڑتی اور (قوم) ثمود (کے ہلاک ہونے) میں بھی (قدرت خدا کی بہتیری

اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

کہ جب ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ ایک وقت خاص تک (دنیا میں) رسو بسو۔ مگر انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا

تو ان کو ان کے دیکھتے دیکھتے ایک زور کی کڑک نے آلیا تو (عذاب کے مقابلے میں) نہ ٹھہر سکے (بلکہ مر کر رہ گئے) اور نہ ہم سے

مُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَالسَّمَاۗءَ

بدلہ ہی لے سکے اور (ان سے پہلے (ہم) قوم نوح کو (ہلاک کر چکے تھے) اس میں شک نہیں کہ وہ (بھی بڑے ہی) نافرمان لوگ تھے اور ہم نے آسمان

بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَ

اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم (بڑی) وسیع قدرت رکھتے ہیں اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا تو (ہم کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں اور

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّیْ لَكُمْ

تمام چیزیں ہم نے دو قسم کی بنائیں تاکہ تم لوگ (انتظام دنیا میں) غور کرو (تو اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو) اللہ ہی کی طرف بھاگو (یعنی اسی کی پناہ لو)

مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

تم کو (اس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں اور خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ میں اس کی طرف سے تم کو (اس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں

مُّبِيْنٌ ۝ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ

اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں جب جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا انھوں نے (اس کو) جادوگر

اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

یا دیوانہ ہی بتایا ہے کیا لوگ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ خود ہی سرکش لوگ ہیں تو (اے پیغمبر)

فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ

کیونکہ (ان کے کفر و انکار کا) تم پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں سمجھاتے رہو کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ کرتا ہے اور

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ

ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ہم ان سے

ف ۱ عقیم کے اصلی معنی عورت ہو تو بانجھ کے ہیں اور مرد ہو تو لاولد کے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اس جگہ مراد ہے ایسی آندھی جس سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ تھا ہم نے اختصار کے لیئے منزل کا منحوس ترجمہ کیا ہے ۱۲

ف ۲ جانداروں میں تو دو قسمیں اکثر نر و مادہ ہیں اور بے جان چیزوں میں اعلیٰ ادنیٰ یا اختلاف حالت کے اعتبار سے کسی اور طرح پر دو قسمیں نکل سکتی ہیں جیسے کالی گوری چھوٹی بڑی ہلکی بھاری مفید مضر وغیرہ ۱۲

من

مِنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ

روزی کے تو خواہاں ہیں نہیں اور نہ اس کے خواہاں ہیں کہ ہم کو کھلائیں (پلائیں) اللہ خود بڑا روزی دینے والا

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ○ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ

قوت والا زبردست ہے تو جس طرح اِن (لوگوں) کے ہم مشربوں (یعنی پہلی اُمتوں) کے لیے پیمانے (مقرر) تھے (ان) ظالموں کے (بھی) پیمانے

اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ

(اور ان کے بھرنے کی دیر ہے) تو ہم سے عذاب کی جلدی نہ کریں ف غرض کافروں (کے حال) پر ان کے اس روز (آئندہ) کے عذاب سے جس کا ان سے

يُوْعَدُوْنَ ○

وعدہ کیا جاتا ہے بڑا افسوس ہے

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طور مکے میں اُتری اور اس کی انچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالطُّوْرِ ○ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○

(اے پیغمبر ہم کو) طور (پہاڑ) کی قسم اور (نیز) کتاب (لوح محفوظ) کی جو (بڑے) چوڑے پتلے کاغذوں پر لکھی ہوئی ہے ف اور (نیز فرشتوں کے) آسمانی

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ○ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ○ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○

اور (نیز) آسمان کی اونچی چھت کی اور (نیز) جوش مارنے والے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب (کافروں پر) ضرور نازل ہو رہے گا

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ○ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ○ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ

کسی کی مجال نہیں کہ اس کو ٹال سکے جس دن آسمان (سمندر کے پانی کی طرح) لہریں مارنے لگے اور پہاڑ اُڑے اُڑے

سَيْرًا ○ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ

پھریں تو جھٹلانے والے جو کہ اس میں پڑے کھیل رہے ہیں اس دن ان کی بڑی خرابی ہے

يَّلْعَبُوْنَ ○ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ

جب کہ ان لوگوں کو آتش دوزخ کی طرف زبردستی دھکے دے دے کر لے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) یہی وہ دوزخ ہے

كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ○

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ (بھی) نظر بندی ہے؟ یا تم کو (اب بھی) نہیں سوجھ پڑتا ف

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ

اس میں گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو تمہارے حق میں (دونوں باتیں) برابر جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ○ فٰكِهِيْنَ

تم کو ان ہی کا بدلہ دیا جائے گا (بے) پرہیزگار (وہ) بلا شبہ (بہشت کے) باغوں اور خوش حالیوں میں اپنے

ع ۳ ۱۴ ۲

ف مطلب یہ ہے کہ مثلاً جس طرح ناؤ کے ڈوبنے کی ایک حد ہوتی ہے کہ یہاں تک اس میں پانی بھرا اور ڈوبی اسی طرح گناہ یا وقت کے اعتبار سے ان لوگوں کی بھی ایک حد ہے کہ اس حد پر پہنچ کر عذاب نازل ہوگا ۱۲ ف کتاب کی ایک توجیہ تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کی ہے تو اس کا یوں چوڑے پتلے کاغذوں پر لکھا ہونا اس کی حفاظت کے اعتبار سے ہے کہ اس کی کوئی بات متروک نہیں ہوئی بعض مفسرین نے کتاب کو لوگوں کا نامۂ اعمال خیال کیا ہے یا شاید عام کتاب مراد ہو جو اکثر چوڑے پتلے کاغذوں پر لکھی جاتی ہے ف یہ بات ان کو لاجواب کرنے کے لیے کہی جائے گی کہ دوزخ کو تو ان کے سامنے لا موجود کیا اور ان سے پوچھا کہ کیا یہ نظر بندی ہے؟ اور بے اصل چیز کو موجود کر کے دکھا دیا ہے؟ مگر تکلیفیں پہنچیں گی تو وہ نظر بندی کہہ نہیں سکیں گے دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں ان کو جہنم سوجھ نہیں پڑتی تھی اور وہ اس سے انکار کر بیٹھے تھے اب صرف آنکھوں سے

بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

پروردگار کی دی ہوئی (نعمتوں) کے سبب خوش حال ہوں گے اور اُن کا پروردگار اُن کو عذابِ دوزخ سے (بھی) بال بال بچائے رکھے گا (اور اُن کو کہا جائے گا)

هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

جو تم نیک عمل کرتے رہے اُس کے صلے میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھائے گئے ہیں تکیے لگا لگا کر (بیٹھو اور) کھاؤ پیو اور تم کو بیاہ دینگے

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

(ان باتوں کے علاوہ) ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو اُن کی زوجیت میں دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد (بھی) ایمان سمیت (نیک عملوں میں) اُن کے

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ

رکو عمل میں اُن سے کسی قدر قصور بھی ہوا ہو۔ تاہم جنتیوں کے پاس خاطر سے) اُن کی اولاد کو (بھی جنت میں) اُن کے ساتھ لے جا شامل کریں گے اور جنتیوں سے

كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا

(اور) ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے[ف۱] اور جس میوے اور گوشت کو جنتیوں کا جی چاہے گا ہم اُن کے لیے اُس کی

يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝

ریل پیل کر دیں گے (مذاق کے طور پر) وہ آپس میں ہاں جام (شراب) کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے اُس (کے نشے) میں (تو اُن کو) بکواس لگے گی اور

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ

اور (ایسے خوبصورت) لڑکے (اُن کی خدمت کے لیے) اُن کے پاس آمد و شد کریں گے کہ گویا وہ احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں باتیں کریں گے (بعض) کہیں گے کہ (بھائی) ہم (اس سے) پہلے اپنے گھر (انجام کار سے) بہت ہی ڈرا کرتے تھے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ

تو خدا نے ہم پر (بڑا ہی) فضل کیا اور ہم کو (دوزخ کی) لُو کے عذاب سے بچا لیا (اس سے) پہلے ہم اُس سے دعائیں مانگا کرتے تھے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ

بے شک وہ (بڑا) محسن (اور) مہربان ہے تو (اے پیغمبر تم ان لوگوں کو) نصیحت کیے جاؤ کہ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ تم

لَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝

نہ مجنون ہو۔ کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم اس کے بارے میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ

(تم ان سے) کہو کہ (بہت اچھا) تم (بھی) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں کیا ان کی عقلیں ان کو

اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ

یہ (باتیں) سکھاتی ہیں یا یہ لوگ (اپنی ذات سے) شریر ہیں؟ یا کہتے ہیں کہ اس (شخص) نے قرآن از خود بنا لیا ہے (یہ تو ان کے اپنے منہ کی کہی ہے)

ف۱ عمل کے بدلے میں گروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نجات اعمالِ نیک پر موقوف ہے نیک عمل کرے تو نجات پائے ۱۲

منزل ۷

ع ۳

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝

بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے سو اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اسی طرح کا کلام (یہ بھی) بنا کر لے آئیں

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ

کیا یہ کسی کے پیدا کئے بغیر (یہ آپ) پیدا ہو گئے ہیں یا یہی (مخلوقات کو) پیدا کیا کرتے ہیں؟ یا انھوں نے آسمانوں کو

وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ

اور زمین کو پیدا کیا ہے (ان کا تو کیا مقدور تھا) مگر (یوں دیکھو کہ یہ لوگ خدا پر) یقین ہی نہیں لانا چاہتے؟ (اے پیغمبر) کیا تمہارے پروردگار (کی رحمت) کے

الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ

(دیکھیں) حاکم ہیں؟ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر چڑھ کر (آسمان کی باتیں) سن آیا کرتے ہیں سو اگر ان میں سے کوئی (آسمان کی باتیں)

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔـلُهُمْ

تو وہ کوئی (صاف و) صریح سند پیش کرے۔ کیا خدا کے لئے بیٹیاں اور تم لوگوں کے لئے بیٹے۔ یا (اے پیغمبر) تم ان سے (تبلیغ رسالت کی)

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

کچھ مزدوری طلب کرتے ہو؟ کہ یہ (اس) چٹی (کے بوجھ) سے دبے جاتے ہیں یا ان کے پاس (علم) غیب ہے؟ (کہ ان نے لکھا جاتا ہے) تو یہ (اس کو

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ

یا ان کا ارادہ کچھ دھوکا دینے کا ہے تو (یہ) کافر آپ ہی دھوکے میں ہیں یا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا

خدا کے سوا ان کا کوئی (اور) معبود ہے! (تو) اللہ (کی ذات) ان کے شرک سے پاک ہے اور اگر کوئی

مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

آسمانی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں (تب بھی خدا کے عذاب سے نہ ڈریں بلکہ) کہنے لگیں (کیا ہوا یہ بھی ایک قسم کا) بادل ہے جم کر سخت ہو گیا ہے تو (اے پیغمبر)

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

وہ دن ان کے سامنے آموجود ہو جب (کہ) ان پر صدمے سے ان کو غش آجائے (اور) اس دن ان کے مکر (و فریب) ان کے

شَيْـًٔـا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ

کچھ بھی کام نہ آئیں اور نہ (کہیں سے) ان کو مدد ملے۔ اور (ان) ظالموں کو عذاب قیامت کے علاوہ (دنیا میں اور بھی) عذاب (ہونے والا) ہے

ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ

مگر ان میں سے اکثر کو معلوم نہیں اور (اے پیغمبر) اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر سے بیٹھے رہو کہ تم

بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ

ہماری نگرانی (اور حفاظت) میں ہو اور جس وقت (سو کر) اٹھا کرو اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور رات کے

ف جب کسی آدمی کو کسی بات کا وثوق ہوتا ہے تو وہ اس کے لکھ دینے کو تیار ہو جاتا ہے جیسے روم و فارس کی لڑائی میں پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اہل روم اس وقت مغلوب ہو گئے ہیں مگر وہ چند سال بعد پھر غالب آئیں گے اور چونکہ پیغمبر صاحب کو وحی پر اعتماد تھا انھوں نے اسی وحی کو بے کم و کاست قرآن میں لکھوا دیا اور چار دانگ عالم میں اس کی منادی کرا دی ۱۲

منزل ۷

وَالنُّجُوْمِ ○

اور ستاروں کی (غروب ہونے) کے پیچھے بھی ف۱

سورة النجم مکیة وهی ثنتان وستون آیة وثلث رکوعات

سورہ نجم مکہ میں اتری اور اس کی باسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ○ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ

(لوگو!) ہم کو شہاب ستارے کی قسم جب وہ (آسمان سے) ٹوٹتا ہے کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ تو راہ (راست) سے بھٹکے اور نہ بہکے اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے

الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ○ ذُوْ

بناتے ہیں (بلکہ) یہ (قرآن جو پڑھ کر سناتے ہیں) وحی (آسمانی) ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے (اور) ان کو جبرئیل (فرشتہ) تعلیم کرتا ہے جس کی رسولی عطا

مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی ○ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ○ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ○ فَکَانَ

اور اس کی (جسمانی) قوت (بھی بڑی) زبردست ہے کہ جب تک وہ (آسمان کی) ایک کنارے (یعنی) اونچی جگہ میں (اپنی اصلی صورت میں) سامنے کا سارا افق گھیرے

قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ○ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ○ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ

اور دانا ان کی طرف کو جھکا کہ (دونوں) دو کمان کی قدر فاصلہ رہ گیا بلکہ (اس سے بھی) کم اس وقت خدا نے اپنے بندے (محمد) کی طرف (جبرئیل)

مَا رَاٰی ○ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ○ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ○

پیغمبر جو (جبرئیل کو) دیکھا کرتے ہیں تو کیا تم لوگ ان سے اس بات پر جھگڑتے ہو حالانکہ جھگڑنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ انھوں نے تو

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ○ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ

(معراج کے وقت) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جہاں نیک بندوں کے رہنے کی جگہ بہشت ہے جبرئیل کو ایک دفعہ اور بھی (اصلی صورت میں) دیکھا ہے پاس

مَا یَغْشٰی ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی ○

جو چھا رہا تھا (یعنی نور) (اس وقت بھی پیغمبر کی) نظر نہ کسی طرف کو بہکی اور نہ (حد سے) بڑھی ف۲ کچھ شک نہیں کہ پیغمبر نے (اس موقع پر) اپنے

اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ○ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ○ اَلَکُمُ

(مشرکو!) بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور وہ جو (ایک) تیسری (دیوی) منات (ہے ان بتوں کے حال) پر بھی نظر کی کہ ان میں کچھ بھی قدرت ہے ف۳

الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ○ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ○ اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ

(کیوں جی!) کیا تم لوگوں کے لئے بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں؟ اگر ایسا ہو تو یہ بڑی نا منصفانہ تقسیم ہے۔ یہ بت تو نرے نام ہی نام ہیں

سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ

جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے (اپنی طرف سے) رکھ لئے ہیں خدا نے تو ان کے معبود ہونے کی کوئی سند اتاری نہیں

یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ

لوگ تو بس اٹکل اور (اپنی) نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور (کچھ) یہ ہے کہ

ع ۲ ۲۱

ف۱ اس آیۃ میں صرف نماز شب کا مذکور ہے اور چونکہ رات کا وقت سونے اور آرام کرنے کا ہے اور سکوت اور سناٹا بھی ہوتا ہے کہ وہ حضور قلب کے لئے ضروری ہے اس وجہ سے رات کی عبادت دن کی عبادت پر فضیلت رکھتی ہے سو کر اٹھنے کے پیچھے نماز تہجد ہے اور رات کے ایک حصے میں نماز عشا داخل ہیں اور ستاروں کے غروب ہوئے پیچھے نماز صبح ۱۲ ف۲ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے اور جبرئیل جیسے مقرب فرشتے کی وہیں تک رسائی ہوتی ہے اور یہ ساری باتیں اسرار الٰہی ہیں فہم بشر سے خارج ۱۲ ف۳ لات اور عزیٰ اور منات اہل عرب کے بتوں کے نام ہیں جن کو وہ اسلام سے پہلے دیوتا اور دیوی سمجھ کر پوجا کرتے تھے ۱۲

مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ۝ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۝

اپنے پروردگار کی طرف سے اِن کے پاس ہدایت بھی آ چکی ہے (اس پر بھی نہیں مانتے) کیا انسان کو من مانی مراد بھی ملی ہے؟ سو آخرت اور دنیا (سب کچھ) اللہ

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ

اور کتنے فرشتے آسمانوں میں (گھرے پڑے) ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی مگر جب

أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

خدا کسی کی نسبت (سفارش کرانا) چاہے (اور فرشتوں کو سفارش کرنے کی) اجازت دے اور (فرشتوں کی سفارش کو) پسند فرمائے۔ جن لوگوں کو

الربع

بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ۝ وَمَا لَهُم بِهِ

آخرت کا یقین نہیں ہے وہی تو فرشتوں کے نام دھرتے ہیں کہ عورتیں (یعنی خدا کی بیٹیاں) ہیں حالانکہ اُن کو اس کی

مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ

کچھ تحقیق تو ہی نہیں وہ تو نری اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل کا حال یہ ہے کہ وہ تو حق (بات) کے سامنے

الْحَقِّ شَيْئًا ۝ فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ

کچھ بکار آمد نہیں۔ تو (اے پیغمبر) جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے اور دنیا کی زندگی کے سوا اُس کو کسی اور بات سے غرض (و مطلب) نہ ہو تم

الدُّنْيَا ۝ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن

اُن کی عقل کی رسائی یہیں تک ہے تمہارا پروردگار اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں

الربع

سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اور وہ اُن کو (بھی) خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی اسی نے اُن کو بنایا)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۝

تاکہ (آخرکار) اُن لوگوں کو جنھوں نے بُرے عمل کیے ان کے کیے کا بدلہ دے اور جنھوں نے اچھے عمل کیے ہیں اُن کو (ویسا ہی) اچھا بدلہ دے

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ

(نیک عمل کرنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے گناہ (کہ اُن سے

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ

مغفرت (بڑی) وسیع ہے (اور) وہ (اُس وقت سے) تم لوگوں کو خوب جانتا ہے جب (اوّل بار) تم بنی آدم کو مٹی سے بنا کھڑا کیا اور جب

أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو (بہت) اپنی پاکیزگی نہ (جتایا) کرو پرہیزگاروں کو (وہی) خوب جانتا ہے

بِمَنِ اتَّقَىٰ ۝ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۝ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ۝

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اُس شخص (کے حال) پر (بھی) نظر کی جس نے (تمہاری نصیحت سے) روگردانی کی اور تھوڑا سا (راہِ خدا میں) دے کر ڈھیر ہوا

ف مطلب یہ ہے کہ بت پرستی بھی کیے جاؤ اور خدا سے دنیا و دین کی فلاح کی بھی امید رکھو ایں خیال است و محال است و جنوں + دین و دنیا کی فلاح تو خدا ہی کے پاس ہے تو اسی کی عبادت کرو ۱۲ منزل ۷

أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ۝ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝

کیا اُس کے پاس علم غیب ہے کہ اُس کو (اپنا انجام) دکھائی دے رہا ہے ف کیا اُس کو اُن باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں (لکھی) ہیں

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن

اور (نیز) ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنہوں نے (اپنی زندگی میں حق بندگی) پورا پورا ادا کیا (اُن صحیفوں میں لکھا ہے) کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ (نہیں اٹھائے گا)

لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ

انسان کو وہی ملے گا جتنی اُس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش آگے مل کر (قیامت کے دن) دیکھی جائے گی پھر

يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ

اُس کو اُس کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اور یہ کہ (آخر کار سب کو) خدا تک پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی

أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۝ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ

ہنساتا اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ جب

الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ

نطفہ (رحم مادہ میں) پہنچایا جاتا ہے تو وہی (خدا) اس سے نر و مادہ دو قسم (کے جاندار) پیدا کر دیتا ہے اور یہ کہ دوبارہ (جلا اٹھانا) اُس نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے

الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝

اور یہ کہ وہی (لوگوں کو) مال دار اور صاحب سرمایہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا مالک ہے ف

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن

اور یہ کہ اُسی نے عاد اولیٰ (یعنی قوم ہود) کو ہلاک کیا تھا ف۳ اور (علیٰ ہذا القیاس) ثمود کو (بھی) کہ (اُن میں سے) کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا اور (اُن سے) پہلے قوم نوح کو

قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝

اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے سرکش تھے اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو (بھی) اُسی نے دے پٹکا تھا

فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ

تو اُن (بستیوں) پر جو چھانا تھا سو آ چھا گیا تو (اے انسان) تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں میں شک کیا کرے گا ف۴ اگلے ڈر سنانے والوں میں سے

النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝

(ایک) ڈر سنانے والے یہ (پیغمبر آخر الزماں) بھی ہیں (قیامت) جو آنے والی ہے قریب آ پہنچی۔ اللہ کے سوا کسی شخص کی مجال نہیں کہ اس مصیبت کو (ٹال دے)

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ

تو کیا تم (لوگ) اس بات سے تعجب کرتے ہو اور (قیامت کا ذکر سن کر) ہنستے ہو اور تم کو رونا نہیں آتا۔ اور تم (اس درجے کے)

سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝

غافل ہو تو خدا کے آگے سجدے کرو اور (اُسی کی) عبادت کرو

ف یعنی جو کچھ دے چکا ہے اُس کو اپنی نجات کے لیے کافی سمجھتا ہے اور تھوڑا سا دینے پر نازاں ہے ۱۲ ف۲ عرب کے بعض قبیلے ستارہ شعریٰ کی بھی پرستش کرتے تھے اس وجہ سے خاص کر اُس کا تذکرہ فرما دیا ۱۲ ف۳ عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم ہے جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر پارہ آخیر کی سورہ فجر میں ہے ۱۲ ف۴ موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں کے مضامین کا خلاصہ اوپر بیان ہوا ہے اِن میں نعمتوں کا بھی مذکور ہے اور عذابوں کا بھی سو نعمتیں تو نعمتیں ہی ہیں اور عذاب بھی ایک اعتبار سے نعمتیں ہیں کہ خدا نے ایمان داروں کو محفوظ رکھا اور اُن کے دشمنوں یعنی کافروں مفسدوں کو ہلاک کر کے زمین میں نیکی اور امن کو قائم کیا علاوہ بریں اُن صحیفوں کا نزول بجائے خود ایک بڑی نعمت ہے ۱۲

رکوع ٣ ع

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قمر مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | پچپن آیتیں ہیں اور تین رکوع

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا

قیامت پاس آگئی اور (پیغمبر کے معجزے سے) چاند شق ہو گیا (کہ قرب قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے) ف اور (یہ لوگ) اگر کوئی سا معجزہ (بھی) دیکھیں

وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ

اور کہیں کہ (یہ بھی ایک قسم کا) جادو ہے جو مدت سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور ان لوگوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں کی پیروی کی اور ہر ایک

اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ○ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ○

کام (کا ایک وقت) ٹھہرا ہوا ہے (از انجملہ ان کی سزا کا بھی) اور ان کو تو (اگلی امتوں کے) اتنے حالات پہنچ چکے ہیں کہ جن میں (کافی تنبیہ تھی)

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ○ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ

(اور کافی تنبیہ کے علاوہ) سر تا سر دانائی (کی باتیں بھی تھیں) مگر (ان لوگوں کو) ڈرانا (بھی) کچھ فائدہ نہیں دیتا تو (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کنارہ کش

الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

ایسی چیز کی طرف بلائے گا جس سے (ان کے ذہن بھی) آشنا نہیں (اور پشیمانی کی وجہ سے) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (اور اس دن) قبروں میں سے (اس طرح

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ

گویا یہ ٹڈیاں ہیں (کہ چاروں طرف) پھیلی پڑی ہیں۔ اور بلانے والے کی طرف بھاگے ہوئے چلے جا رہے ہوں گے (اور) کافر کہتے (جاتے) ہوں گے

هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا

کہ یہ (تو بڑا ہی) کٹھن دن ہے۔ ان لوگوں سے پہلے نوح کی قوم نے (بھی مطلق رسالت کا انکار کر کے تمام پیغمبروں کو) جھٹلایا (از انجملہ) ہمارے بندے (نوح

مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ○ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ فَفَتَحْنَآ

(یہ) دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکیاں دی گئیں (سو اگلے) تو انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ میں (ان کے ہاتھ سے) عاجز ہوں تو آپ ہی (ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے

اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ

موسلا دھار پانی سے آسمان کے پٹ کھول دیئے اور زمین کی سوتیں بہا دیں

عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ○ تَجْرِيْ

تو اندازۂ مقرر پر (زمین کا) اور آسمان کا پانی (مل کر) ایک ہو گیا۔ اور نوح کو ہم نے (لکڑی کے) تختوں اور کیلوں سے بنائی ہوئی (کشتی) پر سوار کر لیا (اور وہ)

بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ○ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ

ہماری نگرانی میں بڑی تیزی سے (یہ) اس شخص (یعنی نوح) کا بدلہ (تھا) جس کی قدر نہیں کی گئی تھی۔ اور ہم نے اس (واقعے) کو ایک نمونہ (عبرت) بنا چھوڑا

مُّدَّكِرٍ ○ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

نصیحت پکڑے۔ پس ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا دیکھا اس کا انجام کیسا ہوا اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کی) نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے

ف مولوی شاہ عبد القادر صاحب نے اس مقام پر فائدہ لکھا ہے کہ حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے حضرت اُن کو سمجھاتے تھے اُنھوں نے مانگی کچھ نشانی حضرتؐ نے فرمایا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اُن میں سے مشرق کو آیا ایک مغرب کو جب تک خوب طرح دیکھ لیا پھر آپس میں مل گئے یہ نشانی تھی قیامت کی کہ آگے سب کچھ یوں ہی پھٹے گا اور جیسا مولوی شاہ عبد القادر صاحب نے لکھا منزل ۷ ہے تمام مفسروں کا اسی پر اجماع ہے اور معجزۂ شق القمر کا وقوع احادیث صحیحہ سے ثابت ہے بعض فلسفیانہ خیالات کے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ انشق القمر جس کا یہاں مذکور ہے قیامت میں واقع ہو گا تو وہ یوں ترجمہ کریں گے کہ قیامت پاس آگئی اور (یوں سمجھو کہ) چاند پھٹ گیا بے شک شق القمر ایک عجیب واقعہ ہے جو سمجھ میں نہیں آتا اور اسی لیے معجزہ ہے لیکن قیامت اس سے زیادہ عجیب ہے تعجب ہے کہ فلسفی مسلمان قیامت کو تسلیم کریں جو زیادہ عجیب ہے اور معجزے

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم) عاد نے (بھی پیغمبروں کو) جھٹلایا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ

کہ ہم نے ایک منحوس دن میں جس کی نحوست (کسی طرح ٹالے) نہیں ٹلتی تھی اُن پر ایک سناٹے کی آندھی چلائی (اور وہ)

النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

لوگوں کو جگہ سے (ایسا) اُکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اُکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم) ثمود نے (بھی)

بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝

ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا (اور منجملہ اُن کے پیغمبر صالح کو بھی) اور (اُن کی نسبت) کہا کہ کیا ہم ایسے شخص کی پیروی کریں کہ وہ بھی ہم ہی میں کا ہے (تو) ہم تو گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُوْنَ

کیا ہم میں سے اسی پر وحی نازل ہوتی ہے (ہونہ ہو یہ شخص) جھوٹا (اور) ڈینگیا ہے (تو ہم نے صالح سے فرمایا کہ) عنقریب ان کو کل (مرتے ہی) معلوم

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

ہو جائے گا کہ کون جھوٹا (اور) ڈینگیا ہے ف۱ ہم ان کے آزمانے کے لیے ایک اُونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ

ان کا انتظار کرو (کہ یہ اُس کی کیسی مدارات کرتے ہیں) اور صبر سے بیٹھے رہو اور ان کو جتا دو کہ ان میں (اور اونٹنی میں) پانی بانٹ دیا گیا ہے تو ہر ایک

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ

(پانی پینے کے لیے) حاضر رہو (ا کرے) تو اُنھوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بُلایا تو اُس نے (اونٹنی پر) ہاتھ ڈالا اور (اُس کی) کونچیں کاٹ دیں ف۲ تو ہمارا

عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا کہ ہم نے اُن پر ایک ہی چیخ کا عذاب نازل کر دیا

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

تو باڑ والے کی روندی ہوئی باڑ کی طرح (پامال) ہو (کر رہ) گئے ف۳ اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ ۢبِالنُّذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ

لوط کی قوم نے (بھی) ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا تو ہم نے اُن پر پتھراؤ برسا دیا مگر

اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ

خاندانِ لوط کے لوگ کہ ہم اُن کو اپنے فضل (و کرم) سے صبح ہوتے ہوتے (عذاب کی جگہ سے) نکال لے گئے (اور) جو (ہمارا) شکر کیا کرتا ہے ہم اس کو

ف۱ چونکہ عذاب کا وعدہ قریب آ لگا تھا اس سبب سے کل سے تعبیر کیا جیسے قیامت کو کل کہا جاتا ہے ۱۲

ف۲ پاؤں کے پٹھوں کو کونچیں کہتے ہیں عرب میں دستور تھا کہ اونٹ کو حلال کرنا ہوتا تو اس کی کونچیں کاٹ دیتے تاکہ بھاگ نہ سکے اور یوں بھی کونچیں کاٹ کر چھوڑ دو تو جانور پڑے پڑے ہلاک ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ قدار نے اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲

ف۳ قاعدہ ہے کہ کھیت کے گرد اور منزل کے گرد اس کی حفاظت کے لیے کانٹوں اور پتوں اور پتلی پتلی لکڑیوں کی ایک باڑ بنا لیتے ہیں پھر خشک ہو کر اُس کا چورا سا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ باڑ آخر کار روندی جاتی ہے یہ لوگ بھی تباہ و برباد و پامال ہو گئے ملک عرب میں کھیتی کم ہے تو وہ مویشی کے نقصان کو اسی طرح محفوظ کرتے ہیں اور بعض جگہ یہاں بھی کرتے ہیں ۱۲

ل درخت کا وہ حصہ جو شاخوں کے نیچے ہوتا ہے اُس کو فارسی میں تنہ کہتے ہیں اور ہمارے ہاں تنا ۱۲

شُكَرَ ۝ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ

اور لوط نے اُن لوگوں کو ہماری پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا مگر وہ (اُن کے) ڈراوے میں لگے حجتیں نکالنے - اور

رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

اُن کے مہمانوں (یعنی فرشتوں) کو بھی اُن کے پاس سے اڑا لے جانے کے درپے ہوئے تو ہم نے اُن کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دی ف (اور کہا لو)

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

اور حقیقت میں صبح سویرے اُن کو عذاب نے آ ہی لیا جو (کسی کے) ٹالے (ٹل) نہیں سکتا تھا اور ہم نے فرمایا کہ (لو) اب ہمارے عذاب اور ہمارے ڈرانے کے مزے چکھو

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ

اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے اور تحقیق

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ

فرعون کے لوگوں کے پاس (بھی پیغمبر) ہی ڈرانے آئے - سو انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو (ایسا سخت) پکڑا جیسا زبردست

مُّقْتَدِرٍ ۝ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝

صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (اے اہل مکہ) کیا تم میں سے جو منکر ہیں وہ ان لوگوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا تمھارے پاس تحریریں ہیں (ان تحریروں میں تمھاری معافی لکھی ہی)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝

یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کوئی دن جاتا ہے کہ (ان کا) گروہ شکست کھائے گا اور (مسلمانوں کے مقابلے میں) پیٹھ پھیر کر

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

بلکہ (اصل) وعدہ تو اِن کے ساتھ قیامت کا ہے اور قیامت بڑی آفت اور نہایت ہی کھبر ہے ف۳ بے شک گنہگار (لوگ)

فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا

گمراہی میں (پڑے) ہیں اور (آخر کار) جہنم میں (جائیں گے) جس دن اُن کو اُن کے مونہ کے بل (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور اُن

مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے (از انجملہ قیامت کا بھی ایک وقت مقرر ہے) اور ہمارا کام تو بس ایک بات ہوتی ہے

كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَ

جیسے آنکھ کا جھپکانا ف۴ اور (اے کفار مکہ) ہم تمھارے (کتنے) ہم مشربوں کو ہلاک کر ہی چکے ہیں تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے اور

كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ

یہ لوگ جو کچھ بھی کر چکے ہیں (ان کے) اعمال ناموں میں (لکھا ہوا) موجود ہے اور (کوئی کام بھی ہو) چھوٹا اور بڑا سب لکھا ہوا ہے (جو لوگ)

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

پرہیزگار ہیں وہ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں سچی (عزت کی) جگہ بادشاہ (دو جہاں) قادر مطلق کے مقرب ہوں گے

ع ٢ ١٨ ٩

ع ٣ ١٥ ١٠

ف۱ لوط علیہ السلام کا قصہ قرآن میں کئی جگہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اور وہاں عذاب کے فرشتوں کا خوبصورت لڑکوں کی شکل بنا کر آنا اور لوط علیہ السلام کے گھر مہمان رہنا بیان کیا گیا ہے اس جگہ مختصر طور پر صرف فرشتوں کا مہمان ہونا مذکور ہے اور باقی قصے سے سکوت ۱۲ ف۲ طمس کے اصلی معنی تو مٹنے کے ہیں ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے جھاڑو پھیرنا ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

منزل ف۳ ٹیڑھی کھیر اردو کا ایک محاورہ ہے جس سے مراد ہے سخت اہل عرب اپنے محاورے میں اس کو تلخ سے تعبیر کرتے ہیں مُرٌّ کا لفظی ترجمہ ہے ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ جیسے آسانی اور جلدی سے آدمی آنکھ جھپکا لیتا ہے اسی طرح خدا کے کام ہوتے رہتے ہیں اس کو سامان درکار ہوتا ہے اور نہ اس کو غور کرنے کی ضرورت ہے ادھر کہا اُدھر ہو گیا اور عجب نہیں کہ اس میں قیامت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ بھی یکایک آنکھ جھپکانے میں آ موجود ہو گی ۱۲

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ رحمٰن مکے میں اُتری اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلرَّحْمٰنُۙ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

(جنوں اور آدمیوں پر خدائے) رحمٰن (کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں از انجملہ یہ کہ اُسی) نے قرآن پڑھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ (پھر) اُس کو بولنا سکھایا

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (گردش میں) ہیں۔ اور (گھاس) بوٹیاں اور درخت (بارگاہ خداوندی میں) سربسجود ہیں۔ اور اُسی نے آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَۙ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا

اونچا کیا ہے اور ترازو بنا دی ہے۔ تاکہ تم لوگ تولنے میں (حدِ اعتدال سے) تجاوز نہ کرو۔ اور

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور تول کم نہ تولو ف۱۔ اور اُسی نے خلقت کے (فائدے کے) لئے زمین

لِلْاَنَامِۙ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ

بنا دی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن (کی گُپھلوں) پر (قدرتی) غلاف چڑھے ہوتے ہیں۔ اور (طرح طرح کے) اناج

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ

جو (بھوسی کے) خول میں ہوتے ہیں اور خوشبودار پھول ہیں۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ اُسی نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

انسان (کے جدِ امجد آدم) کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور جنوں کو آگ کی لَو سے

مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ (وہی جاڑے اور گرمی میں) آفتاب کے نکلنے کے دو مختلف

الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝

(ایسے ہی اُس کے) ڈوبنے کے دو مختلف مقاموں کا مالک ہے۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ اُسی نے (اس طرح

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ

(اور پھر بھی) دونوں میں ایک پردہ (رہتا) ہے کہ (اس سے) ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ

دونوں (دریاؤں) میں سے موتی (بھی) نکلتے ہیں اور مونگے (بھی)۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ اور اُسی کے ہیں

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے (دکھائی دیتے) ہیں۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔

ف۱ یعنی تول کا معاملہ نہایت ضروری معاملہ ہے کوئی فرد بشر اس سے بے نیاز نہیں یا ناپ تول کر دیتا ہے یا لیتا ہے اور شرع میں اس کا بڑا اہتمام منظور ہے کہ ناپ تول میں چالاکی اور فریب کو دخل نہ دیا جائے اور اسی لئے اس مقام پر ایک ہی مطلب کو کئی پیرایوں میں بیان کیا ہے کہ آدمیوں کو ناپ تول میں جیسی چاہئے اب بھی احتیاط نہیں الا ماشاء اللہ ۱۲

[illegible] النصف ع ۱ ۲۵ ۱۱

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

(اے پیغمبر) جتنی مخلوقات (روئے) زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور (صرف) تمہارے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی جو (بڑی) عظمت والی اور بزرگ

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر و گے جتنی مخلوقات آسمانوں (میں) اور زمین میں ہے (سب) اُسی کو در کار ہے سب اسی سے مانگتے ہیں

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

ہر روز (ایک نہ ایک) کام میں رہتا ہے ف۱ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اے جنو اور آدمیو!) ہم عنقریب

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

(قیامت کے دن) کلیۃً (حساب اعمال کے لئے) تمہاری طرف متوجہ ہونے والے ہیں تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل بھاگو تو نکل دیکھو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ

مگر کچھ ایسا ہی زور ہو تو نکلو (اور وہ تم میں ہے نہیں) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اگر تم آسمان و زمین

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

تم پر آگ کی بھبی اور دھواں چھوڑ دیا جائے ف۲ کہ تم (اس کو) دفع نہ کر سکو گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹے اور تیل کی طرح (اس کی رنگت) لال ہو جائے (وہ آخری فیصلے

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے تو اس دن نہ تو آدمیوں سے اُن کے گناہوں کی بابت پوچھا جائے گا

وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

اور نہ جنوں سے (کیونکہ خدا کو بے بتائے سب معلوم ہے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اس دن) گنہگاروں کو

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

پہچان لیا جائے گا (یعنی) ان کے چہروں (ہی) سے پہچان لیا جائے گا تو ماتھے اور پاؤں پکڑے جائیں گے (اور اس طرح کشاں کشاں اُن کو جہنم میں لے جائیں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ

یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے ہیں (اور قیامت کے دن) اُس میں اور

حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

کھولتے ہوئے پانی میں لوٹتے پھریں گے (اور پھرتے رہیں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اور جو شخص اعمال کی جواب دہی

ف۱ مدعا یہ ہے کہ جیسے بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ خدا دنیا کو پیدا کر کے بیکار بیٹھا ہے اُن کی غلطی ہے وہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں تصرف کرتا رہتا ہے وہ دنیا کے انتظام سے ایک لحظہ کو معزول بھی دست بردار ہو تو دنیا کا کام کس طرح چلے ۱۲
ف۲ یعنی ترجمہ نحاس کا یعنی دھواں اور یہی شواظ کا یعنی لپیٹ ۱۲

وقف لازم

ع ۲

جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝

اُس کو دہشت کے (دو باغ) (ملیں گے) تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہ دونوں باغ بہت سی) ٹہنیوں والے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ فَبِاَیِّ

تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ دونوں میں دو چشمے (بہتے) بہ رہے ہوں گے۔ تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے دونوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی ف۱ تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (جنّتی) ان میں ایسے عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے کہ تاتنے کے ان کے استر ہوں گے

وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ

اور دونوں باغوں کے پھل (اس قدر) جھکے ہوں گے (کہ) چاہیں تو تازہ بتازہ درختوں پر سے ہی توڑ کر کھالیں تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے ان میں (ایسی) اونچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی (جو اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف)

الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی ف۲ اور جنّتیوں سے پہلے نہ تو کسی انسان نے ان پر ہاتھ ڈالا ہوگا اور نہ کسی جن نے تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (ان کی رنگتیں ایسی لال بھبوکا ہوں گی کہ) گویا وہ یاقوت اور مونگے (کی بنی ہوئی) ہیں تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَیِّ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ بھلا نیکی کے سوا نیکی کا بدلہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے۔ اور ان دو (باغوں) کے علاوہ (جنّتیوں کے لیے) دو باغ اور ہوں گے تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہ) دونوں (باغ خوب) گہرے سبز (ہوں گے) تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا

(مکرو گے) ان (دونوں باغوں) میں دو چشمے (ہیں جو) اُبل رہے ہوں گے تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے ان (دونوں)

فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِنَّ

میں میوے (ہوں گے) اور کھجوریں (ہوں گی) اور انار (ہوں گے) تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے ان میں

خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ

نیک سیرت (اور) خوبصورت (عورتیں) ہوں گی تو (اے جنّو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہ عورتیں) حوریں (ہوں گی جو) خیموں

ف۱ دو قسمیں کئی اعتبار سے ہو سکتی ہیں مثلاً رنگت، مزہ، بو وغیرہ اور یہ جنّتیوں کے حق میں مزید نعمت ہے کیونکہ آدمی کی طبیعت اسی جدت پسند واقع ہوئی ہے کہ وہ ایک ہی طرح کی چیز کھاتے کھاتے اکتا جاتا ہے ۱۲

ف۲ قاصرات الطرف کے معنی منفرد لفظ کے ہیں ایک تو وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں دوسرے یہ کہ نیچی اور جھکی ہوئی نگاہ بھی داخل حسن ہوتی ہے شاعر اسی کو چشم نیم باز اور چشم نیم خواب کہتے ہیں ۱۲

فِي الْخِيَامِ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ

خیموں میں بند (رہتی) ہیں (کہ اُن کو باہر کی ہوا بھی نہیں لگتی) تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے جنتیوں

وَلَا جَانٌّ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ

اور نہ کسی جن نے تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے جنتی وہاں سبز قالینوں

خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞

اور عمدہ عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۞

(اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت (نام) ہے جو صاحب عظمت والا اور (لوگوں پر) احسان کرنے والا ہے

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا اور مہربان (ہے) | چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۞ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۞ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ

جب (قیامت جو ضرور) ہونے والی ہے واقع ہو گی (اور) اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی خلاف نہیں (اُس وقت لوگوں کا فرق مراتب ظاہر ہو گا) بعضوں کو

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۞ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۞ فَكَانَتْ هَبَاءً

(اور واقع ہو گی اُس وقت) جب زمین بڑے زور سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکرا کر ایسے) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کہ (جیسے) ذرے پڑے اُڑ رہے ہیں

مُنْبَثًّا ۞ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۞ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ

اور (اُس وقت) تم لوگوں کی (تین) قسمیں ہوں گی (ایک) تو داہنے ہاتھ والے (سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے)

الْمَيْمَنَةِ ۞ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۞ وَالسَّابِقُونَ

اور (ایک) بائیں ہاتھ والے (سو) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی برا حال ہے۔ اور (تیسرے) جو (سب سے)

السَّابِقُونَ ۞ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۞ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۞ ثُلَّةٌ مِنَ

آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہیں (سو) یہ آگے ہی (بٹھانے کے قابل) ہیں (کیونکہ) یہ بارگاہ خداوندی کے مقرب ہیں اُن کو بہشت کے آرام

الْأَوَّلِينَ ۞ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۞ عَلَىٰ سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ۞

اگلے لوگوں میں سے (ہوں گے) اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (بھی) | ایک دوسرے کے آمنے سامنے جڑاؤ تختوں پر

مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۞ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۞

تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ غلمان (بہشت) جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے اُن کے پاس (شربت وغیرہ پینے کے لیے)

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ۞ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا

آبخورے اور آفتابے اور (ایسی) شراب صاف کے جام لیے ہوئے آتے جاتے ہوں گے جس (کے پینے) سے نہ تو اُن کو درد سر ہو گا اور نہ (خمار میں) ہوں گے

ف اس سورت میں بار بار خدا نے جنوں اور آدمیوں پر اپنی نعمتیں جتائی ہیں سو کہیں تو واقعی نعمتیں گنوا کر جتایا ہے اور کہیں عذاب اور سزا کا ذکر ہے اور اُس کے ساتھ بھی نعمت جتائی ہے سو حقیقت میں غور سے دیکھا جائے تو دوزخ کی مصیبتوں کا بندوں کو جتا دینا یہ بھی بجائے خود ایک نعمت ہے تاکہ بندے ڈر کر نیکوکاری اختیار کریں اور جب خدا کی نعمتیں بے حد و بے شمار ہیں تو بار بار جتانے سے یہ مطلب ہے کہ بار بار اُس کا شکر کیا جائے ع شکر نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو ۱۲

ل۱ ٹونٹی دار لٹیا کو ٹوٹی کہتے ہیں ۱۲ — ل۲ نشہ اُترنے کو ہوتا ہے تو درد سر بھی ضرور ہوتا ہے اسی حالت کا نام خمار ہے ۱۲

وَلَا يُنزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝

اور نہ ان کو اس سے نشہ ہوگا اور (نیز) جس قسم کا میوہ پسند کریں اور جس قسم کے پرندوں کے گوشت کو اُن کا جی چاہے (وہی گوشت)

وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور (ان نعمتوں کے علاوہ احتیاط سے رکھی) سیپیوں میں سکتے ہوئے موتیوں کی طرح کی (خوش رنگ) بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (ملیں گی) (یہ) بد...

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَ

وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ خلافِ تہذیب فاحش (بات) بس (ہر طرف سے) سلام (ہی) سلام کی آوازیں (چلی آرہی ہوں گی) اور

أَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ

داہنے ہاتھ والے (سو اُن) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہو کہ بے کانٹے کی بیریوں اور لدے ہوئے کیلوں

مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ

اور لمبی لمبی چھاؤں اور پانی کے جھرنوں اور افراط کے میووں میں

كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝

جو (بارہ مہینے) بلاناغہ بے روک ٹوک ان کو ملا کریں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں (کی آسائش) میں (مزے کر رہے) ہوں گے

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝

(اور وہاں کو بھی حوریں ملیں گی اور) ان (حوروں) کو ہم نے (ان کے لیے ایک خاص قسم سے) بنا کھڑا کیا ہے اور ان کو (ایسا) بنایا کہ وہ کنواریاں (ہیں)

لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

(اس گروہ میں) کثرت سے اگلے لوگ (ہوں گے) اور کثرت (ہی) سے پچھلے (بھی)

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن

اور بائیں ہاتھ والے (سو ان) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی بُرا حال ہے (آتشِ دوزخ کی) سینک میں ہوں گے اور کھولتے پانی میں اور کالے سیاہ

يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝

(دھوئیں) کے سائے میں جو نہ تو اس میں خنکی ہی ہو اور نہ عزت کی جگہ۔ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں بڑے) آسودہ تھے

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا

اور (آسودگی کے غرّے میں) بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے رہتے تھے اور (قیامت کی نسبت) کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝

اور (مرنے کے پیچھے) مٹی ہو جائیں گے اور (ہماری صرف) ہڈیاں (رہ جائیں گی) کیا (اسی حالت میں) ہم دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے اور کیا ہمارے

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ

(اے پیغمبر تم اپنے زمانے کے منکرینِ قیامت سے) کہو کہ بے شک اگلے اور پچھلے (سب) روزِ مقرر کے وقت پر اکٹھے کیے جائیں گے

ع ۱۴

فاحش لفظ تاثیم کے معنوں میں گناہ داخل ہے یعنی ایسی بات جس کا بولنا گناہ ہو جیسے مسلمان بھائی کی حقارت کرنا یا جس کے سننے والا گناہ میں آجائے اور کوئی گناہ کر بیٹھے یہ مضمون ایک لفظ میں تو آسکتا نہیں مفسرین نے بہت سے لازم معنی اختیار کیے ہیں ہم نے بھی ایک لازم معنی اختیار کیا ہے ۱۲

معلوم

مَّعْلُومٍ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ○ لَاٰكِلُونَ مِن

پھر تم گمراہو (اور قیامت کے) جھٹلانے والو! تم کو (دوزخ میں)

شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ○ فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ○ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ

تھوہر کا درخت کھانا ہوگا اور اسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا

مِنَ الْحَمِيمِ ○ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ○ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ○

اور پینا (بھی) ہوگا (تو ڈکڈکا کر) پیاسے اونٹوں کا سا پینا قیامت کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ○ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ○

(لوگو اب بھی) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہے تو تم (قیامت میں ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کو) سچ کیوں نہیں سمجھتے۔ بھلا دیکھو تو (یہی) کہ (یہ) منی جو

أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

کیا اس (منی) کا آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ہم ہی نے تم لوگوں میں موت کا قرار داد کر دیا ہے

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تمہاری (جسمانی) شکلیں بدل دیں اور ایک اور ہستی میں

مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○

جس کو تم نہیں جانتے تم کو بنا کھڑا کریں اور تم تو (ہمارے) پہلے بنانے کو جان ہی چکے ہو تو (اب) کیوں نہیں سوچتے (کہ اسی طرح قیامت میں)

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ○ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○

بھلا دیکھو تو (یہی) کہ تم لوگ جو کھیتی کرتے ہو کیا اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○

ہم چاہیں تو (کوئی آفت بھیج کر پکنے سے پہلے) اس کو چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ہم تو تاوان میں آگئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○

بلکہ ہمارے تو نصیب پھوٹ گئے بھلا دیکھو تو (یہ) پانی جو تم پیتے ہو

أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○ لَوْ نَشَاءُ

کیا بادل سے اس کو تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں ہم چاہیں

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○

تو اس کو (ایسا) کھاری کر دیں (کہ زبان پر بھی نہ رکھا جائے) تو تم کیوں نہیں شکر کرتے۔ بھلا دیکھو تو (یہی) یہ آگ جو تم سلگاتے ہو

أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

اس کے درخت کو (جس کی لکڑیاں اس میں جلائی جاتی ہیں) تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں ف ہم نے اس آگ کو

ف آگ کے درخت سے یا تو عموماً کل درخت مراد ہیں کہ ان کی لکڑیاں آگ میں جلائی جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے یا شاید وہ خاص درخت مراد ہوں جو ہرے جلتے ہیں جیسے چیڑ اور بانس جنگل کے جنگلوں میں تو بانسوں کے آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اور سارا نیستان بھڑک اٹھتا ہے غرض ہر حال میں قدرت خدا کا ظاہر ہے ۱۲

تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

(دوزخ کی آگ کی) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے ف۱ تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝

سو ہم (شہاب) ستاروں کے ٹوٹنے کی جگہ کی قسم کھاتے ہیں ف۲ اور سمجھو تو یہ (بہت ہی) بڑی قسم ہے ف۳

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا

کہ یہ (قرآن) بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے (اور ہمارے ہاں) احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے (اور) پاک

الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ

ہاتھ نہیں لگانے پاتا (اور کسی کی نقل) یہ قرآن ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے (پیغمبر آخر الزماں پر) نازل ہوا ہے کیا تم (لوگ) اس کلام سے

أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝

منکر ہو اور تم نے اپنا رزق باندھ لیا ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے ہی رہو گے

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَ

تو کیا جب (جان بدن سے کھنچ کر) گلے میں آ پہنچے اور تم اُس وقت (مرگ کی پڑے) دیکھا کرو (اور کچھ نہ کر سکو) اور

نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ

ہم تم بیمارداروں کی نسبت کہ اُس (بیمار جان بلب) سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں مگر تم کو دکھائی نہیں دیتا (رہاں) تو اگر تم

غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَأَمَّا إِن

(کسی کے) ذلیل نہیں بستے (اور خود اختیاری کے دعوی ہیں) سچے ہو تو جان (کے گلے میں آئے پیچھے اُس) کو (بدن میں) لوٹا کیوں نہیں لیتے

كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا

(بارگاہ خداوندی کے) مقربوں میں سے ہے تو (اُس کے لئے) آرام (و آسائش) ہے اور (با فراغت) روزی اور نعمت کے بہشت ہے اور

إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝

اگر (وہ) داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اُس سے کہا جائے گا کہ اے شخص) جو داہنے ہاتھ والوں میں ہے تجھ پر سلام

وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝

اور اگر جھٹلانے والوں (اور) گمراہوں میں سے ہے تو کھولتے پانی کی ضیافت ہے

وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اور (آخرکار) جہنم میں داخل کیا جانا بے شک (آخرت کا) یہ حال جو بیان کیا گیا بالکل سچ (اور) یقینی ہے تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالی شان

سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ	الْعَظِيمِ ۝	وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ
سورۂ حدید مدینے میں اتری اور اس کی	کرتے رہو	اُنتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

ف۱ آگ سے تو سب ہی کو فائدہ ہے خاص کر مسافروں کو کہ انہیں زیادہ حاجت پڑتی ہے اور عطا سی لیے کہ انہیں کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں ۱۲ ف۲ نجوم سے تو ہم نے شہاب مراد لیے اور لفظ مواقع سے اُن کا ٹوٹنا اور بعض مفسرین نے نجوم سے علم ستارے مراد لئے ہیں اور مواقع سے اُن کے مقامات یا رستے یا اُن کے طلوع و غروب کی جگہ ۱۲ ف۳ خدا جب مخلوقات میں سے کسی کی قسم کھاتا ہے تو گویا وہ اپنی قدرت کی قسم کھاتا ہے اور قدرت اُس کی ایک صفت ہے اور خدا کی جتنی صفات ہیں سب عین ذات ہیں تو گویا اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے تو ظاہر ہے کہ خدا کی قسم سب قسموں میں بڑی قسم ہے یا یہ معنی ہوں کہ مطلق خدا کا قسم کھانا خود ایک بڑی بات ہے ۱۲

ع ۲ ۱۵ منزل ۷ ع ۲۲ ۱۶

ببم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ لَهٗ

جو (مخلوقات) آسمانوں (میں) اور زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے (وہی) جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وہی شروع سے ہے اور وہی آخر تک رہے گا اور وہ (قدرتوں سے) ظاہر اور (ذات و صفات سے) پوشیدہ ہے ۱ اور وہ ہر چیز سے واقف

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

وہی (تو قادر مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں (کو) اور زمین کو پیدا کیا پھر

عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

عرش (بریں) پر جا ٹھہرا جو چیز زمین میں داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مُردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ)

مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

آسمان سے اُترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی (جیسے بخارات اور اعمال نیک وغیرہ وہ سب کچھ) جانتا ہے اور تم لوگ کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

تم کیا کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے اور اللہ ہی پر سب کاموں کا

الْاُمُوْرُ ○ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ

مدار ہے (وہی موسم گرما میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا اور (وہی موسم سرما میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے اور وہ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ

(لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے (لوگو!) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس (مال) میں سے جس کا تم کو (اگلوں کا)

مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ○

(راہِ خدا میں بھی) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اُنہوں نے (راہِ خدا میں) خرچ (بھی) کیا اُن کو آخرت میں بڑا اجر ملے گا

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تم کو تمہارے ہی پروردگار پر ایمان لانے کے لیے بلا رہے ہیں اور

قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى

اگر تم کو یقین آئے تو خدا (خود) تم سے (ایمان کا) عہد لے چکا ہے ۲ وہی (خدائے مہربان تو) ہے جو

۱ پوشیدہ ہونے کے معنی اس شعر سے ظاہر ہوتے ہیں ۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ۔ وز ہر چہ دیدہ ایم شنیدیم و خواندہ ایم ۔ ذات کا پوشیدہ ہونا تو ظاہر بات ہے رہیں صفات مثلاً ہم خدا کو کہتے ہیں کہ سمیع ہے اور سب کی سُنتا ہے مطلق سُننا تو معلوم مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ کیونکر سُنتا ہے علیٰ ہٰذا القیاس دوسری صفات ۱۲

۲ عہد الست کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے آدمی کے دل کو ایسا ہی بنا دیا ہے کہ وہ از خود خدا کا قائل ہوتا ہے ۱۲

عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

اپنے بندے (محمد) پر (قرآن کی) کھلی کھلی آیتیں نازل فرماتا ہے تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے اور بے شک اللہ

بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

تم (لوگوں کے حال) پر بڑی شفقت رکھتا (اور) مہربان ہے اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

آسمانوں اور زمین (سب) کا وارث خدا ہی ہے تم (مسلمانوں) میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (راہِ خدا میں مال) خرچ کیے

الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

اور (دشمنوں سے) لڑے وہ (دوسرے مسلمانوں کے) برابر نہیں ہو سکتے یہ لوگ درجے میں اُن (مسلمانوں) سے بڑھ کر ہیں جنھوں نے (فتح مکہ کے) پیچھے (مال)

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ مَنْ

اور لڑے اور (یوں) حسنِ سلوک کا وعدہ (تو) اللہ نے سب ہی سے کر رکھا ہے اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اللہ کو اُن (سب) کی خبر ہے

ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○

جو اللہ کو خوش دلی سے اُدھار دے اور وہ اُس کا دونا اُس کو ادا کرے اور اُس کو بڑا عمدہ اجر (ملے سو علاوہ) ف۲

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

(اے پیغمبر تم) اُس دن مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا (ایمان کا) نور اُن کے آگے آگے

وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور اُن کے داہنی طرف چل رہا ہو گا (اور فرشتے) اُن سے کہتے جاتے ہوں گے کہ آج تم لوگوں کے لیے (بڑی) خوشی (کی بات) ہے (کہ) بہشت کے باغ ہیں

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ

یہی (جس کو) بڑی کامیابی (کہنا چاہیے) اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

مسلمانوں سے کہیں گے کہ (ذرا) ہمارا انتظار کرو کہ تمہارے (اِس) نور کی روشنی سے ہم (بھی) فائدہ اٹھائیں (تو اُن سے) کہا جائے گا کہ (پیچھے)

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

اور (کوئی اور) روشنی تلاش کر لو اس کے بعد ان دونوں فریقوں کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی (اور) اُس میں ایک دروازہ ہو گا (جدھر) اندر (کی طرف) رحمت ہو گی

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا

اور اُس کی (رو) بیرونی طرف (جدھر منافق ہیں) اُدھر عذاب (الٰہی) ہو گا (منافق) مسلمانوں سے پکار پکار کر کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے تو وہ کہیں گے

بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ

تھے تو سہی مگر تم نے اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور اس تاک میں منتظر رہے کہ مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو اور اسلام کی طرف سے شک میں پڑے رہے اور

ف۱ پیغمبر صاحب خدمت پیغمبری سے سرفراز ہونے کے بعد تیرہ برس تک مکے میں لوگوں کو ہدایت فرماتے رہے پھر مخالفوں کی مخالفت اور سخت ایذا دہی سے تنگ آ کر لاچار مدینے تشریف لے گئے اسی مدینے تشریف لے جانے کا نام ہجرت ہے ہجرت کے نویں برس ۸ھ مکہ فتح ہوا فتح مکہ سے پہلے کا زمانہ اسلام کے ضعف کا زمانہ ہے اور بعد کا غلبے کا اسی پر متفرع ہے اُس وقت کے مسلمانوں کا فرق منزل و مراتب

ف۲ لفظ حسن کے لغوی معنے تو ہیں اچھا ہم نے خوش دلی سے ترجمہ کر لیا ہے اور حسن کی جگہ حسنا مشہور ہو گیا ہے اور بلا سود قرضے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور خدا کو قرض دینے کے معنی ہیں ثواب کی امید سے راہِ خدا میں خرچ کرنا ۱۲

حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ

یہاں تک کہ حکم خدا آپہنچا (یعنی موت) اور (شیطان) دغاباز اللہ کے بارے میں تم کو دھوکہ دیتا رہا تو آج نہ تو تم (ہی) سے کچھ معاوضہ قبول کیا جائے گا

فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ

اور نہ اُن لوگوں سے جو (صریح) انکار کرتے رہے تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور (وہ کیا ہی) بُرا

الْمَصِيْرُ ○ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ

ٹھکانا ہے کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے لئے

مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ

جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اُن کے دل گداز ہوں اور اُن لوگوں کی طرح (پڑھے پتھر) نہ ہو جائیں جن کو (اُن سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

پھر (اسی طرح) اُن پر ایک مدت دراز گزر گئی اور (رفتہ رفتہ) ان کے دل سخت ہو گئے اور (اب) ان کا حال یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نافرمان ہیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

(لوگو!) جانے رہو کہ اللہ زمین کو اُس کے مرے (یعنی افتادہ ہوئے) پیچھے (بارانی سرکار) جلا اٹھاتا ہے ف۱ ہم اپنی (قدرت کی) نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان

تَعْقِلُوْنَ ○ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

سمجھو بے شک خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور (جو لوگ) خدا کو خوش دلی سے قرض دیتے ہیں

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ

(قیامت کے دن) اُن کو (اُن کے قرضے کا) دونا ادا کر دیا جائے گا اور اُن کو (بڑی) عزت کا اجر ملے گا (سو علاوہ) اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے ہاں صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کو (ان ہی) کے سے اجر (ملیں گے) اور

نُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ (۴)

اُن (ہی) کا سا نور (ایمان) اُن کے ساتھ ہوگا ف۲ اور جو لوگ ہماری آیتوں سے انکار کر گئے اور اُن کو جھٹلاتے رہے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ

(لوگو!) جانے رہو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا

وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ

اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال اور اولاد کا خواستگار ہونا بس یہی کچھ ہے (دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی مثال ہے کہ (زمین پر) برسا ہی

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

پھر (دیکھو) خشک ہو جاتی ہے تو (اے مخاطب اس وقت) تو اُس کو دیکھتا ہے کہ پیلی پڑ گئی ہے پھر (آخر کار) روندن میں آجاتی ہے عوض دنیا کی زندگی چند روزہ

ف۱ یعنی ملک عرب کفر اور بت پرستی کی شامت سے نہایت بُری حالت کو پہنچ گیا ہے اب خدا اُس کو اسلام کی برکت سے پھر زندہ کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اسلام کی بدولت ملک عرب کی کایا پلٹ گئی اور ایسے زندہ ہوئے کہ انھوں نے تمام دنیا میں نئی روح پھونک دی ۱۲

ف۲ قریب قریب اسی مضمون کی آیت سورہ نساء پارہ والمحصنت میں بھی آچکی ہے وہاں کا حاشیہ دیکھ لینا چاہیے ۱۲

منزل ۷ ع ۹ / ۱۸

ف جو آدمی پڑھ لکھ کر سنگدل ہو جائے اُس کو پڑھے پتھر کہتے ہیں اور اسی کے قریب پڑھا ہوا جن ۱۲

شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا

سخت (عذاب) اور (بعض) کو خدا کی طرف سے (گناہوں کی) معافی اور خوشنودی اور دنیا کی زندگی تو بجز

مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

دھوکے کی ٹٹی ہے ف (لوگو) اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور (نیز) بہشت کی (طرف لپکو) جس کا پھیلاؤ (اتنا) ہے

كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَٰلِكَ

جیسے آسمان و زمین (ملا کر دونوں) کا پھیلاؤ (اور وہ) ان لوگوں کے لیے تیار کرائی گئی ہے جو خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں یہ

فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا أَصَابَ

خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے (لوگو)

مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ

جتنی مصیبتیں (روئے) زمین پر نازل ہوتی ہیں اور جو (خود) تم پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) ان کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے کتاب

أَن نَّبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

(اور) بے شک یہ اللہ کے نزدیک (ایک) سہل (سی بات) ہے (اور یہ ہم نے تم کو) اس لیے جتا دیا ہے کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو اس کا رنج نہ کرو

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ الَّذِينَ

اور کوئی نعمت خدا تم کو عطا کرے تو اس پر اترایا مت ف اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا کہ یہ (ایک تو آپ)

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

بخل کریں اور (دوسرے) لوگوں کو بخل کی ترغیب دیں اور جو شخص (ان نصیحتوں سے) روگردانی کرے تو کچھ شک نہیں کہ اللہ

الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ

بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (و ثنا) ہے تحقیق ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے معجزے دے کر بھیجا اور ان کی معرفت کتابیں اتاریں

الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ

اور (نیز ہم نے) ترازو (کا رواج دیا) تاکہ لوگ (دینی و دنیاوی دونوں طرح کے معاملات میں) انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا کہ (کھیتا) اس میں

بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ

بڑا خطرہ ہے اور (اس میں) لوگوں کے (بہتیرے) فائدے (بھی) ہیں اور (اس خطرناک لوہے کے پیدا کرنے سے) ایک غرض یہ بھی ہے کہ اللہ (تم میں سے) ان

بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ

بے شک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے اور تحقیق ہم ہی نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ

اور ان کی نسلوں میں پیغمبری اور کتاب (یعنی وحی آسمانی) کو (جاری) رکھا (یا ان میں بعض) تو ان میں سے راہ پر ہیں اور بہتیرے

ف دھوکے کی جنس ترجمہ کرنا تھا مگر محاورے کے لحاظ سے ہم نے دھوکے کی ٹٹی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲ ف یعنی کوئی چیز جاتی رہی تو وہ بھی ایک تقدیری بات ہے اور اگر کوئی نعمت حاصل ہو گئی تو بے استحقاق سابق محض خدا کی دین ہے نہ نتیجہ سعی و کوشش تو پھر اترانے کا کیا محل ہے ۱۲

مِنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى

ان میں سے نافرمان ہیں۔ پھر ان کے پیچھے انہی کے قدم بقدم ہم نے اپنے (اور) رسول بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا

ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

اور ان کو انجیل عنایت فرمائی اور جو لوگ ان کے پیرو ہوئے ان کے دلوں میں

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا

ترس اور رحم ڈال دیا اور لذت دنیا کا چھوڑ بیٹھنا جس انہوں نے از خود ایجاد کیا تھا ہم نے وہ (طریق) ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر

ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(ہاں) انہوں نے اس کو خدا (ہی) کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (ایجاد کیا تھا) لیکن جیسا اس کو نباہنا چاہیے تھا نباہ نہ سکے تو جو لوگ ان

مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

ان کو ہم نے ان کے اجر عنایت فرمائے اور ان میں سے بہتیرے تو نافرمان ہیں مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

اور دل سے اس کے پیغمبر (محمد) پر ایمان لاؤ کہ خدا اپنی رحمت میں سے تم کو دوہرا حصہ دے اور تم کو ایسا نور عنایت کرے

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ

جس (کی روشنی) میں چلو اور تمہارے گناہ معاف فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور یہ ہم نے اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل کتاب نہ سمجھیں

الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کہ مسلمانوں کو خدا کے فضل پر کچھ بھی دسترس نہیں اور (نیز) اس لئے (کہا جاتا ہے) کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل (بہت) بڑا ہے

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثِنْتَانِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مجادلہ مدینے میں اتری اور اس کی بائیس آیتیں ہیں اور تین رکوع — شروع اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

(اے پیغمبر) اللہ نے اس عورت (ثعلبہ کی بیٹی خولہ) کی بات سن لی جو اپنے شوہر (صامت کے بیٹے اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ

(فریاد کرتی تھی) اور اللہ تم دونوں کی گفتگو کو سن رہا تھا بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے مسلمانو! جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا

تم میں سے اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں ف وہ (کچھ) ان کی مائیں (تو ہو) نہیں (جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں

ف اسلام سے پہلے اہل عرب میں عورتوں کی بڑی بری حالت تھی اور قرآن میں کئی جگہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے احکام موجود ہیں از انجملہ یہ ظہار کا مسئلہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی طلاق تھی اوس بن صامت کی طرح مرد غصے میں آکر بی بی سے کہ دیتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اتنا کہنے سے میاں بی بی میں جدائی ہو جاتی تھی اسی کو اصطلاح شرع میں ظہار کہتے ہیں اور لفظ ظہار نکلا ہے ظہر سے جس کے معنے پیٹھ کے ہیں اسلام نے ظہار کا طلاق ہونا تسلیم نہیں کیا مگر ہاں ایسی لغو بات کے انسداد کے لئے کفارہ ٹھیرا دیا ہے ۱۲

اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ

جنھوں نے ان کو جنا ہے (دیگر) ہاں (بی بی کو ماں کہہ بیٹھنے سے) انھوں نے ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہی اور بے شک

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں پھر لوٹ کر وہی (کام) کرنا چاہتے ہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ

جس کو کہہ چکے ہیں (کہ نہیں کریں گے) تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (مرد کو) ایک بردہ آزاد کرنا چاہیے (مسلمانو) اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے (تاکہ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے۔ پھر جس کو (بردہ) میسر نہ ہو تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (مرد) لگاتار دو مہینے کے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

اور جس سے نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

یہ (حکم) اس لیے (دیا جاتا ہے) کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر (پورا پورا) ایمان لے آؤ ف۱ اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

عذاب دردناک (ہونا) ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے (حکم کے) برخلاف کرتے ہیں وہ (آخر کار ایسے ہی) ذلیل ہوں گے جیسے ان سے

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

اگلے (زمانہ کے) ذلیل ہوئے اور ہم تو اپنے کھلے کھلے احکام اتار ہی چکے اور منکروں کو

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰىهُ

ذلت کا عذاب (ہونا) ہے اور یہ عذاب اس دن ہوگا جب اللہ ان سب (جلا) اٹھائے گا پھر جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں ان کو بتائے گا

اللّٰهُ وَنَسُوْهُ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

اور یہ (خود کر کے) ان کو بھول گئے اور اللہ سب چیزوں کا نگران (حال) ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ سب سے واقف ہے جب تین (آدمی) کا (صلاح و) مشورہ ہوتا ہے تو ضرور

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ

ان کا چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ کا (صلاح و مشورہ) ہوتا ہے تو ضرور ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ (اور) کہیں بھی ہوں

اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ

وہ ضرور ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر جیسے جیسے عمل یہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ ان کو جتائے گا کیونکہ اللہ ضرور

ف۱ ایمان تو اصل میں عقیدے کا نام ہے مگر اس کی تکمیل عمل سے ہوتی ہے اگر کوئی شخص رسول پر ایمان رکھتا ہے اور باوجود شرع نہیں اس منزل کو پورا مسلمان نہیں کہتے ۱۲

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ

ہر چیز سے واقف ہے۔ (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کانا پھوسی کرنے سے منع کر دیا تھا پھر

لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

جس سے اُن کو منع کر دیا گیا تھا لوٹ کر وہی (بات) کرتے ہیں اور کانا پھوسی (بھی) کرتے ہیں (تو) گناہ کی اور (لوگوں پر بے جا) زیادتی کرنے کی اور

وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے تم پر سلام نہیں بھیجا ایسے لفظوں سے تم کو سلام کرتے ہیں ف۱ اور اپنے جی میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ

کہ (اگر یہ سچا پیغمبر ہے تو) ہماری اس کہنے پر خدا ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا (بس) ان کے لیے جہنم (کی سزا) کافی ہے کہ اُس میں گھسیں گے تو (ان لوگوں کا

الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ

ٹھکانا ہے۔ مسلمانو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو گناہ کی

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا

اور (لوگوں پر بے جا) زیادتی کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں ایک دوسرے کے کان میں نہ کیا کرو ہاں (کسی مصلحت سے) نیکی اور پرہیزگاری کی

اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ

اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور میں (تم سب قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے) جمع کیے جاؤ گے۔ کانا پھوسی تو بس ایک شیطانی حرکت ہے تاکہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

مسلمان اس کی وجہ سے آزردہ خاطر ہوں حالانکہ بے اذنِ خدا (کسی کی کانا پھوسی) اُن کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف۲ مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کھل کر بیٹھو

فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ

تو کھل بیٹھا کرو کہ خدا (بہشت میں) تم کو با فراغت جگہ دے گا اور جب (تم سے) کہا جائے کہ (اپنی جگہ سے) اُٹھ کھڑے ہو (اور دوسری جگہ

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

تم لوگوں میں سے جو (پورا پورا) ایمان لائے ہیں اور جن کو علم (مجلس) دیا گیا ہے (اور وہ آدابِ مجلس ملحوظ بھی رکھتے ہیں) اللہ اُن کے درجے بلند کرے گا

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا

تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے۔ مسلمانو! جب تم کو پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنی ہو تو

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

کان میں عرضِ مطلب کرنے سے پہلے کچھ خیرات لا کر آگے رکھ دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور (دلوں کی) صفائی میں (لا)

ف۱ یہود پیغمبر صاحب سے السلام علیک کی جگہ السّام علیک کہتے تھے سلام دعا ہے جس کے معنی ہیں سلامتی اور سلام بد دعا ہے جس کے معنی ہیں موت اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے ف۲ کانا پھوسی جس کی ممانعت ان آیتوں میں ہے وہ کانا پھوسی ہے جو مجالسِ نبوی میں منافق آپس میں کیا کرتے تھے مسلمانوں کے ڈر سے کھل کر تو کچھ نہ کہتے مگر کانا پھوسی یا اشاروں سے کام لیتے ہی کانا پھوسی کی مذمت اور ممانعت پانچویں پارے کے چودھویں رکوع میں بھی ہے ف۳ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بلا ضرورت بھی پیغمبر صاحب کے ساتھ تخلیہ کیا کرتے تھے اور قدرِ رسالت قائم رکھنے کے لیے ضرور تھا کہ جہاں تک ہو سکے اس کا انسداد کیا جائے چنانچہ حکم صادر ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تخلیہ کرو تو کچھ صدقہ بھی حاضر خدمت کیا کرو اول تو اس مد کی آمدنی سے بہت سے قومی کام نکلیں گے کہ یہ موجب ثواب ہے دوم تم مسلمانوں کے دل ایک دوسرے کی جانب صاف رہیں گے اب جو ہر شخص خلوت کرنے لگتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کو بدگمانی نہ بھی ہوتی ہو تاہم یہ تو خیال آتا ہو گا کہ فلاں شخص پیغمبر صاحب کے بہت منہ لگا ہے خدا جانے اس کے ساتھ کیا مشورے ہوتے ہیں صدقہ کے جاری ہونے سے تو آپ ہی کم جاؤ گے اور بضرورت جاؤ گے بھی تو دوسرے مسلمان سمجھ لیں گے کہ تم دینی غرض سے گئے چنانچہ واقع میں اس تدبیر نے لوگوں کو اتنا کم کر دیا اور کم کر دیا تو حکم صدقہ سے جو غرض تھی حاصل ہو گئی اور غرض حاصل ہو گئی تو وہ حکم بھی منسوخ کر دیا گیا ۱۲

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے کہ (رسول کے) کان میں بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات الگ کر دیا کرو

نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

تو جس صورت میں تم (اس حکم کی) تعمیل نہ کر سکے اور خدا نے تمہارا یہ قصور معاف بھی کر دیا تو (اب اسلام کے ضروری احکام کی تعمیل میں کوتاہی نہ ہو) نماز پڑھتے رہو

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے ان (منافقوں کے حال) پر نظر نہیں کی جنہوں نے ایسے لوگوں سے دوستی جا لگائی جن پر خدا کا غضب ہو (تو) یہ لوگ نہ تم ہی

لَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

میں سے ہیں اور نہ ان ہی میں ف۱ اور باوجودیکہ وہ جانتے (بوجھتے) ہیں (پھر بھی) جھوٹی (جھوٹی) باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان کے لئے خدا نے

عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ

عذاب سخت تیار کر رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ (بہت ہی) برا کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے

جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ لَّن تُغْنِيَ

اور (لوگوں کو) راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں تو ان کو ذلت کا عذاب (ہونا) ہے ف۲

عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اللہ کے ہاں نہ تو ان کے مال (ہی) ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد ہی ان کے کچھ کام آئے گی، یہ دوزخی لوگ ہیں

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ

کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو (جلا) اٹھائے گا تو یہ اس کے آگے (بھی) قسمیں کھائیں گے

كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝

جیسے تم مسلمانوں کے آگے قسمیں کھایا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خوب کر رہے ہیں ف۳ سنو جی! یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ

شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی ہے یہ (ایک) شیطانی گروہ ہے

الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

سنو جی! شیطانی گروہ ہی (آخرکار) برباد ہوگا جو لوگ

يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ كَتَبَ اللَّهُ

اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں (آخرکار) وہی ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے خدا تو لکھ چکا ہے

ع ۲

ف۱ یعنی نہ ادھر کے ہے نہ ادھر کے ہیں ازیں سو رانده و از آں سو درمانده ۱۲ ف۲ مطلب یہ کہ دربردہ اسلام کی بیخ کنی میں لگے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے آگے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھا لیتے ہیں تاکہ ان کے مواخذے سے محفوظ رہیں ۱۲ ف۳ اس جگہ منزل ترجمے میں ہم نے بامحاورہ اختیار کر لیا ہے ہم یوں ترجمہ کرنے کو تھے "اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں" مگر سوائے ایک لفظ بڑھا کے پھر بھی لفظوں سے الگ ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا [illegible]

لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ○ لَا تَجِدُ قَوْمًا

کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور (کافروں پر) غالب آکر رہیں گے بے شک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں اُن کو تو تم نہ دیکھو گے کہ خدا اور اُس کے رسول کے مخالفوں کے ساتھ دوستی پیدا کریں

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ

گو وہ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بھائی یا اُن کے کنبے ہی کے (کیوں نہ) ہوں ہی (وہ سچے مسلمان) ہیں

كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ

جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان کا نقش کر دیا ہے اور اپنے فیضان غیبی سے اُن کی تائید کی ہے اور وہ اُن کو

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(بہشت کے ایسے) باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ ہمیشہ) ہمیشہ اُن ہی میں رہیں گے

وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

اور وہ خدا سے خوش یہ خدائی گروہ ہے سنو جی! خدائی گروہ ہی (آخر کار) فلاح پائے گا

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ حشر مدینے میں اُتری اور اس کی چوبیس آیتیں ہیں اور تین رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

جتنی مخلوقات آسمانوں میں ہے اور جتنی مخلوقات زمین میں ہے (سب ہی) خدا کی تسبیح (و تقدیس) میں لگی ہے اور وہ زبردست (اور)

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ

وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے کفار اہل کتاب کو اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا ف۱

لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ

(اور یہ اُن کی تقدیر کا) پہلا حشر (تھا) جس کے لئے نکالے گئے ف۲ (مسلمانو!) تم کو (تو وہم و) گمان (بھی) نہ تھا کہ (یہ اپنے گھروں سے) نکلیں گے

مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ

خدا کی پکڑ سے بچالیں گے تو جدھر سے اُن کو گمان بھی نہ تھا خدا (کے لشکر) نے اُن کو آلیا اور اُن کے دلوں میں (مسلمانوں کی) دھاک ڈال دی

الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا

لگے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں اُجاڑنے تو

يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ○ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ

اے لوگو! جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں (اس واقعے) سے عبرت پکڑو اور اگر خدا نے جلاوطن ہونا ان کی تقدیر میں نہ لکھ دیا ہوتا تو خدا ان کو (دوسری طرح)

ع ۳ / ۹

ف۱ مدینے سے چار پانچ کوس کے فاصلے پر یہودیوں کی ایک قوم آباد تھی اور وہ بنی نضیر کہلاتے تھے مُسلمانوں سے اُن کی صلح تھی مگر وہ لوگ دَر پردہ کفارِ مکہ سے سازش رکھتے تھے اور ایک بار اُنھوں نے پیغمبر صاحب کے مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا آپ ایک دیوار کے نیچے بیٹھے باتیں کر رہے تھے تاک کر اوپر سے چکّی گرانی چاہی یہاں تک نوبت پہنچی تو پیغمبر صاحب نے انہیں جا گھیرا وہ بہت سٹ پٹائے اور آخر یہ بات ٹھہری منزل ۷ کہ یہ لوگ گھر بار چھوڑ کر ملک شام میں چلے جائیں چنانچہ مال و متاع کواڑ تختے وغیرہ جو کچھ لے جاتے بن پڑا لے گئے اسی موقع پر ان لوگوں کے کچھ کھجور کے درخت بھی کٹوا دیئے گئے تھے تاکہ یہ لوگ جلد فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں ان آیتوں میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف۲ مطلب ہے کہ دوسرا حشر ان کا قیامت میں ہوگا یا شاید پیشین گوئی ہو کہ دوبارہ بھی جلاوطن ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں تمام یہودیوں کو اُن کے مستقر کی وجہ جزیرۂ عرب سے

فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا

دنیا میں سزا دیتا اور آخرت میں (تو) اِن کو دوزخ کا عذاب (ہونا ہی) ہے (اور) یہ اِس سبب سے کہ اُنھوں نے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو خدا کی مخالفت کرے تو خدا کی مار (بڑی ہی) سخت ہے

مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ

(مسلمانو اِن کی) کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو (ہاتھ تک نہ لگایا اور بدستور) اُن کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو (یہ سب کچھ) خدا ہی کے حکم سے تھا

وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ

اور خدا کو منظور تھا کہ نافرمانوں کو رسوا کرے اور جو (مال) خدا نے اپنے رسول کو (بے لڑے) مفت میں اُن سے دلوا دیا تو (مسلمانو!) تم نے اُس کے لیے کچھ دوڑ دھوپ

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن

(نہ) گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر اللہ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہے قابض کر دے

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف جو (مال) اللہ اپنے رسول کو

أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

(اِن) بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوائے تو (وہ) اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا

وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا

اور بے توشہ مسافروں کا (یہ حکم) اس لیے (دیا گیا) کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں یہ (مال) اُن (ہی) میں چلتا پھرتا نہ رہے ف اور

آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ

(مسلمانو!) جو چیز پیغمبر تم کو (ہاتھ اُٹھا کر) دے دیا کریں وہ تو لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو منع کریں (اُس سے) دست کش رہو اور خدا سے

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا

کیونکہ خدا کی مار بڑی سخت ہے (وہ مال جو بے لڑے مفت میں ہاتھ لگا ہے منجملہ اور حق داروں کے) محتاج مہاجرین کا (بھی حق) ہے جو (کافروں کے ظلم سے)

مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَ

اپنے گھر اور مال سے بے دخل کر دیے گئے (اور اب وہ) خدا کے فضل اور (اُس کی) خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں اور

يَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا

خدا اور اُس کے رسول کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہی تو سچے (مسلمان) ہیں اور (ہاں وہ مال جو بے لڑے ہاتھ آیا ہے) اُن کا (بھی حق) ہے کہ

الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ

(مہاجرین نے ابھی ہجرت نہیں کی تھی اور وہ) اُن سے پہلے مدینے میں رہتے اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آتا ہو اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور

ف لوٹ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اُس کو غنیمت کہتے ہیں اور ایک وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے جیسا کہ بنی نضیر یہود یوں سے ملا تھا اِس کو اصطلاح شرع میں فئ کہتے ہیں جس کا ترجمہ ہم نے مفت کیا ہے ۱۲ ف مالداروں میں مال کے چلتے پھرتے رہنے کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے گروہ میں رہے اور حق داروں کو نہ پہنچے جیسا اہل جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

منزل ٧

الربع

فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

اپنے دل میں (اس کی) کوئی طلب نہیں پاتے ف اور اپنے اوپر (تنگی ہی کیوں نہ ہو) مہاجرین بھائیوں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں او

بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(بخل تو سب ہی کی طبیعتوں میں ہوتا ہی مگر) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

اور (وہاں جو مال بے لڑے ہاتھ آیا ہی اُن کا بھی حق) ہی جو مہاجرین اور انصار کے بعد (ہجرت کرکے) آئے اور کہ یہ بھی اگلے مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں اور) دعا میں

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ایسا کر کہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ

اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت رکھنے والا اور مہربان ہی (اے پیغمبر) کیا تم نے منافقوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو

لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

اپنے (ہم جنس) بھائیوں (یعنی) کفار اہل کتاب سے کہا کرتے ہیں کہ اگر تم (گھروں سے) نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَ

اور تمہارے بارے میں ہم کبھی کسی کا کہا ماننے ہی کے نہیں اور اگر تم سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور

اللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ

(مسلمانو!) اللہ (تم کو) بتائے دیتا ہی کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں اگر اہل کتاب نکالے جائیں گے تو یہ اُن کے ساتھ نہیں نکلیں گے

وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ قف

اور اگر اہل کتاب سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہو پڑے گی تو یہ (منافق) اہل کتاب کی مدد نہیں کریں گے اور اگر اُن کی مدد کریں گے (بھی) تو ضرور

ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ

پھر کسی طرف سے اُن کو کمک بھی تو نہیں پہنچے گی (مسلمانو!) تمہاری ہیبت تو اُن کے دلوں میں اللہ سے (بھی) بڑھ کر ہی

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي

(اور) یہ اس سبب سے ہی کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں یہ سب مل کر (بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں

قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ

محفوظ بستیوں میں ف یا دیواروں کی آڑ میں آپس میں اُن کی بڑی دھاک (بیٹھی ہوئی) ہی

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝

(اور اے مخاطب) تو اُن کے ظاہر حال کو دیکھے تو اُن کو سمجھے کہ سب ایک ہیں حالانکہ اُن کے دل (ایک دوسرے سے) پھٹے ہوئے ہیں یہ اس سبب سے

ف یعنی مہاجرین کو ملتا ہوا دیکھ کر اُن کے دل میں یہ خواہش نہیں پیدا ہوتی کہ یہ جو اُن کو ملا ہی ہم کو ملے بات یہ ہو کہ پیغمبر صاحب کے وقت کے مسلمان دو طرح کے تھے ایک تو جب پیغمبر صاحب کفار مکہ کی ایذاؤں سے عاجز آکر مدینے تشریف لے گئے اور اسی کو ہجرت کہتے ہیں تو جو مسلمان جہاں کہیں کافروں کے نرغے میں تھے پیغمبر صاحب کا مدینے تشریف لے آنا سن کر آگے پیچھے سب سمٹ آئے اور مہاجر کہلائے دوسرے خود مدینے کے لوگ خصوصاً پیغمبر صاحب اور مہاجر مسلمانوں کو پناہ دی اور اُن کی مدد کی وہ انصار کہلائے ہجرت کا قاعدہ فتح مکہ تک باقی رہا فتح ہوا تو خدا نے اسلام کو غلبہ دیا اور ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی جو مسلمان جہاں تھا اپنی جگہ مطمئن تھا کوئی اُس کو ستا نہیں سکتا تھا ۱۲

ف لفظی معنے تو یہ ہیں کہ اکٹھے ہو کر مگر ہم نے محاورۂ اردو کا لحاظ کیا ۱۲

ف محفوظ بستیوں سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کے گرداگرد فصیل یا خندق ہو اور اُس کی حفاظت کا ایسا سامان کیا گیا ہو کہ اگر کوئی دشمن چڑھ آئے تو اُس کو ہٹا سکیں ۱۲

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ان لوگوں کی مثال اُن لوگوں کی سی مثال ہے جو ابھی اُن سے (تھوڑے ہی) پہلے (مسلمانوں سے جنگ بدر میں لڑ کر) اپنی شامت اعمال کا مزہ

أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ

دردناک (ہونا) ہے (سو لوگ (یعنی منافقوں) کی مثال شیطان کی سی مثال ہے کہ وہ آدمی کو کفر کی تعلیم (و تلقین) کرتا ہے پھر جب کفر کر بیٹھتا ہے اور کفر کا

إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا

مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہیں تو اللہ رب العالمین (کے غضب) سے ڈرتا ہوں پھر ان دونوں کا انجام یہی ہونا ہے

أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ يَا أَيُّهَا

کہ دونوں دوزخ ہیں (دھکیل دیے) جائیں گے (اور) اُسی میں ان کو ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہوگا اور (تمام) سرکشوں کی یہی سزا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ

مسلمانو! اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو اور ہر شخص (دا ہی بات پر) نظر کرتا رہے کہ کل (قیامت) کے لیے اُس نے کیا (زادِ آخرت) بھیجا ہے اور خدا

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ

(کیونکہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے۔ اور اُن لوگوں جیسے نہ ہو جنھوں نے خدا کو بھلا دیا

فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ

تو خدا نے اُن کی ایسی مت ماری کہ اپنے آپ ہی بھول گئے یہی لوگ (تو بڑے) نافرمان ہیں ف۱ دوزخی

النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا

اور جنتی برابر نہیں (ہو سکتے کہ) جنتی (جو ہیں تو) وہ کامیاب لوگ ہیں (اے پیغمبر) اگر ہم نے

هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا (اور آدمی کی طرح اُس کو شعور بھی ہوتا) تو تم اُس کو دیکھ لیتے کہ خدا کے ڈر کے مارے جھکا پڑا ہوتا اور پھٹا

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي

اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں (سمجھیں) وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ

کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے وہ اللہ

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

(ایسا پاک ذات) ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے امن دینے والا نگہبان

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

زبردست ہے بڑا دباؤ والا ہے بڑی عظمت والا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اُن سے پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا خالق

ع ۲ / ۵

ف۱ اپنے آپ کو بھولنے سے یہ مراد ہے کہ غفلت کا ایسا پردہ پڑا کہ اپنے نفع و نقصان کی بھی خبر نہ رکھی ۱۲

منزل ۷

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

(ہر چیز کا) موجد ہے (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے (اُس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب سے) اُس کے اچھے ہی اچھے

الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

زمین میں ہے (سب ہی تو) اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ | ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ممتحنہ مدینے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | تیرہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ

(مسلمانو!) اگر تم ہماری راہ میں جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈھونڈھنے کی غرض سے (اپنے وطن چھوڑ کر) نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ

إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ

اُن کی طرف دوستی (کے نامہ و پیام) دوڑاتے حالانکہ تمہارے پاس جو (خدا کی طرف سے دین) حق آیا ہے وہ اُس سے انکاری ہو چکے ہیں وہ صرف اتنی بات پر

وَإِيَّاكُمْ ۙ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي

تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو رسول کو اور تم کو گھروں سے نکال رہے ہیں

سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ

اور تم چھپکے چھپکے اُن کی طرف دوستی (کے پیغام) دوڑا رہے ہو اور

بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ

جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو (وہ) اور جو ظاہر ظہور کرتے ہو (وہ ہم) (سب) خوب جانتے ہیں اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو (سمجھ رکھو کہ) وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا

السَّبِيلِ ○ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ

(یہ کافر) اگر (کہیں) تم پر قابو پا جائیں تو (کھلم کھلا) تمہارے دشمن ہو جائیں اور

أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ○ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

ہاتھ اور زبان (دونوں) سے (تمہارے ساتھ) برائی کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور اُن کی (اصلی) تمنا یہ ہے کہ کاش تم (بھی اُن ہی کی طرح) کافر ہو جاؤ

أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی تمہارے کچھ کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ہی (کچھ کام آئے گی) قیامت کے دن خدا ہی تم میں (حق و باطل کا) فیصلہ کرے گا اور

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَ

(کچھ بھی) تم کرتے ہو خدا اُس کو دیکھ رہا ہے (مسلمانو!) ابراہیم اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے (یعنی اُس وقت کے مسلمان) پیروی کرنے کو تمہارے لیے

الَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ

جب اُنھوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ ہم کو تم سے اور تمہارے اُن (معبودوں) سے جن کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو کچھ (بھی) سروکار نہیں

ف پیغمبر صاحب نے مکے پر چڑھائی کا ارادہ کیا اُس کو مصلحتہً چھپایا لیکن حاطب بن ابی بلتعہ ایک صحابی تھے مہاجر اور اُن کے اہل عیال مکے ہی میں تھے۔ اُن کی پرورش کے لالچ سے اہل مکہ کے ساتھ ساز رکھتے تھے اُن کو جو پیغمبر صاحب کا ارادہ معلوم ہوا تو مسلمانوں کی برائی یا مخالفوں کی بھلائی کے لیے نہیں بلکہ اپنے اہل عیال کی حفاظت کے لیے اُنھوں نے اہل مکہ کو لکھ بھیجا پیغمبر صاحب پر یہ حال خدا نے منکشف کیا تو اُن کا خط رستے سے پکڑوا منگوایا اور اُن سے پوچھا تو اُنھوں نے جو بات سچ تھی کہہ دی اِن آیات میں اسی قصے کی طرف اشارہ ہے ۱۲

منزل ۷

مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ

ہم تم (لوگوں کے عقیدوں) کو (بالکل) نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم کھلا عداوت اور دشمنی (قائم) ہو گئی ہے (اور یہ دشمنی)

أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ

ہمیشہ کے لیے (رہے گی) جب تک تم اکیلے خدا پر ایمان (نہ) لاؤ (الغرض مسلمانوں نے کفار سے بے تعلقی ظاہر کر دی) مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے باپ سے (یہ) کہا

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں تمہارے لیے ضرور مغفرت کی دعا کروں گا اور (یوں) تمہارے لیے خدا کے آگے میرا کچھ زور چلتا نہیں (کہ زبردستی تم کو بخشوا لوں) اور

تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ لَقَدْ كَانَ

کافروں (کے زور و ظلم) کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بے شک تو زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!)

لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن

تمہارے لیے (یعنی) جو کوئی خدا (کے عذاب) اور روز آخرت (کی بازپرس) سے ڈرتا ہو اس کے لیے (پیروی کرنے کو) ان لوگوں کا ایک اچھا نمونہ ہو گزرا ہے

يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ

(ان لوگوں کی پیروی سے) روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (وثنا) ہے عجب نہیں کہ کافر مسلمان ہو جائیں اور خدا تم میں

بَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

کافروں میں سے جن کے ساتھ تمہاری (مذہبی) دشمنی ہے ان میں دوستی پیدا کر دے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ○ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

مہربان ہے — جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور

لَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

انھوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے تو خدا تم کو منع کرتا نہیں کیونکہ اللہ

يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

منصفانہ برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تو تم کو انہی لوگوں سے دوستی کرنے کو منع فرماتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور

أَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ

جنھوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی

وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور جو شخص ویسے لوگوں سے دوستی رکھے گا تو (سمجھا جائے گا کہ) یہی لوگ (مسلمانوں پر) ظلم کرتے ہیں — مسلمانو!

ف۱ لفظی معنے تو یہ تھے "ہم کو کافروں کی آزمائش کا محل نہ بنا کہ کافر ہم پر ظلم کریں اور وہ اس کی سزا پائیں" مگر چونکہ اس سے اچھی طرح مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا اس لیے ہم نے محاورے کے لحاظ سے لازم معنے اختیار کر لیے ہیں۔

ف۲ یعنی اسلام کی گاڑی کچھ تمہارے بل بوتے سے نہیں چلتی خدا تمہاری مدد سے بے نیاز ہے اگر وہ تم کو اپنے کافر رشتہ داروں کے ساتھ تعلق رکھنے سے منع کرتا ہے تو تم کو تنگ دل ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اس پر بھی تم کو اس کا شکرگزار ہونا چاہیے اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو شخص ابراہیم اور ان کے ہمراہیوں کا نمونہ دیکھتے ہوئے بھی کافروں سے دوستی رکھے گا تو اللہ (اس کی) اس دوستی کی کچھ پروا نہیں کرتا کیونکہ وہ بے نیاز ہے ۱۲

منزل ۷

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ

جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آیا کریں تو تم ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو (یوں تو) اُن کے ایمان کو اللہ (ہی) خوب جانتا ہی (تاہم)

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ

تو اگر (جانچنے سے) تم اُن کو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو اُن کو کافروں کی طرف واپس کرو نہ (تو) یہ (عورتیں) کافروں کو حلال

لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اور نہ کافر اِن (عورتوں) کو حلال اور جو کچھ کافروں نے (اِن پر) خرچ کیا ہی وہ اُن (کافروں) کو ادا کر دو اور (اِس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں

أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

کہ اُن عورتوں کو اُن کے مہر دے کر تم (خود) اُن سے نکاح کر لو اور (اُن) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو (جو تمھارے نکاح میں ہوں)

وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اور جو تم نے (اُن پر) خرچ کیا ہی وہ (کافروں سے) مانگ لو اور جو انھوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہی وہ (اپنا خرچ کیا ہوا تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہی

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی اور اگر تمھاری بیبیوں میں سے کوئی (عورت) تم سے چھوٹ کر کافروں میں جا ملے

فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا

(اور وہ تم کو تمھارا خرچہ نہ ادا کریں اور) پھر (کافروں کو دینے کی) تمھاری نوبت آئے تو جن (مسلمانوں) کی بیبیاں (کافروں میں) چلی گئی ہیں جتنا خرچ

اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

اللہ سے جس پر تم ایمان لا چکے ہو ڈرتے رہو ف۱ اے پیغمبر جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں آئیں

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ

(اور) تم سے اِس پر بیعت کرنی چاہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھیرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ

اور نہ دختر کُشی کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان بنا گھڑا کریں گی ف۲

وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

اور نہ نیک کاموں میں (جن کے کرنے کا تم حکم دو) تمھاری حکم عدولی کریں گی تو (اِن شرطوں پر) تم اُن سے بیعت لے لیا کرو اور

لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

خدا کی جناب میں اُن کی مغفرت کی دعا کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہی مسلمانو! اُن لوگوں سے

قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ

جن پر خدا کا غضب ہی (یعنی یہود) سے دوستی نہ لگاؤ کیونکہ یہ لوگ (ثواب) آخرت کی طرف سے ایسے نا امید ہیں جیسے کافر (یعنی مشرکین)

ف۱ یہ اُن وقتوں کے احکام ہیں جب اسلام نیا نیا جاری ہوا تھا اور کافر اور مسلمان کھچڑی تھے مرد مسلمان عورت کافر اور عورت مسلمان مرد کافر تو خدا نے یہ منصفانہ ٹھیرا و کر دیا کہ کافروں میں سے کوئی عورت مسلمانوں میں چلی آئی تو مسلمان اُس کے پہلے شوہر کو وہ مہر ادا کر دیں جو اُس نے اُس عورت کو دیا تھا اور یہی حکم اُن عورتوں کے لیے تھا جن کو مسلمانوں نے بسبب کفر کے چھوڑ دیا اور وہ ٹوٹ کر کافروں میں جا ملیں لیکن ایسا بھی ہوتا تھا کہ کسی مسلمان کی عورت کافروں میں جا ملی اور کافر مسلمانوں کو اُس کا مہر نہیں ادا کرتے تو مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ تم کو اسی طرح کی رقمیں کافروں کو دینی پڑیں تو اُس میں سے اپنا بانا مجرا کر لیا کرو یعنی کافروں کی طرف سے مسلمانوں کو اُن کی بیبیوں کے مہر ادا کر دیا کرو اور ایک صورت یہ بھی ہی کہ کافروں سے لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو اُن سے لوٹ ہاتھ لگی تو اُس لوٹ میں سے مسلمانوں کی وہ رقمیں ادا کر دی جائیں جو اُن کو اپنی مرتد بیبیوں کے مہر کی بابت پانی ہیں اور کافروں نے ادا نہیں کیں مفسّرین نے یہ دونوں معنے لکھے ہیں اور اختلاف لفظ عاقبتم کے معنوں سے پیدا ہوا کہ اُس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جب تمھارے دینے کی باری آئے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب تم کو کافروں سے لوٹ ہاتھ لگے ۱۲ ف۲ یہ عرب کا ایک محاورہ معلوم ہوتا ہی جیسے ہمارے ہاں آنکھوں دیکھتے جس کا مطلب ہی جان بوجھ کر یا جیسے بددعا میں کہتے ہیں کہ تیرے دیدوں اور گھٹنوں کے آگے آئے تو مطلب یہ ہی کہ جان بوجھ کر کوئی بہتان گھڑا کریں اور اُن کے ہاتھ پاؤں دیکھ رہے ہوں کہ جھوٹ بنا رہی ہیں ۱۲

منزل ۷

مِنْ أَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

قبروالوں (یعنی مُردوں) کی طرف سے نااُمید ہیں ف

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدینے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | چودہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ

مسلمانو! ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا کرتے ہو جو تم کر کے نہیں دکھاتے (یہ بات) اللہ کو سخت ناپسند ہے

تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

کہ کہو (سب کچھ) اور کرو (کچھ نہیں) ف بے شک خدا (تو) اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اُس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

(اور جگہ سے نہیں ٹلتے اور اس حالت میں) وہ گویا ایک دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ) وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی

لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا

مجھے کیوں ستاتے ہو اور (دل میں تو) تم کو (بھی) یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں تو جب یہ لوگ ٹیڑھی چال چلے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ

خدا نے اُن کی سمجھ بھی ٹیڑھی کر دی اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا

مریم کے بیٹے عیسےٰ نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

(یہ کتاب) توراۃ جو مجھ سے پہلے (نازل ہو چکی ہے میرے سامنے موجود ہے) اُس کی تصدیق کرتا اور (ایک اور) پیغمبر کی (تم کو) خوش خبری سناتا (ہوں) جو میرے

اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

احمد پھر جب وہ (احمد جن کا دوسرا نام محمد ہے) بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لے کر آئے وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور اُس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

کہ اُس کو اسلام کی طرف بلایا جائے اور وہ (الٹا) خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

(یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ

ف مفسرین نے اس آیت کی بہت توجیہیں کی ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جس طرح کافر اپنے مُردوں سے نااُمید ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ جو مر گیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن سے چھٹا کیونکہ اُن کو قیامت کا یقین نہیں اِسی طرح اُس وقت کے یہود ثواب آخرت سے نااُمید تھے کہ جان بوجھ کر پیغمبر خدا کی رسالت سے انکار کرتے اور حق کو چھپاتے اور رشوتیں لیتے اور احکام شریعت کے جاری کرنے میں امیر غریب کا فرق کرتے تو اُن کو یقین تھا کہ آخرت میں اِس کا نتیجہ اُن کو بھگتنا پڑے گا اور جب اُنھوں نے جی میں یہ بات ٹھان لی تھی تو وہ جو کہتے ہیں کہ مرتا کیا نہ کرتا اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے تھے ایسوں کے ساتھ دوستی رکھنا اسلام کے حق میں سخت مضر تھا دوسری توجیہ یہ ہے کہ جس طرح کفار منکرین قیامت آخرۃ کی طرف سے نااُمید ہیں ایسی ہی حالت اِن یہود کی بھی ہے کہ گو منزل قیامت کے منکر نہیں مگر اسلام کے ساتھ ایسی عداوت رکھتے ہیں کہ ان کا انجام بھی ویسا ہی ہونا ہے جیسا منکرین قیامت کا جو مر چکے ہیں ۱۲ ف مفسرین نے اس کی شان نزول یوں بیان کی ہے کہ ایک بار کچھ مسلمان آپس میں بیٹھے تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہم کو معلوم ہو کہ فلاں عمل خدا کو زیادہ پسند ہے تو ہم اُس کے کرنے میں جان و مال سے بھی دریغ نہ کریں اِس پر آیۂ اِنَّ اللّٰہَ یحب الذین الخ نازل ہوئی مسلمانوں کے اس کہنے میں ایک طرح کا دعویٰ اور اپنے نفس پر اعتماد پایا جاتا تھا جو شان بندگی کے خلاف ہے اور آخر یہی ہوا کہ جو بڑھ بڑھ کر دعوے کرتے تھے جنگِ اُحد میں بھاگ کھڑے ہوئے تو خدا نے ادب بندگی تعلیم فرمایا کہ لم تقولون مالا تفعلون ؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ✦ عذر بدرگاہِ خدا آورد ✦ ورنہ سزاوار خداوندیش ✦ کس نتواند کہ بجا آورد ۱۲ ف یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ اُن کو اسلام کی طرف بلایا جاتا تھا اور اسلام اور پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئی اُن کی کتابوں میں موجود ہے چاہیے تھا کہ وہ کان دبا کر اسلام میں آ شامل ہوتے مگر اُلٹے خدا پر الٹی بہتان بندیاں کیں اسلام کی پیشین گوئیوں کو اپنی کتابوں میں سے نکال ڈالا یا کچھ کا کچھ کر دیا یا اُن کے معنی بدل دیے کہ یہ بھی خدا پر بہتان باندھنا ہے ۱۲

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی

اپنے نور کو (کامل طور پر) پھیلا کر رہے گا گو کافروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت

وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا

اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (اور) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو بُرا ہی کیوں نہ لگے (اے) پیغمبر مسلمانوں سے کہو کہ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝

مسلمانو! (کہو تو) میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں؟ جو تم کو (آخرت کے) عذابِ دردناک سے بچائے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ

(وہ یہ ہے کہ) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال

وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

اور اپنی جانیں لڑا دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو (ایسا کرو گے تو) خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا

وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ

اور تم کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اور (نیز) عمدہ عمدہ مکانات میں

جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ

(کہ وہ مکانات) ہمیشہ ہمیشہ (رہنے) کے باغوں میں (ہوں گے) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔ اور (ان نعمتوں کے سوا) ایک اور (نعمت بھی) ہے جس کو تم

وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا

اور (تم) عنقریب (ملک فتح کر لو گے) اور (اے پیغمبر) مسلمانوں کو (اس کی) خوش خبری سنا دو مسلمانو!

اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی

اللہ کے (دین کے) مددگار بنے رہو جیسا کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے (اپنے) حواریوں (یعنی اصحاب) سے کہا تھا کہ (ایسے) کون ہیں جو

اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ

(اس پر) حواری بولے کہ ہم خدا کے (رسول کے) مددگار ہیں (چنانچہ حواریوں نے دین عیسوی کے رواج دینے میں کوشش کی) تو

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی

بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد کی

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۝

اور (آخر کار) وہی غالب رہے

ع ۱ ۹ ۹ — ع ۲ ۵ ۱۰ — منزل ۷

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ وَهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ جمعہ مدینے میں اتری اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

ف۱ عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب حواری کہلاتے ہیں لفظ حواری نکلا حور سے جس کے معنی سفیدی کے ہیں تو حواری اس سے حواری کہلائے کہ پہلے دھوبی تھے عیسیٰ پر ایمان لائے عیسیٰ ایک دریا کے گھاٹ پر سے ہو کر گزرے دیکھا کہ دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں انھوں نے دھوبیوں سے کہا کہ آؤ ہم تم کو دھو دیں یعنی کفر کا میل کچیل تم سے چھڑا دوں چنانچہ دھوبی ایمان لے آئے یا حواری اس سے حواری کہلائے کہ عیسائی کرتے وقت غسل دیتے یا پانی چھڑک دیتے ہیں اور اسی کا نام ہوا اصطباغ عیسیٰ کے حواری بارہ تھے اور اب تو ولی دوست کو حواری کہتے ہیں ۱۲

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں جو (دونیا جہان کا) بادشاہ، پاک، زبردست

الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

(اور) حکمت والا ہے۔ وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے (عرب کے) جاہلوں میں ان ہی میں سے (محمدؐ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا (کہ وہ) ان کو خدا کی

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک صاف کرتے اور ان کو کتاب (الٰہی) اور عقل (کی باتیں) سکھلاتے ہیں ورنہ (اس سے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پہلے) یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے ہی اور (نیز خدا نے ان پیغمبر کو) اور لوگوں کی طرف (بھی بھیجا ہے) جو ابھی تک ان (عرب کے مسلمانوں) میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

(اور) حکمت والا ہے ف۱ یہ (پیغمبری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل

الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

(بہت) بڑا ہے۔ جن لوگوں (کے سر) پر تورات (کا بوجھ) لادی گئی پھر انھوں نے اس کو اٹھایا نہ گیا (یعنی اس پر کاربند نہ ہوئے) ان کی مثال

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

گدھے کی مثال ہے جس پر کتابیں لدی ہیں جو لوگ خدا کی آیتوں کو جھٹلایا کرتے ہیں ان کی (بھی کیا ہی) بری کہاوت ہے

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا

اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (اے پیغمبر ان یہودیوں سے) کہو کہ اے یہود

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

اگر تم کو اس بات کا گھمنڈ ہے کہ اور تمام آدمیوں کو چھوڑ کر تم ہی خدا کے چہیتے ہو (اور اپنے اس دعوے میں)

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

سچے (بھی) ہو تو موت کی تمنا کرو ف۲ مگر یہ لوگ ان (اعمال بد) کے ڈر سے جن کے مرتکب ہو چکے ہیں کبھی موت کی تمنا کرنے والے نہیں

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

اور اللہ بے انصاف لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ضرور آکر رہے گی

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

پھر تم اس (خدائے دانا و بینا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر (سب کچھ) جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ

پھر جیسے جیسے عمل (تم دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ (اس وقت) تم کو بتا دے گا مسلمانو! جب

ف۱ اس سے مراد ہیں اہل فارس اور دوسرے اہل عجم یعنی عرب کے سوا ساری دنیا کے لوگ۔

ف۲ یعنی تاکہ دنیا کی مصیبتوں سے نجات پاکر جلد خدا سے جا ملو اور جنت کے مزے اڑاؤ۔

منزل

ع ۸ / ۱۱

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ

جمعے کے دن نمازِ جمعہ کے لیئے اذان دی جائے تو یادِ الٰہی (یعنی نماز) کی طرف لپکو اور (اُس وقت) بیچنا (کھوچنا) چھوڑ دو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو پھر جب نماز ہو چکے

فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

تو (تم کو اختیار ہے کہ) اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل (یعنی معاش) کی جستجو میں لگ جاؤ اور (جہاں رہو) کثرت سے خدا کی یاد کرتے رہو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ

تاکہ تم فلاح پاؤ اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ سودا (بکتا) یا تماشا (ہوتا) دیکھیں (تمہارے پاس سے) جھٹک کر اُسی کی طرف چل دوڑیں اور تمھیں (خطبہ پڑھتے)

قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۞

کھڑا چھوڑ جائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو (ثوابِ عبادت) اللہ کے ہاں ہے (وہ) تماشے اور سودے سے بہت بہتر ہے اور اللہ (سب) روزی دینے

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞	عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ منافقون مدینے میں اُتری اور اِس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

(اے پیغمبر) جب تمہارے پاس منافق آتے ہیں تو (تمھیں خوش کرنے کے لیئے) کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو گواہی دیتے ہیں کہ آپ بے شک رسول خدا ہیں اور

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْٓا

کہ تم بے شک اُس کے رسول ہو مگر اللہ (تم کو یہ بھی) جتائے دیتا ہے کہ (یہ) منافق جھوٹ بولتے ہیں (کیونکہ سچے دل سے نہیں کہتے) ان لوگوں نے

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تو (اُس کی آڑ میں لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے ہیں ف۲ (کیا ہی) بُرے کام ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞

کس لیئے کہ یہ (لوگ پہلے مسلمانوں کے دکھانے کو) ایمان لائے پھر (منکروں میں مل کر) اسلام سے پھر گئے یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر کر دی

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ ف۳

اور (اے پیغمبر) تم ان کے (ظاہر حال) کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظروں میں کھب جائیں اور بات کریں تو تم ان کی بات کو (توجہ سے) سنو

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ

(تمہارے سامنے اِس طرح پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں کہ) گویا وہ لکڑی کے کندے ہیں جو (دیوار کے سہارے) کھڑے کیئے گئے ہیں ہر ایک زور کی آواز

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

(اے پیغمبر یہی (لوگ تمہارے جانی) دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جا رہے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے

ف۱ پیغمبر صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ملکِ شام کا ٹانڈا تجارت کا لے کر آیا اور اُس نے لوگوں کے خبر کرنے کے لیئے نقارہ بجایا جو لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے تھے کچھ ٹانڈے کی سیر دیکھنے کے لیئے اور کچھ خرید و فروخت کے لیئے کھسک گئے صرف بارہ ۱۲ آدمی باقی رہ گئے تھے اُس پر یہ عتاب نازل ہوا جو اِن آیتوں میں مذکور ہے ۱۲

ف۲ مطلب یہ کہ جھوٹی قسموں سے مسلمانوں کو دھوکا دیا اور ظاہری طور سے اُن سے ملے رہے اور زیرِ پردہ لوگوں کو بہکاتے اور اسلام کی بیخ کنی کرتے رہے ۱۲

ف۳ مطلب یہ کہ ان کو باتیں بنانی خوب آتی ہیں کہ سننے والا خواہی نخواہی ان کی طرف متوجہ ہو ۱۲

منزل ۷

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ

کہ آؤ رسولِ خدا کی خدمت میں چلیں کہ وہ تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں تو (وہ سنتے ہی) اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور (اے پیغمبر) تم (اُن کو) دیکھو

وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

ایسے مغرور ہوتے ہیں کہ (تمھاری طرف) رُخ بھی نہیں کرتے۔ اِن لوگوں کے لیے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اُن کے حق میں (دونوں) یکساں ہیں

لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

خدا اُن کے گناہ معاف کرنے والا ہی نہیں ۔ بے شک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ

یہی تو ہیں جو (لوگوں کو) بہکایا کرتے ہیں کہ جو لوگ رسولِ خدا کے پاس (اجمع ہوئے) ہیں (اپنا پیسہ) اُن پر نہ خرچ کرو کہ (عاجز آکر) آخر کار آپ

يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ

بھاگ جائیں ۔ آسمانوں میں اور زمین میں جتنے خزانے ہیں (سب) اللہ ہی کے ہیں مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ

(اتنی) سمجھ نہیں۔ (یہ منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا ف

مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ

حالانکہ (اصلی) عزت اللہ کی اور اُس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے مگر

الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ

منافق (اِس بات سے) واقف نہیں ۔ مسلمانو! تمھارے مال تم کو

وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

اور نہ تمھاری اولاد یادِ خدا سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ

الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

(آخر کار) گھاٹے میں رہیں گے۔ اور ہم نے تم کو جو کچھ دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں بھی کچھ) خرچ کرتے رہا کرو (مگر) اِس سے پہلے (ہی خرچ

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

کرو) کہ تم میں سے کسی کی موت آموجود ہو اور وہ (اُس وقت) لگے کہنے کہ اے میرے پروردگار کاش تو مجھ کو تھوڑے دنوں کی اور مہلت دیتا تو میں خیرات کرتا

فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ

اور (دوسرے) نیک بندوں میں سے ایک نیک بندہ میں (بھی) ہوتا اور جب کسی کی موت آموجود ہوتی ہے تو خدا کبھی اُس کو مہلت نہیں دیا کرتا

أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے

ف یہ غزوۂ بنی المصطلق کا ذکر ہے کہ بعض مسلمانوں سے منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی ابن سلول کی کسی بات میں تکرار ہوگئی منافق اپنے نزدیک مسلمانوں کو اپنے مقابلے میں کمزور اور ذلیل تو سمجھتے ہی تھے لگے کہنے کہ لوٹ کر مدینے پہنچے اور ہم نے ان کو نکال باہر کیا کہ نہ یہ رہیں گے اور نہ فساد ہوگا ١٢

منزل ٧

ع ١٢

ع ٢ ٣ ١٤

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ تغابن مدینے میں اتری اور اس کی اٹھارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (لوگو!) وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اس پر بھی تم میں بعض کافر ہیں اور بعض

مُؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

مؤمن اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ اسی نے کسی مصلحت سے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں (بھی بنائیں تو) اچھی بنائیں ف۱ اور اُسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمانوں (میں)

وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

اور جو کچھ تم لوگ چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر طور پر کرتے ہو اُس کو (بھی) جانتا ہے اور اللہ (تو لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے

الصُّدُورِ ۝ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا

واقف ہے کیا تم کو اُن لوگوں کا حال نہیں پہنچا جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر اُنھوں نے (دنیا میں)

وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ

اپنے اعمال (کی شامت) کا مزہ بھی چکھا اور (آخرت میں) اُن کو عذاب دردناک ہونا ہے (سو الگ) یہ اس لیے کہ اُن کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَّ

اُن کے رسول کھلے کھلے معجزے لے لے کر آتے رہے اور یہ (لوگ یہی) کہتے رہے کہ کیا (ہم جیسے) بشر ہم کو راہ بتانے آئے ہیں غرض اُنھوں نے

اسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا

خدا نے (بھی) اُن کی کچھ پروا نہ کی اور اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔ کافر (بڑے دعوے سے) کہتے ہیں ہرگز ان کو (دوبارہ)

قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ ہاں ہاں مجھے اپنے پروردگار ہی کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم نے (دنیا میں) کیا ہے ضرور (تم کو)

يَسِيرٌ ۝ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا

(ایک سہل سی بات) ہے۔ تو لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (نیز) نور (ہدایت یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے اتارا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ

اُس کی (سب) خبر ہے (اور اُس کا نتیجہ تم کو اُس دن معلوم ہوگا) جب حشر کے دن تم (سب) کو جمع کرے گا یہی ہار جیت کا دن ہوگا

ف۱ دوسرے جانداروں کے مقابلے میں انسان کی صورت و شکل اور بناوٹ عموماً خوش نما ہے اور جانور کوئی زمین پر پڑے رینگتے ہیں کوئی سیدھے کھڑے رہ نہیں سکتے اور اکثر کو زمین پر مُونہ جھکا کر کھانا پینا پڑتا ہے اور بعد این اُن کی صورتوں سے ظاہر ہے غرض انسان کی مجموعی شکل کو کوئی جاندار نہیں پہنچتا اُس کا سیدھا قد دلالت کرتا ہے کہ وہ حکمرانی کے لیے پیدا کیا گیا ہے ۱۲

الثلثہ

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ

اور جو شخص (دنیا میں) خدا پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے (قیامت میں) خدا اُس کے گناہ اُس (پر سے) دور کر دے گا

سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور اُس کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں (رہنے کو) داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (رہی) بہ رہی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَالَّذِينَ

(اور وہ لوگ) اُن (ہی باغوں) میں (سدا) سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے بڑی کامیابی (اصل میں) یہی ہے اور جن لوگوں نے

كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی لوگ دوزخی ہوں گے

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ

کہ ہمیشہ دوزخ (ہی) میں رہیں گے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

بے اذنِ خدا کوئی آفت (بھی) نہیں آیا کرتی اور جو شخص خدا پر یقین رکھے گا (مصیبت میں) خدا اُس کے دل کو ٹھکانے سے لگائے رکھے گا

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا

اور (لوگو!) اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اگر تم رُوگردانی کرو تو ہمارے رسول کے ذمے

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

صاف طور پر (ہمارے حکموں کا) پہنچا دینا ہے اور بس اللہ (ہی ہے کہ) اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

مسلمانو! تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں سے (بعض) تمہارے (دین کے) دشمن ہیں

فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تو اُن سے احتیاط کرتے رہو اور اگر تم (اُن کے قصوروں کو) معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ فَاتَّقُوا

تمہارے مال اور تمہاری اولاد (یہ) بڑا جنجال ہے اور اللہ کے ہاں (اِن جھگڑوں میں پڑ کر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے) بڑا اجر ہے تو

اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن

جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اُس کا حکم) سنو اور مانو اور (اُس کی راہ میں) خرچ کرتے رہو کہ (یہ) تمہارے اپنے ہی حق میں بہتر

يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ

جو شخص اپنے بخلِ طبعی سے محفوظ رکھا جائے تو (آخرت میں) ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ف (مسلمانو!) اگر تم اللہ کو

ف بخل کو طبعی اس لیے فرمایا کہ تھوڑا بہت بخل تو ہر ایک طبیعت میں ہوتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے واحضرت الانفس الشح ۱۲ منزل ۷

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

خوش دلی سے قرض دو تو (آخرت میں) وہ تم کو اس کا دونا (ادا) کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا (سو الگ) اور اللہ بڑا قدر دان (اور)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا زبردست (اور) حکمت والا

اٰيَاتُهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ
بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	سورۂ طلاق مدینے میں اتری اور اس کی

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ کہ) جب تم (اپنی) بیبیوں کو طلاق دینی چاہو تو اُن کو اُن کی عدت کے شروع میں طلاق دو، اور (طلاق کے بعد

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

عدت گنتے رہو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو ف (عدت میں) اُن کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ (خود بھی) نہ نکلیں

اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ

مگر یہ کہ کھلم کھلا (کوئی) بے حیائی (کا کام) کر بیٹھیں (تو اُن کو نکال دینے کا مضایقہ نہیں) اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جس شخص نے

يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ

اللہ کی باندھی ہوئی حدوں سے قدم باہر رکھا تو اس نے آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا ف (اے شخص جو بی بی کو طلاق دیتا ہے) تو نہیں جانتا شاید اللہ

بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

طلاق کے بعد (ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کر دے پھر جب عورتیں اپنی عدت پوری کرنے پر آئیں تو (یا تو رجوع کر کے) سیدھی طرح اُن کو (اپنی زوجیت

اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا

یا سیدھی طرح اُن کو رخصت کر دو اور (جو کچھ بھی کرو) اپنے (لوگوں) میں دو معتبر (آدمیوں) کو گواہ کر لو اور (گواہو اگر گواہی کی ضرورت آپڑے تو)

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ۙ

اللہ کا پاس کر کے ٹھیک ٹھیک گواہی دینا یہ نصیحت کی باتیں اُن لوگوں کو سمجھائی جاتی ہیں جن کو اللہ اور روز آخرت کا یقین ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اور جو شخص خدا سے ڈرتا رہے گا خدا اُس کے لیے (آپس کے الزامی جھگڑے سے) نجات کی شکل نکال دے گا اور اُس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اور جو شخص اللہ پر بھروسا رکھے گا تو خدا اُس (کی مشکلات) کے حل کرنے کو کافی ہے بے شک جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اُس کو پورا کر کے رہتا ہے (اور)

اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ

اللہ نے تو ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھہرا ہی رکھا ہے ف اور (مسلمانو!) تمہاری (طلاقی) بیبیوں میں سے جن کو (پیرانہ سالی کی وجہ سے) حیض کے آنے کی

ف شریعت اسلامی میں طلاق ایک بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے لیکن اگر مرد کو مطلقاً اس کا اختیار نہ دیا جائے تو بعض صورتوں میں بڑے بڑے فسادات کا احتمال ہے جیسا کہ دوسری قوموں میں دیکھا جاتا ہے کہ ان کے مذہب میں طلاق نہیں مگر مجبوری اُن کو اسلامی قاعدے کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اسلام نے طلاق جائز رکھی ہے مگر بڑے مضایقے اور ضابطے کے ساتھ کہ حتی الامکان طلاق کی نوبت نہ آئے اور آئے تو زن و شوہر میں کسی کی حق تلفی نہ ہو اولاً حیض کے دنوں میں طلاق کا دینا منع ہے اس میں مصلحت یہ ہے کہ اُن دنوں میں میاں بی بی چار و ناچار ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں عجب نہیں کہ یہ علیحدگی طلاق کی محرک ہو تو جس کو طلاق دینی ہو ضرور ہے کہ عورت نہا دھو چکی ہو تب طلاق دے جس سے ظاہر ہو جائے گا کہ داعیہ طلاق قوی ہے پھر طلاق کے بعد عدت ہے اس میں ایک تو نسب کی احتیاط ہے کہ عدت کی مدت میں تین بار عورت کو دن آجائیں گے تو بھی طرح اطمینان ہو جائے گا کہ حمل سے نہیں ہے اگر عورت حمل سے ہو تو اُس کی عدت وضع حمل تک ہے عدت میں مرد عورت کو اچھا موقع دیا گیا ہے کہ پھر ملاپ کر لیں اور مرد اپنی طلاق کو واپس لے جس کو اصطلاح شرع میں رجوع اور رجعت کہتے ہیں پھر طلاق میں اس کا بھی لحاظ ہے کہ بے فائدہ اور بلا ضرورت عورت کا وقت عدت میں ضائع نہ ہو اور اُس کو جلدی عدت پوری کرنے کا موقع دیا جائے اس لیے شروع سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ شروع عدت میں طلاق دی جائے یعنی جب عورت نہا دھو چکے اُس وقت اُس کو طلاق دی جائے عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں بچے کے دودھ پلانے کا معاملہ ہے اُس کے واسطے بھی شارع نے نہایت عمدہ انتظام کر دیا ہے اور سب احکام ان آیتوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں ۱۲ ف۲ یعنی خدا نے جو قاعدے ٹھہرائے ہیں وہ بندوں کی مصلحت کے لیے ٹھہرائے ہیں اور جب کوئی خلاف قاعدہ کرتا ہے تو وہ مصلحت فوت ہو جاتی ہے اور آدمی سو بر اُس کا نقصان اُس شخص کی طرف عائد ہوتا ہے جو اُس قاعدے کو توڑتا ہے اور وہ خدا کے ہاں گنہگار ٹھہرتا ہے سو الگ اپنے اوپر ظلم کرنے کے یہ معنی ہیں ۱۲ ف۳ اس میں اس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں اس عورت کو چھوڑ دوں گا تو اس کو کہیں روٹی کپڑا نہ ملے گا ۱۲ ف۴ از انجملہ عدت کا اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں ۱۲ -

منزل ۷

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تم کو شبہ ہو ف تو اُن کی عدت (حیض سے نہیں بلکہ دنوں کے حساب سے) تین مہینے اور (علیٰ ہذا القیاس) جن عورتوں کو حیض آنے کی نوبت نہیں آئی (اُن کی بھی یہی)

اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

(سو) اُن کی عدت اُن کے بچے جننے تک اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا خدا اُس کے کام آسان کر دے گا

يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

(مسلمانو!) یہ (احکام جو اوپر مذکور ہوئے) فرمودہ خدا ہیں جو اُس نے تمہاری طرف بھیجے ہیں اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا (آخرۃ میں) خدا اُس سے گناہوں کو

وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ

اور اُس کو بڑے اجر دے گا (سوا الگ) طلاقی عورتوں کو (عدت کے لیے) اپنے مقدور مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہو

وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا

اور اُن پر سختی کرنے کے لیے اُن کو ایذا نہ دو اور اگر حاملہ ہوں تو

عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ

بچہ جننے تک اُن کا خرچ اٹھاتے رہو پھر (بچہ جننے پیچھے) اگر وہ (بچے کو) تمہارے لیے دودھ پلائیں تو اُن کو اُن کی دودھ پلائی دو

وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝

اور آپس کی صلاح سے دستور کے مطابق (اُجرت وغیرہ کا) ٹھیراؤ کر لو اور آپس میں کشمکش کرو گے تو (مرد کوئی) اور (عورت میسر آجائے گی اور وہ)

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ

جس کو گنجایش ہو اُس کو چاہیے کہ وہ اپنی گنجایش کے قدر خرچ کرے اور جس کی آمدنی تلی ہو وہ جتنا اُس کو خدا نے دیا ہے اسی موافق خرچ کرے

اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝

خدا نے جس کو جتنا دے رکھا ہے اُس سے بڑھ کر کسی کو تکلیف دینی نہیں چاہتا (گھبرانے کی بات نہیں) خدا تنگی کے بعد جلد فراغت (بھی) دے گا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا

اور بہت سی بستیاں ہو گزری ہیں جن (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بڑی سختی سے

شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ

اور اُن کو (بڑی) بُری سزا دی تو انھوں نے اپنے اعمال (کی سزا) کا مزہ چکھا اور اُن کا انجام کار

اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي

گھاٹا (ہی گھاٹا) ہوا۔ اِن لوگوں کے لیے خدا نے (قیامت کا) عذاب سخت (اور بھی) تیار کر رکھا ہے تو اے عقل والو

الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا

جو ایمان لا چکے ہو اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو خدا نے (تم کو) آگاہ کرنے کے لیے ایک پیغمبر (محمد) کو تمہاری طرف بھیج دیا ہے

منزل ۷

ف شبہ سے مراد یہ ہے کہ عدت کا حساب حیض سے ہوتا ہے اور جس کو حیض ہی نہ آتا ہو تو اسے کیا کریں فرمایا کہ ایسی عورتوں کا حساب مہینوں سے کر لیا کرو ۱۲

يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ

جو تم کو خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اُن کو

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ

(کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا خدا اُس کو بہشت کے ایسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ

باغوں میں (لے جا) داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں سدا کو (اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ نے (یہ)

لَهُ رِزْقًا ۝ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ

روزی دی — اللہ ہی تو ہے جس نے (ئنہ پر تہ) سات آسمان پیدا کیے اور اُن ہی کی طرح کی زمین

يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ

آسمان و زمین کے (انتظامی) احکام (وقتاً فوقتاً) نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور (نیز) یہ کہ

اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

اللہ کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ تحریم مدینے میں اتری اور اس کی بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَ

اے پیغمبر جو چیزیں خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (اپنے اوپر) کیوں حرام کرو اور

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف تم مسلمانوں کے لیے خدا نے تمہاری قسموں کے توڑ ڈالنے کا (بھی) ٹھیراؤ کر دیا ہے ف اور اللہ ہی تمہارا مددگار ہے

وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا

اور وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور جب پیغمبر نے اپنی بیبیوں میں سے کسی ایک بات چپکے سے کہی تو (اتفاق سے بات کا

فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ ۖ

جب اُنھوں نے اُس کی خبر کر دی اور خدا نے پیغمبر پر اس کو ظاہر کر دیا تو پیغمبر نے کچھ (تو اُن بی بی کو) جتایا اور کچھ ٹال دیا

فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝

پس جب پیغمبر نے جس قدر جتانا منظور تھا اُن (بی بی) کو جتایا تو اُن بی بی نے (حیران ہو کر پیغمبر سے) پوچھا کہ آپ کو یہ (سب) خبر کس نے دی پیغمبر نے

إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ

سو (پیغمبر کی) دونوں بیبیو! اس حرکت سے خدا کی جناب میں توبہ کرو تو (تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل (نے اعتدال سے) کج ہو گئے اور اگر پیغمبر کے خلاف میں ایک دوسری کی مدد کرو گی

ف پیغمبر صاحب کی کئی بیبیاں تھیں اور کئی بی بی والے کو جو مشکلیں پیش آتی ہیں وہ اُن کو بھی پیش آتی تھیں پیغمبر صاحب کو بیبیوں کے ساتھ دوہرے دوہرے تعلقات تھے ایک تعلق زناشوئی جو عام میاں بی بی میں ہوا کرتا ہے اور وہ درجہ نازو نیاز کا ہے دوسرا تعلق اسلامی تھا کہ پیغمبر صاحب پیغمبر تھے اور بیبیاں اہل اُمت پیغمبر صاحب کو کئی بیبیوں کا سنبھالنا تھا اُن کے ساتھ یکسانی کا برتاؤ کرنا تھا اور تقاضائے بشریت بھی ساتھ لگا تھا اُن پر باوجود بی بی ہونے کے ادب پیغمبری بھی قائم رکھنا تھا اور پیغمبر صاحب نے جو کئی بیبیاں کر لی تھیں وہ اُن سے نکاح کرنے پر مجبور ہوئے تھے ہر ایک کے کچھ استحقاق پیغمبر صاحب کے ذمے عائد تھے اور وہ سوائے نکاح کر لینے کے اُن حقوق کو ادا نہیں کر سکتے تھے پھر پیغمبر صاحب کی بیبیاں دوسرے مسلمانوں سے نکاح نہیں کر سکتی تھیں اور حقیقی ماں کی طرح اُن پر حرام تھیں پھر ایک حد پر پہنچ کر پیغمبر صاحب کو دوسری بیبیوں کی ممانعت تھی اِن چند در چند مشکلات میں پیغمبر صاحب نے جس طرح زندگی بسر کی وہ اُن ہی سے ہو سکتی تھی اس سورت میں پیغمبر صاحب کے دو خانگی معاملوں کا مذکور ہے اور مبہم ہے مفسرین نے بہت اختلاف کیے ہیں سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ خدا اور رسول جس بات کی صراحت کرنی نہ چاہیں اور وہ رسول کا خاص خانگی معاملہ ہو تو ہم مسلمانوں کو اُس کی تفتیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اتنا سمجھ لینا بس کرتا ہے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیوں سے بھی کبھی ایسی باتیں ہوتی تھیں جو خدا اور رسول کو بُری لگیں اور اُن کو تنبیہ کر دی گئی یہ جو حلال چیز کے حرام کر لینے کا مجمل بیان ہے عجب نہیں کہ ... اور وہ معمول کی خاطر سے آپ نے کسی بی بی کی طرف بے التفاتی کرنی چاہی ہو جو عدل اور مساوات اور انصاف کے خلاف تھی دوسری بات وہ ایک راز ہے جو پیغمبر صاحب نے کسی ایک بی بی سے کہا اور اُنھوں نے دوسری سے کہہ دیا قرآن کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اہم بات تھی اور اُس کے ظاہر ہونے سے انتظامِ سلطنتِ اسلامی میں خلل پڑنے کا اندیشہ تھا اور اسی واسطے عتاب میں سختی کی گئی ۱۲ ف ٹھیراؤ سے مراد وہی کفارہ ہے جو سائن یں پارے کی ابتدا میں مذکور ہے ۱۲

هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اُن کا (حامی) مددگار اللہ ہی اور جبریل اور (اچھے) نیک مسلمان اور ان کے علاوہ (دوسرے) فرشتے (بھی) پیغمبر کے

ظَهِيْرٌ ○ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

(حامی و) مددگار ہیں اگر پیغمبر تم (عورتوں) کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اُن کا پروردگار اُن کے لئے تمہارے بدلے تم سے بہتر بیبیاں ہم پہنچا دے

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ○

فرماں بردار باایمان نمازی (خدا کی جناب میں) توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ دار دُہاجئیں اور کنواریاں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل (وعیال) کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن ہوں گے آدمی

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

اور پتھر اُس پر فرشتے (تعینات) ہیں تُند خُو سخت مزاج خدا جو اُن کو حکم دے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

اور جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے (بے کم و کاست) اُس کی تعمیل کرتے ہیں (قیامت کے دن جب دوزخ کے سامنے لا حاضر کئے جائیں گے ہم کافروں سے) [illegible]

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (آج) اُن ہی کا بدلہ پاؤ گے مسلمانو! اللہ کی جناب میں

ع ۱۹

تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

خالص (دل سے) توبہ کرو عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار (آخرت میں) تمہارے گناہ تم سے دُور کر دے اور تم کو (بہشت کے ایسے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ

باغوں میں (لے جا) داخل کرے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ اللہ پیغمبر کو اور اُن لوگوں کو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا اُن کے ایمان کی روشنی اُن کے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف (اُن کے ساتھ ساتھ) [illegible]

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

ہماری (اِس) روشنی کو ہمارے لئے اخیر تک قائم رکھ ف اور ہمارے گناہ معاف فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اے پیغمبر

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ

کافروں کے ساتھ (ہاتھ سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرتے رہو ف اور اُن پر سختی رکھو اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ

وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے کافروں (کے عبرت پکڑنے) کے لیے خدا نوح کی بی بی اور لوط کی بی بی کی مثال دیتا ہے

ف سورۂ حدید میں یہ بیان گزر چکا ہے کہ مسلمانوں کے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف اُن کا نور ایمان چل رہا ہوگا اور منافق اُس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے قرآن میں اور مسلمانوں کے نور میں ایک آڑ کر دی جائے گی اور منافق اندھیرے میں رہ جائیں گے منافقوں کا یہ حال دیکھ کر مسلمان دعا کریں گے کہ الٰہی! یہ نور ہمارے ساتھ آخر تک رہے ۱۲

ف ہاتھ اور زبان کی قید ہم نے ترجمے میں اس سے زیادہ کی کہ پیغمبر صاحب منافقوں کو جانتے پہچانتے تھے با ایں ہمہ پیغمبر صاحب نے یا اُن کے خلفاء نے منافقوں پر جہاد بالسیف نہیں کیا ۱۲

امرأت لوط كانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فخانتهما

کہ یہ (دونوں عورتیں) ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے اُن کو دغا دی (کہ اپنے شوہروں کی خلاف

فلم يغنيا عنهما من الله شيئا وقيل ادخلا النار مع الداخلين ۝

تو دونوں کے شوہر (باوجودیکہ پیغمبر تھے) اللہ کے مقابلے میں اُن (عورتوں) کے کچھ بھی کام نہ آئے اور (ان دونوں عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ جہاں اور لوگ (جہنم میں)

وضرب الله مثلا للذين آمنوا امرأت فرعون إذ قالت رب ابن لي

اور (دوسرے) مسلمانوں (کی تسلی) کے لیے خدا ایک تو فرعون کی بی بی (آسیہ) کی مثال بیان کرتا ہے کہ اُن بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لیے

عندك بيتا في الجنة ونجني من فرعون وعمله ونجني من القوم

بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھکو فرعون اور اُس کے کردار (بد) سے نجات دے اور (نیز) مجھکو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے

الظالمين ۝ ومريم ابنت عمران التي أحصنت فرجها فنفخنا فيه

اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی جنھوں نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا تو ہم نے اُن کے پیٹ میں

من روحنا وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين ۝

اپنی (قدرت سے ایک) روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کرتی رہیں اور وہ (ہمارے) فرماں بردار

سورة الملك مكية وهي ثلثون آية وفيها ركوعان	بسم الله الرحمن الرحيم ۝
سورۂ ملک مکے میں اتری اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

تبارك الذي بيده الملك وهو على كل شيء قدير ۝

(بڑا) بابرکت ہے وہ (خدائے با اختیار) جس کے ہاتھ میں (دنیا جہان کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الذي خلق الموت والحيوة ليبلوكم أيكم أحسن عملا وهو العزيز

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست

الغفور ۝ الذي خلق سبع سموت طباقا ما ترى في خلق الرحمن

(اور) بخشنے والا ہے ف جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے (اے دیکھنے والے) بھلا تجھکو (خدائے) رحمن کی (اس) صنعت میں

من تفوت فارجع البصر هل ترى من فطور ۝ ثم ارجع البصر

کوئی کور کسر دکھائی دیتی ہے؟ (اور ایک بار دیکھنے سے نہ دکھائی دے) تو دوبارہ نظر کر (اور پھر دیکھ) کہ تجھکو کسی جگہ کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے؟

كرتين ينقلب إليك البصر خاسئا وهو حسير ۝ ولقد زينا

(نتیجہ یہی ہوگا کہ) تیری نظر کھسیانی ہوکر تھکی ہاری تیری طرف الٹی لوٹ آئے گی (اور تجھکو آسمان میں کوئی نقص نہیں دکھائی دے گا) اور ہم نے

السماء الدنيا بمصابيح وجعلناها رجوما للشياطين وأعتدنا لهم

ورلے آسمان کو (ستاروں یعنی) چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ہم نے اُن (چراغوں) کو شیاطین کے لیے (ایک طرح کی) سنگ بار بنایا ہے اور آخرت میں ہم

ف موت اور زندگی سے آزمانے کے یہ معنی ہیں کہ اگر زندگی نہ ہو تو عمل کس حالت میں کیا جائے اور مرنا نہ ہو تو آدمی خدا سے ہی کیوں ڈرے [illegible] مگر موت سے ابن آدم عاجز ورنہ نہ تھا کسی کے کبھی [illegible] ١٢

منزل ٧

الجزء التاسع والعشرون ٢٩

ع ٥

عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ

دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (سو آگ) ف اور جو لوگ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے اُن کے لیے (بھی) دوزخ کا عذاب ہے اور (وہ بہت ہی)

الْمَصِيرُ ۝ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ

بُری جگہ ہے۔ جب (یہ لوگ) اُس میں ڈالے جائیں گے تو (دُور ہی سے) اُس کی بڑے زور کی سانس سی اِن کو سنائی دے گی اور وہ (ایسی)

مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝

جب جب اُس میں (کافروں کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو جو (فرشتے) اُس پر تعینات ہیں اُن سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس (عذاب خدا سے)

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ

وہ کہیں گے ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے (اُس کو) جھٹلایا اور کہا کہ خدا نے تو (کتاب وغیرہ) کوئی چیز اُتاری نہیں

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا

بلاشبہ تم اور تمہارے پیرو (سب کے سب) بڑی غلطی میں ہو اور (یہ لوگ دوزخ کے فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ اگر ہم نے (پیغمبروں کے کہنے کو) سنا یا

فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

دوزخیوں میں نہ ہوتے غرض کہ (اُس وقت دوزخی) اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے سو دوزخیوں کا کالا منہ ف

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَ

جو لوگ بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اُن کے لیے (آخرت میں) بخشش ہے اور بخشش کے علاوہ بڑے سے بڑا اجر اور

أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا

(لوگو!) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو خدا تو تمہارے دلی خیالات (تک) سے واقف ہے۔ بھلا (ہو سکتا ہے کہ خدا)

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

جو پیدا کرے (وہی) اپنی مخلوقات کے حال سے ناواقف ہو حالانکہ وہ (بڑا) باریک بین (اور) باخبر ہے (لوگو!) وہی (خدا) ہے جس نے زمین کو

ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

نرم (و ہموار) کر دیا ہے تو اُس کے اطراف و جوانب میں (جدھر چاہو) چلو پھرو اور (نیز) خدا کی (دی ہوئی) روزی (جو زمین سے پیدا ہوتی ہو مزے سے) کھاؤ

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ

(خدا) جو آسمان میں ہے کیا تم اُس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ کہیں زمین (کو دل دل بنا کر اُس) میں تم کو دھسا دے اور وہ

مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ

جو آسمان میں ہے تم اُس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ کہیں تم پر پتھراؤ برسا دے تو (خیر ذرا صبر کرو) عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ

ویسا ہے اور اُن سے پہلے جو گزرے ہیں اُنہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا تو (اے پیغمبر دیکھ) ہماری ناخوشی (اُن کے حق میں) کیسی (بربادی کا موجب) ہوئی

ہوا میں ... ہیں وہ کبھی اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔

وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي

اور (کبھی) سکیڑ لیتے ہیں (دونوں حالتوں میں خدائے) رحمٰن ہی اُن کو تھامے رہتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی ہر چیز کا نگران حال ہے بھلا کون

هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ○ أَمَّنْ

جو تمہارا (لاؤ) لشکر بن کر تمہاری مدد کرے (بے شک) کافر تو نِرے دھوکے (ہی دھوکے) میں ہیں (اور)

هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ○ أَفَمَن يَمْشِي

اگر خدا اپنا رزق روک لے تو بھلا ایسا کون ہے جو تم کو روزی پہنچائے مگر کافر تو سرکشی اور (حق سے) گریز کئے اڑے جاتے ہیں تو کیا جو شخص

مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ قُلْ هُوَ

اپنا مونہہ اوندھائے ہوئے چلے وہ زیادہ راہ راست پر ہے یا وہ شخص جو سیدھا اٹھا ہوا راہ راست پر چلا جا رہا ہو ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا

جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لیے (سننے کو) کان اور (دیکھنے کو) آنکھیں اور (سمجھنے کو) دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم

مَّا تَشْكُرُونَ ○ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

اُس کا شکر کرتے ہو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے تم کو (روئے) زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ

اور (کافر مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو یہ وعدہ (قیامت) کب (پورا) ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں کو) جواب دو کہ اس کا علم

عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ

خدا ہی کو ہے اور میں تو لوگوں کو صاف طور پر (عذاب آخرت سے) ڈرانے والا ہوں اور بس۔ پھر جب اُس (روز قیامت) کو دیکھیں گے کہ پاس آ موجود

وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ○

کافروں کی شکلیں بگڑ جائیں گی اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ یہی وہ (عذاب) ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو (سہی) اگر اللہ مجھ کو اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُن کو ہلاک کر مارے یا ہمارے حال پر رحم فرمائے تاہم کون ہے

الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ

جو کافروں کو (آخرت کے) عذاب دردناک سے پناہ دے سکے ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہی (خدا) رحم کرنے والا ہے ہم اسی پر ایمان لائے ہیں

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ

تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ (ہم دونوں فریقوں میں) کون صریح گمراہی میں تھا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو (سہی) کہ (یہ)

مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ○

تمہارا (پانی) (جو تم پیتے ہو) اگر زمین کے اندر اُتر جائے تو کون تمہارے لیے پانی کی سوتیں لا بہائے گا

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

ف۱ مونہہ اوندھائے چلنا اور سیدھا اٹھا ہوا راہ راست پر چلنا یہ دو مثالیں کافر اور مومن کی ہیں کہ منزل ہستی کو دونوں طے کر رہے ہیں مگر کافر مونہہ اوندھا کر چلتا ہے اس لیے اُس کو رستہ نہیں سوجھتا اور مومن سیدھا سر اٹھا کر چلتا ہے اور اُس کو رستہ سوجھ پڑتا ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کے بُرے بھلے کو تم کافروں کے انجام میں کیا دخل ہو سکتا ہے ہم بُرے ہیں تو اپنے لیے اور بھلے ہیں تو اپنے لیے تم کو اپنی نجات کی فکر کرنی چاہیے ۱۲

منزل

ع ۲

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ قلم مکے میں اتری اور اس کی باون آیتیں ہیں اور دو رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہی

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّ

نٓ - (ای پیغمبر) قلم کی قسم اور (لوگ) جو (کچھ) لکھتے ہیں (اس کی قسم) کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہو (جیسا کہ کافر کہتے ہیں) اور بلا شبہ

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ فَسَتُبْصِرُ وَ

(تبلیغ رسالت کے صلے میں) تم کو (ایسا) اجر (ملنے والا) ہی جس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے ہی کا نہیں اور بے شک تمھارے اخلاق البتہ بڑے (اعلیٰ درجے کے)

يُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

(یہ کافر بھی) دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو خبط ہی (ای پیغمبر) بے شک تمھارا پروردگار ہی ان لوگوں کو خوب جانتا ہی جو

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہی اُن کو بھی خوب جانتا ہی جو راہِ راست پر ہیں تو (ای پیغمبر کہیں) جھٹلانے والوں کے کہنے میں نہ آجانا

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝

یہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم ملائم پڑو تو یہ بھی ملائم پڑیں ف۲ اور تم کسی (ایسے نابکار) کے کہے میں (بھی) نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا ہی (اور) آبرو باختہ ہی

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ

(لوگوں پر) آوازے کستا پھرتا ہی (ادھر کی اُدھر اُدھر کی ادھر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہی اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا رہتا ہی ف۳ حد (بندگی) سے بڑھ گیا ہی

زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

بد اصل بھی ہی۔ جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس (برتے) پر کہ مال اور (بہت سے) بیٹے رکھتا ہی بول اٹھتا ہی کہ یہ

الْاَوَّلِيْنَ ۝ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (ذرا صبر کرو) ہم عنقریب اس کے ناک پر داغ لگائیں گے ف۴ (ای پیغمبر) جس طرح ہم نے (ایک) باغ والوں کی آزمائش کی تھی

الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ

کہ اُن باغ والوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کے پھل ضرور توڑ لیں گے اور (اُن کو ایسا یقین تھا کہ) اِن شاء اللہ بھی نہ کہا تو

عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝

سوتے کے سوتے ہی رہے کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک بلائے (ناگہانی) نازل ہوئی اور اس (کے) سرے سے اُس سرے تک (باغ پر پھر گئی) اور

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝

اور (ادھر) اُن لوگوں نے صبح ہوتے ہوتے ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر تم کو پھل توڑنے ہیں تو سویرے سے اپنے باغ میں جا پہنچو ف۵

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

چنانچہ (وہ سب لوگ) روانہ ہوئے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جاتے تھے کہ دیکھنا آج کوئی محتاج تم تک باغ کے اندر نہ آنے پائے

باغ کا مالک پیداوار باغ سے حق اللہ دیتا رہتا تھا اُس کے بعد باغ کے وارث ہوئے اُس کے بیٹے انھوں نے مارے بخل کے حق اللہ بند کر دیا باغ پر کوئی آسمانی

ف۵ قرآن میں لفظ حرث واقع ہی جس کے لغوی معنے کھیتی کے ہیں تو گویا باغ کو کھیتی فرمادیا ہی کہ اُن لوگوں کی کھیتی یہی باغات تھے یا باغ کے اندر اندر کھیتی

ف۱ آدمی کا قاعدہ ہی کہ وہ معمولی روز مرہ کی باتوں میں مطلق غور نہیں کرتا ورنہ قلم اور کتابت ایسی عجیب اور مفید ایجاد ہی کہ آج تک کوئی ایسی عمدہ ایجاد نہیں ہوئی اور جس کو خدا نے کتابت کا طریقہ اول بار سمجھایا ہوگا حقیقۃً ہیں اُس نے ایسا کام لیا جس پر دین و دنیا سب کا مدار ہی اس صورت میں قلم اور قلم کا لکھا دونوں بڑی وقعت اور عظمت کی چیزیں ہیں اور اسی لیے خدا نے اُن کی قسم کھائی ۱۲ ف۲ یعنی کفار چاہتے ہیں کہ تم بت پرستی کو بُرا نہ کہو تو وہ بھی تمھارے دین کی اس قدر مخالفت نہ کریں ۱۲ ف۳ مناع للخیر کے ایک معنی تو وہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ خیر سے مراد ہو مال اور مناع کے معنی روکنے والا تو مناع للخیر مال کا روکنے والا ہو یعنی کنجوس جو راہ خدا میں نہ دے ۱۲ ف۴ یہ آیتیں ایک کافر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کہ وہ بڑا ہی خبیث اور موذی تھا اور جن باتوں کے لیے خدا نے اُس پر ملامت کی ہی آدمی کو چاہیے کہ اُن سے بچتا رہے اور خرطوم کے لفظی معنی سونڈ کے ہیں یہاں حقارت کے لیے آدمی کے حق میں استعمال کیا گیا ہی تو اُس کو ناک سے تعبیر کر سکتے ہیں جیسا ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہی اور واقع میں بھی جنگ بدر میں ولید کی ناک پر زخم لگا اور اس کے حق میں پیشین گوئی پوری ہوگئی ۱۲ ف۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ یمن میں شہر صنعاء سے کوئی تین کوس کے فاصلہ پر ایک باغ تھا اور اُس کا نام تھا ضروان آفت آ کر اُس کو تباہ کر گئی ۱۲

منزل

مسلکہ

مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

(ورنہ) اُس کو کچھ دینا پڑے گا غرض اپنے نزدیک (یہ سمجھ کر کہ بس اب جاتے ہی پھل توڑ لیں گے بڑے اہتمام کے ساتھ بہت سویرے جا پہنچے - پھر جب باغ کو دیکھا

لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

(رستہ) بھول گئے (پھر سوچے تو بولے نہیں رستہ نہیں بھولے) بلکہ ہماری تقدیر پھوٹ گئی اُن میں سے جو بہتر (آدمی) تھا کہنے لگا کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَاَقْبَلَ

کہ خدا (کا شکر اور اُس) کی تسبیح (و تقدیس) کیوں نہیں کرتے (سو اب دہ) بول اُٹھے کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بے شک ہم ہی قصور وار تھے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝

ایک کے مُونہ پر ایک ملامت کرنے (آخر کار سب) بول اُٹھے کہ ہائے ہماری کم بختی بے شک ہم ہی حدِ (عبودیت) سے بڑھ گئے تھے

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ

عجب نہیں ہمارا پروردگار اس (باغ) کے بدلے ہم کو اس سے بہتر (باغ) عنایت فرمائے (اب) ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے (اے پیغمبر) ہو ناشکری

الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ

اور آخرت کا عذاب تو (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے اے کاش (اِس زمانے کے کافر) سمجھتے ہوتے بے شک

لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

پرہیزگاروں کے لیئے اُن کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) مزے مزے کے باغ ہیں کیا ہم (اپنے) فرماں بردار بندوں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ ٝ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

گنہگاروں کے برابر کر دیں گے؟ تم لوگوں کو کیا (ہو گیا) ہے کیسے (بے تکے) حکم لگایا کرتے ہو- کیا تمھارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے (اور) اُس میں

تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

پڑھتے ہو- کہ جو تم پسند کروگے وہی تم کو آخرۃ میں ملے گا یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ

جو روزِ قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم جس چیز کی فرمائش کروگے وہی تمھارے لیئے (آخرۃ میں) موجود کر دی جائے گی (اے پیغمبر) ان لوگوں سے

بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا

اس کا ذمہ لیتا ہے یا انھوں نے (خدا کے) شریک ٹھیرا رکھے ہیں (اور وہ ذمہ دار بنتے ہیں) پس اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اپنے ان

صٰدِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

جس دن پردہ اٹھا دیا جائے گا اور لوگ سجدے کے لیئے بلائے جائیں گے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ

تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے (شرمندگی کے مارے) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی (اور) ذلت اُن (کے چہروں) پر چھا رہی ہو گی اور

ف فیہ میں ضمیر کا مرجع متنزل معاولیا جاتے جو عندہم سے سمجھا جاتا ہے تو اس آیۃ کے وہی معنے ہیں جو ترجمے میں اختیار کیئے اور اگر مرجع کتاب ہی تو یہ معنی ہوں گے کہ اس میں پڑھتے ہو (کہ) اس میں لکھا ہوا ہی کہ جو تم پسند کروگے (وہی تم کو آخرت میں) ملے گا ١٢

مع ١٥ عند المتقدمین ١٢

كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ○ فَذَرْنِيْ وَمَنْ

(دنیا میں) اِن کو سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اور اُس وقت یہ لوگ بھلے چنگے بھی تھے (مگر شرارت سے سجدہ نہیں کرتے تھے) ف تو (اے پیغمبر) ہم

يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

رہمارے) اِس کلام کو جھٹلاتے ہیں (رہنے اپنے) حال پر (چھوڑ دو) ہم ان سے نمٹ لیں گے کہ ہم ایسی طرح پر کہ اِن کو خبر بھی نہ ہو آہستہ آہستہ ان

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ

اور ان کو ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں بے شک ہمارا داؤ (بڑا) پکا داؤ ہے (کہ اُس کا توڑ ہی نہیں ہو سکتا۔ اے پیغمبر) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت پر) کچھ

مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ○ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ○ فَاصْبِرْ

(اُس) چٹی (کے بوجھ) سے دبے جاتے ہیں۔ یا اِن کے پاس غیب (کی خبریں آتی) ہیں اور یہ (اُن کو) لکھ لیا کرتے ہیں تو (اے پیغمبر)

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ○ لَوْلَآ اَنْ

اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے بیٹھے رہو اور ذوالنون (یعنی یونس) کی طرح (تھڑ دلے) نہ ہو کہ انھوں نے تنگ دل ہو کر (خدا کو) پکارا

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اُن کے پروردگار کا فضل اُن کی دستگیری نہ کرتا تو بُرے حالوں چٹیل میدان میں پھینکے پڑے رہتے لیکن اُن کے پروردگار نے اُن کو نوازا

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ

اور اُن کو (اپنے) نیک بندوں میں (بھی شامل) کیا اور (اے پیغمبر) کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (تم کو) گھور گھور کر (خدا کے گرنے ...)

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

اور کہتے ہیں کہ یہ (شخص) تو (ایک) دیوانہ ہے۔ حالانکہ یہ (قرآن جو تم ان کو سناتے ہو) دنیا جہان (کے لوگوں) کے لیے نصیحت ہے اور بس

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۃ الحاقہ مکے میں اتری اور اس کی باون آیتیں ہیں اور دو رکوع

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَآقَّةُ ○ مَا الْحَآقَّةُ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ○ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

شدنی (اور) شدنی ہے کیا چیز؟ اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ شدنی ہے کیا چیز؟ (وہ ایک حادثہ ہے جو سب کو کھڑ کھڑا ڈالے گا یعنی قیامت)۔ ثمود

وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ○ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ○ وَاَمَّا عَادٌ

اور عاد (دونوں) نے (اُس) کھڑ کھڑا ڈالنے والے (حادثے) کو جھٹلایا۔ سو ثمود تو (ایک بڑے زور کی) کڑک (کے صدمے) سے ہلاک کر دیئے گئے اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ○ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ

سو وہ (بھی) بڑے زناٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے
کہ برابر سات رات
اور

ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

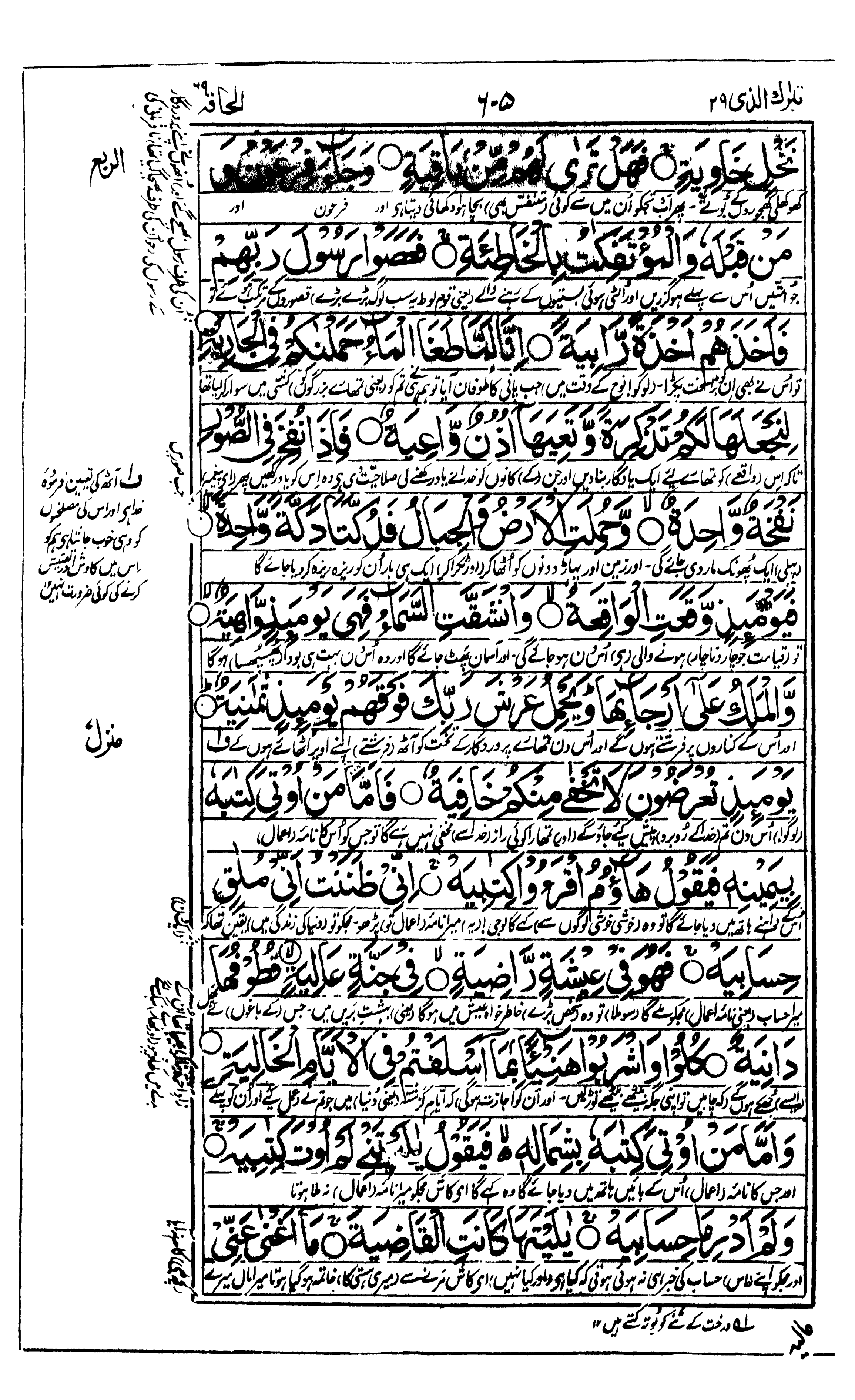
آٹھ دن وہ (ہوا) خدا نے اُن پر چلائے رکھی تو (اے مخاطب) تو (اُن) لوگوں کو اُس (آندھی) میں اِس طرح ڈھیرے پڑے دیکھتا جیسے

ف۱ یوم یکشف عن ساق کے لفظی معنے ہیں جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور یہ ایک عرب کا محاورہ ہے اور پنڈلی کھولنے سے سختی اور مصیبت کا پیش آنا مراد ہوتا ہے کیونکہ کوئی بڑا مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو آدمی پاجامہ یا تہمد اونچا کرکے اُس کے کرنے پر آمادہ ہوتا ہے یا دریا اترنا ہوتا ہے تو خواہی نخواہی کپڑا اُٹھانا پڑتا ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ہے حقیقت کا کھل جانا ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے کہ پردہ اُٹھا دیا جائے گا اور جو فرمایا ہے کہ سجدہ نہ کر سکیں گے تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ کافروں کی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور اُن سے جھکتے نہ بن پڑے گا ۱۲

ف۲ صاحب الحوت اور ذوالنون دونوں کے ایک ہی معنے ہیں مچھلی والا مگر وہ لفظاً اچھا نہیں اور اس سے مچھلی کا بیچنے والا بھی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ذوالنون حضرت یونس کا نام پڑ گیا ہے اس لیے کہ اُن کو مچھلی نے نگل لیا تھا ۱۲

ف۳ اسی کے قریب ہمارے ہاں کا یہ محاورہ ہے کہ فلاں شخص اُس کو ایسی بُری طرح گھورتا ہے جیسے کھا جائے گا ۱۲

الربع ۱۹ ۲



الربع

نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ

کھوکھلی کھجوروں کے تنے۔ پھر آپ تجھکو ان میں سے کوئی (متنفس بھی) بچا ہوا دکھائی دیتا ہے اور فرعون اور

مَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ

جو اُمتیں اُس سے پہلے ہوگزریں اور اُلٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے (یعنی قوم لوط یہ سب لوگ بڑے بڑے) قصوروں کے مرتکب ہوتے تو

فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ

تو اس نے بھی ان کو بڑا سخت پکڑا۔ (لوگو! نوح کے وقت میں) جب پانی کا طوفان آیا تو ہم نے تم کو (یعنی تمہارے بزرگوں کو) کشتی میں سوار کر لیا تھا

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ

تاکہ اس (واقعے) کو تمہارے لئے ایک یادگار بنادیں اور (جن کے) کانوں کو خدا نے یاد رکھنے کی صلاحیت دی ہے وہ اس کو یاد رکھیں پھر جب صور میں

نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً

(پہلی) ایک پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا کر (اور ٹکرا کر) ایک ہی بار ان کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ

تو (قیامت جو چار ناچار) ہونے والی (ہے) اس دن ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بہت ہی بودا (کمزور سا) ہوگا

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ

اور اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور اس دن تمہارے پروردگار کے تخت کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ف

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

(لوگو!) اس دن تم (خدا کے روبرو) پیش کیے جاؤ گے (اور) تمہارا کوئی راز (خدا سے) مخفی نہیں رہے گا تو جس کو اُس کا نامہ (اعمال)

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۝ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ

اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوشی خوشی لوگوں سے) کہے گا کہ لیجیے (یہ) میرا نامہ (اعمال) پڑھیے۔ مجھکو تو (دنیا کی زندگی میں) یقین تھا کہ

حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا

میرا حساب (یعنی نامہ اعمال) مجھکو ملے گا (سو ملا) تو وہ شخص بڑے خاطر خواہ عیش میں ہوگا (یعنی) بہشت بریں میں۔ جس (کے باغوں) کے

دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ

(ایسے) جھکے ہوں گے (کہ چاہیں تو) اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے توڑ لیں۔ اور ان کو ارشاد ہوگا کہ ایام گزشتہ (یعنی دنیا) میں جو تم نے عمل کیے ان کے بدلے

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ

اور جس کا نامہ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھکو میرا نامہ (اعمال) نہ دیا جاتا

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي

اور مجھکو (یہ بھی) معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش مرنے سے (میری ہستی کا) خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ میرا مال میرے

ف آٹھ کی تعیین خدا ہی اور اس کی مصلحتوں کو وہی خوب جانتا ہے ہم کو اس میں کاوش اور تفتیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

منزل ۷

ف۱ درخت کے تنے کو تنا کہتے ہیں ۱۲

مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ

مجھ سے میری بادشاہت لٹ گئی ف۱ (پھر ہم اُس کی نسبت حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈالو پھر گھسیٹتے ہوئے لے جاکر

صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝

دوزخ میں دھکیل دو۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ گزوں میں ستر گز ہوگی ف۲ اس کو خوب جکڑ دو

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝

(کیونکہ) یہ خدائے بزرگ پر ایمان نہیں لایا تھا اور (آپ کھلانا تو درکنار اوروں کو بھی) مسکینوں کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝

تو آج یہاں اس کا کوئی بھی دوستدار نہیں اور زخموں کے دھوؤں کے سوا اس کے لئے کچھ (اور) کھانے کو بھی نہیں

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَا لَا

(اور) یہ کھانا بس گنہگار ہی کھائیں گے۔ تو (لوگو!) جو چیز تم کو دکھائی دیتی ہے اور جو چیز تم کو نہیں دکھائی دیتی (جیسے جنات فرشتے وغیرہ) ہم تو سب ہی کی

تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

قسم کھاتے ہیں ف۳ کہ یہ (قرآن) بلاشبہہ کلام (الٰہی) ہے ایک معزز فرشتے کا (لایا ہوا) ف۴ اور یہ کسی شاعر کی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے

قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝

(مگر) تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو اور نہ (یہ کسی) حاضراتی (عامل کے کہے ہیں (مگر) تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝

(یہ) پروردگار عالم کا اتارا ہوا (کلام) ہے اور اگر (پیغمبر زبردستی) کوئی بات ہمارے سر چپکتا

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ

تو ہم نے (خونیوں کی طرح) اُس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑادی ہوتی ف۵ اور تم میں سے کوئی بھی ہم کو اُس سے

حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۝

روک نہ سکتا۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ تم میں سے (بعض) اس کے جھٹلانے

وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

والے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کافروں کے لئے (موجب) حسرت ہے ف۶ اور اس میں بھی شک نہیں کہ یقیناً برحق ہے تو (اے پیغمبر) تم اپنے پروردگار عالی شان

سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ معارج مکے میں اتری اور اس کی چوالیس ۴۴ آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝

ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا (جو) کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا (اور وہ عذاب) اللہ (کی طرف سے ہوگا) جو آسمان کی سیڑھیوں کا مالک ہے (جن کی راہ) فرشتے اور جبریل اس کی طرف چڑھتے ہیں ف۱ اس کے حکم سے قیامت کے دن جس کا اندازہ پچاس

ف۱ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ میری بادشاہت مجھ سے ہلاک ہوگئی ہم نے اُردو کا محاورہ لے لیا ہے اور آیۃ میں سلطان سے اور ہمارے محاورے میں بادشاہت سے اصلی بادشاہت مراد نہیں بلکہ ہر ایک شخص کے اپنے اقتدار مراد ہیں عورتوں کو اکثر روتے سنا ہے کہ ہائے میں لٹ گئی ویسا ہی لُٹنا یہاں مراد ہے ۱۲

ف۲ یا تو ستر کی تخصیص کسی وجہ خاص سے ہے جو ہم پر ظاہر نہیں کی گئی اور یا مطلق درازی مراد ہے کیونکہ محاورۂ عرب میں مطلق بہت کے لئے بھی ستر بولا جاتا ہے ۱۲

ف۳ جو لوگ زبان عربی سے خوب واقف نہیں اُن کو ظاہر عبارت سے شبہہ گزرے گا کہ لا نافیہ ہے اور اس کے معنے نہیں کے ہیں جو ترجمے سے چھوٹ گئے ہیں بے شک لا نافیہ ہے مگر زائدہ بھی ہے اور محاورۂ عرب میں قسم کے ساتھ تاکید کے لئے بولا جاتا ہے ہمارے ہاں بھی قسم کے لئے تو نہیں مگر دوسرے موقع پر تاکید کے لئے زیادہ آتا ہے کہا کرتے ہیں آؤ بیٹھو نا۔ اور بیٹھو نا میں او بیٹھو سے زیادہ تاکید ہے ۱۲

ف۴ اس مقام پر رسول کریم کا لفظ واقع ہوا ہے اور یہی لفظ اخیر پارے کی سورۂ کوّرت میں بھی ہے اور وہاں رسول کریم سے جبریل ہی مراد ہو سکتے ہیں اور بس اس کی رعایت سے وہی ترجمہ یہاں بھی اختیار کیا گیا ہے ۱۲

ف۵ وتین ایک رگ ہے جو گردن میں ہو کر گزرتی ہے اور وہ سر اور دل کے درمیان ایک رابطہ ہے اگر اُس کو کاٹ دیا جائے تو جان نکل جاتی ہے اس آیت کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ ہم نے اس کی رگ دل کاٹ دی ہوتی ہم نے محاورے کے لحاظ سے لازم معنے اختیار کر لیے ہیں

تعرج الملئكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة ۝

کافروں کو عذاب ہونا ہے (کہ) کوئی اُس کو ٹال نہیں سکتا (ایک نا عاقبت اندیش) درخواست کرنے والے نے درخواست کی کہ وہ عذاب ابھی نازل ہو

فاصبر صبرا جميلا ۝ انهم يرونه بعيدا ۝ ونريه

تو (اے پیغمبر) تم (اِن لوگوں کی چھیڑ خانی پر) اچھی طرح صبر (کیے بیٹھے) رہو۔ یہ لوگ تو روز قیامت کو بعید از قیاس (یعنی محال) سمجھتے ہیں اور ہمارے

قريبا ۝ يوم تكون السماء كالمهل ۝

قریب (الوقوع) ہے اُس دن آسمان (ذلو ہیا لال) ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا

وتكون الجبال كالعهن ۝ ولا يسئل حميم حميما ۝

اور پہاڑ (ایسے اُڑتے) ہوں گے جیسے رنگ برنگ کی اُون اور باوجودیکہ لوگ ایک دوسرے کو دکھائے بھی جائیں گے تاہم کوئی اپنا کسی دوسرے اپنے

يبصرونهم يود المجرم لو يفتدي من عذاب

گنہگار تمنا کرے گا کہ اے کاش

يومئذ ببنيه ۝ وصاحبته واخيه ۝ و

اپنے بیٹوں اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور

فصيلته التي تؤويه ۝ ومن في الارض جميعا

اپنے کنبے کو جو (وقت پڑے پر) اس کو پناہ دیا کرتا تھا۔ اور (روئے) زمین کے تمام آدمیوں کو اُس دن کے عذاب کے بدلے میں دے دے اور یہ

ثم ينجيه ۝ كلا انها لظى ۝ نزاعة للشوى ۝ تدعوا من ادبر

(سعادت) اُس کو بچا لے سو یہ تو ہونا نہیں دوزخ کی آگ (تو اِس بلا کی) لپٹ ہے کہ سر تک کی کھال ادھیڑ کر دھر دے گی (اور) جو (دنیا میں حق

وتولى ۝ وجمع فاوعى ۝ ان الانسان خلق هلوعا ۝ اذا مسه

اور سرتابی کرتے رہے اور (ساری عمر) مال جمع کر کے (اُس کو راہِ خدا میں خرچ نہ کیا اور) سینت سینت کر رکھتے رہے اُن (سب) کو (اپنی طرف کھینچ)

الشر جزوعا ۝ واذا مسه الخير منوعا ۝ الا المصلين ۝

(کسی طرح کا) نقصان پہنچتا ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اُس کو (کسی طرح کا) فائدہ پہنچتا ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر (اِن لوگوں کا ہرگز ایسا حال نہیں) جو نماز گزار ہیں

الذين هم على صلاتهم دائمون ۝ والذين في اموالهم حق

(اور) وہ اپنی نماز کو کبھی ناغہ نہیں ہونے دیتے اور جن کے مالوں میں

معلوم ۝ للسائل والمحروم ۝ والذين يصدقون بيوم الدين ۝

(منہ پھوڑ کر) مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا ایک حصّہ معین (مقرر) ہے اور جو روزِ جزا کا یقین رکھتے ہیں

والذين هم من عذاب ربهم مشفقون ۝ ان عذاب ربهم

اور وہ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بے شک اُن کے پروردگار کا عذاب

ف ان آیتوں کے ترجمے میں بہت تقدیم و تاخیر ہوا اور بعض جگہ ترجمہ اصل کے لفظ آگے [illegible] ہو گیا ہے مگر اس کے عبارت مطلب خیز نہیں [illegible] ہوتی تھی ۱۲-

منزل ۷

غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ

نڈر ہونے کی چیز نہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رہتے ہیں مگر اپنی بیبیوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ

اور اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (اُن کے ساتھ مصروف ہونے میں) اُن پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں جو لوگ ان کے علاوہ اور (کے) طلبگار

ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

تو اُن کو سمجھو کہ وہ حد (فطرت) سے بڑھ گئے ہیں اور وہ جو اپنی (تحویل کی) امانتوں کا اور اپنے عہد کا

رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ

پاس کرتے اور وہ جو اپنی گواہیوں پر ثابت (قدم) رہتے اور وہ جو

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ فَمَالِ الَّذِينَ ع ۵

(اپنی) نماز کی خبر رکھتے ہیں یہی لوگ (ہیں) جو اعزاز سے (بہشت کے) باغوں میں ہوں گے تو (اے پیغمبر) ان

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ أَيَطْمَعُ

کافروں کو کیا (ہو گیا) ہے کہ ٹولیاں بن بن کر داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ کیا

كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا

ان میں سے ہر شخص (اس بات کا) آرزو مند ہے کہ نعمت کی بہشت میں داخل کیا جائے گا؟ سو یہ تو ہونا نہیں ہم نے ان کو اسی (گندی) چیز سے پیدا

يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝

(کیا) ان کو معلوم ہے ف ہم کو مشرقوں اور مغربوں کے مالک (یعنی اپنی ذات پاک) کی قسم ہے ف کہ ہم اس بات پر بھی قادر ہیں

عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ فَذَرْهُمْ

کہ (دنیا میں) ان سے بہتر (مخلوق) ان کے بدلے لے آئیں اور (ایسا کرنا چاہیں تو) کوئی ہمارے حکم سے باہر نہیں ہو سکتا۔ تو (اے پیغمبر) ان کو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ

بیہودہ باتیں بنانے اور کھیل کرنے دو یہاں تک کہ (آخر کار) وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو (یعنی وہ دن) جب

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝

یہ قبروں سے نکل پڑیں گے (اور میدان حشر کی طرف) اس طرح دوڑتے ہوں گے کہ گویا کسی پالے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں ف

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ ع ۲

(رنج اور ندامت کے مارے) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی ذلت ان کے چہروں پر چھا رہی ہوگی یہی تو وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ نوح مکے میں اتری (اور اس کی) — (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اٹھائیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

ف کافر گروہ کے گروہ پیغمبر صاحب کے پاس آتے تھے مگر حسن عقیدت کے ساتھ نہیں بلکہ اُن کو دین کی ہنسی اڑانی منظور ہوتی اور یہاں آتے تو غریب مسلمانوں کو نظر حقارت سے دیکھتے اور آپس میں کہتے کہ اگر ایسے ذلیل بہشت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے جا داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے خیال کی تردید کر دی کہ تم کو ان مسلمانوں پر کیا فوقیت ہے اور تم کو خود معلوم ہے کہ کیسی گندی حقیر چیز سے تمہاری پیدائش ہے اور جو چیز انسان کے لئے موجب فوقیت ہے اور جس چیز کی وجہ سے وہ جنت میں جانے کی توقع کر سکتا ہے وہ پیدائشی شرافت نہیں ہے بلکہ ایمانی شرافت ہے جو ایمان والوں کو حاصل ہے اور تم کافر اس سے بے نصیب ہو

ف ہر موسم کے ساتھ سورج اور چاند اور ستاروں کی طلوع اور غروب ہونے کی جگہ بدلتی رہتی ہے اس لحاظ سے مشارق اور مغارب جمع کے صیغے فرمائے

ف پالا ایک نشان ہے جس کی طرف لڑکے اپنے کھیلوں میں دوڑتے ہیں ۱۲

لہ لفظ اور بیبیوں کی [illegible] دونوں سے جائز طریقے داخل ہیں ۱۲

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ تمہاری قوم کے لوگوں پر

عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

عذاب دردناک آنازل ہو اُن کو (اس سے) ڈراؤ (چنانچہ اُنہوں نے اُن سے) کہا کہ بھائیو! میں تم کو کھلے طور پر ڈر سنانے (آیا) ہوں (اور) تم کو

وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ○ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس (کے غضب) سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو (ایسا کرو گے) تو وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور (موت کے) وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي

جب خدا کا ٹھہرایا ہوا (وقت) آموجود ہوتا ہے تو وہ کسی کے ٹالے ذرا سی دیر کے لئے بھی نہیں ٹل سکتا۔ کاش تم (اس بات کو) سمجھتے (جب

دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ○

اپنی قوم (کے لوگوں) کو رات کے وقت بھی بلایا اور دن کے وقت بھی (بلایا) تو میرے بلانے کا اُن پر یہی اثر ہوا کہ (ایمان سے) زیادہ بھاگنے لگے

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَ

اور جب جب میں نے ان کو بلایا کہ (یہ میری طرف رجوع ہوں اور) تو ان کے گناہ معاف فرمائے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں (کہ ان کے کانوں

اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي

(آواز سے) اپنے کپڑے اوڑھ لئے (کہ کہیں میری صورت ان کو نہ دکھائی دے) اور ضد کی اور سخت میں آ کر اکڑ بیٹھے پھر میں نے

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ○

ان کو پکار کر بلایا اور ان کو ظاہر بھی سمجھایا اور ان کو پوشیدہ بھی سمجھایا

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم

(اور بار بار ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تمہارے قصور بھی معاف کرے گا وہ تم پر آسمان سے

مِّدْرَارًا ○ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل

مینہ لگاتار برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ اگائے گا اور

لَّكُمْ أَنْهَارًا ○ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ○ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا

تمہارے لئے نہریں (جاری) کرے گا (سو الگ) تمہیں کیا (بلا) مار گئی کہ تم نے (بالکل) خدا کا وقار دل سے اٹھا دیا۔ حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح (کا) بنایا

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ○ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے کیسے تہ بر تہ سات آسمان بنائے ہیں۔ اور اُن میں چاند کو (بھی) بنایا ہے (کہ وہ ایک

نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ○ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ○

نور (ہے) اور سورج کو بنایا ہے (کہ وہ ایک روشن) چراغ (ہے) اور اللہ ہی نے تم کو (ایک طرح پر) زمین سے اگایا ف۱

ف۱ ایک طرح پر زمین سے اگانے کے یہ معنی ہیں کہ آدمی زمین کی روئیدگی کو کھاتا ہے اسی سے نشو و نما پاتا اور اسی سے نطفہ بنتا ہے جس سے آگے کو آدمی کی نسل چلتی ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ابوالبشر آدم کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہو کہ وہ ابتداءً مٹی سے بنائے گئے تھے پھر ان کے بعد توالد و تناسل کا دستور چلا جاتا ہے ۱۲

ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

پھر (دوبارہ) لوٹا کر اُسی مٹی میں تم کو ملا دے گا اور (قیامت میں) تم کو (اُسی مٹی سے پھر) نکال کھڑا کرے گا اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارا فرش بنایا

بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ

کہ اُس کے کھلے کھلے رستوں میں (جدھر چاہو) چلو پھرو (جب اتنا سمجھانے پر بھی لوگ راہ پر نہ آئے تو) نوح نے (ہماری جناب میں) عرض کیا کہ ای

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝ وَ

میرا کہا نہ مانا اور اُن (نابکار لوگوں) کے کہنے پر چلے جن کو اُن کے مال اور اُن کی اولاد نے (قیامت کی جگہ) اُلٹا اور نقصان ہی پہنچایا اور

مَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا

اُنھوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کیے اور ایک دوسرے کو بہکایا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود (بت) کو چھوڑنا

وَلَا سُوَاعًا ۝ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۝

ورنہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور یہ لوگ ایسی ہی باتیں بہکا کر بہتیرے لوگوں کو گمراہ کر چکے ہیں

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا

اور ایسا کر کہ ان ظالموں کی گمراہی (روز بروز) بڑھتی ہی چلی جائے (کہ آخر کار مستوجب عذاب ہوں) چنانچہ اپنی ہی شرارتوں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ

اور خدا کے سوا کوئی مددگار بھی اُن کو (جہنم سے) نہ بچا سکا اور نوح نے (اُن کے حق میں یہ بھی بد) دعا کی کہ ای میرے پروردگار

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ

(ان) کافروں میں سے (کسی متنفس کو بھی زندہ) نہ چھوڑ (کہ روئے زمین پر رستا بستا نظر آئے) کیونکہ اگر تو ان کو رہنے دے گا تو یہ تیرے بندوں

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ

اور ان سے جو نسل چلے گی وہ بھی بدکار (اور ہے کٹّے) کافر ہی ہوگی ای میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

ایمان لا کر میرے گھر میں (پناہ لینے) آیا ہو اُس کو اور (عام) باایمان مردوں اور باایمان عورتوں کو بخش دے اور ایسا کر کہ (ان) ظالموں کی تباہی

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
سورۂ جن مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اٹھائیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝

(ای پیغمبر سب لوگوں کو) جتا دو کہ میرے پاس (خدا کی طرف سے) اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھے قرآن پڑھتے) سنا اور

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ

جو نیک راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم تو کسی کو اپنے پروردگار کا شریک ٹھیرانے ہی کے نہیں اور ہمارے پروردگار کی بڑی اونچی شان ہے

منزل ٧

النصف

رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ

اُس نے نہ تو کسی کو اپنی جورو بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی اور ہم میں (کچھ) احمق (ایسے بھی) ہو گزرے ہیں جو خدا کی نسبت

شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے تھے ف اور ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ (کیا) آدمی اور (کیا) جن (کوئی بھی) خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتا اور یہ کہ

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

اور آدمیوں میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان آدمیوں نے جنات کو اور بھی زیادہ

رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا

مغرور کر دیا اور جس طرح تم (جنات) کو خیال تھا اسی طرح آدم کو بھی خیال ہوا کہ گزشتہ زمانے میں خدا نے کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا اور ہم نے بھی

السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا

آسمان کو (بھی) ٹٹولا تو پایا کہ بڑی مضبوط چوکیوں اور شہابوں (یعنی انگاروں) سے بھرا پڑا ہے اور پہلے تو

نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

آسمان میں بہت سے ٹھکانے تھے جہاں ہم سننے کے لئے (جا) بیٹھا کرتے تھے (لیکن) اب کوئی سننے کا قصد کرے تو ایک شہاب

رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

تاک میں لگا ہوا پائے اور ہم نہیں جانتے کہ (اس انتظام سے) زمین کے رہنے والوں کو کچھ نقصان پہنچانا منظور ہے یا

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا

ان کے پروردگار کا ارادہ ان کے حق میں بہتری کرنے کا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے ہیں (غرض) ہمارے (بھی)

طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ

مختلف فرقے ہو رہے ہیں۔ اور (اب) ہم نے سمجھ لیا کہ ہم نہ تو زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہیں اور

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

نہ کسی طرف بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں اور جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو ہم اس کو مان گئے پس جو شخص

بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ

اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی طرح کے زور و ظلم کا اور یہ کہ ہم میں بعض فرماں بردار (بھی) ہیں

مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا

بعض (حکم سے) سرتابی کرتے ہیں تو جنھوں نے فرماں برداری اختیار کی وہ سیدھے رستے ڈھونڈ نکالا اور جنھوں نے

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى

سرتابی کی وہ دوزخ کا ایندھن بنے اور (اے پیغمبر) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر

ف بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے سے وہ باتیں مراد ہیں جو عقل اور شرع کے خلاف خدا کی ذات اور صفات کی نسبت کہی جاتی ہیں اور قیامت کا انکار اور انکار نبوت و رسالت ہیں اگر ان سب کی طرف اشارہ ہو تو وہ معنی ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور اگر منکرین قیامت

منزل مراد ہیں تو یہ معنی ہوں گے کہ خدا نے اب تک بھی کسی کو مرنے کے بعد نہیں جلا اٹھایا اور نہ آئندہ بھی نہیں جلا اٹھائے گا

۱۲

الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن

تو ہم اُن کو پانی کی ریل پیل سے سیراب کرتے تاکہ اس کی نعمت میں اُن کی (شکرگزاری) کا امتحان کریں ف۱ اور جو شخص

يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ

اپنے پروردگار کی یاد سے رُوگردانی کرے گا تو وہ اُس کو عذاب سخت میں جا داخل کرے گا اور مسجدیں تو

لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ

خدا ہی (کی عبادت) کے لئے ہیں تو (لوگو) اُن میں خدا کے ساتھ کسی (اور) کو نہ پکارو اور جب بندۂ خدا (یعنی محمد) خدا کی عبادت کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ

تو (لوگ) اُن کے گرد گرد گھیرے آتے ہیں اور قریب ہے کہ اُن کو جھپٹ جائیں ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت

بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَن

کسی کو اُس کا شریک نہیں گردانتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تمہارا نقصان یا فائدہ (کچھ بھی) میرے اختیار میں نہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۙ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلَاغًا

کہ خدا (کے غضب) سے کوئی بھی مجھکو پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اُس کے سوا کہیں مجھکو ٹھکانا مل سکتا ہے۔ میرا اختیار تو اسی میں ہے

مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

کہ خدا کی طرف سے (جو حکم آیا ہے لوگوں کو) پہنچا دوں اور اُس کے پیغام (سب کو سنا دوں) اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ

جس میں وہ لوگ سدا کو (اور ہمیشہ) رہیں گے (مگر کافر تو اُس وقت تک اِن باتوں کو ماننے والے نہیں) جب تک اُس عذاب کو نہ دیکھ لیں جس کا ان

مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ

کہ کس کے مددگار بودے ہیں اور کس کا جتھا (شمار میں) کم (ہے)۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں

مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

یا میرا پروردگار ایک خاص مدت تک اُس کو ملتوی رکھے گا اُسی کو غیب کی خبر ہے تو وہ

عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ

اپنی غیب کی باتیں کسی پر ظاہر نہیں کیا کرتا مگر (ہاں اپنے) برگزیدہ پیغمبروں پر (مصلحتہً کوئی بات ظاہر کرنی چاہتا ہے) تو وہ بھی اس احتیاط سے

مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ

اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ (اُن کے ساتھ) رکھتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ پیغمبروں نے اپنے پروردگار کے پیغام (لوگوں کو) پہنچا

رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝

اور اُن کے سارے معاملات اسی کے احاطہ (علم) میں ہیں اور اُس نے تمام چیزوں کی گنتی تک اپنی طرح سے لکھی ہے

ع ۱۹ / ۱۱ — ع ۹ / ۱۲

ف۱ پیغمبر صاحب نے نئی نئی دعوت اسلام شروع کی تھی کہ اہل مکہ نے بڑی سختی سے مخالفت کی اور مسلسل سات برس جزیرۂ عرب میں قحط رہا۔ اس آیت میں اسی قحط کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ لوگ دین حق کی مخالفت نہ کرتے تو قحط نہ پڑتا اور خوب سیر ہوتے۔

ف۲ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب جو نئی طرح کی نماز پڑھتے تھے اور لوگ اس سے آشنا نہ تھے تو عجیب چیز سمجھ کر تماشا دیکھنے کے لئے آ گھیرتے تھے خدا نے پیغمبر صاحب کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو اپنی عبادت کا اصلی مطلب اور رسالت کی حقیقت سمجھا دو ۱۲

سورۃ المزمل مکیۃ و ہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | عشرون آیۃ فیہا رکوعان

سورۂ مزمل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے (پیغمبر) تم (جو) (وحی کی ہیبت سے) چادر میں لپٹے پڑے ہو۔ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے رہا کرو (سو بھی ساری رات نہیں بلکہ) ساری

قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِيْ

تھوڑا سا کم کر لیا کرو یا آدھی سے (کچھ) بڑھا دیا کرو اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم عنقریب

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

تم پر ایک بڑے بھاری حکم (یعنی تبلیغ رسالت) کا بوجھ ڈالنے کو ہیں (تو اپنے تئیں ریاضت کا خوگر کرو)۔ بے شک رات کا اٹھنا (نفس کو) خوب زیر

قِيْلًا ؕ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

کرتا ہے اور (دن کے وقت) بات بھی خوب ٹھیک نکلتی ہے اور دن کے وقت تو تم کو (وعظ و نصیحت میں) بڑا اشتغال رہا کرے گا۔ اور اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(ہر طرف سے) ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (اور چونکہ وہ) مشرق اور مغرب (یعنی تمام جہان) کا مالک ہے (اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝

تو اسی کو (اپنا) کارساز بناؤ۔ اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو۔

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَاۤ

اور (یہ) جو جھٹلانے والے خوش حال لوگ ہیں ہم کو اور ان کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو (ہم ان سے نپٹ لیں گے) اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس

اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يَوْمَ

بیڑیاں اور (بھڑکتی ہوئی) آگ ہے اور گلو گیر کھانا اور (دکھ دینے والا) عذاب (بھی) ہے۔ جس دن

تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اِنَّاۤ

زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ (ایسے بھر بھرے گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں۔ (اے اہل مکہ) ہم نے

اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ

تمہارے پاس (محمدؐ) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں گے۔ جس طرح فرعون کے پاس (موسیٰ کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا

رَسُوْلًا ؕ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ فَكَيْفَ

سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا۔ پس

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ

اگر تم بھی (ان رسولوں کو) نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔

ف۱ نزول وحی پیغمبر صاحب پر سخت گزرا کرتا تھا تفصیلی کیفیت تو معلوم نہیں مگر ہیبت کے مارے ہیں پسینے پسینے ہو ہو جاتے تھے رنگت فق ہو جاتی تھی اور جسم بھاری پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہوتے تھے تو نزول وحی کے وقت اونٹنی مارے بوجھ کے بیٹھ جاتی تھی اور شروع شروع میں تو پیغمبر صاحب کو بہت ڈر لگتا تھا چنانچہ یہ سورۃ اور اس سے اگلی دونوں وحی ابتدائی ہیں کہ پیغمبر صاحب مارے خوف کے کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے تھے اسی سبب سے ایک جگہ مزمل فرمایا اور دوسری جگہ مدثر اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ۱۲

ف۲ گواہی دینے سے یہ مراد ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کا حال بتائیں گے کہ انہوں نے مانا اور انھوں نے نہیں مانا ۱۲

كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ

(یہ) خدا کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا — یہ (قرآن) نصیحت (کی باتیں) ہیں — تو جو چاہے

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ

اپنے پروردگار تک (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرے (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور چند لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب

اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ

اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا

رات اور دن کا (صحیح) اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اس کو معلوم ہے کہ تم وقت کا حفظ نہیں کر سکتے ف۱ تو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور جتنا

تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ

قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو اس کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض (آدمی) بیمار پڑیں گے اور بعض

يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ

خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں (ادھر ادھر) ملک میں سفر کر رہے ہوں گے اور بعض خدا کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

(دشمنوں سے) لڑتے ہوں گے تو (بہر کیف) جتنا قرآن (تہجد میں) آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو اور نماز (پنجگانہ) پڑھتے رہو اور

الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ

زکوٰۃ دیتے رہو اور (زکوٰۃ کے علاوہ) اللہ کو قرض (بھی) دیا کرو ف۲ اور (قرض بھی) اچھا (دیا کرو) اور جو نیکی (بھی) اپنے لئے پہلے سے (آخرت کو) بھیج دو گے

خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ

اس کو اللہ کے ہاں (موجود) پاؤ گے کہ وہ تمہارے حق میں (دنیوی فائدہ سے) بہت بہتر ہے ف۳ اور اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ف۴

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَخَمْسُونَ آيَةً | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ مدثر مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | چھپن آیتیں ہیں اور دو رکوع

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝

اے پیغمبر تم جو (وحی کی ہیبت سے) چادر لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائیاں بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو ف۵

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا

اور (تبلیغ رسالت کو) بڑا کارنمایاں سمجھ کر لوگوں پر احسان نہ کرو ف۶ اور تبلیغ رسالت میں مشکلات پیش آئیں تو اپنے پروردگار کی رضا

ف۱ حفظ وقت سے مراد ہے اس کی نگہداشت یعنی تم ٹھیک نہیں جان سکتے کہ کتنی رات آئی اور کتنی گئی یہ ان دقتوں کا ذکر ہے جب گھڑی ایجاد نہیں ہوئی تھی اور رات کے وقت خصوصاً ابر و باد کے دنوں میں اٹکل کرنا مشکل تھا ۱۲ ف۲ قرض سے مراد دوسرے صدقات ہیں یا شاید زکوٰۃ کی رغبت دلانے کے لئے اس کو قرض سے تعبیر کر دیا ہے تو اس صورت میں واقرضوا اللہ کی واو کے معنی یعنی ہوں گے ۱۲ ف۳ خیر کا ترجمہ ہم نے تو نیکی کیا ہے اور بعض نے خیر سے مال مراد لیا ہے اور قرآن میں کئی جگہ مال کو خیر فرمایا بھی ہے جیسے انہ لحب الخیر لشدید اور ان ترک خیرا الوصیۃ تو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ جو مال راہ خدا میں خرچ کر کے اپنے لئے اپنا زاد آخرۃ بنا کر بھیج دو گے الخ ۱۲ ف۴ ابتدائے اسلام میں نماز شب کا حکم ہوا چنانچہ ایک برس تک اس حکم کی تعمیل ہوتی رہی مگر رات کی نماز سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی نماز شب نفل کر دی گئی اور نماز پنجگانہ فرض فرمائی اس سورت میں نماز نفل اور نماز فرض دونوں کا ذکر ہے ۱۲ ف۵ ظاہر الطہارت کی تاکید ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ گندگی سے شرک اور بت پرستی اور اخلاق ذمیمہ مراد ہیں تو انہوں نے ثیابک کے معنی یہ لیے جائیں کہ ثیاب سے مراد دل یا اپنا آپ ہے ف۶ تبلیغ رسالت کے کارنمایاں ہونے میں تو کچھ بھی شک نہیں مگر یہاں پیغمبر صاحب کو خدائے تعالیٰ اعلان کی تعلیم فرماتا ہے کہ تبلیغ رسالت منجانب اللہ تمہارے ذمہ کا فرض ہے اور لوگوں پر اس کا احسان نہ رکھو بلکہ یہ ترجمہ ہو کہ کسی سے اس غرض سے سلوک نہ کرو کہ سلوک سے زیادہ معاوضہ چاہو ۱۲

منزل ۷

نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ

صُور پھونکا جائے گا تو وہ کافروں کے حق میں ایسا مشکل دن ہوگا کہ اُس میں

غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا

(مطلق) آسانی نہیں ہوگی (اے پیغمبر) ہم کو اور اُس (ناہنجار) کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو کہ ہم اُس سے نمٹ لیں جسے ہم نے اکیلا پیدا کیا

مَمْدُودًا ۝ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ

عنایت کیا اور (مال کے علاوہ) بیٹے (جو اُس کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کو) موجود رہیں اور ہر طرح کا سامان (دنیا) اُس کے لئے مہیا کر دیا اس پر بھی وہ امید رکھتا ہے

أَنْ أَزِيدَ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝

کہ ہم (آخرت) میں اُس کو کچھ (اور زیادہ دیں) سو یہ تو ہونا نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف تھا ہم عنقریب اُس کو عذاب سخت میں مبتلا کریں گے ف

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ

(دیکھو) جب اُس سے قرآن کی نسبت پوچھا گیا تو اُس نے سوچا اور اٹکل دوڑائی تو اُس کی (خدا کی) مار دیکھو تو کیسی اٹکل دوڑائی پھر اُس کی (خدا کی) مار

نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا

(دوبارہ) غور کیا پھر تیوری چڑھائی اور بُرا سا منہ بنایا پھر پیٹھ پھیر کر چلتا بنا اور شیخی میں آ گیا اور لگا کہنے کہ یہ (قرآن) تو

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝

بس ایک قسم کا جادو ہے جو اگلوں سے چلا آتا ہے یہ (قرآن) تو کسی بشر کا کہا ہوا ہے ف۲ سو عنقریب ہم اُس کو (سعنا) دوزخ میں جھونک دیں گے

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا

اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ دوزخ ہے کیا چیز؟ وہ (ایسی ہے کہ) نہ لگا رکھے اور نہ بھسم کئے بدون چھوڑے (آدمی کے تن) بدن کو (مارے) جھلس دے

تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا

اُنیس (پاسبان تعینات) ہیں اور ہم نے دوزخ کے پاسبان (آدمی نہیں بلکہ) فرشتے ہی بنائے ہیں اور

عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَ

اُن کی (اُنیس کی) گنتی (بھی) اس غرض سے ٹھیرائی ہے کہ جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں اُن کو (ان باتوں سے) اور زیادہ پریشانی ہو (اور)

يَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ

جو مسلمان ہیں (ان باتوں سے) اُن کا ایمان (اور) زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مسلمان ان باتوں میں کسی طرح کا شبہ نہ لائیں

وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا

اور جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور جو کھلّم کھلّا کافر ہیں (سُن کر) بول اُٹھیں کہ ایسی باتوں کے کہنے سے خدا کی کیا غرض ہو ف

مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

(اے پیغمبر) یوں ہی (تو) خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست دکھاتا ہے اور

ف حدیث میں آیا ہے کہ دوزخ میں نکلنا اور عذابوں کے ایک عذاب یہ بھی ہوگا کہ دوزخیوں کو صعود نام ایک پہاڑی پر چڑھایا جائے گا ستر برس کے بمشکل اُس کی چوٹی پر پہنچیں گے اور پھر وہاں سے پھسل پڑیں گے اور پھر چڑھیں گے اور پھر پھسلیں گے بعض مفسرین نے اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں کہ اُن کو صعود پہاڑ کی چڑھائی پر مجبور کریں گے ۱۲

ف یہ آیتیں ایک منکر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں جس نے قرآن کی نسبت گستاخانہ دعوٰی کیا تھا ۱۲

ف کافروں کو اُنیس فرشتوں کی تعیین سُن کر حیرت ہوئی کہ اُنیس کی تخصیص کیا ہے حالانکہ یہ اسرار الٰہی میں سے ہے کسی میں زیادہ کاوش کرنی لا حاصل ہے کچھ مصلحت ہوگی جس کا ظاہر کرنا بندوں کے حق میں مناسب نہیں سمجھا گیا سوائے اہل کتاب تو اس طرح کی باتوں کے تسلیم کرنے میں تردد کر نہیں سکتے کیونکہ اُن کی کتابوں میں ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کو وہ فرمودہ خدا سمجھتے اور اُن کا یقین رکھتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس مسلمان کہ اُن کو اپنے پیغمبر کے کہنے کا یقین ہے تردد کریں تو منافق اور کافر تو یہ اُن کی اپنی غلطی ہے کہ تمام اسرار الٰہی معلوم کرنے چاہتے ہیں ۱۲



جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ○ كَلَّا وَالْقَمَرِ ○ وَالَّیْلِ

تمہارے پروردگار (کی مخلوقات) کے لشکروں کا حال اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اِن باتوں سے لوگوں کو نصیحت کرنی مقصود ہے اور بس ف۱ ہاں سچ تو یہ ہی

اِذْ اَدْبَرَ ○ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ○ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ○ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ○

جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ (قیامت کی شدید) بڑی مصیبتوں میں یہ (دوزخ بھی) ایک ہی (مصیبت) ہے (یعنی) سب سے بڑی

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ○ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

(مگر) کسی کو جو تم میں آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا (چاہے) ف۲ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں

رَهِیْنَةٌ ○ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ جَنّٰتٍ ؕ۟ یَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ○

گروی ہے ف۳ مگر جن کے نامۂ اعمال اُن کے داہنے ہاتھ میں دیئے گئے ہوں گے (وہ گروی سے چھوٹ کر بہشت کے) باغوں میں (رہیں گے اور)

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ○

کہ کون چیز تم کو دوزخ میں لے آئی — وہ کہیں گے — ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ○ وَكُنَّا

اور نہ ہم (کسی) محتاج کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور (دین کی باتوں کے بارے میں) جو لوگ (بیہودہ) بحث کیا کرتے تھے اُن کے ساتھ ہم بھی بحث کیا کرتے تھے

نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ○ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ○ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

(سب سے) روز جزا (ہی) کو نہیں مانتے تھے۔ یہاں تک کہ (مرے پیچھے آنکھ سے دیکھا تو) ہم کو یقین آیا تو (اُس وقت) کسی سفارشی کی سفارش

الشّٰفِعِیْنَ ○ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ○ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ

اِن کے کام نہیں آئے گی (مگر) اب اِن لوگوں کو کیا (بلا) مار گئی ہے کہ نصیحت سے (اِس طرح) رُوگردانی کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ (جنگلی) گدھے ہیں

مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ○ بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

(اور) شیر (کی صورت) سے بدک کر بھاگتے ہیں — بلکہ اِن کے تو یہ حوصلے ہیں کہ اِن میں سے ہر شخص کو

اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ○ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ كَلَّاۤ

کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیئے جائیں ف۴ سو یہ تو ہونا نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ یہ لوگ) آخرت ہی سے نہیں ڈرتے (اور اسی سبب سے قرآن نہیں سننا چاہتے)

اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○ وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ

کیونکہ قرآن (تو سر تا سر) نصیحت ہے تو جو چاہے اِس کو سوچے (سمجھے) اور بے مشیت الٰہی تو (یہ لوگ) سوچنے (سمجھنے) والے ہیں نہیں

اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ○

اُس کی شان (قہاری تو) یہ ہے کہ (بندوں کو) اُس سے ڈرنا ہے اور اُس کی شان (رحیمی) یہ ہے کہ (وہ بندوں کے گناہ) معاف فرماتا ہے ف۵

سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ اَرْبَعُوْنَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	اٰیٰتُهَا ۴۰ رُكُوْعُهَا ۲
سورۂ قیامت مکے میں اتری اِس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

ف۱ نصیحت سے یہاں مراد ہے کہ لوگ دوزخ کے حالات سُن کر عبرت پکڑیں نہ یہ کہ فرشتوں کی گنتی میں شکوک پیدا کر کے کٹ حجتیاں کریں ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ آگے بڑھنے کی دل میں جنبش ہوا گر دوزخ سے ہر ایک جگہ سے ہلنا ہی نہیں چاہتا تو اُس کو قرآن کا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مال روپے کے بدلے میں گروی ہوا کرتا ہے کہ جب تک روپیہ ادا نہ ہو وہ چھوٹ نہیں سکتا اسی طرح ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے تو اعمال سے مراد ہیں اعمالِ نیک یعنی عملِ نیک بندوں کے ذمے خدا کا قرض ہے جب تک وہ ادا نہ ہو نجات ممکن نہیں ۱۲ ف۴ دوسرے مقامات پر نظر کرنے سے اِس کے دو معنے ہو سکتے ہیں یا تو ہر ایک پیغمبر بننا چاہتا تھا یا یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس آسمان سے لکھی لکھائی کتاب اُترے ۱۲ ف۵ یہی مطلب ہے جو دوسرے مقام پر صاف لفظوں میں آیا ہے ان ربک لشدید العقاب انہ لغفور رحیم ۱۲

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ○ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○ اَيَحْسَبُ

ہم روزِ قیامت کی قسم کھاتے ہیں ۱ور دنیز آدمی کے دل کی قسم کھاتے ہیں جو (اُس کو بُرے کام پر) ملامت کیا کرتا ہی (کہ قیامت کے دن

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ

انسان (ایسا) خیال کرتا ہی کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو (اُس کے مرنے پیچھے پھر) جمع نہ کریں گے؟ ضرور جمع کریں گے (اور ہم) اس بات پر قادر ہیں کہ اُس کی پور

بَنَانَهٗ ○ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ○ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

بلکہ (بات یہ ہی کہ) انسان (اس وجہ کہ قیامت کو نہیں مانتا کہ وہ) چاہتا ہی کہ آگے کو بھی (بے خوف خطر) خدا کی نافرمانی کرتا رہے اور (لطورِ اعتراض کے) پوچھتا ہی کہ بھلا روز

الْقِيٰمَةِ ○ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ

قیامت کب ہوگا؟ تو جب (مارے ہیبت کے) آنکھیں پتھرا جائیں اور چاند گہنا جائے اور سورج اور چاند دونوں) ایک جا کر دیے جائیں

الْقَمَرُ ○ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○

اُس دن آدمی بول اُٹھے گا کہ اب کدھر کو بھاگ کر جائیں سو (اے آدمی) بھاگنا تو ہو نہیں سکے گا (اُس دن) کہیں پناہ نہیں

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ○ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ

(اور) اُس دن ٹھکانا (ہوگا تو) تیرے پروردگار (ہی) کے پاس ہوگا اُس دن انسان کو جتا دیا جائے گا کہ کیسے اعمال اُس نے پہلے سے زادِ آخرت

اَخَّرَ ○ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ○ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ○

کو بھیجے اور کیا پیچھے چھوڑ آیا ہی ف۱ بلکہ خود انسان اپنے مقابلے میں حجت ہی - گو وہ (اپنے تئیں بے قصور ثابت کرنے کے لئے کتنے ہی) بہانے پیش لایا کرے ف۲

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا

(اے پیغمبر وحی کے یاد کرنے کے) لیے اپنی زبان نہ چلانے لگا کرو تاکہ تم کو وحی جلدی سے یاد ہو جائے (تم کو) قرآن کا یاد کرا دینا اور اُس کا پڑھا

قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

ہم (جبریل فرشتے کے ذریعے سے) قرآن پڑھ چکا کریں تو اُس کے بعد تم بھی اُس (فرشتے) کے پڑھنے کی پیروی کیا کرو ف۳ پھر اُس کا سمجھا

الْعَاجِلَةَ ○ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى

دنیا کو (جو سر دست موجود ہی) دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو اُس دن بہت (لوگوں کے) مونہہ تر و تازہ (کھِلی لگائے)

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ○ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا

اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے - اور بہتیرے مونہہ اُس دن بُرے بن رہے ہوں گے (کیونکہ وہ) سمجھ رہے ہیں کہ اُن کے ساتھ ایسی سختی کی جائے

فَاقِرَةٌ ○ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ○ وَقِيْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ○ وَّظَنَّ اَنَّهُ

گی جو اُن کی کمر توڑ دے گی سنو جی! جب (جان بدن سے کھنچ کر گلے کی) ہنسلی تک آ پہنچے گی اور (مرنے والے کے پیار دار) چلا اُٹھیں کہ (ارے) کوئی جھاڑنے والا

الْفِرَاقُ ○ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ○ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ○

کہ (اب یہ دنیا سے) مفارقت (کا وقت) ہی اور (جان کنی کی تکلیف سے ایک پاؤں کی) پنڈلی (دوسرے پاؤں کی) پنڈلی سے لپٹ لپٹ جائے گی

ف۱ دنیا سے گئے پیچھے کچھ آثار بُرے یا بھلے آدمی کی یادگار رہ جاتے ہیں اُن ہی کی طرف اشارہ ہی یا شاید مطلق تقدیم و تاخیر مراد ہو کہ کس کام کو جلدی سے وقت پر کیا اور کس میں دیر لگائی ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہی کہ خدا نے انسان کے دل کو اسی طرح کا بنایا ہی کہ وہ نیک بد میں تمیز کرتا ہی چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہی فالہمہا فجورھا وتقوٰیہا اگر وہ بدی کی طرف راغب ہوتا ہی تو یہ اُس کے ایمان ارادے کی کمزوری ہی اور وہ الزام سے بری نہیں ہو سکتا اپنے مقابلے میں حجت ہونے کے یہ معنی ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اُس کے اعضاء اُس کے مقابلے میں گواہی دیں گے گو وہ کتنے ہی بہانے بنایا کرے ۱۲ ف۳ یعنی جس طرح جبریل نے تم کو پڑھ کر سنایا ہی اُسی طرح تم بھی اُس کو دوہرایا کرو ۱۲

منزل ۷

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝

تو (غفلت شعار آدمی نے بیچ ہی) نہ تو (خدا کے کلام کی) تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی بلکہ (اُلٹا) جھٹلایا اور (حکم خدا سے) مونہ موڑا پھر اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا چل دیا

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

تو (قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اے شخص) تجھ پر تف ہے پھر (تف پر) تف ہے پھر (اے شخص) تجھ پر تف ہے پھر تف پر تف ہے کیا انسان ایسا خیال کرتا ہے کہ

سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝

یُوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا (ابتدا میں) وہ منی کا ایک قطرہ نہیں رہا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکائی گئی تھی پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اس کو بنایا پھر (اس کے اعضا کو) درست کیا

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى

(یہاں تک کہ) آخرکار اس کی دو قسمیں کیں (یعنی) مرد اور عورت کیا وہ (خدا جس نے یہ کچھ کیا قیامت میں)

اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ۝

مُردوں کے جِلا اُٹھانے پر قادر نہیں ہے

آیاتہا ۳۱ رکوعاتہا ۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ
اکتیس آیتیں ہیں اور دو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	سورۂ دہر مکے میں اتری اور اس کی

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝

بلاشبہ (ضرور) انسان پر (ایسے بڑے وسیع) زمانے میں ایک ایسا وقت (بھی) آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

ہم نے آدمی کو مرکب نطفے سے پیدا کیا (اور غرض یہ تھی) کہ اس (کی نیکی بدی) کو آزمائیں پھر اسی لیے ہم نے اس کو سنتا

بَصِيْرًا ۝ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ اِنَّآ

دیکھتا (مخلوق) بنایا (پھر) ہم نے اس کو (دین کا) رستہ (بھی) دکھا یا (پھر اب دو قسم کے آدمی ہیں) یا تو شکر گزار ہیں (یعنی مسلمان) یا ناشکرے (یعنی کافر)

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ

کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور (دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ (یہ چیزیں) تیار کر رکھی ہیں بے شک (جو لوگ) نیکوکار (ہیں آخرت میں ایسی شراب کے)

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

جام پئیں گے جس میں کافور کے پانی کی آمیزش ہوگی (اور کافور کے پانی کا) ایک چشمہ (ہوگا) جس کا پانی اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے

اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ

اور جہاں چاہیں گے اس (چشمے) کو بہالے جائیں گے یہ (وہ لوگ ہیں جو) اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس روز (قیامت) سے ڈرتے ہیں جس کی سختی

مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ

(عام سب طرف) پھیلی ہوئی ہوگی اور خدا کی محبت کر کے محتاج اور یتیم اور

ف نطفے کو مرکب اس واسطے فرمایا کہ مرد و عورت دونوں کے نطفوں کے ملنے سے انسان پیدا ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ نطفہ تمام اعضائے جسم کا نچوڑ ہوتا ہے تو گو نطفہ ایک چیز ہے مگر وہ حقیقۃً مرکب ہے ہر ہر عضو کے نچوڑ سے ۱۲

منزل ۷

ع ۲ / ۸

أَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا

قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ف (اور اُن کو جتا بھی دیتے ہیں کہ) ہم تو تم کو صرف خدا کا مونہہ کر کے کھلاتے ہیں ہم کو تم سے (نہ کچھ) بدلہ درکار

شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ

نہ شکرگزاری ۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اُس دن کا ڈر لگا ہے جب لوگ (رنج کے) مونہہ بنائے تیوری چڑھائے ہوں گے تو

اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا

خدا نے (بھی) اُس دن کی مصیبت سے اُن کو بچا لیا اور اُن کو تازہ روئی اور خوش دلی سے ملا دیا اور جیسا انھوں نے (دنیا میں) صبر کیا تھا اس

جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا

بہشت اور ریشمی پوشاک عنایت کی ۔ بہشت میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے (وہ ہوا ایسی معتدل ہو گی کہ) وہاں اُن کو

وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝

اور نہ (جاڑے کی) ٹھر ۔ اور درختوں کے سایے (ایسے) کہ اُن پر جھکے پڑتے ہیں اور میوے (ہمہ وقت) اُن کے اختیار میں ہیں (کہ جس طرح

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَا

اور اُن پر چاندی کے باسنوں اور آبخوروں کا دور چل رہا ہو گا (اور وہ ایسے شفاف) ہوں گے (جیسے) شیشے (اور شیشے بھی کانچ کے نہیں بلکہ)

مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے کہ کارکنان قضا و قدر نے اُن کو ٹھیک (جنتیوں کی ضرورت کے) اندازے کے مطابق بنایا ہے اور (اس کے علاوہ) وہاں اُن کو ایسی

زَنجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

سونٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہو گی (اور) بہشت میں (سونٹھ کے پانی کا) ایک چشمہ ہو گا جس کا نام ہو گا سلسبیل اور جنتیوں کے پاس (خدمت کے لیے) آتے جاتے ہوں گے

مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ

کہ وہ ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے (اور ایسے خوبصورت) کہ (اے مخاطب) تو اُن کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو (ایسا) خیال کرے (جیسے) موتی بکھرے پڑے ہیں

رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ

(ہر طرح کی) نعمت اور بڑی سلطنت (کا ساز و سامان) دکھائی دے ۔ جنتیوں پر کپڑے ہوں گے سبز ریشمی باریک اور دبیز

وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا

اور اُن کو چاندی کے کڑے پہنائے جائیں گے اور اُن کا پروردگار اُن کو پاکیزہ شراب پلائے گا (جنتیو!) یہ ہے

كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

تمہارا بدلہ اور تمہاری (دنیاوی) کوشش (آج) مقبول ہوئی (اے پیغمبر) بے شک ہم ہی نے تم پر

الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝

قرآن دھیرے دھیرے اتارا ہے پس اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے بیٹھے رہو اور لوگوں میں سے کسی بدکار یا نا احسان شناس کے کہنے میں نہ آنا

ف ۱ لہٗ کی ضمیر کا مرجع ہم نے خدا کو ٹھیرایا ہے اور بعض طعام کو ٹھیراتے ہیں لہٰذا اُن کے نزدیک ترجمہ یوں ہو گا کہ باوجودیکہ خود اُن کو کھانے کی ضرورت ہو محتاج اور یتیم اور قیدی کو کھلاتے ہیں ۱۲ منہ

منزل ۷

ع ۲۲ / ۱۹

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

اور صبح وشام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور رات کے (بڑے) حصے میں خدا کے آگے سجدہ کرو اور اس کی تسبیح (و تقدیس) کرو

طَوِيْلًا ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا

یہ (بے دین لوگ) تو (بس دنیا ہی) چاہتے ہیں جو سر دست موجود ہے اور (قیامت کے) روز سخت کو اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے کہ اس کے

ثَقِيْلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ

ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کے بدلے ان ہی جیسے (آدمی اور) لا بسائیں

تَبْدِيْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

یہ (باتیں) نصیحت (کی) ہیں تو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرے

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ

اور بے مشیت الٰہی تم لوگ (کوئی بات) چاہ نہیں سکتے بے شک اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور سرکش لوگوں کے لیے اس نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ مرسلات مکے میں اتری اور اس کی پچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝

ان (ہواؤں) کی قسم جو (ابتدا میں) معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہیں پھر زور پکڑ کر تیز ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو) ابھار کر چاروں طرف پھیلاتی ہیں

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ اِنَّمَا

پھر ان کو پھاڑ کر (ایک دوسرے سے) جدا کر دیتی ہیں پھر (سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ) لوگوں کے دلوں میں خدا کا خیال ڈالتی ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝

کہ تم (لوگوں) سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جاتا ہے ضرور ہو کر رہے گی یعنی جب ستارے ماند پڑ جائیں اور جب آسمان پھٹ جائے

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝

اور جب پہاڑ اڑائے جائیں اور جب پیغمبر (اپنی اپنی امت کے حساب کے لیے) وقت مقررہ پر حاضر کیے جائیں (اس وقت سمجھو کہ قیامت ہوئی)

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

(سو ملتوی ہیں) فیصلے کے دن کے لیے اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ فیصلے کا دن ہے کیا؟ اس دن (قیامت کے) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

کیا ہم نے اگلی (نافرمان) امتوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر (اسی طرح) ہم ان پچھلی (نافرمان) امتوں کو بھی ان ہی کے پیچھے پیچھے چلتا کریں گے گنہگاروں

ف ہوا شرطِ زندگی ہے اور باران رحمت برساتی ہے لیکن جیسا کہ مولانا روم نے کہا ہے ؎ لطفِ حق با تو مواسا ہا کند ٭ چونکہ از حد بگزرد رسوا کند ٭ یہی ہوا ہے جس نے قوم عاد کو ہلاک بھی کیا تھا اور لوگوں کو بھی آندھیوں سے بہتیرے نقصان ہوتے رہتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ہواؤں میں دونوں باتیں ہیں کبھی وہ رحمت ہیں تو خدا ان کے ذریعے سے اپنے بندوں پر اپنی حجت تمام کرتا ہے اور کبھی وہ عذاب اور زحمت ہیں تو خدا ان کے ذریعے سے بندوں کو ڈراتا ہے ۱۲-

ع ۹ ۲۰

منزل ۷

بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ

(یہی قیامت سو) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (لوگو!) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (یعنی منی) سے نہیں پیدا کیا

مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ

(کہ ابتدا میں تم نطفہ تھے) پھر ہم نے اُس کو ایک وقتِ مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے پیٹ) میں رکھا پھر ہم نے (اُس کا ایک) اندازہ

الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

اندازہ ٹھیرانے والے ہیں ف۱ (تو) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے کیا ہم نے زمین کو

كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ

جیتوں اور مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (بنایا) اور اس کے علاوہ اُس میں اُونچے اونچے اٹل پہاڑ بنا دیئے اور تم لوگوں کو

مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ

میٹھا پانی پلایا (سو) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (منکرو!) اُس دن حکم دیا جائے گا کہ جس (دوزخ) کو تم جھٹلایا کرتے تھے

تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا

(یعنی دھوئیں کے) سایبان کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں ف۲ (مگر) اُس (کے سائے) میں ٹھنڈک نہیں اور نہ

يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝

اُس میں (آگ کی) گرمی سے بچاؤ ہے۔ اُس سایبان میں انگارے پڑے برس رہے ہیں ایسے بڑے جیسے محل وہ (انگارے) دُور سے ایسے دکھائی دیں گے

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

(غرض) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہی وہ دن ہوگا کہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بات نہ کر سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت دی

فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

کہ (کسی طرح کا) عذر (پیش) کر سکیں (غرض) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (اُس دن ہم اُن سے کہیں گے کہ) یہی فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ وَيْلٌ

(کہ) ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو (حساب اعمال کے لیے) جمع کیا ہے تو اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر (اپنا) داؤ کر چلو (غرض)

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ

قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے بے شک پرہیزگار (بہشت کے باغوں کی) چھاؤں اور چشموں اور میووں میں

مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ

جو اُن کو بھاتے ہوں (عیش کرتے) ہوں گے (اور ہم اُن کو اجازت دیں گے) کہ (دنیا میں) تم جیسے جیسے (نیک) عمل کرتے رہے اُن

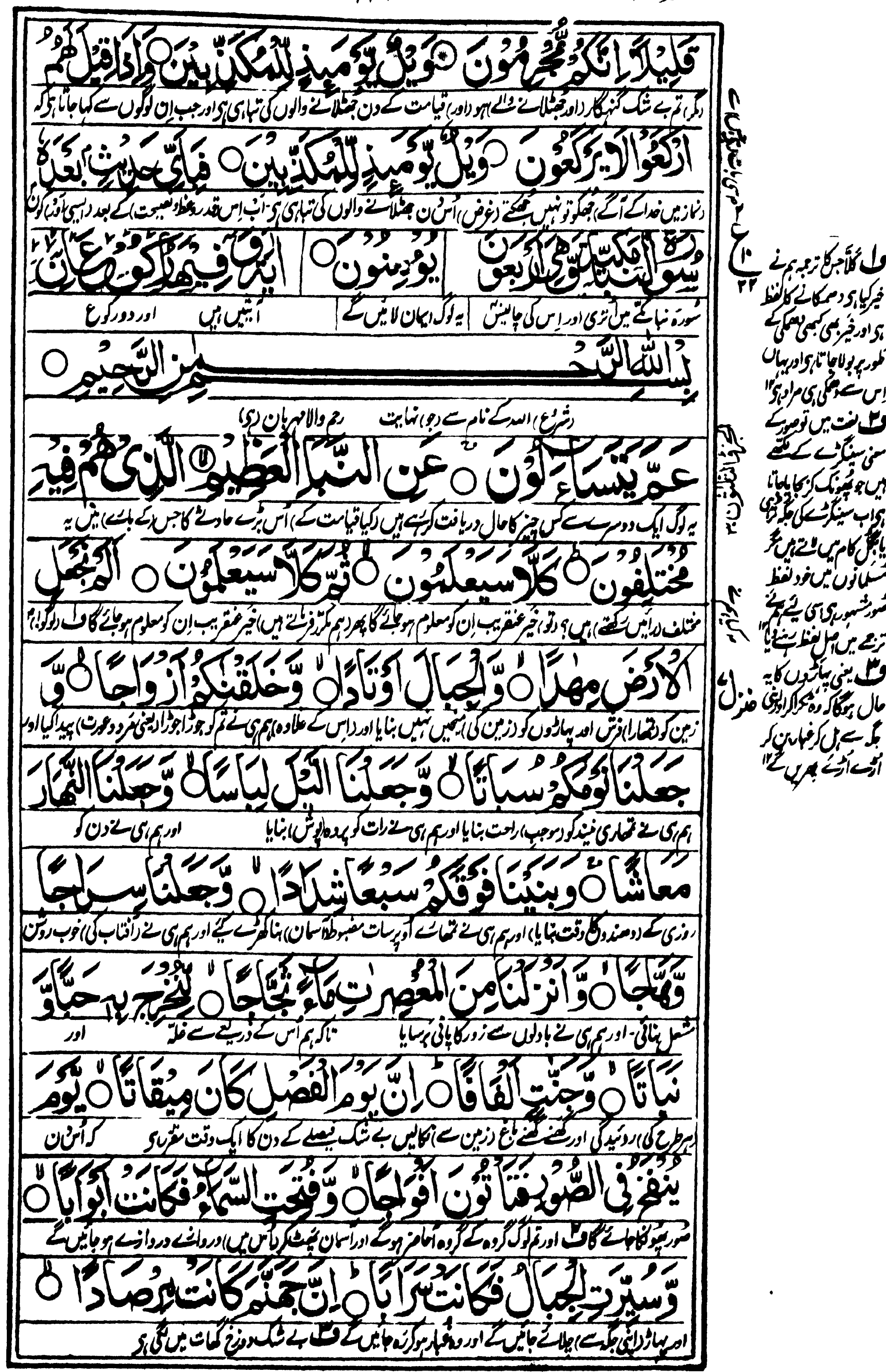
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا

نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (جو دینِ حق سے انکار کرنے والو!) تم بھی دنیا میں چند

ف۱ اندازے میں سب باتیں آگئیں جوڑ۔ بند۔ صورت شکل۔ عمر۔ نیکی۔ بدی وغیرہ ۱۲ ف۲ ترجمے میں جو ہم نے سایے کو دھوئیں کا سایہ قرار دیا تو ستائیسویں پارے کی سورۂ واقعہ سے لیا کہ وہاں فرمایا ہے وظل من یحموم لا بارد ولا کریم سایبان کی تین شاخیں یا تین حصے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ سایبان دور دراز تک متصل نہیں ہوتا تو اُس میں سے دھوپ چھنتی ہے ۱۲

منزل ۷

ع ۱ ۲۱



قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

(کر) تم بے شک گنہگار (اور جھٹلانے والے) ہو (اور) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے اور جب اِن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ

ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ

(نماز میں خدا کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے (غرض) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ اب اِس قدر (وعظ و نصیحت) کے بعد (ایسی) اور کون

يُؤْمِنُونَ ۝

یہ لوگ ایمان لائیں گے

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سُورہ نبا مکے میں اُتری اور اِس کی چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ

یہ لوگ ایک دوسرے سے کس چیز کا حال دریافت کر رہے ہیں (کیا قیامت کے) اُس بڑے حادثے کا جس (کے بارے) میں یہ

مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ

مختلف (رائیں رکھتے) ہیں؟ (تو) خیر عنقریب اِن کو معلوم ہو جائے گا پھر (ہم مکرر فرماتے ہیں) خیر عنقریب اِن کو معلوم ہو جائے گا ف (لوگو!) کیا

الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝ وَ

زمین کو (تمہارا) فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور (اِس کے علاوہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) پیدا کیا اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ

ہم ہی نے تمہاری نیند کو (موجب) راحت بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ (پوش) بنایا اور ہم ہی نے دن کو

مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا

روزی کے (دھندوں کا وقت) بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنا کھڑے کیے اور ہم ہی نے (آفتاب کی) خوب روشن

وَهَّاجًا ۝ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَ

مشعل بنائی۔ اور ہم ہی نے بادلوں سے زور کا پانی برسایا تاکہ ہم اُس کے ذریعے سے غلہ اور

نَبَاتًا ۝ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۝ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ يَوْمَ

(ہر طرح کی) روئیدگی اور گھنے گھنے باغ (زمین سے) نکالیں بے شک فیصلے کے دن کا ایک وقت مقرر ہے کہ اُس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝

صور پھونکا جائے گا ف اور تم لوگ گروہ کے گروہ حاضر ہو گے اور آسمان پھٹ کر (اُس میں) دروازے دروازے ہو جائیں گے

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝

اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں گے اور وہ غبار ہو کر رہ جائیں گے ف بے شک دوزخ گھات میں لگی ہے

ع ۲۲ / ۱

منزل ۷

ف۱ کلّا جس کا ترجمہ ہم نے خیر کیا ہے دھمکانے کا لفظ ہے اور خیر بھی کبھی دھمکی کے طور پر بولا جاتا ہے اور یہاں اِس سے دھمکی ہی مراد ہے ۱۲

ف۲ لغت میں تو صور کے معنی سینگڑے کے لکھے ہیں جو پھونک کر بجایا جاتا ہے اب سینگڑے کی جگہ قرنا یا بگل کام میں لاتے ہیں مگر مسلمانوں میں خود لفظ صور مشہور ہے اسی لیے ہم نے ترجمے میں اصل لفظ رہنے دیا ۱۲

ف۳ یعنی پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ ٹکرا کر اپنی جگہ سے ہل کر غبار بن کر اُڑتے اُڑتے پھریں گے ۱۲

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

(اور وہی) سرکشوں کا ٹھکانا ہے کہ اُسی میں قرنوں (پڑے) رہیں گے وہاں نہ (تو کسی طرح کی) ٹھنڈک (کا مزہ) چکھیں گے

وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور گرم پانی اور پیپ کے سوا اُن کو کچھ پینے کو بھی نہیں ملے گا (یہ) اُن کے اعمال کا پورا بدلہ (ہے) یہ لوگ

لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

حساب (آخرت) سے (مطلق) نہیں ڈرتے تھے اور ہماری آیتوں کو بڑی بے باکی سے جھٹلایا کرتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو

كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝

(ہر چیز کو) لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (اور اعمال کو بھی) تو (ہم اِن لوگوں سے کہیں گے کہ اب اپنے کیے کا) مزہ چکھو اور ہم تو (روز بروز) تمہارے لیے عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ

(یعنی پینے کو) باغ اور (کھانے کو) انگور اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں ہم عمر اور (پینے کو شراب طہور کے) چھلکتے ہوئے جام وہاں لوگ نہ تو کسی

فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ

بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ردّ و کد ۔ (اے پیغمبر) یہ اُن کے اعمال کا کافی انعام (ہے) جو اُن کے اعمال کے بدلے میں تمہارے پروردگار کی طرف (سے اُن کو) ملے گا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

آسمانوں کا اور زمین کا اور جتنی مخلوقات اِن دونوں میں ہے سب کا مالک (ہے) بڑا مہربان قیامت کے دن (لوگ مارے ہیبت کے) اُس سے

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

جب کہ جبرئیل اور (اَور) فرشتے (اُس کے حضور میں) صف بستہ کھڑے ہوں گے کسی کے مونہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جس کو (خدائے)

الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے ف۱ یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے

رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

اپنے پروردگار کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنا رکھے ف۲ (لوگو!) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرا دیا ہے جو عنقریب (آنے والا) ہے کہ اُس دن آدمی اُن

يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

اور (اُس دن) کافر چلا اٹھے گا کہ ای کاش میں مٹی ہوتا ف۳

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکّے میں اُتری اور اِس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع (ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ

اُن (فرشتوں) کی قسم جو (کافر کے) بدن میں کونے کونے گھس گھس کر اُن کی جان سختی سے نکالتے ہیں اور اُن (فرشتوں) کی جو (ایمان) والوں کی

ف۱ مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور قیامت کے دن اُن کی شفاعت کریں گے یہاں اُن کی تردید مقصود ہے کہ وہ بے اذن خدا کسی کی شفاعت کے لیے لب تک تو کھول نے ہی کے نہیں اور اجازت ہوئے پیچھے بھی معقول بات کہیں گے یعنی اُسی کی سفارش کریں گے جو معتقد توحید اور مستحق شفاعت ہے ۱۲

ف۲ یعنی ایسے اعمال کرے جن کے ذریعے سے خدا کے ہاں اس کو امن کی جگہ ملے ۱۲

ف۳ یعنی مٹی کی طرح بے حس و حرکت ہوتا اور بُرے عمل کرنے کی مجکو قدرت ہی نہ ہوتی جن کے وبال میں آج گرفتار ہوں یا یہ کہ مٹی ہوتا اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا اور مجھ سے کسی طرح کی باز پرس نہ ہوتی ۱۲

ربع ۱

منزل ۷

ع ۲



سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝

(اُس کے سننے کو) لپکتے ہیں پھر جیسا حکم ہوتا ہے (اس کے مطابق دنیا کا) انتظام کرتے ہیں (غرض ہم کو ان فرشتوں کی قسم کہ روز قیامت ضرور آنے والا ہے) جب

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

اُس دن (بہت سے لوگوں کے) دل دھڑک رہے ہوں گے (اور مارے رنج و ہیبت کے) اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (منکرین قیامت) کہتے ہیں کیا ہم

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ

(مرے پیچھے پھر) اُلٹے پاؤں (زندگی کی طرف) لوٹائے جائیں گے (اور) کیا (وہ بھی ایسی حالت میں) جب (گل سڑ کر) ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے ہیں

اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝

لوٹنا (بڑے) نقصان کی بات ہوگی ف۱ سو قیامت (ان لوگوں کے نزدیک کچھ مشکل کام ہوگا ہمارے نزدیک) تو (اُس کی) بس (اتنی حقیقت) ہے (کہ)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

(اے پیغمبر) موسیٰ کا قصہ بھی تم کو پہنچا ہے جب کہ اُن کو طویٰ کے میدان پاک میں (جس میں کوہ طور واقع ہے) اُن کے پروردگار نے پکار کر فرمایا

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝

کہ (موسیٰ) فرعون کے پاس (چلے) جاؤ کہ اُس نے بہت سر اُٹھا رکھا ہے اور (اُس سے جا کر) کہو کہ بھلا تجھ کو اس کی بھی کچھ خواہش ہے کہ تو (کفر کی گندگی سے) پاک صاف

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَ

اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف (کا) رستہ دکھاؤں اور تو (اُس سے) ڈرے۔ چنانچہ موسیٰ نے (جا کر) اُس کو (عصا کا) بڑا معجزہ دکھایا تو اُس نے

عَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝

نافرمانی کی پھر (اپنی جگہ کو) لوٹ گیا اور لگا (موسیٰ کے خلاف) تدبیریں کرنے یعنی (لوگوں کو) جمع کیا اور (اُن میں یوں) منادی کرادی (بلکہ خود بآواز بلند)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ

تو اُس کو خدا نے آخرت اور دنیا (دونوں) کے عذاب میں دھر پکڑا بے شک جو شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اُس کے لیے اس (قصے) میں (بڑی) عبرت ہے

يَّخْشٰى ۝ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝

(لوگو!) بھلا تمہارا (قیامت میں دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا (بنانا)؟ کہ اسی خدا نے بنایا اس کی چھت کو خوب اونچا کیا پھر اس کو ہموار کیا

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝

اور اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کی دھوپ نکالی ف۲ اور اس کے علاوہ زمین کو بچھایا

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ

کہ اس میں سے اس کا پانی اور اُس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (اُس میں) گاڑ کر جما دیا (یہ سب) تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے۔ تو جب (قیامت کا) بڑا ہنگامہ آموجود ہوگا (اور) جو کچھ آدمی نے (دنیا میں) کیا ہے اُس دن اُس کو

وقف لازم

وقف لازم

منزل ۷

ع ۲۶

ف۱ نقصان یہ کہ دوبارہ زندہ کیا جانا اعمال کی بازپرس کے لیے ہوگا جس کے واسطے ہم نے کچھ تیاری نہیں کی لیکن اُن کا یہ قول تمسخر اور انکار کے طور پر ہے ۱۲

ف۲ ستاروں کی اصطلاح میں یعنی چھت کی اونچان ۱۲ اور دھوپ کو آسمان کی طرف اس لیے منسوب کیا گیا کہ دونوں آفتاب سے پیدا ہوتی ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے اور مقصود ہے رات اور دن ۱۲

ماسعى ۝ وبرزت الجحيم لمن يرى ۝ فاما من طغى ۝ واثر الحيوة

اور دوزخ سب دیکھنے والوں کے سامنے باہر نکال کر رکھ دی جائے گی تو جس نے (دنیا میں) سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) مقدم رکھا

الدنيا ۝ فان الجحيم هي الماوى ۝ واما من خاف مقام ربه و

تو اُس کا ٹھکانا بس دوزخ - اور جو اپنے پروردگار کے حضور میں (جوابدہی کے لئے) کھڑے ہونے سے ڈرا اور

نهى النفس عن الهوى ۝ فان الجنة هي الماوى ۝ يسئلونك عن الساعة

(اپنے) نفس کو خواہشوں سے روکتا رہا تو اُس کا ٹھکانا بس بہشت (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں

ايان مرسها ۝ فيم انت من ذكرها ۝ الى ربك منتهها ۝ انما

کہ اُس کا کہیں ٹھل بیڑا بھی ہے (سوا اے پیغمبر) تم اُس کا وقت بتانے کی طرف سے کہاں کے بکھیڑے میں پڑے ف (اُس کے وقت کی تعیین) آخر کار

انت منذر من يخشها ۝ كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحها ۝

(رہے تم سو) جو شخص قیامت سے ڈرنا چاہتا ہے تم اُس کو آگاہ کر دینے والے ہو اور بس لوگ جس دن قیامت کو دیکھیں گے تو (اُن کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا

سورة عبس مكية وهي اثنتان واربعون	بسم الله الرحمن الرحيم	اية وفيها ركوع واحد كذا
سورۂ عبس مکے میں اُتری اور اس کی بیالیس	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	آیتیں ہیں اور ایک رکوع لو اسی طرح آخر تک

عبس وتولى ۝ ان جاءه الاعمى ۝ وما يدريك لعله يزكى

(محمدؐ) اتنی بات پر چیں بجبیں ہوئے اور مونھ موڑ بیٹھے کہ (ایک) نابینا اُن کے پاس آیا ف۳ اور (اے پیغمبر) تم کیا جانو عجب نہیں کہ تمھاری تعلیم سے

او يذكر فتنفعه الذكرى ۝ اما من استغنى ۝ فانت له تصدى ۝

یا نصیحت (کی باتیں) سنے اور اُس کو نصیحت سودمند ہو تو جو شخص (دین کی طرف سے) بے پروائی کرتا ہے اُس کی طرف تو تم خوب توجہ کرتے ہو

وما عليك الا يزكى ۝ واما من جاءك يسعى ۝ وهو يخشى ۝ فانت

حالانکہ (اگر) وہ ٹھیک نہ ہو تو تم پر کچھ (الزام) نہیں اور جو (خدا سے) ڈر کر تمہارے پاس دوڑتا ہوا آئے تو تم

عنه تلهى ۝ كلا انها تذكرة ۝ فمن شاء ذكره ۝ في صحف مكرمة ۝

اُس سے بے اعتنائی کرتے ہو سنو جی! قرآن تو (سر تا سر) نصیحت ہے پس جو چاہے اُس کو سوچے (سمجھے) (اور ہمارے ہاں وہ لوح محفوظ کے) اوراق

مرفوعة مطهرة ۝ بايدي سفرة ۝ كرام بررة ۝ قتل الانسان

(اور وہ) اُونچی جگہ ف۴ رکھے ہوئے ہیں (اور) پاک (ہیں) - اور ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے ہیں) جو بزرگ (اور) نیکوکار

ما اكفره ۝ من اي شيء خلقه ۝ من نطفة خلقه فقدره ۝

وہ کس قدر ناشکرا ہے (خدا نے) اُس کو کس چیز سے پیدا کیا (سو پیدا کیا) نطفے سے (کہ پہلے) اُس کو بنایا پھر اُس (کی ہر ایک چیز) کا ایک اندازہ باندھ دیا

ثم السبيل يسره ۝ ثم اماته فاقبره ۝ ثم اذا شاء انشره ۝

پھر (نیکی اور بدی کا) رستہ (اُس پر) آسان کر دیا پھر (ایک مدت خاص تک زندہ رکھ کر) اُس کو مار دیا پھر اُس کو قبر میں (دے جا) داخل کیا پھر جب

ف۱ لوگ جو بار بار پیغمبر صاحب سے قیامت کا وقت پوچھتے تھے تو بتقاضائے بشریت آپ کو ایک طرح کی بے چینی ہوتی ہوگی کہ مجکو پتہ ملتا تو میں ان کو بتا دیتا خدا نے فرمایا کہ یہ عقدہ تم کبھی حل نہ کرسکو گے تم اس فکر میں نہ پڑو ۱۲ ف۲ یعنی جس سے پوچھو واللہ اعلم کر کے رہ جائے گا ۱۲ ف۳ رؤسائے قریش پیغمبر صاحب کے پاس جمع تھے اور پیغمبر صاحب اُن کو سمجھا رہے تھے اتنے میں عبداللہ بن اُم مکتوم صحابی نابینا آئے اور اُنھوں نے پیغمبر صاحب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا پیغمبر صاحب کو اُن کا قطع کلام ناگوار گزرا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲ ف۴ اُونچی جگہ رکھے ہوئے سے یہ مراد ہے کہ کسی کا ہاتھ اُن تک نہیں پہنچتا کہ اُن میں تصرف کر سکے اور تعظیماً اُن کو اُونچی جگہ رکھا گیا ہے ۱۲

ع ۲ ۲۰

منزل ۷

وقف لازم

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا

حق تو یہ ہے کہ خدا نے جو کچھ حکم دیا اس نے اس کی تعمیل ہی نہیں کی تو آدمی کو چاہیے کہ (ذرا) (نہیں تو) اپنے کھانے (ہی) کی طرف نظر کرے کہ ہم

الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا

پانی برسایا پھر ہم (ہی) نے (بیج کو ایسی طاقت دی کہ اس نے) زمین کو پھاڑا ف پھر ہم (ہی) نے (ایک) زمین میں (یہ سب کچھ) اگایا (یعنی) غلہ

وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً

اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے

وَأَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ

اور چارا (یہ سب) اس لیے کہ تم لوگوں کو اور تمہارے چارپایوں کو فائدہ پہنچے تو جس وقت شور (قیامت) برپا ہوگا جس کے سننے سے کان بہرے

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

(ایسی نفسی نفسی پڑے گی کہ) آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا ان (رشتہ داروں) میں سے ہر شخص کو

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ

(اپنی اپنی نجات کا) فکر لگا ہوگا کہ وہ اس کو بس کرتا ہے (لوگوں کے) منہ اس دن چمکتے ہوں گے ہشاش بشاش اور کتنے (لوگوں کے) منہ

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ

اس دن دیکھیے ہوں گے کہ ان پر گرد پڑی ہوئی (اور گرد کے علاوہ) ان پر کلونس بھی چھا رہی ہوگی یہی (وہ لوگ) ہیں جو (دنیا میں) کافر (اور) بدکار

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورہ تکویر مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | انتیس آیتیں ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

جس وقت آفتاب (کے نور) کی چادر کو لپیٹ لیا جائے اور جس وقت تارے جھڑ پڑیں اور جس وقت پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

اور جس وقت دس مہینے کی گیابھن اونٹنیاں چھٹی چھٹی پھریں ف (اور کوئی ان کا روک تھام کرنے والا نہ ہو) اور جس وقت وحشی جانور (سمٹ کر)

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝

اور جس وقت روحوں کو (ان کے جسموں سے) ملایا جائے اور جس وقت لڑکی سے جو زندہ درگور کر دی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس قصور کے بدلے میں ماری گئی

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جس وقت (لوگوں کے) نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جس وقت آسمان کی کھال کھینچی جائے ف اور جس وقت دوزخ دہکائی جائے

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ

اور جس وقت بہشت قریب لائی جائے (اس وقت) ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا (زاد آخرت) حاضر لایا ہے تو ہم کو ان (ستاروں) کی قسم ہے جو (ایک طرف کو)

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ ہم (ہی) نے زمین کو پھاڑا ہم زمین کے پھاڑنے کی دو صورتیں ہیں ایک تو جوتنا دوسرے بیج کا پھوٹنا سو چونکہ دونوں کام خدا کے حکم سے ہوتے ہیں اس واسطے خدا نے فرمایا کہ ہم نے پھاڑا ۱۲

ف۲ عرب کے لوگ دس مہینے کی گیابھن اونٹنی کو بہت عزیز رکھتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب بچہ دینے والی ہوتی ہے ۱۲ ف۳ جنگلی جانور جب کوئی خطر پیش آتا ہے تو بستیوں میں پناہ لیتے ہیں قیامت کے زلزلے میں یہی صورت پیش آئے گی

ف۴ پاٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمین کو جب قیامت کا سخت بھونچال آئے گا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر پڑیں گے دریاؤں کا پانی ابل کر کسی طرف کو بہ جائے گا زمین کے نشیب و فراز سب یکساں ہو جائیں گے دریاؤں میں ادھر ادھر کا ملبہ بھرے گا جس سے وہ پٹ جائیں گے ۱۲

ف۵ عرب کے لوگ دختر کشی کیا کرتے تھے دنیا کے مقدمات کے قیاس پر مقدمہ دختر کشی کا آغاز معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مقتولہ لڑکی جو مدعیہ ہے اس کا اظہار لیا جائے گا بس اس جگہ اشارۃً بیان ہے ۱۲ ف۶ آسمان کی کھال کھینچنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت آسمان نیلا نیلا دکھائی دیتا ہے قیامت کے دن وہ اٹھا کر اندر سے اس کی رنگت لال لال نکل آئے گی جیسے کھال کھینچی ہوئی بکری ۱۲

منزل ۷

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ

(اور دکھائی دیتے دیتے) چھپ جاتے ہیں ف اور (ہم کو) رات کی (قسم) جس وقت (اُس کی سیاہی) ڈھلنے لگی (آتی ہے) اور (ہم کو) صبح کی (قسم ہے) جس وقت اُس کی

رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ

معزز فرشتے (یعنی جبرئیل) کا (پہنچایا ہوا) پیام ہے (اور) وحی کے بارِ گراں کے اُٹھانے کی طاقت رکھتا ہے (اور) مالک عرش (رب) یعنی خدا کی جناب میں اس کا (بڑا رتبہ ہے) وہاں (اُس کا) کہا (مانا جاتا ہے) اور

أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَ

امانت دار بھی اور (اے اہلِ مکہ) تمہارے رفیق (محمد ﷺ) باؤلے نہیں اور بے شک اُنھوں نے جبرئیل کو (آسمان کے) مطلع صاف میں دیکھا (بھی) ہے اور

مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ

یہ غیب (کی باتوں) پر بخل کرنے والے بھی نہیں ف اور یہ (قرآن) شیطانِ مردود کی (بنائی ہوئی) باتیں (بھی) نہیں پھر تم (لوگ) کدھر (کو بہکے)

تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ

چلے جا رہے ہو۔ یہ قرآن تو دنیا جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہی (نصیحت) ہے (مگر اُسی کو مفید ہے) جو تم میں سے

يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

سیدھے رستے پر چلنا چاہے اور تم (کچھ بھی) نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے (جو) تمام جہان کا پروردگار ہے ف

ع ۱ — ۲۹ — منزل ۷

سُورَةُ الْانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ انفطار مکے میں اُتری اور (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے اس کی انیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ

جب کہ آسمان پھٹ جائے۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں۔ اور جب دریاؤں کو اُن کی اصلی جگہ سے اُچھال کر دوسری طرف کو بہا دیا جائے ف

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ يَا أَيُّهَا

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں ف (اُس وقت) ہر شخص جان لے گا کہ اُس نے کیسے عمل پہلے سے زادِ آخرت بنا کر بھیجے ہیں اور کیسے آثار دنیا میں

الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝

آدم زاد تجھ کو کس چیز نے اپنے پروردگار کریم کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے جس نے تجھ کو بنایا اور (بنایا بھی تو) بہت درست بنایا اور تیرے جوڑ بند

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝

(پھر) جس قطع سے چاہا تیرا (یعنی تیرے اعضا کا) پیوند ملا دیا مگر بات یہ ہے کہ تم (بنی آدم روزِ) جزا کو نہیں مانتے

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝

حالانکہ تم پر (ہمارے) چوکیدار تعینات ہیں (یعنی) کراماً کاتبین (فرشتے) ف کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اُن کو معلوم رہتا ہے

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ

بے شک نیکوکار (لوگ) البتہ مزے (کی بہشت) میں ہوں گے اور بے شک بدکار (لوگ) البتہ دوزخ میں ہوں گے اور جزا کے دن (یعنی قیامت کو)

ف یہ علمِ ہیئت کی بات ہے زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد یہ پانچ ستارے ایسے ہیں جو چلتے چلتے پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں اور دکھائی دیتے دیتے غائب ہو جاتے ہیں پیچھے کو ہٹنا اور غائب ہونا دونوں عجیب باتیں ہیں ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے جو کوئی غیب کی بات معلوم ہو جاتی ہے تو وہ بے کم و کاست سب کو پہنچا دیتے ہیں ۱۲ ف۳ اس سے منکرینِ رسالت کے اُس خیال کی تردید مقصود ہے جو وہ پیغمبر صاحب کی نسبت رکھتے تھے کہ یہ شخص کاہن ہے یعنی ایک قسم کا عامل ہے اور اس نے جنات اپنے بس میں کر رکھے ہیں وہ غیب کی خبریں اس سے آ کر کہہ دیتے ہیں ۱۲ ف۴ اسی مضمون کو ایک شاعر نے یوں ادا کیا ہے ۔ رنگین ایک دم برگزارہ نہ ہوا ۔ جو کچھ کہ ہوا پھر دوبارہ نہ ہوا ۔ چاہا ہم نے بہت نہ چاہا اُس نے ۔ چاہا اُس کا ہوا ہمارا نہ ہوا ۱۲ ف۵ قیامت کی آمد قرآن میں کئی باتوں سے بتائی گئی ہے مثلاً زمین کا زلزلہ اور پہاڑوں کا اُڑے اُڑے پھرنا اور ٹکرا کر چکنا چور ہو جانا دریاؤں اور سمندروں کا اپنی حد سے باہر بہا بہا پھرنا ستاروں کا جھڑ پڑنا سورج اور چاند کا بے نور ہو جانا وغیرہ وغیرہ اس زمانے میں علمِ ہیئت بڑی ترقی کی ہے اور بڑے بڑے سیتے کی دوربینیں ایجاد ہوئی ہیں جن سے ہزاروں کوس کے فاصلے کی چیزیں ایسی دکھائی دیتی ہیں جیسے پاس رکھی ہیں تو تحقیقاتِ جدید کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام اجرامِ فلکی بڑے بڑے کرے اور زمین ان میں سے بعض کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے ٹکے کے مقابلے میں رائی کا دانہ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ہماری زمین کی طرح یہ بھی آباد ہیں خدا نے تمام اجسام میں کشش کی قوت رکھی ہے جس کے ذریعے سے یہ سب پڑے گھوم رہے ہیں جب ان باتوں کو آثارِ قیامت سے ملا کر دیکھا جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کشش کو سلب کرکے یکسی اور طرح پر اس انتظام کو درہم برہم کر دے گا اور یہ سب ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے اور ایسی بڑی آفت ہوگی جس کو کوئی فردِ بشر سمجھ نہیں سکتا ان چیزوں کے مقابلے میں دل کی کچھ حقیقت نہیں لیکن جب کبھی ریلیں لڑ گئی ہیں تو یہ سی مصیبت واقع ہوئی ہے کہ بیان میں نہیں آ سکتی قیامت کے حادثوں میں سے ایک حادثہ یہ بھی ہے کہ سمندر اور دریا اپنا اپنا ٹھا چھوڑ دیں گے یا تو ان میں پہاڑوں کا لبہ اُبھرے گا یا اُکر سکڑے سے پانی اچھل اُچھل کر چاروں طرف بہا بہا پھرے گا غرض ہوگی بڑی آفت تفصیلی کیفیت اللہ کو معلوم ہے ۱۲ ف۶ قبروں کے اکھاڑے جانے سے یہ مطلب ہے کہ اُن کے مُردے اُن میں سے نکل کھڑے ہوں ف ایک

الدِّيْنِ ○ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ○ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ ثُمَّ

اور وہ اُس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے روزِ جزا کیا چیز ہے؟ پھر (ہم تم سے دوبارہ پوچھتے ہیں کہ)

مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○

تم کیا سمجھے کہ روزِ جزا کیا چیز ہے (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ کوئی شخص کسی شخص کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور حکومت اُس دن اللہ ہی کی ہوگی

الربع ع ۱/۹

سُوْرَةُ التَّطْفِيْفِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ تطفیف مکّے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَ

کم دینے والوں کی (خرابی ہے) تباہی ہے کہ لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا پورا لیں اور

إِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○

جب اُن کو ماپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں کیا ان کو اس بات کا خیال نہیں کہ بڑے (سخت) دن (یعنی قیامت کو)

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ

یہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے (اور) اُس دن لوگ پروردگارِ عالم کے روبرو (اعمال کی جوابدہی کے لیے) کھڑے ہوں گے سن رکھو! بدکار لوگوں کے

الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ○ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ○ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ○ وَيْلٌ

قیدیوں کے رجسٹر میں (درج ہونے والے) ہیں ؂ اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ قیدیوں کا رجسٹر کیا چیز ہے؟ (وہ ایک) کتاب ہے (دفتر) لکھا ہوا اُس کی خانہ پُری

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ○ وَمَا

اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے جو روزِ جزا کو جھوٹ جانتے ہیں اور

يُكَذِّبُ بِهٖٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيْمٍ ○ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اُس کو جھوٹ بھی وہی جانتا ہے جو حد (بندگی) سے بڑھ جانے والا (اور) بد ہو کہ جب اُس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جائیں تو کہے

أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ○ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (ڈھکوسلے) نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان (ہی) کے اعمال (بد) کے زنگ بیٹھ گئے ہیں

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ○ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ○

سن رکھو! ایسے (لوگ) جو ہیں اُس دن اپنے پروردگار کے سامنے آنے نہیں پائیں گے پھر یہ لوگ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ

پھر اُن سے کہا جائے گا کہ یہی تو وہ (چیز) ہے جس کو تم (دنیا میں) جھوٹ جانتے تھے سن رکھو! نیک لوگوں کے نامۂ اعمال

لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ○ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ○ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ○ يَّشْهَدُهُ

عالی (مرتبہ) لوگوں کے رجسٹر میں (درج ہونے والے) ہیں اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ عالی مرتبہ لوگوں کا رجسٹر کیا چیز ہے؟ (وہ ایک) کتاب ہے لکھا ہوا

؂ رجسٹر انگریزی لفظ ہے مگر اس ملک میں اس کثرت سے شائع ہوگیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کچہری سے کچھ بھی تعلق ہے اُس کو جانتا اور سمجھتا ہے اور اسی لیے ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے۔

منزل ۷

الْمُقَرَّبُونَ ○ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ○ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ○

مقرب (فرشتے) اُس پر تعینات ہیں بے شک نیک (لوگ قیامت کے دن بڑے) آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے (بہشت کی سیر) دیکھ

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ○ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ○

(اے مخاطب) تو اُن کو دیکھے تو خوش حالی کی تازگی اُن کے چہروں سے (صاف) پہچان لے اُن کو شراب خالص سر بند پلائی جائے گی

خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ○ وَمِزَاجُهُ

جس کی (بوتل کی) مہر مشک کی ہوگی اور ریس کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی کی ریس کریں اور اس (شراب) میں

مِن تَسْنِيمٍ ○ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

تسنیم (کے پانی) کی ملونی ہوگی (تسنیم بہشت کا ایک) چشمہ ہے جس میں سے (خاص کر) مقرب (لوگ) پئیں گے بے شک مجرم (دنیا میں)

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ○ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ○

ایمان والوں کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے اور جب اُن کے پاس سے ہو کر گزرتے (اُن پر) سینیں[1] چلاتے

وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ○ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

اور جب (مسلمانوں کے پاس سے) لوٹ کر اپنے گھر جاتے تو لوٹ کر (اُن ہی کے تذکرے کا) مشغلہ بناتے اور جب ان کو دیکھتے تو بے تامل

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ○ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ○ فَالْيَوْمَ

کہہ دیتے یہی تو (وہ) لوگ ہیں جو گمراہ (ہو گئے) ہیں حالانکہ ان کو مسلمانوں پر داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں گیا تو آج

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ○ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ○

(آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنسیں گے (اور) تختوں پر (بیٹھے بہشت کی سیر) دیکھ رہے ہوں گے

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

اب تو کافروں نے اپنے کیے کا بدلہ پایا

سُورَةُ الانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — هِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورہ انشقاق مکے میں اتری اور — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اس کی پچیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ○

جب آسمان (خدا کے حکم سے) پھٹ جائے اور اپنے پروردگار کے (اس) حکم کی تعمیل کرے اور (کیوں نہ کرے کہ یہ) اُس کا فرض ہے اور جب (خدا کے حکم

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ

سے) زمین پھیلا دی جائے اور جو کچھ بھی اس میں ہے (سب) باہر ڈال دے اور خالی ہو (کر رہ) جائے اور اپنے پروردگار کے (ان) احکام کی تعمیل کرے اور کیوں نہ

إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ○ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

تو (اسی طرح) گھسٹ گھسٹ کر اپنے پروردگار کی طرف چلا جا رہا ہے پھر (ایک نہ ایک دن) تو اس سے جا ملے گا تو (اس دن) جس کو اس کا نامہ (اعمال)

منزل ۷

[1] سینیں آنکھ مارنے کو کہتے ہیں عربی میں اس کا مقابل غمزہ ہے ۱۲

بِيَمِينِهِ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۙ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ

اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ حساب سے فارغ ہو کر خوش خوش اپنے اہل و عیال میں

مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو

واپس آئے گا اور جس کو اُس کا نامۂ (اعمال) اُس کی پیٹھ کے پیچھے (سے) دیا جائے گا تو وہ موت کی دعا

ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ

مانگے گا۔ اور جہنم میں جا داخل ہوگا یہ (وہ شخص ہے جو) اپنے اہل و عیال کے ساتھ (دنیا) میں مگن (رہا کرتا) تھا اور (اس) اس غم میں تھا کہ اُس کی

أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝ بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

کسی طرح کا تنزل نہیں ہوگا (اگر تنزل تو) ہونا تھا (اور ہوا) اُس کا پروردگار اُس کو (بدکرداریاں کرتے ہوئے) دیکھ رہا تھا تو ہم کو شفق کی قسم

وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

اور رات کی اور جن چیزوں پر رات چھا جاتی ہے اُن کی اور چاند کی جب پورا ہو کہ تم لوگ (اسی طرح) درجہ بدرجہ منزل ہستی کو طے کرو گے ف۲

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩

تو ان لوگوں کو کیا (مار) ہو کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے رُوبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کے آگے) سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ

بلکہ (یہ) کافر (لوگ) جھٹلاتے ہیں اور جیسے جیسے خیالات (فاسد یہ لوگ اپنے) دلوں میں رکھتے ہیں خدا کو خوب معلوم ہیں تو (اے پیغمبر) ان کو

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو مگر (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے اجر ہے بے انتہا

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ بروج مکے میں اتری اور اس کی بائیس آیتیں ہیں | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں ف۳ اور اُس دن کی (قسم) جس کا وعدہ ہے (یعنی روزِ قیامت) اور گواہ کی (قسم) اور جس کے مقابلے میں گواہی دیتا ہے

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝

(کہ کافر) انجام کار ہلاک ہوں گے جس طرح وہ خندقوں والے ہلاک ہوئے (اور وہ خندقیں) آگ (کی تھیں) جس میں (اُس وقت کے مسلمانوں کو جلانے کے لیے ایندھن)

وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ

اور جو ظلم و ستم مسلمانوں پر کر رہے تھے وہ (اس کا تماشا) دیکھ رہے تھے اور وہ مسلمانوں کی اسی بات سے چڑتے کہ

يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

وہ اللہ پر ایمان لائے جو زبردست (اور) سزاوارِ حمد (وثنا) ہے (اور وہ) ایسا قادرِ مطلق ہے کہ آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے

ف۱ غروب آفتاب کے بعد جو سرخی آسمان میں نمودار ہوتی ہے اس کو شفق کہتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی انسان کی کئی طرح کی ہستی ہے ایک وقت وہ مٹی تھا پھر وہ نباتات کے پیرایہ میں آیا اور آدمی کی غذا ہوا پھر نطفہ ہو کر ماں کے پیٹ میں رہا پھر آدمی کی صورت میں پیدا ہوا بچے سے جوان ہوا بوڑھا ہوا مر گیا ایک وقت تک عالم برزخ میں رہا پھر قیامت میں اُس کی زندگی کا اخیر فیصلہ ہو گیا کہ جنتی ہے یا دوزخی غرض ابتدائے آفرینش سے موت تک اور موت سے فیصلۂ اخیر تک آدمی کو بہت سے مدارج طے کرنے پڑتے ہیں ۱۲

ف۳ برجوں سے گنبد مراد نہیں ہیں بلکہ علم ہیئت والوں نے ستاروں کی رفتار اور اُن کے مقام سمجھنے کے لیے آسمان کے بارہ حصے کر رکھے ہیں اور ہر ایک حصے میں علیحدہ منزل ہے جو ستارے واقع ہیں اُن کی کوئی شکل بیل وغیرہ اُس کے مناسب گھڑ گھڑا کر اُس حصے کا وہی نام رکھ دیا ہے اُس کو برج کہتے ہیں مثلاً برج ثور سے مراد ہے آسمان کا وہ حصہ جس میں چند ستارے مل کر بیل کی شکل میں واقع ہیں اسی طرح برج میزان (ترازو) برج عقرب (بچھو) برج دلو (ڈول) برج حوت (مچھلی) وغیرہ خدا نے بھی اسی لحاظ سے آسمان کو ذات البروج کہا ۱۲

ف۴ لفظ شاہد و مشہود کے معنوں میں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے بعض نے جمعے کے دن کو شاہد اور عرفے کو مشہود کہا ہے بعض نے دونوں کو مشہود کہا ہے اور لوگوں کو شاہد بعض نے انسان کے اعضا کو شاہد سمجھا کہ وہ لوگوں کے اعمال کی گواہی دیں گے اور لوگوں کو مشہود بعض نے شاہد سے پیغمبر مراد لیے ہیں جو اپنی اُمت کے مقابلے میں گواہی دیں گے اور مشہود سے اُن کی اُمت جن کے مقابلے میں گواہی دی جائے گی ۱۲

ع ۱۷ — السجدۃ — منزل — ع ۲۵

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور (اس کے علاوہ) اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف (بھی) ہے ف بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذائیں

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ

پھر توبہ نہ کی تو اُن کو جہنم کے (طرح طرح کے) عذاب ہونگے اور اُن کے علاوہ) اُن کو (خاص کر) جلنے کا عذاب (بھی) ہوگا البتہ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ

ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی یہ ہی

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ

بڑی کامیابی (اے پیغمبر) بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت (پکڑ) ہے وہی اوّل بار (پیدا) کرتا اور

یُعِیْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝

(وہی قیامت میں) دوبارہ بھی کرے گا اور وہ بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا (اور) عرش کا مالک (اور) عالی شان ہے (اور) جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

(اے پیغمبر) بھلا (دشمنانِ خدا کے) لشکروں یعنی فرعون اور ثمود کے حالات (بھی) تم تک پہنچے ہیں (ضرور پہنچے ہیں اور لوگوں کو تم سنتے بھی

فِیْ تَكْذِیْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ع ۲۲

جھٹلانے میں (لگے) ہیں اور اللہ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے (ان کے جھٹلانے سے ہوتا ہی کیا ہے یہ کچھ ایسی ویسی باتیں تو ہیں نہیں) بلکہ یہ (قرآن)

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	هِیَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً
سورۂ طارق مکے میں اُتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ

آسمان کی قسم اور رات کے آنے والے کی (قسم) اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ رات کا آنے والا کیا ہے؟ وہ چمکتا ہوا تارا ہے ف۲ غرض ہم کو آسمان اور

كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ

کہ کوئی شخص نہیں جس پر (ہماری طرف سے) چوکیدار (یعنی کراماً کاتبین فرشتے تعینات) نہ ہوں ف۳ تو انسان کو چاہیے کہ (اور نہیں اتنی ہی بات کو) دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ

پانی (یعنی قطرۂ منی) سے جو (انزال کے وقت) اُچھل کر نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے ف۴ بے شک خدا (آدمی کے مرے پیچھے) اس کو لوٹانے (یعنی دوبارہ

لَقَادِرٌ ۝ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

قادر ہے جس دن لوگوں کے (دلوں کے) بھید جانچے جائیں گے ف۵ (اُس دن) نہ تو آدمی کا (اپنا) کچھ زور نہ چلے گا اور نہ کوئی (اُس کا) مددگار ہوگا پانی (برسانے) والے آسمان کی قسم

الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝

اور زمین کی (قسم) جو (بیج کے پھوٹتے وقت) پھٹ جاتی ہے کہ بے شک قرآن ایک بات فیصلے کی ہے اور وہ کچھ سرسری (سی) بے بنیاد بات نہیں

ف۱ ایک بادشاہ تھا بُت پرست اور وہ اپنی رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا یہاں تک کہ ایک خندق کھدوا کر اُس میں آگ دہکائی اور لوگوں کو جمع کر کے حکم دیا کہ بتوں کو سجدہ کرو جس نے انکار کیا پکڑ کے آگ میں جھونک دیا وہ یہ ظلم کر رہا تھا کہ خود اُس میں اور اُس کے امیروں میں آگ جا لگی سب کے سب جل کر بھسم ہو گئے ۱۲ ف۲ مفسرین نے چمکنے والے تارے سے عام تارے مراد لیے ہیں بعض نے خاص تاروں کے نام گنوائے ہیں بعض نے شہاب کہا ہے ۱۲ ف۳ چوکیدار سے وہ فرشتے بھی مراد لیے جا سکتے ہیں جو آدمی کی حفاظت کے لیے خدا کی طرف سے آدمی کے ساتھ تعینات رہتے ہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ ف۴ بقراط جو نامی یونانی حکیم ہے اُس کا مقولہ تو یہ ہے کہ منی مرد کی اور عورت کی دماغ سے پیدا ہوتی ہے اور پھر دو رگوں کے رستے جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں پہنچتی ہے پھر جگر سے دو رگیں نکلی ہیں اُن میں آتی ہے اور وہاں سے گردوں میں اور آخر کار سلسلہ بہ سلسلہ مرد اور عورت کے مخارج میں غرض منی کا تمام رستہ پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں ہے جس کو تفصیل درکار ہو کتب طب کی طرف رجوع کرے ۱۲ ف۵ یعنی لوگوں کی بُری بھلی نیتوں میں فرق و امتیاز کیا جائے گا ۱۲ ف۶ رجع کے معنی مینہ کے کیے ہیں اور عربی میں رجع مینہ کو بھی کہتے ہیں اس لیے کہ مینہ لوٹ لوٹ کر اپنے موسم پر برسا کرتا ہے اور بعض مفسرین نے رجع کے معنی گردش کے کیے ہیں ۱۲

منزل ۷

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

بے شک یہ (کافر تو اپنے) داو کر رہے ہیں اور ہم (اپنے) داو کر رہے ہیں ف۱ تو (اے پیغمبر ان) کافروں کو مہلت دو اور زیادہ نہیں بلکہ ان کو تھوڑی ہی

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ اعلےٰ مکے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو جس نے (تمام مخلوقات کو) بنایا اور (بہت) درست بنایا اور جس نے (ہر ایک چیز کی) غرض و غایت

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝

اور جس نے (ہرا خوش نما) چارا (زمین سے) نکالا پھر اس کو (آخر کار) کالا کالا (بدنما) کوڑا کر دیا (اے پیغمبر) ہم تم کو (قرآن ایسی اچھی طرح) پڑھا دیں گے کہ تم اس کو

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ

مگر کسی آیت کو خدا ہی بھلا دینا چاہے (تو وہ دوسری بات ہے) بے شک خدا پکار کر پڑھنے کو بھی جانتا ہے اور آہستہ پڑھنے کو بھی (جانتا) ہے ف۲ اور ہم

إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝

پس جہاں تک (سمجھو کہ) سمجھانا مفید ہے (لوگوں کو) سمجھاتے رہو جو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ تو جلد سمجھ لے گا مگر بد بخت (ازلی) تو اس سے گریز ہی کرتا رہے گا

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ

جو (آخر کار) بڑی (سخت) آگ (یعنی دوزخ) میں پڑے گا پھر وہاں اس کو نہ تو موت ہی آئے گی اور نہ (چین سے) جینا ہی ملے گا تحقیق جو (کفر و

مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝

پاک صاف رہا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا وہ (من مانی) مراد کو پہنچ گیا مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝

حالانکہ آخرت (دنیا سے) کہیں بہتر اور زیادہ پایدار ہے۔ یہی بات تو اگلے صحیفوں (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی ہے

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً
سورۂ غاشیہ مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	چھبیس آیتیں ہیں

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ

(اے پیغمبر) تم کو اس (آفت یعنی قیامت) کا حال (بھی) پہنچا ہے جو (سارے جہان پر) چھا جائے گی؟ کتنے (لوگوں کے) منہ اس روز اترے ہوئے ہوں گے

نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَّيْسَ لَهُمْ

(اور مارے مشقت کے) تھک (کر چور ہو) رہے ہوں گے (یہ لوگ دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (اور) ان کو ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی

طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

(اور) کوئی کھانا ان کو نصیب نہیں ف۵ جز (کے کھانے) سے نہ تو بدن ہی موٹا ہو اور نہ بھوک ہی بند ہو (اور) کتنے (لوگوں کے) منہ اس روز

ف۱ مطلب یہ ہے کہ یہ اسلام کی مخالفت میں کوششیں کر رہے ہیں اور ہم ان کی تدبیروں کو توڑتے اور غلط کرتے چلے جاتے ہیں چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۱۲ ف۲ یعنی ان کے لیے عذاب کی جلدی نہ کرو ۱۲ ف۳ مولوی روم کا یہ شعر گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے

ہر یکے را بہر کارے ساختند
میل آں اندر دلش انداختند ۱۲

ف۴ یہ مضمون اور جگہ بھی آچکا ہے کہ جبریل وحی لاتے تو پیغمبر صاحب شوق اور احتیاط کے مارے جبریل کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے اور اس سے وحی میں گڑبڑ ہونے کا احتمال تھا خدا نے پیغمبر صاحب کو تاکید فرمائی کہ تم دل لگا کر سنتے رہا کرو اور وحی کا یاد رکھنا تمہارا کام نہیں ہم اس کو ایسا تمہارے ذہن نشین کر دیں گے کہ تم اس کو بھولو ہی گے نہیں ۱۲ ف۵ ضریع ایک قسم کی گھاس ہے جو پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے جب تک ہری رہتی ہے اس کو شبرق کہتے ہیں اور اونٹ اس کو چر بھی لیتا ہے اور جب سوکھ جاتی ہے تو کانٹے کانٹے سے رہ جاتے ہیں اور زہریلی بھی ہو جاتی ہے کوئی جانور اس کو منہ تک نہیں لگاتا اس وقت اس کا نام ہوتا ہے ضریع یہ تو دنیا کی ضریع کا حال ہے اور دوزخ کی ضریع سے خدا پناہ میں رکھے ۱۲

ع ١٧ ۱۱ | منزل | ع ١٩ ۱۲

ف بات کا سلسلہ یوں ہے کہ اونٹ اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ ان سے قدرت خدا ظاہر ہوتی ہے اور خدا کی قدرتوں میں سے ایک قیامت ہے اور اس کا ہونا حساب اعمال کے لیے ہے اور حساب اعمال کا یہ نتیجہ ہے کہ فَرِیقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ اور ان دونوں کا حال سورت کے شروع میں مذکور ہے ۱۲ ف۲ دس راتوں سے بقرعید کی دس راتیں مراد ہیں یا محرم کی یا عشرۂ اخیر رمضان کی جس میں شب قدر ہوتی ہے ۱۲ ف۳ قرآن میں خدا نے مختلف مقامات پر مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب ہی قسمیں بھاری ہیں کیونکہ ان قسموں سے خدا کی ہستی اس کی وحدانیت اس کی قدرت اس کے وعدے کے وقوع اور قیامت کے ہونے اور اسی طرح کی دوسری باتوں پر استدلال کیا جا سکتا ہے سو بعض مواقع میں فرما دیا ہے کہ یہ بھاری قسم ہے اور بعض جگہ نہیں فرمایا چنانچہ یہ قسمیں بھی بجائے خود بھاری ہیں کیونکہ صبح کا وقت دنیا میں ایک انقلاب عظیم کا وقت ہے اس کو نمونہ قیامت کہا جا سکتا ہے کہ رات کے وقت یا تو سارا عالم مرا پڑا تھا یا ایک دم سے سب میں جان سی پڑ گئی اور لگے چلنے پھرنے علیٰ ہذا القیاس دس راتیں بقرعید کی ہوں یا محرم کی حج کے واسطے میدان عرفات میں ہر سال لاکھوں آدمیوں کا جمع ہونا بھی ایک نمونہ حشر ہے محرم کے عشرۂ اول میں بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی وہ بھی بنی اسرائیل کے حق میں ایک طرح کا حشر تھا طاق اور جفت میں بھی قیامت کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک کی روح کو اس کے جسم سے پیوند دیا جائے گا رہا آخر شب وہ بھی تمہید صبح ہے اور بڑی برکت کا وقت ہوتا ہے غرض سوچنے سے بہت سی باتیں نکل سکتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بہت بھاری قسمیں ہیں ۱۲ ف۴ عاد حضرت نوح کی پانچویں پشت کے پوتے کا نام ہے اس طرح ہے کہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح پھر عاد کی نسل کے سب لوگ عاد کہلانے لگے ان ہی کی طرف حضرت ہود علیہ السلام پیغمبر بھیجے گئے تھے ان لوگوں نے ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی اور آندھی سے ہلاک ہوئے اور جو ہود پر ایمان لائے تھے اور عذاب سے محفوظ رہے تھے تو ان کی نسل چلی اور وہ بھی عاد ہی کہلائے مگر امتیاز کے لیے جو لوگ عذاب سے ہلاک ہوئے تھے وہ عاد اولیٰ یعنی پہلے عاد اور جو عذاب کے بعد ہوئے وہ عاد ثانیہ یعنی دوسرے عاد کہے جاتے ہیں عاد اولیٰ کا ایک نام عاد ارم بھی ہے کہ ارم ان کا دادا تھا اور دادا کے علاوہ ارم ایک شہر کا بھی نام تھا جس کو لوگوں نے بسا کر اپنے دادا کے نام پر اس کا نام ارم رکھ دیا تھا پس قوم ہود علیہ السلام وہی عاد اولیٰ ہے اور وہی عاد ارم اب رہی یہ بات کہ لفظ عاد ارم میں کیسی ترکیب نحوی ہے سو یہاں دو قراءتیں ہیں ایک تو عادٍ ارمَ دال کی تنوین کے ساتھ دوسری عادِ ارمَ دال کے زیر کے ساتھ تو عاد ارم کی قراءت ہو تو ارم بحذف مضاف عاد کا عطف بیان ہوگا اور تقدیر عبارت اس طرح ہوگی کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِقَوْمِ عَادٍ اَوْلَادِ اِرَمَ یعنی عاد جو ارم کی اولاد تھے اور اگر عادِ ارم دال کی زیر والی قراءت ہو تو عاد ارم کی اضافت ظرفی ہوگی یعنی وہ عاد جو شہر ارم میں بستے تھے اب رہا ذَاتِ الْعِمَادِ تو قوم کی صفت بھی ہو سکتا ہے اور شہر ارم کی بھی صفت ہو سکتا ہے وہ لوگ بڑے قد آور تھے اس لیے ان کو ذَاتِ الْعِمَادِ فرمایا شہر کی عمارتیں کثرت سے تھے اس لیے شہر کو ستونوں والا فرمایا ۱۲ ف۵ میخوں سے مراد یا تو یہ ہے کہ اس کے پاس گھوڑوں کے باندھنے کی سونے چاندی کی میخیں تھیں یا وہ لوگوں کو میخیں گاڑ کر کے عذاب دیا کرتا تھا ۱۲

نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝

ہشاش بشاش ہوں گے دنیا میں جو نیک کوشش کرتے ہیں اپنی اس کوشش (کے نتیجے) سے (بہت) خوش بہشت بریں میں ہوں گے کہ وہاں کوئی

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ

اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) اور آبخورے رکھے اور گاؤ تکیے

مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ

ایک قطار میں لگے ہوں گے اور عمدہ چاندنیاں تنی ہوں گی تو کیا لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب)

خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى

پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا اونچا بنایا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور

الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا

زمین کی طرف کہ کیسی بچھائی گئی ہے ف تو (اے پیغمبر) تم لوگوں کو سمجھاتے رہو کہ تم تو (فقط) سمجھانے والے ہو تم ان پر کچھ داروغہ (کی طرح مسلط) نہیں ہو ہاں

مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

جو روگردانی اور انکار کرے تو خدا اس کو (آخرت میں) بڑا عذاب دے گا بے شک ان (سب) کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً
سورۂ فجر مکے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ

صبح کی قسم اور دس راتوں کی (قسم) ف۲ اور جفت اور طاق کی (قسم) اور رات کی (قسم) جب گزرنے لگے

فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ

عقلمندوں کے نزدیک ان چیزوں میں بڑی بھاری قسمیں ہیں ف۳ (کہ حساب اعمال ضرور ہونا ہے) اے پیغمبر کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا ف۴

الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

ایسے تھے قد آور تھے کہ (قوت جسمانی کے اعتبار سے) دنیا کے شہروں میں کوئی مخلوق بھی ان جیسی پیدا نہیں کی گئی اور (نیز قوم) ثمود کے ساتھ جنہوں نے

بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا

اور (نیز) فرعون کے ساتھ کیسا سلوک کیا جو میخیں رکھتا تھا ف۵ یہ لوگ تھے جنہوں نے شہروں میں بڑا سر اٹھا رکھا تھا اور ان میں بہت

فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

فساد پھیلا رکھا تھا تو (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار نے ان (سب) پر عذاب کا کوڑا برسایا بے شک تمہارا پروردگار نافرمانوں کی تاک میں ہے

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي

لیکن انسان (کا حال یہ ہے) کہ جب اس کا پروردگار (اس طرح پر) اس (کے ایمان) کو آزماتا ہے کہ اس کو عزت اور نعمت بخشتا ہے تو وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے

أَكْرَمَنِ ۝ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝

میری تعظیم و اکرام کرتا ہے اور جب وہ اس کو (اس طرح بھی) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ تنگ دل ہو کر بڑبڑاتا ہے

كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ وَ

مگر تم لوگوں کا یہ خیال غلط ہے بلکہ تم (خود ایسے بخیل ہو کہ) یتیم کی خاطر داری نہیں کرتے ف اور ایک دوسرے کو محتاج کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور

تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّا إِذَا

(مال کے ایسے حریص ہو کہ) مُردوں کا ترکہ سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو اور تم کو عزت نہیں یتیمی کی اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو مگر جس دن

دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ

زمین مارے دھکوں کے چکنا چور ہو جائے گی اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ (اس کے جلو میں ہوں گے) اور

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝

اُس دن جہنم (سب کے روبرو) لا حاضر کی جائے گی اُس دن انسان چیتے گا مگر (اس وقت) اس کے چیتنے سے کیا فائدہ ۔

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝

(یعنی انسان) کہے گا کہ کاش میں اپنی (اس آخرت کی) زندگی کے لیئے پہلے سے (اعمال نیک کا ذخیرہ) آگے بھیجتا تو اس دن (خدا گنہگاروں کو)

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي

اور (ان کو) اس طرح جکڑے گا کہ اس جیسا کسی نے نہ جکڑا ہوگا (اور جس روح کو خدا کی طرف اطمینان و تسلی ہے اس سے کہا جائے گا کہ) اے روح مطمئن

إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی پھر (خدا اس کو حکم دے گا کہ) ہمارے (خاص) بندوں میں جا مل اور ہماری بہشت میں

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | هِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بلد مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بیس آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝

(اے پیغمبر) ہم اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتے ہیں اور (اس شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ) تم اس شہر میں ٹھیرے ہوئے ہو ف اور (نیز) باپ اور اس کی اولاد

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝

کہ ہم نے آدمی کو (ایسا مخلوق) بنایا ہے کہ ساری عمر مصیبت میں رہے تو اس کو غور کرنا چاہیئے کیا وہ اس خیال میں ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ أَلَمْ نَجْعَلْ

(شیخی میں آکر) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اُڑا دیا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو (فضول دولت اُڑاتے ہوئے) کسی نے نہیں دیکھا کیا ہم نے

لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ

اس کو (ایک چھوڑ دو) دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے بے شک دیئے ف اور اس کو نیکی اور بدی کے دونوں رستے بھی دکھائے

حاشیہ: ف مطلب یہ ہے کہ تمہاری طبیعتیں حریص اور طامع واقع ہوئی ہیں کہ روزی کی کشادگی اور تنگی کو عزت اور ذلت کا مدار سمجھتے ہو اور اپنے بخیل ہو کہ یتیم اور مسکین تک کی پروا نہیں کرتے ۱۲ ف ترجمے کے وقت ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ عربی کا دک وہی ہماری ہاں کا دھکا ہو تو عجب نہیں اب رہی بات کہ قیامت میں زمین کو کیسے دھکے پہنچیں گے سو یہ دیکھئے پہاڑوں کے آپس میں ٹکرانے سے ہوں گے یا زمین دوسرے اجرام فلکی کے ساتھ ٹکرائے گی جیسا کہ ہم نے کسی فائدے میں لکھا ہے ۱۲ ف شہر مکہ یوں بھی خانۂ خدا ہونے کی وجہ سے متبرک رہا ہے پیغمبر صاحب کے پیدا ہونے اور قیام فرمانے سے اور زیادہ متبرک ہو گیا اس سے خدا نے اس کی یعنی پیغمبر صاحب کے وطن اور مقام کی قسم کھائی ۱۲ ف زبان کے ساتھ ہونٹوں کا ذکر خاص کر اس وجہ سے ہے کہ اگر ہونٹ نہ ہوں تو زبان اپنا کام نہ دے سکے ۱۲

وقف لازم

منزل ۷ — ربع ۱۴ — ع ۱

الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ

گھاٹی میں سے ہو کر نکلا ف اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ گھاٹی (سے ہماری) کیا (مراد) ہے (وہ گھاٹی سے) مراد ہے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض کے پھندے سے چھڑانا)

ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ

بھوک کے دن یتیم (کو خاص کر جب کہ وہ اپنا رشتہ دار بھی ہو) یا محتاج خاک نشین کو کھانا کھلانا (تو جو ناحق کی شیخی مارتا ہے اسے چاہئے تھا کہ اس گھاٹی

كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

ان لوگوں (کے زمرے) میں ہوتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کرتے رہے اور (نیز) ایک دوسرے کو خلق خدا پر رحم کرنے کی ہدایت کرتے

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝

یہی لوگ (آخرت میں) مبارک (خوش نصیب) ہوں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا وہی منحوس (بدنصیب) ہوں گے ف

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝

کہ ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر (سب طرف سے) کواڑ بھیڑ دیئے جائیں گے

ع ۱ ۱۵

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکے میں اتری اور اس کی | شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے | پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا ۝

آفتاب کی اور اس کی دھوپ کی قسم اور (آفتاب کے غروب ہونے کے) پیچھے جب چاند نکلتا ہے اس کی قسم اور دن کی قسم جب وہ آفتاب کو نمایاں کرے

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝

اور رات کی (قسم) جب وہ آفتاب کو چھپا لے اور آسمان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو بنایا اور زمین کی اور اس ذات کی قسم جس نے

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝

اور انسان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو (ایسا) درست بنایا پھر اس کی بدکاری اور پرہیزگاری (دونوں باتیں) اس کو سمجھا دیں ف کہ (جس نے)

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰهَا ۝

اور جس نے اس کو دبایا (وہ) نامراد (رہا) ف (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (اپنے پیغمبر صالح کو) جھٹلایا جب کہ ان میں کا بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

اس پر پیغمبر خدا (صالح) نے ان سے کہا کہ دیکھو خدا کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور (نہ) اس کے پانی (پینے) میں (حارج ہونا) مگر انہوں نے صالح کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر (ہلاکت نازل کی) اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا اور اس کو ان کے (اس) انجام کی (ذرا بھی تو) پروا نہ کی

ع ۱ ۱۵

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکے میں اتری اور اس کی | شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے | اکیس آیتیں ہیں

ف گھاٹی راہ دشوار گزار کو کہتے ہیں اور چونکہ دین کے اعتبار سے کسی کی گردن کا چھڑا دینا یا یتیم یا محتاج کو کھانا کھلانا مشکل مرحلے ہیں اس لیے ان اعمال کو گھاٹی فرمایا ۱۲ ف اصحاب المیمنہ اور اصحاب الیمین اور اصحاب المشئمہ اور اصحاب الشمال یہ دو دو لفظ ہم معنی ہیں اور قرآن میں کئی جگہ آئے ہیں چنانچہ پارہ قال فما خطبکم کی سورۂ واقعہ میں ان کی زیادہ وضاحت ہے جو ترجمہ ہم نے وہاں کیا ہے یہاں بھی ہو سکتا ہے ف یعنی انسان ہیکڑ ہے نہ مانے تو نہ مانے ورنہ خدا نے اس کو عقل ہی اس طرح کا صاف بنا دیا ہے کہ وہ از خود نیکی اور بدی میں فرق کرتا ہے ۱۲ ف دبا دینے سے مراد یہ کہ اس کے عیب کی اصلاح کی نہیں بلکہ اس کی گندگی پر خاک ڈال دی تاکہ کسی کو ظاہر نہ ہو ۱۲ ف خدا نے معجزے کے طور پر ایک اونٹنی پہاڑ میں سے نکال دی تھی اور لوگوں کو سمجھا دیا تھا اس کا ادب کریں کسی طرح کی اس کو ایذا نہ دیں اور اس کے چرنے اور پانی پینے میں کسی طرح مزاحم نہ ہوں مگر ان میں سے ایک شخص نے جس کا نام قدار تھا اس اونٹنی کو مار دیا ایک اونٹنی کے بدلے قوم کی قوم عذاب میں پکڑی گئی ۱۲

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝

رات کی قسم جب وہ (سب چیزوں کو) ڈھانک لے اور دن کی (قسم) جب وہ خوب روشن ہو اور اُس (ذات) کی قسم جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝

کہ بے شک تم لوگوں کی کوشش البتہ مختلف (طور کی) ہے تو جس نے (راہِ خدا میں) دیا اور پرہیزگاری کا شیوہ اختیار کیا اور اچھی بات (یعنی دینِ اسلام) کو سچ

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝

تو ہم آسانی کی جگہ (یعنی بہشت میں پہنچنے کا رستہ) اُس کے لیے آسان کر دیں گے۔ اور جس نے (راہِ خدا میں دینے سے) بخل کیا اور (آخرت کی) پروا نہ کی اور

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۝

تو ہم مشکل کی جگہ (یعنی دوزخ میں پہنچنے کا رستہ) اُس کے لیے آسان کر دیں گے ول اور جب جہنم میں گرے گا تو اُس کا مال اُس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا ہمارا کام تو

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۝ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ۝ لَا يَصْلَاهَا

اور آخرت اور دُنیا (دونوں) ہمارے ہی اختیار میں ہیں ول تو (لوگو!) ہم نے تم کو (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے کہ اُس میں

إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي

وہی بدبخت داخل ہوگا جو (دنیا میں) حق کو جھٹلاتا اور (اُس سے) روگردانی کرتا رہا اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اُس (آگ) سے دُور ہی دُور رکھا جائے گا

يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ

ایسا (دل کا سخی) ہے کہ اپنا مال (راہِ خدا میں) دیتا ہے تاکہ (اُس کا نفس بخل کے عیب سے) پاک ہو اور کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں کہ (اِس دینے سے) اُس کو

وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

اپنے پروردگار عالی شان کی رضا جوئی منظور ہے اور بس اور (خدا اُس سے) ضرور راضی بھی ہوگا

احدیٰ عشرۃ آیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سورۃ الضحیٰ مکیۃ وھی
گیارہ آیتیں ہیں	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	سورۂ الضحیٰ مکّے میں اُتری اور اس کی

وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝ وَلَلْآخِرَةُ

(اے پیغمبرؐ) ہم کو چاشت (کے وقت) کی قسم اور رات کی (قسم) جب (سب چیزوں کو) ڈھانک لے کہ تمہارا پروردگار نہ تو تم سے دست بردار ہوا اور نہ کسی طرح

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝

تمہارے لیے (اِس) دُنیا سے کہیں بہتر ہے اور تمہارا پروردگار آگے چل کر تم کو اتنا کچھ دے گا کہ تم (بھی) خوش ہو جاؤ گے

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ

کیا تم کو اُس نے یتیم نہیں پایا یا (یعنی پایا) پھر جگہ دی وٹ اور تم کو دیکھا کہ (راہِ حق کی تلاش میں) بھٹکے (پھر رہے) ہو تو تم کو دینِ اسلام کا

عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا

مفلس پایا تو اُس نے غنی کر دیا وٹ تو (ان نعمتوں کے شکریے میں) یتیم پر (کسی طرح کا) ظلم نہ کرنا اور نہ سائل کو

ول مطلب یہ ہے کہ نیک اور بد اپنی اپنی جگہ عمل تو دونوں کرتے ہیں نیک کا انجام ہے جنت اور بد کا دوزخ جس کی تقدیر میں جنت ہے وہ آسانی کے ساتھ نیک عمل کرتا رہتا ہے اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے وہ آسانی کے ساتھ بُرے عمل کرتا رہتا ہے اور اسی طرح دیکھا بھی جاتا ہے کہ نیک لوگوں کو بُرے اعمال کا ارتکاب ایک مصیبت گزرتا ہے اور نیک اعمال بڑی خوش دلی سے کرتے ہیں۔ اور بُرے لوگ اِس کے برعکس غرض جنتی اور دوزخی کی ظاہری علامت بھلے بُرے عمل ہیں ١٢

ول تو جو آدمی دنیا کا خواہاں ہوگا اُس کو دُنیا دیں گے اور جو آخرت کا خواہاں ہوگا اُس کو آخرت دیں گے اور جو دونوں کا خواہاں ہوگا اُس کو دونوں دیں گے ١٢

ول وحی کے آنے میں چند روز کی دیر ہو گئی تھی کافروں نے چھیڑنا شروع کیا کہ محمدؐ کو اُس کے خدا نے چھوڑ دیا یہ سورت اُس چھیڑ خانی کا جواب ہے ١٢ ول یعنی پہلے دادا عبد المطلب اور پھر چچا ابو طالب کے سایۂ عاطفت میں اور یہ اِس طرح پر کہ پیغمبر صاحب ابھی بطنِ مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد عبد اللہ کا انتقال ہو گیا تو آپ کے دادا نے پرورش کیا بعد دادا کے مرنے پیچھے چچا نے ١٢

وٹ ولادت سے پہلے والد کے انتقال کر جانے سے پیغمبر صاحب بے بس رہ گئے دادا اور چچا نے پرورش کیا تو وہ بھی اُن کا احسان تھا پیغمبر صاحب کی تونگری جس کی منت خدا اُن پر رکھتا ہے اِس طرح پر شروع ہوئی کہ خدیجۃ الکبریٰ بڑی مال دار بی بی تھیں بیوہ اور ملکِ شام میں اُن کی تجارت ہوا کرتی تھی انھوں نے پیغمبر صاحب کی راستی اور دیانت داری کا شہرہ سُنا اور اُن کو سرِ قافلہ بنا کر شام کو بھیجا تجارت میں خدا نے برکت دی اور خدیجۃ الکبریٰ نے پیغمبر صاحب سے نکاح کر لیا اور پیغمبر صاحب کی پہلی سی بے سر و سامانی دُور ہو گئی یہی اُن کی تونگری تھی ١٢

تُنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

جھڑکنا اور (لوگوں سے) اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا (کہ یہ بھی شکرگزاری کا ایک طریقہ ہے)

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ انشراح مکے میں اتری اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں ‏(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

(اے پیغمبر) کیا ہم نے تمہارا حوصلہ فراخ نہیں کیا (یعنی کیا) ف۱ اور (اس کے علاوہ) بوجھ جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی تم پر سے اتار دیا اور تمہارے ذکر (خیر) کا آوازہ بلند کیا سو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ تو اب کہ تم (ان تدابیر سے کسی قدر) فارغ ہوئے تو (عبادت کی) ریاضت کرو اور اپنے پروردگار کی طرف (دھیان) لگاؤ

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ تین مکے میں اتری اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں ‏(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

انجیر (میوے) اور زیتون (درخت) اور طور سینین (پہاڑ) اور اس شہر (مکہ) کی قسم جس میں (ہر طرح کا) امن ہے کہ ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا پھر ہم اس کو (بوڑھا کر کے) کمتر سے کمتر مخلوق کے درجے میں لوٹا لائے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (ان کو تنزل پیری سے تنگدل نہ ہونا چاہیے کیونکہ ان کے لیے (آخرت میں) اجر ہے بے انتہا تو (اے پیغمبر اب) کون ہے جو ان سب باتوں کے معلوم کیے پیچھے (روز) جزا کے بارے میں تم کو جھوٹا سمجھے کیا خدا سب حاکموں سے بڑا حاکم (نہیں)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ علق مکے میں اتری اور اس کی انیس آیتیں ہیں ‏(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

(اے پیغمبر قرآن جو وقتاً فوقتاً تم پر نازل ہوگا اس کو) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھا کرو جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا (جس نے) آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے بنایا (قرآن) پڑھا کرو اور (خدا پر بھروسا رکھو کہ) تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے (آدمی کو) قلم کے ذریعے سے علم سکھایا (اس نے وحی کے ذریعے سے بھی) انسان کو

ف۱ حوصلہ فراخ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تبلیغ رسالت کوئی آسان کام نہ تھا پیغمبر صاحب نے اپنا کام ایسے لوگوں میں شروع کیا جو اس زمانے میں بڑے جاہل اور اکھڑ اور درشت خو اور جنگجو اور تہذیب شائستگی کے اعتبار سے بڑی پست حالت میں تھے ایسے لوگوں کو راہ پر لانا گویا پہاڑ سے جوئے شیر کا لانا تھا جس نے اسلام کی ابتدائی تاریخ پڑھی ہو وہی ان مشکلات کا کسی قدر اندازہ کر سکتا ہے جو پیغمبر صاحب کو اسلام کے رواج دینے میں پیش آئیں دھمکیاں الگ دی جاتی تھیں اور لالچ الگ دکھائے جاتے تھے جان سے مار ڈالنے تک کی تدبیریں کی جاتی تھیں پیغمبر صاحب ہی کا حوصلہ تھا کہ اپنے ارادے پر ثابت قدم رہے اور اپنی زندگی میں تمام جزیرۂ عرب کو مسلمان کر لیا۔ اس سورت میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منزل

ف۲ مطلب یہ ہے کہ آدمی کی بناوٹ تمام مخلوقات کی بناوٹ سے عمدہ اور خوش نما ہے لیکن بوڑھا ہو کر اس کی تمام خوبی رفت و گزشت ہو جاتی ہے تو یہ تغیر جو انسان کی حالت میں واقع ہوتا ہے خدا کے حکم سے ہوتا ہے اور جو خدا اس تغیر کے کرنے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ قیامت میں انسان کو دوبارہ جلا کر اس کے اعمال کا بدلہ دے اور انسان کو اس میں انکار کی کچھ گنجائش نہیں ضعف اور پیری کا تغیر اگرچہ نیک و بد سب کو پیش آتا ہے پھر بھی نیک بندوں کے لیے یہ تسلی ہے کہ آخرت میں ان کو عمل نیک کا اجر ملے گا منکر خدا اس تسلی سے بھی محروم ہے خسر الدنیا والآخرۃ اور حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص یہ سورت پڑھے آخر میں یہ بھی پڑھے بلیٰ وانا علیٰ ذلک من الشاھدین یعنی بے شک (وہ ضرور احکم الحاکمین ہے) اور میں اس بات کا گواہ ہوں ۱۲

ف۳ شروع سورت سے یہاں تک کی پانچ آیتیں سب سے پہلی وحی ہے جو پیغمبر صاحب پر غار حرا میں نازل ہوئی جہاں پیغمبر صاحب پیغمبری سے پہلے الگ بیٹھ کر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے آخری آیت میں خدائے تعالیٰ نے تعلیم کے دو ذریعے فرمائے ہیں ایک تعلیم کتابی جو قلم کے ذریعے سے ہوتی ہے دوسری تعلیم لدنی جسے وحی کہتے ہیں اور وہ انبیاء پیغمبر پر نازل ہوتی ہے اور انبیاء پیغمبر کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو معلوم ہوتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ قرآن کا پیغمبر پر نازل ہونا تعلیم کتابی نہیں ہے بلکہ تعلیم لدنی ہے ۱۲

كَلَّآ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۝ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ۝ أَرَءَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ أَرَءَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

مگر انسان (کا حال یہ ہے کہ وہ) اپنے تئیں بے نیاز سمجھ کر (شکر کے بدلے خدا سے الٹی) سرکشی کرتا ہے ف۱ (اے پیغمبر) بے شک (ان سب) تمہارے پروردگار کی (طرف) لوٹ کر جانا ہے (اے پیغمبر) تم نے اس شخص کے حال پر (بھی) نظر کی کہ جب (ہمارا ایک) بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اسے منع کرتا ہے بھلا دیکھو تو (سہی) اگر (یہ شخص خود) راہ راست پر ہے یا (لوگوں کو) پرہیزگاری سکھاتا ہے (جیسا کہ وہ سمجھتا ہے) بھلا دیکھو تو (سہی) اگر یہ شخص کلام الہی کو جھٹلاتا اور (دین حق سے) (بہرحال) کیا اس کو (اتنی بات کی) خبر نہیں کہ (دونوں صورتوں میں) خدا (اس کے حال کو) دیکھ رہا ہے وہ سن رکھے کہ اگر (اپنی کرتوت سے) باز نہیں (آئے گا تو ہم) اس جھوٹے خطاکار کے پٹے پکڑ کر گھسیٹیں گے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہمنشینوں کو (جن کے برتے پر کود رہا ہے اپنی مدد کو) بلائے ساتھ کے ساتھ اس کا کہنا نہ مانو اور (بے تامل خدا کی جناب میں) سجدے کرو (یعنی نماز پڑھو) اور قرب (خدا) حاصل کرو ف۲

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورہ قدر مکے میں اتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہم نے قرآن (کی پہلی وحی) کو شب قدر میں اتارا ف۳ اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ شب قدر ہے کیا چیز؟ شب قدر (خیر و برکت میں) ہزار مہینے سے بہتر ہے اس رات (آیندہ سال کے) ہر ایک انتظام کے لیے فرشتے اور جبرئیل اپنے پروردگار کے حکم سے (زمین پر) اترتے ہیں وہ (رات امن اور سلامتی کی رات) ہے (اور وہ یعنی اس کی خیر و برکت) طلوع فجر تک (رہتی) ہے ف۴

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمٰنُ اٰيٰتٍ

سورہ بینہ مدینے میں اتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (دین حق یعنی اسلام کو) نہیں مانتے وہ (اپنے دین غلط سے) اب اس کے ٹلنے والے نہیں تھے کہ ان کو کوئی کھلی ہوئی دلیل پہنچے (اور وہ دلیل یہی تھی کہ) خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر (آئے اور کلام الہی کے) مقدس اوراق (ان کو پڑھ کر) سنائے (اور) ان

ف۱ مطلب یہ ہے کہ وحی کے ذریعے سے خدا جو اپنا منشا بنی آدم پر ظاہر کرتا ہے تو اگرچہ وحی صرف پیغمبر پر نازل ہوتی ہے لیکن وحی تمام بنی آدم کے حق میں ایک نعمت عام ہے سب کو خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے لیکن شکر گزاری کی جگہ بہت سے آدمی نافرمانیاں کرتے ہیں اس آیت میں وہی لوگ مراد ہیں ۱۲ ف۲ ارءیت الذی سے کر آخر سورت تک ابوجہل کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تھا تو پیغمبر صاحب کے رشتے کا چچا مگر ان کو نماز پڑھنے سے منع ہوتا اور دھمکایا کرتا تھا کہ اگر اس نئے طریقے پر عبادت کرو گے تو میں اپنے ساتھیوں کو تم پر چڑھا لاؤں گا انجام یہ ہوا کہ وہ جنگ بدر کی لڑائی میں مارا گیا اور اس کو گھسیٹ کر اور مقتولوں کے ساتھ ایک گڑھے میں ڈال دیا اور اس کے حق میں قرآن کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲ ف۳ اس کے دو محمل ہو سکتے ہیں ایک تو وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے دوسرے یہ کہ اس رات کو قرآن جملۃً واحدۃً لوح محفوظ سے آسمان دنیا میں نازل ہوا پھر وہاں سے بتدریج نازل ہوتا رہا ۱۲ ف۴ شب قدر کے متعلق پارہ (۲۵) سورہ دخان میں ہم فائدہ لکھ چکے ہیں اس کو دیکھنا چاہیے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزماں کے بھیجنے کی ضرورت یوں واقع ہوئی کہ اہل کتاب اور مشرکین کو ان کی غلطیوں پر آگاہ کیا جائے کیونکہ وہ بے رسول کے سمجھائے اور کسی تدبیر سے راہ راست پر آ نہیں سکتے تھے ۱۲

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا

(یہ جو) اہل کتاب (متفرق ہوئے بعض اسلام لائے اور اکثر اپنی ضد پر اڑے رہے) تو (اس) دلیل (یعنی رسول) کے آئے پیچھے ہی متفرق ہوئے حالانکہ

اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ

کہ خالص اللہ ہی کی بندگی کی نیت سے یک سو ہو کر اس کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی (وہ)

دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ

ٹھیک دین ہے (جو پیغمبر نے ان کو تعلیم کیا مگر ناحق کی ضد کا کیا علاج) بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (دین حق سے) انکار کرتے رہے (وہ)

خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

(اور) اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

اُولٰٓئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ جَزَآؤُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا

یہی لوگ بہترین خلائق ہیں (کہ) ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے ہاں رہنے کے باغ (بہشت) ہیں جن کے تلے

الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝

نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں سدا کو ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ ان سے خوش اور یہ اس سے خوش یہ (اجر) اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرا

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ثمان اٰیات
سورۂ زلزال مدینے میں اتری	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَہَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ

جب زمین بڑے زور سے ہلا دی جائے اور (یہی) زمین اپنے دفینے (معدنیات اور مردے وغیرہ سب) نکال (کر پھینک) دے اور انسان (اس کی حالت دیکھ)

مَا لَہَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَہَا ۝ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَہَا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ

کر کہنے لگے کیا ہو گیا اسی دن یہ اپنی (تمام) خبریں (یعنی لوگوں کے اچھے برے عمل خدا سے) بیان کر دے گی (اور) اے پیغمبر اس کو بیان کرنے پڑیں گی (اس لیے کہ) تمہارا پروردگار اس کو حکم بھیجے گا اس روز

النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَہُمْ ۝ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَ

(حساب کتاب کے لیے) لوگ گروہ گروہ ہو کر نکلیں گے تاکہ ان کے عمل ان کو دکھائے جائیں تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی (ہوگی) وہ اس (نیکی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا اور

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝

جس نے ذرہ بھر برائی کی (ہوگی) وہ اس (برائی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ
سورۂ عادیات مکے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ۝

(غازیوں کے) ان (گھوڑوں) کی قسم جو دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں پھر (پتھروں پر) نال مار کر ان سے چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح کو (دشمن پر) چھاپہ مارتے ہیں پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں

ف ۱ یعنی گھوڑوں کی قسم جو پتھریلی زمین پر زور سے پڑتے ہیں تو چنگاریاں جھڑنے لگتی ہیں۔

ف ... چھاپہ مارتے ہیں پھر (باوجودیکہ صبح کا وقت ہوتا ہے تاہم وہ اس وقت اپنی دوڑ دھوپ سے) غبار بلند کرتے ہیں۔

ع ۲۳ — منزل ۷ — ع ۲۴



فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝

پھر اُسی وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں۔ (غرض ہم کو ان گھوڑوں کی قسم) کہ بے شک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ اس سے

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي

اور وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ تو کیا اُس کو (اتنی بات) معلوم نہیں کہ وہ لوگ جو قبروں میں (مدفون) ہیں جب (جلا کر) اٹھا لیے جائیں گے اور

الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝

(لوگوں کے) دلوں میں جو باتیں (مخفی) ہیں (وہ سب) ظاہر کر دی جائیں گی اُس دن اُن کا پروردگار ہی اُن کے حال سے بخوبی واقف ہو گا۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ قارعہ مکے میں اُتری اور — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اِس کی گیارہ آیتیں ہیں

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝

کھڑکھڑانے والی (سب کو کھڑکھڑا دینے والی) (وہ) کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ اور تم کیا جانو کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝

اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اُون۔ تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہو گا۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اُس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکے میں اُتری اور — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اِس کی آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو

تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اُس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین

الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

الیقین (آ جائے گا) پھر اُس روز تم سے (شکرِ) نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی۔

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورۂ عصر مکے میں اُتری — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اور اس کی تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

ف ظاہر میں گھوڑوں کی قسم ایک ہلکی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن جب مخلوق کی قسم سے خالق کی قدرت پر استدلال کیا جائے یا اُس سے کوئی نتیجہ نکالا جائے تو کوئی چیز حقیر نہیں اور اسی لیے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا (پارہ الم رکوع ۳) جس طرح خدا کی قدرتیں ایک ہاتھی میں پائی جاتی ہیں ویسے ہی اس سے زیادہ ایک مچھر میں موجود ہیں۔ سعدی نے خوب کہا ہے: برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار۔ گھوڑا اگرچہ آدمی کے مقابلے میں فرو تر ہے لیکن تمام باقی حیوانات سے افضل و اشرف ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ وہ لڑائی کے کام آتا ہے اور لڑائی دین و دنیا دونوں کے انتظام کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے کام ہی نہیں چل سکتا۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰہِ كَثِيْرًا (پارہ ۱۷ رکوع ۱۳) ۱۲

ف۲ اُمُّہٗ ہَاوِیَةٌ کے لفظی معنی ہیں "گڑھا اُس کی ماں ہو گا" گڑھے سے مراد ہے دوزخ کا گڑھا اور گڑھے کے ماں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح ماں نے بچے کو پیٹ میں رکھا اور وہ اُس کو لگا رہتا ہے اسی طرح دوزخی دوزخ میں ہو گا۔ عربی کے بعض محاورے ایسے ہیں کہ اُن کا ترجمہ اُردو میں نہیں ہو سکتا۔ اُمُّہٗ ہَاوِیَةٌ ایک محاورہ ہے ہم نے چاہا تھا کہ اس کا ترجمہ یوں کریں "اُس کو دوزخ ایسی ہو گی جیسے خالا ماں کا گھر" مگر قرآن کے لفظوں سے پورا نہ ہوتا تھا اس وجہ سے ٹھکانے کے معنی اختیار کیے ۱۲

ف۳ ہم نے عصر سے وقت عصر مراد لیا ہے اور بعض مفسروں نے عصر کے معنی مطلق زمانے کے بھی لکھے ہیں رات دن کے اوقات میں عصر کا وقت ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں کے نتیجے کا وقت ہوتا ہے اور بعض کے لیے ہوا خوری اور تفریح کا اور عصر کی بڑی فضیلت اور بڑی تاکید ہے اور فرشتے جو دنیا کے انتظام اور اُس کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں رات دن میں دو بار ان کی تبدیلی ہوا کرتی ہے ایک صبح کے وقت اور ایک عصر کے وقت اور ایک بات یہ بھی ہے کہ عصر کا وقت ایک بہت بڑے انقلاب کی تمہید ہے جو دنیا میں ہوا کرتا ہے یعنی دن کا رخصت ہونا اور رات کا آنا

[illegible]

اور ایک دوسرے کو (دین) حق کی (پیروی کی) ہدایت کرتے رہے اور (تیز) ایک دوسرے کو (مصیبت میں) صبر کرنے کی ہدایت کرتے رہے (وہ البتہ خسارے میں نہیں ہیں)

[illegible]

سورۂ ہمزہ مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی نو آیتیں ہیں

[illegible]

ہر شخص جو (لوگوں کی) عیب چینی کرتا (اور ان پر) آوازے کستا ہے اس کی (ایسی بڑی) تباہی ہے کہ وہ جس نے مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے

[illegible]

کہ وہ مال کی بدولت ہمیشہ زندہ رہے گا وف ہرگز ایسا تو ہونا نہیں (بلکہ وہ ایک نہ ایک دن مر جاوے گا اور کوئی دم میں) ضرور حطمہ میں پھینکا جائیگا اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے

[illegible]

بھڑکائی ہوئی آگ جو (تلووں سے لگ کر) دلوں تک کی خبر لیگی (اور) وہ (ڈیک کے بڑے) ستونوں

[illegible]

(کی شکل) میں دوزخیوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوگی۔

[illegible]

سورۂ فیل مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

[illegible]

(اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کیساتھ کیسا (برتاؤ) کیا کیا اس نے ان کے (تمام) داؤ

[illegible]

غلط نہیں کر دیے وف اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان پر کنکر کی پتھریاں (اور پرسے) پھینکتے تھے

[illegible]

یہاں تک کہ ان کو کھائی ہوئی بھوسی کی طرح (تباہ) کر دیا وف

[illegible]

سورۂ قریش مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی چار آیتیں ہیں

[illegible]

چونکہ (خدا نے) قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفروں کی چاٹ لگادی ہے تو ان کو چاہیے کہ اسی چاٹ کے لگا دینے کی وجہ سے

[illegible]

اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں (اسے جوڑے ہوئے) کھانے کو دیا اور (دشمن کے) خوف سے ان کو امن میں

وف یعنی جب جب بیمار پڑے گا دوا اور پرہیز کر کے موت سے بچ جائیگا وف لفظ حطمہ نکلا ہے حطم سے جس کے معنے توڑنے کے ہیں سو دوزخ بھی دوزخیوں کو جلا کر جسم اور توڑ پھوڑ کر چکنا چور کر دیگی اس واسطے اس کا ایک نام حطمہ ہوا ١٢ وف یمن کا ایک بادشاہ تھا ابرہہ وہ خانہ کعبہ کی طرف خلقت کا رجوع دیکھ کر حسد کرتا تھا یہانتک کہ خانہ کعبہ کے گرا دینے کے ارادے سے لشکر چڑھا لایا اور اس کے ساتھ بہت سے ہاتھی تھے حرم کی حد میں آیا تو خدا نے پرندے مسلط کیے ان پرندوں کی چونچ میں اور پنجوں میں عذاب کی کنکریاں تھیں جس پر ایک کنکری لگتی وہیں رہ جاتا۔ یہانتک کہ اسی طرح اس کا سارا لشکر تباہ ہو گیا اور خدا نے اپنے گھر کو دشمن سے بچا لیا اور لفظ سجیل کو کہتے ہیں کہ اصل میں فارسی سنگ و گل تھا جس کو عرب والوں نے سجیل بنا لیا ہے معنی یہ ہیں کہ مٹی جو پتھر کی طرح سخت ہو جائے اور اسی کو ہم کنکر کہتے ہیں جو سڑکوں پر بچھایا جاتا ہے ١٢ وف مکے کی سرزمین میں کچھ پیدا وار نہیں ہوتی اور خدا کی شان ہے کہ سب طرح کا غلہ اور میوہ دوسرے شہروں سے وہاں جاتا ہے اور ضرورت کی سب چیزیں میسر آتی ہیں قریش عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے جن میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے یہ لوگ خانہ کعبہ کے مجاور تھے اور تمام جزیرۂ عرب ان کا بڑا ادب کرتا تھا ملک میں چاروں طرف لوٹ مار رہتی مگر خانہ کعبہ کے ادب کی وجہ سے مکے میں ہر طرح کا امن رہتا اور قریش کے لوگ جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف تجارت کے لیے سفر کو جاتے اور کوئی ان کا مانع نہ ہوتا بلکہ مجاور بیت اللہ سمجھ کر ان کی خدمتیں کرتے جیسا کہ اب بھی عرب والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اس سورت میں خدا نے اپنی یہ نعمتیں قریش کو جتا کر سمجھایا کہ ان نعمتوں کا شکریہ چاہتا ہے کہ جس گھر کے طفیل میں تم کو یہ نعمتیں حاصل ہیں اس گھر کے مالک یعنی خدا کا احسان مانو، اور شرک اور بت پرستی چھوڑ کر خالص اسی کی عبادت کرو ١٢ ـہ ڈیک جیسے مسروف آگ کی بڑی اونچی لو کو کہتے ہیں ١٢ ـہ جو کہ چنے جب تک کھیت میں ہیں اور پکے اور کاٹے نہیں کھُسّو یہ بھس جاتے ہیں، اور جب کبھی کھیت میں بیل وغیرہ اس پر نے ہیں تو کچھ کھا گئے اور کچھ پامال کر دیتے ہیں ١٢



سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورہ ماعون مکے میں اُتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی سات آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَ

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص (کے حال) پر (بھی) نظر کی جو (روز) جزا کو جھوٹ سمجھتا ہے اور اسی سبب سے یہ شخص ایسا (سنگدل ہو گیا) ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور

لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

مسکین (کو آپ کھانا کھلانا تو درکنار لوگوں کو بھی) اس کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تو ان منافق نمازیوں کی (بڑی) تباہی ہے جو

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

اپنی نماز کی طرف سے غفلت کرتے ہیں اور وہ جو (کوئی نیک عمل کرتے بھی ہیں تو) ریا کرتے ہیں اور (دل کے ایسے تنگ ہیں کہ) روزمرہ کے برتنے کی

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورہ کوثر مکے میں اُتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی تین آیتیں ہیں

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(اے پیغمبر) ہم نے تم کو (بڑی) خیر و برکت دی ہے تو (اس شکریے میں) اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور (اسی کے نام کی) قربانی کرو جو تمہارا بڑا چاہنے والا ہے وہی

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورہ کافرون مکے میں اُتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَ

(اے پیغمبر) ان کافروں سے کہو کہ اے کافرو (نہ تو اس وقت) میں (تمہارے) ان (معبودوں) کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم (خدا) کی جس کی میں

لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

(آئندہ بھی) نہ میں (تمہارے) ان (معبودوں) کی پرستش کروں گا جن کی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم (ہی سے توقع ہے کہ) اس (خدا) کی پرستش کرو گے جس

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورہ نصر مدینے میں اُتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی تین آیتیں ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

(اے پیغمبر) جب خدا کی مدد آ پہنچی اور (مکہ) فتح (ہو گیا) اور تم نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ دین خدا (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہو رہے ہیں

اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

تو اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) میں مشغول ہو جاؤ اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا قبول کرنے والا ہے

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورہ لہب مکے میں اُتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

ف۱ اس سورت میں کسی منافق بخیل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲

ف۲ چونکہ پیغمبر صاحب کے کوئی بیٹا نہ تھا کافر کہتے تھے کہ یہ دین و مذہب کے سارے جھگڑے اس شخص کے جیتے جی کے ہیں پھر آگے کو اس کی نسل منقطع ہے تو یہ خرخشے اس کے ساتھ ہو چکیں گے اس سورت میں خدا نے کافروں کا جواب دیا اور پیغمبر صاحب کی تسلی فرمائی کہ گو تمہارے بیٹا نہیں ہے مگر سارے مسلمان جو روز قیامت تک ہوں گے وہ سب تمہارے ہی فرزند ہیں بلکہ فرزندوں سے زیادہ جو اطاعت گزار ہیں مطلب اصلی فرزندی ہوتا ہے وہ امت کے لوگوں سے باحسن وجوہ حاصل ہوتا ہے۔ بیٹا نہ ہوا نہ سہی تمہاری دینی نسل قیامت تک منقطع ہونے والی نہیں کوثر ایک نہر بہشت کا بھی نام ہے جس سے آخرت میں امت محمدیہ سیراب ہوگی مگر ہم نے لفظ پر نظر کر کے عام ترجمہ کر دیا ہے جو اس نہر کو بھی شامل ہے ۱۲

ع ۱۷ / ۳۲

ع ۱۳ / ۳۲

منزل ۷

ف۳ کافروں نے دیکھا کہ اسلام بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو عاجز آ کر پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ آؤ ہم تم بازی باندھ لیں ایک سال ہم تمہارے خدا کی پرستش کر لیا کریں ایک سال تم ہمارے بتوں کی پرستش کر لیا کرنا اس کے جواب میں سورت نازل ہوئی کہ ہم میں اور تم میں تو ابھی موافقت ہے اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے توحید اور شرک کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ تو یہ تمہاری درخواست محض بیہودہ درخواست ہے ۱۲

ع ۱۶ / ۳۴

ف۴ اس سورت میں خدا نے پیغمبر صاحب کو ایما فرمایا کہ مکے کا فتح ہونا لوگوں کا جوق جوق اسلام لانا اس بات کا نشان ہے کہ تم نے اپنا فرض رسالت پورا کیا تو اب آخرت کی طرف تیاری کرو ۱۲

ع ۱۳ / ۳۵

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ

(جیسے ابولہب نے پیغمبر صاحب کو کوسا تھا اُلٹے) ابولہب (ہی) کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (آپ ہی) ہلاک ہو گیا نہ تو اُسکا مال ہی اسکے کچھ کام

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

اور (اُس کے ساتھ) اُس کی جورو (بھی) جو لگائی بجھائی کرتی پھرتی ہے کہ اُس کی گردن میں بٹا ہوا رسّا ہو گی ف۱

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ　وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکے میں اُتری　(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)　اور اس کی چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

(اے پیغمبر یہ لوگ جو تم سے خدا کا حال پوچھتے ہیں تو تم ان سے) کہو کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُس کا ہمسر ہے

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ　وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورہ فلق مدینہ میں اُتری　(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)　اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لئے یوں) دعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک (یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب

إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ　وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

سورۂ ناس مدینے میں اُتری　(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت مہربان مہربان (ہے)　اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لئے یوں) دعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا

الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(اور) جنات اور آدمی (دونوں ہی اس قسم کے) وسوسہ انداز (ہوتے ہیں) اُن کے شر سے میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ لوگوں کے معبود (برحق یعنی خدا)

تمت بالخیر

دُعَاءِ خَتْمِ قُرْآن

اللَّهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي فِي قَبْرِي ۝ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً ۝ اللَّهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

سلہ بٹی ہوئی بلدار ۱۲

ف۱ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اپنے رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ نازل ہوئی تو پیغمبر صاحب نے تمام قریشیوں کو جمع کر کے وعظ [illegible] تو [illegible] ابولہب [illegible] پہلے سے کہا کہ تم کو تباہی [illegible] آخرت میں [illegible] قریشیوں میں [illegible] بھی تھا یہ شخص پیغمبر صاحب کا چچا تو حقیقی تھا لیکن دین اسلام کی وجہ سے پیغمبر صاحب کی جان کا لاگو بنا تھا۔ اُس نے بارہا پیغمبر صاحب کے [illegible] کا قصد کیا چنانچہ تواریخ میں بالتفصیل [illegible] اور وہ یہ بات کسی طرح جائز نہیں رکھتا تھا کہ پیغمبر صاحب خانہ کعبہ میں نماز پڑھیں یا بتوں کی توہین کریں اُس کی جورو پیغمبر صاحب کے رستے میں رات کو کانٹے بچھا جاتی کہ آنحضرت ادھر ہو کر گزریں تو پیروں میں کانٹے چبھیں غرض ابولہب اور اُس کی جورو کی دشمنی کی کوئی حد نہیں رہی تھی تو جب پیغمبر صاحب نے قریش کو جمع کر کے [illegible] ابولہب نے پیغمبر صاحب [illegible] کی طرف پتھر چلائے اور اپنے محاورے کے مطابق کہا کہ تو مر جائے دونوں ہاتھ اور میرا جائے ستیاناس کیا تو نے یہی باتیں سنانے کے لئے ہم کو تکلیف دی اُس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی حمالۃ الحطب کے معنے ہیں لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی اور عربی کے محاورے میں چغلخور کو بھی کہتے ہیں اور ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی یہی محاورہ ایک شعر میں اختیار کیا ہے۔ میان دو کس جنگ چوں آتش است / سخن چین بدبخت ہیزم کش است تو یا تو چغلی کے اعتبار سے اُس کو حمالۃ الحطب کہا یا اس وجہ سے کہ وہ پیغمبر صاحب کے رستے میں کانٹے لا بچھاتی تھی یا اس لحاظ سے کہ وہ واقع میں بھی مارے خست کے جنگل سے سر پر گٹھا اٹھا لایا [illegible]

کرتی تھی اس قسم کے اشارے کنائے ترجمے میں نہیں سکتے [illegible] اور گردن میں رسی کے [illegible] دنیا میں [illegible] رسی باندھ کر [illegible] قیامت میں اُس کی [illegible] اور وہ اُس کی [illegible] ایک دن [illegible] عذاب میں [illegible] پیغمبر صاحب کی [illegible] نہیں کر سکتے ۱۱

رموز اوقاف قرآن مجید

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔ بات چیت میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھیرنا بھی پڑتا ہے جس کے لیئے خاص علامتیں مقرر ہیں اور وہ رموز اوقاف کہلاتی ہیں ہر ایک رمز کی کیفیت ذیل کی تفصیل سے معلوم ہوگی۔

○ علامت جملہ کی تمام ہونے کی ہے کہ بات پوری ہوگئی تو اس جگہ پہنچ کر ٹھیرنا چاہیئے لیکن اگر اس نقطہ پر لا بھی لکھا ہو تو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ٹھیرے اور بعض کہتے ہیں نہ ٹھیرے مطلب دونوں صورتوں میں سمجھا جاتا ہے۔ گفتگو میں کبھی سلسلہ سخن دراز ہوکر کسی غرض خاص کی توضیح وتاکید وغیرہ کے لیئے ایک ہی قسم کی کئی باتیں یکے بعد دیگرے کہنی ہوتی ہیں ایسی ہی دو باتوں کے بیچ میں آیۃ ہوتی ہے اور آیۃ کے اوپر لا کہ دونوں باتوں کو ملا کر کہو تو ایک بات نکلتی ہے ورنہ جدا جدا ایک بات سخن جداگانہ ہوگی۔ لفظ لا کے معنے عربی میں نہیں کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ یہاں ویسا ٹھہرنا نہیں ہے جیسا ○ پر بلکہ اختیاری بات ہے۔

مؔ۔ لفظ لازم کا مختصر ہے۔ اور جہاں ایسا نشان ہو وہاں ٹھیرنا ضرور ہے ورنہ مطلب بگڑتا ہے بلکہ بعض جگہ تو خلاف مراد قائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض جگہ کفر کا بھی خوف ہے۔

طؔ۔ لفظ مطلق کا مخفف ہے اور مراد یہ ہے کہ بات تو پوری ہے مگر مطلب تمام نہیں۔ قائل کو ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔

جؔ۔ علامت جائز کی ہے یعنی ٹھیرنا بہتر اور نہ ٹھیرنا جائز ہے۔

زؔ۔ لفظ تجاوز سے لیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں سے گزر جانا چاہیئے

صؔ۔ علامت وقف مرخص کی ہے یعنی چاہیئے تو ملا کر پڑھنا پر اگر تھک کر ٹھیر جائے تو رخصت ہے وقف ص میں بہ نسبت ز کے وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

صلےؔ۔ الوصل اولیٰ کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

قؔ۔ علامت قیل علیہ الوقف کی ہے یعنی قول مرجوح یہ بھی ہے کہ ٹھیر جائے پر یہاں ٹھیرنا نہ چاہیئے۔

صلؔ۔ علامت قد یوصل کی ہے یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھیرتا بھی ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھیرتا۔ یہاں ترک وصل اولی ہے۔

قفؔ۔ صیغہ امر ہے یعنی ٹھیر جا۔ لیکن اگر نہ ٹھیرے تو مطلب نہیں بگڑتا۔

کؔ۔ علامت کذالک کی ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھی سمجھو۔

سؔ۔ علامت سکتہ کی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھیر جائے۔ سانس نہ توڑے۔

وقفہؔ۔ علامت سکتہ طویلہ کی ہے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھیرے سکتہ اور وقفہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ اقرب بوصل ہے اور وقفہ اقرب بوقف۔ صرف لا بغیر اس ○ علامت کے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں ٹھیرنا جائز نہیں جہاں دو علامتیں لکھی ہوں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے۔

∴ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو اور اس کے بعد جہاں یہ نشان ہے اس کو دونوں کو ملا کر پڑھو جس جگہ نشان ∴ ہوگا اسی کے قریب یا کچھ فاصلے سے اسی طرح کا دوسرا نشان بھی ضرور ہوگا سامنے حاشیے پر جو مع ہے یہ معانقہ کا مختصر ہے اور یہ دونوں لازم وملزوم ہیں یعنی جہاں کہیں یہ ∴ نشان ہوگا وہیں حاشیہ پر مع بھی ضرور ہوگا۔

۵ یہ نشان اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ قراء کوفہ یہاں گول آیت کی طرح ٹھیرنا واجب بتاتے ہیں بخلاف بصریوں کے کہ وہ یہاں ٹھیرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

عؔ۔ یہ رکوع کا مختصر ہے اور رکوع کو رکوع اس سے کہتے ہیں کہ وہ مقدار رکعت نماز ہے ایک ہندسہ اس کے اوپر ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع سورت سے یہاں تک اتنے رکوع ہوئے۔ ایک عین کے بیچ میں ہوتا ہے جو رکوع کی آیتیں بتاتا ہے کہ اس رکوع میں اس قدر آیتیں ہیں۔ ایک ہندسہ نیچے ہوتا ہے جو شروع پارہ سے لیکر یہاں تک تعداد رکوع گنواتا ہے مثلاً سورہ بقر کے ختم پر لکھا ہے ۴۰ ۳۰ ع ۸ اس کا یہ مطلب ہے کہ سورہ بقر سے یہاں تک چالیس رکوع ہوئے اور اس رکوع کی تیس آیتیں ہیں اور شروع پارہ سے یہاں تک ۸ رکوع ہوئے ہیں۔

تمام شد